

صرف آٹھ روپے کو
دنیا میں اعلیٰ ترین کامیابی
یونیورسل چیلنج
صرف آٹھ روپے کے لئے دو سال کی ذمہ داری

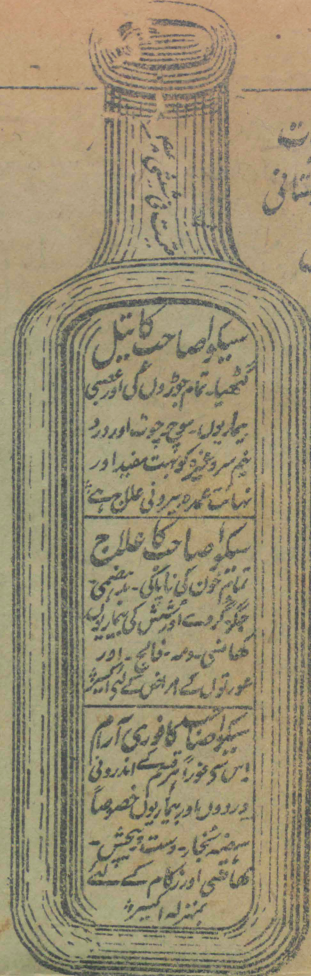
LAHORE

MAX MINCK & CO.



میکیس منیک کسینے لایو

دنیا کے چرچہ تھیں ملاحقوں کو کولیدر کے جبر میں نہ کر کے کہ اسے شمشیر و
کمانی مع دو سال کی کارکنی کے صورت آگے روک دیکے کیسکی اگر ایک مریضہ آؤ دو تو
ایکس نہایت خوبصورت نکل سیدو ایکس فیرن سوئے کی زبان پر ہے ۴۰



و من بعد از آنکه از دست او رست
و انت با کشتن و کشتن
سیکین صاحب کے
سول پر اندر کے
شمارہ نمبری و سولہ
سیکین صاحب
یاد اور سے کھانے
ہیں
کام خراب کے
سول سے
سیکین نمبری و سولہ
سیکین نمبری و سولہ
سیکین نمبری و سولہ
لاہور
یہ اور بات
کام خراب سے اخبار
لاہور سے بھی مل
سکتی ہیں

رسالہ قرض

طریق دولت حصه دوم



علاوہ قرض کی جان ستان بلایے سخت
کی تباہی بنگلہ کے اس کتاب میں
مقصود طلبہ پر ایات و دولت کے
اور بجائے کے متعلق درج ہے۔
مگر میں عام رائے نے تسلیم
کر لیا ہے کہ جس طرح کے
کتاب سے تو دولت کے دو
حصے بچ سکتے ہیں اس
قسم کی ہر کتاب
اردو میں موجود ہے
اور کہ اس سے
منہ و ستان کی
ایسی دولت
کو بہت
درج
دولت
حکومت
تحت

عبدالله بن محمد

پچیس سال سے میرا پیشہ حکمت ہے۔ مگر گنجین عبارت
سے اپنی ادویات کی تالیف کرنی میری عادت نہیں۔ صرف
یہ خواہش کرنا کہانی ہے کہ میں یہ سترہ بہت سالوں سے
عرفانِ حکمت میں استعمال کر رہا ہوں۔ اور ہزاروں آدمیوں
کو اس کے استعمال سے فکلی صحت حاصل ہوئی ہے۔ جس کی
تصدیق مشہور ڈاکٹروں اور معزز شخصوں نے کی ہے۔ سترہ سال
میں تجزو اعظم ہے اور اجرائی تفصیل دینے کی کچھ ضرورت
نہیں۔ مگر فرض کیجئے اس میں نہیں ہے۔ یہ مینظیر سترہ نظر کے
قائم رکھنے اور ابتدائی امراض چشم کے نئے امضوں کا کام دیتا
ہے۔ امراض ذیل میں از حد مفید ہے۔ مثلاً آنکھوں سے آنی
کا بہنا، کمزور ہونا، اندرونی پردوں میں ٹکروں کا پڑ جانا، یوڈ
فلٹیک کا ٹکٹنا، عصارہ عجبہ و عجبہ صفت صاف ہونے سے۔
سترہ سفیدی، توکمہ، سترہ سیاہ فی توکمہ، عجبہ صفتی، ڈاک علاوہ
اشترہ، بشتلاس، مالک میر، کل مال دروازہ شاہ عالمی لاہور
میں غرضی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے تیار سترہ
کو جس کی مختلف قسم کی بیماریوں میں استعمال کیا ہے اور میں اس
کو شوب چشم اور آنکھوں کے پانی میں جراتے یا کروں کے پڑ جانے کے
بہت مفید پایا ہے۔ و سطح جیت راجی چیت ابنز و سترہ بختاب اور
آنکھوں کے فتنے ہم بختابے والا اور اکثر لاہور۔
یہ سترہ کا رخا ہے پیہ ہمارے بھی لکھا

دو ترجمہ از کتاب مشرقیہ اسلام
مشرق اسلام :- اسلام کی جو جود اور گزشتہ سال

GG331K7

This image shows a blank, aged, cream-colored page, likely an endpaper or flyleaf of a book. The paper has a slightly textured appearance with some minor discoloration and small dark spots, possibly due to age or handling. There is a faint, illegible mark near the bottom center, which could be a stamp or a smudge. The overall tone is warm and off-white.

ضمہ دہی پچاس سال - ضمہ دہی پچاس سال



کروائیں فریر کی مشہور عالم حبیبی گھڑیاں
 انکی نمونہ داری ان کی پائیداری اور انانیت اور خوبصورتی
 دن بدن زیادہ خریداری کا کافی ثبوت ہے۔ ہندوستان میں ہر ایک
 گھڑی فروش سے طبعی گھڑی یا پورکھا ہوا نامی ہونا چاہئے ورنہ
 نقلی ہوگی۔ ہندوستان میں سخت قیمتی ہند کی گھڑیاں ہیں
 علاوہ ان کے ہر قسم کی جیت گھڑیاں۔ حلاک۔ شائع ہیں اور
 باجہ ہارم جویم وغیرہ وغیرہ بیابان میں سنگ شمشاد کا
 نوکر اگر ازاد تہر کی دوکان سے مل سکتے ہیں مفصل نمونہ قیمت
 انگریزی اور دیوبند کا کاروبار بھی مفت منگو کرنا خیر فرمائیں اور
 دوسرا ان فروشوں سے مقابلہ کریں۔ ہر قسم کی سول چال سے خریدیں

صرف آٹھ روپے کو
صرف دنیا میں اعلیٰ ترین کامیابی
صرف آٹھ روپے کے لئے دو سال کی دشواری

LAHORE یونیورسٹی



دین کے سحر و جادو میں بالماحصل اور کوکبید کے جس میں بنا کر کے زائر کثیفینہ
 امانی مودو سال کی کارکنی کے صوف آٹھ روپے کو بھیجی۔ اگر ایک روپیہ آڑو دو
 نہایت خوبصورت، رستہ کل صوفیہ کینڈیڈین سوئے کی بجز ملے گی

مطبع خادم تعلیم پنجاب لاہور میں با تمام کارپردازان مطبع شائع ہوا

ازمود و شرطیہ و دوا

یہ شفاخانہ زہد انگہ اکثر غلام ہی ایڈیٹر
ہو میں جو شہداء سے جاری ہے ملکتی ہیں۔
اکثر روز کرے۔ صبح کی کتابت ملکتی ہے
مفتی صاحبان کیسے۔ تاریخی چشمہ دروہرہ
اسامہ ہاشمی کی شہداء صفت جگر و کستی حق

بہار اللہ
لوں کو سیاہ رکھتا ہے۔ نزلہ زکام۔ ریش۔
ہو مٹا ہے۔ بے شیشی
غزالی کے نقص مقامی عضو کی ہاش سے دور

بہار اللہ
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام
مفتی صاحبان ہر مقام میں ہر مقام
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام

بہار اللہ
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام
مفتی صاحبان ہر مقام میں ہر مقام
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام

بہار اللہ
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام
مفتی صاحبان ہر مقام میں ہر مقام
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام

بہار اللہ
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام
مفتی صاحبان ہر مقام میں ہر مقام
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام

بہار اللہ
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام
مفتی صاحبان ہر مقام میں ہر مقام
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام

بہار اللہ
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام
مفتی صاحبان ہر مقام میں ہر مقام
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام

بہار اللہ
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام
مفتی صاحبان ہر مقام میں ہر مقام
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام

مہیرے کا سرمہ

یہ انجن جو خالص مصری سرمہ اور خالص مہیرے
سے جو ملک انداز کے ہماروں سے بڑی محنت اور
کوشش سے حاصل کر کے بنایا گیا ہے۔ جن لوگوں
کی آنکھوں میں کسی قسم کی بیماری یا کمزوری یا
آؤر کسی طرح کا کوئی نقص ہو اس سے شرطیہ آرام
ہوتا ہے۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت
بڑھ سکتی ہے۔ آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں اس
کے استعمال کرنے سے اسید نہیں کہ آئندہ کسی
قسم کی بیماری ہو۔ کہی ایک بڑے بڑے سفور
انگریزوں اور لایق ڈاکٹروں اور تعلیم یافتہ لوگوں
سے اس مہیرے کے سرمہ کا پورا پورا تجربہ کر کے
سارٹیکٹ تحریر فرماتے ہیں۔ جن سے ہمارے بیان
کی پوری پوری تصدیق ہوتی ہے۔ بڑے بڑے لایق
ڈاکٹر اور سفور حکیم بھاسا اور ادویہ سے شفاخانوں
میں اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ جس بوٹہ
پر مہیرے نہ ہوگی۔ وہ جعلی بھی جاوے گی۔ قیمت
فی تولد جو سال بھر کے واسطے کافی ہے دو روپے۔
جو صاحب مہیرے کا سیاہ سرمہ استعمال نہ کرنا چاہیں
وہ مہیرے کا سفید سرمہ ملگا سکتے ہیں۔ قیمت
تولد مہیرے کا سفید سرمہ ملگا سکتے ہیں۔ قیمت
بجٹ خالص مہیرے فی ماشہ ملگا سکتے ہیں۔ قیمت
امشتر مہیرے کا سفید سرمہ ملگا سکتے ہیں۔ قیمت

انار کلی لاہور
میں ملگا مہیرے کا سرمہ جو کہ بھائی میا سنگھ نے تیار کیا ہے
استعمال کیا نہایت مفید پایا۔ آنکھوں کی بیماریوں کے واسطے
اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ علاوہ اس کے یہ آنکھوں کو تر و تازہ رکھتا ہے
اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ سرمہ بینائی کو قائم
رکھنے کے واسطے اور آنکھوں کے نقصوں کو دور کرنے کے واسطے
بہی مفید اور زور اثر ہے۔ میں نے آج تک کبھی کوئی دوائی
اس سے بہتر نہیں دیکھی۔ سردار محمد حیات خان ہزاروی۔ بی۔
ایس۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ ڈوٹر ٹریڈر ویشن جج منت ملتان۔ بھوئی
دیکھائی اور نقلی سرموں سے بچنا چاہیے

بہار اللہ
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام
مفتی صاحبان ہر مقام میں ہر مقام
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام

بہار اللہ
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام
مفتی صاحبان ہر مقام میں ہر مقام
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام

بہار اللہ
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام
مفتی صاحبان ہر مقام میں ہر مقام
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام

بہار اللہ
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام
مفتی صاحبان ہر مقام میں ہر مقام
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام

بہار اللہ
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام
مفتی صاحبان ہر مقام میں ہر مقام
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام

بہار اللہ
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام
مفتی صاحبان ہر مقام میں ہر مقام
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام

بہار اللہ
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام
مفتی صاحبان ہر مقام میں ہر مقام
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام

فیروز الدین سوداگر

حال بازار امرت سر
ملک سے بڑے زور ستون کی خریداری کی ہے۔
انار کلی لاہور
میں ملگا مہیرے کا سرمہ جو کہ بھائی میا سنگھ نے تیار کیا ہے
استعمال کیا نہایت مفید پایا۔ آنکھوں کی بیماریوں کے واسطے
اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ علاوہ اس کے یہ آنکھوں کو تر و تازہ رکھتا ہے
اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ سرمہ بینائی کو قائم
رکھنے کے واسطے اور آنکھوں کے نقصوں کو دور کرنے کے واسطے
بہی مفید اور زور اثر ہے۔ میں نے آج تک کبھی کوئی دوائی
اس سے بہتر نہیں دیکھی۔ سردار محمد حیات خان ہزاروی۔ بی۔
ایس۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ ڈوٹر ٹریڈر ویشن جج منت ملتان۔ بھوئی
دیکھائی اور نقلی سرموں سے بچنا چاہیے

بہار اللہ
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام
مفتی صاحبان ہر مقام میں ہر مقام
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام

بہار اللہ
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام
مفتی صاحبان ہر مقام میں ہر مقام
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام

بہار اللہ
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام
مفتی صاحبان ہر مقام میں ہر مقام
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام

بہار اللہ
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام
مفتی صاحبان ہر مقام میں ہر مقام
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام

بہار اللہ
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام
مفتی صاحبان ہر مقام میں ہر مقام
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام

بہار اللہ
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام
مفتی صاحبان ہر مقام میں ہر مقام
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام

بہار اللہ
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام
مفتی صاحبان ہر مقام میں ہر مقام
دور و دور کر کے ہر شہداء میں ہر مقام

UNCLE FRIENDS OINTMENT.

DR. COLEMAN'S CHLORODYNE.

انگل فرینڈ صاحب

ڈاکٹر کو لین صاحب کی کلورڈین

درد اعصاب۔ گھٹیا۔ وروکر۔ جوڑوں اور پٹھوں
دروسر۔ گرمی دانے۔ داغ۔ واد۔ خارش۔ ہاتھ اور
کا پھٹ جانا۔ تپ کا اچھل آنا۔ پھوڑا۔ پھنسی۔ زخم ناس
آگ یا گرم پانی سے جلکر آبلہ پڑ جانا۔ بواسیر۔ نامردی اور
میں درد وغیرہ لگانے کے جتنے بیرونی مرہم آج کل
سب سے بہتر۔ عمدہ اور مستطاب۔ اس مرہم کی خوبیاں
نہیں۔ اور اگر فرد زیادہ تعریف کیجاوے تو سوائے سمجھا جاوے گا
کو یقین دلاتے ہیں کہ جو کچھ انگل فرینڈ صاحب کی مرہم کی تو
بلا مبالغہ سچ ہے۔ یہ مرہم وہی خاصیتیں رکھتا ہے جو کہ
سلیمانی کی آپ نے پڑھی ہوگی۔ کسی زہریلی۔ مہتر۔ یا خ
شے مثل جہنی وغیرہ کی اس میں آمیزش نہیں ہے۔
اور تازہ رہے گا۔ موسم کا اثر اس پر کچھ نہیں
کو لازم ہے کہ سدرجہ بالا شکایتوں میں انگل
کے مرہم کے سوائے کوئی اور مرہم نہ خریدیں۔ خواہ
کے ساتھ دیا جاوے۔ اور مرہموں کے مقابلے
اس قدر عمدگی کے قیمت بھی آٹھ آنے فی بول مقس
ہر شہر میں انگریزی دوا فروشوں سے ملے گا۔ اگر
ہندوستان کے آجٹ نیلسن کے مرہم
اینڈ کمپنی نمبر ۳۵۔

یہ آئیسویں صدی کا نامور ایجاڈرٹش فاما سٹیکل سوسائٹی رجسٹرڈ حکماء کے نامی
انگلستان کے ملاحظہ میں پیش ہوا۔ اور اسہال و پیش ہر قسم۔ مہینہ۔ اسہال مہینہ
وٹکو بخار۔ تپ و لرزہ و وجہ مفاصل۔ ورمہ۔ ورمہ و لہجہ و غیرہ کے واسطے اس زمانہ کی
تمام مروجہ دواؤں سے جو ان مرضوں کے واسطے فروخت ہو رہی ہیں عمدہ اور بہتر
مانا گیا ہے۔ ڈاکٹر کو لین صاحب کی کلورڈین ایسے اجزاء مرکب ہے۔ جو
سندر جہ بالا مصیبت تک مرضوں میں نہایت مفید تسکین بخش اور سریع التاثر ثابت
ہوئے ہیں۔ جو مرہمیں ان بیماریوں سے سخت تکلیف پکڑ ڈاکٹر کو لین صاحب کی کلورڈین
کی بدلت دوبارہ زندگی پانچے ہیں تمام متفق ہو کر شہادت دیتے ہیں کہ یہ دوا سب
بہتر ہے اور جو کچھ اس کی تعریف کی جاتی ہے انگل سچ اور راست ہے۔ جو لوگ
اس دوا کو اول مرتبہ استعمال کرتے ہیں ان کو یاد رکھنا چاہیے کہ ڈاکٹر کو لین صاحب
کی کلورڈین کی شہرت اور فائدہ پہنچا دے گا یہ باعث ہے کہ نہایت صاف
اور تازہ دوائیں اس میں ڈالی جاتی ہیں۔ انہیوں۔ سمیات اور خلاف مذہب
چیزوں سے پاک ہے۔ اس کی بندش ایسی کامل ہے کہ زمانہ وراثت بھی اس کی
حالت قائم رہ سکتی ہے۔ کثرت پڑا ہٹ کو لین کے ساتھ ضرور پڑھو۔ اگر یہ ملاحظہ
ہوں تو خواہ کسی سندر کے کی تعریف کے ساتھ کلورڈین پیش کیجائے لینے
سے انکار کرو۔ صرف عام کی سہولیت اور اس دوا کو سب سے سستی اور
بہتر وارانج اور ثابت کرنے کی غرض سے آٹھ آنے فی شیشی مقرر کی گئی ہے۔
خریدار دیکھ لیں کہ ان کو بارہ آنے والی شیشی آٹھ آنے کو ملتی ہے۔ ہر شہر
میں انگریزی دوا فروشوں سے مل سکتی ہے۔ اگر وقت ہو تو کلکتہ سے طلب کرو
پتہ یہ ہے۔ نیلسن گرامر اینڈ کمپنی نمبر ۳۵۔

اسٹریٹ کلکتہ سے طلب کرو
اور کمیشن ویکو پی ایل ورنہ خریدار ہوگا
SON GRIMES & CO. NO. 35
STREET CALCUTTA.

اسٹریٹ کلکتہ
NAYLOR SON GRIMES & CO. NO. 35
OLIVE ST. CALCUTTA.
جس ریلیٹیشن پر دیا گیا ہے انگریزی کتابیں فروخت کرتے ہیں وہاں ڈاکٹر
کو لین صاحب کی کلورڈین بھی مل سکتی ہے
پر دوا کی کارخانہ پہلے اخبار لاہور سے ملے گی

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين

سماں شریف

کی حفاظت کرنی ہو وہ واپس نہیں بلائی جاگی کیونکہ
 سے اندیشہ ہے کہ افغان ایجنٹ کی قوم نریبری کو
 کافی بنو جاوے۔
 گذشتہ شہادت کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ
 ضل خان یا تو حجاز سے نکل گیا ہے یا بدخشان پہنچا
 ہے۔ اور نظام الملک حجاز کا حکم تسلیم کیا
 ہے۔
 قریب گورنٹ نے حکم دیا کہ کسی شخص سے حکومت
 کے متعلق کوئی اطلاع نہ دے۔ اطلاع پر محض ایک
 ہنگامہ سطر پرک اور شہزادہ محمد سلطان کی کوشش
 باطل رہی۔ وزیر شورش کا چھ اندیشہ نہیں۔ اور
 خلیل دیری ابی تک گورنٹ سے دوستانہ تعلقات
 میں ہے۔
 اب تصدیق ہو چکی ہے کہ ہزار جات کی
 دست کو امیر صاحب نے ختم کر دیا۔ اور رعیت سے
 وہ زمین و مرد و کابل کے بازاروں میں مولیٰ کی
 فروخت کر دئے۔
 عمر افغان دہریں ہر فوج جمع کر رہا ہے کیونکہ
 غلام حیدر محمد شریف تان سابق والی دیر کی
 دست میں دیر تاخت کر بکا ارادہ رکھتا ہے۔
 سول ملٹری گورنٹ لکھتا ہے جو ہزار جات
 قیدی یا میان کے جیلخانے سے کابل کے بازاروں
 فروخت کرنے کے لئے لائے گئے ہیں ان میں سے
 کئی نے اس بغیرتی سے بچنے کے لئے کابل کے
 زمین و دیار میں اپنے آپ کو ڈھونڈ لیا۔
 قریب میں سطر پرک نے کچھ نریبری وزیر قوم
 سرگروہوں کو پیش کی بہتین کہ وہ انگریزی تعلقات
 آجائیں۔ مگر انہوں نے نامنظر کیں۔ مگر تاہم قبول
 کیا یہ بیان کیا گیا ہے کہ کئی کانوں کے خاص خاص
 ی بظاہر امیر صاحب کے تحت ہیں اندر سے حکام
 سے ملے ہوئے ہیں۔
 سطر پرک نے قریب میں ایک چوکی کی جو کی مقرر
 کی ہے اور اس پر کابل پر حسب ذیل محمول
 دیا ہے۔ یہی فی بار سطر پرک سیوہ جات اس قدر
 سطر پرک پہنچ رہا ہے کہ سطر پرک
 حجاز میں محمد خان توات کا ایک بیٹا گزین
 امیر خیر علیخان سابق امیر کابل کا ایک جنرل تھا نا ولسی
 اور حجاز امیر خان کے پاس گیا امیر میون مکت علیا
 امیر عبدالرحمن خان نے واپس لائے کی درخواست
 منظور نہیں کی۔ یہی ایک جنرل امیر کے فوج کا تھا جس نے
 دہریوں کی جنگ افغانستان میں ہماری فوج کا گندم
 مقابلہ کیا تھا۔
 امیر صاحب نے اشتہار دیا تھا کہ ہندوستان
 گزین واپس آنا چاہئے افغانستان میں آجائے
 آجائے یا جاوے اور وغیرہ اگر کیا دیکھی۔ چنانچہ کئی افغان

کابل کو چلے گئے اور کئی ایک بقول سول ملٹری گورنٹ کے
 ہیں تھوہ دار خبریں لائے۔ اسے مقرر کئے گئے۔ مگر چونکہ
 سر فاران ایوب خان۔ یعقوب خان۔ اور شیخ علیخان
 قندھاری کے ہواحقین اور ملازمان سے کسی نے جاسنے
 کی درخواست نہ کی امیر صاحب نے اسرار میں جو کراں لوگو
 کے سب رشتہ داران کو ہندوستان کو علاوطن کر دیا
 کا حکم دیا۔ چنانچہ ایسے ایک ہزار خاندان کے ہندوستان
 میں آئیں امید ہے۔ بالفصل ۱۶۔ آدمی محمد اعظم خان
 خان کو کار کے ہمراہ پشاور پہنچ گئے ہیں۔ ان میں ایک
 سلطان مرحوم سابق کو توال کابل کے رشتہ دار بھی ہیں
 اور عبدالرحمن خان حلف ملا یوسف خان مرحوم امام شیعان
 کابل بھی ہمراہ ہے۔
 خبر ہے کہ امیر صاحب نے مشفقہ افغان خاندانوں
 کی ایک فہرست تیار کی ہے ایک ہزار کے قریب ہیں۔ یہ
 ہندوستان کو بطور پناہ کر تینوں کے علاوطن کر دیں گے۔
 محمد شاہ خان عمر افغان والی حیدر آباد کابھائی پشاور
 میں سرکار سے کوئی بارود کی قسم کے دے لینے آیا ہے۔
 (خبر ایک خبر)
 امریکہ کا بہت بڑا دولت مند سطر ہے گوکہ جو حال
 میں اسے اور جبکہ بوجہ بہت سی ریلوں کا مالک ہونے
 کے لوگ اسے کا بادشاہ کہتے تھے چالیس کروڑ روپیہ
 چھوڑ رہا ہے۔
 پروفیسر کسی سواری عمر موت ۱۹ سال کی ہو
 بقول ایک صاحب کے انگلستان میں ایک
 لاکھ ٹالوٹ لینے دتا ہے لوئیس ہیں جو
 روس میں غلام کاری کا مفصل اچھا نہیں ہوا۔
 اور جی کا فضل بالکل خراب ہے جس سے اندیشہ ہے
 کہ پھر سخت خطرہ درپور ہوگا۔ الامان۔
 اسکو گورنٹ روس کے بحری طاقت کی مضبوطی
 پر فخر کرتا ہوا بیان کرتا ہے کہ وائس رورس کی مسخہ
 بحری بیڑے انگلستان اور دول اتحاد لڑائی کی طاقت
 سے سمندر وں کو خالی کر سکتے ہیں۔
 یورپ کے بہت سے ممالک میں ابی ہمیشہ
 واقعات ہوتے رہتے ہیں اور روس میں اوسط اموات
 بہت زیادہ ہے۔
 مسٹر گلڈ سٹون مال میں پھر ایک کھوڑا گاڑی
 کے نیچے (لڈون کے گندہ ماز میں جیو بیل کسی خیال میں
 غرق جا رہے تھے) آئے آستین گئے۔
 بولویا کے ریل لڈون کے جو آسٹریا کی ملک کا
 بیائی ہے اور ایک سال سے لڈون اسے لکھتا تھا مال
 سے اوپر ہے ایک سرجین نام کی عورت کو شادی کر لی۔
 روسیوں نے پامیر میں ایک چھوٹا سا قلعہ
 تعمیر کیا ہے۔ برف باری کی وجہ سے روسی فوج متینہ
 پار کے ساتھ روس کی طرف سے خط کتابت بند ہو گئی ہے
 ہے گورنل یاٹون مغرب سینٹ پیٹرز برگ پہنچے گا۔

اشہارات
اشتہار اہل دیوانی بکلوں لالہ ولی حیدر صاحب
قام مقام منصف بدوہم جلال پور جلال ضلع بکرا
 بڑا سنگہ ولد بواہر سنگہ ساکن بنام ولد و لگیش اس برہمن
 کھنوال۔ مدعی ساکن مذکور مدعا علیہ
 دعوت سے اب بروی شہادت
 اس مقدمہ میں پورٹ پیادہ اور بیان علی مدعی سے پایا گیا کہ
 کہ مدعا علیہ سے قبل میں مدعا علیہ نہیں ہو سکتی اس واسطے
 معمولی طریقہ سے قبل میں مدعا علیہ نہیں ہو سکتی اس واسطے
 اشتہار شہر کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ بتاریخ ۱ جنوری ۱۸۸۲ء کو حاکم
 عدالت ہذا جو کہ اب بروی مقدمہ مذکور کی کوٹہ مدعا علیہ اس
 تاریخ پر حاضر ہوا تو اس کی نسبت کارروائی کی طرف کی جاوے گی۔
 ۱۰ دسمبر ۱۸۸۲ء

اشتہار اہل دیوانی بکلوں لالہ ولی حیدر صاحب
قام مقام منصف بدوہم جلال پور جلال ضلع بکرا
 ارجن مل ولد گیت پتھری کن بنام چرخ دیں ولد سرواہر ساکن
 چاک رحمان۔ مدعی نوشہرہ راولوالہ مدعا علیہ
 دعوت سے اب بروی شہادت
 اس مقدمہ میں پورٹ پیادہ اور مدعی سے مدعی بیان سے واضح
 ہے کہ مدعا علیہ ارجن مل کی خبر میں کر دیش ہو گیا ہے اس
 واسطے معمولی طریقہ سے قبل میں مدعا علیہ نہیں ہو سکتی
 اس لیے بدوہم اشتہار شہر کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ بتاریخ ۱ جنوری
 کو حاضر عدالت ہذا ہو کر اب بروی مقدمہ مذکور کے مدعا علیہ اس تاریخ
 پر حاضر ہوا تو اس کی نسبت کارروائی کی طرف کی جاوے گی۔
 ۱۱ دسمبر ۱۸۸۲ء

ایک روپے میں انگریزی کا علم
STUDY OF ENGLISH.
 مخفی رہے کہ لا استاد آسانی انگریزی زبان سکھانے کے واسطے
 آف انگلش جو کہ حال میں شائع ہوئی ہے نہایت مفید ہو۔ اس میں
 تمام ضروری روزمرہ کے الفاظ غرضتہ محاورہ و فصاحت امیر سال
 جن سے طلبہ کو کمال درجہ کا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ مگر جن میں اس
 کتاب کا لکھنے والا نہایت ہی قابل علم ہیں انگریزوں میں سکھانے
 طلباء کے دل کھلائے کے واسطے اس سے بہتر کوئی کتاب آج تک
 نظر نہ آئی۔ انگریزوں کے واسطے اس کتاب میں انگریزوں کے واسطے ہی نہایت
 مفید ہوگی جنہوں نے وہ تعلیم نہیں پائی اور جو کہ پیشہ میں مصروف
 ہو کر کچھ علم کی ترقی کیا چاہتے ہیں۔ قیمت فی جلد ۵۰ پانچ
 جلد کے لئے ۲ روپے ۱۰ پانچ جلد کے لئے ۱ روپے ۱۰
 ۱۰ روپے ۱۰ پانچ جلد کے لئے ۱ روپے ۱۰
 Bala Amar Nath Baluganji Agra.

جلال شاہ
عبد الرحمن خاں
صاحب بہادر
یوگسٹ
عزت خوجک
پاس
نہار سب وندہ
ضابطہ دہلی
مردانہ سیران شاہ
عبد اللہ اور سارہ سارک
ن جیدہ بریلیان
بنام
عبد الدین ولد
علوم مالکن سابق
من جیدہ جال غزوہ
رہا علیہ

یہ امر ماننے کے لئے کوئی دعوات نہیں کہ ضرورتاً
کے گاجون اور سکولوں کے طالب علم باوجود تعلیم یافتہ
کے اعلان اور تادیب میں گرتے جاتے ہیں۔ تعلیم کی
رہنمائی پر یوں کر رہے ہوئے محض پنجاب میں
سے ہزاروں کی رائے کی تائید میں اس وقت پر طالب علموں
پر ایک اس کے سخت الزام لگا دیا۔ اسے لکھنیا
کہ ایک دوسرے سے معلوم ہوا ہے جنکو کہ تعلیم کے
کام میں بڑا تجربہ حاصل ہے کہ صوبہ کے گاجون اور
سکولوں کے طالب علموں میں سے ۷۰ فیصدی کو
بھی زیادہ بدچلن ہیں۔ حقیقت میں یہ بڑا سخت
الزام ہے۔ لیکن کیا یہ صحیح ہے؟ ہم اسکو شکل سے
تسلیم کر سکتے ہیں۔ گاجون کے وہ طالب علم جو محض
تعلیم و کثرت کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں یا ان میں
کے بعض مضمون بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور وہ مغرب دنیا کے
میدان میں ٹھکر مارا جاتا ہے۔ دالے ہیں اگر ان کی
اقتصادی تعلیم ہی نتیجہ ہے کہ ان میں ۷۰ فیصدی سے
زیادہ بدچلن ہو جاتے ہیں تو یہ تو سب سے ایسی اعلیٰ تعلیم
درکار نہیں۔ پنجاب پیرائش کی اس تحریر پر لاہور کے
تمام گاجون کے طالب علموں نے ملکر گورنمنٹ کالج کے
ٹال میں گزشتہ پوسٹہ انوار کے روز ایک جلسہ کیا
اور اس میں چند ریزولوشن اپنا کر بریت کے متعلق
پاس کئے۔ اس وقت ان طالب علموں نے لاہور
کے سارے گاجون کے پریسکولوں اور اکثر پریسکول
کے ساریٹیکٹ بھی پیش کئے جن میں اوصاف سخت
اکثر تحریر کا رپورٹ میں اور دیسی اوستاد نے لکھ دیا تھا
کہ طالب علموں کا چلن قابل اطمینان ہے۔ اور یہ
الزام جو ان پر لگا گیا ہے صحیح نہیں۔ اس کے بعد پنجاب
پیرائش کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جو کچھ اس نے
لکھا تھا اس سے بہت مطلب نہیں تھا کہ طالب علم
بدچلن ہیں۔ بلکہ یہ عرض تھی اکثر ایسے طالب علموں ہیں
اخلاقی نقص موجود ہیں۔

گزشتہ رات صلیو اسٹوڈنٹ گورنمنٹ مغربی ویشالی
کے گورنمنٹ نے ان تمام الزامات کو جو وہ درکار سبیلہ
و عفا منتشر کر دئے متعلق اسے لگائے گئے تھے
خط قرار دیا ہے۔ تاہم یہ ضرورتاً تسلیم کر لیا ہے کہ سبیلہ
کے فوراً منتشر کر دیئے گئے جاتریوں کو تردد اور تکلیف
ضرور ہوتی ہے۔ چنانچہ سال آئندہ میں کسی اسی قسم
کے واقعہ کو روکنے کے لئے گورنمنٹ نے ایک کمیٹی مقرر
کی ہے جو جنوری آئندہ کو ہر دو ماہ میں فرام ہوگی۔
اس کمیٹی کا فرض یہ ہوگا کہ گورنمنٹ کو تمام ایسے تجاویز

سے مطلع کر دے کہ جن کی عدم یا بندی سے گزشتہ
سال میں ہیفہ پیدا ہو جانے کا احتمال ہوا تھا۔
جو لوگ گزشتہ سال صلیو اور آئندہ را احتیاط کر کے
سلہ کو بند کرتے ہیں ان کے لئے اتنا بھی غنیمت ہو۔

کیا ٹرمیوں سو تباہی پا جاتا ہے؟ پچھلے دو ماہ
میں محض ٹرمیوں نے کئی ضروری معاملات سے
چشم پوشی کرنے میں جو رویہ دکھایا ہے وہ اس کے
بہت سے بھی خواہوں کو یوں کر بخوالات ہے۔
اور قطع نظر اس کے اب اسکو رشوق پیدا ہوا ہے
کہ صحیح باتوں کو غلط اور غلط کو صحیح قرار دے۔ ۲۷ دسمبر
کے لوکل پرائشل کالم میں جب ذیل ایک نوٹ شائع ہوا
ہم سکتے ہیں کہ ان الزامات کی تحقیقات میں (جو پریسکول
سے ٹرمیوں کے ایک گزشتہ اشاعت میں ترجمہ کئے گئے
تھے) جو ایک ڈپٹی انسپکٹر پولیس لاہور لگائے گئے تھے
اس وقت تک کوئی جرم ثابت نہیں ہوا۔ حکام دیکھ کر
(دیسی زبان کے) اخبارات کی شکایات پر فوراً توجہ نہ دیا
کرنے کے لئے شکر کے مستحق ہیں۔ اس وجہ سے
مذکورہ بالا پولیس کے تمام نمبروں کو اپنی تحریکات میں
نہایت محتاط ہونا چاہئے۔

ہم کو اس سے اعتراض نہیں کہ ٹرمیوں نے یہ
نوٹ ہمارے ہی حوالہ سے لکھا تھا۔ لیکن کیا یہ واقعہ
غلط لکھا گیا تھا؟ کیا ایک عاجز اور غریب روزی پولیس کی
لاریٹ سے مراد نہیں ہے؟ کیا ایک مضبوط ملک وہ پولیس
کے حوالہ نہیں رہا ہے؟ کیا یہ سب سے پہلے تمام کو اسکو
پولیس کے آوی ڈیوٹیاں کرانے کے طور پر نہیں سمجھتے؟
اب اگر تحقیقات سے کسی شخص پر جرم ثابت ہو تو
اس میں ہمارا کیا قصور ہے؟ کہ نہیں پولیس کا وہ
وٹیلٹی اس کے جسکے حوالہ وہ تحقیقات تھی کہ جن میں
وہ روزی لکھا ہے۔ صاحب ڈپٹی ماسٹر جھار لاہور
کے حکم سے عمل کر گیا ہے۔ (تلف یہ ہے کہ
یہ اخبار نے کسی ڈپٹی انسپکٹر کا ذکر نہیں کیا تھا)
و اگر اسے مردہ کی تحقیقات پر صاف لکھ دیا کہ جو
سے مر ہے۔ کیا ٹرمیوں کو اسکا معلوم نہیں ہے؟ پنجاب
کی بات ہے کہ وہ دیکھ کر اخبارات کے صحافیات اور
بیانات اگر دیسی اخبار سے سمجھ ہوں۔ اس لئے ہم ہی
اسے ضرور معصوم کی ہم زبان ہو کہ کسی صلاح دینے ہیں
کہ مذکورہ بالا پولیس کے تمام نمبروں کو اپنی تحریکات
میں نہایت محتاط ہونا چاہئے۔

(تقریباً) اور برٹش صاحب ٹرمیوں کے پریسکول
سے یا کوٹ کو فیروز پور سے تار یا تھا کہ یا کوٹ
میں تین تلاش کر دے۔ چنانچہ سو سوا بیسوں کی کمیٹی
اور برٹش صاحب نے بہت تلاش کیا مگر کچھ نہ ملا۔
لاہور ڈائریکشن کی اندر اچیت نہ جیوری کو
تشریف لائیکے۔ اور لاٹ صاحب کے مہمان مومن
الاجنوری کو جس پر پنجاب یونیورسٹی کے
کامیاب ہو گا لاہور میں عام تحصیل دی جاوے گی۔
شاہ پور میں بھی ایک بہت بڑا ہوا ہے۔
منشی غلام قادر صاحب قاضی ایڈووکیٹ
سے یا کوٹ والیں پریسکول میں کئی کمیٹی
خلع انارک میں بائیں کی بڑی ضرورت
سابقہ مہمان جالندہر کا سالانہ جلسہ
۲۷ ماہ مال کو ہوگا۔
گزشتہ انوار کے روز صیحا کہ گزشتہ پریسکول
وی گئی تھی راہ رام مال سنگھ صاحب تعلقات دار اور
مدن موہن باوی نے منشی کاکر س کے متعلق دو
دہا را سیکھن میں حضور صاحبین موہن صاحب نے
تقریر کی راہ رام مال اودہ کے ایک بہت بڑے
ہیں۔ آٹھ سال انگلستان میں رہ آئے ہیں اور کئی
اس درجہ خواہ ہیں، کیا کوئی حاکم انکو کہا جاتا
لاہور فرق صاحب کے طائران کے فیض
گزشتہ صاحب موجود ہے جو کل ایک ملک کے
جسم کی کتاب میں لکھا ہوا ہے۔
لاہور کے اسٹوڈنٹ کالج میں لکھنا ہے
میں پریسکول میں جو کچھ ہی تعلیم میں انکو
کئی کمیٹی مومن ویزین کے انکو انجیر زیر منظوری
مقرر ہوئے۔
مرٹھ پولس نے زمانہ نیام لاہور میں ایک
کی ضرورت پر لکھا کہ سب سے دھوکا دیا کہ وہ اس
لئے ایک ہزار روپیہ جمع کر دئے۔
ان کے لئے الداء کا کاکر س میں جانے کے
سفر خاص ڈیلیکٹ منتخب ہوئے۔
راہ صاحب چمنہ سے فیروز پور پریسکول
بڑے کو داخلہ کیا اور طالب علموں کی درجہ
کیا دوزخ کے اسکو کوں روئے انعام اور
روئے اسباب دوزخ کے غیر ملکہ کے لئے
بادری پولس صاحب نے فیروز پور
اور جالندہر میں بھی اسکا دیا میٹوری کی کیا بیان
اور اس سال کے پنجاب کے دورہ میں کل ایسی
۱۵ سو سے زائد حاصل کئے۔
مہاراجاں کے خون اور صنعت و
کے کانفرنس لاہور میں شروع فروری ۱۹۳۱ میں ہو
(اسر حمر افغان)
بھول پاؤں کے پونج بھوری

موجودہ وراثت میں۔ امدادی لئے کونسل کی کارروائی
 ملت کرنا کیلئے یہی یہ مطلب نہیں پیدا کر سکتا
 ریاست کی کارروائی میں دخل دیا گیا ہے۔ البتہ یہی
 کونسل آئندہ جتنی کہ اپنے غرائض پورا کرنے
 کے لئے کونسل کے کسی فرد کے خود غرضی اور بے اعتدالی
 کے لئے تو اس کو پورا اختیار ہے کہ کل کونسل یا اس
 کے واسطے قوت کر دے اگر ساری یا قطعی نہیں
 ریاست پچھائی (جو ریاست سے جنگلیان میں
 بے غری ریاست ہے) مہاراجہ ہندوستان کے
 زمانہ حشر کی کونسل دور تہا اسی قسم کی ریاست
 سے تو فی الحال ہی۔ اس طرح حیدر کی کونسل اگر آزاد
 ہو تو یہاں تک تو فی جاسکتی ہے یا قابل اختیار
 ہے جانتے ہیں۔

مقدمہ کے متعلق کونسل آف پرنسپس حیدر نے جس
 کو منظور کیا ہے اور جس طرح اس مقدمہ میں
 تین تحقیقات کی گئی ہیں وہ قابل غور ہیں
 ملاحظہ فرمائیے کہ یہاں لکھا گیا ہے کہ یہ ایک
 ہے کہ تمام ریاست سے جنگلیان میں کیا
 احکام کی عملدرآمد ہوتی ہے۔ اور جو نظریہ
 میں قائم ہو جاتی ہے وہ دوسری ریاستوں کے
 انہیں حالات کی موجودگی میں قابل تطبیق
 ہے۔ مثلاً عہد نامہ سرکاری متعلق پٹیلہ کونسل کے
 کے مطابق کونسل آف پرنسپس کو امپائران صدر
 کے تابع اور اطاعت اطاعت اور عمل حاضر باش
 کے غرض ہو نصیب اختیار نہیں ہو سکتے کہ سب سے
 سے وضع ہے یہی ایک اس مقدمہ میں کونسل نے غور
 فرما کر موقوف کر دیا ہے۔ اس کو اتنا نہیں تھکا گیا کہ
 دیکھا ہے اور اس کے انہماکی لئے گئے ہیں۔ یہ
 اس مقدمہ کی کل سے ظاہر ہے۔ خلیفہ عظمیٰ
 وزیر پٹیلہ کی تاریخ پٹیلہ کے صفحہ ۵۲ میں یہ عبارت

کل کو جائز نہ گاہ کہ امپائران صدر اور مہاراج
 تابع اور اطاعت اطاعت اور عمل حاضر باش
 کونسل کو رشتہ پنجاب جیسا کہ متبرک لکھا جاتا ہے
 مل حکمہ ایک ہی آباد کاغذ و قلم یا عزل و نصب
 اختیار سے کرے بلکہ واجب ہوگا کہ مہاراج
 کسی الزام شدید کی مذکورہ بالا امپائران کے
 سے ایسے معاملہ کی تجویز کرے اور اگر کسی
 یا دونوں کیلئے میں سے کوئی پٹیلہ میں موجود
 ایک ہی مقرر کیا مشورہ کیا جائے اور اختلاف

رہے کی حالت میں جس جانب میں مہاراج
 میں سے دو کی راجی ہو اس جماعت کی لکھو ترجیح
 دیا جائے اور مذکورہ بالا عہدہ وار دن کے سوا
 کونسل کو اپنی رائے کو بغیر تبدل اور غلطی
 کا اختیار ہوگا اور چونکہ سرپرست اور رئیس
 اہمیت مالک انروسی نتیجے کے طریقہ کارروائی
 کونسل کونسل کی اطلاع کی طرف کیا جائے
 ایک نقل اس کو خود عمل کی صاحب مدد کی دستا
 سے کونسل میں بھیجی گئی جس سے ادبی اور
 با ضابطہ احکام ہو گیا جو ب کے لئے نہایت
 طائیت کا باعث بننا

کیا اس قسم کی تمام بے عنوانان جو ضابطہ ریاست کے
 باطل بر خلاف ہیں کونسل کی نظر سے سب ملاحظہ کرے
 کے گذر جائیے جس سے بروہی اور بخوبی سے کونسل کام
 کر رہی ہے اس کی مثالیں مہاراجہ تھانی جانی ہیں
 چنانچہ ان میں سے ہر ایک واقعہ جس سے حال کے
 مصدعہ می مقدمہ پر نہایت کچھ روشنی پڑ سکتی ہے کونسل
 اور ملک کے انصاف کے زور و پیش کو دیکھیں
 جس طرح حیدر میں حیدر علی امپائران ریاست اور مہاراج
 و برہمن کی سازش سے یہ بہتیاں مظہر کاغذ لکھی گئی ہیں
 کیا تھا اس طرح بعض اسی خاص کے امپائران و غیرہ

ساکین حیدر نے کہ جس نام مسل مقدمہ میں موجود ہیں
 ایک شخص قادر بخش بسویدار موضع سرری ایک بڑا بڑا
 الزام تیار کرنا چاہا۔ اور اس کام کے لئے ایک بدلیں
 کو جو رہا سہا چاہے ساری کی مدد دینا کر دیات نواری
 موضع سرری ملک میں بیٹے موصفات و نام دائرہ و نہا باور
 کٹر لیٹھاں عیو کے تہہ داروں کی مہرین ہشام کے ایک
 کوری کا قدر کر اس کے کو بچا۔ یہ شخص سیاسیہ لباس میں
 میں ٹھوڑے پیواریہ کو موضع شہاب پور کے تہہ داروں
 کی مہرین دباغت سے کرا لایا۔ اور تب موضع کٹھلیہ
 خاص و ڈالہ وال میں پچھا جب ان لوگوں نے گورے
 کا غڈکی وجہ پوچھی کہ اس پر لکھا جاو لگان وہیں سے

دیکھا کہ اس پر یہ لکھا جاو لگان کا قدر بخش بسویدار علاقہ لگان
 گشتی کر لہے اس وقت ساتھی اس کی ہی تحقیقات ہو
 اس پر ان لوگوں نے جو اسے الزام لگانے سے انکار کیا
 اور مہرین نہایت کین۔ تب شہاب پور کے تہہ داروں
 نے ہی جو گورے کا غڈک مہرین لگا چکے تھے عبارت
 سنگ و زمین و خواست کر دی کہ قلعان شخص فریب اور
 چرے ہے ایک گورے اسٹامپر مہرین لگا چکا
 ہے اس کا انتظام کیا جاوے ساہر عالم عدالت مقرر

نے ناظم حیدر کے نام حکم لکھا کہ تحقیقات کا حق کے مسل صدر
 میں سپرد و اس پر حکم حیدر نے اس خیال سے کہ حضور نفیٹ کور
 بہادر پنجاب کا دورہ لائے قصداً کے نزاع میں ہو رہے ہیں
 جلد مسل مقدمہ کا چالان مقام سرور ایوان کونسل میں کر دیا
 اور جس شخص نے مہرین لگوائی ہیں اس کی بالخصوص کی ضمانت
 لیکر مثال سل کو ہی تحقیقات سے ثابت ہو چکا کہ یہ مقدمہ
 کارروائی مصدعہ می اور سازش امپائران مہاراجان کی ہے۔
 اس کی اس وقت کونسل کی پیشی میں ہے۔ جو ثابت کرتی ہے کہ یہاں
 مقدمہ می بعض اس تمام کاغذ ہے۔ پنجاب کونسل اس کے سوا
 طلب کر ہیں اور اس پر یہ مقدمہ کی سپرد کی بہت کچھ روشنی
 پڑ سکتی ہے۔

کہ جس کی شناخت میں لکھا جا چکا کہ تہہ دار جی میں نیچے اور
 مظہر ہوں کے درمیان اسی خدمت میں داویدار لکھ لائے جا چکا
 ارادہ کیا کہ احکام حیدر نے کو گورے جائیسے روک دیا۔ اور سخت ہمکمان
 دین اگر عاقل کو توڑ دیا گئی سکر کارروائی کے لئے حیدر می جو بیچ چکے
 سے اس میں حیدر میں دین ماریہ و قلعہ کر اسے ایک جنگلی ایک سفید
 کاغذ بعض لوگوں نے مہرین لگائے تھے جو اس کی خبر بھی ہو چکی
 بہر حال ایسے سبیل لوگوں کو صحیح باتوں کے انہماکی کو دیکھ کر عمل میں
 آسکتے ہیں کہ باشندوں پر خدا رحم کرے۔ وہ تہہ دار کی شہادت ہیں
 دیکھتے رہا اراضی لگان جس میں بہار اور ایک شخص اس کا دوا کر دیا
 تو وہ ظہر کوں کے تہہ دار کو کہنے لگا کہ یہاں لکھا گیا ہے کہ یہاں
 اسٹامپر لگان میں یہی ہے۔ اور حیدر میں لکھا گیا ہے کہ یہاں لکھا
 جاتا ہے کہ اس کا تہہ دار ہیں۔ نام لکھا ہے اس کے لکھا ہے اس
 واقعہ کے متعلق کچھ لکھی کہ لکھا جاو لگان یہ لکھا جاو لگان
 کہ لکھا کہ اس پر لکھا کہ اگر اس کی قوم ہو لکھا لگان غلام کے متعلق لکھا اس
 شخص کی جو تہہ دار لکھا گیا

یہ مسئلہ نوہ خوار حالات کونسل آف پرنسپس کی حکمت کی نفی نہایتی
 سو کونسل آف پرنسپس کی شہرت نام نہایتی ہے کہ مہرین۔ تاکہ
 سفعتی کونسل پنجاب پر غور فرما کر فیصلہ صادر فرارے اور ایک ایسے
 معاملہ میں کہ ہر نام پنجاب کی نہیں بلکہ تمام ہندوستان کے مہرین کی ہو
 سمجھتے فیصلہ کر سکتے ہیں جو یہاں ہی ہو نہایت قابل اس کے جو یہ ناچیز
 یہاں چاہے کہ اس میں کونسل آف پرنسپس کے لئے پانچ عرض ادا کر دیا ہے۔

اس کے آپ جاننے کے طالب علم درج ذیل میں ہر اثر نفیٹ
 کیا پنجاب کے طالب علم درج ذیل میں ہر اثر نفیٹ
 گورہ پنجاب کے صاحبے صاحب کی نظریہ کی ریت پر دیو کر نے
 اس سے اپنی رائے دی تھی کہ پنجاب کے طالب علم
 اپنے آزاد ابد کی نصیبت اطلاق میں گرتے جاتے ہیں
 اور ان کی نصیبت یہ ایک کم مودب ہوتے ہیں۔ گویا
 یہ رائے ایک ختم کی نصیبت خزانہ کی جی جو ہر گان
 شفق اپنے عزیزوں کو دیا کرتے ہیں۔ گویا اس پاس

بدرالت دیوانی
 باجلاس شیخ
 عبدالرحمن خان
 صاحب ہارون شاہ
 اسٹیشنر کراچی
 خواجہ کپاس
 اشتیاق رب دھند
 ضابطہ دیوانی
 جگت رام ولد پرجی
 ذات کشری ساکن
 چین حیدر مدعی
 سبھام
 جھنڈا سنگھ دہری
 وزیر اعلام ساقی ساکن
 چین حیدر محل افرا
 مدعا علیہ
 دعویٰ حیدر
 جو کہ مقدمہ سندھ
 عنوان میں مدعا علیہ
 ردوش سندھ
 تلاش پر اس کا بچہ
 تہہ نہیں ملتا اس
 تہہ سندھ اشتہار
 مدعا علیہ کہ لکھا گیا
 جانتے کہ وہ ۱۷
 بنوری سندھ لکھا
 عدالت کو کر دی
 یہ وہی مقدمہ سندھ
 کر کے بصورتہ دیگر
 کارروائی بطورہ عمل
 میں آوری
 ۱۷ دسمبر

پرسہ اخبار

لاہور۔ یوم دوشنبہ ۲۶ دسمبر ۱۹۲۱ء

ریڈیا فونی میں لکھت مہری لائسنس گارڈن سسٹنٹ
سپر وائٹ پولیس کو ایک مجبور اور تین سب یا مہون
سمیت مار ڈالا۔ پولیس نے اس جماعت پر حملہ کیا تھا۔
ڈاکو بھی ماری مارے گئے اور پولیس کے اس قدر آدمی قتل ہوئے

لوکل ویرا وٹھل

۲۱ دسمبر کی صبح کو ۷ بجے ٹرین میں دہلی سے وار
ہو کر مسٹر محمد الکریم نڈرسل وہ جس کے بلائیے تعلق گزشتہ
ہفتہ کے پیسہ اخبار میں ایک چھٹی چپ چپی سے لاہور میں
ہوئے سسٹنٹ برائے چیئر مقررہ گئے تھے مسلمانوں کا ایک
قراردہ موجود تھا۔ مسٹر وہ نے مولوی ابی محمد صاحب غازی
کی کوئی بین مقام کیا۔ اور ۲۲ کی شام کو ۷ بجے آئیں
حلیت اسلام کے صدر سیدین اسلام بر ایک کچر دیا۔ آپ رٹے
لائق اور صبح کو لے گئے واسے تین۔ اور رٹے با اخلاق لیٹر
ہیں چہ زیادہ حالات آئندہ راج ہوں گے۔
سیر کادی طریق میں پیاج میں ملت یہ ایک فصل
کیاس کی ترقی کی کیفیت تیار کی گئی ہے۔
پیاج کا کھج جگلات بھی نمائش کا شکار کو کے
لئے اس صوبہ کے لکڑی کے ٹونہ جمع کر رہا ہے۔
سورہ اور ریاست بہاؤ پور کے آئین سرحد شاہ

کی پیالیشن ہو رہی ہے۔
پیشال کا لکھنؤ تحفیت افواج سے ۲۴ جنوری کے
ماہ میں کسی تاریخ میں لاہور آدیا جہان کو گزشتہ پیاج کا جہان
ہوگا اور دوسرے کے پیاج میں بھی مانگا جہان مار ڈرا رہے ہیں
کا جہان ہوگا۔

ہزار سرٹیفکیٹ فزٹر ہرک نے لاہور میں کل کالج
کے کامیاب طالب علموں کو ۲۴ دسمبر انعامی تقریب میں
مدرس کے ایف ڈی بیٹل صاحب نے پیاج گزشتہ
سے درخواست کی ہوئی کہ ایشل کشی آپان کے لئے ابار کے
قریب انہیں دس مریج بیبل زمین دیجاوے۔
گزشتہ آڈیو کو خاصہ کلج ایسیٹاٹنٹ کیٹی
جلسہ گورنٹ کالج ہال میں منعقد ہوا اور مذہبی اور مارکن
اور جرنل کمیٹیوں کا تقریر عمل میں آیا۔
راؤ لکھنؤ میں ایک سینی کے گھر میں ادا کیا
ہو چکے دانست بھی لواتے وقت موجود تھے۔ اور اس
گھر کے چار پنج آدمی چند روز میں مر گئے۔ جسکے لئے کے
اس بچے کے دانتوں کی وجہ بتایا جاتا ہے۔

لاہور میں لازمی شفا چکی کے متعلق میڈیٹلٹی
نے ایک خاص کمیٹی مقرر کر کے چند واد عدلدار آرمیو اسٹے
مقرر کرنے یا ہے ہیں۔ جن کے مطابق شہر کے چار علاقے
بنائے جائیں اور ان میں شہر والوں کی سہولیت کی خاطر ٹیکا
ٹیکائے والے مقرر ہوں گے۔

سوئی پت ضلع دہلی سے حال میں ایک شخص نے
۵۰ سال کے بعد اپنے عذر سے عدالت کو یاد
دلا کہ گورنٹ پیاج سے ان کا عوض طلب کیا ہے۔
راؤ لکھنؤ میں ایک پولیس اہل میں چار نوکر لایا جو

ذریعہ سے مقدمہ کے حالات معلوم گئے ہیں کہ جن پر ہزار
بندگان خدا کی جان وال کی سلامتی منحصر ہے۔

ہم نہیں جانتے کہ تحقیقات کرنے والے کس قسم سے
کیا کچا ہے اور گورنٹ اسپر کیا فیصلہ مارو فرماگی لیکن ہم سمجھتے
اتنا سمجھ سکتے ہیں کہ جو حالات نفسیہ میں موجود ہیں اگر
صحیح ہیں تو ہم سمجھ سکتے ہیں اور غالباً گورنٹ کے رٹے و سائل
سے بچ گئے ہوں گے تو ہم کو یوں پورا پورا انصاف ہوئیے ہو گئے
یوں نہیں ہوتے زیادہ تر اس وجہ سے کہ آج صوبہ کی فوٹ
نقصی سے گورنٹ کی عنان اختیار ایک ایسے روشن ضمیر
سید اختر اور انصاف دوست لکھت گورنٹ کے ناقصہ میں
ہے کہ جس نے آج تک اپنی حکومت کے مختصر زمانہ
میں کل ملک میں ثابت کر دیا ہے کہ انصاف اور عدالت
اس طرح کیجاتی ہے۔ جسے تمام چھوٹے بڑے امور
سلطنت پر اس کے لگاؤ طریقہ سے ریو کیا ہے کہ
جس کے سامنے ایک ایسے پور میں امر اور ایک ادنیٰ فیسی
رہا ایک قابل اعتراض کام کیا ان ملک چینی اور ہندو کے
سزاوار ہیں۔ آج پیاج کے سرکوش میں ہزار سرٹیفکیٹ فزٹر
ہرک بہاؤ دار انقابہ کے پیرانہ سال جوائنری کی ایسی
تقریب ہو رہی ہے کہ جو اس سے پہلے کسی لکھت
گورنٹ کو حاصل کرنی نصیب نہیں ہوئی۔ طرح باقی تمام
چھوٹے بڑے تمام سلطنت میں ہزار سرٹیفکیٹ فزٹر
فراتے ہیں لکھت ہے کہ اس مقام کو بھی کبھی تمام
ملک کی اکلیں ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک
لگی ہوئی ہیں ایسی خوش گولی سے طے فرمائیں گے اور
بہرہ فیصلہ ملک میں ان کی اس سید لیانت اور معاملہ
نقصی کی شان میں ایک نمایاں ترقی کا باعث قرار پایا گیا۔
نفس لوگوں کو انڈیشہ پیدا ہوا ہے کہ اس مقدمہ میں
انصاف ہونے کے لئے میں بعض اطراف سے طرح
طرح کے دباؤ ڈالے جائیں گے۔ کے تجاویز ہو رہے ہیں۔
شاہد الیابو گورنٹ اس قسم کے دباؤ سے بالکل ہراسان
نہیں کیونکہ انصاف و عدالت حکام کی انجھون میں ایسے
دباؤ کچھ بھی وقعت نہیں رکھ سکتے۔

معزز محضر سول ایڈیٹری گزٹ کی اس رائے سے
ہم بوا اتفاق رکھتے ہیں کہ چونکہ عین کی کونسل آف
ریجنسی کے مناسب کارروائی کے گورنٹ خود ذمہ
ہے اسلئے گورنٹ کو ہر ایک حق حاصل ہے کہ اپنے
مقرر کی ہوئی کونسل کے ناجائز فیصلوں کی طرف تال کرے۔
اس سے دوسری ریاستوں کے طریق عمل پر کسی اثر
نہیں پڑ سکتا کہ جہاں دلی ریاست خود حکمران ہیں اور
وہ اپنے ماتحت حکام کی کارروائی کی طرف تال اور

ایک ہفتہ کی حقیقت و جب دستور قدیم میں
اخبار سال ہر کی گزشت اور آپ صاحب کی خدمت کے بعد سال کا
پہلا ہفتہ آرام کے لئے حقیقت قابل گزرتا ہو۔ ایسے آئندہ ہفتے
نیچے جو جوری گزرتا ہو کا پرچہ حاضر خدمت نہیں ہوگا۔ بلکہ سال
۱۹۲۲ میں جو جوری کا پرچہ جب دستور قدیم پبلار ہو گا۔
ناظرین میں اخبار کا منظر یہ آؤ کیا جاتا ہے جنہوں نے اس
سال میں ہی ہمارے حوصلے پر کڑی اور اولی سے۔
اور شکر ہے کہ اسے سخت نظر کیا جاتا ہے کہ ہمارے معاونین نے
ہم کو چھلایا ہے کہ ہم نے اپنے آپ کو اس ادارہ کے قابل
ثابت کیا ہے۔

اس تقبیل کے ہفتہ میں کارخانہ معاونین کے دیگر فراموشیوں
کی تعمیل اور اخبار کی قیمتیں وصول کر کے لئے لکھتار سکا۔

ریاست جیند کے مقدمہ کی تحقیقات اور گورنٹ کے منصفانہ فیصلہ کا انتظار

جیند جس بناؤی مقدمہ کے پست کنندہ حالات ہم شروع
سے تفصیل اور کچھ کونسل کی کارروائی کی غلطی۔ مقدمہ کا
سرے سے جعلی ہونا اور کیش تحقیقات کی ایک طرف کارروائی
کی بیہودگی قلعی کھول چکے ہیں اس سے تمام زمانہ قابل
ہو گیا ہے کہ واقعی ریاست جیند میں سخت ترین ظلم پایا
کے ایک عام فریق پر کیا گیا ہے۔ گزشتہ ہفتہ میں ہم
اطلاع دے چکے ہیں کہ گورنٹ نے آخر کار ہماری ناجائز فراموشی
پر توجہ نہ کر اس مقدمہ کی تحقیقات کرنی منظور فرمائی۔

چنانچہ جیند کے خطوط سے معلوم ہوا ہے کہ صاحب ڈیٹی
کسٹمر بہادر جھاندرہ صاحب ل سرحد بہادر کے سسرور
میں بیوی بچے اور دو تین روزہ بچہ قیام کر کے تھیں گے
بیانات اور شل مقدمہ کے ذریعہ تحقیقات میں کوشش
کی اور اپنی رپورٹ گورنٹ میں بھیج دی۔ ہم تحقیقات
کے متعلق اس سے زیادہ حالات معلوم نہیں ہو سکے۔
کیونکہ تمام کارروائی خفیہ تھی۔ غرض گورنٹ نے اپنے
احتیاطان کے لئے ایک بے لگاؤ پور میں اسلئے مقرر

مقرر ہوئی کونسل کے ناجائز فیصلوں کی طرف تال کرے۔
اس سے دوسری ریاستوں کے طریق عمل پر کسی اثر
نہیں پڑ سکتا کہ جہاں دلی ریاست خود حکمران ہیں اور
وہ اپنے ماتحت حکام کی کارروائی کی طرف تال اور

لئے رجسٹریشن لیڈی بروڈ صاحبہ ٹی ٹی خوشی سے ماہ
 دینی بن (چیرمن) اب لیڈی صاحبہ انعام تقسیم کریں گی۔
 انعام تقسیم کرنے کے لئے جیسے بعد سکول کے سرپرستوں کو
 ایجنٹ صاحب بہادر نے مخاطب ہو کر چند کلمات بھیجے
 تھے۔ اور ان کے کام کی تعریف کی۔

ان لوگوں نے جو کام از خود چاہا ہوتا تھا وہ لوگوں کو
 کرنا نہ کہنا سنا وغیرہ وغیرہ کیا تھا وہ میرے لیے کے واسطے
 کے لئے رکھا گیا تھا اس کے کہنے سے معلوم ہوتا تھا
 کہ ان لوگوں نے کتنی زحمت کی ہے۔ اس کے بعد ان لوگوں کو
 سچے غفلت کی تھی اس کے اپنے طرف سے مہلت تھی۔
 جس کے لئے بہت صاحب بہادر نے اپنی اس پیچ میں نہ کر
 اور کرنا تھا۔

بیان :- فکر کرنا بھی بجا ہوگا۔ کہ میری کس قدر ڈھ صاحب اور
 اونکی سیم صاحبہ بھی شکر ہے کہ سخت میں جنہوں نے
 اس اسکول کی بہتری میں اپنی طرف سے کوئی دقیقہ باقی
 نہیں چھوڑا۔ چنانچہ میری صاحبہ نے اسکا رشتہ تعلیم
 سے دیا۔ اور میری کس قدر ڈھ صاحبہ نے چھپکے گتہ میں
 ترکیبیں کو کارٹون اپنی دی +
 جلسہ کاسیانی سے منع ہوا۔ اور کام کر نیا لون کی
 محنت اٹھانے لگی۔ + الرقم ل۔ ل۔ م۔

جناب نندہ اڈریش صاحب پیسہ اختیار لاہور۔
سلام علیک۔ آپ کے اختیار مورخہ ۵ دسمبر
روان کے صفحہ ۲۷ میں راجہ صاحب پیسہ کی نسبت
جو لکھا گیا ہے کہ بھٹی (راجہ) کو زمینیں کلج سے
ٹھکر اپنی والدہ سے ملنے کی اجازت نہیں۔ والدہ
اس سے سخت بے تاب ہے اور ٹھیک نہیں۔
راجہ صاحب ابتدا سے ہی جب سے کہ بورڈنگ میں
داخل ہوئے ہیں۔ ہر روز وقت درمیان سے پہلے
پانچ بجے اپنی والدہ صاحبہ سے ملنے جاتے ہیں۔ اور اگر
ضرورت ہو تو درمیان کے وقت میں بھی حکام پڑی خوشی
سے اون کو والدہ صاحبہ کے پاس جانے کی اجازت
دیتے ہیں *

تالیف راجہ ایشیتھم سن (ملکہ اعظم کے بیٹوں کی)
ساتھ پور ونگ میں نہایت لٹائش اور خوش و غم
خیز اور جہان تک ہم کو معلوم ہے۔ یہاں صاحبہ
یعنی والدہ صاحبہ راجہ صاحبہ بھی اس نظام سے
خوش ہیں فقط یہ کہ سلام۔ یہاں سے جو خان شہزادہ شہر
انجمن کا پتہ لا جو۔ ۱۲/۱۲/۱۲

۱۹۰۸
 ۱۹۰۹
 ۱۹۱۰
 ۱۹۱۱
 ۱۹۱۲
 ۱۹۱۳
 ۱۹۱۴
 ۱۹۱۵
 ۱۹۱۶
 ۱۹۱۷
 ۱۹۱۸
 ۱۹۱۹
 ۱۹۲۰
 ۱۹۲۱
 ۱۹۲۲
 ۱۹۲۳
 ۱۹۲۴
 ۱۹۲۵
 ۱۹۲۶
 ۱۹۲۷
 ۱۹۲۸
 ۱۹۲۹
 ۱۹۳۰
 ۱۹۳۱
 ۱۹۳۲
 ۱۹۳۳
 ۱۹۳۴
 ۱۹۳۵
 ۱۹۳۶
 ۱۹۳۷
 ۱۹۳۸
 ۱۹۳۹
 ۱۹۴۰
 ۱۹۴۱
 ۱۹۴۲
 ۱۹۴۳
 ۱۹۴۴
 ۱۹۴۵
 ۱۹۴۶
 ۱۹۴۷
 ۱۹۴۸
 ۱۹۴۹
 ۱۹۵۰
 ۱۹۵۱
 ۱۹۵۲
 ۱۹۵۳
 ۱۹۵۴
 ۱۹۵۵
 ۱۹۵۶
 ۱۹۵۷
 ۱۹۵۸
 ۱۹۵۹
 ۱۹۶۰
 ۱۹۶۱
 ۱۹۶۲
 ۱۹۶۳
 ۱۹۶۴
 ۱۹۶۵
 ۱۹۶۶
 ۱۹۶۷
 ۱۹۶۸
 ۱۹۶۹
 ۱۹۷۰
 ۱۹۷۱
 ۱۹۷۲
 ۱۹۷۳
 ۱۹۷۴
 ۱۹۷۵
 ۱۹۷۶
 ۱۹۷۷
 ۱۹۷۸
 ۱۹۷۹
 ۱۹۸۰
 ۱۹۸۱
 ۱۹۸۲
 ۱۹۸۳
 ۱۹۸۴
 ۱۹۸۵
 ۱۹۸۶
 ۱۹۸۷
 ۱۹۸۸
 ۱۹۸۹
 ۱۹۹۰
 ۱۹۹۱
 ۱۹۹۲
 ۱۹۹۳
 ۱۹۹۴
 ۱۹۹۵
 ۱۹۹۶
 ۱۹۹۷
 ۱۹۹۸
 ۱۹۹۹
 ۲۰۰۰
 ۲۰۰۱
 ۲۰۰۲
 ۲۰۰۳
 ۲۰۰۴
 ۲۰۰۵
 ۲۰۰۶
 ۲۰۰۷
 ۲۰۰۸
 ۲۰۰۹
 ۲۰۱۰
 ۲۰۱۱
 ۲۰۱۲
 ۲۰۱۳
 ۲۰۱۴
 ۲۰۱۵
 ۲۰۱۶
 ۲۰۱۷
 ۲۰۱۸
 ۲۰۱۹
 ۲۰۲۰
 ۲۰۲۱
 ۲۰۲۲
 ۲۰۲۳
 ۲۰۲۴
 ۲۰۲۵
 ۲۰۲۶
 ۲۰۲۷
 ۲۰۲۸
 ۲۰۲۹
 ۲۰۳۰

روئے زمین کی خبریں

منہدیستان

تجزیہ ہے کہ نیلگرہی ریوے کو اولاً کسینڈ
کسٹ ٹاما عاویے

ایک برہمن کو رنگون میں مسٹر وی جونس نامی
ایک پوریشین میم کا بیسہ ملازما مندی اس کے بیٹے
کے باعث پچاس روپے حرامہ ہوا۔

کراچی میں ایک کمار کچھ عین تعلیم حاصل کر چکی تھی اور اس کو
 انجینئر کے ایک کارخانے کے ایک مشین کی ایک مشین
 چلنے پر تھوڑے انداز میں درخواست دی تھی کہ یہ
 چوڑی ایک پاریس کو بھاری نامی سے زمانہ میں
 ہے۔ یہ ان کو اس سے فائدہ کیا جا سکے

ایک مکان کے افتتاح کی رسم ادا کی جو در اس سے ایک دو تہ مسلمان تاجر نے تو مسلمان کی رانیش کے لئے وقف کر دیا ہے۔

ریاست بروہ میں مہاراجہ صاحب کے سرکارات
میں درجہ تیسرے کے متعلق ریاست میں گذشتہ ماہ کے
اندر تین سو سے سکول کھل گئے ہیں *

صوبہ مدراس کے بعض حصوں میں زراعت کی حالت نازک ہے اس کے کاشت کے عمل پر دیا ہے کہ نوٹس اس کے متعلق ریپورٹیں شائع ہوتی رہیں * جام ماہرہ تیر ۱۹۷۶ء - دسمبر ۱۹۷۶ء

۱۔ قادیان کی سلامتی سے پہلے
 راجہ صاحب کو لہا پور سے سکھر میں پہنچا کر لے کر
 راج بننے دیل کے غیبیل کو جو دریا سندھ پر معین بنا ہوا
 کے شوق سے دیکھا ۛ

راہد شہ پر بناؤ جو کاکڑس کی تھا لفت میں
بہت نام حاصل کر چکے ہیں اب دینا سے کنارہ کش ہو کر
ہو کر حاصل کر رہے ہیں چچا اس راہد شہ سے
بہلی منزل میں وہ طے کر چکے ہیں

لی تحقیقات سے لئے مقرر کی گئے جو اجماع اور اصول
مردوں پر لگائے گئے ہیں۔ یہ کمیشن تحقیقات کر رہی
ہے۔ کہ آئینہ میں سے ایک مقدمہ میں ایک رقمदार

سے رہا۔ مگر میں ایک پستی چھوٹا تھا جس پر روپیہ کا پلو
لکھنا منظور کیا۔ اور آج ایک ناچاڑھی حساب سے
بیورو جائیز کے تسلیم کر لی۔ یہی شہادت اسی بیورو
میں بھی پیشے طو عا کرنا منظور کیا کہ اُس نے جیسے شہادت
چالیس روپیہ کی پیشگی چھوٹا دیا تھا۔ ایسے لوگوں کی شہادت
مفسوس ہوتا ہے کہ جب ان کی دولت کے بعد ایسا عالی
فان عہدہ بھی آجاتا ہے اور وہ جب تک رہتا ہے۔

پرتگالی مذہب کے عقلمداروں کی سوسائٹی کی
گورنمنٹ کے حکم سے توڑ دی گئی۔ اس کے تین تشریف داروں
کو چارج دینے سے انکار کیا۔ ان کے خزانہ کا قفل توڑنے
سے صرف ساڑھے تین تھپے برابر ہو گئے۔ خزانچی زہیر
مواخذہ ہے۔ اس واقعہ سے اس قدر حوش بھٹکا ہوا
ہے کہ گورنر صاحب نے اپنی زندگی کے خوف سے
اپنے گھر پر پھر دو گنا کر دیا ہے۔

سید حسین صاحب نیکو افق و زبردست و تعلیم خیر کو
کے بیٹے صاحب زادے امسال امتحان انگریز میں
یونیورسٹی میں شامل ہون گئے۔

سید حسین صاحب نیکو افق و زبردست و تعلیم خیر کو
کے بیٹے صاحب زادے امسال امتحان انگریز میں
یونیورسٹی میں شامل ہون گئے۔

بہادر نے گئی جس کی تحقیقات ہو رہی ہے۔
 اضلاع مغربی و وسطی کے لئے لکھنؤ گورنر
 بہادر نے گزشتہ تیرہ کے روزہ آباد میں دربار لکھنؤ
 سرکار وائٹ ہندوستان کے ناظم
 کاٹر جیجف آخر مارچ ۱۸۹۲ء میں ہندوستان واپس
 آئے۔ ادرالہ خورائش۔ ہمارے کو اسپرہید کا چارج
 آئے۔ ادرالہ خورائش۔ ہمارے کو اسپرہید کا چارج

۱۴ دسمبر کو حیدر آباد کے مشہور و مستقر محفل
بین کمال اظہار افسر اسٹیج پر لکھنؤ حیدر آباد کے اخبار
نئے کے رگوانے بیان کیا کہ مشہور ہمدی احمد غلط
تہا ہر اسکا معارف

انہوں نے اس کے لئے ایک اور طریقہ بھی سوچا ہے۔
 یہ غلط ہے۔ اس کے لئے ایک اور طریقہ بھی سوچا ہے۔
 اس لئے مجھے ہے اس بار میں خط کتابت کی ہے۔
 الفام جو سراغ نکالنے والے کو نکالنا میں سے زیادہ
 صدمہ سرکاری ریزر سے دیا جاتا ہے۔

میرے کسب میں ایک رات کو تو سولہ بندہ قوت
کی چوری ہو گئی تھی اور نقیض رحمہ کی وہ چوری رات کو
لیا بارہ اور چورائی لیکن۔ لیکن شام میں بندہ راجہ غائب
ہو گیا۔ اور کچھ چورائی بھی ہوئی لیکن ایک کچھ

یہاں سے وہ لوگ لوٹ کر پہاڑ پہنچا کر اٹھا کر وہی عیارہ
تیرا پندہ وہی چین کہ پہاڑ گیا
راؤ صاحب روپ رائے کی یادگار ہیں احمد آباد
میں محتاجوں غریبوں اور یتیموں کی مدد کے لئے ایک
میں غریب خانہ کد مشتمل ہفتہ کے روز کھولا گیا
میں اور پوتے جرنیل بھی ہیں یہاں شہادت کے
میں مشہور ڈاکو رہے اور ہم کو اپنے لئے کے لئے

مراسلات

کالسیٹھ کا نفرنس

بجذرت مشرفیہ جناب ایڈیٹر صاحب کے سب اجلاس اور
۲۰ تاریخ ماہ روان سے اجلاس کا نفرنس ششم مقام
اجمیر شروع ہوا۔ چار روز قومی فواید پر خوب بحث ہوئی
گرائی: بعض معاونان کا نفرنس سے تجویز ہوئی ہے کہ
کالسیٹھ کا نفرنس ششم کے مقررین پارلیمنٹ قائم کرنے کا نفرنس
میں تمام قوم کا سیٹھ کے منتخب وکلاء شریک ہونے چاہئے مگر
سوشل پارلیمنٹ کے جلسہ میں ہی لوگ شریک ہو سکیں
کے جو کئی نامزد کر دیے اور جنکی زیادہ سے زیادہ تعداد
دو اراکھی سے زیادہ ہوگی کیونکہ جو روبرو اس مقدمہ
میں ناچھوٹا شخص اس نے جاری کیا ہے اس میں اس قدر تعداد
محدود ہے۔

جیسے خبر مشرقی ہوئی ہے کہ پارلیمنٹ قائم ہوتی ہے
اور کا نفرنس مشرفیہ کے جانی ہے قوم کا سیٹھ کی طرف
تسلیم ہو جائے گی اور بہت لوگ قومی کارروائی سے
کٹیدہ ہوتے جاتے ہیں خدا نخواستہ یہ جدید تجویز منظور
ہوگی جس کے طرفدار صرف تین شخص ہیں جو جاس لائے کا سیٹھ
پر راجہ سدرت حاصل کیا جاتے ہیں تو ضرور اب تک کا تمام
روپیہ اور دست بردار ہو جائیگا جو قومی ترقی کے اسباب ہیں
صرف ہوا ہے ہر ایک قوم میں غالباً چند ہی لوگ لیڈر
کیسیٹھ ہوتے ہیں لیڈر کو کسی چیز پیدا کرنے میں تو قوم کو
خدا نخواستہ ان میں مان ملتا ہے اس خیال سے میں لکھنا
ہوں کہ جب تین یہ جدید تجویز پیش ہو کہ ہنگامہ دہانی سے
مشاور ہو جائے لیکن اس میں شک نہیں کہ عدالت انتظام
کی کا نفرنس میں شریک ہونے کے جنہوں نے کہ اس مفروضہ
ناک تجویز کی ضرورت ہے اور لیڈر اس میں جانے تجویز کے
جو کچھ فیصلے ہوتے ہیں وہی ہوگی کہ چند ہی روشتی والے اعلیٰ
عہدہ دارین چھوٹے قوم پرستی کی کر کے مرقوم ان کے
احکام کو بھانپ سکیں گی کیونکہ برادری کے معاملات
برادری کی رضا مندی و رجحانی سے ہوتے ہیں نہ
کہ مالکانہ برتاؤ سے اور یہ بھی روشتی والے لوگ بالفور
حاکم برادری بنا جاتے ہیں۔

یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہر سال جلسہ کا نفرنس کے کارکنان ہر
برادری میں صرف ہوتا ہے جو شکل وصول کرنا ہوتا ہے
اس سبب سے ہر سو کی جماعت محدود کرنا پڑی۔ میں کہتا ہوں
کہ چند ایک کیشنل کا نفرنس کی طرح کیوں مصارف کوئی گیت
کی رقم ان سے بطور مسادات وصول نہیں کرتے جبکہ
دس روپیہ دیے کی مقدار ہوگی وہ شریک ہوگا۔
اور اس طرح چھٹے چھٹے وہی جماعت رجا جی جیکو یوگ
پسند کرتے ہیں پھر اہل برادری کوئی تجویز کی تصدیق سے
راضی نہ کرنا چھٹی وادہ۔ نو فرضا کا نفرنس کے اصول میں
کچھ نقص ہیں تو اسی نام کو قائم رکھ کر وہ نقص دور کرنا
پیدا ضرور ہے کہ کالسیٹھ کا نفرنس کا نام القطر کر وشل

پارلیمنٹ کا نام جاری کریں۔ میری رائے میں ہمدردی
فنائنی انجمن کا نام شہنشاہی اس کے انجمن کے نام پر بحفظ
ادب یا کونف قانون پر گزرنہو جاتا ہے۔ اس نام سے
بیشک عام لوگ خیال کریں گے کہ یہ کوئی پولیٹیکل انجمن
ہے اور محبت نہیں کہ اس دھوکے سے کوئی بڑا فائدہ انجمن
کو پہونچے حالانکہ کالسیٹھ کا نفرنس نے اقتدار سے اب
تک پولیٹیکل معاملات کو بالکل ایسے ناخفہ میں نہیں لیا اور
وہ صرف تعلیم کی اصلاح اور ترقی تعلیم کی غرض سے ایک
قومی سالانہ جلسہ ہے۔
آپ براہ عنایت اس خبر کو قتل از ۲ دسمبر شائع فرما کر
ایک محتاج و غریب قوم کے مشکور ہو جائے اور اس مقدمہ
میں رائے زین بھی ظاہر فرمائے تاکہ ناچھوٹے لوگوں پر
اثر پڑے اور ایسی اس مہمل و جمعیہ وغیرہ خبر کے پیش
کرتے یا پاس کرنے سے باز رہیں۔ میں اگر شریک جلسہ کا نفرنس
ہو اور ضرور آپ کی اشاعت کے کٹاؤ کی خبر آپ کو پہونچاؤں گا
زیادہ متاثر۔ راجہ ایک کالسیٹھ ۲۰ دسمبر ۱۹۲۰ء

لیڈی سٹیمین گول کول کوٹھ کا

ایڈیٹر صاحب کے سب اجلاس اور
۲۰ تاریخ ماہ روان سے اجلاس کا نفرنس ششم مقام
اجمیر شروع ہوا۔ چار روز قومی فواید پر خوب بحث ہوئی
گرائی: بعض معاونان کا نفرنس سے تجویز ہوئی ہے کہ
کالسیٹھ کا نفرنس ششم کے مقررین پارلیمنٹ قائم کرنے کا نفرنس
میں تمام قوم کا سیٹھ کے منتخب وکلاء شریک ہونے چاہئے مگر
سوشل پارلیمنٹ کے جلسہ میں ہی لوگ شریک ہو سکیں
کے جو کئی نامزد کر دیے اور جنکی زیادہ سے زیادہ تعداد
دو اراکھی سے زیادہ ہوگی کیونکہ جو روبرو اس مقدمہ
میں ناچھوٹا شخص اس نے جاری کیا ہے اس میں اس قدر تعداد
محدود ہے۔

نقد ہے۔ اسکے بعد مسٹر لائن صاحب ایم۔ اسکے
کا خلاصہ لکھا گیا جنہوں نے اس کو برکت شہنشاہی میں اس کا
ملاحظہ کیا تھا۔ خاص بات بیان کر کے قابل ہے
اسکے صاحب نے انجمن کو تعلیم کی طرف توجہ دلائی
اسے ناچھوڑی اسکا لٹریچر کی اصلاح دی تھی۔ خبر کیٹی
خور کیا ہے اور ماہ فروری سے اسکا لٹریچر کا دیا جاتا
میں آویگا۔
اسکے بعد ان لوگوں کا نام پڑا گیا۔ جنکو انعام ملتا
اور جنکی تعداد ۱۹ تھی۔ پھر ان صاحبان کے نام سامنے آئے
کے جنہوں نے انعام کے لئے روسیہ دیا تھا۔
آخر میں لیڈی سٹیمین صاحبہ کا شکریہ ادا کیا جنہوں
ولایت سے انعام کے لئے چھپن بھی تھیں۔ اور
رائے صاحب سکریٹری کی پیش ہوا خدات کے لئے
لے شکریہ ادا کیا۔ جنکی شکایاں اور نہ گارے والی کو شکست
کا نتیجہ ہے۔ کہ سکول کی ترقی ہوئی ہے۔ اور جرنل
صاحب بہادر لیڈی سٹیمین صاحبہ سے درخواست کی
وہ اس سکول کے مربی بنیں۔

اسکے بعد لیڈی صاحب بہادر (جرنل روون صاحب)
کیٹی کا شکریہ ادا کیا اور سب ذیل مختصر کرنا تشریح
"سرداران و ملکان ہم کو بہت خوشی ہے کہ ہم کو
صاحبہ کو یہ موقع دیکھنا عجب ہوا ہے۔ اور ہم بہت
گراؤسوس کا مقام ہے کہ لیڈی سٹیمین صاحبہ خود
حاضر نہیں ہیں۔ انہوں نے حقیقت میں بہت کام کیا
اور لیڈی صاحبہ امیر رکھتی ہیں۔ کہ وہ بھی اسی طرح کام
ہو سکول کے متعلق ایسا مقام نہیں تھا ہم پھر کھنڈ
بہادر سے دریافت کرے۔ کہ کس طرح اس کی ترقی ہو
اور بہر گوشتش کریں گے۔
نہایت خوشی کی بات ہے کہ اس وقت ۵۱ لڑکیاں
میں اور ہم امید کرتے ہیں کہ اگلے سال اندازاً ۱۰۰
ہو جائے گی۔ ایک انوس بہہ ہے کہ ۱۲ برس
لڑکیاں سکول سے چلی جاتی ہیں۔ ۱۲ برس کی زیادہ
نہیں لے اس وقت تو تربیت اور تعلیم شروع ہوتی
اور لڑکیاں کھینے کے قابل ہوتی ہیں۔ اور غور تو ان کو
فروری ہے۔ کیونکہ برتن کے پاس سے صاف کرنا
نہیں۔ جب تک اسکو اندر سے صاف نہ کیا جاوے
لے لڑکیوں کو پڑھنا ترقی کے لئے بہت مفید ہے
ہے کہ اس ملک کے لوگوں کی لڑکیاں پڑھتی ہیں آپ
آپ لوگوں کو (مرا د از بلوچ) رہ رہی۔ پنہان (کوشش
چاہے اور اپنے دوستوں کو نصیحت کرتی چاہے۔
اپنی بہنیاں سکول میں بھیجا کریں۔
نہایت خوشی کی بات ہے کہ اس رپورٹ میں شہر
کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس نے بہت اچھا کام کیا ہے
خان بہادر سیٹھ رجحانی کی سخاوت ہی قابل قدر
جس نے یہ بھرنا دیا ہے۔
اس وقت دہشتوں کی ضرورت ہے۔ ایک اسکال

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

عجب عجب باتیں

مذاق
جمہدار آج تمہارے کیوں آئے؟

الحقیقت عامریہ کیلئے شمار اور اعداد

[illegible]

تو معلم کتابوں کا سالہ

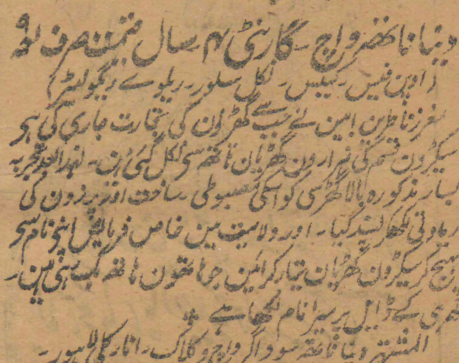
[illegible]

صحت نمائے از دوا ج

یہ علم طب کی ہے نیز کتاب جزو امانت کی تحقیقات کے مطابق
 زودراج کی زمرہ کی برکات ظاہر کر کے انکو جمال رکھے اور ان کو
 خوشحالی حاصل کرے اور اس سے لڑنے سے اجالہ من فرما محمد اکبر
 صاحب صلیب صلیب خراب نیز انکو کیا صلیب تیسرا کسٹا
 کسٹو لاہور سے نصیب کی ہے اور فلسفہ میں نہایت خوشحالی دے کر
 چھاپے سے تصدیق بھی ہوئی کہ ان کو دیکر پسیہ جاتین اس کا مفصل
 دیوڑھیں کیا کرواؤ حالات مطابق کتاب سے معلوم ہو سکتے ہیں
 جس فراموشی کتاب کے ترجمہ بریت چھاپڑاؤ کے یاد رکھنا چاہیے
 کی گئی ہے دیوڑھیں ۱۷۵۰ بریت چھاپڑی ہے اور یورپ کی
 زبان میں موجود ہے - قیمت فی جلد دو روپے ہے
 کارخانہ مسیحی اخبار لاہور سے لکھا ہے -

پیلی رام کی گویان

یہ کو لیان وہی شخص کے رفیق کینیں کہیں ہیں۔ بدن کو تازہ دہن
 ہوں و عطا وہ اسکے ارفع فریاد کو فائدہ دینے ہیں۔ و دوسرے دوسرے
 مختلف افعال ہوتے ہیں۔ مثلاً فصل چشم سے آنکھ سے نکلے ہوئے جسم و دوسرے
 و زائید ہوئے کام سے پیدا ہوتے ہوئے ہیں۔ طریق انتقال ہر ایک
 قسمت فی کس جس میں پچاس کو لیان ہیں عرفہ کہ ایک سو کوئی
 ۱۵ سو کوئی چشم یا ناک کوئی دوسرے ایک ہزار کوئی ایک
 البتہ یہی نام و دروازہ ہوتا ہے کہ چوک منی۔ لاہور۔



(۱) کوئین ٹاور ٹور مجہ اول فی شیشی اولس زن شهر و جن ہے

۱۲) غلوه قبری موج فی اولش
 ۱۳) انشی قبرین فی اولش
 ۱۴) انشی پیرین - فی اولش
 ۱۵) منجین فی اولش
 ۱۶) سوذا سلساس - فی اولش
 ۱۷) انشی امیر کلید کوه آله امتحان بجارید ایضا عمده ستم
 ۱۸) ایضا ستم والا
 ۱۹) انشی طلیعی آرا امتحان دوده اصل
 ۲۰) انشی طلیعی لکشی رخنه ایویند خرویشی کلان ۹ اولش
 ۲۱) انشی آرا لکشی رخنه ایویند خرویشی ۵ کلان ۹ اولش
 ۲۲) کلان قبرین اولش کلان کلین صاحب لوا ایویشی
 ۲۳) انشی طلیعی لکشی رخنه ایویند خرویشی کلان ۹ اولش
 ۲۴) انشی طلیعی لکشی رخنه ایویند خرویشی کلان ۹ اولش
 ۲۵) انشی طلیعی لکشی رخنه ایویند خرویشی کلان ۹ اولش
 ۲۶) انشی طلیعی لکشی رخنه ایویند خرویشی کلان ۹ اولش
 ۲۷) انشی طلیعی لکشی رخنه ایویند خرویشی کلان ۹ اولش
 ۲۸) انشی طلیعی لکشی رخنه ایویند خرویشی کلان ۹ اولش
 ۲۹) انشی طلیعی لکشی رخنه ایویند خرویشی کلان ۹ اولش
 ۳۰) انشی طلیعی لکشی رخنه ایویند خرویشی کلان ۹ اولش

مطلب خادم التعلیم پنجاب انارکلی لاہور میں نشی محبوب عالم ایدیتیر بیدار بیکتر انتہام سے چھپا اور یہ

صرف پیسہ اجابا لاچکا
 منہ پر و سنان جگر کے
 تمام ردا اجاڑت پینا
 وہ چھوٹے والا پر جہر
 اور اسی لئے فہم سے
 استہزارات مشتہر کیے
 لئے اس بزرگ کو سی اور
 مفید و زراعت نہیں

طرح کل سکتی ہیں نہ کہ کچھ دوسو لایاں۔ اسی طرح سات سال کا عرصہ گزارا ہو گا سا لاکھ میں ایک کباری کے رہاں سے چار سو کے قریب نالیاں بکری لگی تھیں اور سات سو کے قریب کار توں برآمد ہوئے تھے۔ یہ ایک پٹھان کے یا خدسہ جدارے جلے کو فروخت کر چکا تھا۔ کشتیش سے کڑی نہیں۔ اور تحقیقات پر معلوم ہوا کہ کچھ کے اور مل سے وقتاً فوقتاً اس سے خریدی تھیں۔

بیگانہ کا خون عمرو دنگ لاکھ ہے۔ ۱۳ کتور کرشت کے پرے میں محمد جان نامی زرری کے پلے کے کشت سے ماہ دانی نسبت خبر دہر ہوئی تھی۔ شکر کو کہ صاحب ڈپٹی کبیر بہادر لاہور کی توخت سے اس کی تحقیقات ہو رہی ہے۔ اور شکر واس ڈپٹی انسپکٹر پولیس اس مقدمے کی تحقیقات کر رہا تھا جس میں زور کوپ سے محمد جان مارا گیا وہ قتل کیا گیا ہے۔ ہم کو امید تھی کہ یہ کتاب تحقیقات زیادہ ہوا ہے کہ ہو سکتی ہے ساتھ یہ مقدمہ ہمارے ستانی جبریت کی پیشی سے لیکر پورے میں جبریت کے سیر کو کیا گیا ہے۔ اسی مقدمات کے ثبوت میں یہ بڑی وقت پیش آتی ہے کہ خون کی تحقیقات کر سکو لے پلے کے کشت سے ہوا ہے کہ ہیں دوران میں یہ جبریت کے کشت سے اکثر لوگ اپنے حکموں کے رعایت کے خیال سے معاملے کو کوئل مال بنا دیتے ہیں۔ اور خصوصاً اس مقدمہ کا ثبوت ایک اور وجہ سے بھی مشکل ہو سکتا ہے کہ وہ کشت کو کوئل وارث سولے اس کی بیوہ بیٹے ایک قریب الوطن اور محنتی نان حیدر عورت اور یتیم مصوم بچوں کے نہیں تو پھر اس کے قتل کی بھاری پوری کر سکتا ہے۔ جناب سر ضیاء الحسن صاحب نے اس مقدمہ کے حق و باطل معلوم کر کے ہر وجہ سے مدد دل کی ہے اس کے لئے اہل لاہور آپ کے نہایت شکر گزار ہیں۔ اور اگر مقدمہ ثابت ہو جائے کہ اگر مقتول کی بیوہ کو کچھ کا سے رہ جائے تو اس کے لئے تمام کتب مشاغل ہو گا۔

جبریت چکا لگانے کی ایک نئی ایجاد۔ گورنمنٹ پنجاب کا ایک سرکار ایک مضمون کا وہی میں پہنچا کہ نو لہ سال گزشتہ میں اسی ضلع میں بیماری چھپک سے ہوتی تھی ہا میں تلف ہوئی ہیں اس سال چکا لگانے کا اہتمام کیا جاوے گا۔ یہ صاحب ڈپٹی کشت دہلی سے جو کارروائی کی ہے اس کو لندن کرکٹ دہلی سے ذیل کھنڈ ہے۔

وہ چچا صاحب ڈپٹی کشت ضلع دہلی سے بنام ہزاران و فیہ داران و اعلیٰ ہزاران۔ حکام جاری فرما رہے کہ چکا لگانے

میں بہت کوشش کی جاوے ورنہ بلا غدر عہد سے ہٹا دیا جاوے گا۔ اور یہی حکم ہو گیا ہے کہ جو امیدوار ملازمت کرنا حاصل کرنا چاہیں وہ اور کسی قسم کے سائٹیفکٹ داخل کرے اس کے شامل ٹیکہ کا بھی سائٹیفکٹ شامل کر کر پیش کرے ورنہ ملازمت یا امیدواری سے علیحدہ کر دیا جاوے گا۔ اور اب جو امیدوار ہیں ان کو لازم ہے کہ سائٹیفکٹ چیکے کا بدلہ داخل کریں ورنہ دفتر میں حاضر ہونے سے علیحدہ ہو جاویں۔ میونسپل کمیٹی دہلی نے بھی ایک قانون پاس کیا ہے جو ٹیکہ منقول کشیدی دروازہ جبراً لگا دیا و لگا۔ اور ہر ایک ممبر کمیٹی اس میں کوشش کریں گے۔

دیگر مقامات میں تو بچوں کے لئے ٹیکہ چھپک کا جبراً لگایا جاتا ہے اور کیا جاوے گا کہ دہلی والی حکومت نے جو انوں اور شاہد پور ضلعوں کو بھی جبراً ٹیکہ لگانے کا حکم دیا ہے۔ کیونکہ جو امیدواران ملازمت اس وقت ضلع میں جلتے ہیں وہ بھی اگر ٹیکہ کا سائٹیفکٹ نہ داخل کریں تو دفتر میں حاضر ہونے سے علیحدہ کئے جائیں گے۔ انصاف تو اس بات کا نام ہے کہ امیدواروں کے ساتھ ہی ملازمان ضلع سے بھی سائٹیفکٹ طلب کیا جانا۔ امیدواران و ذیل داران ضلع سے جو شخص ٹیکہ لگوانے میں امداد نہیں کرے گا وہ ملازمت پر طرف کیا جاوے گا۔ یہیوں ہے حفظ صحت کی آڑ میں اور خصوصاً ٹیکہ جبریت کرنے میں حکام سے بڑے بڑے ظلم ہو جاتے ہیں۔ اور خائن یا تحت ملازموں کو ایسے قوانین سے ناجائز فائدہ اٹھانے یا بے قصوروں کو تکلیف دینے کا موقع مل جاتا ہے۔ ٹیکہ کی بابت ایک یورپین عالم کی تازہ ترین رائے یہ ہے کہ جبراً لگانے سے ٹیکہ لگانا ناپاک سوسائٹیک یا نکل سڑک ہو جائیگا۔

الائیل کا مقصد یہ ہے کہ ہم نے معتبر ذریعہ سے سنا ہے کہ محکمہ کشتی کے ایک افسر نے ملک ماہ صاحب سے آخر کار اخبار سندھ امدت سر لائیل کی ناکش گورد اسپورس وائر کر دی۔ ہمارے سائنکسٹ کے لئے لائیل کشتی مصیبت سے بچانی میں مثل مشہور ہے۔ کرے کیسوں والا سکر اجائے و پٹوں والا۔

دست ہند جیمز تھاکرے انکو سنکرت اتی سکول بومہ جلیا امتحان مثل کٹھن میں شامل ہوئے تھے لیکن چونکہ قلمی جنوں نے وغلہ جیمز جی جی ہارڈن چالیس میں مسلمان ایک بھی نہیں کیا ای سکول کی نظر نہ دیا جاتا تھا کہ تھاکرے پور سکول تو دیا جاتا ہے کشتی ٹری غلط تھی یا جو دعویٰ کی بات ہے۔

جبریت کے معاملے پر گورنمنٹ کی توجہ۔ ایک نامہ کٹار کی تحریر سے معلوم ہوا کہ ماہ گزشتہ میں ایک دفعہ سر ہزار ٹیکہ مقام ہائی پٹیچو تو جن کو کوئل کو جبریت سے ہٹا کر سزا مل چکی ہے ان میں سے اکثر کے ورنہ اسے ہائی پٹیچو ہزار ٹیکہ حضور میں عرضیاں کوزاں کہ ہر ایک حضور میں مقدمہ محض خدا و شمسے بنا کر باقی ظلم کیا گیا ہے خصوصاً وارثان دین محمد خاں مقدمہ جو کئی وجوہ ہمارے ہر سر صاحب سر کاشانی میں فرسٹ سیر تو جلتے کا تھا کہ جس کو پانچ سال قید کی سزا دی گئی ہے۔ اور کوئل کو جو والد کشت شہزاد اور الہ ہر وغیرہ قیدیان کے ورنہ اسے فریاد کیا کہ سکا کر تری مقدمہ کی تحقیقات خود کرے اور قیدیوں کو اپنی حراست میں لے لے تاکہ حالات پورے پورے معلوم ہو سکیں۔ اس پر سر ہزار ان مصیبت نوروں کی عرضیاں دست خاص سے لیکر انکی تسلی و تشفی کی نہ اندگا رہتے بھی لکھا ہے کہ حکام جبریت نے ان فریادی کوئل کو ہائی پٹیچو ہمارے سے روکنے کا ارادہ کیا تھا لیکن یہ لوگ اس سے جبراً ہائی میں جلتے تھے۔ ان مشہور مقدمہ میں کہ جس کی طرف تمام پنجاب اور ہندوستان کے لوگوں کی آنکھیں لگی ہوئی ہیں گورنمنٹ پنجاب کو ہست خط توجہ فرما کر بذریعہ کشت کے تحقیقات کرنی چاہئے۔ تاکہ دودھ کا دودھ اور دانی کا پانی ہو جاوے۔ اور خود غرض بننے والوں کو محکم ہو جاوے کہ انصاف کی طاقت کیسی بڑی ہو۔

بابو سر گھڑاس صاحب ٹیلیگراف ماسٹر ملوکی پٹن لاہور گزشتہ بیماری کے ایام میں اپنے ٹیکے سے جان لیوا تھا صاحب سار جنت کمالی کے مہاجر کے لئے کہ دیندہ شکر کی گئے تھے۔ وہاں آپہننے صد ہا ہزاروں کا علاج کیا اور ان کو صحت ادویات دیں کہ اس سے سست لوگ ٹھارے تندرست ہو گئے۔ کمالی کے لوگوں نے بابو صاحب کو ایک سپاس نامہ اس شکر میں بھیجا ہے۔ گو بابو سر گھڑاس بہا کوئی حکیم نہیں لیکن ان کو ادویات کے علم میں کچھ دخل ہے اور طبی خوبی کی بات ہے کہ وہ لوگوں کو اس لئے سمجھا رہے ہیں۔ ایسا ہی ہم میں سے ہر ایک ہی نوع انسان کی بیماری اپنی زندگی کی ہر حالت میں کر سکتا ہے اگر ہم کرنا چاہیں۔ یہ ہے کہ کشت کی سیوا کو باری پر ہم دھر رہے۔

افریقہ میں اگر بڑی رسوخ۔ افریقہ میں وادی طقات زمینی تک سلسلہ ارتق کا جاری کرنا کوئی سماں جو خف کام نہیں ہے مگر تاہم سر مشیل عدس نے ایک نظر لکھائی ہے اس کام کی بنیاد رکھنے کے لئے ملک جو خیر شائع کر رہی ہے جس کے مطابق اس سے تہہ جو کام کے لئے بنیاد پڑے۔

پیشہ اخبار

لاہور۔ یوم دوشنبہ۔ ۱۹۔ دسمبر ۱۹۹۲ء

سول وادھی کو خبر ملی ہے کہ امیر صاحب کا ایک بھتیجہ
 ہونے آدھیوں کے چھ عطا فرم میں ملنے والوں کے ایک گروہ سے
 تراج وصول کیے آئے۔ لوگوں نے شرمک پر پیشگیل اکٹھ کو خبر دی
 ہو ذرا تو قور سے محفل کو روانہ ہوا اور امیر صاحب کے آدمیوں کو کہا
 کہ یہاں سے چلے جاؤ۔ جو اپنا اسباب بھی چھوڑ کر چلے گئے۔
 ۳۔ دوسرے گھنٹے کرنل دیو دت گکچ سے کوٹہ لپا کیان
 یکدم سہندہ سرحد چترال کے پولیسٹیکل جارج میں ہے کہ جہاں وہ آج
 اسکورٹ کے چلا گیا ہے۔
 ڈاکٹر رابرٹن کی جہاز سے جو خطوط پہنچے ہیں ان میں مذکور ہے
 کہ علامہ کو میں انیر جیلاس والوں نے حکم کیا ہے توک چاہتے تھے کہ
 گفتگو کیے کہ انی ہرگز نہیں۔ لیکن جب پڑے ان کو لانے کے لئے
 گئے تو ان کے آدمیوں نے بے رحمیت میں چھپرے تھے پھر گولیاں
 چلا دیں۔ اسکورٹ کا ایک آدمی اور کپتان ورس ۲۷ ویں پنجاب
 انفنٹری کا زخمی ہوئے۔
 دوسرے روز جیلاسوں نے ریل سے گزر کر کپڑے چھلے کیا مگر
 ان کو پس پالیا گیا اور چاس آدمی اس کے بارو سے بھاڑ کر میپ
 میں کوئی نہیں رہا۔ لیکن اس کی سخت ترقی کر دی ہے۔ تاکہ
 کی چھوٹی چوڑی کا سر اسٹیشن سے بچے توٹ کیلے۔
 نیپال کے لوگوں نے ڈاکٹر رابرٹن سے چھاسلوک کیا۔ ایک
 اسٹیشن سے اسکورٹ پر طرہ کرنا کہ اپنی مخالفت کے نتیجے میں تیار
 مگر تاہم وہ خود حملہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا جیلاس والوں کی طرح
 زیادتی چھانڈا ہے۔ ڈاکٹر رابرٹن کے اسکوٹ کو بھی سے ملک بڑی
 کی جوڑی کی ہے۔ لیکن اب کسی خلیف کا اندیشہ نہیں۔ تو کس لوگوں
 نے اس آستان میں خوب وفاداری سے سداک کیلے۔
 چترال سے براہ ایو ایلٹی کی خبر پہنچی ہے جو۔ دوسرے باہرین
 عمر اعلان اور شیر افغان خان میں ہوا مقررہ ہوئی ہے شکست عفران
 کی ہوئی جس کے۔ ۱۰۔ آدمی مارے گئے۔
 (لوکل ویرا و فٹل)
 شاہدہ کا ناتھ کشین اسٹریٹ کیلے کسی مال گاڑی
 کے ٹی غلط لائن کلیر دینے کے جرم میں زیرِ مباحضہ ہے۔
 مری ایک ریلوے کے آفائٹ کشن کے لئے صاحب سکرری
 آف سٹیٹ نے دالالہ روپے کا تحفہ منظور کیا ہے۔
 نیپال کے سردار تپا بنگلے صاحب خلع سردار دیوانہ
 نے کوٹہ سنگھ سہا کے متعلق ایک مکان اور غریب خانہ بنانے کے
 لیے ایک سو روپیہ دیا۔
 فیصلہ تیرہ آرمیاں میں ایک مکان کو جس میں ۲۵ سو
 سو روپے کی آتش بازی رکھی ہوئی تھی آگ لگ گئی۔ ایک عورت اور
 جو اس مکان میں تھے جل کر مر گئے۔
 پولوی الی عیش صاحب وکیل ہوشیار پور سے عدالت
 ڈسٹرکٹ جج سنگری میں صاحب سکرری کی ایک سٹیٹ ہند پر دو لاکھ
 ۷۰ ہزار روپے جرمانے کی ناکش گزشتہ آگاہی سنگھ کے ریلوے حادثہ میں
 سخت صدمہ اٹھانے کی وجہ سے دستبردار آزادی ہے پہلی پیشی
 ۲۔ دوسری ۱۹۹۲ء کو ہوگی۔
 سیکرٹری شہر چکان کوٹ تک ایک جدید ریلوے لائن
 کی بنائش تقریب ہوگی۔

چترال کا مسئلہ حل ہو گیا۔۔ سول اینڈ لٹری
 گزٹ کوہ دوسمبر کو چترال کے متعلق براہ ہاجر جو خبر پہنچی
 ہے کہ گروہ بالکل صحیح ہے تو چترال کے محلے کا آخر کار
 نہایت خوبصورتی سے تصفیہ ہو گیا۔ بلکہ ایک ایسے تصفیہ
 کی کس کو توقع تھی۔ کہ جس میں نہ امپیریل گورنمنٹ کو دست
 اندازی کرنی پڑی اور نہ دوحرفوں کے مقابلے سے بہت سی
 ہنگام خدائی جانیں تلف ہوئیں جس طریقے سے تصفیہ
 معاملات چترال کا عمل میں آیا ہے وہ ہر صدمہ کو روکنے کا نامہ
 نگار کے مطابق حسبِ ذیل ہے۔
 نظام الملک جو گھنٹے میں تھاب چترال میں
 پہنچ گیا ہے۔ شیر افضل خان اس کے خسر کے اس سے
 ملکر اس کو چترال کے تخت پر بٹھانے کا ارادہ ظاہر کیا۔
 مگر اس نے کہا کہ نہیں میں تم کو چترال کے تخت پر دیکھنا
 چاہتا ہوں۔ مگر شیر افضل خان نے کہا میں تو صرف تھارا
 ایک نوکر ہوں اور میں نے اس قدر تکلیف صرف تم کو
 تخت لے دینے کے لئے کی ہے۔ اور ساتھ ہی بیان کیا
 کہ یہاں بیٹا جو ان ہے میں اس کو تخت پر نہیں بٹھانا
 چاہتا۔ تم کو سے چھوٹا بھائی ہے کہ اس سے سلوک کرنا
 چاہئے اور وہ اس کام میں تمہاری مدد کرے گا۔ اور میں
 تمہارے دشمنوں کو پھر تھارا تخت چھین لینے سے روکنے
 کے لئے تمہاری افواج کا کمانڈر انچیف ہوں گا۔ پھر
 نظام الملک تخت لینے پر راضی ہو گیا۔ برٹش ایجنٹ
 رب نواز خاں اور ڈاکٹر غلام محی الدین خاں کو نظر بند کر
 سے رہا کر کے خلعت دے گیا۔ اور ہسپتال کھولا گیا محمد سید
 جان صاحبزادہ بھی بطور ایجنٹ نہر پائیس امیر صاحب
 کے افسانہ چترال پہنچ گیا ہے۔
 ہمعصر سول اسپرہ ریمارک کر تلب کہ اگر مذہب والا
 خبر صحیح نکلی ہے امیر صاحب نے بھلائی گورنمنٹ ہند کے خاندان
 فتح حاصل کر لی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ ہم اس کا مطلب
 نہیں سمجھ سکتے کی گورنمنٹ ہند کی واقفیت کا ذریعہ ایسا ہی
 محدود ہے کہ اس کو اس قدر خبریں ہی نہیں ملتیں کہ جس قدر
 مغرب معصر کے دفتر میں پہنچ جاتی ہیں۔ مگر آفرین ہے گورنمنٹ
 کی کوہ دفاری کہ اس نے سرحد چترال کے محلے میں بہت
 دور اندیشی اور فراست سے کام کیا ہے اور ہاں جو بعض اشحو

اندین اخبارات کے آگے والی خبروں کے سرحد خیر
 کے محلے پر خاموشی سے غور کیا ہے۔
 تحقیقات ہر دور کا فیصلہ ہے۔ سید ہر دور
 متعلق تحقیقات اصلاع مغربی و شمالی کی گورنمنٹ
 ایک کمشن کے کر رہی تھی اس کا نتیجہ محلے کے حق میں
 بھی مفید نہ نکلا۔ کمشنر نے جو دو لوگوں ہند روکے اور اس
 میں ایک ملازم سکرری اور ایک غیر ملازم شخص تھا
 تمام تحقیقات اور شہادتیں جمع کر کے کے بعد یہ نتیجہ
 ہے کہ جن لوگوں نے شہادتیں دی ہیں یا تحقیقات
 نے زور دیا ہے ان سب لوگوں کو سید کے ہند
 سے چونکہ مالی نقصان پہنچا ہے اس لئے انہوں
 واو ملاپا چاہئے۔ یہ لوگ زیادہ تر ہر دور کے حلوئی
 ہند کے تھے۔ اور اسی سبب کمشنر نے بہت سی
 فیصلہ لکھا ہے کہ جس میں حکام سکرری کو کسی قسم
 زیادتی سے بالکل بری الذمہ ثابت کیا ہے اور اس
 پیرا کو لے والوں پر افسوس ظاہر کیا ہے کہ ان کی
 اس قدر خج تحقیقات پر لگایا۔ چونکہ یہ سوچی
 ہمارے وسائل تحقیقات سے اس طرح اعلیٰ قرار دیا
 ہے ہم کو اضلاع مغربی و شمالی کی گورنمنٹ کے اس
 ریڈریشن سے اتفاق کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اس سے
 کو انکار نہیں ہو سکتا کہ جب کسی ہر دور ایسے جھڑ
 کے محلے کو پولیس کو نشر کرنے کا حکم ملتا ہے تو ان
 کو سختی کرنی پڑتی ہے۔ اور زیادہ محتاط لوگوں کو شک
 بھی صرف یہی تھی کہ سید کے نشر کرنے میں ہمارے
 سخت تکلیف اٹھانی پڑی پھر خواہ وہ تکلیف یہاں
 سفر کی تھی یا سید کی بھٹی بھارٹی یا پولیس کے ہند
 فیروز پور میں ہند و قوں کا رآما ہو یا۔ آفر
 خبروں میں فیروز پور کے ایک کباڑی کی دوکان
 پولیس کے ڈیڑھ سو کے قریب ہند و قوں کے برآمد
 خبروں ہے۔ اس کے بعد معلوم ہوا ہے کہ یہ
 ہند و قوں کی ٹالیاں تھیں جو دو سو سے بھی زیادہ
 کباڑی پکڑا گیا ہے۔ معلوم نہیں وہ کیا بیان کر رہی
 اس میں شک نہیں معلوم ہوتا کہ فیروز پور کے
 ہر صورت یہ ہند و قیں نکلی ہیں۔ اور ضرور
 سید ایوں یا گورے افسروں کے ذریعے سے کہ
 اسے پہنچی ہیں۔ اگر وہی اسباب اور خراب
 بھراہ یہ ٹالیاں کباڑی کو سے کاغذ کیا جاوے
 بھی ہو وہ ہے۔ ایک دو ہاں اس ٹالیاں تو

ایندوستان

وہ جس کے نفس کے متعلق ایک کتاب لکھا ہے اور اس کے
 کے لئے فوت ہوا ہے وہ اس کے لئے فوت ہوا ہے اور اس کے لئے
 اور اس کے لئے فوت ہوا ہے اور اس کے لئے فوت ہوا ہے اور اس کے لئے
 اپنے آپ کو ہر وقت یاد رکھتا ہے لیکن اس کے لئے ہر

نظر کریں +

کلیت اور مثال نظام الملک سے فقہان ہوتے ہیں

خطوط

جلسہ آریہ سماج لاہور

جناب ایڈیٹر صاحب - منستے - انوس ہے کہ کچھ
 اہم حال کے پیشہ ہفتہ کے رچین جو آریہ سماج لاہور کے
 گذشتہ سالانہ جلسہ کے جوڑتے نکلا ہے وہ منظر باطل ہے۔
 آریہ سماج لاہور میں رہتے ہوئے لاہور کے واقعہ کو باطنیات
 چاہتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ لالہ ہنسراج جیو کے گوشت
 کھانے پر اعتراض کیا گیا۔ مگر وہی ایسا واقعہ نہیں تھا۔ اور
 یہی شخصی جھلک کے واسطے وہ دنت خفا - آگے چلا آئے
 تھے فرماتے ہیں کہ اسپر انہوں نے برز پائسی سے
 فوراً ہی استغفا دیا۔ مگر بالکل بے بنیاد ہے۔ وہ جلسہ
 سے تقریباً بیس ہفتہ پہلے طائر کھٹے کھٹے کہ زیادتی نام
 کے باعث وہ آئندہ سال برز پائسی کا کام نہیں لے سکتے
 اور یہ ارادہ اولیٰ آریہ سماج میں جلسہ سے پہلے ہی چھپ
 چکا ہے۔ یہاں پر نظر نہیں کہ سر سرائیک نے شب بے زیادہ
 تر دماغ اندھا دیکھ کر کچھ کے لئے عطا فرمائی ہے۔ لڑتے
 فاضل وکس نے اس دریاوی کو کام میں لا کر مبلغ پانچ سو روپیہ
 عطا فرمائے۔ اور کمال سہروردی بھی غلامی کی - مگر اس سے
 زیادہ زمین بھی آئی تھیں۔ مثلاً اس وقت راولپنڈی صاحب نے
 چھ سو روپیہ ذاتی دیا تھا۔ امید ہے کہ چھاب کی آگاہی کے
 لئے آپ آئے دیارک کی تردید کریں گے۔ اور اس خطی کو
 اسے اخبار میں منظر دیکھ دیں گے اور آئندہ سے نازک معاملات
 بعد تصدیق درج کیا کریں گے۔

راقہ ایک شہید شہناک - من لال سوڈن رینگ کالج لاہور۔
 (۱) غیبت ہے کہ نامہ نگار نے یہ نہیں لکھا کہ سر سے
 سماج کے جلسہ میں گوشت خوری پر کوئی جملہ نہیں ہوا۔
 اور وہ جگہ بھی ایسا تھا کہ گوشت خورانک پہنچ بھی نہ تھی
 کی بات ہے اگر اسکو لالہ ہنسراج صاحب پرک پید سماج
 کے گوشت کھانے سے پہلے تعلق نہیں تھا۔ لیکن چونکہ چھاب
 عرصہ سے گوشت کھانے اور نہ کھانے پر سماج کے دو فریق
 میں بکے ہوئے ہیں کہ جن میں سے ایک فریق نے انش
 پرکشی مسہا بھی قایم کر دی ہوئی ہے۔ اور دوسرے فریق
 کالج کے سب سے بڑے آدمی یعنی پرنس صاحب اور
 لاہور سماج کے سب سے بڑے آدمی یعنی پرنس صاحب
 گوشت کھاتے ہیں تو ایک معمولی جگہ کا آدمی بھی سمجھ سکتا کہ
 کہ اگر آریہ سماج کے سالانہ جلسہ میں مخالفت گوشت خوری
 کے متعلق دیر نہ پیش کرنے کے ضرورت پیش آئی ہے
 تو وہ مندر صاحب پرنس کالج سے ہی متعلق ہوگی۔ اور
 ایسا ہی اس دوسرے فریقین دلائیگا تھا۔ (۲) سماج کرایہ دہلی
 سے منتقلی ہوئے کی وجہ اگر گوشت کا حق تو ہم خوشی سے
 ہٹے کو تیار ہیں گوشت پر جاری ہونے والے زیادہ فریق قیاس
 عام ہوتے ہیں۔ (۳) منڈت راولپنڈی صاحب کی جہ سو
 کی رقم تو سب سے زیادہ تھی جو یاد ہے کہ وہ وعدہ کیا گیا تھا
 نقد روپیہ نہیں تھا۔ اور دوسرے فریقین صاحب کے سوا کچھ بھی

روپیہ کی زمین دی گئی تھیں گروہ اسکی صورت میں
 سب سے زیادہ بھیجی جانے کے قابل تھی۔ پیشہ اخبار

محمد الکر ندر رسل وب

جناب ایڈیٹر صاحب - براہ مہربانی اس مختصر مراسلات
 کو اپنے قیمتی اور شہور اخبار میں جگہ دیکر ممنون فرمائیے۔
 کیا میں اپنی انجمن نامے اسلامیہ جناب حضور صلا لاہور کی
 انجمن حمایت اسلام اور انجمن اسلامیہ و انجمن لغاتین سے درخواست
 کر سکتا ہوں اور عموماً کل مسلمان پنجاب سے التجا کر سکتا ہوں
 کہ جناب محمد الکر ندر رسل وب کو حق کے نام مبارک سے
 اکثر تعلیم یافتہ اہل اسلام واقف ہوں گے لاہور آنے کی
 دعوت دی جاوے ہے ملک بھر کی اور حیدر آباد میں صاحب
 موصوف نے اسلام کی صداقت پر دیوانہ وار کچھ دیکھ
 اور وہاں کے باجمیت اور باہت اہل اسلام نے اونچی
 بڑی خاطر تواضع کی۔ عیسائی فرقہ کو تو اونکے ہندوستان
 میں آنے اور کچھ پرکھ دینے سے بہت بے چینی ہو رہی
 ہے اور بعض نے عقیدہ اور علم عیسائیوں کے جھوٹے معولی
 عبادت لکھنے کا بھی شعور نہیں ہے صرف تعصب سے
 اور وہ بھی ٹکڑوں کی وجہ سے جناب رسل وب صاحب
 سے بذریعہ خط و کتابت ایسے فیصلہ سوالات کئے
 ہیں جنکا ثنائی جواب میرے جیسا معمولی سمجھ کا مسلمان
 بھی دے سکتا ہے اور دینے کو بالکل تیار رہے
 بشرطیکہ وہ دیکھ عیسائی پر ہم انہیں چھاپ دیوے۔
 جیسے خط و کتابت رنگ آمیزی سے کئے گئے سناہنہ
 چھاپی ہے۔ اسے برادران اسلام فراسو جو تو سہی
 کہ ایک ایک روپیہ معمول مسلمانوں کی گھر سے لکھنے بھی
 کیا کچھ ہو سکتا ہے اور وہ بہت تو کر۔ کسی سے سخت دڑ
 سوا خدا کے نہ ب کے معاملہ میں آزاد ہو۔ کسی سے
 خدا کو استہ جنگ ٹوکر ناہی نہیں ذرا اتفاق اور بہت
 سے کام لینا ہے۔ راقہ ہم ہمدرد۔

جناب ایڈیٹر صاحب - منشی احمد دین صاحب کی اسے
 سکندر انٹر ایم بی مائی سکول قصور کی تبدیلی اسٹر
 ایم بی سکول میں عہدہ سکندر ماسٹری ہوئی۔ سب
 کی تلخی اور امن نفع کا اضافہ ہوا۔ ۲۰۰ روپیہ کو اب اسٹر
 کو شریف لے گئے۔ اور دیوے سیشن پر جگہ بہت
 سے طلباء اور استاد اور خزانہ موجود تھے آپ کو
 ایک ایڈریس انگریزی میں اور ایک اردو میں دیا گیا۔
 آپ نے جواب نہایت بخت آریہ الفاظ میں دیا۔
 اگرچہ آپ کی تبدیلی اور آپ کو ایڈریس دینے کے
 بارہ میں کسی استخفا میں بر خلاف خطے کراؤن کی ایک
 پیش نہ کی آپ کی ترقی ہی ہوگی اور ایڈریس بھی دیا

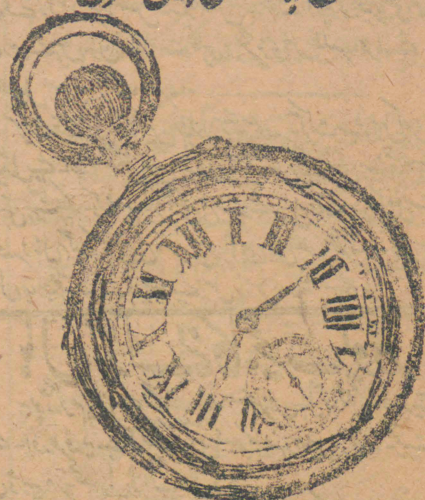
گیا۔ حامدون کے جگر کباب ہوئے۔ ہوا خواہ غور
 شاداب ہوئے۔ راقہ جو اچھ دانی کہ حق ہے

جناب ایڈیٹر صاحب دام انبالہ کے تسلیم مصدع خاطر عا
 ہوں۔ امید کر اپنی اخبار کو بار کے کسی گوشت میں ان
 حروف کو جو میک کی ترقیب کے لئے ایک نمونہ ہیں
 چھ دیکر بندہ کو اپنا مشکور اور ممنون فرمائیں گے۔ یہاں
 سکول کے برسرِ بڑی ڈیوارنٹ میں ہمارے جوئی رام صاحب
 سکندر ماسٹر ہیں انکی اپنی حق کارگزاری کے صلے میں
 جو انہوں نے سالانہ شش ماہیہ عطا کیے بارے میں گوشت
 عالیہ کو اپنے فرائض کے پورا کرنے میں دیکھائی
 ان کو گوشت لے کر بی بی خوشی سے قدر والی فرمائیں
 روپے انعام ہفتہ بردان میں عطا کیا ہے ماسٹر صاحب
 کی کارگزاری کی اتنی خوشی نہیں ہے جسکی سزا
 دو ہتھوڑی قدر شناسی کی ہے۔ عموماً انکی ایسی کو
 حق شناس کا دل جان سے مدح اور شکر کا دم
 چاہئے۔ راقہ رام چند عرصہ فارسی اور دسکول کو حوالہ

شیخ ابراہیم بی موسیٰ جی مرنگا درون علیا نگر گل

بندر گاہ پر گھر کا ہے صورت بوجی کے درمیان ہے۔ اس
 حضرت سیر کی گیارہویں بڑی دہوم سے ہوتی ہے تمام
 گھر گھر دریدہ روشتی کے چراغ جلتے رہتے رات دن گاجا جا
 کیوں نہ نام کے تو مسلمان میں کیا سرکاری مردم شناس
 میں مسلمان محبوب نہیں ہوئی تیر
 آج ہمارے پاس منوے ایک مکہ معظمہ کا و ما اہل
 لغیر اللہ کا ایما ماشا اللہ حق تھا اس میں صاف
 باہر کر دیا علماء و رئیس کا بھی کام ہے جڑا ہم اللہ تعالیٰ
 ولایت یورپ افریقہ میں نقطہ پرکھ بڑا وسیع ہے
 اس ملک کا ستر نہیں ہے۔ آٹھ بیس درجہ اور ہمالیہ
 دقت کے عرض میں واقع سے اور تو درجہ اور آٹھ درجہ
 طول میں ہے حالات اس ملک کے قابل مشتبہ نہیں
 عمی میں اس ملک والوں کا مذاکرہ طریق ہے۔ ہمارے
 یہاں موجود ہیں اور مردہ حال اور زراعت اکثر ہوتی
 مگر اگر زمین وغیرہ مندرستان اور ولایت کے
 اور اس کے جواوین باہر دی اور رپڑ اور نالچ اور انکی
 دیتے ہیں۔ اس میں ایک قوم حبشیوں کی ہے وہ
 کھلاتے ہیں۔ لفظ ان کے گرائے طریق کے آئندہ
 قوم میں عجائز اوسٹریا مذہب اختیار کر لیتے ہیں
 مندر صفت مزاج ہر جگہ کہ آئے ہیں۔
 کے ہرے خط میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر ایڈیٹر
 شایہ کر دیا تو اس نے اسکی زیادت داری اور اس
 کا بھی ثبوت مل جاوے گا۔ مگر انوس جو اول تو اس
 کر بیٹے ناظر کو کچھ فائدہ نہ ہو گا۔ دوسرا ہم ایڈیٹر
 کر بیٹے خدوہ میں کہ آپ ہماری اطلاع کیسے ہی
 اس میں شک نہیں کہ آپ دن زیادہ گرجوش عیسائی ہیں

کراچہ لاہور سکندر صاحب تحفہ آریہ سماج لاہور ۱۸۹۲ء



دینا ناخدا و بیچ سکار نئی ہم یہاں قیمت صرف اسی
 راویں جنس کیلین۔ کل سیلور۔ یو جیو گیو کیلین
 مؤذن ناظرین اس سے قیمت سکاروں کی تجارت مانی کی ہو
 سیکر ہوں ہمتی نذر اعلیٰ کھڑیاں ہاتھ سے کل کی ہیں ہندو مت پر
 بیا کر دے ناخدا کی کو اس کی ہمتی سے ہاتھ اور بیرون کی
 زیادتی دیکھ کر لیند کیا اور ولایت میں خاص فرمائش اپنے نام سے
 بھیج کر سیکر ول کھڑیاں تیار کر اس جو ہاتھوں ناخدا کی ہری ہیں۔
 کھڑی کے وائل پیر نام لکھا ہوا ہے
 المشہر دینا ناخدا و سکار و مارچ و ملاک۔ انارکلی۔ لاہور

اصول تھوڑے منافع بہت فروخت اصول

سب جگہ سے ارزاں اور خالص ادویات خریدو
 ۱۰ کوئٹہ بازار دوزخہ اول فی شیشی اونس وزن ۱۰۰ روپے ورجن ۱۰
 ۱۱ سکنونہ فیری شیخ فی اونس ۱۱
 ۱۲ انچی فیرین فی اونس ۱۲
 ۱۳ انچی سپیرین فی اونس ۱۳
 ۱۴ فینسٹین فی اونس ۱۴
 ۱۵ سوڈا ساسپلاس فی اونس ۱۵
 ۱۶ بھارمیاٹر کلیس بیچا کہ امتحان بخار ۱۶
 ۱۷ ایضاً فی منٹ والا ۱۷
 ۱۸ لکٹو میٹر بیچا امتحان دودھ اہل ۱۸
 ۱۹ پریست آتش پختہ روغن پودینہ خیروشنی در کمال وراؤش ۱۹
 ۲۰ اشید آتش روغن بادیان خیروشنی ۵ در کمال ۲۰
 ۲۱ کلوروزین اصل ۱۰ گریوین صاحب نو بیچا خیروشنی ۲۱
 ۲۲ ملاوہ انچہ ۱۰ گریوین نو بیچا ہست ارزاں رخ سی فروقت کجالی ۲۲
 ۲۳ لیکن محسوف سیرا رادہ الحشرہ فروز الدین سوکارا ادویات فروقت پنجاب ۲۳

الک عربی زبان کا انجیا

میرے استاد مانتے تھے اصرار کرتے ہیں کہ میں عربی زبان میں ایک ایسا ماہر اور اخبار جاری کروں کہ جس میں جنہیں اور علمی معنیوں اور کسی قدر قواعد زبانی اور معنیوں کے مطالعہ سے عربی خوان طالب علم اپنی لیاقت زبانی کی پرکھا سکیں۔ اور عربی جانتے والے لوگ اس سے جنہیں پرکھ سکیں۔ اس سے قبل میرے استاد بزرگ مولانا مولوی فیض الحسن صاحب مرحوم پر دینیہ اسکول زبان عربیہ اور پیش کالج لاہور ایک عربی زبان کا ماہر اور اخبار بنام شفاء الصدور کئی سال تک نکالتے رہے ہیں۔ چنانچہ اس زمانے میں مجھے اس کے لکھنے کا اکثر اتفاق ہوتا تھا۔ اس اخبار کے لیے جو بیرونی شے سے ادراستی تھی۔ جب سے وہ بند ہو گئی اخبار بھی بند ہو گیا ہے۔ اب مجھے بھی ضرورت معلوم ہوتی ہے اس قسم کا عربی اخبار جاری کیا جاوے۔ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ کس قدر لوگ ایسے اخبار کا اجرا پسند کرتے ہیں میں یہ کوشش کرتا رہا ہوں عربی زبان کے قارئین مجھے خریداری کے ارادے سے اطلاع دیں۔ سالانہ قیمت ہر حصہ ایک روپیہ ہوگی۔ شروع جنوری ۱۳۸۶ء سے اخبار جاری کیا جاوے گا۔ اس سے پہلے خریداری کی درخواستیں پہنچ جانی چاہئیں۔
المستشرق تاجی محمد الدین احمد۔
مولوی فاضل المستشرق رفیعہ عربی اور پیش کالج لاہور۔

اشتہار

مسلمان بچوں کے لئے سلسلہ تعلیم دین

اس سلسلے سے پورے تعالیٰ کو تمنا میں اسلام کی تیار ہو گئی
ہیں۔ اسلام کی پہلی کتاب میں تمام مسائل عقائد اخلاق ہیں۔
دوسری اور تیسری اور چوتھی میں کل مسائل معاملات و عبادات
ہیں۔ پانچویں میں غزوات عرب و شام و عجم و خطوط اس حضرت صلعم
و صحابہ کرام ہیں۔ چھٹی میں اذکار ہیں۔ ساتویں۔ آٹھویں اور
نویں میں مسائل و غلط و ترغیب و ترہیب ہیں۔ دس ویں کو کتاب
اسلام کے تمام فروع و اصول کو شامل اور ماویٰ میں جاوہر شامل
بھی صحیح اور عمدہ ہیں اور تفصیل کی ان کتابوں میں تو کتاب
نہیں۔ اور قدیم الاسلام میں کتب احادیث و فقہ کی طرز پر لکھی
گئی ہیں۔ دس ویں سے پہلے کے سب مفید اور سہل ہیں۔ دسویں
کی ہمارے پیدا کرنے کے لئے اس سے بہتر اور سہل طریق تیسرے
پہلی اہل اسلام پر واجب ہے کہ اس سلسلے کی ضرورت قدر کریں۔
اور اپنے بچوں کو ان کے مطالعہ پر مجبور کریں اور ان کی دینی تعلیم
کے فرض سے تسکد و تشویش نہیں قیمت حسب ذیل ہے:- اسلام کی
پہلی کتاب ۱۔ اسلام کی دوسری کتاب ۲۔ اسلام کی تیسری
کتاب ۳۔ اسلام کی چوتھی کتاب ۴۔ اسلام کی آٹھویں کتاب
۵۔ اسلام کی چھٹی کتاب ۶۔ اسلام کی ساتویں کتاب
۷۔ اسلام کی آٹھویں کتاب ۸۔ اسلام کی نویں کتاب ۹۔
۱۰۔ حاصل الہام میں دیئے گئے غلاموں و غریبوں کے لئے قیمت یا دیگر
موجودہ اسلئے تمام کتاب چھپنے کا یہ فیصلہ لایا گئی چاہیے

خود معلم کتابوں کا ایسا

[illegible]

صحت منما ع از دواج

یہ علم عسکری سے نظیر کتاب جو زمانہ حال کی تحقیقات کے مطابق
دو سو لاکھ زبانی کی روکات ظاہر کر کے ان کو بحال رکھنے اور ان
کو بحال حاصل کر لینے کی تدابیر سے مزید ہے حال میں ڈاکٹر منیر احمد
آب صاحب مختلف جناب میرزا اعظمی صاحب منیر اکبر صاحب
شیر الہیہ صاحب رقیب حسین صاحب اور فطیمہ بیگم صاحبہ نے نہایت خوشنما
طریقے سے ان کی تصانیف کو قابل دیدنی و پسندیدہ اخبار میں اس کا
یہ بیچ چھپانے کے برابر وہ حالات سے ان کو علم سے معلوم ہے کہ
اس فرانسیسی کتاب کے ترجمہ بہت بخیر اور کر کے ہر اردو کتابت
آئی ہو ہے اور یہ جہاں جہاں چھپ چکی ہے اور پھر کئی زبانوں
میں موجود ہے۔ قیمت فی جلد دو روپے ہے
سکار خانہ منیر اخبار الہیہ سے مل سکتی ہے

بیلی روم کی گولیاں

یہ کوئین دای ابلیس کے بیٹے اس کے بیٹے کی سہیل کو دیا
 یہ غلاموں کے لئے لکھا ہے کہ کوئین دای ابلیس کے بیٹے
 نصف ابلیس ہے۔ سوچ مفاصلہ ہے۔ سوچ اس کے بیٹے کو دیا
 اس کے بیٹے کو کوئین دای ابلیس کے بیٹے کو دیا
 اس کے بیٹے کو کوئین دای ابلیس کے بیٹے کو دیا
 اس کے بیٹے کو کوئین دای ابلیس کے بیٹے کو دیا
 اس کے بیٹے کو کوئین دای ابلیس کے بیٹے کو دیا

مطبع خادم تعلیم پنجاب انارکلی لاہور میں نشی محبوب عالم ایڈیٹر و ریویر انسٹرکٹر کے انتظام سے چھپایا اور شائع ہوا۔

میں لاکھ آدمیوں کا خوراک پانا مذہب چھوڑ کر کوئی دوسرا مذہب قبول کرنا کوئی آسان بات نہیں۔ مگر ممکن ہے تیسرے کسی زیادہ مدت میں وقوع میں آیا ہو۔ بہر حال جب تک وہ وسائل معتبر نہیں کہ جن سے یہ خبر حاصل ہوئی ہے، ہم اس خبر کی تصدیق نہیں کر سکتے۔ جغرافیہ سے یہ بھی معلوم نہیں ہو سکا کہ وہی افریقہ میں کس ملک کا نام ہے؟

ان دونوں میں سچ مچ پڑا آدمی کون ہے؟۔ گزشتہ جون میں ہم نے اخبارات میں دیکھا تھا کہ کرنل آنکٹ تھیا صوفیل سوسائٹی کے بانی نے اپنی وصیت میں لکھ دیا ہے کہ میری کل جائداد اصلی اور ذاتی جو میرے نام پر ہے یا قانوناً میری ہے۔ جس میں ہرگز کوئی اور دینی کوئی کام مکان وغیرہ (ڈیپارٹمنٹ) مستقل فخر اور دوسرے فخر۔ اخبار تھیا صوفیل سوسائٹی کے کافع کل میرا یہ جو کام میں آ رہا ہے۔ کتابوں کا حساب نقدی میری کوئی مالغہ و مالیت نہ ہے۔ اس میں کے جسیرہ تعمیر ہوئی ہوئی ہے اور محکمہ فخر میرا اسباب کے اور تمام دیگر متعلقات کے میں تھیا صوفیل سوسائٹی کے نام پر کر دیتا ہوں۔ ایک لاہور میں بھی دیو سراج ہے جس کے بانی اپنا ذاتی روپیہ تو سکس روپے سولج کا مکان۔ سراج کا فخر اور تمام دیگر اسباب متعلقہ تھیا صوفیل نے ذاتی نام پر دے کر لے چکے ہیں۔ یہ ایک ایسا کہ اس پر کوئی حق نہیں ہے۔ میں تفاوت راہ از کجاست تا بجایا؟

کیا یہ ٹھیک ہے؟۔ نا باغ راجہ صاحب کلیہ کو سنا گیا ہے گزشتہ راجہ صاحب کے حکم سے حفیض کالج میں پڑھانے لگے لایا گیا ہے۔ نا باغ سچ کی عمر نو سال کی بتائی جاتی ہے۔ اس کی والدہ اپنے گھر سے علیحدہ نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ حفیض صاحب بھی کئی روز ہوسٹ لاہور میں آتی ہوئی ہیں مگر کوئی حقیقت کالج سے ٹھکر اپنی والدہ سے ملنے کی اجازت نہیں۔ والدہ اس سخت بیتاب ہے۔ اگر یہ سب واقعات سچ ہیں تو خیرن ملک صاحب جیسے ہر مان افسر سے امید ہے کہ اس مامتا کی ماریاں کی فرما دے اور کریں یا سچ کو لاہور میں والدہ سے ملنے کی اجازت دیا کریں یا سچ کی چونکہ وہ بہت خور و مال پر اس کو کچھ عرصے کے لئے آ رہے ہیں۔ اس سے دس اور دس ہزار شاہد مقرر کریں۔

اپنے سلسلے کو سنا لاکھ نا باغی جو ہے۔ بنگال سے صلح جو ہے۔ شیخ صاحب ایک مقدمہ میں ایک شخص کو دو سو قیدیت کی سزا دی۔ جس نے اپنے سائے کو بچانی سیاری جوبی کے بھائی کو سنا کہا تھا کہ کوئی بڑا ستانی کام ہوتا تو عدالت کے باہر ہی ہنکراں سے کوٹاں بند سالہ صاحب کو کسی وجہ کا یہی ہونی کی روایت ہوگی۔ یہی کشتہ صاحب کو بھی دھوکا دے کر انش کر دی ہوئی شہر نے سمجھا ہوگا۔

دکچپ اقباس

ریاست جیند کے مشہور مصنوعی مقدمہ کے متعلق جس قدر ہم نے لکھا ہے، ہمارے اکثر مغز پر محضوں نے اس کی تائید کی ہے اور انہوں نے مجھے ہماری تحریرات کو شائع کر دیا ہے۔ لیکن اصل سبکی تحریرات کا یہی ہے کہ اس معاملے میں پنجاب گورنمنٹ کو بہت جلد خود تحقیقات کرنی چاہئے تاکہ غلطی وادری کو پہنچیں۔

[اکمل الاخبار دہلی]

ہمارے کان ہر ت سے ان در و ماگ آوازوں کو سن رہے تھے جو جیند کی چار دیواری مظلومہ کو جس آہی تھیں۔ لیکن اخبار نے ان کی کال تصدیق کی اور اس ستم کا پورا حال لکھا جو پجاری مسلمانوں پر ایک نینام ریاست میں ٹوٹ رہا ہے۔ بیشک عیسائی اخبار نے جو غرضی سے اس کا ریشہ میں پیش قدمی کی جو ہر طرح سائنس کے قابل ہے۔

ہمیں جو خبریں ذاتی طور پر معلوم ہوئی ہیں انہیں مزید اخبار کرتے ہیں۔ سنا گیا ہے کہ ایک شخص غفور نے بعض سبک کے اہلکاروں کے بھگتے سے ایک غزوہ پھری پر جو تھیں جن کی ہوتی تھی چھری پھری۔ اسی وقت لندن میں بہن نے جو کوئی نے لکھا ایک غزوہ کا مقام میں چھپا دیا گیا تھا۔ انہیں اطلاع کی۔ اطلاع کے پہنچنے پر عام طور پر نقل کر گیا اور یہ صلا تھیری کی جس قدر مسلمان اس شہر میں ہیں ان سب کو قتل کیا جائے۔ اس روز تمام دوکانداروں نے ہڑتال کر دی اور صبح کو اس پاس کے علاقوں میں جہاں گوجر آباد ہیں۔ یہ گروہی کہ مسلمانوں نے ایسی ناشائستہ حرکت کی ہے اس بھان کو واپسی سزا دینی چاہئے۔ انہیں لوگوں کے حاکم وقت پر لوہے کی موت میں زور ڈالا۔ اس واقعہ کی اطلاع ایک نو دلدار کے ذریعہ سے سناروں کی حوال سے دیوان چندوال صاحب کو تحقیقات کے لیے بھیجا گیا اور تحقیقات بذریعہ کونسل کے شروع ہوئی۔ غفور نے جس کا نام لوگوں کے کہنے سننے سے ناچاری کرنا کیا گیا اور پٹلی میں باندھ کر اس بیچارہ کی آبروریزی کی گئی۔ دوسرے روز سہوا اور تھک صاحب اس مقدمہ کی تحقیقات کے لئے اور پہلے تحقیق کر کے لوہے کے قتل کر گئے۔ اسی روز ایک سوار صاحب نے کونسل کا حکم غمراں صاحب ناظم کو لاکھ دیا کہ ہماری موجودگی مقدمہ کی تحقیقات نہیں ہو سکتی اس لئے تم علاقہ وادی میں چلے جاؤ۔ ناظم صاحب کے علیحدہ ہونے پر تحقیقات ہوئی اور سو آدمی گرفتار کر کے سکرور بھیج دیئے گئے۔ پچھلے ان آدمیوں کے چند آدمی عزت وادری کے جن کے نام ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

عمرخان صاحب ناظم۔ نصیر محمد خاں۔ آغا خاں۔ امروجا خاں۔ دیہ چاروں صاحب بخشی عباس علی صاحب مرحوم کے بیٹے ہیں۔ بن محمد خاں۔ رحمان صاحب۔ الہ بخش صاحب۔ تینوں صاحب زبیرا ہیں۔ عبد اللہ صاحب نمبر وادری صاحب نمبر وادری۔ شیخ حفیظ اللہ صاحب سہوہ دار۔ یہ سب صاحب ذیل کے تھے۔ اور بعض بعض آدمیوں کو اس قدر مارا کہ ان کی حالت نازک ہے۔

اس مقدمہ کی ابتداء یہ ہے کہ غفور کو چار سو روپے نقد اور جمعہ داری کے عہدہ کا لالچ دیکے ریاست کے بعض اہلکاروں نے

یہ ناشائستہ فعل اس غرض سے کر دیا کہ وہ اپنی برائی عدالتوں کا بدلہ لے کہ مسلمانوں سے لیں جن سے ان کی عداوت مدت سے چلی آتی ہے۔ ہم ہرگز یہ نہیں کہتے کہ جن لوگوں نے یہ ناشائستہ کام ایک ہزار ویاست میں کیا ہے، ان کو سزا دینی چاہئے۔ نہیں۔ جن لوگوں نے ایسا کیا ہے وہ ضرور سزا پائیں گے۔ یورپ کے یورپ کے سختی ہیں۔ لیکن ہماری غرض گورنمنٹ پنجاب سے یہ ہے کہ وہ اپنے طور پر اس مقدمہ کی تحقیقات کرے۔ غالباً تحقیقات کے وقت اسے اصلی حالات معلوم ہو جائیں گے اور جو مسلمان نازک گناہ گرفتار ہوئے ہر طرح کی تکلیفیں پارہ میں منہیں اس ناگہانی بلستہ بخت ملے گی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ریاست کی تحقیقات قابل اعتراض ہے اور ہماری انصاف پسند گورنمنٹ بھی اسے قبول نہیں کر سکتی۔ پھر معلوم نہیں کہ نازک گناہ مسلمانوں کے چلنے میں گورنمنٹ کیوں اس قدر دیر کر رہی ہے؟

[خبر الاخبار۔ اناوہ]

ریاست جیند کے مسلمانوں پر جو ظلم واپس کی کونسل کر رہی ہے اس کا مفصل حال ہم پیشہ اخبار سے دوسرے کاموں میں دیکھ گئے ہیں۔ ہم کو یہ بھی یاد تھا کہ کونسل کے ممبر اس زمانے میں ایسا ظلم نہیں کر سکتے لیکن اکمل الاخبار دہلی بھی ان حالات کی تصدیق کر رہا ہے۔ بہر حال ضرورت ہے کہ گورنمنٹ ہندویش کے اس معاملے کی تحقیقات کرے۔ اور اگر حالات مرتبہ صحیح ہیں تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ انہوں نے ان کی ناشائستہ اور چار ہزار روپے کے بدلے سزا دینا چاہئے۔ افسوس کہ ناخفایت اندیش آدمی اپنے منصب کی وجہ سے ریاستوں کو نقصان پہنچا دیتے ہیں۔

[امپیریل پیر لاہور]

ہمارا اوکل معصومہ اخبار ایک بڑی دردناک خبر لکھتا ہے کہ ریاست جیند کے اہلکاروں کی مسلمان رعایا پر جو ظلم کر رہے ہیں۔ چند خوشحال مسلمانوں کو ستلنے کی غرض سے ہر گز گشتی کا مقدمہ بنانے کے بعد غریب آدمیوں کو بھی اس کا بدلہ دیا گیا ہے۔ ان بیچارے مسلمانوں کو پڑے ظلم کی زیادتی کی جاتی ہے۔ اگر یہ امر واقعی جیسا کہ اخبار موصوف نے معتبر وسائل سے مفصل لکھا ہے صحیح ہے تو بیشک بہت ہی افسوسناک بات ہے۔ یقین ہے کہ ہماری بے نقصان اور بدلت گزشتہ گورنمنٹ اس طرف بہت جلد توجہ مبذول فرما کر ضرور ریاست موصوف کی مظالم رعایا کے حق میں ایسی بے نقصان کر رہی ہرگز پسند نہ فرمائیں گی۔

[اخبار شرق ہند لاہور]

پیشہ ہمارا اور کچھ سطر بھیج رہی ہے۔ ہمارے معزز معصومہ اخبار نے کچھ خبریں شرامس گاہ اینڈ سنسٹیٹس جیٹ سنسٹیٹس جیٹ کے انتظام کی شکایت کے بارے میں شائع کی ہیں۔ ان خبرات پر غالباً گورنمنٹ آف انڈیا نے بھی مذکورہ کیفیت کی۔ جیہ ایک بڑی بول اور عجیب خط و کتابت مابین کئی بزرگوں کے دکلا اور ایڈیٹر صاحب یہ اخبار کے ہوئی۔ جس کیسے اخبار نے اپنے پیسے میں بیج کیا ہے۔ اس خط و کتابت سے صاحبوں

ایچتیس سال کی اوسط ہر مہینے میں حسب ذیل مقدار
اموات ہر مہینہ کی ہوتی رہی ہے:-

۲۳۵۹۰	جولائی	۲۹۱	جنوری
۳۲۸۱۸	اگست	۲۷۸	فروری
۲۶۳۳۷	ستمبر	۲۹۹	مارچ
۱۱۹۹۷	اکتوبر	۶۳۷۹	اپریل
۲۵۰۵	نومبر	۱۹۸۱۱	مئی
۵۷۲	دسمبر	۲۲۸۹۰	جون
۱۷۹۹۳۸	میزان		

ڈاکٹر شتر اصحاب میڈیکل آفیسر شیر سرنگری
میں اس سال کے آفت آگینے پیٹھ کے باعث میں اہل
شہر کے پینے کے پانی کے غلبہ ہونے کو ایسے سخت پیٹھ کا
ایک بڑا باعث بتا رہا ہے۔ اور تمام ڈاکٹروں کا اس سے
اتفاق ہے۔ چنانچہ گرم اور مرطوب آب و ہوا میں جب
اس ولس کے جاندار ذرات پیدا ہو جاتے ہیں تو پانی ان کا
بہت اچھا ایجا و ماوا ہو جاتا ہے۔ ہندوستان میں جن
شہروں کو واٹر کرس کے ذریعے سے قطر پانی بہم پہنچایا گیا
ہے ان میں بمقابلہ دوسرے شہروں کے وبا کی سختی کم ہوتی
ہے۔ بلکہ وہ نہیں شہروں کی پہلی حالت سے اب ان میں
بہت کمی بیماری کی ہوتی ہے۔ مثلاً اس لاہور ہی میں
واٹر کرس تیار ہونے سے پہلے چار سال میں تعداد موت
مريضہ حسب ذیل تھی :-

۱۸۹۶ء ۲
۱۸۹۷ء ۱۱۰۱
اور وارڈز کو جسے تیار ہونے کے بعد حسبِ ستارہ
پانی ہستمال میں آنے لگا ہے گیارہ سال سے بیٹھنے کی
اموات سرکاری کاغذات کے معقول حسبِ ذیل میں مشائد
یہ اعتراض پیش کیا جاوے کہ ہسپتال کی وارڈزوں کی صحیح
مقدار سرکاری جمع نہیں ہو سکتی بلکہ قمار کے لٹو کی
سالوں کی اموات کی مقدار میں نسبتاً بچہ بچہ فرق واقع
ہو گا چنانچہ ۱۸۹۲ء سے ۱۸۹۷ء تک سال کی اموات میں یہ
الٹی میں حسبِ ذیل ہوئی ہے :-
۱۸۹۲ء ۱ ۳۸
۱۸۹۳ء ۰ ۲۳۱
۱۸۹۴ء ۰ ۱۰
۱۸۹۵ء ۱۵ ۱۸۹۶ء
۱۸۹۷ء ۱۶ ۵۹۵
۱۸۹۸ء ۱۰۳ ۵۹۵

یہ ٹھیک ہے کہ مہینہ کے وقوع کے باعث اور کمال
نفاذ آج تک یورپ کے ڈاکٹروں کو بھی حاصل نہیں ہو سکتا

اور اسی لئے کوئی تلبیہ قاعدہ اس کے وضعیہ کے متعلق
مشکل نہیں۔ مگر اسپرڈ اسٹریٹق لفظ میں کب پیدا ہو
جاوے تو قبیل اور غلبہ اشیا۔ غذا اور مقام اس کی بدو
کرتے ہیں۔ ان چند سطو میں ہماری عرض یہ اثرات
کرتے تھے کہ مہینے کو سرد واریاد و سرد سیلوں سے
کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ اور کہ پنجاب میں جب ایک
مرتبہ نشیب برنگال یا کسی اور غلبہ سے بوجہ آمد و رفت
مسافران کے پھیندہ داخل ہو جاتا ہے یا خود بخود پیدا ہو جاتا
ہے تو پھر اس سے بڑھنے اور پھیلنے کے لئے پہلے ہی سے
کافی اسباب موجود ہیں۔

حیدر آباد کے پمفلٹ کا مقدمہ۔ حیدر آباد کے مشہور پمفلٹ کے مقدمے جس قیالات بار و رعایت گزشتہ صفحے میں بطور اختصار لکھے گئے تھے ان کے بعد جو کیفیت گزری ہے اس کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔ مسٹر نارٹن وکیل محکمہ نے اپنی آخری تقریر پڑھنے کے بعد رشوت سے بیان کرنی شروع کی جس کے دوران میں اس نے بیان کیا کہ جس قدر شاہین استفانے کی طرف سے گزری ہیں ان میں ہوائی ایکٹ شروع فروں جی کے باقی سب کے جعلی اور جھوٹے بیانات تھے۔ مسٹر نارٹن نے بیان کیا کہ مسٹر ہمدی جن نے گواہوں کو رشوت دی ہے جس کی شہادت موجود ہے۔ اور یہی شہادتیں کی موجودگی میں وہ عدالت سے دریافت کر سکتا ہے کہ کیوں ہمدی جن کو خلاف ورشی کا مکرّم قرار دیا جاسکے۔ ڈیفینس کی شہادت سے ثابت ہو گا کہ مسٹر ہمدی جن اس سب سے بے گناہ ہیں جس کے جعلی کوئی عورت نہ دیتی ہے۔ اس کے بعد دوسری فرسٹر نارٹن نے وزیر اعظم پر الزام لگایا کہ اس نے مسٹر میجر ڈیفینس کی جھٹی کے متعلق ایمان داری کو اپنا فرض نہیں کیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ عدالت کی گواہی پھر ہمدی جن کی طرف سے کہ مسٹر نارٹن نے کہا کہ اس نے کوئی حقیقت انسانی ملک کا اٹھا نہیں ہے اس کے ذریعے مقدمہ ختم ہو سکتا تھا۔ اس نے مسٹر میجر کو سر بار نہیں ہی اس کے خطوط کو بت جاری ہی کہ وہ مقدمہ کی کارروائی کو بند کر دے چاہیے اس نے گواہوں پر سوچ ڈالنے کی ہمت کوشش کی رہا کہ اس نے مسٹر میجر کو علی روس الاستعداد ملکہ کیا تاہم کہ وہ بے کاموں میں داخل نہ ہو سکے چنانچہ اس کا بیان ڈیفینس کے وکیل نے مسٹر ہمدی جن کی طرف اشارہ کر کے کہ ان کے مقدمہ کے حالات بہت روز گذر چکے ہیں اور جسے جان کہ اس کو کارروائی میں گمراہ کیا ہے نیز مسٹر میجر کو جو چند پچایا ہے اور اس کے خلاف کوئی ایسی بات نہیں کہ جس سے اس کو کوئی شکل و صورت ملے اس کو اس کے ساتھ ایسی بدگواہی ہو گی کہ وہ اس کو اس کے ساتھ انوشوہر کو یہاں مقیم کر کے بیاد اس کی بعد ۲۰ فرسٹر نارٹن استفان

دلیسیوں کے لٹو زیادہ اعلیٰ تھمے۔ ہمیشہ
 سے شور مچا جاتا ہے کہ دلیسیوں کو کتوں زیادہ اعلیٰ
 عمدہ نہیں دیکھتے۔ اس کا نتیجہ ایک سرورس کمیشن
 نے نکال دیا جس کا سربراہ آج ہے۔ اس نے ہر روز
 کتوں کو دیا۔ دلیسیوں کے لئے اس میں ایک سوٹ کر
 آج کو بھی لکھ دیا۔ خوب شدہ آبادی کی کوڑ میں ایک
 جیسے جیسے کی عارضی طور پر ضرورت تھی۔ اخبارات نے سرورس
 کتوں شروع کیے کہ کوئی خمد و جھجھکاؤ نہ پھیلے۔ کیونکہ
 ایک مسلمان جیسے پچھلے پچھلے سرورس۔ اسی اثنا میں
 محترم کی تقصیلوں پر جسٹس محمد علی جیسٹس سے آن بن
 ہو گئی۔ اور انہوں نے ایک سال کی رخصتی لی۔ اس پر
 دلیسیوں کو بالکل یقین تھا کہ ان کا قائم مقام کوئی دلیسی
 جیسے ہو گا۔ ہندو ہوا مسلمان مگر نہیں ان دونوں سامیوں
 پر انگریز جمہور ہو گئے۔ خوب ہوا ہندوستان کی امید
 اور کوششوں کا بھی نتیجہ نکلتا ہے۔ آباد اور بنارس
 میں نور ثور سے دلیسیوں نے جیسے لئے کہ جسٹس محمد علی جیسٹس
 کسی دلیسی جیسے کوئی چاہے۔ مگر یقین ہے کہ ان جیسوں کا کچھ
 اثر نہیں ہو گا۔ کئی مسودوں کی زمیںوں کے لئے ٹھکانے
 عظیم الشان جیسے دلیسیوں کے ہوئے ہیں۔ اور سب دلیسی خیار
 بھی نکلا چکا ہے کہ اس وقت کے لئے ہیں۔ مگر وہاں کوئی
 مستند ہی نہیں۔ پنجاب چیف کورٹ میں جج کی اسامی خالی ہو
 پر بنیالی اور بنگالی آپس میں جھگڑا ہے کہ کس کا
 حق ہے کہ ایک نو پیر جج میں سے اگر شکار اچھا کرے گی
 حال میں سرورس حیات خال و سٹارٹ و سٹارٹ جج کے کشمیر
 میں جاتے ہیں ان کے ہمراہ کوئی دلیسی کو دیکھتے ہیں کہ اس
 بھی دلیسی نہیں۔ اور ان کے لئے کیا امید ہو سکتی ہے۔ یہاں
 تک کچھ چھٹنے کے بعد پنجاب میں اس اسامی کی معرفت معلوم
 ہوا کہ گورنمنٹ پنجاب نے بھی فیصلہ نہیں کیا کہ وہ عمدہ دلیسی
 ہندو مسلمان یا عیسائی کو دیا جائے گا۔ اس میں جج کا تقریر
 اس پر صرف تین ماہ کے لئے ہوئے ہے کہ اگر کوئی دلیسی نہ ہو
 میں سے کوئی لائق آدمی نہ ملے تو اس صورت میں کوئی نو پیر
 مقرر ہو گا۔ اس اسامی پر مقرر کر سکیں گے۔

افریقہ میں اسلام کی ترقی :- اس وقت تک کہ
سیہ اردو اخبارات میں یہ خبر ملے کہ راجا رام
راجہ افریقہ کا بادشاہ اپنی سلاطین کا نامت سلمان پر گویا
ہو یہ غالباً سب سے پہلے سرور گزشتہ میں یہ خبر چھپی تھی لیکن
چونکہ اتنی دیر ضروری نہیں کہ اس کے خدایا نشان انزل
کا کچھ ذکر درج نہیں تھا ہم اس کے قبول کرنے میں تامل کیا

پیسہ اخبار

لاہور۔ یوم دو شنبہ۔ ۵۔ دسمبر ۱۸۹۲ء

پنجاب میں ہفتہ کیوں پیدا ہوتا ہے؟

ڈاکٹر لوگ بیان کرتے ہیں کہ ہفتہ پنجاب میں عموماً دو سے سو بجات مثل نشیب بنگال وغیرہ اطراف سے آتا ہے۔ کیونکہ آنجل بوجہ ریلوے کی آمد و رفت کی سہولیت ہو جانے سے ہر جگہ سے لوگ پنجاب میں آتے رہتے ہیں۔ اور یہی حال دیگر صوبجات میں آمد و رفت کے لیے مگر جو مقامات کہ بوجہ موطوب حرارت، اور دیگر اسباب کے ہفتہ کے فوراً قبول کر لینے کی صلاحیت رکھتے ہیں وہاں اس کا تخم خوب جتا آتا چھوٹا چھلکتا ہے۔ اسی لئے کوئی تعجب کی بات نہیں کہ اس مقام سے ہفتہ کا پیدا ہونا مناسب کیا جاتا ہے۔ دہانکی واروشیں بمقابلہ ان مقامات کے کہ جہاں ہفتہ قیامت بر بار کرتا ہے کوئی نسبت نہیں ملکتی۔ مثلاً پنجاب میں ہفتہ شروع ہونے سے جو اموات و وجہ جسٹری ہوئی ہیں ماہ جولائی تک ماہوار حسب ذیل مقدار سے ہیں :-

جنوری۔۔۔۔۔	۹۰۔۔۔۔۔	مئی۔۔۔۔۔	۲۵۲۶۱۔۔۔۔۔
فروری۔۔۔۔۔	۱۸۔۔۔۔۔	جون۔۔۔۔۔	۲۱۱۲۶۔۔۔۔۔
مارچ۔۔۔۔۔	۵۶۔۔۔۔۔	جولائی۔۔۔۔۔	۱۱۲۵۳۔۔۔۔۔
اپریل۔۔۔۔۔	۶۸۳۲۔۔۔۔۔	اگست۔۔۔۔۔	۔۔۔۔۔

مندرجہ بالا حساب سے معلوم ہوتا ہے کہ ماہ اپریل اور مئی میں ہفتہ کا زور تھا۔ منجملہ دیگر اوقات کے ہفتے کی شدت پنجاب کے ایسوریل (غیر معمولی) حرارت سے منسوب کی جاتی ہے۔ چنانچہ اس سال میں پنجاب میں جو گرمی پڑی ہے وہ جنوری سے مئی تک ہر مہینے میں حسب ذیل مقدار میں بالا وسط معمولی حرارت سے زیادہ تھی :-

جنوری میں۔۔۔۔۔	۵۵۲۶۔۔۔۔۔
فروری میں۔۔۔۔۔	۲۵۹۶۔۔۔۔۔
مارچ میں۔۔۔۔۔	۷۵۵۰۔۔۔۔۔
اپریل میں۔۔۔۔۔	۷۵۸۸۔۔۔۔۔

مئی میں۔۔۔۔۔
صوبہ پنجاب میں ہفتہ شروع ہونے سے لیکر کہ جب سے ہفتہ کے حسابات ظہن ہونے شروع ہوئے ہیں

معلقہ پندرہویں بنگال لائنز اسی تک پتھال میں اپنی آمد پہنچے اور بے قبہ وہ سخت حفاظت میں ہو گا۔
کہ ڈسمبر کی خبر سے کہ نظام الملک کو کچھ دن سے علاقہ سین میں آیا ہو ہے اس سے وہ تمام اس آدمی بل گئے ہیں جن کو شیر افغانی سے قبضہ سین کے چھوٹے چھوٹے آدمی نے ان میں سے کچھ فرج و اس اور پتھال کے قبضہ کے لیے بھیجی ہے۔ اس لیے کہ ایک ہفتہ تک وہ جو پتھال میں پہنچ جائیگا۔
طائفہ آف انڈیا اور اس کے رہائے کہ تین امیر صاحبان حالہ پتھال میں شیر افغانی سے فساد جو اور ہے۔ افضل الملک چار دوست تھا اور اس کی ہتھی کو گورنمنٹ ایک گونہ تسلیم کر چکی تھی۔ ایک پتھال کے ساتھ دیسی تعلق ہے جس کا کشمیر کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ پتھال مدت سے جاری جات میں ہے۔

کپتان نیک منبند و دیابین اور گلگت کے مقام تھال پر چلے گئے ہیں۔ اگر اڑانی چوٹی تو وہاں وہ بہت موزوں موقع پر ہیں گے۔
دوکل ویراوشل
پنجاب و دیگیشان پتھال کا اس کے اسی زمین ایسی ہیں سے کل اوار کے مذہب سے آتھا۔ نتیجہ سے آئندہ اطلاع دی جاوے گی۔
لاہور میں چھپائی کی مہم کا وارڈاں ہوئی ہیں۔
سوز کو لاہور وارڈاں کے میان میں فیج کا جائزہ لیا۔
میں کو پتھال اور بہاؤ پور کی امیر بل سروس فیج بھی شامل تھی۔
انجن خاتہ اسلام لاہور کا محمدی وارڈاں کا سالانہ آٹھا۔
ہو گیا۔ سکرٹری۔ پریسیڈنٹ اور دیگر عہدیداروں نے ایک دو کے جہی ساقدار رہے ہیں۔ اور اسی میں بالفعل چھ عہدے کے لئے انجن کی بہتری تھی۔

لاہور کا سالانہ جلسہ سالانہ جلسہ ۲۵۲۶۱ نوٹس کو رہائے دیگلو ویدک کلج کے مکان میں ہوا۔ قریب چار ہزار کے حاضرین جمع ہو جاتے تھے۔ مساکیل سے کچھ اس کے قریب شائقین سر و فجا سے جلسے میں شامل ہونے کو تھے جو سراج کے حمان تھے۔ سب سے روز کی کارروائی میں لالہ نسر علی صاحب نے اسے ریل ویدک کلج کے گوشت کھانے پر چھوڑا اور ایک نوٹ کو گوشت کھانا اور اس سراج کی ہمووں کے خلاف ہے۔ اور مساکیل کے کہ انہوں نے سراج کی پریسیڈنسی کے عہد سے فوراً استعفا دیا۔ اس کے سوا باقی تمام کارروائی دونوں روز کی طمان بخش تھی۔ لالہ لاجپت رائے پلید لے دوسرے روز غم سنکرت کی عظمت اور قدیم مہندوں کے بہت سے موجودہ زمانے کے علوم سے اس پر ہونے متعلق کچھ دیا تھا۔ بہت کچھ اور مل تھا۔ مساکیل اس روز کلج کے متعلق ایک ہی اسٹیمپ لایہ جمع ہو گیا اور روز کا وعدہ ہوا۔ نرمل ڈاکٹر ریشمیں اور رانی ہلا پر تول چند چٹری نے سب سے زیادہ رقم دی۔ یعنی ایک کا چندہ پان پان سو روپے تھا۔

صاحب مکا اندر خف ہند نے نوشہرہ اور پوٹی مردن میں گزشتہ جمعہ کے روز فوج کا ریو کیا۔
پادری ایوٹس صاحب نے سالیٹ میں شرابخوری کے خلاف لکچر دیا۔ ایک شیرمن سہا فام ہو گئی جس میں ۵۰ نمبر شامل ہو گئے۔
گرفتہ ہزارہ کا اچھی تھا نہیں ہوا۔ تیلو میں بھی خوفناک لڑائی چھڑ گئی ہے۔ اور غوث کے افغان گورنمنٹ جیلان ہوا۔ عاوا کیا ہے۔
سول کا سرحدی نامہ نگار لکھتا ہے کہ گوریل کو پتھر کر پوٹیکل افسر قوم نے دس ہزار روپہ بالخصوص اس پر چلنے کے لیے ہوا جو چوٹی نے ان کا کیا ہے۔ اور عجیب نہیں کہ یہ چوٹی کے سر سے نکالا جاوے۔ جو کہ کہا جاتا ہے کہ وہ قندار دی ہے۔ اور چنارک میں اس کے باغات اور مکاناں ہیں۔
علاقہ بھٹانی میں مقام حیدر پور سرکار کا ایک چوٹی بنانیکا مشابہ ہے لیکن وہاں کے لوگ اس میں حمل ہوتے ہیں۔ اس ایوٹاں تھوڑی سی فوج کے طور پر بھی گئی ہے کہ چوٹی بنالی جاوے۔ جس کا بنانا بہت ضروری ہے۔
گزشتہ ہفتہ میں پتھال کی سلطنت گری کے جو حالات لکھے جا چکے ہیں ان کی زیادہ تفصیل روزانہ اخبارات کے ماروں سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ شیر افغانی افضل الملک کا چچا جس نے تھوڑی سی روز پتھال کی حکومت کی ہے کامل میں پناہ گزین تھا۔ اور اس آٹھا میں وہ پتھالی لوگوں سے جو ننگو وادی میں رہتے تھے دو سر ویدل پر براہ دورہ دورہ سبھی قبضہ پتھال کو چلی جاتی ہے، ہمیشہ سازش کرتا رہا۔ دوسرے ہتھی کی ناگانی موت پر اس نے فوراً ملک پر قبضہ کرنے کے لئے اپنی تداریک کا عملدہ شروع کیا۔ امیر صاحب کامل کی مدد یا کہ ان کے اچھے اس نے بد نشان میں نئی سوچ پتھالی نظام جمع کر لیا۔ جن کو افغان گورنمنٹ نے آزاد کر کے مسلح کر دیا تھا۔ ان لوگوں کو وہ ساتھ لیکر وہ دورا سے گزرا۔ افغان صرف آٹھ اس کے ہمراہ تھے۔
۳ نومبر کو اس نے قندہار شکر حملہ کر کے مخصوصین کو پریشان کر دیا اور مرید کو جو ابھی جانی افضل الملک کی طرف سے اس وادی کا حاکم تھا قتل کر دیا۔ دوسری رات کو قندہار قتل کیا گیا جو پتھال سے صرف ۵ میل کے فاصلے پر ہے۔ اس کے حملوں سے لوگ اس قدر پریشان ہوئے اور ننگو وادی کے لوگ اس قدر ویدہ تھے کہ اس کے انکی کوئی خبر پتھال میں نہیں پہنچ سکی۔ اگر افضل الملک کو اس سے پیشتر ہی اطلاع ہو چکی تھی کہ چچا کے خلاف سازش میں مصروف ہے، ۴ نومبر کو اس نے صبح کے شیر افغانی نے اپنی بہادرانہ کام کا خاتمہ کر دیا۔ اس نے شب کی تاریکی میں اپنے ہر امیر کو بیت قلعہ پتھال کا دروازہ توڑ کر خواب نوٹین میں پڑی ہوئے تصویریں کو پریشان کر دیا۔ ہر افضل الملک کا بیدار ہو کر اپنی خواہش کے بھال کر ایک ہیچ میں چھپے ہو جا رہا تھا کہ قندہار میں اس کے سر میں ایک گولی لگی اور وہ قریب سرد ہو گیا۔ اسے مرنے پر اس کے ساتھیوں نے فوراً اطاعت قبول کر لی۔ اس دار و گیر افضل الملک کے تین بھائی غلام کو کین بگا اور گدگن بیک بھاگ کر اور بار بار جو کہ کل گئے۔ شیر افغانی نے اپنے آپ کو پتھال کا نوٹشہرہ کیا اور کہا کہ امیر صاحب کامل کا کوہ ہے۔ اور لوگوں نے اس کی حکمت قبول کر لی۔ سب سے پہلے اس نے عمر افغان والی جنڈیل سے مدد مانگنی کہی چاہی جس کو اس نے کہا کہ چچا کو تم نصرت والی ہے جو سپر کچھ عرصہ پہلے دلی باجور نے قبضہ کر لیا تھا۔ اگر یہی مجدد رب نواز بیک

۳ جنوری ۱۸۹۲ء کو پارلیمنٹ انگلستان کا اجلاس ہو گا۔
اس وقت تک پارلیمنٹ کے دو تین ممبروں جو اپنی انتخاب میں ناجائز وسائل عمل میں لائے کے عدالت کے حکم سے خارج ہو چکے ہیں۔
(سرحد)
بغاوت ہزارہ کا اچھی تھا نہیں ہوا۔ تیلو میں بھی خوفناک لڑائی چھڑ گئی ہے۔ اور غوث کے افغان گورنمنٹ جیلان ہوا۔ عاوا کیا ہے۔
سول کا سرحدی نامہ نگار لکھتا ہے کہ گوریل کو پتھر کر پوٹیکل افسر قوم نے دس ہزار روپہ بالخصوص اس پر چلنے کے لیے ہوا جو چوٹی نے ان کا کیا ہے۔ اور عجیب نہیں کہ یہ چوٹی کے سر سے نکالا جاوے۔ جو کہ کہا جاتا ہے کہ وہ قندار دی ہے۔ اور چنارک میں اس کے باغات اور مکاناں ہیں۔
علاقہ بھٹانی میں مقام حیدر پور سرکار کا ایک چوٹی بنانیکا مشابہ ہے لیکن وہاں کے لوگ اس میں حمل ہوتے ہیں۔ اس ایوٹاں تھوڑی سی فوج کے طور پر بھی گئی ہے کہ چوٹی بنالی جاوے۔ جس کا بنانا بہت ضروری ہے۔
گزشتہ ہفتہ میں پتھال کی سلطنت گری کے جو حالات لکھے جا چکے ہیں ان کی زیادہ تفصیل روزانہ اخبارات کے ماروں سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ شیر افغانی افضل الملک کا چچا جس نے تھوڑی سی روز پتھال کی حکومت کی ہے کامل میں پناہ گزین تھا۔ اور اس آٹھا میں وہ پتھالی لوگوں سے جو ننگو وادی میں رہتے تھے دو سر ویدل پر براہ دورہ دورہ سبھی قبضہ پتھال کو چلی جاتی ہے، ہمیشہ سازش کرتا رہا۔ دوسرے ہتھی کی ناگانی موت پر اس نے فوراً ملک پر قبضہ کرنے کے لئے اپنی تداریک کا عملدہ شروع کیا۔ امیر صاحب کامل کی مدد یا کہ ان کے اچھے اس نے بد نشان میں نئی سوچ پتھالی نظام جمع کر لیا۔ جن کو افغان گورنمنٹ نے آزاد کر کے مسلح کر دیا تھا۔ ان لوگوں کو وہ ساتھ لیکر وہ دورا سے گزرا۔ افغان صرف آٹھ اس کے ہمراہ تھے۔
۳ نومبر کو اس نے قندہار شکر حملہ کر کے مخصوصین کو پریشان کر دیا اور مرید کو جو ابھی جانی افضل الملک کی طرف سے اس وادی کا حاکم تھا قتل کر دیا۔ دوسری رات کو قندہار قتل کیا گیا جو پتھال سے صرف ۵ میل کے فاصلے پر ہے۔ اس کے حملوں سے لوگ اس قدر پریشان ہوئے اور ننگو وادی کے لوگ اس قدر ویدہ تھے کہ اس کے انکی کوئی خبر پتھال میں نہیں پہنچ سکی۔ اگر افضل الملک کو اس سے پیشتر ہی اطلاع ہو چکی تھی کہ چچا کے خلاف سازش میں مصروف ہے، ۴ نومبر کو اس نے صبح کے شیر افغانی نے اپنی بہادرانہ کام کا خاتمہ کر دیا۔ اس نے شب کی تاریکی میں اپنے ہر امیر کو بیت قلعہ پتھال کا دروازہ توڑ کر خواب نوٹین میں پڑی ہوئے تصویریں کو پریشان کر دیا۔ ہر افضل الملک کا بیدار ہو کر اپنی خواہش کے بھال کر ایک ہیچ میں چھپے ہو جا رہا تھا کہ قندہار میں اس کے سر میں ایک گولی لگی اور وہ قریب سرد ہو گیا۔ اسے مرنے پر اس کے ساتھیوں نے فوراً اطاعت قبول کر لی۔ اس دار و گیر افضل الملک کے تین بھائی غلام کو کین بگا اور گدگن بیک بھاگ کر اور بار بار جو کہ کل گئے۔ شیر افغانی نے اپنے آپ کو پتھال کا نوٹشہرہ کیا اور کہا کہ امیر صاحب کامل کا کوہ ہے۔ اور لوگوں نے اس کی حکمت قبول کر لی۔ سب سے پہلے اس نے عمر افغان والی جنڈیل سے مدد مانگنی کہی چاہی جس کو اس نے کہا کہ چچا کو تم نصرت والی ہے جو سپر کچھ عرصہ پہلے دلی باجور نے قبضہ کر لیا تھا۔ اگر یہی مجدد رب نواز بیک

مراقبہ خیر خواہ خاندان، مذکورہ صدر ارسیا لکوث حاجی پور
سکندر خاں صاحب (ڈیپارہ بندہ جو ملاطبت بغیر میں مہج کرنا
چاہتے ہیں اس کے لئے معقول ثبوت ہم پہنچانے کی ضرورت ہے
سیتارام صاحب رئیس لاند پورم۔ اسوس ہے نام بخاری
میسہ اخبار کو مفت دینے کا رواج نہیں ہے اس صورت میں
مجی میسہ اخبار کے لائق ناظرین کو قیمت دیگر اخبار خریدتے ہیں اس
قدر مضامین اور خبریں اندراج کے لئے بھیجتے ہیں کہ جن میں سے نصف
کا بجی درم ہونا ہر مہینہ مشکل ہے

ایک چھوٹی دیوانی تھی۔ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ چھوٹے کی نسبت
میں کچھ دیوانی نہیں ہوتی فی الحال اگر کہ میں ایک چھوٹی دیوانی بن جاؤں
موتی اس کی کیفیت یہ ہے۔ برویاں سنا کر ایک صاحب کو مختلف
القسام کے لوازمات کی بہت کچھ شفا اور راحت ملے۔ اس صاحب نے
ایام تابستان میں ایک نا اہل بے دو چھوٹی زبردہ بیکڑے اور اپنی صاحبہ
ڈاکٹر کے گیا۔ اور بیکڑے کو ایک چھوٹا سا حوض بنا کر وہ دو بیکڑے
اس میں چھوڑ دیے وہ دو بیکڑے فغان کی چھوٹی کے پاس جا کر بیٹھے مارو
محبت کی باتیں کیا کرتا اور چھوٹی بھی اس محبت میں اٹھ اٹھ کر دلیوں پر
صاحب نے ایک کانام پٹ اور دوسری کانام پٹیاں رکھا۔ چھوٹی
ایک عین وہ دونوں اس حوض میں تھی اس لیے اس صاحب نے
انہیں بڑی محبت سے پالے رکھے۔ لیکن ایام رستار کے شروع میں سڑکی
پر یہ صاحب نے انہیں چھڑی کر دی اس لیے یہ ایک چھوٹا بے دو بیکڑا
تھ ۲۷ ماہ وہ صاحبہ کسی جھیل میں ایک ڈاؤر پر چڑھ جا کر اتنا بڑا
ہی بنا کہ ایک کچھ اترتا ہوا اس کو کھاتی رہا صاحب نے دل میں
خیال کیا کہ شاید یہ چھوٹی انہیں بے دوا کرے چھوٹی جو بیکڑے پٹ
بنا کر دی کر رہی تھی اس صاحب کی طرف متوجہ ہوا پھر اس نے پٹیاں
اور ان کے لمبا یہ اور ان کے منہ سے وہ چھوٹی تھیں اس کے زندہ رہا کہ

ازین بجز که ما را با و ما را ازین بجز که ما را با

A detailed illustration of an antique pocket watch. The watch has a round face with Roman numerals for the hours. There are two main hands, an hour hand and a minute hand. A small sub-dial is located near the bottom right of the main dial, around the 4 o'clock position. The watch is attached to a chain, which is visible at the top left. The entire illustration is rendered in a dark, textured style, possibly a woodcut or engraving, on a light background.

وینا تھو واج گنگاشی ہم سال شینیت صرف دہ
 داون فیس کیلین - کل سلیور - ایک پوایلیٹر
 مخزنہ ظاہرین: میں نے جب سے تھو کوں کی تجارت جاری کی
 سنہ کوں تھو کی ہزاروں گھڑیاں تھو سے کل کی میں ملے اور
 بسیار ہزار گھڑیاں اور کئی مضبوطی ساختہ اور زووں کی
 دیکھ کر بید کیا۔ اور والٹ میں خاص فرمائش اپنے نام سے بھیج کر
 سنہ کوں کل گھڑیاں تیار کر ان میں جو تھوں تھو ایک سہری میں
 گھڑی کے ڈائل پر میرا نام تھو لکھو
 اگشتہ وینا تھو سوداگروں کے دھاک انارکلی لاہور

فی سوسی غلام نبی ایند کو میاں پور و سیالکوٹ
 اس کا غرض یہیں سامان کرکٹ وغیرہ کا بہت ذخیرہ مضبوط اور مستحکم
 سوار کرکٹ کے لئے اس میں بیٹھتی ہوئی ہے اور یہ لو وغیرہ بھی عمدہ
 بنیاد پر تھے ہیں۔ ان کی فہرست علیحدہ انگلیسی میں غلبہ فرماتے
 تفصیل اسباب کرکٹ وغیرہ
 کرکٹ بیٹ بال بلکین میں بال کے ساتھ ہر کرکٹ بیٹ بال کہیں
 پائیل پیلے۔ ایسا سنگل کہیں پینل کے کرکٹ بیٹ بال کے ساتھ
 شقیں بیٹ ہنر کرکٹ ہر پیلے شقیں کے ساتھ شقیں کرکٹ ہر پیلے
 کے ساتھ بال کے شقیں ۱۲ شقیں بال کی بال سے ہنر کرکٹ
 بال کے حوالہ ہر مذمت تقریر اور پیلے ہیں یا رسل روانہ ہوگا

لوگوں کی بھی حاجت نہ رہی باہادور کا قلم ارا
یہ نیا کاغذ نہایت ہی مفید ثابت ہوا اس میں ایک نو مینار بھی لکھ
میں میں لکھ دو۔ پہلے چونکہ کسی چارہ چیمبے سے لکھا لکھنا ہوا دیکھ کر میں
ال اوٹوں بھی ہوئے۔ کچھ سے زیادہ نہیں غلط کر سکتے تھے بل کوئی دلت کے
میں لکھنے کے لئے ہر سانس کی ہوتی تھی بہت ہی کم کسی کو دیکھ کر ہر سانس خرچ ہوا
خصوصاً شہیدانہ اہل ان کے کاغذ پر اخبار لکھیں۔ ان وقت کے لکھی ہوئے ہیں

یہ پورے گرم پانی سے کھانے سے دو بجے میں پانی بالکل اٹھ اٹھتا
ہے اور نظریہ یہ ہے کہ جلد کو کسی قسم کا ضرر نہیں پہنچاتا قیمت
فی ڈیڑھ ہر حصہ لڑاک علاوہ ۲

کارخانہ پیشہ اخبار راہور سے مل سکتا ہے
یوٹر کی عمر کی بہت سی سہولت موجود ہیں چنانچہ ذیل کی
تازہ شہادت ملاحظہ فرمائیے:-

و جناب میں بعد تسلیم آنگہ کہ جو کس آپ نے اہل کھانا کو
 دے پور کا بنام شفی..... دے دیا تھا اور جو کس میں نہایت
 ہی عمدہ نکلا۔ اس کے قصہ یہ ہے اوجا تاشہ کہ ایک مجلس پورہ مال
 کھانے کے زمانہ میں ایک اہل راجا اور کچھ دین
 المہتمم حسام الدین سخاوی ملک بختیار..... ۱۸۹۶ء

پیشی رام کی گولیاں

مناخفة

ایران سے ایک سو گریٹیاں یعنی گرک لایا ہے
 موسیٰ زمانے میں کامیہ شیاں پہنارتے تھے اب
 خاص و عام کو مطلع کرتا ہوں کہ سو گریٹیاں صاحب بخور
 دن یہاں کراؤں کو اس جادو کے یہ جس صفا
 اور ضرورت ہو یہ ہرگز نکلیں وہ شکستہ رجائی
 اد میں یقین دلاتا ہوں کہ ہر وقتیا ہر ہوا سی
 چیز کا یہ وہاں کہا ممکن ہے رنگ ہادی شیری
 جو لبائی ہر یاب ہر کوئی ہرگز قیمت نہیں قول
 چھ روپیہ ہر دم چھ نیز اگر سلا کہ منگوانا ہوتو
 باب بھیجیں اس اور خبر پر پورا پورا پتہ لکھیں

منذ فعل نزل من قبل مني لا هو

یو پرمین مذاق کے ایک سو باتصویر لطیف
 کتاب جو حال میں مطبع خادم تعلیم پنجاب میں
 طبع ہوئی ہے۔ یورپ اور خصوصاً انگلستان کے مختلف
 مذاق کے ایک سو نہات و چھپ اور نسلنے ولے
 لطیفوں پر مشتمل ہے۔ لطف یہ ہے کہ ہر لطیف کے ساتھ
 اسی مطلب کی تصویر بھی چھاپی گئی ہے جو مطلب اور
 مذاق کو دوبالا کر دیتی ہے۔ اس سے کس لطف سے
 معلوم ہو سکتا ہے کہ یورپ اور خصوصاً انگلستان کی
 عورتوں اور مردوں کا مذاق کیسا پُر لطف ہوتا ہے۔
 ہر قیمت پر جتنم صاحب ہمسہ اخبار لاہور سے مل سکتا ہے
 فیس دیکھو گے اسلئے محصول ڈاک معاف ہے

صحّت منہائے ازدواج

یہ غلام طلبہ کی لئے نظریہ کتاب جو زمانہ حال کی تحقیقات کے مطابق
انفوج کی زندگی کی برکات ظاہر کر کے ان کو بجا لکھنے اور ان سے
خوشحالی حاصل کر لینے کی تہذیب سے ہمیں زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کر
لیا جائے گا۔ صاحبِ مکتبہ میرزا مظہر بیگ صاحبِ مکتبہ انوار کتب خانہ
کشمیر لاہور نے تصنیف کی ہے اور قسطوں میں نہایت خوبصورتی سے
چھاپی گئی ہے۔ انوار کتب خانہ لاہور میں اس کا بغل
ریو اور چھپ چکے ہیں۔ زیادہ حالات مطالعہ کیلئے معلوم کر سکتے ہیں
جس میں فرانسس بیگ کتاب کے ترجمہ پر بہت کچھ انوار کے یہ اردو کتاب
تیار کی گئی ہے۔ وہ یورپ میں دہائی سے چھپ چکی ہے۔ اور یورپ کی
کئی زبانوں میں موجود ہے۔ قیمت فی جلد دو روپے ہے۔
کارخانہ نیپیا اخبار لاہور سے مل سکتی ہے۔

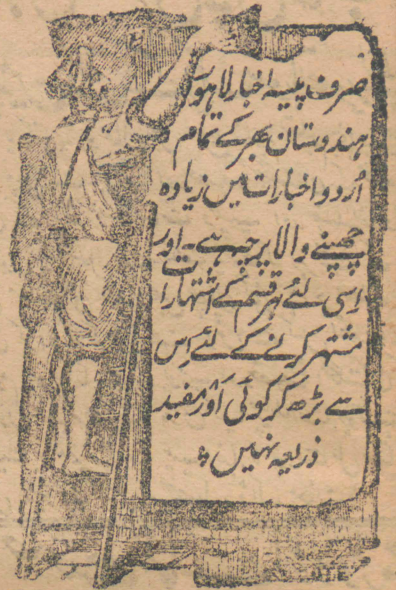
کارخانه پیچیدگی اخبار لاهوری
باتصور

تادریختری ۶۱۸۹۱۰

قیمت معوضیمیات
بلاضیمیات

درخواستیں کل رختانہ میں اخبار کے پتہ پر آئی جاہیں

اشتمارات



صرف بیس اخبار لاہور
ہندوستان بھر کے تمام
اردو اخبارات میں زیادہ
چھپنے والا ہے۔ اور
اسی لئے ہر قسم کے اشتہارات
شتر کرنے کے لئے اس
سے بڑھ کر کوئی اور مفید
ذریعہ نہیں ہے

خود معلم کتابوں کا سلسلہ

۱) یونیورسل ایڈیٹر اشترجی اول نے انگریزی چھپوں کی
کتابیں کل ۴۰۰ قیمت عام۔ یہ کتاب مدت سے زیر طبع تھی اب
چھپ چکی ہیں نہایت مفید تھیں لکھنے کی ہدایتیں عام پڑھنے
کے آداب کے بعد چھپائیں مختلف قسم کے مضمون کی ہر قسم کے
کتابوں کے نام۔ تجارتی خطوط صدارت ڈاکٹ۔ دعویٰ کارڈ سرسیدیں۔
لٹریچر۔ اساتذہ ایتلیں۔ میموریل وغیرہ وغیرہ سب مستخرجہ اردو کے
پس گو یا حسن کر کوڑی میں طبع ہے: (۶) الصفا حصہ دوم صفحہ ۱۶۰
قیمت ۲۰ اس میں عشق خطوط آداب و معاشرت کے قاعدے مسطورہ
لکھنا ڈاکٹ لکھنا سلسلہ کی کتاب اور جو چھپستان۔ مہر پبلیش
۲) پاپو ایڈیٹر اشترجی اول نے انگریزی کاشی میں شل نمبر اول
کے کتاب بھی ہے لیکن اس سے چھوٹی ہے صفحہ ۲۵۲ قیمت ۲۰
۳) انگریزی اردو اور انگریزی اول۔ صحتی اور عام شائع
۴) اس سے بہتر خود معلم کتاب ہوا صفحہ ۲۰ قیمت ۲۰ (۵) ایضاً
حصہ دوم اس میں نہایت مفید اور کارآمد نامہ مستخرجہ
۵) ہندوستان بھر کے چھپ چکی ہیں۔ انگریزی لغت۔ صدارت لائشال
۶) مستخرجہ اردو صفحہ ۲۰ قیمت ۲۰ (۷) مینول آف گریمر حصہ
اردو صرف و نحو کمال درجہ میں صفحہ ۱۰۰ قیمت ۲۰ (۸) دوس
۹) انگریزی اور مستخرجہ انگریزی و اردو درجہ میں صفحہ ۱۰۰ قیمت ۲۰
۱۰) ایک ہزار انگریزی لغت لائشال مستخرجہ اردو قیمت ۲۰ (۱۱) انگریزی
۱۲) اردو لغت قیمت ۲۰ (۱۳) جنرل بخش صدارت کار کاظمی خلاصہ ہر قسم
۱۴) ہندوستان بھر کے چھپ چکی ہیں۔ انگریزی لغت۔ صدارت لائشال
۱۵) ہندوستان بھر کے چھپ چکی ہیں۔ انگریزی لغت۔ صدارت لائشال

ایک عربی زبان کا شہد

یہ کتاب احباب قلم سے اصرار کر رہے ہیں کہ اس عربی زبان

میں ایک ایسا ماہور اخبار جاری کر دے کہ جس میں خبریں اور علمی
مضمون اور کسی قدر ذہنی موزون مباحثوں کے مطالعہ سے
عربی خوان طالب علم اپنی لیاقت زبانہ کی کٹھنیاں کھولے۔ اور عربی
جانتے والے لوگ اس سے خبریں پڑھ سکیں۔ اس سے قبل ہر قسم
مستشرقین کے مولانا مولوی فیض الحسن صاحب جویم ریڈیٹر اول
زبان عربیہ اور شیل کالج لاہور ایک عربی زبان کا ماہور اخبار
بنام شفاء الصدور کئی سال تک نکالتے رہے ہیں۔ چنانچہ اگر
زبان عربیہ میں کچھ اس کے لکھے کا اکثر اتفاق ہوتا تھا۔ اس اخبار
کے ایڈیٹر نے عربی سے امداد دینی تھی جب سے وہ ماہر عربی اخبارچی
رہے ہوئے ہیں۔ اس کے بھی ضرورت معلوم ہوتی ہے اس قسم
کا عربی اخبار جاری کیا جاوے۔ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ اس
قدر لوگ ایسے زبان کا اجرا پسند کرتے ہیں میں یہ اشتہار دیتا ہوں
عربی زبان کے قدر دان کچھ خریداری کے ارادے سے مطالعہ میں
سالانہ قیمت محمولہ ڈاک ۱۰۰ ہونے کی۔ شروع جویم ریڈیٹر
سے اخبار جاری کیا جاوے گا۔ اس سے پہلے خریداری کی درخواست
پہنچ جانی چاہئیں۔ **المشتر قاضی طغر الدین احمد**
مولوی فاضل اسٹنٹ ریڈیٹر عربی اور شیل کالج لاہور

مسلمان بچوں کے لئے سلسلہ تعلیم دین

اس سلسلہ کی پچاس کتابیں اسلام کی تباہ ہو گئی ہیں۔
اسلام کی پہلی کتاب میں تمام مسائل عقائد و اخلاق میں دور
اور تیسری اور چوتھی میں کل مسائل معاملات و عبادات ہیں۔
پانچویں میں غزوات عرب و شام و عجم و خطوط آں حضرت صلوات
کرام ہیں چھٹی میں اذکار ہیں۔ ساتویں۔ آٹھویں اور نوں میں
مسائل وعظ و ترغیب و ترتیب ہیں پس یہ نو کتابیں اسلام کے
تمام فروع و اصول کو شامل اور جاری ہیں۔ اور مسائل بھی صحیح
اور عمدہ ہیں۔ اور تعصب کی ان کتابوں میں بڑک نہیں۔ اور
قدیم الاسلام یعنی کتاب احادیث و فقہی طرز پر لکھی گئی ہیں۔ پس
ہر طرح کے بچوں کے لئے مفید اور سہل ہیں۔ دین کی ہمارت
پیدا کرنے کے لئے اس سے بہتر اور سہل طریق نہیں ملے گا
اسلام پر واجب ہے کہ اس سلسلہ کی ضرورت فائز ہیں۔ اور ان بچوں
کو ان کے مطالعہ پر مجبور کریں اور ان کی دینی تعلیم کے فرض سے
سکند و ش ہوں۔ قیمت حسب ذیل ہے۔ اسلام کی پہلی کتاب
۱) اسلام کی دوسری کتاب ۲) اسلام کی تیسری کتاب ۳) اسلام
۴) اسلام کی چوتھی کتاب ۵) اسلام کی پانچویں کتاب ۶) اسلام
۷) اسلام کی چھٹی کتاب ۸) اسلام کی ساتویں کتاب ۹) اسلام
۱۰) اسلام کی آٹھویں کتاب ۱۱) اسلام کی نوں کتاب ۱۲) اسلام
ڈاک و فیس و طبیعت ایل ضارہ ہے۔ درخواستیں معہ نقد قیمت
یا بذریعہ و طبیعت ایل بنام پنجاب جنرل بک ایجنسی کی خانہ
بیس اخبار لاہور آنی چاہئیں۔

حمائل شریف عکسی

مطبوعہ لندن قیمت مجلد ہر۔ بے جلد ہر۔

دوکان

جس میں ہر قسم کی کتابیں (دوکان قیصری) تھا
اب کرایہ کے واسطے خالی ہے
یہ دوکان انارکلی کے عین وسط میں ایک
نہایت عمدہ موقع پر واقع ہے۔ اور اس
میں ایک معزز دوکان کے واسطے کافی
گنجائش ہے۔
کر ایہ میں بھی رعایت کی جاوے گی۔
المشتر مسلم اعلیٰ وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور

اصول تھوڑا سا فروع بہت جت

سب جگہ سے ارزاں اور خالص ادبیات خریدو
۱) کوئٹہ ہاؤس ڈروول فی شیشی اونس وزن ہر۔ ۱۰
۲) سنگھو فی فوج فی اونس
۳) انٹی فیرن۔ فی اونس
۴) انٹی فیرن۔ فی اونس
۵) فنشٹین۔ فی اونس
۶) سوڈا سلسلا۔ فی اونس
۷) تھوڑا سا فروع بہت جت
۸) ایضاً۔ قیمت والا۔
۹) کلومیٹ۔ قیمت والا۔
۱۰) پرنٹنگ۔ قیمت والا۔
۱۱) ایضاً۔ قیمت والا۔
۱۲) کلومیٹ۔ قیمت والا۔
۱۳) ایضاً۔ قیمت والا۔
۱۴) کلومیٹ۔ قیمت والا۔
۱۵) ایضاً۔ قیمت والا۔
۱۶) کلومیٹ۔ قیمت والا۔
۱۷) ایضاً۔ قیمت والا۔
۱۸) کلومیٹ۔ قیمت والا۔
۱۹) ایضاً۔ قیمت والا۔
۲۰) کلومیٹ۔ قیمت والا۔

مذہب و مکتب

لنگی نیکین وسادو مکتبہ شریفی۔ حال ہی میں خاص تہذیبی رہا سہا
درجہ اول۔ کلاہ پروردہ وسادو مکتبہ شریفی۔ حال ہی میں خاص تہذیبی رہا سہا
مکتبہ شریفی۔ حال ہی میں خاص تہذیبی رہا سہا
۱) مکتبہ شریفی۔ حال ہی میں خاص تہذیبی رہا سہا
۲) مکتبہ شریفی۔ حال ہی میں خاص تہذیبی رہا سہا
۳) مکتبہ شریفی۔ حال ہی میں خاص تہذیبی رہا سہا
۴) مکتبہ شریفی۔ حال ہی میں خاص تہذیبی رہا سہا
۵) مکتبہ شریفی۔ حال ہی میں خاص تہذیبی رہا سہا
۶) مکتبہ شریفی۔ حال ہی میں خاص تہذیبی رہا سہا
۷) مکتبہ شریفی۔ حال ہی میں خاص تہذیبی رہا سہا
۸) مکتبہ شریفی۔ حال ہی میں خاص تہذیبی رہا سہا
۹) مکتبہ شریفی۔ حال ہی میں خاص تہذیبی رہا سہا
۱۰) مکتبہ شریفی۔ حال ہی میں خاص تہذیبی رہا سہا
۱۱) مکتبہ شریفی۔ حال ہی میں خاص تہذیبی رہا سہا
۱۲) مکتبہ شریفی۔ حال ہی میں خاص تہذیبی رہا سہا
۱۳) مکتبہ شریفی۔ حال ہی میں خاص تہذیبی رہا سہا
۱۴) مکتبہ شریفی۔ حال ہی میں خاص تہذیبی رہا سہا
۱۵) مکتبہ شریفی۔ حال ہی میں خاص تہذیبی رہا سہا
۱۶) مکتبہ شریفی۔ حال ہی میں خاص تہذیبی رہا سہا
۱۷) مکتبہ شریفی۔ حال ہی میں خاص تہذیبی رہا سہا
۱۸) مکتبہ شریفی۔ حال ہی میں خاص تہذیبی رہا سہا
۱۹) مکتبہ شریفی۔ حال ہی میں خاص تہذیبی رہا سہا
۲۰) مکتبہ شریفی۔ حال ہی میں خاص تہذیبی رہا سہا

کی ہے کہ نواب سرور جنگ نے کورٹ آف وارڈس کے ملازمین کو حکم دیا ہے کہ کوئی ہمدی سن سے تعلق نہ رکھے۔ اس سے اس کے موکل کے مقدمہ پر بہت برا اثر پڑا۔

ٹراپ ہے۔ ساتھ ہی سرور ہمدی سن نے عدالت میں لکھو ایلیٹ کے کچھ نواب عوام و جنگ نے بتلایا ہے کہ گورنمنٹ نظام کے افسروں کو حکم ملا ہے کہ کوئی جیسے سرور کار نہ کرے۔ گو نواب عوام و جنگ نے عدالت میں اس سے انکار کیا ہے۔ مگر ہمدی سن جیسا ہے کہ وہ سرور کار کرتا ہے۔ علاوہ اس کے جب کئی دن پیشتر سرور ہمدی سن سے عدالت نے پوچھا کہ کیا تم نے سرور شراکتی ضلع کر نیکا ارادہ کر لیا ہے تو ہمدی سن نے کہا کہ ہاں مجھے نواب محسن الملک نے یہ یہ صلاح دی ہے۔ میں مقدمے کی طولانی کارروائی سے بہت کھرا گیا ہوں۔ اگر آپ مجھے مجھے کے روز اس مقدمے سے نجات دیں تو آپ کی تہربانی ہوگی۔ ان سب باتوں سے ظاہر ہے کہ بھاری ہمدی سن کے لئے سرور کار کا فیصلہ کن دال جان جو گیا ہے۔ غرت بھی گئی سلامت بھی گئی اور دولت بھی گئی۔ بلکہ کانگرس کے اخبارات نے آپ کی لیامت کی دھجیاں اڑا دیں۔ افسوس کہ حیدر آباد کی سازشوں نے ایک راستے پر چھوڑ دیا کہ کسب کر دیا۔ کسی شخص کو کبھی اپنے دشمنوں کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے۔

انگریزوں کے اخبارات اس قسم کے مضمون چھاپ کر سرور کار کو دھمکا رہے ہیں کہ اگر خدا نخواستہ تبادر سکہ کے بارے میں ہندوستان کے افسروں کی مرضی کے مطابق سونے کا سکہ ہندوستان میں مقرر نہ ہو یا دوسرے افسروں میں ان کو جب معمول تبادرے اس نقصان اٹھانا پڑا تو فوجی افسر قرض سے تنگ آکر خود کشیاں کر لیں گے یا بغاوت کریں گے۔ یہ باتیں فرضی تھی کہ انہوں نے پیرایہ میں لکھی گئی ہیں۔ ایسا ہی ایک اخبار لکھتا ہے کہ سول کے افسر بھی اس صورت میں یا رشوتیں لیا کرینگے یا اپنے کنبوں کو کھو کر جھوٹا کام نہ دینگے۔ کیا ہندوستانی بھی اپنی ضروریات اسی طرح پیش کر سکتے ہیں؟ بنارس کے مندرجہ ذیل منشا اضلاع مغربی و شمالی نے بنارس کی مسجد کو توڑ دیا جس سے بڑی کر دیا کہ تادم آباد مکان میں لیکن چونکہ مندر میں پجاری ہوتے ہیں اس لئے ان کو کچھ سے بڑی نہیں کر کے عجیب سے جی منطق اور لطف یہ کہ کونسل کے مندرجہ ذیل باورام کالی جو جی سے آزاد خاں صاحب بھی اس کی تائید ہے۔ اس لئے خود اس قسم کے شخص سے خوش نہیں اور بہر حال اس کو موقع نہ دینا چاہیے۔

دکھتہ اقتباس

کونسل ریاست جیند غور کے لئے ہندو طوطی ہند لکھتا ہے کہ ہمارے ایک بہت تعصب شجاع گل اور غور کا سپانڈرٹ صاحب لشکر کو ایلیٹ کی نازہ خیر خیر فرماتے ہیں جس کو ہم خلاصہ طرح کہتے ہیں۔ ہندوئی اتفاق اور جھگڑوں کا جو مقدمہ صوبہ قلعہ میں مدت سے چلتا آ رہا ہے وہاں باری صاحب سابق کے عہد میں دائر ہوا تھا جس کی اصل سیاہ ہو چکی تھی۔ قریب ۲۵ برس قبل نہیں ہوئی تھی۔ اب وہاں اجلاس کامل کونسل بالفاق رائے سمجھان لائق و ذی عقل و حکم اخیر انصاف محترم صاحب پر پریسٹ ہار دیا لقا ہے۔ انگریز کے ہو گیا۔ مسلمانوں کو دگر کی ملی مسلمان دست بدعا ہوئے۔ تحقیر کیفیت یہ ہے کہ قدیم ایام سے ان ایلیٹ اسلام علیہی کو قریب ۲۵ برس پہلے جیسے منع کیا کرتے تھے۔ اس پر بعض حائل اور عقل سے دور ہندو صاحبوں کے پیٹ میں جو دال ماش سے خوش کیا گیا۔ اور رشتہ دولت میں یہ شو جھا کہ ہر ماہ کے ایام گیارہ میں خواہ کوئی قریب و تیرہ مسلمانوں کا ہونے جارہے۔ ذرا ہوا اس پر پھر کیا تھا سونے میں شہر گاہ۔ اور ہندو طوطی کی کارروائی اور صوبہ صاحبوں کی ہتھ ملانی نے رتبہ چو کھا کر دیا۔ ان دونوں پر کار باری صاحب کی پالیسی اور مسلمانوں کی سبکی اور ہندوئوں کی شفی غریب مسلمانوں نے یہاں تک کیا کہ قبضے کی نو دواش چھوڑ کر مسلمانوں کو کثرت اختیار کیا۔ اس پر بھی کون ستا تھا قاتلانہ پیش کا نقشہ گو میں لگا نہیں۔ مقدمہ چلے تو کثیر کر انجام لیتے تیسے ہر مہر دانی انصاف کے محرم سے ملے دھری کو کوئی براہ مندری کا چارنگ گل ہوا اور مقدمے میں لکھایا۔ صاحب پر پریسٹ کے کامل تحقیق نقیشت سرور قریبی کو شش و انصاف سے وہ کیا کر اگر ہمارا صاحب شریک بھی ہی زندہ ہوتے تو بھی کرتے۔ لیکن جواز قربانی۔ پھر یہ کہ اور پھینکے کا حسب دستور قدیم حکم نافذ فرمایا۔ ماشاء اللہ حکم کے لوث ایسی ہی ہوئے ہیں۔ انصاف ایسی کے معنی ہیں۔ ان کے نزدیک جملہ مل و دارا بہ و آدیان کے پر و پیراں حقوق رکھتے ہیں وہ کسی کے طرفدار نہیں ہوتے۔ وہ اپنی کثرت کے موافق عمل کرتے ہیں۔ ہم اپنے ہندو بھائیوں سے دوست بستہ التماس کرتے ہیں کہ بھائیو جاوہر تعصب سے منہ نہ موڑو۔ میل جول اور اتفاق باہمی کو جو قدیم سے اس ریاست میں چلا آ رہا ہے نہ چھوڑو۔ ہم سب ایک گوشت اور خون و پوست سے بنائے گئے ہیں جو ہم کر کے ہو ہم کر کے نہیں ہم سب ایک قبیلہ قدیم عیسائی بدین جو موسیٰ بدین خود ہم

ہندوئوں کی وجہ تسمیہ یہ بیان کرنا ناگیا۔ کچھ سے خالی ہو گا کہ ہندوئوں کا نام ہندوئوں کے ہیں۔ یہ باؤنیر کا ایک نام نہ تھا لکھتا ہے کہ ایک افغان کی رہائی سے سنہ ۱۸۷۰ء کی دہائی میں ایک ہندو تاجر بہت بڑا کاروبار کرنے لگا۔ ہندوئوں کی تجارت کی جانب جارہا تھا۔ پھر باری کی بن ترین مشن پر چڑھ کر شہر کو قیام کر لیا۔ اتفاقاً اس کے رفقاء کو خفاک طوفان آیا۔ اور تمام آدمی جانور مال جیسے اس میں دس گئے۔ ایک شخص بھی زندہ

نہ بچا۔ اس وجہ سے اس کا نام ہندوئوں رکھا گیا۔ رام پور میں مقیم ہندوئوں کی تباہی۔ اس عنوان پر لکھا کہ لکھنؤ اخبار پر ہندوئوں کے ظلم کی داستان بار بار درج رہے نہایت دردناک حالات لکھتا ہے۔ افسوس کی بات ہوگی اگر اضلاع مغربی و شمالی کی گورنمنٹ ان دردناک واقعات کو دیکھ کر انصاف نہ کرے۔ وہ لکھنؤ میں اہل اجناس کے ہوں کہ مقدمہ ہندوئوں کے قاتلوں کو قصور سے قصور چھانی ہو چکی۔ اب کیا ہے جو رام پور کی نسبت لکھا جا رہا ہے مگر انہیں قریبی ہے کہ سب کچھ ہونے لگے۔ اہل رام پور تباہ ہو رہے ہیں۔ انگریز حکومت میں وہاں سکھا شہزادی جیسی رہتی تھے۔ غریبوں کو ظلم ہر ساری اور کوئی ترسان حال نہیں ہے۔ جن صاحب کے قتل کے بعد رام پور میں بالکل آگ بھڑکی تھی۔ وہاں کی حالت دیکھ کر کہیں سکتے ہیں کہ گویا وہاں فوجی قانون جاری ہو رہا ہے جو چاہے سودوں کو ممکن ہے۔ ہندوئوں کو ہر ماہ نامہ لگا کر لکھا تھا کہ محمد علی احمد صاحب تحصیل راجھا اور محمد فصیح اللہ خاں کے بھائی جو تحصیل دار جلسہ میں اور محمد عبداللہ خاں مرحوم کی چچی صاحبہ کامکان اور انکی والدہ کامکان اور ان کے نو فرمایاں جانیں اور ان کے بھتیجے سید خاں کامکان اندر اور باہر سے پیمائش کرتے رہتے ہیں۔ جسکی وجہ یہ تھیں۔ یہی میں رہتی ہیں اور قیدی کی حالت کرتی ہے۔ یہ مکانات ہزاروں روپے کے ہیں اور سب کے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ جن لوگوں کے مکان ہیں انہیں کوئی مقدمہ نہیں ہے۔ کسی قصور کے وہ لوگ قصور میں نہ تھے۔ ان کی جائدادوں کو گویا نامہ لکھنا چاہیے کہ ان کے ہاں ہے۔ لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاندان میں ضرور ہیں۔ شاید اسی قصور میں ان کی جائدادوں پر کاغذ صاف ہو رہا ہے۔ یہ مکانات ہزار روپے کے ہیں۔ ہزار روپے کا دفتر نہ تھے۔ مکان محمد عبداللہ خاں خاں تحصیل دار کا ہے۔ اور ہزار روپے کے مکان کا ان کا دیوانہ خانہ ہے۔ ایک طرح ہر مکان ان کے دیوانہ خانے کی ہی لائٹ کے کچھ سب پر ایک ساتھ تباہی کی جا رہی ہے۔ ہندوئوں کو کوئی نہیں ستا اور نہ ان کے نہیں کا جواب لکھتا ہے۔ ان دلائل صاحب کے کچھ پھر یہی مذکر بالائے کائنات پر اس پر اس کے میں نہیں جانوں کا پھر ہو گیا۔ اور ہندوئوں کے ہر فرد پر یہاں سے کل جائزہ نہ سنا جائے۔ ان کے ہر کھس آئینہ اسباب و خیر بھی نہ لکھتے ہیں۔ محمد عبداللہ خاں کے گھر کی فراہمی نے لکھا کہ مال مکان محمد فصیح اللہ خاں کا تحصیل دار نے ان کو لکھو وہ جیسا انہیں کے کہتے۔ اور یہاں لکھتے ہیں کہ میں اسباب کو ادیں گے۔ مگر کچھ شامت نہیں ہوتی۔ ہندوئوں کے ہر فرد پر اس کا پھر ہوا اور غور تو اس سٹی جیسی رہی۔ قریب ۲۵ برس قبل کو ہندوئوں کی کال دیا گیا تھا۔ یہاں نکل سکا وہ کل سکا اور باقی سب نہیں رہ گیا۔ ہزاروں کا غربت وضع ہو گیا۔ غریب ہو کر ہیں جہاں جہاں جس کو جس کے گھر میں پناہ ملی جی جی ہیں۔ کل مکانات میں قتل ڈال دیکھتے ہیں۔ تعصب یہ ہے کہ نہ انہیں کوئی مقدمہ ہے نہ ان کوئی اشتہار آیا ہے۔ یہ خلو نہیں کوئی اور شہر ہے یا کوئی نیا زاد لکھنے والا ہے جس کے لیے یہ سب سالانہ کہتے ہیں۔ یہ سب مکانات محمد عبداللہ خاں کے مکانات سے باطل علیہ ہیں ان سے کچھ تعلق لکھا نہیں ہے۔ مگر کوئی نہ کوئی مستانہ نہ غرضی کا جواب دیتا ہے۔ ہندوئوں کو نسل خرمیوں کو دیکھتے خاموش بیٹھتے ہیں۔

شاہی کا وعدہ کر کے چھٹی شہنشاہی کر کے کا جرم ۱۷۰۰
 حیوانات سے ظلم سے پیش آنا ۱۸۰۰
 دیوالیہ نکال دینا ۲۵۶۷
 کوری کی لڑائی کو خفیہ بھگالے جانا ۱۶۰۰
 خود کشی کرنا ۱۲۰۰
 شراب خوری کے جرم میں گرفتار ہونا ۱۷۱۰
 حملہ کرنا ۱۰۹۰
 دیگر متفرق جرم ۸۸۰۰

ریاست میسور :- حضور انور اقدس نے اپنے زمانہ
 قیام ریاست میسور میں ہمارا صاحب میسور کی دعوت
 میں بجاوہ ان کے شکر کے ایک دلچسپ پیسج میں لکھا
 ہے کہ غالباً ہندوستان میں کوئی اور دوسری ریاست
 نہیں ہے کہ جس میں راجہ اور پرجا ایک دوسرے سے
 بہت زیادہ مطمئن ہوں یا جس میں کہ اس اصول کا کہ
 راجہ رعایا کی بہتری کے لئے ہوتا ہے یہاں سے زیادہ
 عملی طور پر برتاؤ ہوتا ہو پھر اس کے بعد ریاست کے
 قحط کے بھی یہ انتظام اور ایام خشک سال میں دہرات
 میں سرکار کے خرچہ برتاؤ اور لوگوں کو ادب اور ڈر
 کر ڈر رہنے کی لاگت سے ریلوے لائن تیار کرنے کا ذکر
 تواریف کے ساتھ کر کے ریاست کے اس رہبر نے نشیو
 یعنی قاضی مقام مجلس کا ذکر کر کے اطمینان اور مسرت کے
 ساتھ کیا کہ جس نے ریاست میسور کے انتظام کو تمام ہندو
 میں نے نظیر ثابت کر دیا ہے۔ وائسرائے بہادر نے فرمایا
 کہ کوئل میں رعایا کے ہر درج اور ہر طبقے کے منتخب آدمی
 شامل ہو کر ہمارا صاحب کی گورنمنٹ کو ملک کی رائے
 سے مدد دے سکتے ہیں۔ اسی ضمن میں اس بات کا بھی
 حوالہ دیا کہ چونکہ انجیل گورنمنٹ ہند کی توجہ بھی اپنی اولیوں
 کے کام اور ممبروں کے بھلنے کی طرف مبذول ہے اس
 لئے ہمارا صاحب کی اس کارروائی کو میں بڑی دھی
 سے دیکھتا ہوں حقیقت میں میسور کے روشن ضمیر ہمارے
 صاحب نے اپنی حکومت کو ہندوستان کی دوسری ریاستوں
 میں نمونہ بنادیا ہوا ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ یہ میری نشیو
 مجلس کے بارے میں ہندوستان کی انگریزی حکومت
 سے بھی ہمارا صاحب میسور کی حکومت فائق ہے۔

صاحب سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے لارڈ ونلوک
 گورنر مدراس کی ان سرٹورٹوشنوں کو جو نو فری ریڈیسنی
 میں انڈیا آفٹھ کے لئے ان سے منظور میں آئی ہیں قدردانی
 کی نظر سے دیکھ کر انہیں تسلیم کیا ہے۔ اور ٹیکس جنرل

ابتدائیں لارڈ میسور کی ظاہری بے پروائی پر سخت حملہ
 کیا تھا اب تسلیم کرتے ہیں کہ جب ہنر سیلنس لارڈ ونلوک
 کو معلوم ہو گیا کہ واقعی خط ان کی توجہ طلب کرتا ہے
 تو انہوں نے خوب دل لگا کر توجہ کی۔ حکام کی یہی سب
 سے اعلیٰ تفریق ہے کہ اگر رعایا کی تکلیف پر نگاہ ہو جائے
 تو پھر ضرور اس کا علاج کریں؟

خبر ہے کہ اس سال بھی روس میں فصل اچھی نہیں
 ہوئی۔ اس سے کوئلے ٹانسی ٹوٹی پیشین گوئی کرتا ہے کہ
 سال آئندہ میں بھی روس خطے سے بچ نہیں سکتا بلکہ
 انگلستان کی فصل بھی خراب ہے۔ اور اضلاع متحرک
 کے فصل بھی زیادہ اطمینان بخش نہیں۔ اس صورت
 میں ہندوستان کے غلے پر یورپ کو گزارہ کرنا پڑیگا۔
 خدا ان کو اگر محالاک یورپ میں غلے کی معمول سے زیادہ
 مانگ ہو تو ہندوستان میں لگے سال سے کایہ
 بچ بھی نہیں سکیگا
 پچھلے روز بھی یہ طلبہ از ایام
 مشکل این بہت کہ ہر روز تیرے پیچھے

پولیس اور اخبارات :- چند ماہ کا عرصہ گزرا
 ہے پہلے اخبار نے زور شور سے اس معاملے پر بحث کی
 تھی کہ پنجاب میں دہلی پولیس کے ساتھ گورنمنٹ کا
 برتاؤ پولیس کے ذریعہ کس طرح ہوتا ہے چنانچہ یہ
 معاملہ اس وقت پنجاب پولیس ایسوسی ایشن نے اس
 باری میں گورنمنٹ کی خدمت میں ایک میموریل پیش کیا
 ارادہ کیا ہے۔ اس میموریل کے مرتب کرنے کے لئے جو
 سب کمیٹی مقرر ہوئی ہے اس میں مسٹر کے۔ این۔ جٹا
 ایڈیٹر سول ملٹری کول لاہور، مسٹر کشمی نارائن صاحب
 پیر سٹریٹ لاواڈیٹر کاسٹھ کا نفرنس گولڈ لاہور اور
 منشی محبوب خان صاحب ایڈیٹر پیر اخبار لاہور شامل
 ہیں۔ میموریل کا مسودہ تیار کر کے اوکل گورنمنٹ کی
 خدمت میں بھیجا جاوے گا۔

ہمارے پاس شکایت پہنچی ہے کہ دو مجھ عقل مندا
 تحصیلدار گولڈ نے انتخاب ممبران میونسپل کمیٹی کے
 وقت ہتھکڑیاں منگوا لیں۔ اور خزانہ سیکرٹری دارمیری
 کو کسی سے اٹھا دیا اور اس سے سخت کلامی بھی کی۔
 چنانچہ اس وجہ سے اس کے دو گار اور لئے دیئے گئے
 چلے گئے۔ اس نے اس امر کی نالش ہمارا صاحب ڈپٹی کمشنر
 گدیہ کی خدمت میں دائر کی لیکن وہ خارج ہو گئی۔ اب

صاحب کمشنر بہادر موقع پر تحقیقات کے لئے ۲۱ نومبر کو
 جائیں گے۔ سوائے ایک نامہ نگار کی تحریر کے ہمارے
 پاس اس شکایت کے صحیح باور کرنے کے اسباب موجود
 نہیں تاہم اگر جگہ اس کے تحصیلدار صاحب نے ایک
 امیدوار میرے ایسا سلوک کیا ہے تو وہ ضرور صاحب
 کمشنر کی تحقیقات کے قابل ہے۔ لیکن ساتھ ہی ہم کو یہ
 بھی حکما یاد کیا ہے کہ موقع کی تحقیقات ضرور تحصیلدار
 کے حق میں ہوگی۔ ہم جگہ انوں کے صاحب سے اس واقعہ
 کی کیفیت معلوم کرنا چاہتے ہیں۔

حیدرآباد کے مشہور پمفلٹ کا مقدمہ :-
 جب نواب ہمدی حسن کو مسٹر کے پمفلٹ پر ازالہ
 حیثیت عرفی کا دعویٰ کرنے کی صلاح دی گئی تھی اس
 وقت کس کو معلوم تھا کہ سٹیٹ کو اس بیعتی کی تحقیقات
 کرنے میں اور کتابت عزت ہونا پڑیگا۔ اگر تاہم مسٹر ہمدی
 اپنی عزت اپنے امثال و اقربان میں بجالا رکھنے کے لئے
 ایسے مقدمے کی ضرورت تھی۔ لیکن عدالت میں جا کر جو
 جو گل کھلے ان سے مسٹر ہمدی حسن پر ثابت ہوا کہ حقیقت
 میں مسٹر اتو کوئی اس کا مد مقابل نہیں ہے بلکہ کبھی
 اور بڑی بڑی دھرم آتما موہ میں جو کسی نہ کسی وجہ سے
 اس سے ناراض ہیں۔ اوہ میں جا کر جو کچھ حسن نے
 اظہار کئے ہیں اور ان میں بیجاری مسٹر ہمدی حسن کے
 سابقہ چال چلن پر راجہ رام پال سنگھ اور سجاد صاحب
 ایڈیٹر ادھر دھج سے بزرگوں نے کئے کئے نکالے ہیں
 ان سے صاف ظاہر ہے کہ بھرے پٹھے سے اور کسی وقت
 کے منتظر تھے۔ اسی مقدمے میں یہ بھی ثلثت از بام ہو گیا
 ہے کہ دو تین سال پہلے فاران آسن کے سر مورخ ڈیوڈنڈ
 نے اسی شبہ پر کہ ہمدی حسن کا اپنی زوجہ سے کچل کر ہوا
 وزیر حیدرآباد سے جواب طلب کیا تھا۔ ادھر حیدرآباد میں
 مسٹر ہمدی حسن گورنمنٹ نظام کی طرف سے کسی پوٹینکل
 ضرورت کی وجہ سے یکطرفہ قطع کئے گئے اور ان کے دوست
 نواب مشتاق حسین بھی متوفان کر کے خارج السبل کئے گئے۔

اس سے اس بیچارے کا زور اور سوخ اس قدر کم ہو گیا کہ
 ان کو مقدمہ و بال جان معلوم ہونے لگا۔ ساتھ ہی مسٹر
 وزیر شری پیر سٹریٹ لائے جو ان کی طرف سے پیر و کار بھی
 مقدمے کی پیر وئی نہ معلوم کس وجہ سے چھوڑ دی۔ پھر مسٹر
 فرز نے پیر وئی شروع کی اور چھوٹے میں بھی مسٹر انڈری
 کی پیر وئی کی۔ اب مسٹر وردرا ایاب بنگالی پیر سٹریٹ و کار
 ہوئے ہیں۔ یہ کتنی بدقسمتی کی بات ہے کہ پیر سٹریٹ مقدمہ
 چھوڑ دیتے ہیں۔ مسٹر وردرا کے عدالت میں شکایت

پیشہ اخبار

لاہور۔ یوم دوشنبہ۔ ۲۸۔ نومبر ۱۹۲۸ء

میونسپل کمیٹی اوزینداران لاہور

ہفتہ گزشتہ کے ہر ممراسلات میں زمینداران لاہور کی تکالیف کے متعلق ایک مرسالت شائع ہو چکی ہے۔ یہ ایک عرضی کا مضمون ہے جو لاہور کے زمینداروں نے ٹرانسپیرینٹ ٹریڈنگ ہارور افیڈٹ گورنر پنجاب کی دفتر میں بغرض دادرسی ارسال کی ہے۔ اس میں نہایت درزاگ حالات میں ظاہر کیا گیا ہے کہ میونسپل لاہور (۱) شہر کے چاروں طرف ایسی حدود اپنے لئے مختص کر رکھی جن کے اندر قریب دو سو چابوت لاہور کی زمینیں آگئی ہیں۔ میونسپل کمیٹی نے حفظ تحت کے خیال پر ان زمینوں میں غلامت کی کھاڈولنے کی ممانعت کر دی ہے چنانچہ اس قاعدے کے خلاف ورزی میں کئی ایک زمینداروں کو جرمانے کی سزا ہو چکی ہے۔ لیکن اگر ان کھیتوں میں کھاڈول جائے تو ان میں کچھ پیدا نہیں ہوتا۔ لاہور کے ارد گرد کے سات دیہات کی زمینوں کی مخصوص حیثیت صرف اسی لئے فوج کے دیہات سے بڑھا کر کی گئی تھی کہ ان میں شہر کے میلے کے استعمال سے سال میں ترکاری وغیرہ قیمتی نباتات کی فصلیں پر سکتی تھیں۔ یہاں جبکہ لو بالکل نہیں ڈالی جاتی تمام زمینیں ویران ہو گئی ہیں اور ان میں کچھ پیدا نہیں ہو سکتا۔

(۲) شہر کا کوڑا کرکٹ جو کسی زمانے میں بالکل مفت ملتا تھا اور پھر کمیٹی نے صرف پچیس گاڑیاں مفت ہم لوگوں کو منظور کی گورنٹ دینا منظور کیا ہوا تھا وہ بھی ضبط کیا گیا۔

(۳) جو پیداوار اشل غلہ یا کھجے یا نیشکر یا ساگ یا ت۔ شلچ۔ آلو وغیرہ۔ مویشی کا چارہ ہم لوگ اپنے گھر کے استعمال کے لئے بھی کھیتوں سے شہر میں لاتے ہیں اس پر بھی محصول چوگی اسولے عس بارہ چابوت کے لئے بمقابلہ برب چابوت کے لئے حقیقت نہیں رکھتے، لیا جاتا ہے۔ جو ہم لوگوں کے لئے بڑی تکلیف کا باعث ہے۔ اور ہم اس قسم کے کمیٹی کے سلوک سے براہ مہرے جلتے ہیں۔ اس لئے یا تو ان قواعد میں ترمیم کی جائے یا ہمیں ہماری زمینوں کی قیمت بل جادو کر ہم کسی اور جگہ جا کر آباد ہوں۔

میں حکام مصلح امید ہے قابل نمائش اشیا کی خریداری میں آؤ بھی کو شش کریں گے ۲۸ نومبر ۱۹۲۸ء کی کمیٹی نے فیصلہ کیا۔ اور آئینہ شلچین صاحب کی پورے پچیس جس کی شکل صاحب نے تاج کی ہے۔ یہاں پر یہ شہر کا لاہور بھی دھرم چوں کی خبر لیا کرتا تھا۔ اس لئے اس سے بھی تبادلہ خبر کر دیا گیا ہے۔ آگنی پوری صاحب کی مصلح کو خوب مزید اطلاع سوچا ہے۔

لاہور آریہ مصلح کا مندر صواں سالانہ جلسہ ۲۷ ۲۸ نومبر کو ہوا اسناد کیفیت آئندہ رج ہوگی۔

گورنٹ پنجاب نے وارنٹ کی ہے کہ مصلح دہلی۔ لاہور راولپنڈی اور ریشاوی کے عدالت سے شش میں جو رسی پانچ آدمیوں سے زیادہ کی ہوگی۔

ہمیں میونسپل اور ڈسٹرکٹ فدر کے روپے سے ایک چھوٹی سی پبلک لائبریری کھلی ہے جسے اب تو اندر قریب نہیں رہے۔ لاہور میں بیکلاس دوس ڈیپارٹمنٹ کے چوتھے درجے کے اکاؤنٹنٹوں کا امتحان ہوا ہے۔ اس کے قریب امیدوار ہیں۔ مگر اسامی ایک بھی غامی نہیں صرف نوکری کے لئے امیدوار لوگ سرٹیفکٹ حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

الانہ مفت رام صاحب شکار پورہ آریہ محسٹری و ستر در شہر ۲۸ نومبر کے لئے شہر سے امرتسر میں بلایا جھنڈا سنگھ کے متعل ایک مسٹر کٹ کا کتب خانہ کھولا ہے۔ اس کا نام مسٹر رام سنگھ کٹ کتب خانہ ہے جو کالہ سنگھ رام کی ہمت سے کتب خانہ ہے۔

پاؤری میں جب لائٹ صاحب پنجاب پہنچے تو شش پاؤری کی دعوت پر جو شش کے نابالغ جوانوں کے منظور زمین کی سکراب صاحب دو جوان کی دعوت دو جوانوں میں منظور کی اور ملاقات سے مسرور ہوئے۔ شش صاحب پاؤری نے پہلے اجازت اس دعوت کی کثیر صاحب سے حاصل کی تھی اور پھر لاہور کے جیس کا ج سے صحت لیکر آئے تھے۔ شش صاحب نے ان کو طلب کیا ہارچ کا غناٹ کیا۔ شش فضل الہی صاحب دس پریڈٹ میونسپلٹی بھیو جملے کے یکمیشن دیال مرحوم کے مقرر ہوئے۔

(مصرحد)

زمینت جگر ۱۶ نوں کو مٹرک پولیٹیکل انسٹرورم کے اس جن میں پیکانی بھی تھا حاضر ہو گیا ہے۔

کرمل ڈیونڈیک سو آدمی اور دو توپیں لیکر گلگت سے سرحد گلگت کو بڑھ رہا ہے۔ کیونکہ افضل الملک کے مرنے کی وجہ سے سرحد کا اندیشہ ہے۔

امیر صاحب نے اپنے بچہ مٹرین کو حکم دیا ہے کہ ہم ہزار جات میں جو قریب شمال ہی ہے ان کے لئے قریب سکر لیا جاوے۔ انسر دل کے لئے سونے کا اور سپاہیوں کے لئے جمانی کا۔

سول ملٹی گرنٹ کھلے ہو کوئی مرتبہ نامہ نگاروں نے خبر بھی ہے اور اب پھر اسکی تائید مجرم مقام سے ہوئی ہے کہ جبکہ گورنٹ ہونے پر امیر صاحب سے جلال آباد دشمن سے اتفاق کیا تو امیر صاحب ایک تحفہ سولہ زاروں کے پاس بھیجا جس میں صاف صاف تھک دیا کہ اگر انگریزوں کو وائس ریس امیر صاحب کو کوئی فوجی پاؤلیوٹیک سولنگا۔ اور اس الزام کی تصدیق کی کوشش کی گئی ہے۔ مگر ہم اس کو قبول نہیں کرتے۔ امیر صاحب انگریزوں سے جنگ لانا بھی منظور نہیں کرتے۔

ہم نے اس عرضی کے مضمون کو مین مراتب میں تقسیم کر دیا ہے۔ اور ہماری رائے میں تینوں اس قابل ہیں کہ پھر ہزار زبا القابہ اور کمیٹی کے پریڈٹ سٹر قشا صاحب ڈیٹی کٹر لاہور تو تھوڑا ہیں۔ امر اول کی بابت زمینداروں کا غڈر معقول ہے کہ کمیٹی کا حفظ صحت کا غڈر بھی ایک حرکت معقول ہے بشرطیکہ ایسے کھیتوں کا آبادی کے قریب مقرر صحت ہونا پکے ثابت ہو چکا ہو جس کھیتوں کا معاملہ صرف ایسی لئے دوسری زمینوں سے زیادہ مقرر کیا گیا ہے کہ ان میں بھی اور قریبی فصلیں پیدا ہوتی ہیں۔ جب ان میں کھاڈولنے کی بھی اجازت نہ دی جائے تو پھر ان میں بھی فصلیں کیا خاک ہوگی۔ بلکہ ستر کی سال تک زمینیں بخر ہو جائیں گی۔ اس سے یا تو کمیٹی ان زمینوں کا معاوضہ دیگر زمینداروں کو یہاں سے حصص کر دے اور یا انہیں بدستور کاشت کرنے دے اور دوسری نسبت کمیٹی کو اختیار ہے جیسا چاہے کہ لیکن امر سوم کے متعلق کمیٹی بھی انصاف کا رواد نہیں کر سکتی جب تک کہ وہ غریب زمینداروں کی ان اشیاء کو محصول دہی سے بری نہ کر دے کہ جو ان کے گھروں میں خراج ہوتی ہیں۔ مثلاً ایک زمیندار اگر گھر میں ایک گھٹا چائے کا لانا ہے تو چوگی کا محصول اس سے محصول مانگتا ہے۔ یہ بڑے ظلم کی بات ہے۔ شاید اس کا ہوا ہوا محصول سے معاف ہے لیکن کیا وہ ہے کہ زمیندار کی صحت سے ہی چارہ کاٹ کر لاوے۔ اور اس کی اپنی سید کی چوگی ترکاری وغیرہ اجناس پر بھی شہر کے اندر داخل ہونے سے اس سے محصول لے لیا جاوے۔ یہ چند وجوہات ہیں جن کی بنا پر ہم نے ان غریب لوگوں کی غرضداشت کو اپنی رائے کے ساتھ اپنی سعادت گستر لوکل گورنٹ کے مضمون میں پیش کر نیکی جرات کی ہے۔

دیگر اہل الضیحت و خود راضیحت۔ انگلستان کا انبار ٹوٹھا یا مال گرنٹ کے حوالے سے کھلتا ہے۔ گزشتہ سال میں انگلستان کی ایک خاص جماعت کے جو رہنما قدس اور تقوی کے لئے مشہور ہے اور جو گنہگاروں کو سب سے راستے پر آئینی تعلیم دیتی ہے۔ سندرج ذیل فرست شرمناک جرموں کی سرزد ہوئی ہے۔ یعنی کہ صرف ایک سال کے عرصے میں انگلستان کے پچیس آف انگلینڈ کے پادریوں سے سب ذیل اعت الیاں ظہور میں آئیں۔ آپ کے کئی جہانی منہاں کے پادریوں میں بھی شامل ہیں اور ہندوستانیوں کی حق کی طرف مٹینچہ کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں۔

مراسلات

کیا ہیفیمہ روایا دوسری ملکوں سے پیدا ہوئی؟

جناب ایڈیٹر صاحب - تسلیم آپ نے جو اپنے پیش قیمت پس اخبار کے کڑمقہ پر ہے میں اس عنوان سے ایک نوٹ لکھنے اور اس میں ان لوگوں کو ایسا وندان میں جواب دینے کا یہ ہونا ہر روایا دوسرے ملکوں کا باعث شدہ ہے۔ حقیقت میں آپ نے پنجاب میں ہر دور کے پہلے سے پہلے جس قدر روایا میں پیش کی ہوئی ہیں ان کو پتہ کر کے جس جونی سے اپنے دعوے کو ثابت کیا ہے اس کے نتیجہ سے ہندو اور دیگر مسلمان آپ کے شکوکہ کے آپ میں جاہل ہوں باقی صورت کے اخبارات بھی اسی طرح کے شوبہ نشین کر کے بعض سرکاری افسروں کی اس خود غرضانہ رائے کو غلط ثابت کر کے اپنے اخبار کو ملنے والی آرٹ مطبوعہ ۲۴ نومبر میں ایک نوٹ دیکھنے جس کا مطلب یہ ہے کہ سال گذشتہ میں جو سنگٹال کے ہندو بہ کثرت عاتراؤں پر جمع ہوئے ہیں اور ان سے پہلے کے محسن مرض کو بری ترقی ہوئی ہے اس لئے سر جارجس ایلٹ صاحب نفست گورنر ہاؤس سنگٹال سے پندرہ سو سیاس باڑی میں کئی سوال دریافت کئے ہیں کہ کیا ہر ایک ہندو کے لئے سنگٹالی یا دوسرے پاک استھانوں میں اسی وقت پر نہا گیا وہاں کے دشمن اور اضروری ہے اور کیا وہ صورت ایسا نہ کرنے کے وہ اپنے مذہب کے اصولوں کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ میں عجیب کرتا ہوں کہ حکام انگریزی کس کس طرح بیچ و ڈال کر اب لوگوں کا میلوں پر جاننا نہ کرنے کے ہیں۔ اسی ہر دور کے تشدد کی روانی بھی ہوئی تھی کہ اس سے دہریہ بھی چونکے گا انتظام ہو رہا ہے جناب ایڈیٹر صاحب - کیا عجیب کی بات نہیں کہ یورپ کے ملکوں میں جہاں سروری بھی اور عرصے زیادہ ہوتی ہے اور انتظام حفظ سخت اور کیا کیا بلاتر کرتے ہیں وہ لوگ ہم سے پہلے ہیں مگر ہیفہ وہاں بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ اور خوب ہی کثرت نکالتے ہیں۔ مثلاً ان کے وہاں ہر دور کا ماں ہے؟ مثلاً قسم ایک نصف مزارع۔ از لاہور

قسنطنیہ کے حالات

جناب ایڈیٹر صاحب - تسلیہ مجھے حال میں ایک خط قسنطنیہ سے وصول ہوا ہے اس میں کئی ایک عام دہریہ کی خبریں درج ہیں۔ اس لئے میں اس کو آپ کے ناظرین کے لئے انگریزوں میں ترجمہ کر کے بھیجتا ہوں۔ آپ تمہیں درج کر دیں وہ ترجمہ یہ ہے۔

اگرچہ آج کل قسنطنیہ کی بیماری یورپ میں ختم ہونے لگی ہوئی ہے مگر سنہ گیارہ کے ہنگری اور اس کا دار السلطنت بیوڈاپسٹ اور دیگر شہر میں یہ وبا پھیل رہی ہے۔

اگرچہ کہتے ہیں کہ مکی ہیفہ صلاک ایران میں بھی کسی قدر کم ہو گیا ہے مگر جو لوگوں اس شہر تک نہیں تیار ہوئے اس کو اصل حقیقت سے آگاہی ہوئی مشکل ہے۔

میں نے پہلے خبریں بھی لکھا تھیں کہ شوکت آباد حضرت سلطان المعظم نے ڈاکٹر علیہ بادشاہ کے ساتھ دوسرے جن ڈاکٹر اور جینر کا ہندو اور دیگر روایا کی روایات دیگر جانب ایران روانہ کیا ہے

اگرچہ ان کے وصول کی نسبت آج تک کوئی خبر نہیں آئی مگر امید ہے کہ ایک دو روز تک ان کے پہنچنے کی ہذرینہ نہ کر کے خبر آجائیگی۔

تشریف گوشت نے استانبول اور تمام سرحدوں پر بہت سی تمکین دھونی دینے کی کھول دی ہوئی ہیں اور ہر طرف کو انشان سخت مقرر کیا گیا ہے زندہ لیا کو انشان جیسا کہ بھی ہندوستان میں سنا جا رہا ہے کہ ہندوؤں کو بے ایمان و خوش ایک جگہ دھونی میں پھیرا چھوڑے ہیں بلکہ سب مسافروں کو ان کی اشیائے قیمت ان کوں میں دھونی دی جا رہی ہے۔ اور جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کو اس کے جائیں فوراً اجازت ملتی ہے۔

ہر ایک محل دھونی دینے کی ایک ہزار پانچ سو پونڈ کی ہے جو بہت سے کارگر اور مزدوروں کی مدد سے چند روز میں تمام مطلوب پر استوار کیا جاتی ہے دینے وقت کچھی یا انگریزی نہیں ہوا۔

آج کل اندر کے بھی تک استانبول اس آفت سے محفوظ ہے۔

لیکن سب لوگ اس بات سے ڈرتے ہیں کہ یہ مرض یورپ کی ٹرین کے ذریعہ سے کہیں اس شہر استانبول میں داخل نہ ہو۔

اگرچہ یہ مرض انالوئی کی طرف ارض روم نام نہ نہیں جو کہ وہاں کی سرحد پر واقع ہے داخل ہو کر روزانہ میں پندرہ کس اور چند توں بھی واقع ہوئی شروع ہوئی تھیں مگر تشریف گوشت نے مذکور شہر میں بہت سے دواخانے کھول دیئے اور اشتہار دیا کہ کیا فقیر اور کیا غنی سب لوگ ہر قسم کی بیماری کے لئے ان دواخانوں سے مفت دوائے سکتے ہیں اور نیز گورنمنٹ کی طرف سے بہت سوا کر بھی مقرر کئے گئے ہیں جو خواہ کسی قسم کی بیماری ہو فقیر و غنی کو مفت دیکھیں اور مفت لے سکیں۔ یہ اشتہار آفیشل طور پر تشریف گوشت گورنمنٹ کی طرف سے سب لوگوں کے کان تک پہنچ گیا تھا۔ بہت سے ڈاکٹر اس کام کے لئے خاص استانبول سے بھی بھیجے گئے تھے۔

قطعہ میں میں کچھ شک نہیں کہ ہمارے دوست انگریزوں کے ہماؤں نے پہلے سے کام میں داخل کیا ہوگا۔ اگرچہ بڑے میں کچھ مدت تک یہ مرض اپنی کارروائی کرتا رہا ہے مگر سیٹھری افسیری رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ ۲۸ روز سے وہاں بھی کوئی کیس اور نہ تکرر واقع ہوئی۔

محررہ ۲۸ نومبر ۱۹۲۲ء - از استانبول خاص

پیرس کے کام کنیہ والوں سے تیل

صاحبان - آپ کو غالباً معلوم ہوگا کہ ولایت میں سر کہیں صاحب بہادر کی کوشش سے ایک سوسائٹی اس مقصد کے لئے قائم ہوئی ہے۔ کہ لوگوں سے شراب نوشی چھوڑا دینی ہے۔ اور اس برائی سے اپنے ہونٹوں و دل و زبان کو عموماً اور ہندوستان کو خصوصاً بچا جاوے۔ یوں تو ولایت میں سینکڑوں مجمع پیرس کا کام کرنے کے لئے موجود ہیں۔ لیکن جس کا میں نے ذکر کیا ہے اس کا وجود ہندوستان کے بہت شہر میں ہے۔ کیونکہ یہ سارے ہندوستان ہی کی خاطر ہے کہ مسٹر سمیت صاحب و مسٹر طین صاحب جیسے باہمت جوان رعد ان کا جھلا کرے۔ لڑتے ہیں۔ اور انہیں کی محنت کا نتیجہ ہے کہ انکار کے بہت سے قواعد میں ترمیم ہوئی ہے۔ اور انہیں کی کوشش پر ہندوستان کو اپنی بھلائی کا ہر وہ

ہے۔ کیونکہ ہندوستان کو جب تک دوسرے ملک کے لوگوں کا بیزار نہ کریں یہ غفلت کو نہیں چھوڑیں گے۔ اس سوسائٹی کا ایک سہ ماہی رسالہ نام انکاری نکلتا ہے جس میں عہد مضامین کے علاوہ مختلف سوسائٹیوں کے کام کی رپورٹ مختصر چھپتی ہے۔ اور صرف اس رسالے کی طفیل معلوم ہوتا رہتا ہے کہ ہندوستان کے مختلف حصوں میں پیرس کے متعلق کس طرح پر اور کیا کیا کام ہو رہا ہے۔ کیونکہ ہندوستان میں تو کوئی رسالہ اس قسم کا موجود نہیں۔ جو کہ ایسے رسالے کے ہندوستان میں سخت ضرورت ہے۔ اس لئے میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ ہمارا ایک رسالہ نکالا جائے جس میں پیرس سوسائٹیوں کی رپورٹیں۔ پیکر اور خبریں درج ہو کر ان کا کام کوئے والوں کو پتہ لگے کہ اس پہلو میں کس قدر ترقی ہوئی ہے یا ہو رہی ہے۔ اس واسطے میں پیرس سوسائٹیوں کے سرکاری صاحبان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ براہ کراؤں اس کام میں اپنی رشتے راقم کو مدد کے اختیاریہ منوں کرس۔ اور انہیں کہ وہ اس خیال کو کہاں تک درست سمجھتے ہیں اور کس طرح مدد دینے کو تیار ہیں۔ اگر کوئی صاحب لاہور میں یا کسی اور شہر جگہ میں اس کام کے کرنے کا ذمہ لیں تو بہت مناسب ہوگا۔

المخلص نرائنداس ملک سکرٹری سید آف پروپ۔

کوئٹہ بلوچستان

ایک حکیم نے دوا سے کچھ طب کی کتابیں مستعار لے لیں۔ اس بچارے نے کہیں سے مانگ کر دی تھیں۔ غرض کہ نے باوجود اصرار کیا کہ کتابیں اس نہ دیں۔ اور اپنے دوا کے خط کے جواب میں جو دیکھ خط لکھا کہ کم از کم ان کتابوں کا نمونہ ہے۔ اس کو ایک صاحب فائدہ عام کے لئے بھجف نقل کر کے بھیجے ہیں۔ رہنمائی۔

تسلیان اللہ - محمد لشکر دسلام علی بنی اللہ

ایک خط نمونہ از الفاطیہ اومانہ وکینہ۔ وکلمات وخواشنہ دل بے باکانہ کا خزینہ۔ دل کا تپ ایسا ہے اتفاق سے لبونہ مخاطب صاحب ہر یکم فتنہ ہو کر اخیر۔ کچھ نہیں۔ پیارے لبریزم ایک قسط کی نہیں سمائی۔ مگر غیروں کو نصیحت خود نصیحت سے انکل ہے آگاہی۔ وطلب کتاب نور جوش۔ از وادون قرصہ وندہ خلائی یا خاوش۔ جواب مختصر کا طالب۔ جواب میں بخواب بقالب کتبہ احوال نموشی۔ نظر سے گزرا کیا گوارہ

شیخ ابراہیم ابن حاجی موسیٰ جی منگادون علامہ پرنکال۔ ایسا صاحب ایک نیا جھگڑا قصبہ جوہر کھڑو علاقہ سون میں پیدا ہوا۔ صاحب مولوی عبدالحی و حافظ محمد یوسف واعد صاحب سے وہاں کے لوگوں نے سوال کیا کہ شب بھر جرج میں حضرت غوث کی روح نے کن کہا دیا۔ وہاں کن عادیہ کی کیا تھی۔ بالقرض ویا توہر قحلا اور قحلا صبح ہے یا غلط۔ دوم فرشتہ کا حضرت کے سر کی روح زبیل میں کہ کے لکھا تھا تھا حضرت غوث نے چھین لی۔ دو نوکر تین آپ کی کہیں ثابت ہیں یا نہیں۔ ان دونوں صاحبوں نے فرما دیا کہ ہاں صبح ہیں۔ اب وہاں کے ان دونوں کرامات کی سن چاہتے ہیں۔ دیکھا چاہئے اب مولانا ان کا ثبوت کس طرح کرتے ہیں؟

مذاق

کتنے میں زمانہ سابق میں جلاہول کی قوم اس درجہ تک
سادہ تھی کہ آپ جلاہ صاحب اس گرم ہونی میں کوئی برائی تو آپ حکیم
کے پاس لیجا کر سننے لگا۔ جناب اس کو تب چڑھی ہوئی ہے آپ نے
سادہ لوح سمجھ کر کہا۔ کہ بھئی اس کو رسی باندھ کر کنوئیں میں دھوئیں
غوطے دینے سے تپ نفع ہو جاوے گی۔ چنانچہ ایسا ہی کر لیا۔ رانی
سرور ہو گئی۔ جلاہ مارے خوشی کے کودتا اور غوٹوں سے مخاطب
ہو کر کہتا تھا۔ کہ آپ کا محرب تسخیر کیا۔ اس باجر کے غوطے
دن بعد جو لہس کی والدہ کو تپ چڑھ گئی۔ آپ نے بجائیں کے
اتفاق رائے سے ماں کے گلے میں رسی باندھ کر کنوئیں میں تین
جار غوطے دیدیے۔ غوطوں کا کھانا اور لاش کا سر دھونا بچا۔
ان کو تہ اندیشوں کے بحال کھینچے لاش کھا کھٹ جائسے تو
جو نظر آئے تو سب کے سر متفق القہر ہو کر بول اٹھے کہ
اماں صاحبہ ابھی تو تب دروہی ہے ماں اگر سر لےنا

کسی دعوت کی مجلس میں کسی ایک عقلمین جمع تھے کسی صاحب کی داڑھی میں ہلکے کی حالت میں چانول نکادنا ایک لیا۔ آپ کا درنگار غفلت نہ بولاکہ ”حضرت پبلش بلش گل نشہ است چنانچہ اس نے اٹھ کے دانہ نکال دیا۔ آپ اور ابو اس صاحب نے بھی یہ فقرہ سن لیا اور اپنے درنگار کو ایسے لفظ سے قطع کیا پھر کسی موقع پر حوضیافت کھلنے کا اتفاق ہوا تو آپ نے قبل کھلنے کے بہانہ نصائے حاجت سے اٹھ کر اپنے درنگار سے کہا کہ یہ فقرہ یاد کر لو۔ اور کھلنے کے وقت شہر کی گلیوں کی داڑھی میں اٹھائے اور چند درنگار کی طرف دیکھا اور اشارہ کیا کہ یاد کی ہو فقرہ بولو۔ درنگار صاحب کچھ کے پر حوالہ مطلق تھے وہ فقرہ ”ان کو یاد نہ کیا فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ اپنے پیٹے پاخانے میں کہا تھا آپ کی داڑھی سے جیسا ہولے تمام مجلس میں فقرہ عیا اور حضرت کو نام نہوا پڑا۔

ایک عطار نے ایک امیر کو دعا دے دی کہ وہ اس کے بچے کو شلٹ
 کر دیا۔ ایک روز اس امیر نے اپنی لڑائی سے کہا کہ میں ایک
 دوست کے یہاں قریب شادی میں چلے گا۔ وہاں اس کو بچہ شلٹ
 کر کے کپڑوں میں ڈھونڈی دے گا کہ لباس میں اس کا خوشبودار
 چلے گا۔ لڑائی ڈھونڈی دینے لگی۔ اتفاق سے اس امیر کا گوز
 مار دیا۔ وہ بے پرواہی میں بیٹھی۔ لڑائی سے کہنے لگا کہ عطار نے
 اس کو شلٹ کیا ہے۔ بیابان لڑائی طرف تھی اس نے کہ اگر اس کا مالک
 سے جب کہ یہ بچہ شلٹ تھا خوشبودار تھا جب سے اس کے بچے
 دیات اس وقت سے بدبو دینے لگا ہے۔

رقبت علیہ کے عشر اور عدد

آنگلستان میں جنگل کا رقبہ :- آج سے دس سال پہلے
 آنگلستان میں جنگل کے رقبہ جنگل کے پتھر ۲۶۵۸۰۰۰ ایکڑ تھا اور
 آج ۲۶۹۵۰۰۰ ایکڑ ہے :-

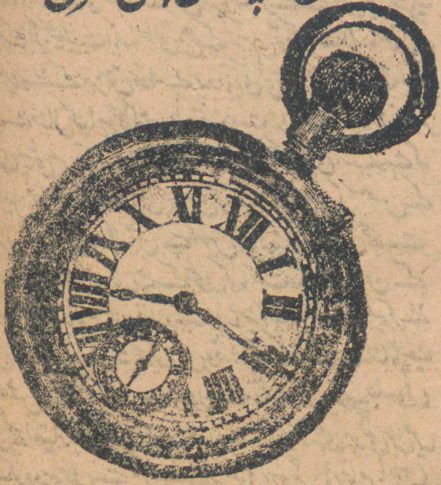
جیاخانے ہندوستان میں :- ہندوستان کے
بیجانوں میں راہبائی لاکھ سے زیادہ قیدی ہر سال میں شمار
کئے جاتے ہیں اور ان کے کئی تیرہ یا چودہ لاکھ روپے سالانہ وضع
کئے گئے ہیں جو کہ مختلف گونا گونہ جائیں لاکھ سے زیادہ روپیہ ہر سال
کے لئے ادا کرتے ہیں ۔

[illegible]

تشریف الراضی سے اموات ۱۸۹۱ء میں دو ہزار سو اسی -
 پانچ سو ساٹھ اور دوسری زہریلے جانوروں کے کاٹنے سے سہ ہزار و ستائیس
 ہزار پیش فیصلہ ہے۔ بنگالہ ۱۸۹۲ء میں ۱۵۰۰ ہزار ۲۶۹ ہزار کے مشرق
 اٹلی اور دوسرے ۳۳۳ ہزار ۶۱۶ ہزار کے مشرق ۲۰۰ ہزار پنجاب

چترال کی فوج میر عمر نامان الملک دلی چترال کے رہے بقول کچھ
ہلے کے بعد ان کے چھوٹے بیٹے افضل الملک نے تخت پر قبضہ کر لیا
اور اسے بیٹے بھائی نظام الملک کی حکومت کا سختی تھا اور حکم میں تھا
اکرم کو دیا۔ اس غصب نے اسی میں سے حمایتوں کو ہلاک بھی کر دیا۔ اتنی
بے نظارہ الملک کے ملک میں جا نہاد ہی مرحوم ہتر نامان الملک ایک
شیر افغان خان کاہل میں بنیاد کو بن چکا حال اس چترال میں دستہ پہنچ
کے وقت افضل الملک کے حکم میں اس کو قتل کر دیا یہ شیر افغان
اس وقت قتل کو دلاؤ کو پہنچ رہے تھے۔ عمر افغان اس شیر افغان کا دین
اور دین میر صاحب بنایا کہ اس کے سر کا تاج پہتے ہیں شیر افغان
ایک صاحب فوج سے مراد پر پہنچ رہی ہے اولیہ صاحب کی فوج اور
میر شغنان اور میر شغنان سے درہ کوئل میں جا پہنچے تھے راجہ چترال
میں راجہ شیر افغان خان کا مقابلہ کر کے۔ ان کے سر پر برتن ملک سے
ان کو کر کے چترال کو آ رہے ہیں انہیں کیا نتیجہ ملتا ہے۔ بعد
انہوں سے معلوم ہوا کہ امیر صاحب کے کا مذکر خیف کو
پہنچے کہ اس میں بھی تیار تھے۔ اور ہتر کی طرح غلام الملک
کے سر پر بھی قتل کیا گیا۔ سول مٹری گڑ پھاہلے کہ
شیر افغان امیر کے طرف دار کو نکال کر ہم اپنے طرف نظام الملک
میں پہنچا میں

دینا تہ سوا اگر وراج و ملاک انار کی لہو
خاص طور پر منگائی ہوئی گھڑی



وینا تھو اچ۔ گارٹی م سال۔ قیمت صرف لکھ
 (اوین فیس یکیل۔ شکل سلہ ریلوے ریلوے)
 مغز ناظرین۔ امیں لے جب سے گھڑوں کی تجارت جاری کی ہے
 سینکڑوں قسم کی نیراں گھڑیاں ہاتھ سے نکل گئی ہیں۔ لہذا بعد تجر
 بسیار مذکورہ لاکھڑی کو اس کی منہ پٹی۔ سیاحت اور چڑیلوں کی پادانی
 دیکھ کر پسند کیا۔ اور اوقات میں خاص فرمائش اپنے نام سے بھیج کر
 سینکڑوں گھڑیاں تیار کر لیں جو ہتھوں ہاتھ کس رہی ہیں۔ گھڑی
 کڈاٹل پر میرا نام لکھا ہوا ہے۔
 المشعر وینا تھو سودا گچ و ملاک انارکلی۔ لاہور

اپنی قسم کی پہلی کتاب
یورپین مذاق کے ایک سوا تصویر لطیف

یہ کتاب جو حال میں مطبع خاوم التعليمی پنجاب میں
طبع ہوئی ہے۔ یورپ اور خصوصاً انگلستان کے مختلف
مذاق کے ایک سو نہایت دلچسپ اور ہنساتے والے
لطیفوں پر مشتمل ہے۔ لطف یہ ہے کہ ہر لطیف کے ساتھ
اسی مطلب کی تصویر بھی چھپائی گئی ہے جو مطلب اور
مذاق کو دو بالا کر دیتی ہے۔ اس سے کسی لطف سے
معلوم ہو سکتا ہے کہ یورپ اور خصوصاً انگلستان کی
عورتوں اور مردوں کا مذاق کیسا پُر لطف ہوتا ہے۔ ۶-
قیمت پر ختم صاحب یہ انشاء لاہور سے مل سکتا ہے۔
فیس دیکھو بکے ایل میں ۶۰۰ حصول بڑا کم محاف ۶

نہایت

امید پر مذاق - ثمره اول - صفحہ ۲۰۰ - قیمت ۱۰۰۰ - محصول ڈاکہ
المشتر امیر سنگھ صاحب دار الکتاب انبالہ صدر بازار

بی۔ ڈی۔ غلام نبی اینٹ کو میانہ پورہ سیالکوٹ

اس کا رخ ہے میں سامان کرکٹ وغیرہ کا بہت عمدہ - مضبوط اور سستا
 سوائے کرکٹ کے لائننس - بیٹننس - ریکیٹ اور پولو وغیرہ بھی
 عمدہ تیار کرتے ہیں - ان کی فرسٹ علیحدہ انگریزی میں طلب فرما کر
 تفصیل اسباب کرکٹ وغیرہ :-

کرکٹ میٹ آل لمکا کین پینڈل براؤن پیچھ کرکٹ میٹ ڈبل کین
پینڈل بیٹ ایف اسٹنگل کین پینڈل جی کرکٹ میٹ شتی میٹ جی چوٹے
شتی میٹ میٹھ وک میٹ یلر شتی فی سٹ ٹم پیچھ وکٹ میٹ یلر
فی سٹ ٹم (بال) گیند شتی فی بال ۱۲ میٹ بالی بال میٹ شتی
بال ہر حال فی ریجیٹ لٹھ و بالی بیٹ ایبل مارسل روانہ ہوگا

صحیح نمائے ازدواج

یہ علم طب کی بے نظیر کتاب جو زمانہ حال کی تحقیقات کے مطابق
زردی کی زندگی کی برکات ظاہر کر کے ان کو بحال رکھنے اور ان سے
خوشحالی حاصل کر لینے کا ذریعہ ہے۔ ہر نرسے حال میں ڈاکٹر میرزا محمد
الکریم صاحب خلف جناب میرزا اعظم بیگ صاحب فخر کراچی
شمالی بورڈ نے تفسیق کی ہے اور قسط بندی میں نہایت خوشحالی کے
پھل سے باقویہ بھی ہے۔ یہ کتاب میں اس کا مفصل
یوٹیج ہے۔ زیادہ حالت مطالعہ کتاب سے معلوم ہر کسی میں
جس فراموشی کتاب کے ترجمے بہت کچھ افراد کے یوروپ کتاب
بنار کی ہے وہ یوروپ میں ۵۰ امر تچھ چکی ہے۔ اور یوروپ کی
مٹی زبانوں میں موجود ہے قیمت فی جلد دو روپے ہے
کارخانہ طبہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہے

بیمبلی رام کی گولیاں

یہ گولیاں دیکھی تھیں کہ مع کوئی نہیں اس کے ہیں۔ بیان کو تیار کرنے میں بھلا وہ اس کے اعتراض ذیل کو فائدہ مند ہیں۔ درود سہروردی حضرت بشارت۔ وجہ مفاصل ہر قسم اور سوائے اس کے کہ جو بیان سے دور کرنا نہیں گولیاں کا کام ہے۔ لذت موجود ہیں طریق استعمال ہمراہ اس کیفیت پر کج جس میں پچاس گولیاں میں صرف ہر
المشترعی رام۔ دروازہ نو ہری۔ چوک مٹی۔ لاہور

ضرورت دیکھئے

ملکی زمین و سادہ سکر بندر شیشی۔ سوال شیشی خاص قہاری بہار۔
 وکیل سکاہ زور در نیم زو سادہ گوان و اسکے کپڑوں کے۔ لونی سفید و
 خچہ چٹیل شیشی و قہاری بہار ساختہ بمانتہ قسم چادری صوفی کرم
 سی سفید سبز ہری بہی۔ بیجاویں ہرقم لائق پوشش اسیران میں
 مات خوبصورت شال و دورا قیمت چھپے پوئیو پوئیو سبیل روانہ کچا
 ملکی میں محصول مکیشنی آرد و زعفران
 لاش محمد کریم الدین کیسی۔ پلٹن ۱۷ کو مٹہ۔ بلوچستان

حمائل شریف عکسی

مطبوعہ لندن - قیمت محمد علی علی بی جلد ہمسرا

نماز

ایرلن جو ایک سوداگر بیٹیاں بیچ کر گیا، جو
کسی زمانے میں امیر بیٹیاں پہنا کرتے تھیں۔ خاص
عام کو مطلع کرتا ہوں کہ سوداگر صاحب تھوڑے دن
یہاں ہکر وطن کو واپس جاوینگے۔ میں جس صاحب کو
حضرت ہمدرد پرہیزگر کیس ورنہ شکایت رہ جاوے گی اور
میں یقین دلاتا ہوں کہ پھر دستیاب ہونا ایسی چیز کا
ایسوداگوں سے ناممکن ہے۔ رنگ بادامی یا شتری ہو
مسابنی یا کرنا یا پورے گرد کوئی کڑی قیمت نمبر اول چھپ
روپیہ نمبر دوم چھپ۔ نیز اگر سیلو اکسکو انا ہونو ناپ
بھیج دیں اور خط پر پور پور اپتہ لکھیں :

نزدک

سید ابوالحسن علی حسینی

بال اڑانے کا عجیب پودر
 یہ پودہ گرم پانی سے لگانے سے دم بھر میں بال بالکل ہوتا
 دیتا ہے۔ اور طرفہ یہ ہے کہ جلد کو کسی قسم کا ضرر نہیں پہنچاتا میت
 فی ذہبہ مرخص و حاصل ڈاک علاوہ ۴
 کارخانہ پیپہ اخبار لاہور سے مل سکتا ہے
 پودہ کی عمل کی بہت سی سنات موجود ہیں۔ چنانچہ ذیل کی
 تازہ شہادت ملاحظہ فرمائیے۔
 "جناب من۔ بوجہ تسلیم آنکہ جو کسک آپ نے بال اکھاڑنے
 والے پودہ کا بنام منشی..... روانہ کیا تھا وہ تجربے میں نہایت
 ہی عمدہ نکلا۔ اس سے تصدیق دیا جاتا ہے کہ ایک کسک پودہ بال
 اکھاڑنے کا بڑا ہی بلدیہ ہے اسیل پارسل آؤ بھیجیوں" ۴
 الراقم حسام الدین سخاوی۔ ملک ملو حیات۔ ۶ نومبر ۱۹۲۸ء

روزم و نرم

اور وزیران کا ایک تاریخی مجموعہ ناول - قنوج کی اطرائی سلطان
شہراب الدین کی فتح - راجہ جرجنت کی شکست کا ایک باثر قصہ - غازیان
اسلام - ولیران راجپوت کی شجاعت کا ایک اعلیٰ نمونہ - حسن کے راز و نیاز
عشق کے سوز و سادگی ایک صلی تصویر جس کے قصے کی عمدگی مضامین
اور انداز دیکھنے سے ظاہر ہوگی۔ منگول تاجہ ایلخان کے اہمیت مصر
المشرق میں پھیلنے والی بادشاہی کا بجز ایک ایسی ہی لاجورد

مطبع خادم التعليم پنجاب انارکلی لاہور میں باہتمام منشی محبوب عالم ایڈیٹر و ریڈر پرائیمر کے چھپا اور شائع ہوا

نصیر و معمار (۱۰) بولا ولد خبراتی معمار (۱۱) عوض سپر خبراتی معمار (۱۲) اسماعیل ولد کند معمار (۱۳) عمر معمار (۱۴) بولی ولد محمد و (۱۵) احمد ولد محمد و (۱۶) محمود ولد اسد اللہ مری (۱۷) حافظ علیہ الزعم اس کا بھی آدھا گھر جیند میں بھی ہے، ان لوگوں میں سے بعض لوگ کونسل کے وقت سے پہلے کے بھی آئے ہوئے ہیں

کیا اس قدر حالات ظلم و ستم کے اپنے معدلت گستر انصاف پرور حاکم وقت حضور نقشب گورنر ہما در پنجاب کی خدمت میں پیش کر کے اب بھی ہم ان کی توجہ کو اس معاملے کی جانب مصروف نہیں کر سکتے کہ جس سے بہت سے بے گناہ عذاب جہنم رہے ہیں گورنمنٹ انگریزی کا میٹل اور ضرب المثل انصاف جو بھی گوارا نہیں کر سکتا کہ امیر کابل جیسا ایک خود مختار بادشاہ اپنے ملک میں ظلم کرے۔ وہ اس بات کو جھلک گوارا کر سکے گا کہ جیند میں ایک ماتحت ریاست میں جس کی حکومت کے نیک و بد کی وہ خود متہ وار ہے ایسے ظلم روا رکھے جائیں۔ اس لئے اب بھی جیسا کہ یہ تلخیز اخبار پہلے بھی عرض کر چکے ہیں دو یا چار ہندو اور مسلمان افسروں کی مخلوط کمیشن اس معاملے کی تحقیقات کے لئے مقرر کی جائے۔ یا کوئی ایک ہی شخص مزاج انگریز افسر اس کام کے لئے متعین ہو تاکہ گورنمنٹ پر امر حق واضح ہو جاوے۔ اور مظلوم ناکرہ گناہ عذاب سے رہائی پائیں۔ ہم کو معلوم ہوا ہے کہ کونسل نے اس معاملے کی آخری تحقیقات کے لئے جس شخص کو مقرر کیا تھا اس میں دس ہندو اور دو مسلمان ممبر تھے۔ دو ممبروں کی بمقابلہ دس کے جو وقت رائے کی ہو سکتی ہے وہ ظاہر ہے

منجملہ افریضوں کے ہم کو یہ بھی حیرت سے معلوم ہوا ہے کہ کونسل نے اس مقدمے کے متعلق مشورہ لینے کے لئے ہڈیاں اور نا جھکی ریاستوں میں بھی اپنے وکیل بھیجے۔ چنانچہ تحقیقات کی کٹن میں چار شخص ان وکیلوں میں سے بھی تھے۔ حیرت ہے کہ کونسل کو ایسی کیا مصیبت پیش آئی تھی کہ اس نے ہمسایہ ریاستوں سے بھی مشورہ مانگا۔ ہڈیاں کے دورانہ پیش الہکاروں نے اس مقدمے کا تمام حال من وعن اپنے آدمی بھیج کر باکسی اور طرح دیتا کر لیا تھا اس لئے انہوں نے یہ جواب دیا کہ "مجموع سزا باقی اور بے قصور ناحق نہ مارے جاویں"۔ مہاراجہ صاحب ناخبر سے اصل حال نہیں بیان کیا گیا بلکہ کہا گیا کہ مجرم اپنے قصور کا انکشاف کر چکے ہیں۔ اس لئے انہوں نے کہا کہ واجب سزا دی جاوے

اس مضمون کو ختم کرنے سے پیشتر اتنا لکھ دیا بہت

ضروری ہے کہ مسلمان رعایا جیند کے موتی ہمارے اور اس کے پستے نا بالغ ہمارا ج کی کس قدر خیر خواہ ہے۔ ان لوگوں کو پورا یقین ہے کہ نا بالغ ہمارا ج پانچ برس کے بعد گدی پر بیٹھ کر یہ سب ظلم موقوف کر دیگا۔ لیکن پانچ برس تک تو موجودہ کونسل ان کا پورے خیال کی تھی ہے۔ اس لئے کونسل کے ممبروں میں سے بھی ایک دو کا تبادلوں کرنا ضروری ہے

کیا ہیفہ ہر دو وار با دوسرے ممبروں کی تہذیب ہو رہی ہے؟ کئی مرتبہ اخبارات میں لکھا گیا ہے اور لوگوں نے زبانی بھی اعتراض کیا ہے کہ ہیفہ ہر سال ہر دو وار کے میلے سے سید ہوتا ہے اور پھر جوں جوں جاتری اپنے اپنے وطن کو جاتے ہیں ملک کے ہر پہلو میں ہیفہ لجاتے ہیں۔ اب جس علاقے میں اب وہ جا اور دیگر بو آٹھ سے بیماری کے پھیلائی کی زیادہ قابلیت ہوتی ہے وہاں ہیفہ زیادہ زور سے پھیل جاتا ہے۔ چنانچہ سال گزشتہ میں جس وجہ سے ہر دو وار کا مشہور گھنٹہ کا میلہ توڑ گیا ہے وہ بھی یہی قرار دیا جاتی ہے کہ ہیفہ کی کئی وارداتیں ہو گئی تھیں۔ لیکن اس اتنے بڑے دعوے کو بلا دلیل پیش کرنا ایک قسم کی بے انصافی ہے۔ ہم نے بھی اس معاملے کی نسبت تحقیقات کی تو نتیجہ عکس معلوم ہوا۔ چنانچہ اس وقت ہم صرف صوبہ پنجاب کے خط و محنت کے سرکاری بیان نامہ اور اپنی تحقیقات کے ذریعے سے ثابت کرتے ہیں کہ اس سال کا ہیفہ ہر دو وار سے پنجاب میں نہیں آیا بلکہ پنجاب میں ہر دو وار کے میلے سے بہت دن پہلے ہی وارداتیں ہیفہ کی ظہور میں آئی تھیں۔ چنانچہ ماہ جنوری ۱۸۹۷ء میں ضلع بنوں میں ۶۰۔ اموات ہیفہ کی وجہ سے رجسٹر ہو چکی تھیں۔ اس کے بعد ماہ فروری میں ضلع کوٹاہ میں بھی اٹھارہ اموات وجہ رجسٹر ہوئی تھیں۔ اس کے بعد ہفتہ مختتمہ ۲۶۔ مارچ میں موضع موسی خیل تحصیل میاں والی ضلع بنوں میں چھ موتیں اسی سبب سے واقع ہوئیں۔ اس سے پہلے کہ ہر دو وار سے جاتری پنجاب میں واپس آئے تھے ضلع سہارن پور میں بھی چن بھینے کی وارداتوں کے وقوع کی تصدیق ہوئی تھی۔ اگر صرف ہر دو وار کے میلے سے ہی اس سال ہیفہ پھیلتا جیسا کہ اس وقت حکام کا بھی خیال تھا اور پنجاب کے مختلف مقامات کے ریلوے سٹیشنوں پر پولیس متعین کی گئی تھی کہ ہر دو وار سے آئے نالوں کو فوراً شہر میں نہ داخل ہونے دیں۔ تو اس صورت میں منہ ہر دو وار مقامات میں ہیفہ نہ پھیلتا ہوتا لیکن چونکہ صورت اس کے خلاف ہے اس لئے ہیفہ ہر دو وار سے نہیں آیا

دیو سماج والے کتنے کم ظرف ہیں۔ ہم کو کچھ رتہ پیشتر نیشک دیو سماج والوں سے پھر دی گئی لیکن صرف اس وجہ سے کہ ہم ان کی سماج کو پورے ریلوے کی تعلیم دینے والا سماج سمجھتے تھے۔ لیکن جب ہم کو اس سماج کے بعض قابل اعتراض اندرونی حالات معلوم ہوئے تو ہم نے بلاتامل دیو سماج والوں سے ان کا ایکس پلکیشن (جواب) مانگا۔ وہ لوگ بجائے اس کے کہ کسی ایک اعتراض کا بھی جواب دیتے دھرم جیوں میں ہماری چند سطروں کے نوٹس کے جواب میں تین صفحے سیاہ کر گئے۔ اور اس میں پینڈت اگنی ہو تری صاحب اور حضرت محمد صلعم اور حضرت مسیح علیہ السلام کے بار بار لکھا ان سے بھڑکنا ثابت کر کے کو شش کی کیا اچھا ہوتا، جواب پیشہ اخبار دھرم جیوں کے ان تین صفحوں کے سیاہ کرنے کے بجائے صرف پانچ سطروں میں ہمارے اعتراضات کے جواب نفی یا اثبات کی صورت میں دیدئے جانے۔ مثلاً لکھا جاتا کہ بھیک اور چند کے روپے سے جو دیو سماج کی عمارت بنائی گئی ہے وہ دیو سماج کی ملکیت ہے یا پینڈت اگنی ہو تری صاحب کے ذاتی نام پر رجسٹر ہے۔ سماج کا کل فنڈ سماج کے نام تک میں جمع ہے یا پینڈت صاحب کے ذاتی نام پر۔ مرکز صاحب پر بریجی اور بدلسوکی اور فیض پور جی اور آرام علی وغیرہ کے جو الزام نیکش (واقعات کی بنا پر لگائے گئے ہیں ان میں سے ایک ایک کی بات یا یہ لکھا جاتا ہے اس وقت پانچ چھ نہایت کار آمد اور قیمتی ممبروں کے ملکیت سماج سے علیحدہ ہونے کا باعث بنایا جاتا ہے جنہوں نے اپنا مال اسباب ملازمت لیکر زندگی تک سماج کو دیدیا ہوا تھا۔ ان سب اعتراضات کا جواب طلب کر کے پر دیو سماج سے حکم جاری ہوا ہے کہ یہ پیشہ اخبار جو دھرم جیوں کے تبادلیں آنا ہے آئندہ بن کر کیا جاوے۔ کیونکہ یہ کہنا کہ یہ پیشہ اخبار امر حق کی تائید سے نہیں رکھا۔ کیا ایسے کم ظرف لوگ جو اپنے انہ اعتراضات کی تاب نہیں رکھتے حضرت محمد صلعم اور حضرت مسیح علیہ السلام جیسے انبیاء عظام کی نقل آئنا ہے کا دعویٰ کر سکتے ہیں؟ حضرت عیسیٰ کی تعلیم تو یہ تھی کہ جو تمہارے ایک گال پر پتھر مارے دوسری گال بھی مارے۔ سلٹنے کر دو۔ اور اگنی ہو تری صاحب کی یہ تعلیم ہے کہ یہاں ہر دو وار سے تبادلوں کر کے اس سے تبادلوں کر دو۔ فیس دے ایسا کارڈ لکھنے کے وقت ان لوگوں کو شرم دانا ہوتی دھرم جیوں ہرگز اس قابل نہیں ہے کہ یہ پیشہ اخبار سے تبادلوں کرے۔ یہ تبادلوں صرف اسی ہمدردی کی بنا پر دیو سماج کو دیا جاتا تھا کہ جب دیو سماج کو کچھ نقد بھی وقتاً فوقتاً نہ دیا گیا ہوتا تو دیو سماج اپنے دونوں پچھے دھرم جیوں اور کانٹا

پیشہ اخبار

لاہور - یوم دوشنبہ - ۲۱ - نومبر ۱۹۲۲ء

ریاست حیدر کی مسلمان عیال کی فریاد

(نمبر ۲)

حیدر کے جس مصنوعی گاؤں گشی کے مقدمے کے دست کنہ حالات ہم لوگ کو منٹ کی توجہ کے لئے پھلے ہوئے ہیں چھاپ چکے ہیں۔ امید ہے کہ اس وقت تک انہوں نے ضرور گورنمنٹ کو اپنی جانب متوجہ کیا ہوگا۔ اگر گورنمنٹ کے دسائل تحقیقات اور باخبری پر غور کیا جاوے تو ہم کو اطمینان ہو جاتا ہے کہ حیدر کے جس چارہ سوز ظلم اور برادری بخش مقدمے کے حالات ہمارے پاس صحیح صحیح پہنچ گئے ہیں ضرور گورنمنٹ کے کانوں تک بھی آن کرے۔ یاد دہشتی کے ساتھ پہنچ چکے ہونگے۔ مگر جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ آج تک اس آتش ظلم نے نہ تو کرنے کے لئے گورنمنٹ کی جانب سے کوئی ایسا نہیں ہوا تو اندیشہ ہوتا ہے کہ شاید گورنمنٹ کو ہنوز اس طرف توجہ مبذول کرنے کی فرصت نہ ہوئی ہو۔ مگر پھر یہ خیال کہ اسی اثنا میں حیدر کی کونسل آف رجسٹری کے جس ہر مقام انبالہ ہر آنحضور سرٹینس فٹ پٹرک برادری القاب کی خدمت میں حاضر ہو چکے ہیں اور روشنی ڈالتا ہے کہ ممکن نہیں پنجاب گورنمنٹ کے سامنے فیض مجاہد تک بھی یہ اتنا بڑا واقعہ نہ پہنچا ہو۔ تاہم ہم کو یہ ماعت پر طور یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اخبار کی ۱۶ ستمبر کی تحریر نے کم از کم کونسل آف رجسٹری کے سامنے مقدمے کے فیصلے پر ہتھ پڑاؤ لاجس کا پھر ذکر کیا جائیگا۔ جو آخری فیصلہ اس نامور مقدمے کا ۲۸ اکتوبر کو ہیکہ کونسل سے منظور کیا گیا اس میں ۲۶ اور ۲۷ اکتوبر (۲۷) آدمیوں کو قید سخت اور بیدوں کی سزا ملی۔ ان ۲۷ میں سے دو کو جو وہ چودہ سال قید ہوئی اور تیس تیس سرب سید بیدوں کے متعلق ہمارے منجر سے اطلاع دی ہے کہ دوران تحقیقات میں بے سچا شواہد استعمال کئے گئے تھے۔ اور باقی مجرموں کو بھی دس دس یا سچ پانچ۔ دو دو سال سزا دیکھ کر سزا نہیں ملیں۔ آغا خان کو دو سزا دے دیے۔ مگر مانہ ۱۰ اور امواجان کو سکرور میں نظر بند رکھا گیا۔ یہ ایک تمام انجمنیت اور شبہی ریس سے عادی مجرموں کی طرح سلوک کیا گیا ہے۔ اگر وہ ایک روز کے لئے پھر گور سے

اپنے گھر حیدر میں جانا چاہے تو اجازت لیکر جاوے۔ ناظم محمد عمر خاں جو تیس سال کے ملازم اور ہمارا صاحب مرحوم حیدر کے بڑے منظور نظر تھے اور اکثر کئی ایک مسلمان افسر ملازمت سے غلبہ کئے گئے اور انکی قدیم اور خدمات کو بھول گیا گیا۔ کون منصف مزاج شخص ایک دم کے لئے بھی ملا مخالفت کرنے کے صبر کر سکتا ہے جب وہ دیکھتا ہے کہ صرف ایک پچھڑی کے ذبح کرنے کے جرم میں قریب ایک سو آدمیوں کے پانچ بجیر کے حالات میں رکھے گئے اور نہ صرف ان کی آبروریزی ہی ہوئی اور ان کی زراعت اور کاروبار ہی تباہ ہو گئے بلکہ ان میں سے بہتوں کے چھرے بھی اڑھیرے گئے۔ اور ان کی پیٹھوں پر کئی کئی ٹوٹے ٹوٹ گئے۔ اور پھر ان میں سے ۲۷ ایک کو لمبی میاؤں کی سخت قید کی سزا دی گئی۔ بالفرض اگر گاؤں گشی کی ایک واردات کا صحیح ہونا بھی مان لیا جائے تو پھر بھی اتنی سخت سزا نہایت وحشیانہ معلوم ہوتی ہے جو حیدر کی مسلمان رعایا کو دی گئی ہے۔ ہندوستان میں صد پچھوٹی بڑی ہندو ریاستیں ہیں لیکن ان میں بھی آج تک ایسی سخت سزا سے مستثنیٰ حقیقت جرم کے پاداش میں نہیں دی گئی۔ گاؤں گشی کا الزام چند آدمیوں پر لگا یا گیا ہے باقی کوشت خوری کے الزام میں سزا یا ہے ہوئے ہیں۔ اگر اس جرم کی ہی سزا مقدمے سے تمام دیسی ریاستوں کے یومیہ ریزیدنٹوں۔ پولیسٹیکل افسروں اور دیگر یومیہ ملازموں کو بھی خبردار ہو جانا چاہیے اور یو بادھنا باندھ کر تیار رہنا چاہئے کہ کس وقت جان بچا کر نکل آتے ہیں۔ لیکن اصل حقیقت یہ ہے کہ صرف گاؤں گشی کے مقدمے کی آغوش کئی باختیار افسروں نے اپنے دل کا لٹہ نکالا ہے جو لوگ ایک دن کے لئے بھی شہر حیدر یا سکرور میں رہا ہیں ان کو قیامت تک بھی کبھی یقین نہیں آئیگا کہ وہاں کے مسلمانوں میں بھی گاؤں گشی کی جرات ہو سکتی ہے۔ یا ان کو کبھی یہ خیال بھی ہونا ممکن ہے۔ چنانچہ امواجان جاگیردار (مکرم) نے اس بات کا بہت معقول جواب تحقیقات کے وقت دیا تھا لیکن وہاں کون مستثنا تھا۔ اس لیے بیان کیا کہ ”جب میں اپنے بھائی آغا خان کی شادی پر ۱۷ ہزار روپے خرچ کر دل اور موضع جینے ضلع رتھک میں نو جو انگریزی غلطے میں ہے، فاس حیدر سے بلکہ سکرور اور یہاں حیدر میں جو علاقہ ریاست ہونگا کئی سو کراؤں! ہم نے ۱۰ اکتوبر کی اشاعت میں لکھا تھا کہ نئی ہر سرب جو کونسل کے تین ممبروں میں سے ایک ہیں۔ عوام الناس ان کے کونسل میں رہنے پر بڑے شاک ہیں

یہ قاعدے کی بات ہے کہ زبردست آدمی کمزور پر حکومت کرتا ہے۔ کونسل کے دو سرے دونوں ممبر بالکل اس شخص کے اختیار میں ہیں۔ اور یہ شخص مسلمانوں سے بہت عداوت رکھتا ہے۔ ہمارا جو رگبیر سنگھ صاحب سرگبانی سابق دلی حیدر کے عہد میں نشی سرسرو صاحب جو ذات کے کاشتہ میں میرنشی تھے۔ ہمارے انتقال کے بعد جب ان کو کونسل میں شامل کیا گیا تو ان نے اپنے رشتہ داروں کو ریاست کی ملازمت سے مسلمانوں کو نکال نکال کر بھرتی کرنا شروع کیا۔ ہمارے متوفی کے زلمے میں کل ریاست کی ملازمت میں صرف چھ کس کاشتہ تھے اور اس وقت ان کے علاوہ پچانوے اور کاشتہ بھرتی ہو چکے ہیں۔ مثلاً بڑے عہدوں پر جو ان کے رشتہ دار اور ریل برادری ملازم ہیں ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں۔ ان کا بھانجا کرن گوپال تحصیلدار ہے۔ ان کے بھتیجے بھائی لال نائب ناظم اور برج ملازم ناظم انہار ہیں۔ ان کا بیٹا بھت رستہ منصرم اجلاس اور رشتہ دار سندھ لال منصف۔ عرض دوں کہ اس منصرم اور رگبیر چرن نائب دیوان ہیں۔ اور ان کی عہد داریوں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ریاست کی ملازمت کا آپ نے اپنے اہل خاندان کے لئے اجارہ لے لیا ہے اور مسلمانوں کو نکال دیلے کیا اب بھی کوئی شخص شک کر سکتا ہے کہ یہ نشی سرسرو کو کونسل کے ”ہمہ اوست“ ممبر نہیں۔ اور مسلمانوں سے ان کی عداوت کی وجہی عیاں ہے۔ یہی نشی سرسرو صاحب ہمارے متوفی کے عہد میں ایک بیک زمین کے مالک ہونگے جو اب اپنے اپنے رشتہ داروں کے قبضے میں بہت سی زمین رکھتے ہیں۔ دیگر لوگوں سے منتقل ہوئی ہے ذرا قابل غور امر ہے کہ

اس بات کے ثبوت کے لئے کہ زائد کونسل میں حیدر کی مسلمان رعایا کو کس قدر ستایا گیا ہے ہم چند ایسے لوگوں کے نام پیش کرتے ہیں جو اپنا وطن غریب حیدر چھوڑ کر شہر ہانسی علاقہ انگریزی میں چلے گئے ہیں۔ سکون نہیں سمجھتا کہ وطن غریب چھوڑنا کتنی مشکل بات ہے۔ ہانسی کے علاوہ بھی چند منصف مقامات مثل کیتھل۔ گوہانہ۔ میرتھک وغیرہ میں بھی بعض لوگوں کے چلے جانے کا یہ مطالبہ کر کے اس وقت ہم صرف ہانسی میں چلے گئے لوگوں کے چند نام لکھتے ہیں:- (۱) ابو ولد محمد انصاف (۲) نور محمد دلی بخش منہار (۳) محمدی ولد عظیم نصاب (۴) سبیل نصاب (۵) قادر بخش نصاب (۶) مولانا بخش ولد نیاد (۷) مستقیم ولد رمضان مہار (۸) کرنا ولد رمضان مہار (۹)

مراسلات

میونسپل کمیٹی لاہور کے ہاتھ میں زمینوں کی فراہ

جناب ایڈیٹر صاحب پیہ اخبار سلامت

نستلم کے بعد عرض ہے کہ آپ ہمیشہ سے غریبوں اور عاجزوں کے مددگار بنے آئے ہیں۔ اس وقت ہم زمینداران فلاح لاہور بخت نصیبت کوئی ہوتی ہے جس کی حیثیت آپ کو ذیل کی عرضداشت سے معلوم ہوتی ہے جو ہم کو لوگوں نے حضور انور اہل بیت صاحب بہادر کی خدمت میں بھیجی ہے۔ آپ بھی نہرانی فرما کر اس عرض کو اپنے اخبار میں چھاپ دیں اور سرکار کو متوجہ کریں کہ اگر ہماری عرضی پر غور نہ ہوئی تو ہم تباہ اور برباد ہو جائیں گے۔ عرضی یہ ہے۔

جناب عالی۔ گزارش ہم ضروریان مالکان دیہات موضع شیش محل وسیلہ بستی رام کوٹھہ دراجکھڑ وجاک جیاموی وغیرہ دیہات واقع اندر حدود میونسپل کمیٹی لاہور کے یہ ہے کہ انہوں نے بندوبست شدہ زمینوں میں جاگدان بندوبست نہ ہونے زمین کا سبب نزدیکی شہر لاہور کی حیثیت کے دیہات گردنوبی سے چند گونہ معاملہ زیادہ بڑھ رہا تھا جس کو ہم لوگوں نے بخوشی منظور کیا اس سبب سے کہ کوئی ٹکس میلا اور نہ محصول چوگی وغیرہ ہم سے لیا جاتا تھا اور انہوں نے اس قدر بھی کہ غلہ گنہ مقدار میں سو اٹن اور بچھوڑے سفید بقدیر آٹھ من فی روپے کے خرید کر سکتے تھے۔ اور مزدور کو وادی دواتیہ دیہات کے تھے اور گلر دھکا و بقدیر چار گاہی کے باہم ایک دوسرے سے خرید کر لیتے تھے۔ ہم نے زمین میں سیل بالخصوص دس روپے کے لائسنس کام نزاعت کے خرید جاتا تھا جو اب مبلغ ساٹھ سو روپے سے کم نہیں ملتا قطع نظر اس کے اخراجات مذکورہ بالا کے سوا باقی تمام خرچوں کی قیمت چوگی زیادہ ہو گئی ہے۔ یہی تو کیسی بے رحمی ہے کہ ہم زمینداروں کو روپے کے ٹکس لگا دیا۔ مگر اس میں سے بھی بقدیر چار گاہی کے کھادوں کے لئے میلا منظور ہو گیا۔ زمینداروں کے ہاتھ سے دیہات مقلد لاہور کو معاف کیا گیا اور نصف سے کم ٹکس لینا دار کھل پھر محصول اجد متہائی پیدا واری غلہ کے اور دوسری پیداوار حساب نیم آٹنی روپیہ لینا شروع کیا جس کو ہمستہ آہستہ تمام معافی ہوتی پیداوار اور معافی کا ڈیڑے سے نیلا دھکا و ضبط کر کے حسب درخواست حاصل وصول کرنا شروع کیا کہ جس کی آپ کوئی مقدار نہیں رہی۔ ہماری تو یہاں تک ذلت پہنچی ہے کہ تشخیص ٹکس ہاتھی میلا محصول چوگی و دیگر اخراجات مذکورہ بالا سے کل حقیقت ساڑھو کارول سے ہاتھ بیچ اور زمین ہو گئی ہے۔ حضور کا خدات انتقالات ملاحظہ فرما دیں جس سے کل حال یہ ظلم رسیدوں کا حضور انور پر روشن ہو جائیگا۔ بلکہ یہاں تک ملکی ہو گئی ہے کہ جو چارہ بگاڑاں اور چراگ بال بچوں کی قسم شلغم و ساک پان وغیرہ سے دھکے کھاتے اپنے کبھی حقیقت سے لاشعور اس کا بھی محصول چوگی لینا جاتا ہے صرف دس بارہ چارہ اندر حدود چوگی محصول چوگی سے مستثنیٰ تھے ہوتے ہیں جو کچھ بھی حقیقت

نہیں کہتے۔ ان کا معاف ہونا ہونا کیا کیا ہے حضور انور قیام غور ہے کہ کمیٹی نے ہمارے برباد کرنے کے لئے تین مختلف حدود اپنی مقرر کی ہوئی ہیں۔ چنانچہ کوئی ایک ہزار مقرر ہوئی ضروری ہے۔ کمیٹی کی اس خود مرضی اور دوسری اختیوں سے ہم غریب لوگ تباہ ہو رہے ہیں۔ کمیٹی نے جو ایک ہزار پچھتر ہجیاں بنا کر وٹسٹ ڈالنے کا دھام دے گا تو اس کے قائم کرنے میں دوسو کے قریب جاہ آگئے ہیں۔ اور اس حصے کے اندر کھاد کا وٹا الٹا بالکل ہند کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ اگر اس حصے کے اندر کوئی زمیندار اپنے کھیت میں میلا (خلافت) ڈالے تو اس کو فوراً کمیٹی کی طرف سے عدالت سے سزا دلوائی جاتی ہے اور وہ ہجیارہ میں پتھیں روپے جرمانہ دینے کے سوا انہیں چھوٹ سکتا بلکہ بہت سے زمینداروں نے اپنا مال مویشی جو مالے کی سختی کی وجہ سے مجبوراً فروخت کر کے جرمانہ ادا کر دیا ہے۔ مگر ان کھیتوں میں سولہ ڈالنے کیلئے کچھ پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ شہر کے نزدیک کی تمام زمین قدیم سے میلا کی عادی ہے۔ جب ہم اس طرح سلوک ہوتا تو کوئی صورت آبادی ہم عاجزوں کی دھانی نہیں دیتی۔ اس لئے حضور انور کل محصول چوگی ادا کیلئے کا ٹکس معاف ہو۔ اور میلا کھیتوں میں ڈالنے کی اجازت دی جاوے۔ اگر کمیٹی ہمارے کل رقبے پر قبضہ کرنا چاہتی ہے تو ہم کو اس طرح سراسر خوار کرے۔ ہمارے باغات و چاہات و مکانات سکونت کی قیمت ہم کو بموجب تشخیص حقیقت کے دے دیوے۔ یا بدلے ہماری زمین کے کھ ہائے سرکاری سے ہر لپ نہ تناؤ و عنایت کیا جاوے۔ کہ ہم لوگ اپنا مال بچہ لیا اس جگہ آباد ہو جائیں۔ اس وقت نوبت فائدہ کشی تک پہنچ گئی ہے۔ بلکہ بہت بڑے بڑے خاندانوں کے زمیندار ہیں وقتوں سے اپنی اپنی زمینیں بیچ اور زمین کے دربد خراب اور خستہ ہوتے پھرتے ہیں۔ اب سولہ حصوں کے کوئی ہمارے حال کا جھان نہیں حضور ہم پر رحم فرما کر کمیٹی کے علم سے نجات بخشیں۔

دعا خیر لاہور کے بہت سے محترم زمینداروں اور کاشتکاروں کے نام ہیں۔ مرقم ایک ستم رسید ملا ہوئی زمیندار

شملہ ملک ایسوسی ایشن کی ایک پبلک ٹینک

شملہ بجاوچن وستان کے موسم کا دارا اختلاف ہونے کے ہندوستان میں اول و سب کا شہر ہے لیکن وہاں کے میونسپل امورات وہاں کا یہ حال نہیں رکھتے جس طرح اور کئی شہروں میں میونسپل کمیشیاں پورے طور پر غالیہ کے سپر تریڈیٹو قائم مقام نہیں ہیں ایسی ہی شملہ کا بھی حال ہے۔ ہمیں یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ جیسے اس کے لوگ پبلک کمیشنوں کے انتظام سے خوش ہوئے ہیں ان کو شکایت کرنی پڑتی ہے کمیشنوں کے اکثر ممبر غیر ماہر حکام کو خوش رکھنے یا اپنے انتظام کی تعریف کرنے کے لئے پبلک اسٹریٹس کو بالکل نظر انداز کر کے کام کیا کرتے ہیں اور آمدنی بڑھانے کے لئے اپنی فتنوں کے لئے نئے ٹکس ایجاد کرتے ہیں کہ سرکار کو ان کے منظور کرنے میں بھی قنکرنا پڑے۔ حال میں شملہ کمیٹی کو واٹر دس کے لئے، انہر اور سب ہم بچا

کے واسطے کسی قسم کا ٹکس لگانے کی ضرورت معلوم ہوئی تھی۔ اہل شہر نے اس کے خلاف ۵۰ نمبر کو لوٹن ہال میں ایک پبلک جلسہ کر کے مندرجہ ذیل ریزولوشن منظور کئے جن کی ایک نقل سرکاری صاحب نے ہمارے پاس بھی بھیجی ہے۔ اس جلسے کے پریسٹ ہمارے دوست لالہ سائید صاحب مالک کا زمانہ سداقت برادر لاہور اور سرکاری ہمارے ہریان ڈاکٹر کھارو اس صاحب کھیت شملہ تھے۔ انہیں دونوں صاحبوں کی کوشش سے شملہ میں ایسوسی ایشن بھی قائم ہوئی ہے۔ جس کا پہلا جلسہ سنا گیا ہے کہ شملہ کی دیسی پبلک کا پہلا پبلک جلسہ ہے۔ رخصت ہمارے اہل ملک ابھی اپنے رہایا ہونے کے حقوق سے لے کر بچ رہے ہیں۔ وہ ریزولوشن یہ ہیں۔

۱۔ تجویز ہو کہ شملہ گورنمنٹ کی خدمت میں سموریل بھیجا جاوے کہ وہ شملہ میونسپلٹی سے دریافت کرے کہ اپنے مختلف سڑکوں کے خرچ میں کمی کر دے جن کا خرچ پبلک کے نزدیک بہت زیادہ ہے۔ اگر واٹر دس کی ضرورت کے لئے، انہر اور سب ہم بچا کے واسطے کسی نئے ٹکس لگانے یا محصول چوگی بڑھانے کی غرض سے پیش آوے۔

۲۔ تجویز کیا گیا کہ گورنمنٹ پنجاب کی خدمت میں سموریل بھیجا جاوے کہ شملہ میونسپلٹی کوئی نیا ٹکس نہ لگاوے جب تک کہ سابقہ ٹکسوں میں سے جوئی بحال بھی بہت زیادہ ہیں کوئی ٹکس منسوخ کیا جاوے۔

۳۔ تجویز ہو کہ ممبران میونسپل کمیٹی جو شہر شملہ کی آبادی کی قائم مقامی کرتے ہیں انہیں بہت کم ہیں۔ پنجاب گورنمنٹ کی خدمت میں سموریل بھیجا جاوے کہ دیسی آبادی کے لئے چھوڑنے میں میونسپل کمشنر منظور فرما کر ان کی تعداد بڑھ کر دیا جاوے۔ کیونکہ موجودہ تعداد صرف تین ہے بہت ہی کم ہے۔

۴۔ تجویز ہو کہ غالب سے کمیٹی عفریب کسی وقت کوئی نیا ٹکس لگاوے یا محصول چوگی بڑھاوے اس لئے شملہ کے باشندوں اور تاجروں کی ایک تشکل کمیٹی قائم کیا جاوے۔ اس کمیٹی کا نام شملہ پبلک ایسوسی ایشن ہوگا اور اس کا کام کمیٹی ایسی تجاویز پر غور کرنا اور کمیٹی کو ایسے معاملات میں مدد دینا ہوگا۔

۵۔ تجویز ہو کہ مندرجہ بالا تجاویز کی ایک ایک نقل صاحب وٹسٹ شملہ صاحب پریسٹ میونسپل کمیٹی کو کل اور ضلع کے نامور اخبارات کے پاس بھیجا جاوے۔ اور ان تجاویز کے متعلق کام کی تعمیل اس کمیٹی کے سپرد کی جائے۔

دیو جی کی اندرونی تصویر۔ اس سلسلے کا کچھ کسی گزشتہ مہینے کے پہ اخبار میں خوالہ دیا گیا تھا جس میں لاہور کے چودھری صدیقی کے قبضے میں بھرتی کے خضائی خوب قلعی ہو گئی تھی۔ ان واقعات بیان کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ دیو جی کے باقی بی بی کل کارروائی کیسی دھوکے کی تھی ہے۔ اس وجہ سے سلسلے کا بیان پورے طور پر صرف اس کے مطالعے سے معلوم ہو سکتا ہے جو کہ لاہور بھگوان اندر کلر گزیمبرٹس لاہور میں مل سکتا ہو۔ اس مصنف پریسٹ کے دھوکے سابق ممبروں لاہور میں اور بی بی کل کا کام کرتے ہیں جو ایسا دھوکے کی ذیل اس امر ہے کہ آپ سے

پیشہ اخبار

Vol. VI. Monday, November 21 1842. No 40. یوم و شنبہ - ۲۱ - نوامبر ۱۲۶۰

حقیقت علیہ کے لئے شمار اور اعداد

میلہ دیوالی امرتسر پر فروخت مویشی :- امرتسر
 ۱۔ میلہ دیوالی پر ۲۹۹۱ گائے بیل اور بھیڑیں ۲۱۵۴۷ روپے
 ۲۔ گھوڑے اور ٹٹو ۸۰۵ چھوٹے وگڑے گردنوں سے
 ۳۔ بھیتے - ان میں سے ۳۵۳۸ مویشی ۱۲۰۲ روپے -
 ۴۔ گھوڑے اور ٹٹو ۲۷۸ روپے اور گھوڑے فروخت ہو گئے
 ۵۔ جانوروں کی قیمت سے مالکوں کو ساڑھے چھ لاکھ سے بچے
 ۶۔ پر ہر ہر ملا - گائیوں کی قیمت ۶۵ روپے سے ۹۰ روپے تک
 ۷۔ گائی

۱۔ امرتسر کی مردم شماری :- کل ہندوستان میں
 ۲۔ ہندوؤں کی تعداد ۱۰۰ لاکھ ہے جس میں سے ۵۰ لاکھ
 ۳۔ ہندوؤں کی تعداد ۱۰۰ لاکھ ہے جس میں سے ۵۰ لاکھ
 ۴۔ ہندوؤں کی تعداد ۱۰۰ لاکھ ہے جس میں سے ۵۰ لاکھ
 ۵۔ ہندوؤں کی تعداد ۱۰۰ لاکھ ہے جس میں سے ۵۰ لاکھ
 ۶۔ ہندوؤں کی تعداد ۱۰۰ لاکھ ہے جس میں سے ۵۰ لاکھ
 ۷۔ ہندوؤں کی تعداد ۱۰۰ لاکھ ہے جس میں سے ۵۰ لاکھ

سرکاری بنجر اور قنادہ زمینیں :- گورنمنٹ
 ۱۔ سرکاری بنجر اور قنادہ زمینیں ۱۲۵۰۰۰
 ۲۔ سرکاری بنجر اور قنادہ زمینیں ۱۰۶۰۰۰
 ۳۔ سرکاری بنجر اور قنادہ زمینیں ۱۲۳۰۰۰
 ۴۔ سرکاری بنجر اور قنادہ زمینیں ۵۲۰۰۰
 ۵۔ سرکاری بنجر اور قنادہ زمینیں ۳۸۰۰۰
 ۶۔ سرکاری بنجر اور قنادہ زمینیں ۱۱۲۰۰۰
 ۷۔ سرکاری بنجر اور قنادہ زمینیں ۲۶۹۰۰۰
 ۸۔ سرکاری بنجر اور قنادہ زمینیں ۲۶۴۰۰۰
 ۹۔ سرکاری بنجر اور قنادہ زمینیں ۱۱۰۰۰
 ۱۰۔ سرکاری بنجر اور قنادہ زمینیں ۱۱۰۰۰

نام صوبہ	مربع میل
پنجاب	۱۲۵۰۰۰
سرحد	۱۰۶۰۰۰
افغانی	۱۲۳۰۰۰
بلوچستان	۵۲۰۰۰
کشمیر	۳۸۰۰۰
گلگت	۱۱۲۰۰۰
پاکستان	۲۶۹۰۰۰
پنجاب	۲۶۴۰۰۰
سرحد	۱۱۰۰۰
افغانی	۱۱۰۰۰

مذاق

ایک برہمن بہ تقریب دعوت کسی امیر کے ہاں گیا۔ آپ کی
 بیوی نے ہو کو کہا۔ کہ جان میں تمہارا انتہائی والد دعوت کھائے
 کیا ہے چار پائی بچھاؤ وہ۔ بولی کہوں :- ساس نے کہا۔
 مجھے آپ اس قدر بیٹ بھر کر کھائیں گے کہ کھانا محال ہو جائیگا۔
 ہو جواب اس کے خیران ہو کر یوں گویا ہوئی کہ آپ کے خاندان
 میں تو یہ رسم عجیب و غریب ہے۔ والد نے ہمارے ہاں جب دعوت
 پر جاتے ہیں۔ تو پس مالکان ساتھ ہی چار پائی آٹھا کر لیا جاتے
 ہیں۔ دراقم طرف انتہا پوری :-

ایک منظر کے ہاں ایک گائے اور ایک زرخیز اور دیلی
 گھوڑی تھی۔ منظر پر دم بد رنگا عجیب ال غوات گھوڑی کی تھی
 کا مستعدی رہتا۔ ناگاہ ایک دن رات کو کسی سبب سے گائے
 مر گئی۔ تو دم صبح کے وقت گائے کو مرنے دیکھ کر بولا کہ واہ رے
 اللہ میاں! آپ کو گھوڑی اور گائے کی بھی تمیز نہیں ہے :-

چند کسان اپنے بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور
 بیان کیا کہ ہمارے اور فلائے عامل نے ظلم کیا ہے اور فانیوں
 سنا۔ اے بادشاہ کیا تمہیں نہیں ہے۔ بریں از آہ مظلومان کہ
 ہنگام دعا کردن اجابت از در حق بہر استقبال سے آمد :-
 کسانوں کی طرف متوجہ ہو کر بادشاہ نے فرمایا کہ اس کے تمام
 اعضاء عدل و انصاف سے ہم سے تیرے ہیں سو مقلدوں میں
 ایک ظریف بھی حاضر تھا۔ بادشاہ نے اس طرف سے عرض
 کی کہ اے حضور اگر اس کے تمام اعضاء عدل و انصاف سے بھر کر
 ہیں تو ہر ایک عضو اس کا ایک ایک ٹکڑا میں قبضہ کر کے
 بھیج دیجئے تاکہ کبیر ملک حضور کے عدل سے سمجھ جائے۔
 بادشاہ اس طرف سے کلام سے متکرایا اور عامل کو مقرر کر دیا :-

ایک دن اکبر بادشاہ نے میر کو تین سو روپے دے کر کہا
 کہ اس کی تین چیزیں لاؤ۔ ایک سو کی یہاں۔ ایک سو کی
 وہاں۔ اور ایک سو کی نہ یہاں نہ وہاں۔ میر نے ایک سو
 روپے کی مٹھائی لیکر بادشاہ کے ہاتھ کی۔ اور ایک سو روپے کا
 کھانا بچل اور مسافروں کو کھلایا۔ اور ایک سو روپے کا
 اور تختوں کو دیکر شاہ کو متاثر دھکلا دیا۔ بادشاہ نے بھجوا دیا
 یہ کیا ہوا۔ کہا جو فقیروں کو کھلایا۔ وہ وہاں جو آپ کی فکر کیا
 اور نوکروں نے کھالیا۔ سو یہاں جو بھائی اور خدمت سے گئے۔
 وہ نہ یہاں نہ وہاں۔ بادشاہ اس جواب باصواب سے نہایت
 خوش ہوئے
 (دراقم سے سوانہ پوری)

عجیب عجیب باتیں

تیار کے ذریعہ چھوٹوں کا بھیجنا :- نیو یارک (امریکہ)
 ایک چھوٹے بچے کو لے دوکا ڈاکے تمام دنیا کے چھوٹے بچے لے
 دوکا ڈاکوں کے ساتھ ایسا انتظام کیا کہ جس وقت وہ تیار کے
 ذریعے سے اطلاع دے کہ فلاں شخص کے پاس اس قدر چھوٹوں یا
 کوئی گلہ رسہ پہنچا دو تو وہ اسی وقت پہنچا دیتا ہے۔ بچہ اس
 نے نیو یارک سے نو سو روپے لفظ لکھ دیتے ہیں۔ تو دنیا کے ہر حصے میں
 چھوٹوں بڈریتا رہتی ہے۔ بچے جیسے ہیں۔ مثلاً نیو یارک کے ایک
 شخص نے سو روپے آٹھ کر اس لکھ وٹل کو حکم دیا کہ فلاں بچے پر
 پیرس (فرانس) میں ایک ایسی کو نو روپے ایک گلہ رسہ پہنچا دو تو
 اس نے اپنے پیرس کے ایک شخص کو نو روپے سو روپے لکھ دیا
 لکھنے کی خدمت میں چھوٹوں پیش کر دے۔ یہ امر ویل اور ورتنڈا
 کے چھوٹے ہیں۔ مگر ذرا عقل بھی درکار ہے :-

شیر کا ویلنگ :- ڈرافٹ لینے شہر کا ایک ایک بھی اور
 کے عجیب حقیقت جانوروں میں سے ایک ہے۔ اس کی شکل سے
 بہت سے حصے مختلف جانوروں کی شکلوں سے ملتے ہیں اور اسی
 لئے فاس ولے اس کو ڈرافٹ لکھتے اور چھوٹے کا نام دیتے ہیں
 اس کی آنکھیں بڑی پشانی پر ہوتی ہیں۔ سر کے اطراف پرانی
 طرح اُبھری ہوئی ہوتی ہیں۔ گردہ میں طرح طرح سے مساجل ہوتے
 دیکھ سکتے ہیں۔ اسے ہی اس کیفیت بھی دیکھ سکتے ہیں۔ حال میں
 ازیقہ میں شائستگی کے بھلے سے ذرا (۱۵۰۰۰۰) کی طرح
 جو گڑھے کی ایک دھاری دار قسم سے ڈرافٹ بھی غائب ہوتا تھا
 ہے۔ جہاں اس سے کئی سال پہلے اسی جگہ اسی جانوروں کے گھٹے
 جیسے گھٹے دیکھنا معمولی بات تھی وہاں اب دیس میں جانوروں
 گھٹے نظر آتے ہیں :-

بائبل کا بہت قدیم مسودہ :- پیرامین نامی دخت کی
 چھال پر بہت احتیاط سے رکھا ہوا حال میں ایک بائبل کا مسودہ
 مصر میں دستیاب ہوا ہے جس میں باب ذکر یاہوی کی کتاب
 کے اور کچھ حصے ملکی نبی کے جیسے موجود ہیں۔ یہ یونانی ترجمہ ہے
 جو غالباً پانچویں صدی عیسوی میں کیا گیا ہوگا۔ اور اسی لئے جس قدر
 قدیم مسودہ بائبل کے معلوم ہیں ان میں سے سب سے پرانے
 یہ اس وقت شہر وائل کے تختہ ڈورگراف کے تختے میں ہے :-
 گوروار کے رابر تھا :- امریکہ جنی میں جو ملک برازیل واقع
 ہے وہاں کی پوریتن جب کٹرے وغیرہ دھوکے کے اسمبلی پر جاتی
 ہیں تب اپنے تختے پر بھی ساتھ لیا جاتی ہیں۔ ان تہیوں میں
 کنول کے چھانٹے ہوئے ہیں۔ ان کا ایک ایک پتہ چھانٹا ہے۔ اس کے
 برابر اور گوروار کی وضع کا ہو گیا ہے۔ وہ ایک شاؤنڈر لالی اور اس پر
 کو لکھ رہی ہیں۔ اس جیسے کسے چار طرف قبل موائلنا ہو تا ہے :-

ایک عجیب بات اور کٹرے کے اسمبلی پر جاتی ہیں۔ ان تہیوں میں کنول کے چھانٹے ہوئے ہیں۔ ان کا ایک ایک پتہ چھانٹا ہے۔ اس کے برابر اور گوروار کی وضع کا ہو گیا ہے۔ وہ ایک شاؤنڈر لالی اور اس پر کو لکھ رہی ہیں۔ اس جیسے کسے چار طرف قبل موائلنا ہو تا ہے :-

اگر مسافروں کی کانٹھ کٹولے ہیں مگر کھڑے سیتا اور بریلی سیکشن
 اور وہ سیکشن کھڑا رہے اس کے آئینہ پٹی حیات پر ایک عجیب و غریب
 ٹھیکہ رہتا رہا ہے۔ وہ سیکٹر ایک عورت سا فن اور یلو کے کپڑے
 پہنا کر اور حق کا ٹھیکہ دے رکھتے تاکہ صرف وہی اس جگہ سب
 کو آگ دے اور حق پالنے پاوے۔ مگر اس کے اختیارات بہت وسیع
 ہیں۔ اگر کوئی شخص شہر سے اپنی عیال جبری ہوئی لاوے اور اسکو شہر
 پر لے کر دے تو وہ سا فن اس کو چھین کر چھین کر دے گی کیونکہ بلوہ کیا کر
 سکے اور کی حق تو شی کی وہ ٹھیکہ دے۔ بلا اس کو پیسہ دینے کوئی
 شخص غور و خوض ہی نہیں دیتے تو وہی احاطے سے باہر پیشہ وری
 افسوس کا مقام ہے کہ ایسے جسے پیشہ وری اور فاسک جہاں ضلع کا
 حکم ہوتا ایسی خلاف قانون کارروائی ہو۔ یہ کارروائی خاص یہاں
 ملازم کے ساتھ ہوتی ہے جبکہ سب سے غرضی مال سے لے کر ہر قسم کے ضروریات
 میں بحیثیت گھنٹے پتے کے دیکھ کر ہم سمجھتے ہیں کہ انہوں نے
 اس کی گڑھی میں ہم وہی بحیثیت سے بریلی کی کھڑکی سے۔ اور
 گھنٹوں کے نمبر ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰ دیکھتے ہیں۔

رہوے کا نفرین کو یہ نشانہ کہ لوگ مال کا ٹریل میں بھرتے
 ہوتے ہیں وغیرہ تو اب صرف ہم غرضی ہو گا سکر ایک حامل
 اور نہ جس کی نسبت اگر کچھ باجاوے تو شاید رہے کہ یہ قبول
 لے۔ وہ یہ ہے کہ جا بجا سیشنوں پر ٹھیکہ ایک موقع سے نہیں
 ہیں تو یہ لیت فارم کے پاس ہیں کہیں باہر مسافر خانوں میں ہیں
 بریلی وقت دینے والے ہیں کیونکہ جبکہ ایک مسافر پہلے کسی
 سیشن کا ٹکٹ لیتا ہے اور پھر وہاں سے آکر اس کے مسافر کر ٹھیکہ
 اور اگر ٹکٹ سے اول تو اس کو ٹکٹ میں دیر ہوتی ہے کیونکہ جا بجا
 جانی یا جلائے کے بعد جا بجا ہوتی رہتی ہے وہ آخر تک اور ٹکٹ
 اگر ٹکٹ سے رو رو اس سے باہر نکلا اور بریلی کیسی مشکل
 ہے کہ اگر بچا نہ آکر ٹکٹ لاوے تو یہ بیل ٹھیکہ جاوے اور دوبارہ
 سے باہر ہری پیچھے آکر نہ آئے اور یہ یہاں جلا جاوے خواہ نہ کی جاتی
 سے خواہ مخواہ ہی سے یہی ٹکٹ ہنر وہاں جا کر دیکھ کر ماہ داخل کرنا
 اس کے چلائے یا نہ لے یا صاحب شخص یا نہیں ہر مسافر
 پر ماہ نامی ہو چلی ہے کہ جانی ہوئے ٹکٹ میں نہ ہو مسافر جہاں
 آکر نامی ہے تو آکر ٹکٹ سے ہر طریقیں کسی طرح کا ٹکٹ نہ ہو۔ اور
 ٹکٹ ٹکٹ فارم پر ہر اگر تاک ٹکٹ ہوا تو آسانی سے مل جایا
 اس کے ساتھ اس کا قادم یہاں داخل ہوتے ہیں اور یہ معاملہ علیحدہ

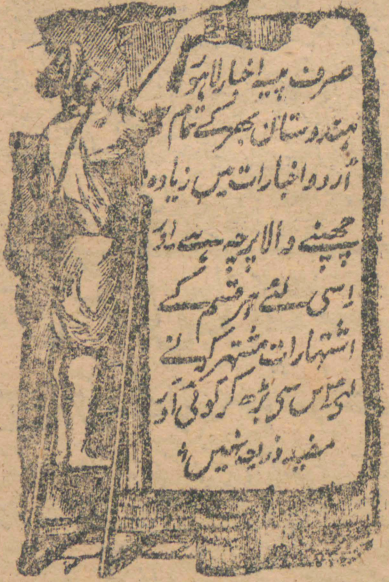
سوالات حل طلب

آپ یا آپ کا کوئی نامہ نگار ناظرین یا صاحب پیشہ براہ کرم
 اس بات سے مطلع کر سکتے ہیں کہ ایک جھلک جو کچھ ان کے ہر روز
 دیکھتے ہیں وہ ایک نام ہے جاری ہوتی ہیں۔ اور یہ ایک شہر
 کی جاتی ہیں۔ ایک طرف میں دھوکے اور اپنی لٹاؤ سے مطلب
 کا ٹکٹ کا قادم ہجری سے فائدہ اٹھا کر جاتی ہیں کسی پرانے
 ٹکٹ کو جس کے لیے حصول کی سبیل ہو اور آئندہ کو بھی نہ
 کریں۔ اور ناچا کھڑا رہا کی سزا کو دیکھتے ہیں۔
 مرقمہ کے اندر واران اخبار
 تسلیم یہ کہ یاد ہو گا کہ گذشتہ ماہ میں میں نے پھر کا زمین
 پر جا بجا گورنٹ لے کر نہر جناب کے متعلق کسی ایک شخص کے دل میں

مگر اگر سارا یہ ایک ٹھیکہ ہے کیا آپ یا آپ کے معزز ناظرین
 میں سے کسی کو صاحب پیشہ سمجھتے ہیں کہ ہر ایک شخص کے دل میں
 قیمت وہ وہی رہتی ہے نہ ہر قسم کو

کے بی بی درام اور ٹکٹیں۔۔۔ آج کل جناب سہری کے ٹکٹ
 سنگھ صاحب بہادر والی ٹکٹیں بہت کم ہیں۔ ریاست شمل میں
 رونق افزوں ہیں۔ ۹۱ عرض تو گھٹ لپ بری کی جناب صاحب ٹکٹ
 گورنر بہادر جناب و جناب کے صاحب بہادر کھنڈر قیمت دہلی و
 دیگر مقام اعلیٰ سے ملاقات کی تھی۔ مگر اتفاق وقت سے ان کے
 کسی پھر ویش بھی شمل میں رونق افزا ہے۔ ایک پتہ دو کلج کا
 اچھا موقع پیش ہوا خوب ملاقاتیں ہو رہی ہیں۔ خصوصاً جناب
 راجہ صاحب بہادر والی سر مور جو اسے تہذیب اور علم تراوان
 فائق ہیں۔ اس کے بعد کہ ان کی ملاقات سے جناب ٹکٹ
 صاحب بہادر انتظامی امور کے بہت کچھ دقائے حاصل
 کیجے گی۔ ایک پتہ ہو گئے۔ اور جن جن مقام اعلیٰ کی ملاقات سے حل
 وافی حاصل کیجے ہو گئے آئیں۔ یہ کہ واپسی پر ان کے سفر و ران
 ملاقات کے فوائد کا کچھ نتیجہ ظاہر ہو گا۔ کیا خوب ہو کہ جناب صاحب
 ڈی جی کھنڈر بہادر سنگھ کا کوئی شہر کی سرحد پھر ریاست شمل کا
 مقدمہ جو جھڑا تھا اس کے ان کے یہاں رہتے۔ اب جناب ٹکٹ
 صاحب بہادر کی موجودگی میں فیصلہ فرما کر خاتمہ کریں۔ تو انکار
 عامر باقی عدالت سے اور زمینداران سرحد باہری فساد سے
 نجات پائیں۔

اشہارات



اصول منظور اسٹاف بہت فروخت اصول
 سب جگہ سے ازالہ اخراج اسٹاف خرید
 رام کوہنہ اور نذر و نذر فی شہر دلی و نذر و نذر

(۲) سکونڈری فوج۔ فی اٹل
 (۳) اٹل فوج۔ فی اٹل
 (۴) اٹل فوج۔ فی اٹل
 (۵) فوج۔ فی اٹل
 (۶) سکونڈری فوج۔ فی اٹل
 (۷) سکونڈری فوج۔ فی اٹل
 (۸) سکونڈری فوج۔ فی اٹل
 (۹) سکونڈری فوج۔ فی اٹل
 (۱۰) سکونڈری فوج۔ فی اٹل
 (۱۱) سکونڈری فوج۔ فی اٹل
 (۱۲) سکونڈری فوج۔ فی اٹل
 (۱۳) سکونڈری فوج۔ فی اٹل
 (۱۴) سکونڈری فوج۔ فی اٹل
 (۱۵) سکونڈری فوج۔ فی اٹل
 (۱۶) سکونڈری فوج۔ فی اٹل
 (۱۷) سکونڈری فوج۔ فی اٹل
 (۱۸) سکونڈری فوج۔ فی اٹل
 (۱۹) سکونڈری فوج۔ فی اٹل
 (۲۰) سکونڈری فوج۔ فی اٹل

اشہارات بعد از دلیوش احمد شاہ صاحب

میسور رام ودر آساند ہنام
 زات کوہنہ سکونڈری فوج
 تحصیل ملتان۔ دلی
 دعوے مال۔ سہ ۱۹۲۲ء
 بنام احمد یارہ خاں علیہ

پایہ اخبار کی باتوں کا ذخیرہ

ہماری ہجری کی کامیابی مند وستان میں کرامات سے ہرگز کہ نہیں
 ادنیٰ دلیل اس کی خوبی کی ہے کہ کثرت خبری اور وفور حال کے حال
 کے اخیر بہت تیزی سے ہوا کی بانی کی ہیں جن احباب نے ہماری
 گزشتہ سالوں کی خبریں دیکھی ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ آئندہ اخبار
 کا خزانہ میں ہر سال اول درجہ کی کوشش سے اس کے لئے
 مضامین ہم پہنچاتے جاتے ہیں۔ مگر اس سال ہم دعوے سے کہ
 سمجھتے ہیں کہ یہ اخبار ہجری ہر روز ہر حال کے ساتھ تیار ہوں گے۔ اور ہر
 مضامین کی خبریں ہر روز ہر حال کے ساتھ تیار ہوں گے۔ اور ہر
 خیال کو سمجھتے ہیں کہ ہر سال ہر وقت اور ہر حال کے ساتھ تیار ہوں گے۔ اور ہر
 کرنا ہے کہ ہر سال ہر وقت اور ہر حال کے ساتھ تیار ہوں گے۔ اور ہر
 اور ہر سال ہر وقت اور ہر حال کے ساتھ تیار ہوں گے۔ اور ہر
 جو صاحب جلدی ہو گا اس کے ہر وقت ہر حال کے ساتھ تیار ہوں گے۔ اور ہر
 کریں۔ ہر سال ہر وقت اور ہر حال کے ساتھ تیار ہوں گے۔ اور ہر

۴۔ مجھے عرض کرنا غناات مندرجہ ذیل کے کہ اردو اخبارات پر مختلف اوقات پر آپ کے مکتول کے انتظام کی نسبت بہت ہی شکایتیں شائع ہوتی ہیں۔ اخبار عالم تصویریں پورا پورے ہزاروں روپے کا کھلے۔ اور اس کی طرز تقریری میں بہت بڑی نہایت ہی خوب معلوم ہوتی ہے۔ اور کوئی وجہ کسی قسم کے شک کی ظاہر نہیں ہو سکتی۔ خود ہمارے پاس کئی مقرر مسلمانوں نے شکایتیں کی ہیں۔ اور ایک موقع پر ان کا ارادہ بہت کچھ بے حیثیت کر کے نکال دیا لیکن چونکہ قلمی طور پر ایک ایسے کارخانے کے ساتھ چھوڑ دی ہوئی چاہئے جو ہر شے کی آسانی کے لئے ہمارے پورے بھائیوں کی طرف سے قائم ہوا ہو۔ لہذا ہم نے اس سے زیادہ کوئی کوشش لینا اس معاملے پر مناسب نہیں سمجھا کہ گورنمنٹ کو تحقیقات کی طرف متوجہ کیا جائے۔

۵۔ اب ہمیں آپ کی تحریر سے یہ امر معلوم کر کے نہایت مسرت ہوئی ہے کہ خود آپ کے مکتول ان تمام بیانات کی تحقیقات کرنا چاہتے ہیں۔ اور ہم بڑی خوشی سے اس تحقیقات میں ان کو مدد دینے کے لئے تیار ہیں۔ اگر آپ کی خواہش ہو تو ہم آپ کو ان شکایتوں کا پورا خلاصہ ارسال کریں گے جو ہمارے پاس لوگوں سے کی ہیں۔ اور نیز مختلف اخبارات جنہوں نے شکایات شائع کی ہیں ان کے پرچے بھی تلاش کر کے بھیج دیں گے جس سے آپ کے مکتول کو تحقیقات میں بہت سہولت ہوگی۔

۶۔ سر دست مجھے امید ہے کہ آپ کے مکتول اخبارات قلمی کے مضمون کی پوری تحقیقات کر کے کچھ نتیجے سے مطلع دیں گے تاکہ اطلاع عام کرنے کے لئے ان کو شائع کیا جاسکے۔ اور کچھ سے زیادہ کسی کو اس امر کی خوشی ہوگی کہ شراسٹراس لگ انڈین صاحبان کے برخلاف جو شکایات کجانی ہیں وہ غلط ثابت ہو سکیں۔ اور جو شکایات انوائس ہیں وہ بہت جلد رد کر دی جائیں۔

اس کے جواب میں ایک رجسٹری چھٹی مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۳۲ء کو ہمارے پاس پہنچی چنانچہ کارخانہ فارورڈ کر کے اور انصاف کرنے کے لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم اس کے ضروری حصوں کا سالہ ترجمہ چھاپیں۔ اس سے ان لوگوں کو بہتر انداز میں لگ انڈین کے انتظام کے متعلق کوئی شکایت نہ رہے جس معلوم ہو جائیگا کہ وہ لوگ خود ہر قسم کی شکایات کو رفع کرنے کے لیے کوشش سے متبادر آ رہے ہیں۔ اور اس سے ان کی درخواست کے مطابق ہر قسم کی شکایات خود انہیں سے راہ راست کر کے جواب طلب کریں۔ وہ دہرہ کہہ سکیں کہ غرض خود پروری توہر کریں گے۔ کیونکہ عام شکایات کا واقعی کوئی بھی انتظام ہو نا ممکن نہیں۔ اور جو لوگ غرض اخبارات میں

ان کی نسبت شکایات پر توجہ کر دینے میں وہ بھی اگر حد رات پر غور کریں کہ کہاں تک قبول کر کے لائق ہیں اور کہ ہر ایک چیز کے تارک ایک پہلو کے ساتھ ہی ایک دوسرے پہلو بھی ہوتا ہے۔ اس چھٹی کی چند وضاحتیں یہ ہیں۔ دفعہ ۱۲۔ جو آپ کی چھٹی کے دوسرے پر گرانٹ کے ہم نے شکایتوں کی کیفیت اس سے دریافت کی تھی کہ اپنے مکتول کے بیان کی تصدیق کے لئے خاص تحقیقات کروائے تاکہ معلوم ہو کہ جہاں تک ان کے ہمارے دل کا تعلق ہے ان کے متعلق کوئی شکایت صحیح نہیں۔

دفعہ ۵۔ آپ کی چھٹی کے پانچویں پر گرانٹ کے متعلق ہم صرف اس قدر بیان کرنا چاہتے ہیں کہ یہ سب ضروری ہے کہ انڈین ٹران اخبارات عام بیانات یا غیر صحیح شکایات کو شائع کرنے سے پیشتر ان کی نسبت تحقیقات کر لیا کریں۔

دفعہ ۶۔ ہمارے مکتول یہ معلوم کر کے بہت خوش ہوئے کہ ان کے انتظام پر کوئی خاص اعتراضات حاجی لوگوں نے وارد کیے ہیں۔ مگر ان کے لئے کسی غیر ضروری عام شکایت کا ذکر میں کی کوئی توجہ نہ کیا جائے۔ انتظام کرنا البتہ مشکل ہے۔ چونکہ عالم تصویریں میں بھی ہے اس میں ڈیڑھ لاکھ نام نہیں۔ اور اگر اس کا راقم کوئی حاجی ہے کہ جس نے وہانی جہاز "سلطان" نامی میں جو یکم اپریل کو شہر کو بھیج دیا وہاں سے سفر کیا ہے تو اس کو رسد یافت ضرور معلوم ہونا چاہئے کہ کئی اس کے بعض مکتول کو بھیجیں کہ مدت زیادہ نہیں گزرا۔ اس کا جواب ملتا ہے اور سب کو معلوم ہے کہ جہاز "دکن" نامی جس کو بھیج دیا گیا ہے اور جہاز ہونیکا اعلان ہو چکا تھا وہ جزیرہ انڈیش (میں) کے گوشہ گوشہ تک طوفان میں تباہ ہو گیا تھا۔ یہ کہ مارشیل کے ساتھ بھی کئی تدریجی سلسلہ قائم تھا اس خبر کے بھی پہنچنے میں دیر لگی۔ لیکن جو سب کو معلوم ہوا کہ ان نہیں آیا تو ہمارے مکتول نے حاجیوں کے پیالے لئے بجا جو دکن کے فوڈ سلطان نامی شیپر کے ساتھ انتظام کر لیا۔ جن حاجیوں نے ہمارے مکتول پر ان کے کپڑوں سے ٹکٹ خریدے ہوتے تھے ان کو وہ پیر ویز دینا منظور کیا گیا۔ جو صرف چند سوسے لے لیا منظور کیا۔ اور باقیوں کو پانچویں شیپر کے سب سے اور سلطان پر جانے کو ترجیح دی۔ اور دو لوگ ایسے بے انصاف نہیں تھے کہ ہمارے مکتول پر کوئی شکایت کرتے کہ ان کو جہاز کو تو شہر ہی گیا تھا۔ ہمارے مکتول نے حاجیوں کے نام کے پانچویں اس وقت کے تھے کہ انہیں جو کچھ کر سکتے تھے کیا۔ انہیں نے ان میں سے ان لوگوں کو جو نہایت مفلس تھے اور حافظہ خراب ایک مسلمان افسر کی معرفت جو رشتہ کی طرف سے معین ہے پھر پانچویں تقسیم کیا۔ اور توہن جو

شکایتیں چاہئے تھیں کہ وہ ایسے جیسے اس شکایت سے بچ سکتے تھے۔ جیسا کہ آپ دیکھ سکتے ہیں بالکل ناگزیر تھا۔ اور اس شکایت کے لئے دل سے انصاف کر کے نہیں دیا گیا۔ یہ تو صرف خدا کی عسی سے ہوا تھا۔ ہمارے مکتول کا اس میں قصور نہیں تھا۔ دوسری شکایت یہ ہے کہ ہمارے مکتول نے سب ایک گھنٹہ قبل بہت سے حاجیوں کو جہاز کن سے لے کر ان کا اسباب اور ان کا اسباب بچھینا دیا گیا۔ یہ واقعہ ہو گیا۔ تحقیقات یہ ہے کہ حاجی لوگ جتنی بڑی ہو سکتا ہے ہزار پرچہ جاتے ہیں تاکہ سب سے اچھی جگہ روک لیں اور اپنا ذاتی اسباب وہاں رکھ دیں۔ لیکن چونکہ ان کے افسر چاہتے ہیں کہ تمام مرد سوائے غورقوں بچوں اور ضعیف لوگوں کے کھڑے رہ جائیں اور بچھریب ایک ایک ہو کر ہزار پرچہ لائیں تو ان کا شمار کریں۔ یہ واقعہ تمام حاجیوں کے ہزاروں سے متعلق ہے۔ حاجیوں کے ذاتی اسباب تو ان کی اپنی ہی حفاظت میں ہوتے ہیں لیکن تمام بچے اسباب کو شل چاہتے ہیں کیوں کہ وہ اپنے کے ہمارے اسباب جیسا کہ ان کے ہزاروں کے اول اور خاص ہوجو کے اسافرو کے اسباب کا حال ہوتا ہے۔ اب اگر لوگوں پر شناخت کے لئے نشان نہیں لگتے تھے تو وہ تمہارا ہوتا ہے جو مالوں کا قصور ہو سکتا ہے اور کوئی کوئی ہزاروں کی بچی اپنے آپ کو مسافروں کے ہوجو کی ذمہ داری نہیں لیتی۔ ان کے علاوہ صرف ایک اور خاص الزام لگایا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ٹکٹ اس زیادہ پیگئے تھے کہ جس قدر سائز جہاز پر سوار ہو سکتے تھے اور اسی سے بعض لوگوں کو اسباب گم کر کے ہمارے واپس تیار دیا گیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ کوئی زائد ٹکٹ نہیں فروخت کئے گئے۔ اور کہ سلطان پرچہ تمام سائز مل گئے کہ جس کے پاس ٹکٹ تھے اور وہ اس پر چھاپا تھا۔ یہ بیان اگرچہ قابل یہاں کے کلکٹر آف ٹکٹس (افسر تحصیل چوگلی) سے تصدیق کر سکتے ہیں۔ اس کے سوا کوئی اور کوئی خاص شکایت پیش نہیں کی گئی۔ البتہ جو کچھ پیش کیا گیا ہے اس کا پورا پورا رد کیا گیا ہے۔ اور اس پر بھی شکایت کرنے والا شکایت کرتا ہے کہ ہمارے مکتول کے ساری ٹکٹیں پر اعتبار نہیں کرتا چاہئے۔ اس سلسلے میں ۱۰۰۰ دھات ہیں اور کچھ نہیں بکایا گیا۔ ان میں سے کوئی دھات اس کا کوئی حصہ بالکل صحیح نہیں۔

دفعہ ۱۸۔ جواب آپ کی چھٹی کے آٹھویں پر گرانٹ کے ہمارے مکتول کہتے ہیں کہ اگر ان کے پاس کسی شکایت کی پوری کیفیت معلوم نہ تھی اور ضروری قصور کے بھی جانو تو وہ خوش ہو کر اس کی تحقیقات کریں گے اور جواب دیں گے۔ لیکن وہ کسی قسم کے عام الزامات پر غور نہیں کر سکتے۔

دفعہ ۱۸۔ جواب آپ کی چھٹی کے آٹھویں پر گرانٹ کے ہمارے مکتول کہتے ہیں کہ اگر ان کے پاس کسی شکایت کی پوری کیفیت معلوم نہ تھی اور ضروری قصور کے بھی جانو تو وہ خوش ہو کر اس کی تحقیقات کریں گے اور جواب دیں گے۔ لیکن وہ کسی قسم کے عام الزامات پر غور نہیں کر سکتے۔

پیشہ اخبار

لاہور، یوم دو شنبہ ۱۷- نومبر ۱۹۲۷ء

ٹامس گلک اینڈ سون اسفیر حاج بہی

ہماری اس وقت نوشتہائی کے اس کارخانے کی نسبت کہ جس کو گورنمنٹ برٹش کی طرف سے مکمل طور پر جان بوجھ کر کے لکھنؤ جری سفر کے انتظام کا ٹھیکہ دیا گیا ہے کئی شکائیں پہنچتی رہی ہیں۔ غالباً یہ کارخانہ ملتان میں اس کام پر متعین کیا گیا ہوگا اور اسی زمانے سے ہماری رائے اس کی نسبت بہت اعلیٰ ہے کہ وہ ہم جانتے ہیں کہ اس طرح سرٹھاس گلک مرحوم نے ابتدا میں اس سلسلہ نوٹس کے کام میں ترقی کی اور اس طرح ان کا کام دنیا کے ہر حصے میں کامیابی کے ساتھ پھیل گیا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جو شخص نوٹس اور امریکہ کے ہر مقام پر مسافروں کے لئے آسائش بہم پہنچانے میں کامیاب ہوا ہے اور جسے یہ کام کامیابی قرار دیا جاتا ہے اس سے کہ مکمل طور پر جاننے والے مسافروں کو بھی ضرورتاً مسائش اور آرام نصیب ہوگا۔ مگر برٹش سے کچھ عرصے کے بعد تمام اردو اخبارات میں ہم اس کارخانے کے انتظام کے حلقے شکایتیں درج ہوتی ہوئی دیکھنے لگے اور ہماری پاس بھی کئی محرز مسلمانوں کی تحریری اور زبانی شکایتیں ان کے انتظام کی نسبت پہنچیں۔ مگر لاہور کے انگریزی اخبار رسول و ملٹری ٹائمز میں بھی غالباً اپریل ۱۹۲۷ء میں ایک شکایتی تصحیحی شائع ہوئی۔ اسی اثنا میں، جو لائی سٹیشن کے پیشہ اخبار میں ٹامس گلک اینڈ سون کی معرفت "جولج کو ٹکلف" کے عنوان سے مندرجہ ذیل نوٹ شائع ہوا:-

"ٹامس گلک اینڈ سون کی معرفت جولج کو ٹکلف:- ایک حاجی صاحب کو مکمل طور پر ایک ہمسفر کو کھڑے ہوئے ہوئے ہوئے ہیں۔" "مجھے کو ایک بہت ضروری بات عرض کرنی ہے جو غالباً آئندہ میں جہاز سے لے کر کہ مکمل طور پر اختیار کریں بہت مفید ہوگی۔ وہ یہ ہے کہ ٹامس گلک اینڈ سون اور حاجی قائم حسین کے ہمارے کچھ جہاز پر گزشتہ فروری میں، لیکن مذکورہ طرف سے ہر سال ایک کتاب جہازوں کی لوگوں اور قیمت بحث... کی چھپر شائع ہوا کرتی ہے۔ اگر یہ کتاب مطلق حریف سے کبھی جاوے اور انجیل کی تم ہر جگہ کہ بد کبھی جہاز ہوا اس وقت بھی قابل اعتماد نہیں ہوگا۔ گورنمنٹ کی طرف سے لیکن مذکورہ جولج کی راحت رسائی کی نسبت بہت بھی لکھی ہوا کہ کئی مذکورہ بھی زبانی وعدے سے سرکار کو خوش

کر دیا ہے۔ لیکن کئی مذکورہ کا نہیں اشخاص کے ساتھ ہر تار و تار ہے جو وزارت کے جانوں نہیں۔ باقی ان نصیب جولج کے لکھنؤ سبیل راحت و آرام کی نہیں۔ یہاں تک اپنے ظلم کیا جا رہا ہے کہ کوئی حد صاحبہ نہیں۔" "آگے چلا کر یہ مسئلہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ہی ہمارے یہ ظلم بھی کیا گیا کہ انکوٹ کے بھی سے روانہ ہوئی ہے ایک گشت پہلے تو ب دو سو کے بل کو کہ جس کے پاس ٹکٹ بھی موجود تھے زبردستی انکوٹ سے ہٹا دیا گیا اور ان کا سبب اس خرابی سے بچنے چھینکا کہ وہ جاتا رہا ہم تعجب کرتے ہیں کہ باوجود اس قسم کی ظلموں کے ہمیشہ پیش کو جاننے کے گورنمنٹ کیوں ٹامس گلک اینڈ سون کو بطلب نہیں کرتی اور بصورت معقول جواب نہ ملنے کے ٹھیکہ دہندگان نہیں دیتی اور خود بخود لوگوں کو شکایت کا موقع دیتی ہے۔"

جیسا کہ ہمارا اصول ہے کہ جس کام میں ہم بھلا کو شاکہ پاتے ہیں اس کی اصلاح کے لیے ہمیں مقدور ہر جہاز کوئی دفعہ اٹھا نہیں رکھتے۔ ہم نے اس مسئلے پر پیشہ جری کئی مرتبہ گورنمنٹ کو متوجہ کیا تھا کہ اپنی ٹھیکیداروں کو فحاش کر دے کہ لوگوں کو شکایت کا موقع نہ ملے۔ چنانچہ اس موقع کو بھی جیسا کہ مذکورہ صدر اقتباس سے ظاہر ہے ایک مخصوص کامیاب نگار کی تحریر کو بہت موثر دیکھ کر کہ جس نے جہاز وغیرہ کا سب نام یہ لکھ دیا تھا اور جو شہید واقعہ بیان کرتا تھا ہم نے ہاتھ جو ملے تھے اس پر معلوم ہوتا ہے جیسا کہ قاعدہ ہے کہ ہماری ہر ایک معتدل اور قابل توجہ تحریر کو گورنمنٹ توجہ فرماتی ہے۔ گورنمنٹ نے نوٹس لیکر ٹامس گلک اینڈ سون صاحبان کو متوجہ کیا۔ اور انہوں نے ستمبر ۱۹۲۷ء کو معرفت اپنے وکلا پاس واکرائیڈ سمیت سائٹرز کے بذریعہ جری نوٹس کے ہم سے دریافت کیا کہ کن وجوہات پر ہم نے ان کے مولوں کے انتظام سفر حجاج پر ایسے سخت الزام شائع کئے ہیں جو کہ صحیح ہونے ممکن نہیں۔ اور بغرض اس بارے میں پوری حقیقت ہم پہنچانے میں چاہتے کہ انہیں اپنے حق کے نام اور سب سے اطلاع دی جائے۔ ساتھ ہی انہوں نے ایک ایک نقل اردو اور انگریزی اس نقلت کی بھی جو کارخانہ مذکور سے براہی اطلاع حاجیان شائع ہوتا ہے۔ اور دریافت کیا کہ ان میں سے کون کون دفعات صحیح نہیں۔ چنانچہ ہم نے اس کے جواب میں جو بھی لکھی اس کی نقل بغرض ان کا یہی نظریہ ذیل میں درج کیا ہے:-

"جواب مذکورہ: جواب آپ کی بھی موضوع ستمبر ۱۹۲۷ء کے جواب سے متغایب ٹامس گلک اینڈ سون صاحبان کے سال فرمائی ہے مندرجہ ذیل جواب ارسال خدمت کرتا ہوں:-

آپ نے حقیقتات یہ رائے قائم کی ہے کہ کوئی آپ اسی پر گزرتا میں تحریر فرماتے ہیں کہ آپ اس امر پر ناواقف ہیں کہ سبب شکایت اس مسئلے کی کیا ہے؟

"آپ مجھے اس بات کے کہنے کے لیے صاف فرمادیں گے کہ آپ کو ایک اور غلط فہمی اس مضمون کی نسبت ہوئی ہے جو ہمارے پرچہ میں شائع ہوا ہے۔ اور غالباً یہ غلط فہمی اس وجہ سے پیدا ہوئی ہے کہ آپ کو زبان اردو میں وہ نسبت نہیں۔ وہ غلط فہمی یہ ہے کہ آپ اس مضمون کو ہمارا ہمارے کسی کارپانڈنٹ کا لکھا ہوا سمجھتے ہیں۔ حالانکہ وہ نوٹ شروع ہی اس فقرے سے ہوتا ہے کہ "ایک حاجی صاحب کو مکمل طور پر ایک ہمسفر کو کھڑے کرتے ہیں کہ"۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ ہم نے یہ مضمون ایک دوسرے اخبار سے نقل کیا ہے پس آپ کو ہم سے یہ چھنے کا حق حاصل ہے کہ کوئی اخبار سے ہم نے اس مضمون کو نقل کیا تھا۔ اور آپ کی اطلاع کے لیے اس قدر گزارش کرنا ضروری ہے کہ وہ مضمون ہم نے کانورس کے ایک اخبار میں ہی، غالباً تقریر کے پرچہ مطبوعہ جو لائی سٹیشن سے بطریق خلاصہ لیا تھا۔

"آپ کے اطمینان کے لئے اس اخبار کے مضمون مذکور کی پوری نقل اس خط کے ساتھ منسلک کی جاتی ہے جس سے آپ کو ثابت ہو جائیگا کہ مضمون مذکور میں بہت ہی ضرورت کے ساتھ لکھا گیا تھا۔ اور صرف چند ہی فقرے اس سے نقل کئے ہیں کیونکہ ہمارا مطلب صرف گورنمنٹ کو توجہ دلانا تھا۔ اور اس خط پر ہر قسم کی تشریح کو ہم رد کرنا چاہتے تھے۔

"آپ کو بھی سمجھتی ہیں کہ جو مضمون کسی کتاب یا اخبار میں شائع ہوا ہے پوری رائے جو کارپانڈنٹ کو قانونی حق حاصل ہے۔ اور آپ ہمارے نوٹ مطبوعہ اس لائی سٹیشن کو پڑھ کر سمجھا کر سکتے ہیں کہ ہم نے اس سے زیادہ کوئی رائے اپنی طرف سے نہیں دی۔ بلکہ گورنمنٹ کو ان شکایتوں کی نسبت حقیقتات کرنی چاہتے۔ اور بصورت ثبوت پورا اکتین لینا چاہتے اور آپ کی چھٹی سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بھی حقیقتات کی ضرورت سمجھتے ہیں؟

۱- ہمارے ایک پرچہ مطبوعہ گزشتہ مادی کی نسبت شکایت آپ نے تحریر کی ہے کہ ہم نے اس میں یہ تحریر کیا ہے کہ شہزادہ بوآپ کے مولوں کے شائع کئے ہیں وہ غلط ہے۔ آپ یہاد عنایت اس پرچہ کو والدین ہم سے برگز کوئی ایسا فقرہ کسی اخبار میں نہیں لکھا۔ اور اگر کوئی اور تحریر کسی پرچہ میں ایسی شائع ہوئی ہو جس کو آپ مخالفانہ سمجھتے ہیں تو اس کی نسبت ہم ہمیشہ خوشی سے اپنا اسٹینڈیشن میں لکھ کر جاننا ہوتا۔ کیونکہ آپ سے مولوں کی اس امر کو تسلیم کر سکتے ہوئے کہ اس میں کوئی مخالفت کسی قسم کی اس سے نہیں ملے اور ایسی حالت میں ہماری کسی تحریر کی کوئی وجہ سوائے سبب یہی نہیں ہو سکتی؟

مسودہ قانون انڈین کونسل ایکٹ

موسودہ ایکٹ بعض ترمیم انڈین کونسل ایکٹ ۱۸۵۸ء کے تحت
مکمل ہوئے۔ لاہور اسپرنگ فیلڈ اور کانگریس کی صلاح اور منظوری
سے جو اس بار لیٹ میں جمع ہوئے اور ان کی اجازت سے حسب
ذیل قانون نافذ فرمائے ہیں:-

(۱) کونسل کے ایڈیشنل ممبروں کی تعداد جن کو جناب
نواب گورنر جنرل بہادر صاحب ۱۸۵۸ء انڈین کونسل ایکٹ ۱۸۵۸ء
مقرر کرے اس قدر ہوگی جو جناب صاحب کے نزدیک وقتاً فوقتاً
مصلحت معلوم ہو لیکن وہ دس سے کم اور سولہ سے زیادہ ہوگی
اور کونسل کے ان ایڈیشنل ممبروں کی تعداد جو صاحبان گورنر
بہادر ریسیڈنسی آف فورٹ سیٹھ جارج دہلی انڈین کونسل
ایکٹ ۱۸۵۸ء کی دفعہ ۲۹ کے تحت مقرر کریں اور
ایڈیشنل جرنل ریسیڈنسی یا اس عہدہ دار کے جو اس وقت
کام کر رہے ہیں اس قدر ہوگی جو گورنر ان موصوف کے نزدیک وقتاً فوقتاً
ترین صاحت معلوم ہو لیکن وہ آٹھ سے کم اور بیس سے زیادہ ہوگی۔
(۲) جناب نواب گورنر جنرل بہادر صاحب کونسل کو اجازت ہوگا
کہ وقتاً فوقتاً اور اگر اشتهار کے ان ممبروں کی تعداد میں اضافہ کریں
جن کو ریسیڈنسی آف فورٹ سیٹھ جارج دہلی اور صاحبان شمال
مغرب وادہ کے صاحبان لفٹنٹ گورنر بہادر انڈین وفاق میں
پس اپنی مدد کے واسطے مقرر کریں مگر ہمیشہ شرط ہے کہ ڈویژن ہنگالہ
کے واسطے ہر سے زیادہ اور شمال و مغرب وادہ کے واسطے ہر سے
زیادہ مقرر نہیں کئے جائیں گے۔

(۳) کوئی شخص جو ہندوستان کا باشندہ ہو انڈین کونسل
ایکٹ ۱۸۵۸ء کی دفعہ اور اس قانون کی دفعہ ۲۹ کے بموجب ایک
ایڈیشنل ممبر یا کسی ایسے صوبے کے لفٹنٹ گورنر کی کونسل کا ممبر
مقرر کیا جا سکتا ہے جس میں انڈین کونسل ایکٹ ۱۸۵۸ء کے حکم
کو جو آئین و قوانین کے بنائے سے تعلق ہیں وسعت دی گئی ہو
یا آئندہ وسعت رکھا دے۔

(۴) جناب نواب گورنر جنرل بہادر صاحب کونسل وقتاً فوقتاً
صاحب سرکری آف سیٹھ باجلاس کونسل کی منظوری سے اس
امری نسبت کہ کس صورت میں جناب نواب گورنر جنرل بہادر - اور
صاحبان گورنر بہادر و صاحبان لفٹنٹ گورنر بہادر اس قسم کے
تقررات عمل میں لاسکتے ہیں اور اس طریقے کو قرار دی سکیں گے
جس میں اس قسم کے قوانین کا عملدرآمد کیا جائیگا۔

(۵) باوجود کسی حکم کے جو آئین کونسل ایکٹ ۱۸۵۸ء میں
مندرج ہو جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہندوستان باجلاس کونسل
وقتاً فوقتاً قواعد نسبت اجازت اس امر کے بنائے ہیں کہ نواب
گورنر جنرل بہادر کی کونسل واضح آئین و قوانین کے کسی اجلاس
میں جناب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی سالانہ کیفیت حال
کی نسبت بحث کیجائے اور رسالات دریافت کئے جائیں لیکن
ان شرائط اور شیوہ کے ساتھ جو قواعد مذکور میں قرار دیائیں اور
ماوجود کسی احکام کے جو آئین کونسل ایکٹ ۱۸۵۸ء میں مندرج
نہیں صاحبان گورنر بہادر باجلاس کونسل آف فورٹ سیٹھ جارج

دہلی اور صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر کسی صوبے کے جس میں
انڈین کونسل ایکٹ ۱۸۵۸ء کے ان احکام کو جو آئین و قوانین
بنائے سے تعلق رکھتے ہیں وسعت دی گئی ہو یا آئندہ وسعت
دیجائے وقتاً فوقتاً قواعد نسبت اجازت اس امر کے بنائے ہیں
کہ ان کی کونسل واضح آئین و قوانین کے کسی اجلاس میں ان
کی اوکل گورنمنٹوں کی سالانہ کیفیت حاصل کی نسبت بحث کی
جائے یا رسالات دریافت کئے جائیں لیکن مضمون یا دیگر امور
کی نسبت اس قسم کی شرائط اور پابندی کے ساتھ جو قواعد
مذکور میں جو اس قسم کی کونسلوں سے تعلق ہوں وقتاً فوقتاً
قرار دئے جائیں لیکن کوئی ممبر کونسل کے کسی ایسے اجلاس میں
کسی روز بوشن کے پیش کوئے یا تجویز کئے کا یا کسی کسی بحث
محاصل یا کسی سوال کے جواب میں جو اس ایکٹ کے بموجب
بنائے گئے ہوں کونسل کے تفریق کر لیا جائیگا ہوگا۔ مگر شرط یہ
ہے کہ جو قواعد ایجنڈہ یا اس کے بموجب کوئی صاحب گورنر بہادر
اجلاس کونسل یا کوئی صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر یا صاحب گورنر
جنرل بہادر اجلاس کونسل کی منظوری کے واسطے پیش کیا جائیگا
اور اس کا کر لیا ہوگا۔ اور جو قواعد اس ایکٹ کے بموجب جناب
نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل بنائیں وہ جناب صاحب
سرکری آف سیٹھ باجلاس کونسل کی منظوری کے واسطے
پیش کیا جائیگا اور اس کا تعلق ہوگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ جو قواعد
اس ایکٹ کے بموجب بنائے جائیں وہ ان اجلاسوں میں
تبدیل یا ترمیم ہو سکیں گے جو آئین و قوانین بنائے کی عرض کر
منعقد کئے جائیں۔

(۶) یہ اعلان کیا جائے کہ انڈین کونسل ایکٹ ۱۸۵۸ء
کی دفعہ ۲۹ کے تحت مقرر کیا گیا تھا اور ترمیم کی گئی ہے کہ الفاظ
قواعد و اجلاس حضور ملک مظفر کی حکومت میں اس طرح برسر
جائیں اور ترمیم کے جائیں کہ الفاظ یا آئندہ ایکٹ مذکور التفیقہ
کے الفاظ کے تحت لفظ "آب" کے بعد داخل تھے اور یہ داخل
کئے گئے تھے۔ اور یہی اعلان کیا جائے کہ ایکٹ سوم وچرام
جلوس ولیم فورٹ باب ۸۵ سوا ایکٹ ۱۷۱۶ء جلوس حضور ملک مظفر
باب ۵۹ اس طرح پڑھے جائیں اور ترمیم کے جائیں کہ ان کے
لفاظ کے وقت یہ ارادہ کیا گیا تھا اور حکم دیا گیا تھا کہ مذکور بالا لفظ
کو ان محالک میں وسعت دیجائے اور وہ ان میں شامل ہوں
جو ان کے لفظ کی تاریخ کے بعد ایسٹ انڈیا کمپنی حاصل کرے
اور صرف ان ملکوں سے مخصوص نہیں جو قوانین مذکور بالا کے
لفاظ کے وقت کوئی موصوفہ قبضے اور حکومت میں تھے۔

(۷) انڈین کونسل ایکٹ ۱۸۵۸ء کی دفعات ۱۷۱۶ء مندرج
کی گئیں اور حسب ذیل حکم دیا جائے:-

(۱) اگر کوئی کونسل کا کوئی اشتہار یا ایڈیشنل ممبر یا کسی لفٹنٹ
گورنر کی کونسل کا کوئی ممبر یا ایکٹ مذکور ایکٹ کے بموجب مقرر
کیا گیا ہو ہندوستان سے غیر حاضر ہو یا متواتر دو تین سال اپنے
عہدے کا کام انجام دینے سے رہے تو جناب نواب گورنر جنرل
بہادر یا صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر کو جن کی کونسل میں اس قسم کا
ایڈیشنل ممبر مقرر کیا گیا ہو وہ کسی صورت میں اس قسم کا
کے جو لفٹنٹ گورنر میں مشہر کیا جائے اس امر کا اعلان کرنا جائز

ہوگا کہ کونسل میں ایسے شخص کا عہدہ خالی ہو سکتا ہے۔
(۲) اگر کوئی عہدہ کسی ایسے ایڈیشنل ممبر یا لفٹنٹ گورنر کی
کونسل کے ممبر کے ہندوستان سے غیر حاضر رہنے کا حکم کے انجام دینے
میں قاصر رہے۔ موت۔ و ورسے نہیں دے سکے تو اس کے لئے
ایسے کی وجہ سے جو صاحب قاعدہ منظور کیا گیا ہو خالی ہو جناب
نواب گورنر جنرل بہادر یا صاحب گورنر بہادر یا صاحب لفٹنٹ
گورنر بہادر کو جس کی صورت ہو اس کی جگہ کسی شخص کو ایڈیشنل
ممبر یا ممبر کے عہدے کی صورت میں مقرر کرنا جائز ہوگا۔ اور ہر ایک ممبر
جو اس طرح برسر کیا جائے تمام اجلاسوں میں جو آئین و قوانین
بنائے کی عرض سے منعقد کئے جائیں اس قسم کے تقرری تاریخ
سے مدت دو برس تک طلب کیا جائیگا۔ مگر ہمیشہ شرط یہ ہے کہ اس
قسم کے تقرری یا کسی دوسرے تقرر کے رو سے جو اس ایکٹ کے
بموجب عمل میں آئے ہیں سرکاری ممبروں کی اس تعداد کو کم کرنا
جائز ہوگا جس کے تقرری انڈین کونسل ایکٹ میں ہر ایک کی ہے۔
۵۔ ہندوستان کے کسی صوبے کی اوکل ممبر کونسل
وقتاً فوقتاً از روئے ان قوانین کے جو انڈین کونسل ایکٹ ۱۸۵۸ء
کے احکام کے بموجب نافذ کئے گئے ہوں اور نواب گورنر جنرل بہادر
کی منظوری سے لیکر اور طرح پر نہیں صوبہ یا کوئی نسبت
کسی قانون یا آئین کو منسوخ یا ترمیم کر سکتے ہیں جو اس ایکٹ کے
لفاظ کی تاریخ سے پہلے یا بعد ہندوستان کے کسی صوبے کی
مذکورہ تعداد کو اوکل ممبر کونسل کے بنایا ہو مگر شرط یہ ہے کہ
کوئی ایکٹ یا کسی ایکٹ کا کوئی حکم جو ایک اوکل ممبر کونسل
سے بنایا ہو اور جن کو بعد جناب نواب گورنر جنرل بہادر سے منظور
کر لیا ہو صرف اس وجہ سے ناجائز منظور ہوگا کہ وہ دفعہ ۲۹ کے
بموجب جناب نواب گورنر جنرل بہادر کی منظوری سے نافذ کا حکم
۱۸۔ اس ایکٹ میں لفظ "اوکل" جس ایکٹ کونسل سے
مراہمت ہے:-

(۱) گورنر بہادر باجلاس کونسل واضح آئین و قوانین صوبہ
فورٹ سیٹھ جارج دہلی اور

(۲) کونسل واضح آئین و قوانین صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر
کی صوبے سے جس سے انڈین کونسل ایکٹ ۱۸۵۸ء کے احکام
جو آئین و قوانین بنائے سے تعلق رکھتے ہوں متعلق کئے گئے ہوں
یا آئندہ بنائے جائیں۔

لفظ صوبے سے مراد کسی ریسیڈنسی ڈویژن صوبہ یا مالک
مراد ہے جسپر اوکل ممبر کونسل وقتاً فوقتاً اختیار حاصل ہوں۔
۱۸۔ اس قانون میں کوئی امر جناب نواب گورنر جنرل بہادر
اجلاس کونسل کے اختیارات کی کجانی اجلاسوں میں جو قوانین بنائے
کی عرض سے منعقد کئے جائیں باعث نہ ہوگا۔

۱۹۔ اس قانون کا نام انڈین کونسل ایکٹ ۱۸۵۸ء انڈین
کونسل ایکٹ ۱۸۵۸ء۔ اور اس قانون کو لفظ و نول کا نام کونسل ایکٹ
۱۸۵۸ء و لفظ ہوگا۔

۲۰۔ اگر کوئی ممبر یا صاحب سرکری صاحب وزیر نیال کی
تمغہ نامت کا ڈھانڈا دی شرافت اثر یا پھانسی کے رسم مقام
کھٹا لٹوال کی گئی جو ان کی ریاست نیال کی عہدہ خدمات اور انگریزی
گورنمنٹ سے دینی رکھنے کے صلے میں سرکار کا لٹوال یا

واقفیت علم کے لئے شمار اور اعداد

بارگاہِ پنجاب میں: پنجاب میں مسیحیوں کی تعداد ۱۸۹۱ء
 ایک سرکاری کاغذ نامہ کے مطابق ساٹھ لاکھ تیس ہزار تین سو پندرہ
 انسان ہے جس میں ان کا تعداد ۱۲۷۲۲۷ ہے۔ اسی طرح میں
 مانپور کے دار الحکومت کے لئے مبلغ ۱۸۵۰۹ روپے خزانہ سرکاری سے
 خرچ ہوئے۔
 ریاست کشمیر کی آبادی: حال کی مردم شماری کے
 مطابق ریاست کشمیر کی کل آبادی پچیس لاکھ تینتالیس ہزار نو
 سو پچیس (۲۵۴۳۹۵) تھان و مرقعہ کے واسطے اس میں سے علاقہ
 کشمیر میں ۱۸۵۰۷۵۔ علاقہ جموں میں ۱۲۳۹۵۴۳۔ علاقہ پلوچ
 میں ۷۸۴۴۴۔ علاقہ اسکاردو میں ۱۱۰۳۲۵۔ اور علاقہ گلگت میں
 ۱۶۶۸۱ ہے۔

حاشا ان الارض :- دنیا میں قریب نوے لاکھ قسم
کے شجرات الارض ہیں۔ ان لوگوں کے لئے ان کا تحقیق کرنے
تقریباً ۱۵۰۰۰۰ قسم تیار کی گئی ہیں۔ ان کا مطالعہ کرنے سے
انسانی ترقی میں کمالی کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔

انشاعت مذہب مسیحی کا مخرج: ۱۸۵۱ء میں
ہند ملک انگلستان نے انشاعت مذہب مسیحی کے لئے ۱۸۱۳ء
میں تہذیب کے لئے ایک کمیٹی کے لئے ایک کمیٹی کے لئے ایک کمیٹی کے لئے

جاپان کے بڑے مندر :- جاپان میں ۱۰۸۱۰۴ - ۱۰۸۱۰۴
 مذہب کے مندر میں کچھ ہیں ۱۰۸۱۰۴ - ۱۰۸۱۰۴
 ہندوستان میں کچھ ہیں ۱۰۸۱۰۴ - ۱۰۸۱۰۴

۱۸۶۴ء میں اور ۱۹۶۴ء میں صدیوں کی عورتیں
مطلوبہ جہاں اور ان کی تعلیم یافتہ ہیں جو کہ اب ان کے ہندوستان
میں تعلیم عام ہو گئی ہے کہ

[illegible]

۱۲۳۰۴۰۶

[illegible]

لی فرزند حضرت پیرا پو تا جسے پیکر پختہ کر ششہ سال میں ۷۷ لاکھ
دوڑکار شیشہ جہاں سے با سر گیا

مذاق

ایک بار کا وہ پچا دہ اپنے نسرال میں گیا۔ وہ کچھ معتول گزار
رہتے تھے۔ دادا دے دیکھا کہ ان کے غریب زبیرات خصلے ہیں۔
تو ایک چوری ان کو لوٹا میں کوئی سیبوبات نہیں بھی جاتی ایک
رات نسرال کے گھر میں چوری کرے آگیا حسن اتفاق سے انکو
گھر میں تین چار آدمی سوئے تھے انہوں نے چور کو پکڑ لیا اور رات
کو ادرہ چھینے میں اس کو ایک ستون سے باندھ دیا کہ صبح تھامنے
میں پہنچا میں گئے۔ ایک نے کہا کہ اس بزدلت چور کو راضی ہوؤ
وہ چنانچہ ایک دوسرے سے قہقہہ لیکر راضی نکلتی تھی تاہم
یہ کہ جب رات کو چوری کو اسے اس تو شکل عجیب بیٹھنگی بنا
کر آتے ہیں تاکہ شناخت نہ کرے پچا نے اس کی شکل بھی نسرال
والے سے شناخت نہ کر سکے اور ادرہ کا بھی عجیب سا دھڑ رہے ہے
کو جب وہ لوگ آئے ستون سے کھینچ کر آئے تھے پچان لیا اور اپنا
دادا بچہ کر چھوڑ دیا۔ آج خوشی خوشی اپنے گھر کے چلے گئے اور اپنے
دوست آشناؤں میں ملکر ڈھنگ مارا کرتے تھے کہ وہ جب میری نسرال
والوں سے صبح مجھے پچان لیا تو بھر دے دے دے دے دے دے دے دے
کہ نہ کہہ کر کام نہ انہوں نے سہی کیا تھا!

ایک مرتبہ بائیں سات آدمی ایک بارش میں سیر کر رہے تھے ایک شخص نے بڑا سا چوڑا توڑ کے پاشا کی مہابی میں رکھ کے اور

چھٹے ملک کو کس لیا۔ کسی دل لگی باز نہ تھی مانی سے کہہ دیا کہ فلاں شخص سے تیرا چھوڑ کر کے میری بی بی میں رکھ لیا ہے۔ مانی اس سے قریب آ کر اور کہا وہ حضرت امام احمد چیلو کے اسی بی بی سے ہے۔

یہ اس مالی حالت سے مراد ہے کہ وہ لوگوں کی راہ پر ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے کہ
چلوں تو اس کے لئے ہر قسم کے نقصان ہیں۔ حاجی یہ اس کا باعث بنے
کہ غریبوں میں اور کھیتوں میں کہ کھیتوں میں سے لڑکیاں اور مالی اپنی

جنگا اور یہ ہفتے میں اپنی باروں کے ساتھ چلے آئے،

انھا فاش کر دیا۔ اس سے دو ستونوں میں ایک ایڈیشن سے اصلاح کی کہ اس کی قبر پر کیا کتبہ کندہ کیا جاوے۔ ایڈیشن سے اصلاح دی کہ پتھر دو۔ جہاں خان میں

ایک منظر ایسا کہ کسی جرم میں گرفتار کر کے حکام کے سامنے لائے جھوٹا ثبوت دے کر حکام کے لئے حاکم ہوا اور ان کو دغا فرما دینے کا

واللہ میری ناک میں دو سوراخ ہیں اور میری کفایت کو ستمیں نہیں
سورتمی حاجت نہیں عالم اس بیان مجرم سے شکریا اور چوڑ دیا

عربی عربی

مکتوبہ مرقور :- جنرل کی ایک عالم سائنس افکارہ انکسار
 کہ جو مرقور افکارہ انکسار کے بعد عالم کی ایک افکارہ
 جائیگا۔ ابھی اس سحر کے پانی میں نمک اس قدر ہے کہ اس پر
 اثر نمک حل نہیں ہو سکتا اور کوئی جاندار پر غرق نہیں ہو
 سکتا۔

چچین میں ماتم کی رسم۔ اہل حق میں ماتم کی رسم بھی
عجیب ترین رسموں میں سے ہے۔ اس کی تفصیل کیفیت پھر کسی
وقت نگاہیں سے بالفضل حضرت بات ناظرین کے پیش کی جائیگی
کہ حسب کوئی شخص مر جاوے تو اس کی لاش کو اس گھر میں کچھ ماہ
تک رکھ کر وارثوں کو ماتم کرنا پڑتا ہے اور اگر ایک امیر یا انتقال کرے
تو اس کے بیٹے کو اس کا ماتم ۴۰ یا ۵۰ دن کرنا پڑتا ہے۔ پتھر سے
کہ اس کو لے کر اس کا جنازہ ادا کر دیا جائے اور اس کے

ایک عجیب بات کی خبر ملی: خلیفہ یارون الرشید
 نے ایک عجیب بات کی خبر ملی: خلیفہ یارون الرشید
 کو دی تھی۔ اس کے واقع میں بارہ دوا بستہ تھے۔ اور سر گھٹے

میں ایک دروازہ اُن میں سے کھل جاتا تھا۔ وہ اس میں سے
اس قدر پھل گزریاں کھاتے تھے جو پانچ گھنٹے اس وقت پہ
تھا۔ ان میں سے ہر ایک کوئی پانچ سو گز کے ایک حصہ

عطر پال رہی تھی اور آواز دیتی تھی۔ بارہ بجے کے وقت ایک موٹر
اس گھر کی کے اندر سے نکل کر سب ایسی گولیاں جمع کر کے لپٹاتی
جو پھر اسی میں لائی جاتی تھیں۔ حقیقت میں اس زمانے کے لئے

اہل اسلام کی کار سبھی اور اچھائی یہ قابلِ فخر تھا کہ
 عجیب سیچ یہ ہوئی کہ یہاں پر چھپنے والے لوگوں
 میں یہ عام بات ہو گئی کہ وہ لک و ستیہ تو ہے کہ بلند سر جو میر

اور ایسی نازک مہر ملی ہیں کہ اگر ان کو احتیاط سے نہ ہاتھ میں لیں تو
خاموشی تو فوت جانی نہیں۔ لیکن جب ان کو گرم علاقے میں لایا جائے

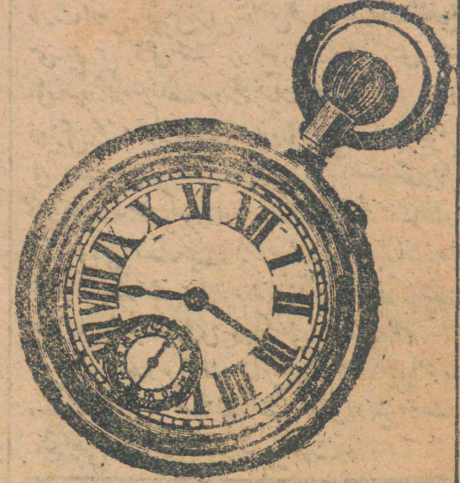
سیولان اور سندھ وستان کا تعلق :- اہل اسلام
کی فتح سے پہلے سلطنت ہندوستان اور جزیرہ سیولان بالیکا
کے بادشاہ آمدورفت کے تعینات بہت زیادہ تھے۔

بادشاہ اپنی لڑکیوں کی شادی سیلون کے بادشاہوں سے کرتے تھے۔ اور ایسے ہی جنوبی ہند کے بادشاہ بھی بادشاہ صاحب اپنی کتا سراہ تانہ، جلاؤا، رہا، شمشہر، بکھتر، ہر، کر، جی، کھنکھ،

انی پرمی سبوں کے ہی ایک راہی کی پٹی تھی ؟
 ہنسی کا ایک نیا علاج ہے۔ ایک جدید جرنی طب کی کتاب میں ہے
 کا ایک نیا علاج ہے کہ اس کا ذکر ہے کہ اس کا ذکر ہے کہ اس کا ذکر ہے

1870

دینا ناتھ واکر ورج ملک انارکلی لاہور خاص طور پر رنگائی گھری



دینا ناتھ واکر گارٹی ہم سال قیمت قدر ۱۰
 ۱. اوپن فیس کیلیں۔ کل سلیور۔ ریلوے ریگولیشن
 مغز ناظرین سے جب سے گھڑیوں کی تجارت جاری کی
 ہے سے یہی گون قسم کی نرا اور گھڑیاں ناقص سے نکل گئی ہیں
 لہذا بعد پھر یہ بیکار مذکورہ بالا گھڑی کو اس کی مضبوطی ساخت
 اور پرزوں کی زیادتی دیکھ کر لکھ گیا۔ اور ولایت میں خاص
 فرمائش اپنے نام سے جھیکر سیکڑوں تیار کر امیں جو ناخوش
 کا گھڑی رہی ہیں۔ گھڑیہ ذیل پر سر نام لکھا ہوا ہے
 المشتر دینا ناتھ واکر ورج ملک انارکلی لاہور

ازمیل واکر سید محمد خان بہادر کے مندرجہ ذیل مضمون کا ایک
 سالہ مقرر کیا تھا۔
 یہ کتاب ہے کہ مسلمان کے اکثر اسکے پورے میں سائبر
 اور گھڑیوں میں جیسے سے لکھ۔ جو والہ عرب لکھتے تھے
 طبیعت کے ہوتے ہیں۔ جو ان بڑے ہوتے ہیں ان کی
 ذکاوت مدد اور ذہن کندہ ہوا ہوتا ہے
 غشی سر بیچ الدین احمد صاحب نے اس کا جواب ۱۲۶
 صفحہ کی کتاب میں لکھا اور نظام اس کا نام رکھا اور اس کی تقصیر
 کے علاوہ تمام اس کے حالات کو جواب میں شامل کر دیا اس
 سوال کا بھی جواب دیا کہ
 ہمارے ملک کی سابقہ کثرت کی تعلیم نے وہاں
 اور عقیدت بلکہ کیوں نہیں پیدا کیے جو یورپ کی تعلیم
 پیدا ہوئے ہیں۔ سارے گھڑیہ ملک میں بھی ایسی ہی ہو کر
 ہوئے عالم پیدا ہوں جیسے کہ یورپ میں پیدا ہوئے ہیں۔
 ملک کے مفلسانے وہی مضمون کو تعلیم کیا کی قیمت
 مرقمہ۔ پنجاب نزل کب کہی متعلق کارخانہ پرنس لایہ لکھی

بی۔ ڈی۔ غلام نبی امینڈ کو یہاں پورہ سیالکوٹ
 اس کارخانہ میں ملان کرکٹ وغیرہ کا بہت عمدہ مقبوضہ ہے
 سوائے کرکٹ کے لائنش۔ بیڈمن۔ ریکٹ اور پو وغیرہ
 بھی عمدہ تیار ہوتے ہیں۔ ان کی فہرست علیحدہ انگریزی میں
 طلب فرمائے۔ تفصیل سیال کرکٹ وغیرہ۔
 کرکٹ بیٹ آل ملکین ہندل سرچ مع کرکٹ بیٹ آل ملکین ہندل
 ہے۔ ایسا نکل لیں ہندل ہے۔ کرکٹ بیٹ بیٹ بیٹ کر جھوٹ
 بیٹ بیٹ بیٹ کرکٹ بیٹ بیٹ بیٹ بیٹ سے بیٹ کرکٹ مع
 بیٹ بیٹ بیٹ۔ آل گیند آشتی بیٹ آل بیٹ بیٹ بیٹ بال بیٹ
 شریط۔ آل بہر حال بلدیہ نقد یا دیلیو پے میل پریسل اور ہوا۔

ضرور دیکھئے
 ننگی زریں سادہ۔ کرکٹ بیٹ بیٹ۔ روال۔ ریشمی خاص قسم کی برسات
 درجہ اول۔ کلاہ پر زینہ اور سادہ گبرن۔ واسطے گبرن کے۔ یونی فید
 سرچ جینان۔ ریشمی قنداری درجہ سادہ بانات سرچ جلد ہونی کرکٹ
 اور سیفید سرچ بری بھی۔ پیچاویں قسم لائن پشش ایران میں
 نہایت خوبصورت وصال اور دو رنگ بیٹ پر دیلیو پے آل روال
 کبھی سکے میں حصول کیلین بیٹ آرڈر فریڈاوان۔ المشتر محمد کرم الدین
 کبھی سرچ لکھن نمبر ۱۰۔ کو بیٹ بلکہ جستان

بیلی رام کی گولیان
 یہ گولیان دیلیو قسم کے رخ کرکٹ میں الیہ ہیں۔ بدن کو نامہ
 کرکٹ ہیں۔ علاوہ اسکے امراض بل کو نامہ قسم ہیں۔ دروس
 اور سر مختلف بصارت۔ سرچ مختلف ہر قسم اور سوا کو کرکٹ
 کوہن سے دور کرنا نہیں کوہن کا کام کوہن نہایت سچوین
 طریق اسقل ہلکہ کس قیمت بیٹ بیٹ جس میں وہ کو لکھیں قرار
 المشتر محمد بل رام۔ بازار کلاں شام۔ مشتر محمد داسپور۔

اپنی قسم کی پہلی کتاب
 دیلیوین مذاق کے ایک بالقویہ لطیف
 یہ کتاب جو حال میں مطبع خادم تعلیم پنجاب میں
 طبع ہوئی ہے۔ دیلیو اور خصوصاً انگلستان کے مختلف
 مذاق کے ایک سو نہایت دلچسپ اور مہلتانے والے
 لطیفوں پر مشتمل ہے۔ لطف یہ ہے کہ ہر لطیف کے
 ساتھ اسی مطلب کی تصویر بھی چھائی گئی ہے جو طلب
 اور مذاق کو دلا کر دیتی ہے۔ اس سے کس لطف
 سے معلوم ہو سکتا ہے کہ دیلیو اور خصوصاً انگلستان
 کی عورتیں اور مردوں کا مذاق کیا پر لطف ہوتا ہے۔
 قیمت ہر مضمون صاحب پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتا ہے
 فیس دیلیو پے میل حاصل ڈاک ساف

بال ٹرے کا عجیب پور
 یہ پور گرم پانی سے لگا ہونے سے دم بھر میں بال بال
 اڑا دیتا ہے اور نہایت ہے کہ جلد کو کئی کم کا غر نہیں پختا
 قیمت فی ڈیہ ۸۰ محضو لڈاک علاوہ
 کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتا ہے

رزم بزم
 اور دوزبان کا ایک تاریخی اچھوتا ناول تنقید کی لڑائی سلطان
 شہاب الدین کی فتح۔ راجہ جو چند کی شکست کا ایک بار نصف غازی
 اسلام۔ ویلرین راجپوت کی شجاعت کا ایک بار نصف غازی
 عشق کی سوز و ساز کی ایک بار نصف غازی
 اور نہایت دلچسپ سے ظاہر ہوئی۔ لکھی ایک جلد سنگواری قیمت ۱۰
 المشتر محمد پیسہ اخبار پنجاب نزل کب بیٹ لایہ لاہور۔

لوہوات کی طبع بھی نرہی اجاود کا قلم
 یہ لوہا قلم نہایت ہی عمدہ ثابت ہوا۔ اس میں ایک خوبصورت
 جیب میں رکھ لو۔ جو جس جگہ بھی چاہو جسے لکھو اور جو
 میں ڈال لو۔ طول بھی۔ در۔ ان سے زیادہ نہیں۔ خاص طور پر
 عدالت کو فیصلہ کئے کیلئے نہایت آسانی ہوگی قیمت بیٹ بیٹ کم
 یعنی صرف عصر۔ سرچ خاک کو حصول دیلیو پے میل کارخانہ
 پیسہ اخبار لاہور میں نہایت کیلئے موجود ہے

نیا تحفہ
 ایران سے ایک واکر شیان یعنی کرکٹ لایہ
 جو کسی زمانہ میں امیر شیان پہنا کرکٹ کے
 خاص و عام کو مطلع کرنا ہوں کہ وہ اگر صاحب
 دن بہانہ کو ملک والین جاوگو پس جو صاحب
 ضرورت ہو وہ سر کرکٹ کرکٹ نہایت سچاوی
 اور نہایت دلچسپ ہوتا ہوں کہ جو دینا پیسہ
 چھپر کا ایسے دامون سے نامکمل ہے۔ نہایت باوی
 یا شتری کو لبائی کرکٹ ۱۰ اگر کوئی کرکٹ
 نہراول چھپر دیلیو بزم صہ۔ نیز اگر سوا کرکٹ
 ہو تو ناپ چھپرین اور خط پر پتہ پورا پورا
 سر افتم
 نند لعل نرہ از متصل گھری مسجد لاہور

مطبع خادم تعلیم پنجاب انارکلی لاہور میں منشی محبوب عالم ایڈیٹر و پرائیٹر کے اہتمام سے چھپا اور شایع ہوا

مراسلات

راجہ محمد عطا اللہ خاں صاحب بالقابہ

اور پولیٹیکل مضمون نگاری

رفیق ہند کے پہلے ہی اشتہار میں ایک مضمون "خاں بہادر" فطرت کرمل راجہ محمد عطا اللہ خاں صاحب سرور بہادر سابق ممبر گورنمنٹ انگریزی ستیہندہ باکال حال آخری کسٹرا اسپیشل کمشنر و قس عظم وزیر آباد کی طرف سے شائع ہوا ہے جس کا لٹ باب پنجاب کاٹ سب کاوش کی پانچ مختلف اور ایک اعلیٰ فوجی اس کے خوشامد اور تعریف ہے۔ چونکہ "مضمون" یا مراسلت محض ہیکار اور پرائیج سرائی لاڈلہ ریش ہے یہی رشتہ ہند نے اپنے اخبار کی رونق کے لئے اسپر ایک لبناؤٹ تنگ مچ لگا رکھا مآرا اور بعض حوالہ جات سے راجہ صاحب کی صورت مراسلت کو آب و رنگ و خال و خط سے خوشتر کرنا چاہا۔ لیکن یہ ایک ہوسکتا ہے۔ پس میرے خیال میں رفیق ہند کے نوٹ کی بھی وقعت نہ رہی۔ راجہ صاحب کو واجب نہ تھا کہ خوشامد میں جو کہ ایک پیشہ پنجاب گرت برلاس قدر سخت حملہ کرتے اور لاڈلہ ریش کو آسمان پر چڑھا دیتے۔ بلکہ ایک جگہ لکھتے ہیں "اور ان خاں راجا لاڈلہ ریش کو نہایت غریب اور لائق محبت ہے۔ یہ تحقیق واقعہ ہے۔ لہذا یہ "مردود" اس کے شک آدھ کا کر دہ کا فتویٰ بھی لگا دیا جوتا کہ کسی کو بولنے کی گنجائش ہی نہ ہے۔ راجہ صاحب کی تحریر میں ایک بھی مضمون جواب کسی اعتراض مندرجہ پنجاب کاٹ کا نہیں پایا جاتا ہے۔ سوائے تو یہ "مردود" لاڈلہ ریش کے سوا دیکھ فرماتے ہیں کہ خوشامد ہمارا شیوہ نہیں۔ راجہ صاحب کے مضمون سے صاف پایا جاتا ہے کہ آپ خود اور آپ کے مورخ لاڈلہ ریش افغانستان کے حالات سے ناخبر کمال واقفیت رکھتے ہیں۔ اور مورخ لکڑ صاحب اس ملک میں بڑے ہر اور ہیں۔ اور ایسے لائق ہیں کہ سلطنت ہند میں اپنا نام نہیں رکھتے۔ وہ لکھتے ہیں کہ جوانان پنجاب گرت سے لادھو پر لکھتے ہیں کہ قتل سفارت کو گنہگار کے بعد انہوں نے بے گناہوں اور ملاؤں پر رشتہ و جبر اور ظلم کیا تھا جس میں اولیٰ انور راجہ صاحب کو یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ الزامات ایک اگر حسب کی طرف سے لکھتے ہیں جن کو اخبار شیشہ میں کلک کی اندیشی کا فرما حاصل ہے، اور جن کی واقفیت کو اگر راجہ صاحب جیسا آدمی دوبارہ سہ بارہ ملکہ سہ بارہ بھی کابل کو جاتے تو بھی نہیں پہنچ سکتا۔ راجہ صاحب جیسے ایک فوجی افسر ہے۔ اپنے کام میں اولیٰ سحر میں ایسے کمان افسر کے حکم کی پوری پوری تمیل کرتے ہیں اور اپنے تمام ہستی اور بہادری و قہار سے پیشانیت سر پر ہوتے ہیں۔ لیکن تقدیراً یا اتفاقاً کچھ عرصے کے کابل چلے جاتے تھے وہ پالیٹیشن ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔ اگر کریں تو ان سے خوشامد یا نذر دست ہی مائیں گے۔

اگر لاڈلہ ریش افغانستان میں ہر دفعہ ہوتے تو اس قدر بھاری اس گورنٹ جیسا کہ حال میں ہو کر کیا گیا ہے ان کے

ساتھ ان کی حفاظت کے لئے کئیوں جا بھیگا ہوا شان و شوکت کے لئے اس قدر جم غفیر خلافت انگریزی رول پر جو دستور کے تحت جالوس میں داخل نہیں سمجھا جاتا۔ جب اسے عبدالرحمن خاں شاپور اور راولپنڈی میں آئے تھے تو سرکار انگریزی کے اعتبار پر بہت مختصر قعدہ اور فوج کی طور باڈی کارڈ کے ساتھ لائے تھے۔ لیکن یہاں تو سارے پلیٹین اور توپخانے تجویز ہو رہے ہیں کیا ہر دفعہ انگریزی کے ہی معنے ہیں؟ علاوہ اس کے تین مرتبہ کی چڑھائی میں جو رشتہ محبت انگریزوں اور افغانوں میں قابل تسکین راجہ صاحب قائم و محکم ہوتا رہا ہے اس کو بے ٹے انگریز مضمون نے صاف کھول کر بیان کر دیا ہے۔ انگریزوں کے راجہ صاحب انگریزی نہیں جانتے اور شاید ایسی کچھ بات کرتے مضمون میں لفظ شیشہ میں کچھ آؤ سی فارسی یا عربی لفظ سمجھ کر اپنے معنے نکالے ہوں گے۔ لیکن تجھ سے کہ راجہ صاحب کے "مضمون" میں انگریزی الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ اگر شیا کوٹ کی چار دیواری اور تنگ و تاریک کوشہ میں رہ کر ایک ایڈیٹر اخبار پرسی دیکھ کے حالات سے واقف نہیں ہو سکتا تو لندن کے اخبارات کے ایڈیٹر و ممبران پارلیمنٹ بھی بقول راجہ صاحب معاملات و حالات خارجہ سے پرگز واقف کار تصور نہیں ہو سکتے۔ لیکن راجہ صاحب بھی تو خود کابل کی چار دیواری ہی میں گھر رہے تھے اور کابل شاپور کی سڑک کے سیدھے راستے سے ایک انچ بھی اُدھر آدھ نہ ہو سکتے تھے پھر افغان تان کی وقت کا بونگروم نہ کر سکتے ہیں۔ البتہ سٹیج۔ آواز گرد اور بچار لوگ بقول راجہ صاحب کے ان سے زیادہ واقف ہونگے کیونکہ وہ ملک بہ ملک پھرتے ہیں۔ راجہ صاحب جنگ آزمائی کا اشارہ بھی فرماتے ہیں۔ لیکن وضع یہ ہے کہ اس وقت ہر قوم اور فرقہ کا آدمی اور لے سے لیکر اعلیٰ تک بہادری حاصل کر چکے اور بخی ہیں چیکلے اس لئے مضمون نگاری نہیں آجاتی۔ لاڈلہ ریش کی جفاکشی و محنت کی بھی راجہ صاحب نے صاف سے زیادہ توجیف فرمائی ہے لیکن انہوں نے خود دیکھ لیا ہوگا کہ امیر عبدالرحمن خاں کس قدر سخت محنت کش ہے۔ یہاں تک کہ خودی بار شاہ خودی وزیر خودی شہی خودی دفتری۔ خودی محافظ دفتر۔ خودی تیون لکھنے والا اور اک ہند کرنے والا اور لاکھ لکھ لگنے والا۔ ایک سیار سے لیکر اعلیٰ گورتک کے معاملات کا تصفیہ خودی کر کے والا۔ ماتحت عہدہ میاں سے خودی خط و کتابت کرنے والا۔ ایک طرف بلوہ ہزارہ جات کا انتظام کر رہا ہے۔ دوسری طرف پامیر کے فساد اور انچھاؤ کو سلجھا رہا ہے۔ تیسری طرف اسٹار باجوہ و زبیرستان۔ کورم و جلال آباد کمیشن کے معاملات میں گورنٹ برطانیہ سے خط و کتابت کر رہا ہے اور پھر افغانستان کے ملک کی حکومت ساگران واقعات کے باب میں لادھیب فیہ کہ دیا جاوے تو بجا ہوگا لاڈلہ ریش نے جنگی صیغہ میں پرورش اور عزت پائی اور سی محکم کے کاروبار سے ان کو سرور کا ڈراما۔ پس ان کی جلیت کا معنی کسی محکم کی طرف پھر کیا ہے اور کسی عاقبت ضرور وہ کام کرنا چاہی جس سے ان کو یہ رتبہ اوزامہ حاصل ہوا ہے۔ لہذا انجیل خیر خواہی تو رشتہ دوستی و محبت و معاملات و حالات سے افغانستان مناسب نہیں کہ وہ شیشہ کر دہ ہو کر اس میں

(ریسی ریاستیں)

محصول نظام ہند علاقہ غیر ہندوستان کے تحت مسلمانوں کو اعلیٰ تعلیم میں مدد دینے کے واسطے وظائف دے جانے کے لئے چار ہزار رو سو و پید سالانہ دینا منظور کیا ہے۔ مشر سہو کے مسر پارلیمنٹ حیدر آباد میں اردو ہو گئی ہیں۔ دیوان صاحب ٹرانکو نے مقام پنجابی کے دوم درجی کے محو طرٹ کو مقدمات کے دہر میں فیصلہ کرنے کے جرم میں جرمانہ کیا ہے۔ محصول نظام وکن لے مسر محمدی من فخر واز جنگ ہوم سرکری کو اس جرم میں صقل کر دیا ہے کہ ان کے مقدر ملا سٹ متعلق کچھ کاغذات جو انہوں نے طلب کیے تھے ان کے دینے میں بہت توقف کیا گیا ہے۔ نواب سہو جنگ جیت جس حیدر آباد نواب محمدی کے بجائی قائم مقام ہوم سرکری مقرر کئے گئے۔ گورنمنٹ نظام نے نواب مشتاق حسین صاحب بہادر کا استعفا منظور کر کے انہیں پیش دیواری ہے۔ (ممالک غیر) خبر کے پارلیمنٹ وسطیٰ جوری میں جمع ہو گئے۔ ایران میں ہر چند بطور واسکے طہران کے جنوب کی جانب اصفہان سے شیراز تک پھیلا ہوا ہے۔ اسپرٹل انٹیپوٹ برلج ملک کل ۲۶۹۰۰۰ یونڈ خرچ ہو چکے ہیں جس کے انتہا کی رقم آئندہ ماہ مئی میں خود بدولت محصول ملکہ مظہر ادا کرینگے۔ انڈیا آفس نے ایک انتظام حال میں منظور کیا ہے جسے مطابق نکلوانڈن افسروں کو آئندہ مئی میں اور فروری کو تنخواہ بجائے سماہی کے ماہوار تقسیم کیا جائیگی۔ ایک چار زرو انیا نامی خولہ بول سے بٹی کو اور ہتھاراستہ میں ازمن کے شمال کی طرف سمند میں غرق ہو گیا۔ اس پر وہ سفر اور ۶۰ ہزار جاتی تھے جن میں سے صرف نوکس زندہ بچے۔ کپتان بھی ڈوب گیا ہے۔ سلطان برالوکا موجود کہ انڈر ٹیپ ایک انگریز قاضی کلین باجی کہہ جاتا ہے انگلستان میں دیوا گئی اس کثرت سے برصغیر جاتی ہے کہ سرکار کو اس کے باعث کی تحقیقات کے لئے ایک کمشنر بھجانی پڑینگے۔ امریکہ میں ایک کمپنی قائم ہوئی ہے جو شکاگو سے سینٹ لوئس تک ایک برقی ریلوے بناینگے جو سول فی گھنٹہ کے حساب سے سفر کرینگے۔ ایک تین اوزامات کا ایک درجہ ہے، اور ایک ممبر پارلیمنٹ قسمت کے الٹ چھوٹے آجکل شہر لندن میں کرایہ کی کافریاں چلا کر روٹی کھاتے ہیں۔ مشر پٹرلا کی یادگار میں ان کی مورت پتیل کی بنائی گئی ہے جو ان کی قبر رخصت کیا گیا ہے۔ بلوون آسٹریلیا میں بھی خیریت سے چلے لکڑی سمک کر تانید ہوئی شروع ہوئی ہے۔ سچو زمینیں ہے کہ مغرب دودھ آسٹریلیا سے انگلستان میں سچ لے کر لایا جاوے گا۔

پیسہ اخبار

لاہور پیر ۲۱۔ اکتوبر ۱۸۹۳ء

ہندوستان میں کم سن عورتوں کی شادی ہونے کی وجہ سے انہیں
ظلم ہوتا ہے۔ سرکار انہیں پاس کر دے کہ جن کم سن عورتوں کو اپنے
شوہروں سے شکایت پہنچے ان کے شوہر پر پکائی دیتی جاوے۔
(دراختل ویراوشل)
پانی کا ایک اخبار نکھلتا ہے کہ یہ شیل کٹی ہوئی ہے۔
رہنے والے کا ادریس تیار کر لو کہ اب لکھنؤ گورنمنٹ کی خدمت میں پیش
از نامہ یاد چیت سکرٹری کو رشتہ بنانے لیا نامتور کیا۔
پتو داؤد خان کی سنگ سہاگ شکتا ہے کہ پولیس نے
سید سہو میں ان کے مارن کی موت کو توڑ دیا۔ جو کہ رام دھیم
کو توڑنے پہلے تھی۔
اضلع لاہور میں نیشکر کی فصل کو کیر سے نقصان پہنچا۔
۴۔ نومبر کی شام کو کراچی میں ہو گا۔
لاہور میں نیکیا چوک لائی ہوئے والا تھا کہ ہم نے موقع پر
تھوڑی سی آئینہ تھیلادی جس سے نیکیا کی تاریخ بدل گئی چلا
اب تک ان کے ہونے کا کیا جاوے۔
ایک مجھے نکھتا ہے کہ عیسائی مذہب کی ہم پر گورنمنٹ کا
کل تیس لاکھ روپیہ خرچ ہوا۔
گزشتہ تین برس میں حصار کے بعض حصوں میں بڑی دل
نوازیوں اور اصلاحیوں کے بعض حصوں میں بہت سے بڑی کے
بچے لکھتے تھے۔
پنجاب کے کچھ کٹر اسٹنٹ کشمیر میں انہیں
سنٹرل پراڈنسر میں زیادہ توجہ کرنا کہ ان کی خدمت میں کچھ ایسی
صاحب دینی اشرفیہ خاں کی شادی کی خوشی میں
بلوچستان میں عورتوں کی
موضع فیروزہ اضلع کو ان کے ایک بھائی نے زبردستی
نے بھڑبھڑا دی وہاں کی ایک صاحبہ کو دیا یہاں تک کہ
ایک دفعہ اپنی بیوی بھی بڑی بدنام ہو گا تو ان میں لوٹ کر شرم کے
خود کشی کر لی۔ یہ بھاری کا نتیجہ ہے۔
پنجاب میں ان کے تیس عہدہ شریعہ میں
آئندہ شہر ہوا ہے میں بھی مل کا امتحان ہوا کہ کیا
لاہور آیا ہے۔ آئندہ سال ۱۸۹۴ء میں کوئی
ہمارا لی سو رٹوں نے دیو دھرم میں لاہور کو ایک سو
روپیہ دیا۔ بنگال کی بڑی مشہور فیاض رانی ہے (انہیں مرزا)
جنوبی مرہٹوں کے تحت بارشوں کی وجہ سے بہت جگہ
سے لوٹ گئی ہے۔
سرگندھ کا ان کے اگر میں طامس پاسٹل کے منتاح
کی رسم ادا کی کہ جس کی تعمیر ہو چکا ہے وہ یہ ہے۔
میں کے ڈاکٹر کی امتحان ایل ایم میں جو ہے۔
امیدوار کا صاحب رہے ہیں ان میں ایک داد اچھا ہے تو دینی
پارلیمنٹ کی کمی ہائی کلاس ہائی ہے۔
ہندوستان کے ایک بنگالی طالب علم جیکو دتی ہے جو
میں قانون کی تعلیم کے لئے گیا تھا۔ وہاں ان کی زیادہ
مقدار کا خوشی کر لی۔ جس دوا فروش سے اس سے روٹی
خریدیں تھی۔ اس کو بے احتیاطی کے لئے ملائی گئی تھی۔
(دراختل ویراوشل)

لاہور میں ایک شخص مارا گیا۔ ۲۹۔ ساکو مرنے
کے روز محمد جان نامی ایک روزی ساکن لاہور کوٹوں
نے دوران تحقیقات ایک مقدمہ میں کسی شبہ پر قائم
حاصل کرنے کے لئے اس قدر مارا کہ وہ مر گیا ہے۔ اس کے
دارت فرما دیکس کے پاس کرتے پولیس کو ان کا فریق تھا
ہی تھا۔ وہ ڈی کٹر اسٹنٹ کشمیر کی کوٹوں پر لاش
اٹھوا کر لے گئے۔ مگر وہ سب کے سب افسر دوری رہے۔ پھر
وہ بیچارے لاش میں صاحب جی کی کوٹھی لے گئے۔
مقتول نوجوان اور اپنے گھر کا ایک لڑکھو لے کر لے آیا تھا۔
پولیس کی بے اعتنائیاں حد سے گزرتی جا رہی ہیں۔ یہی
طرز چند روز کا عرصہ گزرتا ہے کہ جیکو ال پولیس نے بھی ایک
آدی کو جان سے مار ڈالا تھا۔ چنانچہ اس واقعہ کی تحقیقات
کے لئے سکرٹری نے متوال صاحب کٹر اسٹنٹ
کشمیر کو بھیجا ہوا ہے۔ اسی طرح دو سال کی مدت گزرتی ہے
پری پوزیٹل ہزاروں ایک ڈی اسٹنٹ سارنٹ پولیس
پر ایک تبدیلی کو مار ڈالنے کا مقدمہ قتل ثابت ہو گیا تھا۔
شام آٹھ نو سال کا عرصہ گزرا ہے۔ اضلع فیروزہ میں ایک
بے گناہ مار ڈالنے کے عوض میں ایک ڈی اسٹنٹ کو سزا
ملی تھی۔ یہ شے ازخوار کے واقعات ہیں۔ جو پولیس کے
بھڑبھڑا دی جانے والے بھڑبھڑا دی جانے والے پولیس کے
نیک نام ملازموں کو بھی بدنام کرتے ہیں۔ یہ واردات جو سو
لاہور میں وقوع میں آئی ہے سنگاپور میں اس میں مقتول
کو جب پولیس والوں نے بہت سخت پیشا تو وہ بیہوش
ہو گیا۔ اس پر وہ ڈر گئے کہ شاید مر گیا ہے۔ اور اسی وقت
اس کو ڈول میں بٹھا کر اس کے گھر پہنچ دیا۔ اس کے کیا
معنی۔ کہ اگر رتی زلفی باقی ہے تو گھر میں عام ہے اس
سے ہمارے سوتے تو بلاں جائیگی۔ چنانچہ وہ بچا کر
پہنچا ہی ہو گیا۔ اب پولیس کے لئے کہ ہم نے تو
نہیں مارا وہ اسے بچا کر رہا ہے۔ معلوم نہیں لاش
پوسٹ مارٹم کے لئے دی گئی ہے یا نہیں۔ اسی طرح لاش
پیشہ جیلے رہنے بنا لیا کرتی ہے۔ ہزارہ کے جس واقعہ کا
اجر ہوا۔ یا گیا ہے اس میں بھی پولیس نے بیان کیا تھا
کہ مقتول پہلے سے مر گیا تھا مگر آخر میں ظاہر ہو گیا۔

جینک لکھتا ہے۔ ہم کو یقین ہے کہ گورنمنٹ مرنے
کو نسل آف رنجی کی اس نجات قابل نفرت اور ظالم
کارروائی پر غور کر رہی ہوگی۔ کہ جس کے مطابق صد ہا
مسلمان خاندان جین میں باوجود بے آبرو ہو گئے
میں صرف بے پردہ نہیں بلکہ بالکل برباد ہو گئے ہیں
مثلاً گورنمنٹ جن کا پیشہ مذہبی کی پرورش کرنا ہے اور
مذہب کے مسلمان ہیں ان کے سوا دیوں میں سے
ساتھ سے بھی زیادہ ہم کو معلوم ہو گیا ہے کہ جینا نے میں
میں یہ ساتھ وہ جس کو انہوں کی پرورش کرنے والے اور
اپنے مال اسباب کی خبر گیری کرنے والے تھے باقی بچے
یا پورے کیا کرتے ہیں۔ ہم کو حراہ حالات معلوم ہوئے
ہیں ان سے وضع ہو تا ہے کہ کسی لوگ جینک سکوت
چھوڑ کر علاقہ انگریز کے شہروں میں جا آتا ہوئے ہیں
مثلاً یاسی میں بہت لوگ آئے ہیں۔ ہم اور حصار اور
شہروں میں بھی لوگ گئے ہیں۔ ہم گورنمنٹ پنجاب کی
توجہ کو نہات ادب سے ایک مرتبہ پھر اچھڑا دیں گے
ہیں کہ اس کے زیر سایہ ایک ریاست میں ایسا ظلم ہو
رہا ہے اور اس کے پاس اخبارات اور دیگر رسائل
سے تمام معتبر حالات پہنچ گئے ہیں مگر وہ خاموش رہے
ہے۔ شاید ان کے میں جو اس قدر دل اور صف کو رشت
نے کر لیا ہے وہ اس کے ہر جہ پر واقع ہو گئی ہے
ہو گا وہ نہ کیا وجہ ہے کہ جینک حکومت کو ایسے سخت
ظلم و زیادتی کی وجہ سے سبق نہ دیا جائے۔ گورنمنٹ
کو ہر ایک کشن تحقیقات کے لئے چھانی چاہئے۔
جو ظاہر کر دیتی کہ جین میں رعایا کے ایک نوٹے پر جن کا
جیم صرف یہی ہے کہ وہ مذہب کے مسلمان ہیں سخت
ظلم و دار کا ہاتھ ہے۔ لال کر دیتی ہے کہ کاکوٹ
بھی کسی دوسرے کے سولے ایک قصاب کے کہ جس کو
خاص اجازت ہو ورنہ دیکھنے فرج کرنے کی ملی ہوئی ہے
اور کوئی فوج نہیں کر سکتا۔ اور وہ خاص قصاب
بھی لگے کسی اکاڈمی یا آؤتو ہار کے روکر سے فرج کر
تو سزا کا مستوجب خیر تھا ہے۔ حال ہی میں ایک قصاب
کی بکری بیمار ہو گئی تھی وہ بہت وقت اس کو دیکھ کر
جلنے سے بیکار ہو جائیگی اکاڈمی کے روز اس کو
فرج کر چکا۔ اس پر مقدمہ قائم کر کے اس کو قلعے میں قید
رکھا گیا۔ جو بعد قضاوت پر رہا ہوا۔ عرض اچھا ہے
کی تنگ نظری اور ایذا رسانی کے اس قضا لالہ چا
پاس پہنچے ہیں کہ جن کے دیکھنے سے حیرت ہوتی ہے
کہ سکرٹریوں ان کی اصلاح کی طرف متوجہ نہیں ہوئی
بلکہ جین کے اندر ملی انتظامات کسی عہد نامہ کی

مذاق

ایک لڑکی صاحبہ لکچر دے رہی تھیں کہ ایک مرتبہ عورتوں
کی تعریف کرتے کیے جوش میں آ گئیں۔ اور فرماتے لکچر
وہاں میں کتنی بیویں اگر عورتیں نہ ہوتیں تو آج مرد کہاں پہنچے
اور پھر ایک ذرا اٹھ کر کہے کہ چاروں طرف دیکھ کر کہانی
جواب دے سکتا ہے کہ اگر عورتیں نہ ہوتیں تو مرد کہاں ہوتے
ایک طرف سے ایک آواز آتی ہے "ہاں میں صاحبہ۔ اگر عورتیں
نہ ہوتیں تو اس وقت مرد بہشت میں رہتے"۔

ایک عیم صاحبہ نے دوسری عیم صاحبہ سے کہا: ”مہین
تمہارے والی سے اور ہمارے میاں سے کچھل بیڑ صاحب
گڑھی ہے۔ دو آن کو بیل کہتے ہیں۔ اُن کو گدھا۔“ دوسری
بولی: ”مہین تم اس محلے میں نہ بولو۔ مَن دونوں میں آج
میں برس سے لافاقت ہے۔ کچھ سمجھ رہی کہ ایک دوسرے کو
بیتے ہو گئے۔“

ایک نوجوان رئیس زادہ خاندانی شریف بی عماش کی
پرولت باپ و داد کی دولت اثر اگر ایسی ذلیل حالت کو پہنچ
گئے کہ لگا کر ہی تک نوبت آئے اونچی۔ ایک مرتبہ اندھیری رات
تھی اور میٹر برس رہا تھا۔ حضرت نے ایک دروازے پر جا کر
(خدا پیادہ میں رکھے) سوال جو کیا تو کیا کیا بقول سعدی ح
دسے سنگ و دریاں جو ماتر غریب۔ اس گریباں گرفت
و آں دامن) ایک تنہا مکان سے نکل کر بھونکنے لگا یہ حضرت
بے چھجکا تو دھڑا سے پتھر پھینک گیا اور چاروں شانہ نہایت
گریز گئے۔ اب نہایت صفائی کے ساتھ خلدی سے اٹھ کر
فرمانے کیا ہیں کہ اس اندھیرے میں ماننے کی ایسی تیس
کل سے ایک نوکر مشعل دھکالنے کے لئے سہرا دکھیں گے۔
بس یہی ہو گا کہ اس کی نتواری کے مطابق دھڑ دھڑو اور
زیادہ مانگ لیا کرتے گئے۔

ایک شخص نے اپنے دوست سے جس کی بیٹی شادی ہوئی تھی دریافت کیا۔ دو ماہ دوست ”بہنیاں“ کے خوب لطف اٹھائے ہونگے۔ دوست نے اس ہفتے کے آخر میں عرض کر دیا کہ میری بی بی ابھی واپس نہیں آئی۔

واقفیت عالم کے لئے شمار اور اعداد

ایک جیب گھڑی کے مجد احمد اچھے۔ ایک جیب گھڑی مختلف، اجڑتی یا کھوئی پر مشتمل ہے کہ جس کی ساخت میں ۴۰ مختلف اور متفاوت بناوٹیں اور عمل نام میں لائے جلتے ہیں۔ بیلا نثر پر گھنٹیں ۱۸۰۰۰ اور متہ ۴۰

تھوے کا حرج: ہر وہ بیضہ کا فی الجملہ سب سے زیادہ
 رازیل میں استعمال ہوتی ہے۔ رازیل میں تھوے کے گھیت
 ۲۰۰۰۰ ایکڑ ہیں۔ کہ جن میں تھوے کے ۸۰۰۰۰۰

لاوسط ۱۴- پوناٹ یعنی سات سیر قوہ سالانہ تمام میں خرچ کرتا ہے۔ بلجیم اور آئرلینڈ کا یہ باشندہ ۱۱- پونڈ۔ خدای تعالیٰ امریکہ پونڈ حرمتی راج پونڈ۔

کے کچھ ہی زیادہ - شرم کی کا حساب یہاں درج نہیں ہے یہاں
 ابا رازیل کے برابر ہوسے کا شیخ ہے - اہل انگلستان کو

نقہ کشاں زیادہ پوچھتے ہیں۔ سقائے عرب سے
نقہ کشاں زیادہ پوچھتے ہیں۔ سقائے عرب سے

اس میں اس کی کاشت ہوتی ہے۔ برازیل کے پیر جوا
ریلیون میں بڑی کاشت قوس کے کی ہوتی ہے۔ اس کی
پیداوار انڈونیشیا لائے سے دنیا بھر میں

یا کمینٹ انگلستان کے تمیزیل کی عمریں: مسٹر ڈبلیو ایلین
مٹی کی کن کی عمریں ۹۰-۹۰ سال کی ہیں مسٹر لیسر بھی ۹۰-

۱۹۶۷ء کی عمریں ۲۳ سے ۴۰ سال کے مابین تھیں۔ ۱۹۷۱ء کی عمریں ۲۵ سے ۴۲ سال کے مابین تھیں۔ ۱۹۸۱ء کی عمریں ۲۷ سے ۴۴ سال کے مابین تھیں۔

ببین ۱۰۰ کی اس سے ۱۰ سال کے مابین ۴۷ کی ۸۱ سے ۹۰
 کے مابین غرض چھٹی پارلیمنٹ سے جو ڈیجیٹل عمر کے بڑے ہیں

سیرت پر یہاں غیر شکی ضرورت نہیں اور وہ حال اس کے بعد رہا باقی آئندہ

مسٹر ڈی ویلیج صاحب نے صاحب النیک صاحب
 حلقہ راولپنڈی اس ناوین اپنی ملازمت سے مستعفی
 ہونے کے بعد عزمین یہ لاہور ضلع سکول کے ہیڈ ماسٹر
 مقرر ہوئے تھے اس طرح تین سال کی ملازمت پنجاب کے
 محکمہ تعلیم میں کی ہے۔

لالہ لکھنؤ صاحب بی اسے پر نہیں گورنمنٹ
کالج مسٹر مارکے بجائے الٹا پڑوس حضرت راولپنڈی کی سبھی
منشی کی کاسٹرنل چل اب دولا لکھنؤ سے راولپنڈی
کے رخ سے تیار ہو گیا ہے جو اس سال کے بہترین ملک عالمی
رک جائیگا۔ الٹا مسٹر چل کی تعمیر میں ایک رقم کثیر کے خرچ
ہونے کے بعد موری رٹھی ہے۔

گورنمنٹ نے ستمبر ۱۹۵۹ء میں سرگرمیوں کے لیے سیمینل فنانسنگ
سکسشن کے فوجی قیام کی زمین کی آب رسانی کے سامان بہرہ
کے لئے ۲۰۹۵ روپے مختص کیا۔

شہر ہمدان میں اہل شریعت ایک کمیٹی بنائی اور تاریخ کو ہوئی
حسین تجویز ہوئی کہ موجود ہو پٹیل اسٹیشن کے سوا
شہر کو ایک اسٹیشن سرحن کی ضرورت ہے۔

کے متعلقہ محققین ہونے کی ضرورت تھی اور ان کے لئے ایک مخصوص جگہ پر

صاحب ریالکوت ہی ہیں کہ تحقیقات اس میں مقدمہ کی کارکنیہ
شکل سے سب حکام اور وفات کے محکمہ ان کی آخری
پانچ فیصلوں کی سب سے زیادہ غلطیوں کے ساتھ

حال کو اُن کے بہن - حضور الدیر اسے ۲۰ کو اُن کی بیٹی لائیکر
۶۰ کو سپنجاب گورنمنٹ کے دفاتر ۱۶ کو مین جو کچھ اور گورنمنٹ ہند
دفاتر سے سب سے پہلے مال و ذرا عتہ لیکر اور سب سے بعد خزانہ

آٹھ ۱۹ نومبر کو پیدائش ہوئی کے چ
لٹنن جین سسٹر بنجارا کی دوسری بیوی تھیں
ضلع کے ملازمین کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ ۲۰ بجے دفتر میں آج

کرمین: تاکہ اسے دوا دیا اور دکاندوبست کر سکا کرین
 سرزمین لائل نے انہی پچھلے سال کے دور زمین
 گوہاڑی کی سدا اچھتر ابدالین ایک دو تھنہ سے ہے اور یوں

جہاں سیکڑوں غریبوں کو مال ملتی دیکھائی ہے۔ مال میں
سنتے حکام اور اہل کپاڑے ایسے سونے کی ٹکڑی جی سبھی چورس
کا نام وغیرہ لکھا ہے جو اسکو دیکھا گیا

مباحی است بقول حضرت تالق سیدنا ابی طالب خرد عورت
کو حرام است حضرت فرمایا جسے بھری سہا میں حرام کا کوئی

کرسکه بنده تاجی کی کارگزاری کی شاندار صورت بنوادی
 بخشی رام بیبا ایا صاحب پروم امیر دوست
 بهر دست و مقلد مالک لاکر پارام صاحب ایڈیٹر اخبار
 لاکر پارام صاحب ایڈیٹر اخبار

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

وہی میں کہتا ہوں کہ اگر یہاں سے کسی کو سزا دی جائے تو اسے سزا دی جائے
 لے لی جی شہادت دی جائے کہ جہنم میں پہنچے گا۔
 ہمارا یہ صاحب نہیں۔ قرآن سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ

کہ تختہ دار پر چھپان فرزد جلی ہون کی۔ دوسری چوٹی جو پیشانی کی ہے وہ پیل سے گہری ہوتی ہے۔ اور اس پر مہاجر کے تختہ انگریزی ہنس۔ اس پھر چھند کو ہدایت کی

مکملی ہے کہ قلعہ کی رائیون کو لٹتی تالی میں لے آئے
اور ان الفاظ پر ختم ہوتی ہے "لغ کی چھ ضرورتیں
ہیں۔ دو میں علف کرنا ہوں۔" ورنہ نہیں بیان کرتا

ہے کہ کچھ سے مراد کچھ بہاری محل کی ہے۔ تین حسیں ہاں
 کے گھنوں نے شہادت دی کہ جہاں نے انہیں فنی مال

میں حکم دے رکھا تھا کہ جب بائبل کو سنت مسلمان مرد و عورت ہر جگہ
نوکر و نوکر کے سامنے اسکو بے رعایتی اور نیکاسے حرام لپکارتا تھا۔
وہ واقعات بین جو ریفرنس میں کر رہا ہے۔ لیکن خود کہہ دے اسے لوگوں کو

حضرت ہوئی کہ جس مہاراجہ نے تجھ بہار بلج کو ایک عام بی اے
کو محکمہ تعلیم و حرفہ ایسی مہربانی اور عنایت سے لکھا کہ دیوانی کو عہدہ
سنیاد دیا تھا اس کے لیے کیا معیت پیش آئی تھی کہ وہ اسے قبول کرے

کلی سازش بین برحقان طریقه خود را یک برتا و سه حرف یک کلمه
اشاره استم اسکور استم سے نای کر سکتا تھا عہدہ کا کام کیا ذکر
سے ۱۱۱۱ اسکے سال زہارہ ابور اسکر ٹرانسلیٹ یافتہ سردار

ہے۔ علاوہ اسکے بہانے ہمارے اور اہل بیت علیہم السلام کے
مذہبی عقائد علیحدہ آرمینوں کے جیسے کہ مشرکوں کی رام ایم
اسے اور دیوانہ کنج بہاری اصل بی اسے غیبی تقدیر جاننا

تھا یہ ساری باتیں یقین الائی میں کہ یہ جستان رہا رہا جہاں
 پہنچی۔ اب وہ کہیں تحقیقات سے کیا کل ملے گا۔ اگر
 یہ امر ثابت ہو گیا کہ جستان ضرور رہا رہا کی طرف سے ہے تو پھر

قانون کو فیصلہ کرنے میں ایک بہت بڑی دقت پیش آئی گی۔
 کیونکہ ریفرنس کا یہ عذر پیش کرنا ہے کہ نہ میں نے جو کیا ہے
 اور نہ ہی انھیں جان کیا وہ کسی قصور کا نشانہ اور نہیں بنایا بلکہ

بر عتبت کرنا اسپریت ضروری بود که اگر چنانچه الهی چهار وجهی
شکلی ثابت بود که یکبارگی

[illegible][illegible]

میں نہیں تھی کہ کسی جو کہ کسی تعلیم کی ترقی میں بہت کچھ کرنا باقی
 ہے۔ یہی بہترین ہتھیار کون میں پڑے کہ قابل عمر کو لے کر اس میں ایسی ترقی

بالقابل تحقیق صاحب پر وایر کیا تھا وہ دونوں ۱۳۰۰ء کو تبرک
راولپنڈی میں کتب خانہ محکمہ شریعت کی عدالت میں فریقین کی
صالح کر اینے سے شریعت کے

سول ملیری گزٹ مورقہ ۲۰ الکتوبر میں ایک
پیپر کو گزٹ ہر ایک سے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ گزٹ ملیری گزٹ
میں مقدمہ کوئی ناقدہ اس کی شہرہ تمام سول ملیری گزٹ و دعوے

عین ہزار و دہ ہزار تو ہیں اسے متعلق مسٹر کیوس کے ایک سنی
حبیب کی گھٹ بھی مرتبہ درخواست کی کہ کرنل پر فائدہ دینا
کے جو عفریب الخلیفہ جانو لاجہ اس کی شہادت مقام

سیالکوٹ لینے کے لئے کمیشن متقرر کیا دے۔ یہی وہ کامی
شہادت اور نقصان کے لئے بڑی ضروری ہے ورنہ پھر
انگلستان میں اسکی شہادت کے لئے کمیشن کے واسطے درخوا

کر لئے پڑ گئی۔ مسٹر ووفین اور ولسن کے تحریری بیان جو وہ
ہیں۔ مسٹر ٹیلگن ڈاکر اور میننگ انگلستان میں ہیں اس کے
نہیں ہو سکی۔ مسٹر میننگ نے اس زمانہ سے پہلے اخبار سے

قطع بقا تو کر لیا ہوا ہے جبکہ اس میں لقول مستغنی ہے
ایسے پیرایات منزل حقیقت عرفی شائع ہو گئے ہیں۔ ایسے پیرایا
اس واقعیت پر مبنی ہیں جو کشتی کے ساتھ ہی مٹی کی مصنوعات ہیں

چاہتے ہیں کہ کرنل پریفیو کی شہادت سے جو مصیبت کے
میں سے ایک ملاقات کا نتیجہ ہے ان بیانات کی تصدیق کر دے
اور تحقیق کریں کہ کس حالات میں گواہی دے رہے ہیں کہ یہ سچا ہے۔

مشرقی و برتری سے ایسی پیشانی کے منظور ہو جس سے غلط فہمی
کیا۔ اگر خلافت کے منظور کیا کہ کینٹین بریائی کو شین یکم سے
ناجی نو میر تک مقرر ہو اور بریائی کوٹ کے مشربہا لچند یا لاجور کا

شش روز گشتن بود
در بار صاحب الرضی ۲۰ تاریخ کو سار شمس
و پنج شب دلی خوب روشنی بود

افواہ ہے کہ ابنا کر یہی کبھی کسی کے حساب میں
اعتدال نہ ہے کیونکہ میں نے ایک ایسا میں عاید حساب
کیا ہے جس میں خوف کا نتیجہ کا اثر لیتے ہیں (تسلیم)

دیوانی حیرت لڑائی قمار باز دن کے وار کو
اور کئی خاک سیاہ ہو گئے

نہایت مروج بہار نامی کے موجود ہیں جن میں ہمارے حال کو عذارت
 پوچھو نام صاحب اکثر اس وقت شکر تھوڑے سے ایک فوجدار
 مسعود میں وہاں تیار اور ڈیرہ سوروپہ جرنان کے نزدیک ہونڈو
 مقبول ہوئے ہیں اور اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد

سازماندهای مختلف در این زمینه همکاری داشته اند و در این زمینه همکاری داشته اند و در این زمینه همکاری داشته اند

ایک ایک کسبثین (جدا دوسری لیسٹن) خریدی تھی۔ جو کہ
 سے لاسو میں لٹا لیش گاہ کہ اب ہم میں جو زانیہ سطر وغیرہ
 لکھ رہے ہیں۔ اساتذہ اعلیٰ طرح جمع کیا جاتا ہے۔

چراغ پائے مسافت در میان بیابان
 ایک بیابان سالہ تجارت سیوک کے نام سے
 جانندہ سے جاری ہوا ۴۰

پولیس پر اس قسم کی بے رخی اور بیجا سہیلہ زوری کا الزام لگادین تو ہم کو وہ محض نہیں کہہ سکتا کہ ہمیں اس میں پس پشت نہ مکتہ یعنی کی ہے۔ کیونکہ ہمارے سلسلہ کے سپہ سالار کے مطابق اسے معلوم ہو سکتا ہے کہ سابق انسپکٹر جنرل پولیس کے زمانہ حکومت میں اپنے محض رفقاء عام اور ملازمان پولیس کی تہمت کے لئے پکار کر ان کے سب نقص ان کے پیش کردہ تھے۔ ہر چند کے دو خوشامدی افسران پولیس نے دوسرے افسران میں بیماری رائے کے مخالفت بھی کی۔ مگر یہ غیر متعلق بیان ہے۔ ہم اسکو یہیں چھوڑتے ہیں اور اس بات کی پروا نہیں کرتے کہ بعض اخبارات اپنے اپنے افسران کی خاطر پبلک افسران سے کتنے دور جا پڑتے ہیں۔

اس ضمن میں کہ اس ترقی سے جن افسران کی حق تلفی ہوئی ہے ہم زیادہ تر ان میں لائق اور مشہور اہل افسران کو دیکھ کر حیران ہو رہے ہیں جو اس وقت پنجاب پولیس کے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے درجہ اول پر مامور ہیں۔ اور ان کی عالمگیر شہرت ان کے لئے یہ عہدہ حاصل نہیں کر سکی۔ ان میں سے جے بی کرشی صاحب جو بڑے تجربہ کار اور بڑے ہنر مند افسر ہیں۔ اسی جی بی ہیں۔ سبزیل سٹون صاحب بھی بڑے ٹیکنام اور تجربہ کار افسر ہیں اور جے بی یو آر برٹن صاحب کے لئے ڈیپٹی کمشنر (سراغ رسائی کی لیاقت) اور عام انتظامی قابلیت سے پنجاب کا بچہ بچہ واقف ہے بلکہ اگر دیکھا جائے کہ ہر قسم کے صدائوں اور ڈاک زنی اور چوری کے سنگین مقدمات میں کامیابی حاصل کر کے جو ناموری اور ٹیکنامی مشورہ دہن لئے پیدا کر رکھی ہے وہ نہ صرف خود وار برٹن صاحب کے لئے ہی فخر و مباہلہ کا باعث ہے بلکہ پنجاب پولیس جس قدر ایک ایسے لائق افسر کے رکھنے کے لئے فخر کرے کم ہے۔ جیسا کہ ہم اوپر لکھ چکے ہیں مشورہ دہن کی سرغ رسائی کی لیاقت اور ان متواتر بڑے کامیابیوں نے جہاں ہر کار کے نزدیک اعلیٰ عزت اور رعایا کے نزدیک ان کی محبت پیدا کر دی ہے پنجاب کے ہر ضلع کے بد مستانوں اور مجرم بدستوں کو ان کے سامنے ان کا نام توڑ کر علی علی کو فنا کر دیا ہے۔ جس ضلع میں ہر برٹن صاحب فہمائت ہو سکے وہاں کے بد مستانوں کو دوسرے اضلاع کو سدا جاتے ہیں۔ غرض

ایک ایسا لائق افسر کہ جسکی لیاقت گورنمنٹ کے اس ایسے ضروری حکم کی عزت کا باعث ہے اور جس نے خاص ڈیوٹی پر پنجاب بلکہ اضلاع مغربی و شمالی میں بھی کئی ڈاک زنی رہنمائی خون اور سرتہ کے پیچیدہ مقدمات برآمد کر کے اپنی لیاقت کا سکہ جھایا ہوا ہے ضرور اس قابل ہے جلد و ان خدمات کے گورنمنٹ کے غیر معمولی عنایات سے سرفراز کیا جاسکے۔ نہ یہ کہ برعکس ایسے لوگوں پر دوسروں کو جو ان کے جو نہیں ترجیح دیا جائے۔ جو ہر ایک ادنیٰ یا اعلیٰ ملازم پولیس کے لئے دل شکنی کا باعث ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس قسم کی دل شکنی نظام میں اچھا نتیجہ پیدا نہیں کرتی کیونکہ جو افسران گورنمنٹ اور لیاقت کو ترقی حاصل کرنا چاہتے ہیں پھر یا تو وہ ترقی حاصل کرنے کے لئے عنایت حاصل کرنے کی جستجو میں سرگرم ہو جائیں گے اور یا اس سے یالوس ہو کر دل لگا کر کام کرنا چھوڑ دیں گے۔

گو یہ تقریر ہر افسر ڈسٹریکٹ فیسر سیرک بہادر بالقابہ کے عہد سے پہلے ہو چکا ہوا ہے لیکن ہم ان کے بیدار سوز و غم کو گورنمنٹ سے کہ جسکی بیدار مغزی اور روشنی فہم کی کئی مثالیں یہی مختصر عرصہ میں ہماری آنکھوں کے سامنے گذر چکی ہیں وقوع رہے ہیں کہ وہ اسی عذر کی بنا پر کہ یہ تقریر لکھنے پہلے کا ہے اس سبب بالکل کی صلاح درگزر نہیں فرمائیے۔ اور ملک پر ثابت کر دینے کہ جو ہمیشہ وہ ویسی ہی ہے لگاؤ اور مصفاہ کارروائی عمل میں لائے ہیں کہ جسکا انہوں نے بیان آتے ہی کئی ایڈیٹریوں کے جواب میں وعدہ کیا تھا۔

بہت ہی سخت اور انہیں کے لفظوں میں گویا ناپاک ہر گراں یہ معلوم ہوئے کہ دیوساج کو جس جلا پر یو آر برٹن نام سے اس میں بھی وہی فرامیان موجود ہیں جیسا کہ انٹرنیٹ فارم کے گورنمنٹ میں ہوتی ہیں۔ میں اور جی افسر پر ہوتا ہے۔ دیوساج کے بالی ٹیڈٹ الٹی ہوتی ہے صاحب پر یہ الزام ٹھاکے گئے ہیں کہ وہ انٹرنیٹ آسالیٹ کے لئے بہت روپیہ خرچ کر رہے ہیں۔ تبدیل آب دہوا اور معاہدہ لئے انھوں نے اچھا کام کیا اور سیریل کے لئے سواری و کار اور اپنے ملازمت کے زمانہ کے تنخواہ سے بھی اب انکا ذاتی خرچ زیادہ ہے۔ وہ ہر چار کون کو گالیان نکالنے اور خدمات سے ان سے پیش آتے ہیں۔ اپنی ذات کے غرت پرستش کے درجہ تک قائم کر رہے ہیں۔ اور اپنی اولاد کی عزت بوجہ نظفہ اور مٹائی کے قاعدہ اور انتظام سے برتر بنا جاتے ہیں۔ سراج کلاویہ اور مکان سب انکی ذاتی ملکیت ہیں کسی ہر چارک یا سراج کے دوسرے عمر کو ان سے کچھ واسطہ نہیں۔ بجائیکہ ہر چارک بسکٹ ہانگ کر اور ہر طرح کی نظفیت اٹھا کر دوسرے کرتے ہیں گریانی صاحب ان کے خرچ اور آرام کے لئے بہت خفیہ خرچہ دے میں غرض یہ کہ اس قسم کے ادنیٰ الزام ہانگ میں گریانی اور زانی پیش کے لئے ہیں۔ اگر دیوساج نے اپنے آپ کو انکی بری نہ ثابت کیا تو پبلک کو آپر کوئی اعتبار نہ ہے گا اور سراج کے لئے نقصان اور بددعتی کا باعث تصور ہوگا۔ گردہرم جیون انکا جو اب اگر دنیا جاتا ہے تو مدلل اور پولاٹ الفافین دے۔ ورنہ خواجہ کے دنی سبب کرنے اور دل دکھانوا لے لفظ استعمال کرنے سے بہتر کہ وہ جواب ہی دے کہ کیونکہ انکی ایسی تحریروں سے اب لوگوں کو بہت نفرت ہو گئی ہے۔

مقدمہ قتل الورد دیوان الورد کے قتل کا مقدمہ لاہور کے جنرل اور کونسلر کے مٹ لیک کے مقدمہ سے بھی زیادہ پیچیدہ لگتا ہے۔ جیسا کہ گورنمنٹ سبقت کی خبروں میں ظاہر کیا گیا تھا تحقیقات کو ایک عجیب شکل پیش آئی ہے۔ راجندر لڑم کے وکیل مسٹر کالون نے اس کے ثبوت میں کہ مہاراجہ صاحب الورد کے حکم سے لڑم نے دیوان کچ بہار علی کو قتل کرایا ہے وہ چھٹان بھی پیش کی ہیں جنہر مہاراجہ صاحب کے اپنے دستخط بیان کئے جاتے ہیں چنانچہ ان دستخطوں کی شناخت کی سہمادت لیجا رہی ہے ایک انگریز افسر نے شہادت دی ہے کہ یہ دستخط مہاراجہ صاحب کے ہیں گویا انھیں اس کے مہاراجہ ان کو دوست تھے۔ ایک دوسرا انگریز جو بیان کرتا ہے کہ مہاراجہ صاحب

دیوساج لاہور۔ ست نہرم ہر چارک جالندہر میں اس سبب سے ایک سابق میر صاحب کی ایک چھٹان چھٹا رہتے ہیں جس سے دیوساج کے اندرونی کارروائی کی نسبت لوگوں کو بہت سی تہی مانتیں معلوم ہو گئی ہیں۔ صرف دیوٹی کو حق اور بائیر کی تعلیم دینے والی جماعت سمجھ کر ہو چکا ہے اس سے بددعتی رہی ہے لیکن اگر سراج کے اندرونی حالت ایسی ہی ہو جیسا کہ ست نہرم ہر چارک کو دینے سے معلوم ہوتی ہے اور ان کے ایسے جو خوش مہاراجہ ہر چارک کو چھوڑ کر چلے جائیں تو اس کو اس وقت برا افسوس ہے۔ اس بات کی توہین رہی ہے شکایت جو کہ ہم جیون کالیر جو اب دیوساج کی مخالفت میں ہیں

مالک غنیمت

چارہ ڈھڑکنٹال بینک انڈیا لنڈن میں امرتھان
کی نسبت لندن میں ایک جلسہ ہوا۔ اور جویری کی بھی کہ بینک
میں بھر جان والی پائے۔ لندن کے انتظام میں نقص نہیں
اشارہ ٹائمر میں جنرل سرجان ایڈری اسٹے ایک چینی
چھبوا انی ہے جس میں جتنی ہے کہ علاقہ پامیر و سون کے
جو مندرستان کے بحث سے علیحدہ رہنا چاہئے۔ اگرچہ
دش نہیں روی اور افغان بھی لیں کہ ان میں سے پامیر کا حق جو
امریکین نیویارک سے شکار کیا ایک شلیفون
گیا گیا ہے جو دین میں سب سے لیا شلیفون ہے۔ اس میں
بات چیت سمجھوتہ سنی جاتی ہے۔
گاہیکو اور وہ جو ہر رانی صاحبہ ان دیو کو آف
انڈیا کے ساتھ کھانکھانے

لارڈ رزبری نے ٹائٹ آف میٹارٹر مقرر ہو کر
اکسپریس کے نام لکھا آرمینا نے جو بھی ہے اس
روم کے عرب کے بعض سرحدوں کے نام حکم بھی ہے کہ وہ ان
ترسیم شدہ فران شریف کو درج دیں۔ اور اس اثر لفظ و ترسیم
قسطیف کے لاگو ناراض ہیں کہ اصل قرآن کے بعض آیات
مثلاً خدا مالون کو دوست نہیں رکھتا ہے۔ باطل نکال دی ہیں۔
ایک مندرستان کے تمام اذکار تھے زبرد کی ہے اور وائے
ایسی ہو وہ بہت سلطان لفظ کو لگا کی ہے کہ جب کوئی سلطان
ایک دم کے لئے باہر نہیں آتا

حال میں افریقہ میں فرانسیسی فوج نے جب شاہ دہوی
کے فوج پر فتح پائی تھی تو شاہ دہوی خود فوج کے کمان پر تھا۔ دہوی
کی فوج کو زراہ و نقصان پہنچا۔ دہوی میں قاعدہ ہے کہ وہ دین ہی
سپاہی کا کام کرتی اور فوج میں برابر لڑتی ہیں۔ مقتولین میں کیسی
عورتیں بھی تھیں

ایک گزشتہ بارہل گروہ جلسہ میں ان لوگوں نے
کہا کہ ہم کچھ نہیں جانتے مگر انجیل ملک کی زمین کے انتظام اور
پولیس جو پیش اور کے اختیارات اور باغ میں رکھا جائے
قائد ملی کو معلوم ہوا ہے کہ اس گروہ (دھوکہ
کریا کا لڑی۔ جنوبی افریقہ کے ایسے باشندوں کو قتل ہوا ہے
فریج ایک کے مطابق اس گزشتہ روز آبادی کے پورے میں
نہیں رہے کا حق حال نہیں ہا۔ اس پر ان کے مسلمان اور دیگر باشندے
اور فیکٹورل میں ۲۵۔ گزشتہ کو جمع ہوئے اور مشرعبہ انڈین
میر جلسہ نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ دنیا اتنی وسیع ہے کہ
اس میں ہر شخص کو اپنی مرضی کے موافق کھیل سکتی ہے۔ ہم
یہ دین قوموں میں مکرانے عرصہ تک لوگ کرتے رہے تاکہ وہی
ہم کے طرح پیش آئیں۔ مشرکری سے بیان کیا کہ ہم کو دے
یہ دین کے غلام ہو جائیں۔ کیا ہمارے جوان کے غلام بن جائیں
میں فریسی (کا علاقہ) میں کیا خدا مان بوجہ دینی ہو
میں وہ مساک کہ لیا جو کھنوں سے کیا جاتا ہے۔ مسلمان اور
دوسرے اقوام سب خدا کے بند ہیں وہی انجیل حفاظت کر لیا۔ تو
یہ منظر کچھ مدت میں چھٹی ہو گئی کہ اس ایک کو ظہور کیا
جلاسے۔ برے انوس کی بات ہے کہ جان لیوا نہیں کی اور

قوم کو دیکھ نہیں سکتا۔ اس قدر خود غرضی شالیکلی اور آزادی
بے حد ہے۔ اسٹریلیا سے بھی یہی پکار سنی جاتی ہے کہ وہ انجیل
گھون کے اور کوئی نہ جاسے جو ایلیک ملک بہت وسیع ہے۔
میں دستاں کا حال ظاہر ہے

حضرت سلطان روم کے پاس ایک قالین جو اہل
سے جمع کیے لاکھ پونڈ کا ہے
جول برائوت جو قلعہ ہندی (فرشیکیشن) برلین میں بہت
پر مشتمل مانا جاتا ہے قسطنطنیہ میں سلطان روم کو پاسطوس
اور دارالکے جنگی حفاظت کے لئے مشورہ دیا کہ طلب کیا گیا
ہے۔ اس شخص نے موجودہ حفاظت کو سخت نہیں مانا اور یہ
قلعہ ہندی کے لئے دو لاکھ پونڈ عین کر دینے کا حکم دیا تاکہ
تجلیا ہے

اور پول کر رکھتا ہے کہ گزشتہ لٹور کو کسی شرفی
مالک کے نوادروں کے ایک چاعت نے پولول کی مسجد میں
غادر ہو کر دستاں کے شیخ ابراہیم نام تھے۔ اور قاسم کے
اسٹیل علیہ نے ان دی۔ مغرب کی قاز لاہور کے اکثر عفا
سے چرائی۔ اور اور حسن ریڈ فورڈ نے افغان دی۔ عسکری
میں حاجی محمد کبیر ساکن دینہ رام تھے اور مشق کے مشر علی
سٹیل موزن تھے۔ اچھنوں کے جلسہ عام میں خوب روغن
تھی اور مچھر کے مشر علیہ کا مدد لینے تھے۔ اور براہ کرم
لے لکھ دیا

جس مشرقی افریقہ میں ہوا کے مشعل میں
حکمران۔ جان کے عرب کو زکوۃ مل کر دیا۔ اور کی اور اسی قتل
اور چور کے اور بہت اسباب پوٹ لیا

ایران کا شاہی بینک ۶ فیصدی بانج لاکھ پونڈ
چنگی کے حصول کی ضمانت پر قرضہ لینا چاہتا ہے

یونان نے رومانیہ کے وطن ملک حفاظت قوت
دے۔ کیونکہ ایک یونانی نے وصیت کی تھی کہ اس کی بہت بڑی
جائداد جو رومانیہ میں ہے یونانی حرم کی ترقی و ترقی میں خرچ
کیا ہو۔ گزشتہ رومانیہ نے اس کی نقل ہوئے دی ہے
جہاز گورنا میل پائے کی کارروائیوں سے براہ
فرشی کے متعلق ہمارا ہوا تھا۔ اس سے عرصہ سے
جہاز کیا گیا اور اس کی غلبہ عثمانی شاہ گورنا نام جو پہلے
بھی سات سال تک چنگی گورنری پر رہے ہیں مقرر ہو کر
نہر فوج سے جہاز میں اور تھکے۔ جسے تھاک سے انجیل
استقبال ہوا۔ یورپ کی تمام کاشنوں سے طاقت کی کر
انگریز سفیر سے ہندی رہی اور سخت کلامی کی ذریعہ ہوئی
کیونکہ جہاز کا گورنری سفیر کی شکایت کی گئی تھی
کے تمام سرخندہ حاضر ہوئے اور انجیل تکالیف کا مفصل
اخبار کیا۔ عثمانی بادشاہ نے اس کو بہت تشریف دی کہ میں
مغرب میں چھوٹا رہا ہوا اس کی کلامی اور لکھا۔ انفرسٹ
در بارہ میں اسطالی فرماں میں یہاں سنایا گیا کہ
جہاز سفیر قزاقین طاقت سے منتقلی ہو اور اس کے یورپ
کا کوئی قانون جاری نہیں ہو سکتا۔ پس ہم غلام دی
کی بیع و شرا سے جہاز کو کسے لے کر لے رہے ہیں

فوجی خبریں

۳۳ دین بنگال انٹری کو آئندہ ۳۳ پنجابی مسلمان
کی رجسٹر بنگال انٹری کے نام پر کیا جائیگا

مجمعی نے کی فوج حسب ذیل واپس کیا گیا کہ
بٹری ۱۰ تاج کو رور سے روانہ ہو کر ۲ کو رولینڈی پہنچی
بٹلی کنگس رائل رائلز ۲ کو رولینڈی پہنچی۔ ۲ کو رولینڈی
بٹلیں پانچون کو رکھا کے ۳ کو ایٹ آباد داسپون سے
بٹری ۲ کو ۱۱ دین بنگال لائسنز کا ڈنگ اور موٹی کامینا
ہا کو رولینڈی پہنچی۔ ۱۱ دین بٹری ۳ کو کو رولینڈی
میر نور ذرا کو رولینڈی پہنچی۔ ۲۵ دین بٹری
ہم کو رولینڈی پہنچی۔ اور بٹری کوٹ پہنچی۔ ۲ کو ایٹ آباد
میں پہنچی۔ چوٹی پہنچی۔ ۱۱ کو رولینڈی پہنچی۔ چوٹی ۲ کو
پشاور پہنچی۔ چوٹی مسلمان ۱۱ کو ایٹ آباد اور بٹری پنجاب
انٹری ۳ کو رولینڈی پہنچی

حکام قاز نے شہزادہ کے ہم ترارہ کے قتل
میں جو کہ مدت سے منظور ہو چکا ہے وہ شہزادہ کے کام لینا
ہے۔ حکام ہونا ہے شہزادہ کے قتل کے ہم ترارہ کی
کے قتل سے بھی ہم ترارہ لیکھا

دلاق میں سے اس جہت میں بھی شورش کی خبریں
برآ رہی ہیں۔ عام اکثر کے قتل و سرکشیار سے معلوم ہوتا
ہے کہ انھوں نے انہیں کی چوکی پر چل گیا کہ نقصان نہیں ہوا
سیکلیں دین اور بولان کے وکیل مان طلب کر کے کو قتل
دین میں آئے۔ وہ بٹری کے قتل میں لوگ میلان
پر تھکا تھا کہ رکنہ اور بٹری قوم کو متنبہ کیا گیا کہ قتل
دارل ۱۱ دین کو رکھا کے ۱۱ دین و بٹری سمیت قاتل
دارل کو رکھا۔ قتل میں دین کے خبر قون کی اور سنائی گئی
جان کیا رکھا۔ اور بٹری ۶ دین و بٹری ۳
پانچ کو چھ۔ ۲ کو بٹری ۱۱ دین و بٹری ۳
۱۱ دین و بٹری کے موقع نشون کو بٹری ۱۱ دین و بٹری ۳
قریب۔ پانچ کو رکھا کے ۱۱ دین و بٹری ۳
سے انکار کیا۔ ۳ کو بٹری ۳ کو بٹری ۳ کو بٹری ۳
چلیں۔ اور ۱۱ دین و بٹری ۳ کو بٹری ۳ کو بٹری ۳
میں رہا جائیگا

۱۱ دین و بٹری ۳ کو بٹری ۳ کو بٹری ۳ کو بٹری ۳
۱۱ دین و بٹری ۳ کو بٹری ۳ کو بٹری ۳ کو بٹری ۳
گورن

مغرب میں کی چوٹی پہنچی۔ ۱۱ دین و بٹری ۳ کو بٹری ۳ کو بٹری ۳
میں رولینڈی سے قتل و سرکشیار سے معلوم ہوتا
ہے کہ انھوں نے انہیں کی چوکی پر چل گیا کہ نقصان نہیں ہوا
سیکلیں دین اور بولان کے وکیل مان طلب کر کے کو قتل
دین میں آئے۔ وہ بٹری کے قتل میں لوگ میلان
پر تھکا تھا کہ رکنہ اور بٹری قوم کو متنبہ کیا گیا کہ قتل
دارل ۱۱ دین کو رکھا کے ۱۱ دین و بٹری سمیت قاتل
دارل کو رکھا۔ قتل میں دین کے خبر قون کی اور سنائی گئی
جان کیا رکھا۔ اور بٹری ۶ دین و بٹری ۳
پانچ کو چھ۔ ۲ کو بٹری ۱۱ دین و بٹری ۳
۱۱ دین و بٹری کے موقع نشون کو بٹری ۱۱ دین و بٹری ۳
قریب۔ پانچ کو رکھا کے ۱۱ دین و بٹری ۳
سے انکار کیا۔ ۳ کو بٹری ۳ کو بٹری ۳ کو بٹری ۳
چلیں۔ اور ۱۱ دین و بٹری ۳ کو بٹری ۳ کو بٹری ۳
میں رہا جائیگا

روئے زمین کی خبریں

دہندوستان

لی ایٹاؤ کمپنی کا جہاز بخارا جو شاہی ہندوستان
 سے براہ ہونگ کا ٹک ۸- ماہ حال سے پہنچی کوئے والا تھا بحر
 چین کے کوفان میں ٹوٹ گیا اور کنارسے پھر کر یاش یا ش ہو
 گیا۔ ۲۲ یورپین افراد و سیارہ جہز میں سفر ساس کینٹان اور
 ستر گیس آئس کا نائب تھے اور ۷۰۰ جہاز ران غرق ہوئے
 اور ۱۰۰۰ افراد اور سیارہ اور ۱۰۰۰ جہاز ران بچ گئے۔ جب
 ہمارے ہونگ کا ٹک میں وقت معین ہوئے تھے تو وہاں سے
 جہاز اس کی تلاش میں روانہ ہوئے جنہوں نے جہاز بخارا کو
 ٹوٹا ہوا پایا۔

سورگے گورنمنٹ پنجاب کے باقی تمام لوگ گورنمنٹ
 سے اس جہاز ایکٹ کی نسبت کہ جس کے روئے زمین لیٹو کونسل
 میں زیادہ قائم مقامی اصول داخل کرنا نہایت اچھی اپنی
 رائیں بھیج دی ہیں۔

گزشتہ ہفتے کے روز شرجیس کشن سندھ کے باران
 جیٹھل سندھ کا کچ اور کٹوریا میوزیم دھجاک گاہ کھولنے
 کی رسم ایک بہت بڑے گروہ یورپین اور دینی روس کے سامنے
 ادا کی۔ یہ دونوں انشٹیوٹوں ایک ہی عظیم الشان عمارت میں
 واقع ہیں جس کی تعمیر میں دو لاکھ سے زیادہ روپیہ یورپین
 سال سے زیادہ خرچ ہوئی۔ روسیہ کی میونسپلٹی اور
 سندھ ایکویشن (دعویٰ) سوسائٹی کا خرچ ہوا کل خرچ سندھ
 پرش کالج کھلنا تھا سندھ کے اس لائیٹس کے نام پانڈو
 کیا گیا ہے جو پچھلے کونسل کا دینی ممبر ہوا اور جس نے اس
 کالج کے قائم کرنے میں بڑی مدد دی اور اب بھی اس کے ورثہ
 اور دیگر گروہوں کے چند میں مدد دی ہے۔ عجائب گاہ جو پہلی
 حضور قدس ہند کی یادگار میں بنایا گیا ہے جس کا سنگ بنیاد
 ڈاکٹر آف کناتھ نے رکھا تھا۔ کئی افسروں نے تقریریں کیں
 اور اس صاحب کشن نے مسخرے کی اندلی اور دیگر مسلمانان
 سندھ کو فیکس کام میں ہمت کرنا کی تاکید کی کہ تقریریں
 ایک اخبار لکھنا ہے کہ حضور قدس ہند اور ہفتا ہجری

نے اگر کی دریاں جو غمزدہ ہوتی ہیں طلب فرمائیں۔
 مشروریل ان پیکٹرل حصہ سول ڈسٹرکٹری ۲۰۰۰۰۰
 کوئے سے اپنے قریب روانہ ہو جائیں گے۔
 وہ آئین پول سلطان فقیر جس نے اس کے قریب
 پرانہ موٹھا اور سال گزشتہ میں لاہور میں مشیر خاں شوالور سے
 کی جا چکی ہے۔ یہاں وہ پولیس کی حفاظت میں تھا لیکن
 پھر گھبرا گیا۔ اور کشن پولیس نے اس کی تین مختلف شکلوں
 کے روئے زمین

سرگندہ کالون ہمارے اترتے ہوئے غرضی نال کے
 اور کس کا دعا ہے جی کریں گے۔ کام بہت کم ہو چکا ہے۔
 جیہاں کہیں نہیں ہندوؤں کے لئے بڑی خوش
 ہو رہی ہے۔ جیہاں کہیں ہندوؤں کو ان کے چاہتیں پریشان کرتے

کے ٹیوچا ہولی لوگوں سے ۲۰ سیر آٹھویں ہنگال کیواری سے ۱۲
 ریفارم ہنگال سے مودو اور گارڈی افسران کے روئے زمین
 مسٹر ویویرکٹ صاحب جو نیشنل کشن اور ہارڈ آؤٹ کے
 ہائی کورٹ میں جیسے جیسے اور مسٹر محمودی ایک سال کی
 فزولس آن کی فکس ہونگ ہیں ان میں جج فریڈرک کی
 یونائیں جٹن پڈین کلب کے نام سے ایک ریڈنگ
 روم اخبارات کا کھلا لایا گیا ہے۔

سکش جج نے ایک قتل کے مقدمے میں جوری کے
 رائے سے اعتدال کیا جو جرم کو ہی کرنا چاہتی تھی۔ ہائی اور سندھ
 باجو سکش جج کے ہاتھ پیرا نے کے جوری کی رٹ کرنا کھا
 حاجی محمد صدیق ایک مین تاجر نے بی کے نیلا اور شیش
 بیگ کی عورت پر چار لاکھ روپے سے خریدی
 ہندوستان کی لکھی ہے ہر قسم کے غم انگیز کام

شکاگو میں بھیجے جا رہے ہیں۔
 گورنمنٹ ہند کا صید لیجر لیڈر سے کلکتہ کے ٹی
 ۱۰- نومبر کو ہند ہوگا۔
 گورنمنٹ اضلاع مغربی و شمالی نے اپنے حکم مال و زمین
 کے ایمر شریج۔ زید داہ اور گزرت زراعت آسام کی خدشات مانگ
 لی ہیں۔

صاحب فٹنٹ گورنر ہنگال وائل کے پٹنوں کو انکاید
 کر رہے ہیں کہ علم شاستری کی تعلیم کو خوب پھیلا دیں۔
 آسام میں مالٹا کے سنگت کے لیوں اور کلنگ لکھنیکہ
 تجویز میں کامیابی ہوئی۔ کئی پوسٹ بار اور پوسٹ ہیں۔
 کوہ چراوچی جہاں تمام ہندوستان سے زیادہ بارش ہوتی
 ہے وہاں کی بارش نے اپنے کے کھجکے حوادث موسموں کو ایک نیا
 اچھ کا لہرا ہوا خاص طور پر بنواریا ہے کیونکہ وہاں تو بار بار
 اچھ کی گھٹنے سے تھی غرضتے بارش ہو چکی ہے۔
 سرور پھیر نے ہندوستان کے تمام شہروں دیوں
 کے حالات کی ایک کتاب لکھی ہے۔

سہارنپور کا گھوڑوں کا میلہ اور ترویجی دسواروں کی
 چھوڑ کی مشقی بند ہو گئی۔ بجائے اس کے ہائی۔ تبول اور
 ڈیرہ علیخان کی منڈیوں میں زیادہ انعام دیا جاوے گا۔

دوسرے حصہ

باشم علی انجیل یورپ میں پناہ گیر ہے کہ جہاں کے مقامی
 گروہ اس کی حمایت کرتے ہیں۔
 وائل کے مشہور دیو دیوں اور احمد پٹنوں نے چار سالہ
 ہندو دیوں اور دیو دیوں میں جج جی جو زوب ویلی لیوی کے سواروں
 سے ان کے ہاتھ آئی تھیں۔

قوم میں پولیس کے کھٹہ مقرر کیا گیا ہے جس کا سکوت
 گزشتہ پچھلے کوئے سے روانہ ہو کر تھل میں پہنچ گیا ہے۔ اس
 وقت توڑی۔ زنجیت۔ وزیر اور کشن فزولس کے ہونے کی دلیل
 آگے ہیں جس سے امید ہے کہ وہ ہمارے قوم میں پڑھنے کے
 میں نکل نہیں رہے۔

سورج پری پری کی جرمندی کے کام کے اس سال شروع
 ہونے کی کوئی توقع نہیں۔ شاید سال آئندہ میں بہتری سیاسی حد

ہندی کے بعد یہ کام شروع کیا جاوے۔
 شوشا دیوں نے سنگت میں کھٹکے کے متعلق شکوائی
 سابق مسٹر جرم کے بجائے لاسکے نائب مہمان ہنر سبکسی
 کوئی ہونگ کو ہندوستان اور بت کی تجارت کے متعلق شہر لاہور
 کوئے کا اختیار واپس۔

ان الملک جرم سابق ہنر سال کے ۲۱- پڑھے۔
 حب افضل الملک کو تخت مل گیا تو اس سے ایک بھائی غلام الملک
 نے اس کو بھٹیو پر اطلاع دی کہ وہ مسٹر چار بھائی کے خلاف
 ایک سانس میں مصروف ہیں۔ افضل الملک نے ان میں سے
 کو توڑ دیا مگر جو تھا بچ گیا۔ جو اس کے ہیں ان میں اس الملک
 سابق گورنر وائل بھی تھا۔ اس کے گھروے قریب نصف لاکھ
 روپے کے اوقیتہ بی اشالی ہیں باقی بھائیوں میں سے بعض نے
 اطاعت اختیار کر لی اور بعض جھگڑتے ہیں۔

افضل الملک نے ابھی سے امیر صاحب سے گفتگو
 شروع کر دی ہے کہ جہاں اور اخلافتان کے مین ہندوستان
 کو جہت والی تجارت حد ہندوستان کی تجارت کو جو ہندوستان
 براہ چترال ہندوستان کو جہت سے روٹی دیکھا ہے۔ اور اس
 طرح افغان وائل باجو کے ساتھ آپس کی تجارت کو روٹی اور روٹی
 دیو کی شریک کر رہے۔

جہاں روٹا کوئے ایک تاجر امیر صاحب کی خدمت میں
 ایک روز فرسٹال کے گیا جو وہی تناط سے پہنچی ہوئی تھی۔
 امیر صاحب نے لڑکوں اس کے ہونے کا حکم دیا تو شال الملک
 کرم جو روٹا کھی۔ بجائے اس کے کہ تاجر کو کوئی مسٹر کمالی امیر
 نے صرف لکھنویاں ہام شتری کے اس کو حکم دیا کہ جادو کوئی اور
 اچھی سی شال لاوے۔

امیر صاحب منور بھان سے کابل نہیں ہوئے۔ اور شہر
 پیر کی شام لگ انہوں نے جلال آباد میں کی نسبت شال راہ کوئے
 جہنم کے پاس ظاہر نہیں کیا۔
 بغاوت ہزارہ کی سرکوبی کی مزید خبریں کابل میں پہنچیں۔

اب یقینی اور ہے۔

(وفاست کی خبریں)

بنارس سے ہنسنا کہ خبرانی ہے کہ ایک شخص ہنسنا
 اس جہاں سے جہت ہے۔ آپ راجہ سرو پور ناتھ کے بیٹے
 خطاب کو بھگت کوئی نہیں چھوڑا۔
 ناضی ایک پھیل صاحب منگوری نے فضائل آپ کے
 بہت سے مہیاں جو اور دیگر اضلاع میں تھے۔
 نہایت تن لال صاحب پشور سب جج شریج جی کے

اکتوبر کو انتقال کیا۔
 لال فخر جی صاحب ریس ہوشیار پور سے ہنسنا
 نشی ہوشیار امیر صاحب کیل راولپنڈی نے بھی ماہ ستمبر میں وفات
 حکیم جید حسین صاحب قلیب مناول جو شہنشاہ
 لکھنؤ میں مقرر تھے اس کو تریا انتقال کر گئے۔
 حکیم ضیا عالم دلف حکیم رکن الدولہ دہلی
 ملازم تھے ۴۰ سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔

پیشہ اخبار

پیشہ اخبار کی ترقی و ترقی
پیشہ اخبار کی ترقی و ترقی
پیشہ اخبار کی ترقی و ترقی

پیشہ اخبار کی ترقی و ترقی
پیشہ اخبار کی ترقی و ترقی
پیشہ اخبار کی ترقی و ترقی

نمبر ۴۲، ۲۲ - دو شنبہ - اکتوبر ۱۸۹۲ء Monday October 24, 1892. جلد ۷۱. ۷۱

واقفیت علم کے لئے شمار اور اعداد

جنگلہ تہم جناب: سال گزشتہ میں جناب میں حکم جملات کی کل آمدنی ۶۸۰۲۰۰ روپے تھی اور خرچہ ۳۶۹۰۰ روپے کی بچت ہوئی جو سال گزشتہ کی نسبت ۲ لاکھ روپے کے قریب زیادہ ہے۔

بجٹی کی مجموعی پیمائش: سال گزشتہ میں احاطہ بجٹی کی تمام میونسپلٹی کی کل آمدنی ۳۸۸۰۹۰۰ روپے اور خرچہ ۲۷۹۱۵۰۰ روپے تھا ملو بچت کاروبار کل ۱۰۸۹۴۰۰

بروڈ ویج کی آبادی: سال گزشتہ ۶ سال میں بروڈ ویج میں آبادی ۳۰ سے ۶۰ ہزار تک بڑھ گئی ہے۔

گھوڑوں کے پیمائش اور مشدایاں: سال گزشتہ میں گھوڑوں کے پیمائش اور مشدایاں ۳۹۹۰۰ سے ۶۸۰۰۰ تک بڑھ گئی ہے۔

گھوڑوں کے پیمائش اور مشدایاں: سال گزشتہ میں گھوڑوں کے پیمائش اور مشدایاں ۳۹۹۰۰ سے ۶۸۰۰۰ تک بڑھ گئی ہے۔

پیشہ اخبار میں صحت: پیدائش اور موت: سال گزشتہ میں پیدائش اور موت ۳۶۰۰۰ سے ۶۸۰۰۰ تک بڑھ گئی ہے۔

پیشہ اخبار میں صحت: پیدائش اور موت: سال گزشتہ میں پیدائش اور موت ۳۶۰۰۰ سے ۶۸۰۰۰ تک بڑھ گئی ہے۔

پیشہ اخبار میں صحت: پیدائش اور موت: سال گزشتہ میں پیدائش اور موت ۳۶۰۰۰ سے ۶۸۰۰۰ تک بڑھ گئی ہے۔

پیشہ اخبار میں صحت: پیدائش اور موت: سال گزشتہ میں پیدائش اور موت ۳۶۰۰۰ سے ۶۸۰۰۰ تک بڑھ گئی ہے۔

پیشہ اخبار میں صحت: پیدائش اور موت: سال گزشتہ میں پیدائش اور موت ۳۶۰۰۰ سے ۶۸۰۰۰ تک بڑھ گئی ہے۔

پیشہ اخبار میں صحت: پیدائش اور موت: سال گزشتہ میں پیدائش اور موت ۳۶۰۰۰ سے ۶۸۰۰۰ تک بڑھ گئی ہے۔

مذاق

روزے جلال الدین محمد اکبر بابا اس زعفرانی از عمارتیں در آمد: یعنی از راه حلق گفت سے مشرکہ مشرکہ غیر الشریعہ پیدا شد۔

یک نوبت و کائنات و گرسہ پیدا شد۔

مولانا محمد جانی کہ حاضر مجلس بود و فرود دست حیف صدر حیف کہ شتر الشریعہ پیدا شد۔

آذر دین بنی خندہ گرسہ پیدا شد۔

ابو الفضل بیاس برادر گفت۔

مولانا محمد زعفرانی چیت۔

گفتند۔

خوردنش حلال و پوشیدنش حرام گفت۔

یک خیر و حکم چکند و دار۔

فرمودہ چنانچہ موقوفہ بر حرام و بر پارہ حلال۔

(مذاق الاخبار)

زعیدار: کیوں میر زادے دم کے بجائی ہو؟

مراسی: چوری صاحب ابھی تو چار ہیں۔

زاعیدار: دھن کس کیا کیا؟

مراسی: صاحب اب ایک زعیدار ہے۔

تیسرا سوچی: چوتھا مراسی؟

زعیدار: نہیں بی کیا کیا؟

مراسی: صاحب اب ہماری ماں کی نازکر اجیاں و خلیا

ایک اخبار ایک طوطے کا حال بیان کرتا ہے کہ ایک رخصیا کنزائی لیدی نہیں جانتی تھی کہ کوئی اس کے پاس آئے۔

وہ ایک حقور طوطا پاس رکھتی تھی۔

طوطا جیسا تھا فوراً یاد کر لیا تھا۔

ایک روز وہ لیدی اپنی خاموشی و خاموشی کے واسطے کوئی کام نہ کیا تھا۔

اس کو غصہ آیا اور یہ خیال غشی کا اور تو کڑوں اور طوطے کے سلسلے ذکر کیا اور کہا۔

میں جا رہی ہوں کہ لیدی مرے۔

طوطے فوراً یہ فقرہ یاد کر لیا جب پھر لیدی کے مرے میں رکھا گیا تو طوطے نے صاف کہا میں جا رہی ہوں کہ لیدی مرے۔

لیدی نے اس کو دیکھا کہ ہوا کہ غیب کی چیز ہے اس نے پاری کو طوطا مرے رہ لیا۔

یاد رہی ہے کہ اس وقت نہ کرو میں اپنا طوطا بھیجا ہوں جو پورے عطر کتا ہے اور مرے کا نام ہے۔

اس کو دیکھ کر لیدی کہنا بھول جاوگا۔

خیر خیر روز یہ طوطا پاری کا رہا جب پاری صاحبہ آئے اور کہی کہ دروازہ کھولا تو طوطے فوراً کہا۔

میں جا رہی ہوں کہ لیدی مرے پاری کی طوطے نے جواب میں کہا کہ لیدی خدائے ہماری دعاں۔

خیر خیر ہم سب کو ہم سب کو دوکان پر پہنچی آئی ہو۔

میں تمہارا چہر نہیں پہچان سکتا۔

چھامت آ کر انیہ لالہ کیونکہ جب سے میری چہر کے زخم بالکل اچھے ہو گئے ہیں۔

عجیب باتیں

جاپان میں لکھنا: جاپان میں ہرگز کو کوئی لکھنا میں سے سرائیک سے لکھنا کھلا یا لکھنا ہے۔

لکھنا کے کوچی: ستر لکھوں کی گیارہ لکھوں سے بچھائی جائیں کہ ہر ایک دوسری کے سر کے پر بھی جاوے تو وہ اتنی لمبی ہو جائیگی کہ امدن رنگ سے سفید پتھر بزرگ دار اچھا لکھوں تک جا نہیں سکیں گی۔

نامہ برکوتروں کی حفاظت: ہر سب میں نامہ برکوتروں کی حفاظت کام آئے ہیں۔

اخبار والوں نے بھی کبوتر کے پتوں سے جہاں کسی پورے پتے پر کسی فقر یا خبر کے پتوں سے اور دل یا سواری وقت پر نہیں پہنچ سکتی تو کبوتر کے پتوں میں یا ایک کا غذا بنا کر کھوڑا یا ستر سے سو کیڑے تر عین وقت پر خیر کیا مطیع میں پہنچ سکتے ہیں۔

سگ نامہ کبوتروں کے استعمال میں ایک تکلیف تھی کہ اسے ہر شے پر پتہ مل جائے۔

لکھنا کے ان کو کچھ لیتے تھے اور ان کا سواری پیغام میں تلف ہو جاتا تھا۔

حال میں ایک اٹلی کے باشندے سے سگ کا روانہ ہوا۔

اس نے جیون کا طریقہ معلوم کر کے یوں کے یوں میں ایک چھوٹی سی سیٹی ایسی قسم کی لگا دی ہے جو پتہ نہ ہو کہ کسے باعث خود کو کچھ بھی ہے اور اس کی آواز سگ کوئی شکاری پر نہ کہ کبوتر کے نزدیک نہ ہو سکتا۔

اس کا وزن صرف چند گرام ہے اور ایک باک تار سے پر ہے۔

پتہ باندھی جاتی ہے۔

نہایت تیز رفتار ریلوے کے انجن: یہ طرین گ جرنی ڈیجین نامی انجن جو اصلاح کھنڈر کے موزون جرنی کی سنٹرل روڈ پر چلتا ہے اس وقت نہایت تیز رفتار انجن سمجھا گیا ہے۔

یہ رائل لیمو لائن مسرگ پر پتہ یارک اٹلی لیمو کے بائیں ڈاک گاڑی کھینچتا ہے۔

گزشتہ ماہ فروری کی ۲۹ تاریخ کو شہر جرنی سے غلاؤ لیمو کے سفر میں پہلے ۱۰۰ میل دینو ایک منٹ سے پہلے پہنچا۔

کم فی میل کے حساب سے جلا جو کہ حساب ۱۰۰ میل فی غشتہ رفتار کے ہوتا ہے۔

سچا سگ اس وقت مسرگ کی حالت بھی پورے سمجھنا کہ ہر سگ کے کچھ نہیں تھی۔

یہ چار سگ لکھنا کا لکھنا ہے اور اس کا اکثر ایک مربع پتہ پورے پتہ شہر و خان کا کارواں سہا سکتا ہے۔

شہنشاہ کچھ جرنی کی لڑکی: شہنشاہ کچھ جرنی کے لڑکی سے حال میں ایک لڑکی پیدا ہوئی ہے۔

اخبارات نے لکھا ہے کہ گزشتہ اسی سال میں یہ لڑکی موقع پر کچھ جرنی کی بادشاہ بیگم کے سلطان کو لڑکی پیدا ہو۔

شہنشاہ جرنی کے اس وقت تک چھ لڑکی پیدا ہوئے ہیں۔

اور یہ ساتویں لڑکی ہے۔

وینا ناخہ وراج کمال انارکلی لاہور

خاص طور پر لنگائی ہوئی کٹری



وینا ناخہ وراج - گارٹی ۴ سال قیمت صرف لکھ
 داؤب میں کیلیں - کمال ساورہ ریوے ریوے ریوے
 مغز ناخن میں سے جب سے کٹریوں کی تجارت جاری
 کی ہے سینکڑوں قسم کی ہزاروں کٹریاں ہاتھ سے مل گئی ہیں
 لکھنا لکھنا بے شمار لکھنا لکھنا لکھنا لکھنا لکھنا لکھنا
 اور ہزاروں کی زیادتی دیکھ کر کہیں کیا اور وراثت میں خاص
 تراش اپنے نام سے چھپ کر سنگڑوں کٹریاں تیار کرنا شروع
 ہاتھ پک رہی ہیں کٹری گڈ آٹل میر نام لکھا ہوا ہے
 المشتر وینا ناخہ وراج کمال انارکلی لاہور

لی ڈی - غلام نبی لٹ کو میاں پور سیالکوٹ

اس کا خلع میں سامان کرکٹ وغیرہ کا بہت عمدہ مضبوط اور
 مستحکم کرکٹ کی لائنیں بید منٹن - کرکٹ اور بول اور غیر
 بھی بہت عمدہ تیار ہوتے ہیں - ان کی قیمت علیحدہ انگریزی
 میں طلب فرماتے - تفصیل اسباب کرکٹ وغیرہ -
 کرکٹ کرکٹ کرکٹ کرکٹ کرکٹ کرکٹ کرکٹ کرکٹ کرکٹ کرکٹ
 ہے - ایسا مشکل کرکٹ کرکٹ کرکٹ کرکٹ کرکٹ کرکٹ کرکٹ کرکٹ
 مشقی کرکٹ کرکٹ کرکٹ کرکٹ کرکٹ کرکٹ کرکٹ کرکٹ کرکٹ
 بیلی کرکٹ کرکٹ کرکٹ کرکٹ کرکٹ کرکٹ کرکٹ کرکٹ کرکٹ
 مشرقی کرکٹ کرکٹ کرکٹ کرکٹ کرکٹ کرکٹ کرکٹ کرکٹ کرکٹ

ضرورت دیکھتے

انکی تین سادہ کمرہ نشینی سوال لکھی خاص قدر جاری رہا ہے
 درجہ اول - کلاہ پور شہر و سادہ - گیس و سولہ کمرہ نشینی
 شہر چیلان لکھی قدر جاری رہا ہے سادہ کمرہ نشینی - گیس و سولہ کمرہ
 اور سولہ کمرہ نشینی رہا ہے - گیس و سولہ کمرہ نشینی - گیس و سولہ کمرہ
 مقامات خود مشورہ و مشورہ رہا ہے - گیس و سولہ کمرہ نشینی - گیس و سولہ کمرہ
 خریدار کے لئے یہ سادہ کمرہ نشینی رہا ہے - گیس و سولہ کمرہ نشینی - گیس و سولہ کمرہ

محصول کیشن منی آرڈر ذمہ خریداران - المشتر محمد علی الدین
 کینیڈا پٹن ۱۲ کوٹہ - بلوچستان

بیلی رام کی گولیاں

یہ گولیاں واقعی نفی کے دوا کے لئے ہیں گیسٹوں - بلوچستان
 کرتی ہیں یہ سادہ اس کے امراض ذیل کو فائدہ مند ہیں - سردی
 دوسرے صنف بھارت - دوجہ سفاصل ہر قسم اور سوانی اسکریج
 کو بدن سو دور کرنا انہیں گولیاں کا کام ہے - سفاصل موجود ہیں حریق
 انتقال ہوا جس وقت فی جس میں - گولیاں میں صرف ۸
 المشتر بیلی رام - بازار کال - شمالہ ضلع گورداسپور

تعلیم

۳۰۰۰ روپے سرسید احمد خان ہمارے مندرجہ ذیل مضنون
 کا ایک سوال شہر کیا تھا -
 در کیا سب سے کہ مسلمانوں کے اکثر لوگ کے پیر میں باشر
 اور لکھتے ہیں بھگتے دماغ وجود القریہ یعنی محسوس طبیعت
 کے ہوئے ہیں - چوں چوں ٹپے ہوئے جاتے ہیں ان کی
 دکاوت دھم اور ذہن کن ہوتا جا رہا ہے
 نشی سرچ الدین احمد صاحب نے اس کا جواب ۱۲ -
 صفحہ کی کتاب میں لکھا اور تعلیم اس کا نام رکھا اور سوال کی تصویر
 کے علاوہ تمام کے حالات کو آگاہ کیا اور اس سوال کا
 بھی جواب دیا کہ -
 دوا کے لئے مسلمانوں کے لئے تعلیم دے دے اعلیٰ اور
 مفید نتائج کیوں نہیں پیدا کئے جو تو تعلیم سے پہلے
 ہیں اور کیا کرنا ہے کہ میں بھی ایسی ہی ٹپے ہوئے تمام
 پیدا ہوں جیسے کہ یوں میں پیدا ہوتے ہیں
 کہ کہ کے غفلت اس کی خیریں کو تسلیم کر لے - قیمت صرف ۲
 پنجاب پرنٹنگ اور پبلشنگ کارخانہ سیالکوٹ سے مل سکتی ہے

ضرورت

کارخانہ پیہ اشار کے متعلق ایک ہیشٹر نشی کی
 ضرورت ہے - جو امتحان انٹرنس میں پاس یا فیل ہو
 چکا ہو - دفتر کا کام کرنا ہو گا - تنخواہ سہ ہفت
 عہدہ ملے گی - انگریزی دان کو ترجیح دی جائے گی -
 گی - اور کمن کار کردہ ترقی بھی ملتی رہے گی -
 صرف کامیاب امیدوار کو جواب دیا جائے گا
 المشتر پنجہ کارخانہ پیہ اخبار لاہور

ضرورت

اسلامی سکول تجارت کے لئے ایک مسلمان پیر یا سادگی
 ضرورت ہے - جو کم از کم انگریزی انٹرنس پاس کر رہا ہو - اور طویل
 کی جامعیت کو انگریزی شہرہ فضا کے - انٹرنس پاس کر رہا ہو -
 دوسرے اور انگریزی شہرہ فضا کے - انٹرنس پاس کر رہا ہو -
 کام لکھنے پڑھنے کی سادگی - انٹرنس پاس کر رہا ہو -
 المشتر پنجہ فضا کے کم پیر اسلام سکول تجارت پنجاب

اپنی قسم کی پہلی کتاب

یہ کتاب جو حال میں مطبع خادم تعلیم پنجاب میں
 طبع ہوئی ہے - یورپ اور خصوصاً انگلستان کے مختلف
 مذاق کے ایک سو نہایت دلچسپ اور نیا نیا ولے
 لطیفوں پر مشتمل ہے - لطف یہ ہے کہ ہر لطیف کے ساتھ
 اسی مطلب کی تصویر بھی چھاپی گئی ہے جو مطلب اور
 مذاق کو دوبالا کر دیتی ہے - اس سے ہر کس لطف سے
 معلوم ہو سکتا ہے کہ یورپ اور خصوصاً انگلستان کی
 عورتوں اور مردوں کا مذاق کیا تر لطف ہوتا ہے -
 قیمت پر ہتم صاحب پیہ اخبار لاہور سے مل سکتا
 ہے - فیس ویلیو یہ لٹل ۲ - ہر محصول ڈاک معاف ہے

کارخانہ پیہ اخبار لاہور کی تصویر

اب کے شروع سال سے کچھ عرصہ پہلے
 تیار ہو کر شائع ہو جانے کی قیمت ڈیڑھ ہستون
 بلا ضمیمہ جات اور معہ ضمیمہ جات علی الترتیب ۸ -
 اور عہدہ ہو گی - چھ پہلے سالوں سے بہت زیادہ اور
 تصویریں کثرت سے ہو چکی - نادر اور عجیب معلومات کا
 ذخیرہ بڑی محنت سے جمع کیا گیا ہے
 جن مہربان معاذ میں نے سال ۱۹۲۳ء کی نادر
 جنتری میں عمدہ اور اعلیٰ مضامین دینے کا وعدہ
 کیا ہوا ہے ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ
 بہت جلد مضامین بھیج دیں - بعد ترتیب درج ہوتا
 سورہ جاؤں گے ہ ہتم کارخانہ پیہ اخبار لاہور

رزم و بزم

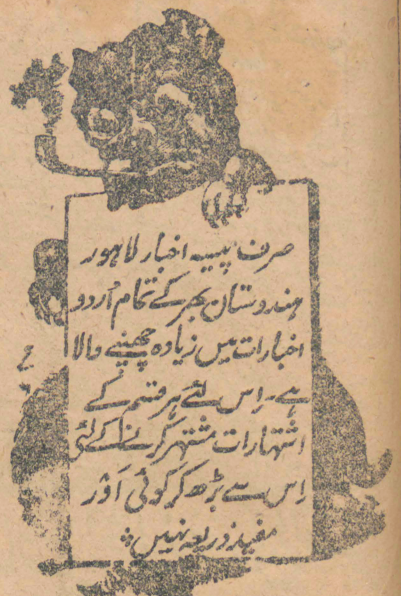
آر دو زبان کا ایک تاریخی اچھوتا ناول - فوج کی لڑائی - سلطان
 شہاب الدین کی فتح - راجہ چوہن کی شکست کا ایک با آرقصہ - غازیان
 اسلام - دلیان راجپوت کی شجاعت کا ایک اعلیٰ نمونہ جس کے راز
 نیاز عشق کے سوز و ساز کی ایک اعلیٰ تصویر جس کے نقشے کی ہمک
 اور مندرجہ شہرہ ہوگی - منگول شہرہ اعلیٰ شہرہ شہرہ
 المشتر پنجہ پیہ اخبار پنجاب جیل ٹکٹ پیہ لاہور

لو دوات کی حاجت بھی سہی بباد و کاظم

یہ نیا کاظم نہایت ہی مفید کتاب ہے - اس میں اکثر قصے ساری
 جیب میں رکھ کر پھر میں جگہ جگہ جیب میں نکال کر لکھ کر اور
 میں ڈال لو طویل بھی - گیس و سولہ کمرہ نشینی - گیس و سولہ کمرہ
 کے تفصیل لکھنے کے لئے نہایت ہی سہی قیمت بہت ہی کم ہے ہتم
 معہ خرچ ڈاک معہ محصول ویلیو یہ لٹل ۲ - ہر کارخانہ پیہ اخبار لاہور

مطبع خادم تعلیم انارکلی لاہور میں با تمام نشی محبوب عالم ایڈیٹر و پراپرٹر چھاپا اور شائع ہوا

اشتهارات



دنیائی تاریخ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اہل ہند کسی بڑے
میں علم اور عقل اور خلق اور ادب میں مغیر اور بیاض نہ مانے
تھے۔ راجا کھنک کے انتظام سے سیاست مدنی کی عمدہ روشکاری
تھی۔ انصاف کے دانت دوست دشمن۔ رفیق شفیق کو ایک
آنکھ سے دیکھا جاتا تھا۔ ان کے درباروں میں سولے علماء اور
فقہاء اور حکماء کے وقتوں اور خوشامیوں کو مطلق دخل
نہ تھا۔ راجا کھنک کے بادشاہ ہندوستان کے دیکھنے کو
ترستے تھے۔ ایک ہی جگہ تھی جو کہ ترقی کا نمونہ تھا۔ اسی جگہ
میں عالم انصاف پسند اور اسی جگہ میں محکوم محنت کیش موجود
تھے۔ اسی جگہ علم کا زور شور تھا۔ اسی جگہ بالیک جیسے فصیح
البیان اور قادر الکلام موجود تھے۔ اسی جگہ میں ارجن جیسے تیر
انداز اور رحیم سین جیسے کرزن موجود تھے۔ یہی ملک تھا جہاں
کھنک شاہاں نے کچھ نظر آتے تھے۔ پہلے پھل اس ملک کے
آرمیوں نے حاصل کیا۔ اور اس کی ترقی میں سخی لینے کی تھی۔
بعدہ ایران و اہل ہند۔ ان سے مصداقوں نے سیکھا اور ان
سے یونانیوں اور عربوں نے حاصل کیا۔ اور ان سے باقی یورپ
کی قوموں نے سیکھا۔ یہاں کے باشندے خاصکر منطق۔
ریاضی۔ صرف و نحو۔ نجوم۔ حکمت۔ موسیقی اور فن جنگ میں
دست دلاتے تھے۔ اسوائے مروج کے عورت بھی فاضل
و محقق تھیں۔ فن عمارت میں۔ ملک اول نمبر کا تھا۔ چنانچہ
قدیم زمانے کی عمارتوں میں سے رات آباد گدھ اور آلو خرو
کے مندر زمانہ کی کماست کے گواہ ہیں۔ انگریزی تاریخ سے
گات ہوتا ہے کہ ڈیچھد و سورس پہلے ہی رنگال اور لٹن کی
کشتیوں کے ذریعہ آجوس کے عہدہ نگار کھنک لے۔ ریشمی اور
سونی کپڑے اور مختلف قسم کے گرم مصالح وغیرہ اس جگہ پر
جاتے تھے۔ دی خود کہنے فروری شہنشاہ میں نکھلے تھے
اسی سال ۱۱ لاکھ مال صرف ڈھاکہ سے اور ۱۱ لاکھ کا
مال شامی پور سے خریدا گیا۔ اور رگ وید کی اول منگت سے
یہ صاف ثابت ہوتا ہے کہ کمبو باری لوگ ہمارے سوار ہو کر
دوسری دلاست کو جایا کرتے تھے۔ مگر انیسویں اب وہ سورج
خروپ ہو گیا۔ نہ اسودہ دلوں میں خواہش رہی۔ نہ وہ خوش
ہے نہ وہ ہزاروں کا سفر ہے اور نہ وہ تجارت ہے صنعت
و تجارت کا فیضان ہر ایک طرف ہو گیا ہے۔ ہر طرف سے سنگرتی
اور افلاس نے اپنا منہ نکالا ہوا ہے سنگرت پرانی
دبان پرستی والوں نے اپنا حصہ تصور کر کے ملی۔ باوجود
ان تمام محنتوں کے پھر بھی ہم لوگ کھرھو تاک تھا شاید کچھ
کو تیار ہو۔ شاہی کی محنت و محنت کی رسم نے افلاس کی رو
دہنے میں کچھ کو تیار نہیں کی۔ مگر ابھی تک ہمارے عقائد بھائی
اس کے ساتھ ہیں کہ کوشش نہیں کرتے۔ اس میں کہا جگہ
اور کسی بدہم کے بنا کہ میں خاصکر ذات پات کی افہوئیں
حوالت کی روشنی میں جس کو کہ وہ از خود دانتے ہیں انہیں ملتے
پہننے آپ کو ہندوستان جانتے ہیں سنگرت کے علم کے

اسی طرح سے مختصر صاحب کی زندگی پر نظر کر سکتے ہیں
اور ہر ایک کا دل کی زندگیوں کو بھی دیکھ سکتے ہیں کہ انہوں نے
کس قدر ہماری تعلیموں سے مقابلہ کیا۔ آج کل ہمارے بھائی
پیشے کو خوار سمجھنے لگے ہیں۔ فرمایا اس غرض سے جا کر ہے کہ
نوکری کریں۔ شاگرد کوئی ہو گا جو کہ اس غرض سے بڑھتا
ہو گا کہ میں انگریز میں جا کر نفل کا کام سیکھوں اور اس سے
دیش اونتی ہو۔ میرے پیشے کے لئے تو یہ صرف کیا جاتا ہے۔
مگر یہ بات نامعلوم ہے کہ صنعت و تجارت کا کام ملک میں پیدا ہوا
جاوے گا۔ گندم اس جگہ سے ولایت میں روئے گی ۱۲۱۳

دیہاتی تہذیبوں کو سب سے پہلے پڑائیں گے۔ یہاں پہلی ہونگی
 جناب ایڈیٹر صاحب یہ اخبار لاہور زادہ عشاء
 جناب سہیل شریانی پوٹھارہ کی انجمن پنجاب جو پہلے
 سرورس پر تصدیق تھے اس وقت عام لوگوں کو صاحب موصوفت
 اس قدر قریبی سمجھا تھا کہ حکایاں ظلم و زیادتی سے بھرنا محال ہے۔
 یعنی جو لوگ صرف دس سے سال کے ملازم تھے ان کو بھی صاحب موصوفت
 نے پوری نیشن عطا فرمائی۔ یہاں تک وہ لوگ تادم ریت آجی علیا
 کو ذرا خوش نہیں کر سکتے تھے کہ صاحب ہمارا دوبارہ پنجاب میں تشریف
 لائے ہیں۔ خدا جلے نہایت بزرگوں اس قدر سختی کرے گا کہ حکایاں
 تصدیق شروع کر دیں۔ یعنی جو لوگ کو دیرینہ ملازمان و کارکن ہیں۔ ان کو
 کیا ایک تصدیق میں لانا ایسا ہی چھکاراؤ کی ظلم نہیں ہے۔ دوم جو
 ڈاکخانہ کا کام دہریان دہاتی کے سپرد کرنا جس طرح کہ کسی
 اس میں عام لوگوں کو بدیہہ کمال رقت پیش آتی ہے کیونکہ چار
 دہریان جو جب تعلیم طلبا ہی سے فراغت نہیں ہوئی تو بھلاؤ ان کا
 کام کو کو تو کر انجام دیکھیں گے اس میں سوائے مختلف عام غلطی کے
 اور کوئی بات سمجھ نہیں آتی لہذا میں نہایت اوب سے عرض
 ہوں کہ صاحب ہمارے ضرور غور فرمائیے کہ ان ملازمان و دیرینہ سال
 حق تعالیٰ ہونے سے جو کچھ ان بچاؤ ملازمان کے سر پرچہ برسر فرماتا
 ہے وہ آئے نہ ہو۔ گزشتہ گزشتہ گزشتہ گزشتہ گزشتہ گزشتہ
 کے حال پر ہم دیکھنا کہ جو کو کھنڈی فرماویں۔ تو عینا اور شہد
 سید مہدی گاہ
 مرا شہد مہدی گاہ

داران وغیرہ یہ سب لوگ مع دو غوثوں کے جو قریب ایک سو کے ہیں بلا تحقیقات اس جرم میں صرف چند عام لوگوں کی شہادت پر رکھ جن سے تنہا رکھ کر اور مار کوٹ کر اقبال کو لایا گیا ہے یا بیکھر ہیں۔ گو کونسل نے دیوان چندو لال کی امداد کے لئے ایک دوسرا شخص پرودہ سنگھ جھار دھوڑو جی والا اور ایک قریب شخص آتم سنگھ بھٹی والا بھی اسی غرض کے لئے بھیجا کہ سب نے یکدل ہو کر ان غوثوں کی خوب ہی کھالیں اور پھر میں یہاں تک کہ ایک کوڑا کا اسی مار پیٹ میں مر گیا۔

غرض جیند کے صد باسملانوں کی ہر درج کی آبرو ریزی اور بیکھری کی گئی۔ ہوتوں کو مارا گیا۔ انکیو کے قریب پانچ پھر ہیں اور کئی نوکری سے القہر عجب نہیں کہ بعض کی زمینیں بھی لے لیجائیں اگر سرکار ریاست کو اس ظلم کے لئے باز نہیں کہے۔ جیند کے پاس پڑوس کے علاقہ سرکاری کے شہروں مثل حیات انسی۔ بھوانی وغیرہ کے لوگ اس ظلم پر ترس تراں کر رہے ہیں۔ اور یہ بھی افواہ ہے کہ رانیوں نے بھی لکھتے کہ ہمارے جیاب جیند نابالغ ہیں کو نسل کو لکھا ہے کہ اس قسم کے ظلم سے باز آؤ۔ سرکار کس اور اذیت کرنے پر مجبور ہوگا۔

یہ چند واقعات ہیں جن کو بڑی مشکل سے شہر بیتہ سے نکل کر لاہور تک اس حصہ دو ماہ گزشتہ میں لایا گیا ہے۔ اس لئے پنجاب کے رہنما میر محمد گستر انصاف گورنر ہنزہ آؤ سر ڈپٹی قمر بیگ بہار باغیہ کی خدمت میں ان کو اس نظر سے پیش کیا جاتا ہے کہ وہ کو نسل ریاست سے اس کا جواب طلب کریں اور غور تحقیقات علاقہ انگریزی کے چند باایات ہندو اور سکھ انڈین کی ایک کشن کی صورت تحقیقات کریں کہ آیا جیجہ والو بلا مجایا گیا ہے اس میں راستی کس قدر ہے۔ اور اگر نظام ریاست میں نقص دیکھیں تو اس کی اصلاح کریں۔ کیونکہ عوام الناس کو نسل میں مٹی ہر سو پ کے بڑے بڑے شاکلی ہیں۔ کیونکہ جنرل رتن سنگھ اور خلیفہ جیمز بالکل اس شخص کے اختیار میں ہیں۔ دو چاہتا کر لیتا ہے۔ اگر اس کے بجائے جنرل جنورا سنگھ کو نسل میں شامل کر دیا جاوے تو بہت عمدہ لغز ہوگا۔ اور رعایا اس سے بڑی خوش ہو جائیگی۔ آخری حالات سے حکام کو اس کے اب سنگور میں تشدد کم ہو گیا ہے۔ کیونکہ کل ریاست تعمیر شدہ کو نسل کو کھارے کہ سچ کچھ کہ کام کو کم کو جوبھی کرنی پڑی خبر ہے کہ اس کو سختی میں کچھ

کی ہو گئی ہے

جرمنی میں ہندو مذہب :- بعض اخبارات میں یہ خبر نظر سے گزری ہے کہ جرمنی میں وہ غانا ناو سٹا اپنا آبائی مذہب یعنی دن جیسوی چھوڑ کر منہر و جھار اختیار کر لیا۔ وجہ یہ کہ سنگرت میں اس مذہب کی خوبوں سے وہ لوگ براگاہ ہر گئے تھے۔ اس پر براگرت فیروز پور رائی دیتا ہے کہ کسی سنا تین دھری اختیار نے کیوڑا گھر دیکھتے۔ ہر صورت پر خیر تصدیق طلب ہے کیونکہ اس کا سچ ہونا بھی ایسا ہی ممکن ہے جیسا کہ جھوٹ ہوتا ہے۔ اہل و عیال کی آجکل کی آزار وری سی ہر ایک ایسی بات کی توقع ہو سکتی ہے کہ جو کسی پسند آئے اس کو بلا دھڑک قبول کر لے۔

پانچ پانچ روپے کے میل :- بجاو اسکے کہ ہندو انڈین گریفٹ فائل ہو جاتے کہ دس روپے جوڑی کے میل کام کے قابل نہیں ہوتے وہ قدر کوئے ہیں کہ ضرور غریب زمینداروں کے پاس ایسے ہی میل ہوتے ہیں۔ مگر چونکہ پنجاب میں اس قیمت کے میل کم ہیں نہیں پائے جاتے جہل اور کتوں کا کام دے سبب اس لئے ان کی بات پر اعتبار کو لیتے ہیں کہ اوہ وہ اضلاع مغربی شمالی میں ایسے میل کثرت سے ہیں جو پانچ پانچ روپے کوئے ہیں مگر سنگاری کا کام خوب دیتے ہیں۔ حضرت سلامت جو آپ کو اتنا بھی معلوم ہوتا کہ ولایت کی تجارت چرم کی وجہ سے چتر لکٹا اگر ان سے نوبت بھی اپنی بات پر ضد نہ کرتے۔

ایک پیسے کا پوسٹ کارڈ :- پیسے کا پوسٹ کارڈ جب سے نکلی ڈاکخانہ سنا ت ہندو نے جاری کیا۔ خوب ہی رواج پا گیا ہے۔ ڈاکخانہ کی سالانہ رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ پیسے کے کارڈ کے پھیلنے سے نہایت شرم غصے سے ترقی کی ہے۔ شروع میں جو دپٹی کارڈ نکلا تھا وہ طویل اور عرض میں اس کے سرے کاڑ سے کسی قدر بڑا تھا۔ لوگوں نے اس کو کاٹ کاٹ کر ان کے کارڈوں کے بجائے تینتا شروع کیا۔ اس سے ڈاکخانے والوں نے وہی کارڈ کا طویل عرض بھی کم کیے ان کے کارڈ کے برابر رہنے دیا چاہتی ہوئی۔ لیکن اس تجربے کے بعد افسران ڈاکخانہ کو بجائے دوسرے کارڈ کا چھٹا دینے کے ان کے کارڈ کا حجم بھی ڈھپا دینا چاہتے تھے۔ کیونکہ ٹو پو پ اور امر کیس میں سب اسی طرح کے کارڈ مرقع ہیں۔ شائد اس پر اعتراض کیا جاوے کہ فارن اینڈ انڈین میں دہائیوں سے کارڈ

ہندوستان میں بھی معمولی یعنی ان لکٹہ کارڈ سے بڑی جاری ہیں۔ لیکن آج ہمارے پاس ایک کارڈ تمام دکن علاقہ سرکار بمکھال رواج ساحل بحر قسطل سورت سے آیا ہے جو طویل میں ہندوستان کے کھان کارڈ سے بھی بقدر نصف انچسٹ بڑا ہے۔ اور ان لکٹہ یعنی معمولی کارڈ سے تو اس میں قریب پانچ روپے کے ملنے سا سکتا ہے۔ دیکھنے میں بھی ان کا رنگل سے بہت خوشا۔ بہت اچھا چھاپا ہوا اور سیر ہے۔ اور قیمت پانچ روپے۔ معلوم نہیں یہ لکٹا ایک آنہ یا کتنا ہے لیکن اگر ایک آنہ ہے تو اس صورت میں پانچ روپے کا کارڈ برٹش ہند سے بہت اچھا اور زیادہ سو لکھتے ہم پہنچانے والا ہے۔ اگر چہ اسے رائل مل بھیجیں تو صاحب ڈاکٹر کٹر جنرل ڈاکخانہات اینڈ غور کرے۔

حیدر آباد دکن :- جب بھی کسی واسطے سے حیدر آباد دکن میں قدم رکھتے انتظام ہنگامت میں ضرور کسی قدر تفرات پیش آتے ہیں۔ عجب نہیں کہ سال میں اس کو نسل کی تیار دھری جاوے کہ جن کی بات پیچھے دنوں میں اخبارات میں بہت کچھ بحث ہو چکی ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ سنا جاتا ہے کہ لوگ مشتاق حسین صاحب نے اپنی کاغذات پیش کیے تھے۔ ان میں۔ اگر ان کی پیش کش قبول ہو جاوے تو سر اسما جیہ کی وزارت میں ضرور ضعف آجائے گا۔ اور ساتھ ہی راجہ محمدی حسن صاحب کے مقدمہ لائبل کا اگر نتیجہ آنکے حسب وخواہ نہ نکلا تو وزارت کے مضبوط بازو کے کڑو ہو جائیگا اندیشہ ہے۔

گورنمنٹ کے خزانے میں روپے کی کمی :- پولیٹیکل کونسل نے ایک نوٹ کھایا جس میں وہ لکھتے تھے کہ ہنگامت کے خزانے میں اتنا ناتو رہیہ موجود ہے جتنا بھی ہمارا حال میں بھی نہیں آیا۔ اور نہ یہ عرصہ بہار ڈیوٹ آف یارک کی کمی کی نقل بہار ڈیوٹ کو بہاری رتنیج کہنے اور پھر پوچھا کہ ایسے کسے بھی لکھوں یہ کونسا نکتہ مگر تین شاکل گریسی رتی والو کو جہاں کہیں وہ اس میں ٹھیکہ دیا جائے انہی کی گاؤں کو اڑا دیں تو وہ شیان بہت آسان اور سادہ کام تھا جو کل کے لکھتے نام میں بھی وہ پورے رتی۔ اور شام علی خود کم لکھتے کہ میں جس قدر لکھتا ہوں وہ منظر ہونیوں دس تیراڑ کی کمی کے سچ تیراڑ تباہی لکھتے تھے۔ یہ نوٹ کونسل کی اس تیری کی حدی ایسی لکھتا تھا کہ جو ہر کوئی جانتے تھا اور اس طرح نے صاف متاثر ہو کر تھا۔

ریاست ہند کی حکومت نے ایک نوٹ لکھا ہے کہ اس کے خزانے میں اتنا ناتو رہیہ موجود ہے جتنا بھی ہمارا حال میں بھی نہیں آیا۔ اور نہ یہ عرصہ بہار ڈیوٹ آف یارک کی کمی کی نقل بہار ڈیوٹ کو بہاری رتنیج کہنے اور پھر پوچھا کہ ایسے کسے بھی لکھوں یہ کونسا نکتہ مگر تین شاکل گریسی رتی والو کو جہاں کہیں وہ اس میں ٹھیکہ دیا جائے انہی کی گاؤں کو اڑا دیں تو وہ شیان بہت آسان اور سادہ کام تھا جو کل کے لکھتے نام میں بھی وہ پورے رتی۔ اور شام علی خود کم لکھتے کہ میں جس قدر لکھتا ہوں وہ منظر ہونیوں دس تیراڑ کی کمی کے سچ تیراڑ تباہی لکھتے تھے۔ یہ نوٹ کونسل کی اس تیری کی حدی ایسی لکھتا تھا کہ جو ہر کوئی جانتے تھا اور اس طرح نے صاف متاثر ہو کر تھا۔

رہا ایک غیر

۱۲ اکتوبر کو لاہور میں ایک جنازہ دیکھ کر میں نے
لاہور گیا۔ جنازہ کے ساتھ جادو ٹیٹھنے والوں میں بڑی بڑی
نامور اور مشہور آدمی تھے جن میں لاہور سائبر سی سابق وزیر
اعظم بھی ایک تھے۔ یہی سب سے بڑا جنازہ تھا۔ شاہی خاندان کے
خاکہ نام میں موجود تھے۔ مگر یہ سب سے بڑی مرحوم کی عزت اور محبت
کے سوا کچھ نہیں تھا۔ ایک ایک کو لوگوں کا بھیجا۔ اور یہ انگلستان کا بہت بڑا
شاعر شاعر کے لئے میں دفن کیا گیا۔

بڑی قریظیت (دکٹ) میں بچہ کچھ خوش رہا۔ یہی
چنانچہ آخری خبر ہے کہ ۲۷ اکتوبر کو سرکاری فوج اور سپاہیوں کو
میں سے بچے ہو گئے جس میں وکس مارو گئے اور بہت لوگ زخمی ہوئے۔
۱۲ اکتوبر چیمبرس پینشنر آئی کی پارلیمنٹ ۱۲ اکتوبر کو ٹوٹ
گئی۔ اور ۱۵ نومبر کو دوبارہ انتخاب شروع ہوگا۔ اسی لئے غار کیا کہ
اسی سال سے مالک فرنگی کے ساتھ اس کی خدمت چل جاتی ہے اور
سال نو میں کسی قسم کا شخص بڑھانے کے سوا کوئی کچھ نہیں
رہتا حاصل بچ سیکھتا۔
چین کے مقام ٹیکونگ میں ہر مصلحت میں نے گزری
بادلوں کے مکانات پر بلوہ کیا۔ اور پارسی اپنی سیم کو لیکر شہر سے
بھاگ گیا۔

شہنشاہ چینی مقام وائٹا دار الحکلافہ آسٹریا ہنگری
میں ۱۱ اکتوبر کو پہنچے۔ رعایا اور امپریور فرانس جو فرنگیوں
سے استقبال کیا۔

ہنگر اور روس سے ہونے کے کم ہوا نیکو خبر آئی ہیں
لیکن ہنگری اور روس میں ہر مصلحت میں نے گزری۔ یورپ کے لوگ
کو ان میں بہت شوق ہے کہ گلاب حیران ہیں۔
برسلیسی اسچیل چیف کے ترجمان قتل قتلہ مذمہ
اپنی سرحدوں پر اختیار ہے اور کسی آنڈی کے گورنٹ ٹرن کی طرف
سے فٹنگ کوئی فٹنگ گاہ میں بھیجے گئے ہیں جو بلوہ کیا۔ جو ڈالیت
اور اس سب سے پیرس اور لندن سے ہونے والی خبریں بیان
ہوتے ہیں کہ ایک عربی اخبار و قمر القدر میں لکھا ہے
کہ موصول کے کمانڈر جو ہر مصلحت میں نے گزری۔ تارے حکم ہو کہ قوم مزید
معدنیہ سردار کے پناہ پناہ کا تھ جس کو وہ ماننے لگے تھے۔ یہی
کر لائے۔ انہوں نے اسے تھ کو بھیج دیا اور اسلام قبول
کر لیا۔ اس لئے آئندہ شیطان اور شیطان کوئی شرارت نہ پیدا ہوگی
اور کہ اور مسلمان میں پولیس کے امریکہ کے دریافت کر لیں
چونکہ صدی کی سالگاہ کے فٹنگ میں دھوم دھام سے ملے۔ اسلئے
ہو رہی ہیں۔ ترجمان شاہ ہسپانیہ مع ملک اپنی وال کے منتخب ۲۴
ہسپانیہ اور مالک کے خبر کے جوازوں کے بند لگے ہو گیا کہ جہاں سے
کوئٹہ اس قابل انکار سفر پر بار بار خاصہ نہ لگے اور فٹنگ ایک ایک
کا نمونہ ہو چکے۔ اسی طرح نیواک میں بھی زور شور سے جلسے ہو رہے
تھا۔ شاہ شاہ کا کہنے لگے کہ ایک تو بہت بڑی فٹنگ میں تیار
ہوئی ہے جس کا لہجہ اسلئے ہے۔ اس کا گورہ ہر فٹنگ میں تیار
روس کا فٹنگ اسلئے فٹنگ کے ساتھ فٹنگ سیاہ ہو گیا۔
امریکہ میں ہر فٹنگ میں ۳۴ ہزار فٹنگ میں تیار ہیں۔
۱۲ اکتوبر میں ایشیائی ہر مصلحت میں نے گزری۔

پیشہ اخبار

لاہور۔ یوم۔ شنبہ ۱۶ اکتوبر ۱۸۹۲ء

ریاست چینی کی مسلمانوں کی فزاد

ہم کو متبر وسائل سے اطلاع ملی ہے کہ ریاست
چین واقع پنجاب میں ایک کاروان ریاست کی طرف
سو ماں کی مسلمان رعایا پر بھی ظلم کیا گیا ہے۔
اور محض چند خوشحال مسلمانوں کے ستانے کے لئے
ایک گاؤں کو کسی کا مقصد امیر کر کے اس میں
صدی غریب آدمیوں کو بھی بچاؤں دیا گیا ہے۔
مظلوموں پر مار پیٹ اور ظلم و زیادتی کی کوئی حد
نہیں رہی۔ کیونکہ باڑھ ہی جب کھیت کو کھلنے
لگی تو حفاظت کون کرے۔ کونسل آف ریجنی سے
یہ سب کارروائی منسوب کی جاتی ہے۔ جس کی
کسی قدر تفصیل ذیل میں درج ہے۔ زیادہ تر
افسوس ناک بات یہ ہے کہ مظلوم مسلمانوں کے
محلے کی تحقیقات بالکل یکطرفہ ہوئی ہے۔ اور
ریاست نے ستم زدگان کے دُعا کو ریاست سے
باہر گورنٹ انگریزی کے عدالت گھر دربار سے
بھی انصاف حاصل کرنے سے باز رکھنے کی بہت
کوشش کی ہے۔ مگر آخر ایک دو شخص کسی طرح چھپ
کر حدود ریاست سے باہر نکل آئے اور ایک
شخص نے تو مولوی محمد شاہ الدین صاحب کی آگے
یہ سٹریٹ لاہور کی معرفت پنجاب گورنمنٹ کی
خدمت میں اس ظلم و ستم کی عرضی بھی بھیج دی ہے۔
حالات اس قسم کے درد ناک ہیں کہ جن کے سننے
سے کوئی آنکھ پلا نہ سکا ہوئے کے نہیں رہ سکتی
چونکہ یہ سب الزام کونسل آف ریجنی سے منسوب
کئے جاتے ہیں ہم کونسل کو موقع دیتے ہیں کہ
اگر اس میں سے وہ کسی میں غلطی دیکھیں۔ تو
اس کی تردید کریں۔ ورنہ بصورت ثانی جو کچھ ذیل
میں درج کیا جاتا ہے زمانہ مستقبل کے لئے ریاست
چین کی ظالمانہ حکمرانی کی ایک مثال صفحہ تاریخ
میں باقی رہ جائیگی۔ اور زمانہ حال کے لئے گورنٹ
انگریزی کو ایسی بد نظمی کے واسطی ایک کاروان ریاست

کو تنبیہ کرنے کے لئے کافی وجوہات پیش کرنے کا
موقع مل سکے گا۔
تفصیل اس اجمال کی یہ بیان کی گئی ہے کہ
۱۸ اگست ۱۸۹۲ء کو ایک شخص کرم چند منیر وارنے
جس کو ایک دو مسلمان خاندانوں سے بوجہ تعلقات
نہیں داری کے بہت حد تک ایک ادنی درج کے مسلمان
شہر نامی کو کچھ روپیہ اور وعدہ معافی سزا دیکر اس
بات پر راضی کر لیا کہ شہر سے دور فلاں کھیت میں جو
پچھری قمرہ پڑی ہے تو جا کر اس کے حلق پر پچھری
چھیر دے۔ اور دوسرے ایک بہمن کو اس طرف وہ
کیفیت دیکھنے کے لئے بھیج دیا۔ جن بات تو پہلے ہی
بہنی ہوئی تھی تھانے میں خبر ہوئی اور شہر کے منہ
کا بڑا ہجوم موقع واردات پر جامع ہوا۔ دوسری روز
ہندوؤں نے ہٹ تال کر دی اور ہر گلی کوچہ میں
مسلمانوں کی بے عزتی کرنی شروع کی۔ اس پر عمر خاں
ناظم چین نے جو ایک ساخوہ اور ریاست کا پڑنا ملازم
ہے کونسل کو بمقام سکرو اطلاع دی۔ جو چین سے
میل کے فاصلے پر ہے۔ اور کونسل نے تحقیقات کے
لئے اپنا میرنشی دیوان چندو لال بھیج دیا۔ یہاں آکر
بانیان سازش کی تحریک سے اس نے حکم دیدیا کہ مقام
تحقیقات پر کوئی مسلمان سوائے ملازمان کے نہ جاسکے۔
کیا جاوے نہ آسکے پھر اس تحقیقات کے انصاف کا
اندر حافظ ہے کہ جہاں فرقہ بندی کو ہی انصاف کا
اختیار دیا گیا ہو اور دوسری فرقہ کو قریب بھی نہ آئے
کے لئے سخت پوسٹ گھرے کر دی جائیں۔ یہاں تک کہ
ناظم شہر کو بھی جو مسلمان تھا حکم دیدیا جاوے کہ تم
وادی سے باہر جاؤ۔ بیٹو شہر کے قریب بھی نہ ہو کہ
تمہارا نسخہ تحقیقات میں مانج ہے۔ غرض غفور ملازم
کہا گیا کہ فلاں شخص کا نام کہ دو کہ وہ بھی تمہارا
شریک ہے۔ اور اسی طرح کئی بے گناہوں کے بدنامی
پر اوجھڑا اوجھڑ کر ان سے آدروں کے نام لکوا دیے
جس سے آٹھ مسلمان اقبالی پیدا ہو گئے کہ وہ ہمش
گائیں فرج کے کہ گوشت شہر کے فلاں فلاں آدمیوں
باتھ دیا کرتے ہیں۔ اور اب وہ دولت مند اور غفور مسلمان
جو خدا کا دیکھنے کے جرم میں نہیں آئے تھے ایسا
گوشت خریدنے کی لپیٹ میں آئے۔ انہیں میں وہ
شخص عمر خاں بھی موجود ہے جو ریاست کا پڑنا ملازم
دار اور شہر چین کا ناظم بھی ہے۔ اور اس کا بیٹا
احمد خاں جو تھانیدار پائس تھا۔ دین محمد منیر
ابو جان و آغا جان پسران شیخ عباس علی مرحوم

مذاق

ایک زمیندار کسان، ایک روز تحصیل کی عدالت میں
 ہوا۔ وہاں تحصیلدار نے کسی بات پر نا راض ہو کر حکم دیا۔
 "تو اس کو دس جوئے۔" جب جوئے کھا کر بگڑی باندھتا ہوا
 غلط تو اس کے پیر ہی نے پوچھا کہ کیوں چودھری جی اندر
 اپنے جیتے ہوئی۔ زمیندار نے عدالت کو کافی دیکر کہا ہاں
 "میں تو غریب کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔ میں تو ہمیشہ ڈرتا ہوں
 جس عزت میں دل نہ لگا جاوے۔ مگر آج تو خدا نے
 میری سہولت کی۔"

ایک مرتبہ اسی طرح ایک زمیندار ایک تحصیلدار کی خدمت
میں حاضر ہوا۔ اتفاقاً وصول نہیں ہوا تھا۔ تحصیلدار نے
اس کو کہا اس کو دو چار جوئے لگا دو۔ حسبِ جوئے تم کار
ہو گئے تو ساتھ ایک دو سوا زمیندار بھی تھا جو باہر کھڑے
تھاڑ گیا۔ اور بوجھنے لگا کہ کچھ بڑی کے اندر سے آواز
آتی تھی۔ زمیندار نے کہا کچھ نہیں اندر شہر میں جھار چڑھ
ی کی آواز آتی تھی :

ایک مرتبہ ایک گاؤں کا سیر دار قبا یا معاملہ درخارج
کی قسط وقت پر نہ داخل کیسے کہ کسی شخصیدار کے پیش
ہوا کہ سیدار اس وقت میں حکم دیا اس کو خوب جیسے لگاؤ۔
وہ کہ کبھی کسی دوسرے پر بندھی کہ کبھی میں مصروف
ہو گیا۔ خود ہی پر کبھی بجہ تحصیلدار سے پکارا اور نصیان کیا تو
سیر دار کو کھڑے نہ کر کے دیا کہ ایجا ڈاس تو اوائلی میں میں
ہے یا تھکا ہوا ہے۔ اس کے حضور وہ ہلکا ہلکا چھوٹے گئے ہیں
نہ کہ وہ جانتا تھا کہ اگر اس وقت سے ناگزیر چورس کے تو
شام کو کبھی کبھت کا کام کر کے نکلا۔ پرسوں پھر دیکھا جا بیگا۔

اور یہاں سے سیر دار میں ایک شاہ صاحب تشریف لائے
وہ شاہ فخر المستعد تھے۔ شاہ صاحب کی روح شروع
سویں صدی تھا۔ لیکن تیار انکار اس کی کس پیشانی سے نمایاں
تھی۔ شاہ صاحب نے بھی سلطانین کی روح ان میں زبان
ہوئی۔ سکھ کا ذکر کیا حضرت نے فرمایا کہ واقعہ میں اس محمد علی
راجہ اہل اصول و اخلاق کے بہترین ملوک سے ہو۔ مگر دار اعلیٰ پنجاب
قی ختا جس نے اسے شہر محل میں امام حسین علیہ السلام سے پھانڈ
یا۔ وہ کہہ کر قتل کیا۔ بولے اٹھا کہ شیخان اللہ عارف حقان
ذہنیت و عارف و قاضی طریقت سے قطع نظر۔ جناب مقدمات
ب کو عام تاریخ میں بھی پوری حمارت سے ہے۔

[illegible]

۱۷۱۵	۱۵۶۷	۳۹۲۱۱۲۳
۸۲۵۲	۱۹۲۶۳۶۴	
۴۶۳۵	۳۶۸۱۸۲۸	
۴۷۴	۹۹۹۵۹۷	
۱۵۷۶	۲۰۴۸۶۷۰	
۲۰۰۰	۲۰۹۸۱۷۸	
۲۲۵	۱۱۰۶۵۶	
۱۲۲۷	۲۲۹۹۲۳۱	
۱۷۵۲	۲۸۹۲۰۸۸	
۷	۳۶۶۷۴	
۷۷	۱۰۸۹۸	
۳۲۳	۵۸۷۰۹۵	
۱۲۱۶۸	۶۶۶۱۳۷۳۱	
۳۲۰۹	۶۲۹۹۰۲۷	
۱۵۵۷	۲۵۵۵۲۱۲	
۲۸۰۷۱	۱۲۰۵۹۷۶۵۰	

و باقی بخت است

سود و گزنا را زمین گویند که کاهج - شد است موجودین را طریق
استمال همراه کس - خیمت فی کس جرمین - گوایان بین خضره
الاشبهه - فکرم بهار - نازار - کاهج - فکرم بهار - نازار - کاهج

جلدی حکم آنے سے جلد
تعمیل ہوگی۔ اور اگر
سلو اگر منگو انا ہو
تو عمدہ اور کفایت
سلامتی ہوگی



نیز ہر قسم کے کلام
بہایت عمدہ آگے ہیں
قیمت سے روپیہ ۱۲ روپیہ تک
مستعمل
سندھ لعل - ریزانہ دینی بازار لاہور

[illegible]

کارخانہ سیاحیہ لایبکوکی بقصور
نادرخیزی ۱۸۹۳

ضرورتی که
 لنگی ازین مساده که در پیشانی در مال ریشی خاص قند ماری در با ساس
 در باول مساده که در پیشانی در مال ریشی خاص قند ماری در با ساس
 چنان که ریشی قند ماری در با ساس با نامت بر قسم چار صوفی کرم
 سیدین در بری بری به چادرین بر قسم قند ماری در با ساس
 خواجه در شمال در دار قند ماری در با ساس
 خریدار که در دار قند ماری در با ساس
 حصول که در پیشانی در مال ریشی خاص قند ماری در با ساس
 نه به طرز مساده که در پیشانی در مال ریشی خاص قند ماری در با ساس

اپنی قسم کی کتاب
یوینین کا ایک سو بائیسویں
یہ کتاب جو عالمین میں فہرستہ فہرستہ میں
یورپ اور خصوصاً انگلستان کے مختلف زبان
ایک سو بائیسویں اور ہشتاسویں ورگے
پیشکش ہے۔ لطف یہ ہے کہ ہر لطف کے ساتھ اس
مطلب کی تصویر بھی چھاپی گئی ہیں۔ جو مطلب اور
کو در بالا کرتی ہیں۔ اس سے کہیں لطف سے
ہو سکتا ہے کہ یورپ اور خصوصاً انگلستان میں عورتوں
اور مردوں کا مذاق کیا ہر لطف ہوتا ہے
قیمت پر مضمون صاحب بیسہ افکار و
ملکتا ہے۔ نہیں دیکھو بے اصل ہر تصویر کی

مطہب خادم التعلیم انارکلی لاہور میں منشی محمد بیب عالم ایڈیٹر و ریڈنگ روم کے اہتمام سے چھپایا اور شائع ہوا

دست ہوئی کہ گورنمنٹ نے ارادہ کیا تھا کہ دیہات کے نقشہ ذریعہ
 لگانا ایک طریقہ ترقی کیا جاوے تو اس قسمی کے نتیجے میں بہت سے علاقوں
 کا ٹوک لکھنا جس میں کل آبادی کا اور اس طرح سے بہت سی کھادیں بنائیں
 کو بیچ بیچ کر بددستوں کے ہتھے بھی گئی کام دیا گیا ہے۔
 یہ اسے اسے عاقبت نذر ملک حال پر دیکھ کر ہی ہر شخص کی تادیب
 پیشہ زراعت کے اصول ملک کی اپنی کو طے ہم چھپا بیٹھے سو اٹھواں
 کی زمین کو نوے بیچنے کے نتیجے میں لاکھوں غریبوں کو تیار کرنا پڑا
 ہے کہ وہ اس کو زمینوں میں نہ پانچ چار پانچ سال میں لکھ کر بیچ
 کو چلی گئی ہیں۔ اور وہ اس زمینوں میں زرخیزی بھی پہنچا رہی ہیں۔ ہنگامی
 کی کھاد کے فائدے کو نہ لگا رہے ہیں۔ ایک تو وہ لوگ ہیں جو
 ہندوستان میں بڑیاں جمع کرانے کی ذریعہ بن گئے ہیں۔ ایک تو یہاں کے
 بریلوں پر لکھ کر کوئی باہمی کرکٹ کرکٹ اور پھر ہارنڈ لکھ کر لکھیں
 لیجا کر اور کل اخراجات نکال کر دیکھ کر یہاں کے ہر شخص کو قلعہ کہتے
 ہیں۔ اور ایک ہمارے یہاں کے زمیندار ہیں کہ ان کی زمینیں جمع کرانے
 میں کچھ بھی جمع نہیں ہوتا اگر وہ پھر بھی ان کی زمینیں جمع کرتے
 جمع بریں عقل و دانش بیا کر گیت یہ تو ایک مثال ہے کہ اس امر
 کے یہاں ایک تو حال ہی اس طرح کے ہیں کہ ہر شخص کو اپنی کھاد
 جلائی پڑی ہو اور دوسرا ہماری عملی اور مقامی کے ہر شخص کو کھانے
 ہی ہم اس سے فوجی فائدہ نہیں اٹھاتا۔ یہاں بھی غنیمت کے گراخانے
 کی کھاد کسی اور کام میں نہیں آسکتی۔ وہ بیچ بیچ کر اس طرح کے
 ۳۔ ہائی کا قلعہ ہندوستان کی زراعت کا اس قدر حصہ ہمارے
 کی آبپاشی کے رحم کا منظر ہے کہ اگر اس میں اس قدر کم کے ہمارے
 بیشک قحط پر باہر جاوے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کے کسی
 کسی حصے میں خشک سالی کی وجہ سے کھاد کا عیب دیہاتوں کو پہنچا
 گو گورنمنٹ نے اس کے نتیجے میں ہر ایک کو اس کے لئے فائدہ دیا
 کے خرچہ کو نہیں جاری کی ہیں اور اگر اس کے نتیجے میں ہر ایک کو
 کے مقامی میں ہر ایک کی آبپاشی کے نتیجے میں ہر ایک کو
 جنوں کے لئے ہر ایک کے شرعی غنیمت میں ہر ایک کو
 کی زراعت پر ولادت میں ہر ایک کو کاروبار کے نتیجے میں ہر ایک کو
 اور انہوں نے اس بار کو خاص تحقیقات کے نتیجے میں لکھا کہ اگر ہندو
 کے کل زراعت کے نتیجے میں ہر ایک کو ہر ایک کو ہر ایک کو
 تو ہندوستان ہمیشہ کے لئے قحط کے نتیجے میں ہر ایک کو ہر ایک کو
 دو کروڑ ایک لاکھ سے زیادہ قحط ہندوستان میں زراعت کے نتیجے میں ہر ایک کو
 صوبہ بھر میں کہ ہر ایک کی زراعت میں آبپاشی کی بہت ضرورت ہے۔
 فیصدی یا آبپاشی کے لئے قحط کے نتیجے میں ہر ایک کو ہر ایک کو
 ہوتی ہے۔ یہ پانچ صوبہ بھر میں ہر ایک کو ہر ایک کو ہر ایک کو
 آبپاشی کے مختلف شعبوں میں دیہاتوں میں کہ ہر ایک کو ہر ایک کو
 لکھنا چاہیے جو کسی آئندہ پرچوں میں شائع ہو گا۔
 ہندوستان میں ہر ایک کو ہر ایک کو ہر ایک کو ہر ایک کو
 ہر قسم کی کشمکش کی سہولتوں میں اور ہر ایک کو ہر ایک کو ہر ایک کو

خبروں کے خطوط کا خلاصہ

پلیٹہ شمالی آرکٹک - ۲۔ اکتوبر - تسلیم - ہمارے
 بہت سے ہونے والے ہیں جس کے باعث اطراف و جوار کے تالا
 وغیرہ پر ہونے والے۔ آئندہ پانی کی قلت بالکل نہیں ہوگی۔
 درہنہ لا اس مقام پر ایک سو ساٹھ پلینڈو کٹوریا لیٹری
 ایسوی ایشن کے نام سے کھلی گئی جس کے ریڈیٹ ڈاکٹر
 کرشن راو صاحب قحط کے نتیجے میں۔ ایسی وحشت ناک جگہ
 پر ایک مذہب جلسے کا قیام ہونا پڑی خوش نصیبی کی بات
 ہے۔ نہرست چندہ اور ڈیڑھ زمین پر جو کرکٹ سے معلوم ہوتا
 ہے کہ اس ایسوی ایشن کی عمر بہت بڑی ہوگی۔ سرکاری
 اہلکار۔ تجارت پیشہ لوگوں سے زیادہ اس جلسے کے جمیع
 وجوہات سے ساعی ہیں۔
میرپور - ریاست جموں - ۱۰ ستمبر - ایک رپٹ
 میں لکھی گئی ہے کہ کسی آدمی نے لاہور کی حکیم نور الدین
 وینڈو کا خاص قبول سے نکالے گئے ہیں۔ سرکاری ہمارا
 صاحب کو چاہیے کہ ریاست کے محترم اور قیام یافتہ آدمیوں
 کو بھی تلاش کر کے انہی ملازمت میں جگہ دی جائے۔ وجہ ریاست
 کی حالت اور غلشی کی ہے کہ والی ریاست کے قیام میں
 کرتا۔ خاص شہر میرپور کے وائس کے بہت رام اور چینی
 گوکل جیہ صاحب ولایت کو تعلیم میرپور کے لئے شریف
 کے لئے سرکار والا کو اس موقع پر ان کی مدد کرنی چاہیے۔
لاہور میں عجائب - ۱۰ ستمبر - قیامت - ۱۰۔ اکتوبر -
 جناب ایڈیٹر صاحب - سنی غلام حیدر عمر تقریباً ۱۹ سال -
 متوسط خلق و خات - حال مقیم چند روزہ ہسپتال میں ہیں۔
 لاہور میں کے دیکھنے سے عقل کشی عقل کو سونے قدرت کا
 اس قادر عیال پر بھر و سار کے لئے اور کچھ نہیں سوچتا۔
 اس شخص کے دونوں ہاتھ بالکل سوکے ہوئے ہیں۔ ہر
 وقت سینے سے نکل رہے ہیں۔ اور بائیں ہاتھ بھی سیدی
 نہیں ہو سکتی۔ یہ ہاتھ ہر گز حرکت نہیں کر سکتا۔
 وائس ہاتھ کو اس صاف کمال نے اپنی صفت کا قیام
 کچھ ایسی طاقت دے رکھی ہے کہ وہ شخص جمیع کاروبار
 دنیاوی اس سے کر سکتا ہے۔ یعنی روٹی کو بار بار لقمی
 اور بیج چرب وغیرہ وغیرہ کھاؤں کو وائس پاؤں سے کھاتا
 ہے۔ اور سوئی میں تانے کا ڈالنا اور مقرر اس سے کپڑے کا
 کاٹنا اور سر پر چڑھائی کا باندھنا اور گری ہوئی بار بار کپڑے
 کا زمین پر سے اٹھانا اور دانوں پر مسواک کا ملنا وغیرہ
 وغیرہ ایسے کاروبار میں وائس پاؤں سے کرتا ہے۔ اکثر
 لوگ عجیب کچھ اس کے دیکھنے کو جایا کرتے ہیں۔ اور زائش
 کے لئے اس کو بیچ وغیرہ کھاتے ہیں۔
قلم ہندو لطیف - سٹوڈنٹ منشی فاضل کلاس اور فاضل کالج لاہور
 ۱۰ ستمبر - ۱۰ ستمبر - محسن منہ جناب ایڈیٹر صاحب
 رشی وادھو رک کا کام جو بار سال ختم ہوا تھا اور
 انتظامی اور نیک جلیبی سے تھکا ہوا
 رہی۔ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب ہمارے
 تسلیم - ہمارے
 اہلکار ان کی خوش
 روپیہ کی بچت ہوئی

ضلع پشاور نے حسب سفارش جناب بیرٹ صاحب ہمارے
 اگر کوئی اخبار کے انعام حسب ذیل تقسیم کیا:۔ (۱) بابوشی شریف
 صاحب سب اور سرگرمی کو جو اخبار آج تک کے مبلغ سو روپے
 انعام کیشی ہے۔ (۲) اور سرگرمی کو جو اخبار آج تک کے مبلغ سو روپے
 میں ترقی ہوئی۔ (۳) لاڈلشن واس صاحب کلرک جنہوں نے
 وادھو رک کا انکونٹ بنا یا تھا سو روپے انعام ملا۔ (۴) سرگرمی
 والدین کو کچھ اس روپے انعام ملا۔ علی ہذا اگر کچھ لکھیں
 ملا زبان کو بھی بقدر حیثیت کے کچھ نہ لکھ لاء۔ مگر بابوشی
 رحیم بخش صاحب جو کہ جناب ریا اور سرگرمی ایک سو روپے
 روپے انعام ملا۔ اور ایک سار شیفٹ بہت عمدہ کارگزاری
 کا گورنمنٹ سے ملا ہے۔
بہاولپور - (۱) بخار نہایت دور سے تمام بہاولپور
 اور علاقہ میں کھانا پہنچا ہے۔ ایسا بخار یہاں پر پہلے بھی
 نہیں ہوا۔ (۲) اب یہ فوہا گھر کے حضور نوا صاحب
 بہادر بہت جلد قلعہ دار اور اچھا پور شریف۔ ڈیرہ نواب
 صاحب کی طرف دور سے رشتہ بنائے جاویں گے۔ (۳) شہر
 میں صفائی کی حالت نہایت خراب ہے۔ ریاست بہاولپور
 جیسا گذرہ شہر شادی اور کوئی پنجاب میں ہوگا۔ کیسی
 بالکل مہتر نہیں ہے۔ اگر صفائی کی طرف توجہ نہ دی گئی تو
 میں اس کے بارے میں ڈالبا آرٹیکل لکھنے والا ہوں۔
 (۴) بہاولپور کے تمام سکولوں پر باعث ہماری ۲۵ روز کے
 واسطے بند کر دیے گئے۔ (۵) رام لال پٹیل ہو گئی۔ بیماری کے
 باعث ہر سال جیسا لکھ نہ تھا۔ (۶) باہو کو دت سکھ صاحب
 پر اوٹیش سکریٹری نے فیشن لے لی ہے۔ ان کے بجائے فاضل
 مولوی رحیم بخش صاحب سکریٹری مقرر ہوئے ہیں۔ (۷)
 یہاں پر چند دن ہوئے ایک ہندو اور ایک عیسائی ہو گیا تھا۔
 آپس میں کچھ جھگڑا ہوا ہے اس کو اپنے پاک مذہب کی
 فضیلت دکھانا چاہتا ہے۔ (۸) یہاں پر کچھ گھڑیاں
 ایڈیٹر ڈاکٹر آئی جی۔ بوجہ ناموافقیت اب دیوار کی خواہ
 کے واسطے چلی گئی ہے۔ اب جو یہاں پر باوجود اللہ اللہ
 سٹیشن ماسٹر آئے ہیں۔ نہایت شریف اور ہر لفظ انسان
 ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ سٹیشن ماسٹر صاحب یہاں پر مستقل
 طور پر مقیم رہیں۔ تو لوگوں کو بہت فائدہ ہو۔ (۹) ہاتھ پر ایک
 دیوہم سہانگ سپرہا قائم ہوئی ہے جس کے مدد بیشک
 حتمہ کو بالاس اور سکریٹری باوجود تندر و ناخدا صاحب ہیں
جاندھر سے - جیتھہ فوج پر ہونے والا۔ گورداسپور میں بجار
 کا زور ہے۔
ہمالیہ کا مقدمہ - لائل راولپنڈی میں ۳ تاریخ کو پیش کیا
 گیا تاریخ کو دائرہ کے سلسلے سے روانہ ہونے کے
 بھائی کو جو شہر کھنڈ ماسٹر ایم ای سکول کراچی پور میں
 کے جرم پر محفل کے لئے
 و فوہو کو فائر گورنمنٹ ہند سلیپر بند ہو کر ملک کے
 پھلکس گئے۔
میرا بخش صاحب - دانشمیں لاہور جو حال ہی میں
 ملازم کے کچھ اتفاقاً قریب ایک پوریشن کی بندوبست میں

اس سے پہلے ہندوستان کی زمینوں پر کب لیتے فصل بڑھ جاتے تھے کہ زمینیں کمزور ہو جاتی تھیں۔ کچھ لوگ کثرت زمین آؤنا وہ بڑی ترقی تھی۔ اس زمانے میں مویشی کے گوشت کو بطور ایندھن کے استعمال کرتے تھے۔ کیا ضرورت تھی کہ گوشت اور جنگل باغیچہ سے تھے۔ اس زمانے میں ہندوستانی آبیاری کے طریقے زمینیں کب بخر اور آدھ سے ہو جاتی تھیں۔ چاروں کی قلت سے مویشی کب اس کثرت سے فاقوں سے تھے۔ مصافحہ تھا کہ آبیاری کے سبب ان اور ان کے زمانہ میں کاشتکاری کی اتنی ترقی اور ان کا بڑھ چکا تھا کہ تمام بخر اور جنگل ترقی میں آگئے تھے۔ اب انواع و اقسام کی نئی ضرورتیں کاشتکاروں کو ایسی پیش آتی ہیں کہ اگر وہ عملی زراعت کے طریقوں سے واقف ہوں تو لا محالہ تھوڑی تھوڑی کر کے ان سب کو عمل میں لے سکیں۔ اور یقیناً ان سے فائدہ اٹھائیں۔ کیونکہ بالکل علمی اصولوں کی پابندی سے پیداوار بڑھتی ہو جاتی ہے۔ ایک قیمت جس سے بلا کھاد ڈالنے کے تین سو بیس (۲۵۰) سیر غلہ پیدا ہوتا ہے کھاد ڈالنے سے گیارہ سو (۱۱۰) سیر غلہ پیدا ہوتا ہے۔ مگر مشکل تو یہ ہے جس طرح ہندوستانی کاشتکاروں کے پاس سرمایہ نہیں ہے۔ سو بیس ہی نہیں زراعت کو ترقی دینے کا علم بھی نہیں ہے۔ اس پر بھی ہم کو ان لوگوں سے ناامیدی اس صورت میں ہونی چاہی کہ اگر ان کو ایک ہی مرتبہ اپنی پیداوار کو کھیتی بڑی سکر نہیں وہ بنیادی دس فیصد ہی ہیں۔ فیصدی کی ترقی کو تے کرتے ہیں سو فیصدی کی ترقی تک پہنچ سکتے ہیں۔ اضلاع مغربی و شمالی میں کیہوں کی جس زمین کی پیداوار ایک ہل فی ایکڑ ۲۷۰ سیر ہے وہاں شہنشاہ اکبر کے عہد حکومت میں ۵۰ سیر تھی اور ایسی ہی زمین سے آج کل انگلستان کے ضلع مشرقی نارفک سے فی ایکڑ ۹۰ سیر پیداوار حاصل ہوتی ہے۔ ہندوستان میں اوسط پیداوار ہل فی ۲۵۰ سیر فی ایکڑ ہے۔ اس سے بڑی فرق کی وجہ کیا ہے۔ یہی ہے کہ علمی طریقوں کی ناواقف اور افلاس کے باعث نہ تو کاشتکار ترقی حیثیت کا ڈھنگ ہی جانتے ہیں اور اس سے اس کے حصول کے لیے کسی بھی کرنا نہیں چاہتے اور نہ وسائل کی بھرپوری طاقت رکھتے ہیں۔

مشرقی ہندوستان کی زمین کا ہر ایک ایکڑ پختہ اپنی موجودہ پیداوار سے خواہ وہ کسی فصل کی ہو ۲۰-۵۰-۱۰۰ اور فیصدی تک پیداوار میں ترقی کر سکتا ہے۔ اور ساتھ ہی کاشت کے

نفع میں بھی اسی نسبت سے ترقی ہو سکتی ہے۔

حیف کی بات ہے کہ اگر زیادہ کھری علمی زراعت سے ہندوستانی زمیندار فائدہ نہیں اٹھا سکتے تو اس پر اسے طریقے کی کارروائی بھی کرنا چاہیے کہ زمینوں پر گریز کریں کہ ان کو اس راستے میں بھی علاوہ کئی چھوٹی چھوٹی زراعت کے تین بڑی بڑی زراعتیں ہیں۔ اور ان کا علاج بہترین دھارما اور کارروائیوں کی لگاتار توجہ اور محنت سے ہو سکتا ہے۔ کہہ کر تہنا بھایا یا تہنا گورنٹ پھرنیں کر سکتی ہیں۔ مویشی کی قلت :- مشرقی ہندوستان میں کہ وہ ملکیت کے بہت بڑے حصے پر ہزار ہا مویشی سال میں چھ ہفتے تک فاقہ کشی سے مر جاتے ہیں۔ تو کے چلنے سے ہر ایک سبزی پتی چھلک گئی ہے۔ موسم گرما کا چارہ کم ہے۔ پو آ نہیں گیا۔ آئینہ موسم کی فصلوں کے پھلنے کے لئے جن مویشیوں کو گنوں میں لگایا جاتا ہے ان کو چلتا رکھنے کے واسطے جو کچھ چھایا گیا تھا خشک چارہ ہوتا ہے۔ کھلا دیا جاتا ہے۔ اور بیکار کسان کو اس کے بچے کر نہیں سکتا۔ اگر غریب بیڑیاں حیوانوں کو زندہ رکھنے کے لئے ان چند درختوں اور چھاڑیوں کے پتوں کا ڈال دیں جن تک اس کی رسائی ہو سکتی ہے۔ اور اس طرح گھاس وغیرہ کی جس جو کھیت کے کناروں پر پائے ہو سب کو کھا کر ان کے ڈال دیتا ہے۔ اچھے سالوں میں تو وہ مشکل جوں توں کر کے گزار دیتا ہے۔ مگر بڑی سالوں میں کمزور مویشی فاقہ کشی سے مر جاتے ہیں۔ مگر اسے بعد ایک دو ترقی میں بارش فوراً شروع ہو جاتی ہے اور جلدستی ہوتی رہت بہت جلد سرورینگی کا فرش پھ جاتا ہے۔ بھوکے مویشی اس کو کھا نیکو دیتے ہیں اور زیادہ کھا جاتے ہیں۔ اور انھوں کو کسی قسم کی مویشیوں کی بیماری سے مر جاتے ہیں جو فاقہ کشی کے بعد فوراً اس کے پھر اور اس کے بچے ہو چارے کو افراط سے کھا لیتے ہیں۔ مشرقی ہندوستان کا اندازہ ہے کہ بالواسطہ مویشی کی لاکھ اموات ایسی بیماریوں کے جن کا علاج ہو سکتا ہے ایک کروڑ کے قریب ہے۔ کہ جو قیمت میں ۵۰ لاکھ روپے ملے گا اگر وہ ۲ لاکھ کے ہوئے ہیں۔ صاحب شکایت کو کہیں کہ آج تک تو علاج مویشی کے علم کو لوگوں کو کھلا نہیں پوری کوشش کی گئی ہے اور نہ ایسا انتظام کیا گیا ہے کہ دیہات کے متعلق اس وقتوں کی جھنگیاں یا دیہی بنائے جائیں کہ جن میں موسم گرما میں دیہات والوں کے مویشی چر کر گزارہ کریں۔

مویشیوں کے کمزور اور نا توان ہونے کی وجہ سے ان کی بیکار بھی خراب اور ضل ہو گئی ہیں اور ظاہر ہے کہ دنیا کا ہر ملک ہندوستان ایسے ملک میں مویشی کے لئے وہ بہت ہی ضروری ہے۔ ایک تجربہ کار سرکاری افسر کی رائے ہے کہ ہندوستان کے

مویشی بلحاظ انسل کے اور سب طرح سے چھک ہیں اگر ان میں بیٹ بچہ چارہ ملتا تھا۔ کیوں ہندو اس اور پنجاب وغیرہ صوبوں کے بعض بعض مقامات سے خاص خاص ننہیں مویشی کی انہوں میں جو بہت گہمی گہمی جاتی ہیں مگر وہ بھی اس وقت تک اچھی ہیں جبکہ خاطر واقعہ ہوتی رہے اور جب مویشی فاقوں سے نکلیں تو پھر اچھے بڑے سب برابر ہیں۔

مجمعی اور موقع پر فاقوں کی توجہ اس طرف مبذول کرنا چاہیے ہیں کہ کھوڑوں اور کھوڑوں کو بھی قلعہ رانی چاہیے اور گڑھی میں چوتھے کام میں لایا جاوے۔ مگر کوٹ آف وارڈ میں حال میں رانی بہار میاں صاحب اسٹاک اسٹنٹ کشر فیروز پور سے چھوڑاں اس کام میں تجربہ نگار ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ ان کی کام کر رہی ہیں۔ ایسی طرح امرتسر میں بیٹیل کیٹی کے دوران میں سرکاری مشینیں بھی اس شہر کے کیٹی کے فاقہ کشی کے لئے کھوڑی اور کھوڑیوں کے کھانوں کو لی ہیں۔ اور یقیناً کہ کیا ایسا کام کر کے اور کیا ایسا تجربہ کر کے یہ کام بیٹیل سے فاقہ کشی میں کر لیا۔ کیونکہ کھوڑی کو کھانے سے کھار دیا جوی تو اس کا بچہ بہ صورت گائے کے بچے سے جیتی ہو اور ہم غریب کے صول قلعہ رانی کا تجربہ کر کے بھی فاقہ کشی کو مطلع کر سکتے۔ بھار معلوم ہوتا ہے کہ اگر گھاس کی متنو سدرجی بھی خدمت کی جاوے تو وہ بہت جفا کشی ہی کام دیکھتا ہے۔ اور بالخصوصیت اور خوراک کے بہ صورت یہ کھوڑی اور بیل اور بھیسے سے سستا ہے۔

۲۔ کھاد کی کمیابی :- ترقی شدہ کاشتکاری کی دوسری رکاوٹ کھاد کی کمیابی ہے۔ اگر مویشی زیادہ ہو تو کھاد اور بھی زیادہ ہوتی۔ مگر حتیٰ کچھ مویشی کی کھاد ہوتی بھی ہر اسکو بھی ایندھن کی قلت کی وجہ سے لوگ جلائے کام میں لے لیتے ہیں جو لوگ کھاد کی ترقی و قیمت سے آگاہ ہیں وہ جب اس بات پر غور کر لیتے ہیں نہات افسوس کرتے ہیں کہ ہندوستان کا زمیندار مویشی کے گوشت کو کھا دیتا ہے۔ اور جو اس کی خاکستر ہوتی ہے اس کو بھی رو انہیں کرنا۔ ورنہ اس میں بھی بہت زرخیز اجزاء موجود ہوتے ہیں۔ کھوڑوں کی لکڑی بھی ہر شہر ہوتا ہے مویشی کے شباب کو بھی موٹائیوں کی ضائع کر دیا جاتا ہے۔ قیمت میں جو فصلیں مثل قمی یا کدو شکر یا کاس کے ہوتی جاتی ہیں ان کی جڑیں بھی بل جلائے جاتی ہیں۔ جبکہ جلائے کام آتی ہیں۔ اب جو درختوں کے پتے پتے چھاپے موسم میں کہیں اس کو بھی بھڑ بھڑا جمع کر لیا جائے۔ انھیں میں زرخیزی پیدا ہو سکتی ہے۔ کوئی جادو کا کھیل تو ہے جس کے ہم سوال میں کسی کسی فصلیں کو اور کھاتے ہیں اور کھیت میں لے کر عرصہ بچہ لیں تو وہ بھی اس طرح پیداوار دیتا ہے جب تک جاری فصلیں مثل سورن گھاس کی گھاس اور باجرو وغیرہ مویشی کے لئے نہ ہوتی جابجا کر تیلی زمیندار ای فائدہ کام نہیں ہو سکتا۔ کچھ

پیشہ اخبار

لاہور۔ یوم دوشنبہ۔ ۱۰ اکتوبر ۱۸۹۲ء

ہندستان میں ترقی شدہ زراعت کی راہ میں تین مشکلات حاصل ہیں داموشی کی قلت۔ رہا دھاد کی کمیابی۔ پانی کا قحط

گزشتہ پچاس سال کے زمانے میں گورنمنٹ نے اس ملک کی زراعت کی ترقی کے لیے کئی قسم کی کوششیں کی ہیں اور منجہ ان کے ملک میں جا بجا سرکاری خرچ پر تجربے کی حکمت قائم کر کے وہاں پر لائق اور تجربہ کار افسروں سے علمی اور عملی رقم کے زراعتی تجربات کر کے گئے ہیں۔ قریب قریب متوسلہ و برکی صحت سے صدہا تجربات اس وقت تک سرکاری خرچ سے ہندوستان کی زمین۔ آپ دھوا اور اس ملک کے کاشتکاروں کی رسم و رواج اور دیگر حالات کو مد نظر رکھ کر کامیابی سے ہو چکے ہیں۔ مگر غور کیا جاوے تو ابھی دہلی بہت دور ہے۔ اور جس قدر کام ہو چکا ہے ابھی اس سے بہت زیادہ کرنا باقی ہے۔ اب تک جو کچھ ترقی اس بار میں ہوئی ہے وہ صرف گورنمنٹ کی کوشش سے ہوئی ہے لیکن ابھی گورنمنٹ کو بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ بقابلہ ہندوستان کے آمدنی اور زراعت کے اس نسبت کے کہ جس طرح اصل سرکاری تمامہ مدار سے ہندوستان کی زراعت کی ترقی دینے میں بہت تھوڑا کام کیا گیا ہے۔ ہم ایک سے زیادہ مرتبہ دیہیوں اور دیہیوں کی رہائش کر چکے ہیں کہ ہندوستان میں تعلیم زراعت کا دینا بہت لازمی ہے۔ جیسا کہ یورپ کے چھوٹے چھوٹے ملک میں سرکاری خرچ پر زراعت کے کئی مدرسے اور تجربے کے فارم۔ یا لیوسٹریاں ہیں۔ مگر بقابلہ اس کے یہاں بڑی کفایت نشانی سے کام لیا جاتا ہے۔ مدراس کے ایک یونیورسٹی یا دہلی صاحب جن کا تجربہ ہندوستان میں پچاس سال سے اوپر کا ہے۔ انھیں کہہ سکتے ہیں ایک مرتبہ یہاں کے ایک حکمران زراعت سے ایک رپورٹ طلب کی جو کہ صرف چند ورق کی تھی مگر وہاں ہندوستان میں ایک سرکاری لفافہ میں جواب آیا کہ ایک روئے کے کٹٹ فلاں صنمو میں بھیج کر رپورٹ منگو لو۔ برخلاف اس کے وہ لکھتے ہیں کہ

لوکل و پراونشل
شملہ کو برقی روشنی سے روشن کرنی تجویز ہوئی ہے۔
شاہد علی کپڑی یہ کام کرے۔
جنوب میں مہینہ پیدا ہو گیا ہے جہاں پانچ چھ
وارداتیں ہر روز ہوجاتی ہیں۔
پانچویں رجمنٹ گورنمنٹ میں ایسٹ آباد جاتے ہوئے
ہندی یوہیں ہفتہ بھوٹ نکلا۔
۲۲ اکتوبر کو علی جناح نواب لٹنٹ گورنر بہادر
پنجاب شملہ سے اتریں گے اور ریاست ناہن۔ انبالہ۔ کرنال
ہستے ہوئے ۱۰ نومبر کو دہلی میں رونق افروز ہونگے اور ایک
دربار منعقد فرما دیں گے۔ یہاں ایک ہفتہ قیام کر کے گوڈاؤ
ریوٹری۔ فریڈرک ہستے ہوئے لاہور کو تشریف لائیں گے۔
میونسپل کمیٹی دہلی نے گورنر بہادر کے استقبال کے لیے ایک
روئے منعقد کر کے ہیں اس رقم سے پانچ روپے ایڈریس
اور فلداں میں صرف ہونگے اور باقی ایک ہزار روپے اور
کاموں میں صرف ہونگے۔
لاہور لاہور صاحب پلڈر اتر سے جو کہ لائق اور نامور
ولسی ہستی تھے ۲۲ ستمبر کو انتقال کر گئے۔ ان سے کچھ
مہرت پھیران کے چھوٹے بھائی لاہور لاہور صاحب پلڈر اتر
کا انتقال ہو گیا تھا جو اتر میں بڑے بہادر وکیل سمجھے
جاتے تھے۔ اور ایک ان کے بیٹے چھوٹے بھائی جو مختار
تھی اور کئی فیچ میں شریک ہو جائیگی وجہ سے یورپ کے
بہت سے ملک دیکھ چکے تھے تین چار سال سے وہ بھی قضا
کر گئے ہیں۔ نہایت انوس کی بات یہ ہے کہ ان ایسے
بیٹوں کی بوڈھیا غمزہ والہ ابھی زندہ ہے۔
سردار رام داتن سنگھ صاحب رئیس اعظم وائیری
محکمہ ریاست کھڑنڈہ ضلع انبالہ نے بجارنہ پیش و
اسہال ۱۲ ستمبر کو لاہور انتقال کیا۔
ہمارا صاحب کشمیر۔ اس طرح مطابق ۱۱ اکتوبر کو
سری نگر سے پنجاب جہول روانہ ہونگے۔
کرنل پلڈر کو کئی سے ۱۵ ماہ حال کو روانہ ہوا ہے۔
گورنمنٹ نے مشرے۔ ای کلڈر سٹون سول سروس
ڈیوٹی کشمیر کے ایڈوکیٹ کی عارضی مشن مقرر کی ہے بعض
ایک زخم کے جو رہا میں ادا کی فرض کے وقت ان کو آیا تھا۔
مشرور وارن صاحب ڈسٹرکٹ مشنری ٹائٹ پولیس
سیالکوٹ کو کشمیر میں خاص ڈیوٹی پر ایک مقدمہ قتل کی تحقیقات
کے متعلق تعین کیا گیا ہے۔ وارن صاحب کی غیر حاضری
میں مشرے ٹائٹ پولیس ڈسٹرکٹ مشنری ٹائٹ پولیس ضلع
کے چارج میں ہونگے۔
سول مشنری گورنٹ ضلع دیابہ سے کہاراج صاحب ٹیالہ
کے مشرے اس وقت بہت عمر ہوئے گورنٹ کو تا کید کر نیکاتھے
جن کو وہ چھٹا بہادر واپور شائع راجو تانا مالوہ ریلوے کی
تعمیر کے لیے ادا وعدہ ہو کر آئیں۔ اور ساتھ ہی راجوہ سے ٹیالہ
تک ایک لائن بنا دیں۔ تاکہ راجی کلکتہ کی تجارت کے لئے
ٹیالہ لائن ضروری ریلوے ہو جاوے۔

میں اضلاع منجہ امریکہ کے منجہ زراعت کی رپورٹ ہر ایک
چھٹی کے طلب کی تو وہ شگلین کے منجہ زراعت سے
نام ایک دو جلد کی ہی منجہ کتاب ڈاک میں موصول ہوا
کہ کہہ سکتے ہیں۔ اور اسی رپورٹ کی کئی ہزار کاپیاں چھاپ
وہاں بھی منجہ تقسیم کی گئی تھیں۔
بہیں تفاوت راہ از کجاست تا بجا
اس مضمون کو ہم گورنمنٹ کی اطلاع کے لئے نہیں لکھتے اس
دیکھ ضرورت نہیں ہے کہ اس موقع پر ان امور کا شمار کریں
جن کے علمہ نامہ سے گورنمنٹ ہندوستان کے ہر ایک ضلع
اور قریب کاشتکاری کے رسم و رواج میں ترقی دہلی کر رہے
اور ساتھ ہی مدت ہم کو اس بار میں اور بھی ناشی اعتبار
کرنی چاہئے کہ جب تک ڈاکٹر واکر صاحب کے تجربات اور
تحقیقات زراعت ہندوستان کی مفصل رپورٹ ہم کو نہ مل
جاوے گو اس وقت تک جو جہاں ڈاکٹر واکر صاحب
نے بیان کی ہیں ان سب سے ہم کو اتفاق نہیں۔ اس
مضمون میں ہم یہ بیان کرنا ارادہ رکھتے ہیں کہ ہندوستان
کی زراعت کی ترقی میں کون کون مرحلہ سہرا ہیں اور
ان سے راستہ کس طرح صاف ہو سکتا ہے۔
ایک مرتبہ بنگال کے مشہور اخبار انیس یا کوکسٹون
پال نے اپنے اخبار ہندوستان میں اس مسئلہ کو
خوبصورتی سے بیان کیا تھا کہ دوولسی کاشتکاروں
جہاں تک غیر علمی زراعت تعلق رکھتی ہے کسی سے کچھ
سیکھنے کی ضرورت نہیں۔ اور علمی زراعت کا اختیار کرنا
بالکل ان کے اوطاف و مسائل سے خارج ہے۔ اب یہاں
اگر غیر علمی اور علمی زراعت کے سوا کوئی تیسری صورت
زراعت کی نہوتی تو ہم کو بقول ڈاکٹر واکر صاحب
صاحب کے ہندوستان کے اختلاف کر سکی کوئی نیا
نہوتی۔ مگر زراعت میں ایک اور بھی صورت ہے جو غیر علمی
اور خالص علمی طریقے کے مابین ہے وہ انگلستان میں
ایک چھوٹی سی ترقی ایک ضلع میں ظہور میں آتی ہے اور
دوسرے ضلع میں اور چھوٹا سا غیر پیدا ہوتا ہے کہ جو
مل کر علمی و برکی کی علمی زراعت کہلا سکتی ہے۔ اور یہی
طریقہ ہے کہ جس کی بدولت غیر علمی زراعت علمی زراعت
ہو گئی ہے غیریت سے ڈاکٹر واکر صاحب کی تحقیقات
اور تجربہ کاری کا بھی ہی نتیجہ اب تک ہم کو معلوم ہو ہے کہ
وہ فرماتے ہیں ہندوستان کا کاشتکار اس طریقہ زراعت
میں بخوبی ماہر ہے کہ جو اس کے ملک کے لئے ضروری ہے۔ یہ
ہم نے مانا کہ ہندوستانی کسان کو پختہ پشت کے تجربے
سے محلی کاشتکاری کی سب باتیں معلوم ہیں لیکن وہ
انگریزی حکومت کے زمانے کے طریقہ کاشت سے واقف نہیں

روسے زمین کی خیریں

(ہندوستان)

خیریت کہ مشرق جس محمودانی کورٹ الہ آباد کی تعلیم کے اختتام پر ایک سال سخت کی درخواست دینے والے ہیں جس کے بعد شاہد مسدق ہو جائیں۔ شاہد گزشتہ چیف جسٹس صاحب سے فلک فہمی ہو جائیکہ نتیجہ ہو۔ مگر سید محو ایسے بہادر شخص سے امید نہیں ہے۔

یچس لیو کوئل کا آئندہ اجلاس ۲۰ اکتوبر کو گاگزشتہ سال میں کورٹس بینکال کو صیف جنگلات سے ۲ لاکھ امپرائی آملی ہوئی ہے۔

گزشتہ سال میں کورٹس بینکال کو عدالت مطالبہ خفیہ کلکتہ سے ایک لاکھ ۲۹ ہزار روپے نمائے اخراجات اٹھ ہوئے۔ اس سال ڈیڑھ لاکھ نقص ہوا۔

۲۸ اکتوبر کو لاہور کو حضور نظام دین کا سن ۲۹ سال کا ہوگا۔ اور سالگرہ کے روز اور اس سے دوسرے روز حیدر آباد کے کل ضلعوں میں تعطیل رہے گی۔ چنانچہ نواب میر محبوب علیخان بہادر جی سی۔ ایس۔ آئی۔ ضلع میں نوٹد ہوئے اور نواب افضل الدولہ کے انتقال کے بعد ۲ فروری ۱۹۰۷ء میں قائم مقام ہوئے اور ۲۷ فروری کے فروغی ہیمنے کی پانچ تاریخ کو لاہور میں صاحب بہادر نے حیدر آباد وکرائن کو سند نشانی کیا۔ لہذا آپ ۲۳ سال سے حکومت کر رہے ہیں۔

برہما کے شہر مانڈے میں برقی طاقت سے پڑھو چلے گی۔

بالک پور میں کے مشرف الدین احمد پیر شہر شمس العلماء مولوی فضل امام خاں صاحب بہادر ورنس فرخ شاہ کے بجائے بینکال یچس لیو کوئل کے غیر متزوج چھپو کے علم نہانے سے بارہویں جو مقدمہ مانتی کورٹ کلکتہ میں دائر تھا خارج ہو گیا اور ججٹ ضلع کا حکم بحال رہا کہ علم نہانے کی اجازت نہیں ملے گی۔

لکھنؤ کی پیر مل کینی کا بوڈ ڈائرکٹران تبدیل ہو گیا۔ نئی بورڈ میں صاحبان ذیل ڈائرکٹر مقرر ہوئے۔ بابو منشی لال سنگھ۔ مسٹر اوکل۔ بینڈٹ ماوہو پراوینٹ سیری کشن۔ منشی اطہر علی اور نوٹشواریائی کوڑنگ ملی۔

۶۔ راج الاہل مطابق ۲۹ ستمبر کو قاضی مسیاں فیض محمد صاحب مشرف دینی کلکتہ سے انتقال کیا۔ مرحوم بڑی نیکی اور کار خیر میں امداد دینے والے آدمی تھے۔

گولی مراد اس میں ایک عجیب خوش قسمت عہدہ دار ہے۔ مشرقی کرغمر راؤ اس کا نام ہے۔ آپ مرشدہ دہلیں اور کلکتہ کی دفتر اور کچری میں آپ کے۔ اغیز نوکریں۔ تو ہم نے سنا ہے کہ اکثرہ یا ۱۴۔ آخر ایک حکم نوکریں۔ کہ آج ہی سنتے ہیں آیا کہ ایک شخص کے ۱۰۰ غریز ایک ہی شخص میں مختلف تحصیلوں اور ملکوں میں ہوں۔

باری سال میں ایک مفلس شخص پر باعث نہ ادا کرنے ۴ محسن جو کیدارہ کے ججٹ نے ایک سو روپے جو کیا ادا کرے گا؟

سیالکوٹ میں ایک مسلمان نے دوسرے مسلمان پر ناش کی کہ وہ میری پوتی پر چادر کو تپ ہے۔ ججٹ نے کہا تقریرات چند میں ایسی کوئی دفعہ نہیں ہے۔

میسوری ریسرینٹو جماعت جو بہادر صاحب نے اپنی رہائش چار سولائی آدمیوں کو انتخاب کر کے اور حکومت میں مشورہ لینے کے لیے مرتب کی ہوئی ہے ریاست کی سالانہ رورائی کی رپورٹ سننے کے لیے ۱۴ اکتوبر کو ڈو کے وقت جمع ہوئی۔ برٹش ریزیرٹ اور کمانڈر چیف مدراس بھی مدعو تھے دیگر افسروں کے موجود تھے۔ دیوان ریاست نے اپنی تقریر میں زیادہ تر سالگشتہ کے خطے کے خطوں کا ذکر کیا اور اس بیان پر کہ خطے سے کوئی اموات وقوع میں نہیں آئیں تقریر کے آخر میں بلے گئے۔

معائنہ خراج کے خط پر ریاست کا کل ۸۱۸۴۰۰ روپے بیج ہوا۔ گزشتہ سال میں ۱۵۶۱۵۵۰ روپے آمدنی۔ اور ۱۵۱۲۳۵۰ روپے بیج ہوا۔ اور باوجود خطہ وغیرہ دیگر اخراجات کے پچھری ۴۷۲۲۰ روپے بچت ہوئی۔ اور کل تقابلاً نہ ریاست بعد ادائیگی دیگر معمولی وغیرہ معمولی اخراجات کے (مثلاً جہاز پور ریلوے پر ۱۲ لاکھ بیج ہوا) ۸۹۳۱۹۰۹ روپے سے۔ دیوان نے پوریں اور تعلیم کے صیفوں کی اصلاح اور برٹش سروس کے ایک رجبمنٹ رکھنے کا ذکر کیا۔ ت مندریوں کے خراج کی تحقیقات کے لیے ایک صیفہ مقرر کرنا دیکھا گیا۔ اور جب بیان کیا کہ قائم مقاموں کی مرضی کے مطابق کورٹس میسورے ان تمام شادیوں کی جو ۵ سال سے کم عمر ہو گئی ہیں کی جائیں۔ یا ۵۰ سال سے زیادہ عمر کے مرد ۱۰ سال سے کم عمر کی لڑکیوں سے کریں۔ مجرمانہ قرار دیا ہے جماعت نے پھر خوشی کا اظہار کیا۔ اور تقریر اس بات پر ختم ہوئی کہ حضور وائسرائے نے ریاست میسور میں آئینی و عدولت منظور کی ہے۔

بہی کا چارٹرڈ کنگڈم بینک انڈیا لندن اور چائنا بھی بوجہ بہت خسارہ اٹھانے کے بند ہو گیا ہے۔ ڈائرکٹرول نے یہ فیصلہ دیدیا کہ آپس کے راضی نامی سے بینک توڑ دیا جاوے۔ گو اب تک امانت کاروپہ بینک ادا کر رہا ہے۔

ہندوستان میں ۱۹ امریکی زمین انقلید حال میں پہنچی ہیں اور کل پہلی آئی ہوئی ملاکر اس وقت تک ۲۳۶۰۰ پہنچ چکی ہیں اور ابھی سات ہزار راتے میں ہیں جو آ رہی ہیں۔

اب ہندوستان بھر میں صرف اجیر ہی ایسا علاقہ ہے جہاں خط کی امداد کام جاری ہے۔

(سمرحد)

وسط ایشیا اور ہندوستان کے مین دس سال میں

مسافر کی آمد و رفت جو ایسا صاحب کے بجٹ نے فرج جیٹ کی سہولت سے ہے۔ ان میں سے ایک سو ہفتہ وغیرہ امراف سے راستے میں ہو گئے۔ یا سو ٹھیک مسافر تھے اور ۲۰۰ ہزار شاخ وغیرہ تھے جن کو وہ سیول کے خارج کر دیا اور وہ ہندوستان افغانستان عرب یا فارس میں ہمارے سینک سہلے بیٹھ گئے۔

مجھ کا ظفر خاں نے ہندوستان کی سہولت کی ریم پورٹ لکھی ہے۔ ایک ہفتہ کے لئے کہ امیر صاحب نے جو اشتراک شہید

لوگوں کے خلاف دیا ہو ہے کہ ایک مسلمان دیندار کو شہید کو قتل کرنا اور ان کا دل دینے فروخت کر دینا جیسے وہ کسی جج ایران میں بیٹھ گیا اور شاہ ایران کو کھانا لایا گیا۔ چوٹک شاہ شہید نہ ہو جس میں ان کو دیکھ کر بیج ہو کر اس سے ایران اور افغانستان کے تعلقات کے اچھے نہیں کیا امانت ہے۔

افغانستان میں بیٹھے جس قدر اموات اس سال درج رجسٹر ہوئی ہیں وہ ۳۰۰۷۷ ہیں۔

ایک آواز باور ہے آئی ہے کہ کل ہزارک میں ہزاران والی باجو اور افضل الملک حال والی پیرال کے مابین چھپ کر پھاڑ شروع ہو گئی ہے۔

ہم کو سہا سے آخری خبریں یہ وصول ہوئی ہیں۔ سہلہ ۱۴ اکتوبر جنرل لوکمارٹ دوسری ریگڈ کے ہزارہ کل نوادار میں پہنچ گئے۔ یہاں اس وقت تمام فوج کشیتوں کے کل کے پاس جمع ہے۔ کپتان میں اور ان کی جماعت نے بیٹھنے کے لئے میں گشت کی۔ دشمن نظر آ رہے ہیں مگر کبھی سخت پڑی ہے اور میٹور فائدا رات کے وقت حکم دیا جائیگا۔

۱۷ اکتوبر آخری خبر کو سہا سے ہے کہ کنگڈم میں افسر خیریت کل شدہ کے دائیں کنارے گشت کی۔ مگر دشمن ساکسی شرف نہ پایا۔ سکرٹس خراب ہیں پانی بہت کم ہے۔ کیاب اور گری کی شدت ہے۔ جماعت بہت خستہ ہو کر آئی۔ آج نصف کو کنگڈم سکرٹس گشت کر رہے ہیں۔ جنرل لوکمارٹ فائدا کل رات حکم دیا۔ اور اگر نہ ممکن ہو تو پھر ۶۔ مارچ کو۔

سہلہ ۱۸ اکتوبر جنرل پلیمین پہلی ریگڈ کے ساتھ کل پلوسی پہنچے۔ گنگس رائل رائفلز دیر کے بارہوا کی پہنچ گئے۔ جنرل ہینڈل جج دوسری ریگڈ کے ہمراہ منھا کوٹ کو دوروں کی خوراک لیکر رہے ہیں۔ اور کل سوپے حملہ کرینگے۔ جنرل لوکمارٹ پہلی ریگڈ اور تمام تو پچانہ لیکر دیا اور پھر کپتان میں کل منھا کوٹ کو گشت کر رہے تھے اور کوئی دشمن نظر نہ پایا۔ افضل الملک نے کورٹس ہند کو کھانے کے لئے

باب کے کمرے پر پیرے جنرل کی حکومت پر بقصد کر لیا ہے۔ اور مجھ اپنی بہت اور لیاقت پر پورے یقین ہے کہ ملک کی حکومت کر سکو گا۔ ملک میں اس ہے اور کمین سے مخالفت نہیں آگئی۔ وہ اپنے بڑے بھائی کے ہتیر ہونے کے دعویٰ سے انکار کرتا ہے۔ آدھ بڑا بھائی بھی راز رفت حاصل کر چکے تھے کہ شش کر رہا ہے۔ گوا بھی ملک وہ اس سے نکلا نہیں۔ اور اندیشہ ہے کہ لڑائی کے سوائے یہ معاملہ نہ ہوگا۔

[illegible]

پیشہ اخبار

Vol. VI. Monday, October 10, 1892. No. 40. یوم دوشنبہ ۱۰-اکتوبر ۱۳۱۱ھ

واقفیت علیہ کے گھنٹا اور اعداد

انگریزی زبان کے الفاظ: ٹیکسیر نے
ہن کی دشمنی کل انگریزی محققوں سے بڑی ہے صرف
(۱۹۰۰) میں ہزار الفاظ انگریزی استعمال کیے ہیں اور
صرف ۲۰۰۰ آٹھ ہزار الفاظ استعمال کیے لیکن اوسط
کا آدمی خواہ کسی یونیورسٹی کا کیسا ہی لائق کیوں ہو میں باچار
اور الفاظ سے زیادہ شامی استعمال کرتا ہے۔ محلی آدمی
۵۰۰ یا ۱۰۰۰ الفاظ سے بخوبی کارروائی کر سکتا ہے۔ لیکن
ایمانی اصطلاح میں صرف ۲۰۰۰ و سوا الفاظ کی واقفیت سے
انسان بخوبی زندگی بسر کر سکتا ہے۔ یہ صرف گفتگو کی ضرورت
کو واسطے ہے۔ اگر کوئی شخص اخبار اور عمدہ کچھ دینی کتاب
پڑھتا چاہے تو اس کو کم از کم ۲۰۰۰ دوسرا الفاظ یاد ہونے
چاہئیں۔

بعض ممالک دنیا کی سالانہ اوسط آمدنی فی نفر

ممالک کے نام	روپیہ
انگلینڈ	۹۱۵
اسکاٹ لینڈ	۸۸۰
الجزیرہ	۲۸۰
فرانس	۳۸۰
سپریشیا	۶۷۸
روس	۱۶۱
آرمینیا	۶۰

تو اس سالانہ آمدنی کی نسبت و خاص عمدہ داران
کی تصویر دیکھو۔ وزیر اعظم مسٹر گلیسٹون ہزار پونڈ خرچے
کے لیے ایک مسٹر گلیسٹون ہزار پونڈ لارڈ راکس ہزار
لارڈ ہرشل ہزار پونڈ سکری آف سٹٹ جنرل لارڈ کیری
ہزار پونڈ پریسیڈنٹ آف کونسل لارڈ کیری ہزار پونڈ
لارڈ آف کیری لارڈ لیم ہارکوت ہزار پونڈ سکری
سٹٹ جنرل لارڈ روزری ہزار پونڈ سکری جنرل
سکریل ہزار پونڈ سکری لارڈ ہارکوت ہزار پونڈ
لارڈ ہارکوت سکری جنرل مسٹر اسکوتھ ہزار
لارڈ فوسٹ لارڈ فوجی سکری ایل پسیس ہزار پونڈ
لارڈ اسکریل مسٹر رڈنڈا ہزار پونڈ سو پونڈ
لارڈ اسکریل مسٹر ہارکوت ہزار پونڈ پریسیڈنٹ لوکل
لارڈ اسکریل مسٹر ہارکوت ہزار پونڈ سکری آف کیری
لارڈ اسکریل ہزار پونڈ سکری آف کیری لارڈ اسکریل
لارڈ اسکریل لارڈ اسکریل لارڈ اسکریل

مذاق

کتنے ہیں کہ بادشاہ حجاج نے شہر کے کوئوال کو اتالیق
گشت کرنے کا حکم دیا۔ اور کہا کہ جس کسی کو بعد عشاء کے
پھرنا ہوا یا وہ اس کو مل کر دینا۔ چنانچہ ایک شب کو تو
گشت کر رہا تھا کہ تین لوگوں کو پھرنا ہوا یا جو شراب کے
نشے میں تھکے پڑے تھے۔ اس نے ان کو روک کر پوچھا کہ تم
کون لوگ ہو کہ بادشاہ کی عدول علی کر رہے ہو۔ ایک نے
جواب دیا کہ

سائے والد کے میرے جھکے ہیں بڑا ویر
شہر میں جتنے ہیں مفلس اور میں جتنے ہیں
گرد میں اپنی جھکا کرتے ہیں وہ سنے پاس
خون و سرباب کو ان کے کتاب سے وہ دشگیر
کو تو ال نے اس کو قتل نہ کیا اور دل میں کہا کہ شاید
امیر المؤمنین کا رشتہ دار ہے۔ پھر دوسری طرف سے کہا
میں پیر اس کا ہوں میں کی کم نہیں ہوتی ہے
اور بھی قشتی بھی ہے تو پھر سے ہوتی ہے کمال
اس کے پاس اکثر ہوا کرتا ہے لوگوں کا جویم
اور ہر اک بیٹھا کھڑا ہوتا ہے خوش دل میں کمال
کو تو ال نے اس کو بھی مارا اور دل میں جھکا کہ شخص
عمائد عرب سے ہے۔ پھر تیسری طرف سے کہا کہ

میرا والد ہے وہ باغزم جو جس کر صفیں چپے
نہ چھوٹے آن کو وہ حبیب تک نہ کر دی سیف سوچا
جدا ہوئے تین ہیں پاؤں ان کے روکاں تو
اگر میرے کے میں وقت پر کوئی پھرے بھاگا
کو تو ال نے اس کو قتل کرنے سے باز رکھا اور جاننا کہ شاید
یہ شخص بھی عرب کے شجاعوں میں سے ہے۔ دوسرے روز کو
اس نے حجاج سے باکر اس کیفیت کو بیان کیا۔ امیر نے ان
کو اپنے سامنے کرایا اور ان کے حال کو تحقیقات کر کے معلوم
کیا کہ پہلا تو حجاج کا بیٹا ہے۔ اور دوسرا تو ال کا بیٹا۔
اور تیسرا جو لہب کا بیٹا۔ حجاج کو ان کی حال کی رنجش ہوا
اور اپنے مہاجروں سے کہا کہ تم بھی اپنے اولاد کو ادب کی
تعلیم کرو۔ کیونکہ بخدا اگر تینوں حاضر جواب نہ ہوتے تو فرسودہ
مارے جاتے۔ پھر ان کو چھوڑ دیا اور اشرار پڑے
بیٹا جو جس کا چاہے دے سکے کچھ ادب
حاجت نہیں نصیب کی اگر کچھ میں ہے ہنر
یہ مرد وہ جو بول سکے رکھتا ہوں یہ کمال
وہ کچھ نہیں جو بول سکے مرا خوب تھا پدر (کوہ نور)

عجیب عجیب باتیں

نئے نئے گھاناؤں کی ایجادیں:۔ امریکہ کے ایک
اخبار "ٹیل" (دینے دینے) نے انہی نے گھاناؤں کے
کے چند نامہ نگاروں نے کسی ایک کم فوجی بالائیں نئے نئے
اور بعد رکھانے ایجاد کیے ہیں۔ یہ اخبار لکھنا کے کھڑوں
کے چھتے میں جو کھڑے ہوئے ہیں اور بڑے ہو کر صورت بدل کر
بھڑبھڑاتے ہیں ان کو گھن میں گھنوں لینے سے بڑا بڑا
کھانا ان جانتے ہیں۔ اور ٹکڑیاں جو گھاس پر پھیلائی پھرتی
ہیں ان کا شور یا تو غضب کا ذاتفہ دار تھا۔ جن جن ٹوٹنے
نے چھاس اس مٹکلیاں توڑ توڑ کر کھا گئے۔ اتفاقاً ایک
مرتضیٰ نٹیلوں کے ان دنوں دستے میں میں کر ایک شربت پینے کا
تیار کیا گیا۔ تو اس سے بعد میں پینے پانی کا ذاتفہ
حاصل ہوا۔ یہاں تک کہ اس کا لینڈ سے تیز کرنا مشکل
تھا۔ یہ چند ایجادیں ہیں جو امریکہ میں انڈی گھاناؤں کی نسبت
ظہور میں آئی ہیں۔ پھر عجیب ہے کہ لوگ چین والوں کے
کوتل۔ بلیوں کو چپ کر جلاتے اور گندے انڈے کھاتے
کو کیوں حیرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جبکہ انہی دنیا میں بھی
ایسے ایسے نفیس کھانے چپ کر جاتے والے ہر مذہب لوگ
موجود ہیں۔

کو تاہ نظری:۔ کو تاہ نظری سے ہماری مراد ان

آنکھوں سے ہے جو دور کی چیزیں نہیں دیکھ سکتیں حال میں
پیرس میں اکاڈمی آف میڈسن درر سطبات میں ایک
ڈاکٹر ایم موٹاس نے بیان کیا کہ کو تاہ نظری کہ جس کی وجہ
کل شخص کو اور خصوصاً اطفال کو شکایت ہے۔ یہاں سے
زمانے کی خفاش کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ اس
ڈاکٹر نے جنگلی حیوانات شیر و گڑگڑ وغیرہ کی آنکھوں کا امتحان
بذریعہ آلہ نظریں کے کر کے ثابت کیا کہ ان جانوروں کے جو
بچے چھوٹی عمر میں پکڑے گئے ہیں وہ بہت کم دوری سے دیکھ
سکتے ہیں اور جو بڑی عمر میں پکڑے گئے ہیں وہ بہت مسافت
سے دیکھ سکتے ہیں۔ کو تاہ نظری کہ درد پیش کے مصنوعی سامان
اور تحفقات معاشرت اس نظری کو تاہی کا باعث ہیں۔
ڈاکٹر کے فریضے کی شہرت ہو سکتی ہے۔
ایک پڑیا نے تین ہفتے ڈاکٹر کی ٹیلی میں بند کر کے ہندوستان
سے انگلستان کا سفر کیا۔ اور اس کی حیات تمام بری۔
اس میں کچھ خلل نہ آیا اور ایک بلی کا بچہ کاغذ کی ڈیس میں
بند کر کے بھیجا گیا تھا وہ بھی زندہ پہنچا۔ سوائے اس کے
پانچ چھپن جو کچھ سانپ کچھ مینڈک اور جو بے ٹریٹ ہوئے
سب زندہ پہنچے حافظہ قشتی کی حفاظت اور زانی بڑی عجیب

ہاں لوگیا کر سکتے ہیں۔ سو اس کے کبھی امیر انہیں متوجہ کریں۔
ریاست بھاولپور کی نسبت بھی چہرہ بیکار (سیکار) انتظام پولیس اور
انتظام خطرات کی خرابی کی سنگینیت بھی بہت گراں کو کسی دوسرے
وقت مسئلہ کے ساتھ قلمبند کیا جاوے گا۔ تاہم اس موقع پر نواب صاحب
بہاولپور کے اس بارہ میں تعریف کرنا حق پوشی ہوگا کہ وہ بہاولپور
گرم کو موسم گرامین بھی تیز ترقی دے رہے ہیں۔ بخلاف دیگر اکثر ایلیاں
ریاست کے حال میں راجہ صاحب کیونہل اور نواب صاحب کیونہل
اس منزل سے بھی دو قدم آگے بڑھنے کا ارادہ کرتے ہیں اور غریب
ولایت کے سفر پر آمادہ ہیں۔ بجا لیکر ریاست کوئی حالت انہی اپنی طرف
کھینچتی ہو۔

سب ضروری بات دلیلی ایان ریاست کی تعلیم میں حفاظت
رہا یا اور کھاتہ شکاری کی ہونی چاہئے۔ سر اور سرور کو بھائی نے
ایک مرتبہ ہمارا نتیجہ کے برتھامی رہتے ہوئے رائے دی تھی کہ
ریاست کے غراؤ سے ہمارا زیادہ فائدہ ملے گا اور کیا جاوے گا۔ کیونکہ کیس
غراؤ میں کی جڑوں کو دلی ریاست کل خزانہ ریاست کو لینا صرف خاص
سمجھتا ہے۔ حقیقت میں یہ بہت عمدہ انداز ہے اور گورنمنٹ عالمہ جن
تیاستوں میں ای ریاست کو قبول فرمایا ہے وہ ان اس جو کوئی ہو
کر تیس سے بہت بہتر ہے۔ کیا کر سکتے ہیں اس کے علاوہ ایک دوسری چیز کی ضرورت
ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر ایک ریاست میں کھانہ کی کھانہ کی کھانہ
کی ایک مشین (کارروائی) کے متعلق ایک پورٹ تیار کر کے شائع
کیا کرے جس کی ریاست کو بھی ہوشیار رہنا ہے اور دوسروں کو بھی جانیر
کہ جس جگہ کا موقع ملے گا۔

حکول باجوہ۔ اس نام کا ایک ۱۵۲ صفحہ کا رسالہ سردار
نیرنگھ باجوہ منصف جالندھر کا جمع کیا ہوا ساکس سہیا۔ اس میں
لکھناؤ اور حقیقت کے غریب اور مشرق کے مختلف علاقہ اور حکام کے
اقوال اور مختلف ذرائع کے قریب قریب کے احکام بطور قلماء اخبارات
کتاب سے اخذ و اقتباس کے کچھ کچھ ہیں۔ ان کے علاوہ کہیں کہیں
(گورنمنٹ) ایسے کاروائی اور اشاریہ درج ہیں جیسے کہ ایسے اخبار
کے پہلے کا نام مزج ہوئے ہیں۔ چونکہ ہر قسم کی نصیحت اور نیک بات چہا
سے الٹی کر کے منکر حکمت میں ڈال دی گئی ہے اس لئے اس کا نام حکول لکھا گیا
موزوں ہے۔ یہ نیک ہے کہ اس مطلب کی کتاب میں اس نسبت وسیع
اور قبول بھی جاسکتی ہیں مگر چونکہ اس کتاب کے مرتب نے کام کیا ہے
وہ بھی ترقی کے قابل ہے۔ دیباچہ میں ایک فقرہ ہے کہ بائبل
باسکے قبول کرنا ان کے تحریرات باوجود اشتدازانہ و مخالفانہ
عام کے بائبل مضبوطی کے ساتھ قائم ہیں۔ اس کے باوجود اس کی ساری بات
میں کوئی کمی نہ ہو۔ کیا قول یا بارے میں نہیں۔ اور اسی لئے یہ کتاب
بمخاطب مذہب ہر شخص کے مطالعہ کے قابل ہے۔ محنت متاخذ کتاب کے
مؤرخوں کی بہت کم ہے لیکن صرف یہی اور بنگام جالندھر مندرجہ
بالا بتیور درخواست کو شیل لکھتی ہے۔

قابل تعریف فیاضی۔ میر حسین لک بہادر سابق
گورنمنٹ گورنمنٹ کے انبارہ ظاہر کیا ہے (ملک صاحب ڈائریکٹر
شریف علی کے حوالہ دینے کی روایا ہے) کہ ضلع کاٹوا کو بعض
ذاتوں کے زمینداروں کے بچوں کو پانچ سال کے لئے امتحان پر پوری
پاس کرنے کے بعد پورہ کی سکول میں تعلیم پاک کے لئے وظائف
دے جائیں گے تاکہ بدولک انٹرنل کا امتحان پاس کریں اور پھر دیگر
تیز تر ہو جو گورنمنٹ گورنمنٹ کے آپکا گورنمنٹ سے شکر ادا کیا
ہے۔ واقعی ضلع کاٹوا کے زمینداروں سے خوش نصیب ہیں جنکو
ولایت میں ہاکی بھیجا ہے سابق گورنمنٹ گورنمنٹ ہونے
اور میر حسین لک کے بھی ملے درجہ کی شرافت اور تعریف پوری
کا ثبوت ہے کہ انہوں نے اپنی سابقہ رعایا کے ایک غریب اور
قابل ادا طبقہ کے دستگیر کی ہے۔

امیر صاحب کمیشن کے بلانے پر خوش۔ بہاول
لکھری کرے کو کابل سے جڑی ہے کہ مسعود وزیر قوم کا جگہ کابل
میں ایسا صاحب خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ امیر صاحب نے ان کی کوئی
ظاہر مارت نہیں کی بلکہ یہ شک جواب دیدیا ہے کہ کام کے
کثرت سے امیر صاحب پر گائے ملاقات نہیں کر سکتے اور نہ ہی
قوم کو کوئی حیفہ و غیفہ دیا جاسکتا ہے۔ کیا کہ اگر میری افغانی
سرحدی کمیشن کا کام ختم ہوئے۔ لیکن آئندہ ہجری سال کے
شروع سے وسطیہ دیا جاوے گا۔ وہی جہاں رائے قیام ہے کہ اس
خبر سے اس یقین کو تقویت ملی ہے کہ امیر صاحب درجہ بہت ہیں
کہ اگر میری مشن ان سے سرحد کا عملی فیصلہ کرے۔ صرف انہوں
دن پیشہ ہی اخبار سے زیادہ زور دیتا تھا کہ امیر صاحب بڑے ماری
میں بہت قبول کرینگے اور وہ جی اوس جیسے بہانوں سے انکو
ٹھکے رہینگے۔ چنانچہ میرے مراتب بدل طور پر ثابت کر دیا تھا کہ
کہ امیر صاحب کی ریت سرکار اگر میری سے بچہ دوستی رکھنے کی ہے۔
اور وہ ایسے ناخبرہ کارندہ نہیں ہیں کہ اس میں کی درخواست کو
منظور نہ کریں گے۔ چنانچہ امیر صاحب ایسے ذرا بڑے ماری لکھ گورنمنٹ
کو جواب دیدیا کہ ہم نے وزیرستان سے بالفعل اپنی فوج اب
اساوہ نسل علاقہ میں طلب کریں ہیں اور سرحد پر بحث برکری
حرکت نہ کرینگے۔ کیا کہ گورنمنٹ ہند سے فیصلہ ہوئے۔ گورنمنٹ
ہند اپنی اس ڈپلومیٹک کامیابی پر کوئی نازان ہے۔

ریاستہائے راجپوتانہ۔ ان ریاستوں
کے پولیٹیکل انتظام کے متعلق جو رپورٹ بات لکھتے ہیں
ایکٹ گورنمنٹ وسط ہند کی طرف سے شائع ہوئی ہے اس پر
گورنمنٹ نے درجہ قابل اطمینان فیصلہ دیا ہے۔ سال زیر
رپورٹ میں خط سالی کا دور دورہ رہا ہے جس وجہ سے ایکٹ
صاحب پورہ میں ادا خطہ ننگان کے کاموں کا لاٹھ

کرتے رہے۔ ایکٹ صاحب کو اس بات کا اطمینان ہے کہ انہیں
فاقہ کشی سے لوگ نہیں رہے لیکن ہمیں یاد دلانا ہے کہ بہانی
لوگوں نے اچھے کو لٹا تھا اس وقت تو یہی وجہ اس حرکت کی
ستانی جاتی تھی۔ تاہم ایکٹ صاحب کے نزدیک اس کی پر غلہ
پہنچ جانے کی وجہ سے خیریت ہو گئی ورنہ خدا واسے کیا ہوتا
اس لئے اسی سال میں خود مسعود بیکانیر ریلوے کا مکمل جانا
بڑی بات ہے۔ بارش کی قلت کی وجہ سے گواہی خط سالی
تو نہیں کہ جس کا علاج ہو سکتا ہو مگر چند سال سے یہی حال
رہے ہیں جس کی قلت کے باعث خوشی بہت مرے اور
بہت لوگ وطن ترک کر گئے۔ چنانچہ تمام ریاستوں نے
مصیبت زدوں کے امدادی کام چاہی کر دئے اور ایسے امور
بھی مد نظر رکھے جن سے لوگوں کو مدد ملے جہاں ضرورت
پیش آئی حاصل میں تخفیف کی گئی۔ ایکٹ صاحب ریاست
بنوارہ کے انتظام حکومت کو بدستور برا بھلا کہتے ہیں۔ مگر دوسری
کے انتظام سے خوش ہیں اور کہتے ہیں کہ جب پورہ اور جوہا
بیکانیر کو نا اور جھلا دار میں بہت ترقی ہو رہی ہے۔ اور
ہمارا جھگان قریبی و کش گڑھا ور جھگان بھیرتی اور سکار
کی عمدہ حکومت کی بہت تعریف کی گئی ہے۔

گٹھ سے مائی آرزو میں۔ مسٹر ادا بھائی
بوزوچی پارلیمنٹ کے ہندوستانی ممبر وعدہ کرتے ہیں کہ
میں پارلیمنٹ میں ہندوستان کے مسئلہ سول سروس اور
اصلاح کو تسلیم کرتے ہندی پر زیادہ زور دینگا۔ حقیقت میں یہ
دونوں باتیں سخت مشکل ہیں۔ اور سب مراد مسٹر ادا بھائی
کے انگریز مشکل سے ان کو منظور کریں گے۔

حکم کوہ سیاہ۔ گزشتہ ہفتے میں جو کارروائی اس قلم
کے متعلق گزری ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ تیار کیا تھا کہ
ہاشم خود اگر انگریز نہیں ملے مانتہ جیت کر جس سے احتمال
قوی تھا کہ وہ ہماری شرائط مان جائیگا۔ چنانچہ وہ ایک جمیعت
کثیرہ کے ہمراہ آیا اور بہت کچھ گفتگو کے بعد اس پر اس نسبت سخت
ہو کہ منور کر کے جواب دینگا۔ مگر وہ ایک کچھ جواب نہ بھیجا۔ اور جو
خیال پیدا ہوا تھا کہ شاید ہم کو آگے بڑھنا پڑے گا وہ باطل ٹھہرا۔
مگر اس کے بعد ہاشم علی نے اتوار کے شکیں ضلع کو کرل مالی متعلقہ ناخبرہ
گورنمنٹ کو دیا کہ اس جواب صاف دیدیا کہ اس کو احاطہ مطلوب نہیں
اس وقت۔۔۔ آجی اس کے ہمراہ تھی۔ اور اسی کے ۲۰ ستمبر کو
سے معلوم ہوا کہ ہاشم علی یہ جالیں خود نہیں چلتا بلکہ کسی دوسرے
کے چلائے چلتا ہے۔ سادہ خیل جھگا والوں نے خبر دیا کہ کئی قوم
ہماری افواج کو زور دے گی۔ مگر خیال ہے کہ کوئی دوسرے قوم کو
کرینگے کہ چکر بڑھیں اور خیر والوں کا حال بھی معلوم نہیں۔ سرور

یہاں سے لکھا گیا ہے کہ ایکٹ صاحب کو اس بات کا اطمینان ہے کہ انہیں فاقہ کشی سے لوگ نہیں رہے لیکن ہمیں یاد دلانا ہے کہ بہانی لوگوں نے اچھے کو لٹا تھا اس وقت تو یہی وجہ اس حرکت کی ستانی جاتی تھی۔ تاہم ایکٹ صاحب کے نزدیک اس کی پر غلہ پہنچ جانے کی وجہ سے خیریت ہو گئی ورنہ خدا واسے کیا ہوتا اس لئے اسی سال میں خود مسعود بیکانیر ریلوے کا مکمل جانا بڑی بات ہے۔ بارش کی قلت کی وجہ سے گواہی خط سالی تو نہیں کہ جس کا علاج ہو سکتا ہو مگر چند سال سے یہی حال رہے ہیں جس کی قلت کے باعث خوشی بہت مرے اور بہت لوگ وطن ترک کر گئے۔ چنانچہ تمام ریاستوں نے مصیبت زدوں کے امدادی کام چاہی کر دئے اور ایسے امور بھی مد نظر رکھے جن سے لوگوں کو مدد ملے جہاں ضرورت پیش آئی حاصل میں تخفیف کی گئی۔ ایکٹ صاحب ریاست بنوارہ کے انتظام حکومت کو بدستور برا بھلا کہتے ہیں۔ مگر دوسری کے انتظام سے خوش ہیں اور کہتے ہیں کہ جب پورہ اور جوہا بیکانیر کو نا اور جھلا دار میں بہت ترقی ہو رہی ہے۔ اور ہمارا جھگان قریبی و کش گڑھا ور جھگان بھیرتی اور سکار کی عمدہ حکومت کی بہت تعریف کی گئی ہے۔

پبلک سروس

لاہور - یومِ دو شنبہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۳ء

جنرل میں کشمکش جاری دیکھ کر اراخان نے سرحد جنرل سے کچھ مقام متعلق اسار کے دبا لیے۔ جنرل غلام حید نے اسے اس کوئی حرکت نہیں کی کیونکہ امیر صاحب صرف جنرل رابرٹ کی مشن کے فیصلے کے منتظر ہیں۔

الہ آباد کے حکمران کو تازہ خبر ملی ہے کہ امیر صاحب کی افواج کو ہزارہ والوں پر ایک گوند کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اگر بھی تفصیل معلوم نہیں ہے۔

گورنمنٹ انگریزی اور گورنمنٹ چین کی گفتگو جاری ہے تجارت تبت کے متعلق ختم ہوئے کہتی۔ صرف اب یہ امر فیصلہ طلب تھا کہ ہندوستان کی جانب سے تبت میں داخل ہو کر اسے یا نہیں۔ اس پر کیا چین نے گورنٹ ہندوستان کے پاس چند تجاویز پیش کئے تھے بھی تھیں کہ اس آئینہ تبت کے دو نائب اشروں نے "انباؤں" سے ایک شکستہائی نامی انتقال کیا اور محالہ وہیں رک گیا ہے۔

فوجیوں اور وادوہانہ ہوئی ہے وہ کچھ جوری کچھ نہیں ہے جو ریاستے نروب اور ریاستے گول کے وادوں کے تبت واقع ہے۔ مگر چونکہ فوج کی صحت کی حالت ابھی نہیں سیکھ کر وہ علاقہ قریب ایسا غیر آباد ہے۔ پانی دیاؤں کا شور ہے اور زخموں اور گھاس کا نام نہیں اس لئے حکم دیا گیا ہے کہ باقی فوج مرتضیٰ یا ناٹک میں قیام کرے۔ چنانچہ دوسری جمیٹ سکھان اور ایک دو ایک دوسری پنجاب کیوڑی کا ناٹک میں مقیم ہوئے اور پانچویں پنجاب جمیٹ اور ایک دو ایک تیسری پنجاب کیوڑی نے مرتضیٰ میں مقام کیا۔ ساتویں پنجاب موئین باڑی اور ۷۲ ویں پنجاب انقشتری کچھ جوری کچھ نہیں ہے۔ فوجیوں کا نام نہ تھا کہ جنرل کو ایسا ہر شا کے کچھ درمیں پہنچ گئے۔ جنرل ہماڑی باڑی پہنچ گئے اور نمبر وکل پہنچ گئے۔ ہر ایک کے ہمارے ایک کپنی ہندوستان رگٹ کی ہے۔

۲۹ ستمبر الہ آباد کے سار سے معلوم ہوتا ہے پاؤں کو تبا ہے اشقم علیان کے متعلق جو شکلات پیدا ہوئی ہیں ان میں جس قدر ان افواہ کا حصہ ہے جو اس کو بددوستی ہیں اسی قدر سرحد انگریزی کے اس طرف کے لوگوں کی سازش بھی شامل ہے۔ بعض بہت نحس افواہ ہیں ان سازشوں کی نسبت شہر ہمدردی ہیں۔ حضور بات اور اگر وہ میں جب ہمدردی زنی ختم ہو جائی تو ان افواہوں کی نسبت ختم و تفتیش کی جائے گی۔

جنرل کی بابت جو خبریں اس وقت تک پہنچی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ پہلے تو افغان لوگ کہتے ہیں افضل الملک ہر جنرل کے چھوٹے بیٹے کے اپنے باپ کو مار کر تخت حاصل کر لیا ہے۔ مگر افضل الملک نے جو میوٹ گورنمنٹ ہند کو بھیجی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دل کی بیماری ہے کہ جس میں وہ اب خود سے سو مبتلا تھا مگر کیا ہے۔

منہ کی ویسی یاستن اور والیان ریاست کی چند حکومتیں ۱۵ لاکھ ۹۰ لاکھ ۸۰ ہزار روپے مل ہے اور ان کے آبدی کے انگریز علاقہ کہلاتا ہے اور ۱۵ لاکھ ۸۰ ہزار روپے مل ہے۔ سو کروڑ ۶۰ لاکھ آبادی کے ویسی ریاستوں کے تحت ہے۔ ویسی ریاستیں ہندوستان میں ڈیڑھ سو سے زیادہ ہیں۔ اور ان کے علاوہ کئی سو چوبیسویں تیسری زمیندار یا ان علاقہ دار یا ان ہیں۔ گورنٹ ہند کی ایک دوت سے حکمت علی علی آئی ہے کہ کوئی فیسی یاست جہاں تک جوئے کے مالک کسی میں ملتی ہوگی اسے اسی لئے دالہ والیان ریاست کو تبت کے لئے کی اجازت دے رکھی ہے۔ اگر کسی مالی ریاست کو کسی بی خطا میں سرحدوں کو تبت کیوڑی کیا ہے۔ ایکے اقتدار کم کئے جاتے ہیں یا اور کوئی تجویز کیا ہے کہ جس ریاست جہاں رہے اور گورنٹ کا بھی مشابہ ہو جو اسے۔ مثلاً جیہ سابق گاگو اور دوہ کے انگریزی ریڈیٹ کوڈرونی کی سازش فاش ہوئی تو اس سے ریاست کو کوڑی زوال پہنچا۔ البتہ راجہ دوسرا بھٹا لیا۔ کٹیر کے انتظام میں جب بہت نقص نظر آیا تو ہمارے کے افتادہ اس کے خلاف سے لے لے لے اور سٹ کوئٹل کے متعلق ریاست کے نظم و نسق کر دیا گیا ہے۔

غرض گورنٹ انگریزی ویسی یاستوں کی سبب دی اور سبب دی سے بنیست انگریزی اور برادری کے زیادہ خوش ہوتی ہے اور بھی گورا نہیں کرتی کہ وہ ان کی عاویہ غلام دار کھا جاسے۔ چنانچہ والیان پت کو زیادہ لایق اور دانشمندان بنائے گئے ان کی تعلیم کئے انگریزی تاتین مقرر کئے جاتے ہیں۔ مثلاً چھ منظر ہوتا ہے کہ وہ ان کو بعد جیہ سندریات پر بھیجے گا تو انگریزی تعلیم و تربیت کے ذریعے ریاست کا انتظام بہت عمدہ کر سکیگا۔ ہم اب بات کے خال میں لگا کر ری تعلیم سے ہماری نامی اور علاقہ کی حالت پر پراہسان کیا ہے۔ اور چائے تھا کہ وہ ان والیان یاست پر بھی بہ تعلیم ایسا ہی انگریزی کیونکہ ان کے ساتھ یہاں میں ہم گورنٹ کی کوئٹل کو تبت کا کامیاب ہے۔

میں نے ریڈیٹس میں جو ان رجمن اور انگریز رشتہ داروں کے تعلیم کے لئے ایک فوجی یا مہاجر کا کالج کھول دیا کہ میں قائم ہے اور کہا گیا ہے کہ ان کے سے بعض بچے لائے گئے ان کے میں کئی ریاستیں ہوتی عمدہ انتظام کا نمونہ ہیں۔ مگر پنجاب میں ہم حالت باکل اسکے برعکس دیکھتے ہیں۔ اس وقت تک میں جو ان والیان یاست پنجاب میں انگریزی تاتین کے ذریعے تربیت پاچھیں۔ اور ایک بل فوج کو بھی ایسی تعلیم حاصل کئے ہیں جو ان والیان یاست انگریزی تعلیم کے بعد بہت

اپنی ریاستوں کو نام کو تبت میں کچھ تو ہیں مگر ریاستوں کو موجودہ حالت ان کی نشینی کے ہمارے پہلے کی کوئٹل کے لئے یعنی کیا سے بہت تر ہے۔ اور انتظام بھی بہت ناقص ہے۔

مثلاً ریاستہائے ہلیکان میں ریاست پٹال کے نو جوان والی کو صرف اکتوبر کے مہینے میں اختارات ریاست ملے ہیں۔ اس تقریب پر لاڈلہ جہاد بالقاہ ریاست کے گیسٹر کے حضور میں جہاد ریاست کی گول کا اسکاں خدات کے غرض میں جو نو جوان والی ملک کے منور کی زبان میں انتظام یاست عمر کی سے کمال رہتے ہیں میں اسی تین شکریہ ادا کیا۔ سمجھا۔ کہا جاتا ہے اس وقت جہاد ہمارا جہاد صاحب نے سخت شروع کی تھی کوئٹل کے زیادہ کا خزانہ ریاست پر تھا اور ہر جہاد کا سین قین کوڈ سے زیادہ روپیہ ہوگا۔ لیکن اس کے بعد ہمارے کئی خانیون اور انگریزی طرف سے شہادت کی عادت نے خزانہ جلدی ہی خالی کر دیا۔ چنانچہ پچھلے دنوں جب تعہد ریاست پر ہوا تو جہاد روپیہ کی قلت کے ٹیکا کھا جگے کوڈ کے انتظام میں التوا کیا گیا۔ اس میں شک نہیں کہ میں بھی لاکھوں کے ہمارے ہونے کو تبت دوا کا عرصہ لگا رہا ہے اطلاع ملی تھی کہ میں ہمارے فوج کی تحہ بھی اسی لئے نہیں ہی کر دیتے۔ باہر سے تحصیل ہو کر نہیں آیا۔ اگر آخری خبر بالکل صحیح ہے تو کتنی ہوسا کا مقام ہو ہمارا جہاد بٹک بہت اچھا تعلیم یافتہ ہیں انگریزی بھی خوب دل لگتے ہیں مگر انگریز ہاری کی وجہ سے انتظام یاست میں کوئی ترقی نہیں کر سکے۔

ہر قوم میں کچھ بھی اور کچھ بھی ہیں ہوتی ہیں اور سطح انگریز اس کلمہ بری نہیں۔ لیکن انگریزی بھی عاویہ بہت زیادہ اور بہت عاویہ۔ لوگ ڈٹ کر اپنا مرض منہ ہی خواہ قلم سے ہو یا شہر سیاہ و اس کو لوگ ہیں۔ بھیتنٹ گورنر اور گورنر جنرل اور کما ڈر تحف جو بلحاظ قدرت اور دے کے کئی والیان یاست میں جو ہر قوم میں اور خدا کو افضل سوا دل کے ہمارے سالانہ عیش و نشاط طاعتیہ ہوتے ہیں انہیں کام کرنا یا کام کرنا یا اسباب کی طرح مستعد ہوتے ہیں۔ یہی پچھلے دنوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ جہاد تھا کہ عرصہ شغل غریبی کے خزانہ کے متعلق انہیں سرکاریوں کی سبب کرتے ہوئے کیا بات سمجھ رہے ہیں۔ اس کیسٹری اور ڈیٹنڈون جہاد و اس کے ہمارے صلح کر دی۔ اسکا نام ہمدردی کی حکومت و عیش رستی۔ شراب چوری اور کام طلبی کا جو گورنٹ انگریزی تعلیم نہیں ہے۔ اگر ایک ہمارا جہاد کھوڑا اور یو بہت بھی کہیں کہ میں تو اس سے ان کی فائز کرڈٹ ہوئی ریاست کو اس کچھ فائدہ نہیں۔ مگر یہ انصاف کی بات ہے کہ وہ الی یاست صرف خوشامدی ہمارا دیکھ کر کہیں کہ خدا اور نعمت اور حضور اور سبب کے لئے ان کے خوش ہو گا کہ ریاست کا حق اس سے لیا گیا۔

ایسا مگر نہیں ہو سکتا۔ اگر الی یاست شکل پر کسی نمونہ بہت حل میں بیٹھا ہوا عیش و لذت ہے تو اس کو ضرور خیال ہونا چاہیے کہ جس روپیہ سے کوئی غرت عامل ہو وہ لکھ رہا ہو مفسد سبقت کی پسند کی کامی سے ایک حصہ ہو کہ جس کے لئے انصاف اور حفاظت ہم پہنچا گیا ہے۔

عجیب و غریب

چیر من بونٹہ جہن من توی ان ایسے بیکے باؤسے میں
 نیسی اس مان میں بوسے لوگ جاتے ہی نہیں۔
 شفتا لو کی سید الیش۔ شفتا بوسے آؤ کا درخت شفتا
 سے معلوم ہوا ہے ایشیا کا مشرق میں ہے۔ سکندر اعظم مسیح علیہ السلام
 ۲۵ سال بائبل یا شاہ اس سے بھی بیشتر ۱۸ سال بائبل میں شہنشاہ
 یورپ میں گیا ہے۔ کیونکہ اُس کا مہم صنف تہذیب فریض اس
 رخصت کا ذکر کرتا ہے اور اس کا نام پر یہ کیا بیان کرتا ہے کہ
 باہمی کا ایک دروازہ یورپ میں۔ یہ مقامات سو ایا
 ٹول اور یورپ میں ہم سے گماہمی کے پیچھے ایشیا کے دور کا
 کی کواری فریکان یا تھون میں بریتون کی شافین سے ایک جہا
 بنا کر ان عورتوں کے گرد من جاتی ہیں جنہوں سے سال گذشتہ
 ہی میں شادی کی ہو۔ اور اس کے تحت اور طرح بری سے متعلق
 جہز پرانے زمانہ کے سفر شدہ فقرات میں سوال کرتی ہیں۔ یہ یورپ کا
 صاحب خانہ کے دروازہ کے سامنے دو قطار بیان نامہ میں ہوا جاتی ہیں
 اور تب وہ ان کے درمیان سے ان کے اس شفا کے سال گذشتہ
 کا انبار کرتے ہوئے گذر جاتی ہے۔ گھر اس شان میں۔ یورپ کا
 شافین دستہ آہستہ سکواہی رہتی ہیں۔ گویا اس امر کی سزا کے
 لئے کہ وہ شجرہ کو جہز کر دتیں کی جماعت میں جاتی ہے۔ تب
 وہ ان کو گھیر کر ہم توین دیہی ہے جو وہ ایسے ایک قدیم
 جمع کرتی ہیں۔ اور تمام کا وقت وہ اس جہزہ سے ایک خوشی کی
 دعوت دیتی ہیں جن کا ان کے تمام ایسے نوجوان اس کے جو
 شادی کے قابل ہوں جمع ہوتے ہیں اور وہ تمام خوب عیش
 سے گذرتی ہے
 انگلستان کا ڈرھیا لاؤر بری۔ ایک دلچسپ بات ہے
 کہ وقت میں ہڈیوں میں دروازے انگلستان میں صرف لاؤر سالہ کی
 کو کیا ایسے دیر گذرے ہیں جو ڈرہی رکھتے تھے وہ سرگھڑ
 لاؤر بکشیڈ۔ لاؤرسل۔ لاؤر پھرسل۔ لاؤر ڈربی۔ لاؤر ڈرس
 سر بریڈ۔ ٹروک آف ولنگٹن لاؤر ہون غیر ب کے سب
 صرف ہرچین رکھتے تھے۔ اور ڈرہی مڑو استے تھے بلکہ بعض
 شکر کا دیہوں کی طرح مچوہن کا ہی عفا یا لیتے تھے۔
 آئی ہے ڈاکٹر ان میں سینک ہیک۔ ہیک ٹی کے
 تمام ڈاکٹر آئیے تو گیارہویں آئیے رکھتے ہیں اور چار سالہ ڈرہی
 سالہ کے ہوا عات رکھو اور ان کو دیہی بلکہ جن کو گیارہویں
 ہر سال ایک ہفتہ رکھو ان کو ایک سال کے بغیر کسی سے حصہ نہ لے۔
 شکر۔ یہ دیہیوں کے ہاں ہے کہ شکر ان ہوا۔ یا دیہی کا
 پیچہ ہل یونانیوں کے چلیا اور شہر ہل اور اسے قبل
 اور ہر سال کے ایسے۔ شہنشاہ کا

اور دولت کی حاجت بھی نہ ہو اچھا دو کا فائدہ
 کہ نہ تو حاجت تلم نہایت ہی مفید ثابت ہو اور یہ سب کچھ
 پہنچائی و اگر تیس بیس روپے کو بیس چھتر جی چار سو بیس چھتر
 کہے اور ہر تیس بیس روپے کو ۱۵ روپے سے زیادہ نہیں
 حاصل کر سکتے ہیں گو عدالت کے فیصلے کے لئے نہایت
 سہاٹی ہوگی مگر فیصلہ ہونے کا کہہ سکتے ہیں صرف یہ صریح
 ہو کہ محصول و دیوہ دیکھتے ہیں ۶ روپے
 کا اٹھان دینا اچھا نہ ہو رہا
 ضرورت کے لئے
 مولانا حسین

کارخانہ پمپہ اخبار لاہور کی بالقصور
ناور شہر سی ۹۳ء

محبوب الامثال
پایع را با لون از دور - فارسی - عربی - سبائی - انگلیزی
کی هم مشایب از دم معنی شرب الملکین مشایب خود و نوین
نیت کی که می بین قیمت عذر - و غیره بسیار لا موردی میسختی است

پانچ روایوں پر ازاد - تاریخی - حرمی - سچائی - علمی
کی ہم مشابہ اور ہم معنی عربی المثلین مشابہ اور نوہین
جس کی گامی میں تفت عذر و فریبہ اخبار لامور و سحر و سحر ہے

حلول

کراچی (۱۲) ستمبر - ہر صفحہ کی انتظام کچھ اچھا نہیں۔
 ہفتہ ۵۳۰ آدمی کی جان لیکے۔ اور انیس سو آدمی کو کراچی
 کراچی سے ہٹا کر اب قائم کیا ہے۔ اور اس کا قیام مقام بخارہ درون
 میں ہے۔ چنانچہ کچھ عیسائی عجیب جانور (شور کے سوا) کل دیے۔
 ضعیف اور بے قدرت ہیں۔ مادہ شہر سے لے کر پلوٹھی انڈس
 دے رکھے ہیں۔ یہاں قانون کی کچھ شخص نے شادی بھی کی
 ضیافت کرنی ہو۔ وہ پہلے پلوٹھی کی اجازت حاصل کرے۔ کیا
 باڑی میں ایک بندہ کھڑی اور عورت سے ملا ہوا تھا۔ اس کو
 اس کی اپنی عورت نے ایک اپنی عورت سے جا کر چارہ جوئی کی۔
 بہتی تھی دھن کے ٹپکے لے کر اسے تعویذ دیا۔ تقدیر اور آدمی بیاہ گیا۔
 ضعیف ہو گا تو اس کا بچہ خور کے ساتھ سے جائیگا خیال پیدا ہوا۔
 تعویذ کا نام بھی لیا گیا تھا۔ آخر ان کا نشان ہو گیا۔ جو بھی
 حال کار اس کے چہرہ پر تھا۔ یہی کو بیاہ دیا۔ پہلے سے اس سے
 پہلے کی سہ ماہی پر یہ تھا۔ پہلے وہ ایک کھیت پر ایک کھیتی بڑی
 شہر میں تھی۔ کھیت و موقوفوں میں نہیں ہیں۔ یہ عمر کرتا رہا ہے
 شہر میں ہی ہے۔ رہنے پر چند روز تک تو باطل چھ نہیں چھایا
 اس کے بعد پلوٹھی سے تیار کر اب حرف آہ یاد دو آدمی کو خاک ہے
 بار بار پلوٹھی کو پلوٹھی پر مقرر کر کے صنف کے سبب حاضر ہو سکتے
 سے اکثر روزانہ کوئی کوئی جینا کچھ حوالہ میں ہیں۔ بہر حال یہ
 دیا ہے شور مچا۔
 تیسری کی طرح بارش تو نہیں ہو۔ گیارہویں بارش اور تیرہویں بارش
 باعث خوب خشک رہتی ہے۔ (راہم غازی)

ضلع امرتسر میں صیغہ مال کی اصلاح

امرتسر کے صاحب آدمی کثرت بہادر شہنشاہ مال کی اصلاح کر کے ہوت
 اپنے ضلع میں جو خیر خواہ اور عاقل اور ثابت ہو رہے ہیں جو خطا
 سال وان میں صرف حجت کے نام کی خاطر اس ضلع میں غریبوں کی
 ہیں اس انتظام کی لکھنیاں اب میں شاید کوئی ضلع ہوگا۔ یہاں کی
 خوش نصیب رعایا اہل عرض کچھ کچھ نقل و حرکت لا لائیں اور تباہ
 ماہی گری۔ انکھوات۔ صرف درخواست ہو کر ہر گاہ کے اور ان میں
 سے وہ بھی قریح حاصل کر سکتے ہیں۔ انکھوات میں جانا۔ تکلیف مسرت
 قضیع اوقات خرچ پہچا۔ تشدد اہلکاران اہل ماہرین نہ رہا۔ پہلے
 اس ضلع میں اس سبب جو جو پیش کی فرحت اور وثیقہ نویسی اکثر
 دیکھی تھی کہ اس کے لئے حکم جولہ ساری کام قیامت کچھ نہ تھا
 اب لائیں اس کا انتظام علیحدہ کیا ہو گیا۔ اب لائیں اور وثیقہ
 نویسی نہیں کر سکتا۔ اگر اسی ایسے عدل و انصاف کے انتظام میں
 کچھ شکایت بھی ہوتی ہے۔ وہ کیا ہے لائیں اور ان کے انکھوات
 ہیں وثیقہ نویسیوں سے تحریر وثیقہ کی اجرت میں کچھ حصہ نہ لیا
 جو غریب اس کا سبب کسی دوسرے وثیقہ نویس سے لکھا جاتا ہے
 تو لائیں اور انکھوات میں وثیقہ نویس سے لکھا جاتا ہے جو کرنا ہے۔
 اگر وہ ماسے تو اس سبب دیکھتے ہیں ہمارے جیسے حوالے یہاں کے
 عدم موجودگی کا فائدہ نہیں لے سکتا ہے۔ اس کارروائی سے غریبوں
 جو اکثر باطل اور کائنات کا پیشہ ہوتے ہیں ایک قسم کی نصیب اہلکار

ہیں۔ ان میں جس جگہ ڈاکٹروں میں بہہ کا فائدہ کتنا ہے ان
 کے خوش قسمت لوگ ہر وقت جب بھی جاننا فرید کر سکتے ہیں۔
 مگر افسوس ہے تو یہ ہے کہ اس ضلع کے اکثر ڈاکٹری سنا ہے
 کہ اپنے لائیں ہمارے ضلع کو چکے ہیں۔ اصل جہ تو یہاں
 نہیں استقرار پاتا ہے۔ اس شہر کے ملازمین نے اس
 بزرگ لقا کے لئے کھینچے جس میں لائیں انعام آیا تھا۔
 محصول دینے کے سبب انکار کر دیا تھا۔ جس میں ان کے
 لائیں ضلع ہو گئے۔ مگر یہ وہ مقبول معلوم نہیں تھی شاید
 اور اہل ہر کوئی کو پیشہ قرار دے مقرر کر دیا۔ اس طرح
 لائیں اور کو جائے عام کمیشن صنفی صنفی کے عاقل صنفی
 اتنا ہے جس کی عرض میں ان کو چاہیے وہ کا اس کا اس کا اس کا
 سرکاری خزانہ سے عطا ہوتا ہے اور اس میں کتنے کتنے روپے
 خزانہ میں بھی کافایت اس سبب لکھا ڈاکٹر کے رستہ ہوا کرتا
 ہے محصول و کمیشن کے سبب اس پر عاید ہوتا ہے کہ بعض
 نہیں کہ ان کے نام لائیں بزرگ آیا ہو اور ان کو محصول
 انکاری ہوئے ہر ضلع کے ہوں ہر حال کوئی دھڑک رہا ہے
 ڈاکٹروں میں لائیں نہیں رہے تو کثرت تکلیف اہلکار
 ہیں۔ ہر شہر ان اکثر بابت دار و مضابطہ کارروائی کرنا ہے
 قریب موقوفات میں تمام دن فخر کیا رہتے ہیں جس کی کو ضرورت
 ہوا دن ملا وقت ہمارے قریب رہتا ہے۔ امید ہے کہ کثرت
 یک صاحب بھادر پوٹھا شہر ضلع امرتسر کو لائیں عطا فرما کر
 اس نجات کو بھی جو ضلع کے اکثر حصے میں پائی جاتی ہے جلدی
 منع فرما دیجے۔ راہم غازی کا طالب۔

پیشہ اخبار کی تعصبی

بعض تالایوں نے پیشہ اخبار پر یہ ادوام لکھا ناشرین کیا کر
 کردہ تعصب ہے اور آریہ بیایوں کی مخالفت کرتا ہے۔ ان کو
 واضح ہو کہ میں اس خبر کو منہ زور کا اخبار کہوں تو بچا ہوا کہ کوئی کہ
 اس لئے ہر ایک موقوفہ وقت کو فکا اہل منہ کی بڑی قابل قدر
 کی ہیں۔ حال میں ہر دور کا میلہ منسٹر کرنے کے برخلاف
 جبر و زور سے اور جلدی سے پیشہ اخبار لے مضاف میں شایع
 کئے ہیں شاید یہ کسی نے کئے ہوں اور دیگر موقوفہ پر منہ زور
 صاحبان کی شکایت کو طبع کرنے میں بھی بہت کچھ کو کہا جاتا
 مفصل ذکر کرنا اس موقوفہ طول ہو جاوے گا۔ مگر افسوس ناگ ہے
 کہ وہ خدات شاید یہ بہاؤ کو نااہل ہوں اور اسلئے وسیلہ ہوا
 کے برخلاف بھتا اون کے عقاید کی مخالفت ہوگی۔ اب میں
 آریہ اخباروں کے دریافت کرنا ہوں کہ کیا بھی جی اوں کے کہ اخبار
 میں اہل اسلام کی دینی یا دنیوی تائید اور دہائی ہے۔ اگر انہیں
 اور ضرر ہے کہ انہیں تو شہر میں بات سنے کو یہ اخبار کو تعصب
 کہا جاتا ہے۔ اس لئے ان کو ان کے جواب میں اعلام احمد صاحب
 قادیانی پر نالش کرنا اوں کے ساتھ لکھا (حساب کتاب)
 کر کے لئے بھی کچھ دیا ہے کہ یا کوں مسلمان استدر افتخار
 بھی نہیں کھتا کہ اس کے ہم نسب کے اخبار میں اس کی رسالت
 بھی شایع ہو۔ ناظرین خود انصاف فرمیں کہ تعصب کا کھرباں ہے
 نہ قسم فادوں کا دشمن۔

دنیا میں سے ٹراکون ہے

ہر مختلف قیالات نے کئے ہیں کوئی کتاب ہے کہ دوسرے کو
 تکلیف دینا ہے بڑا گناہ کوئی کتاب ہے خدا کی نافرمانی
 کرنا ہے بڑا گناہ ہے کہ اس کا اپنی اپنی سمجھ کے موافق لکھا ہے۔
 میرے نزدیک سے بڑا گناہ ہے اپنی عقل کو کام میں نہ لانا ہے کہ
 اسی باعث سے کل گناہ سرزد ہوتے ہیں۔
 کہتے ہیں کہ تھو باؤن کا ناما جہم کو درون میں نہ رکھنا سستی اور
 کاہلی ہے اور برتن لے اپنی کتاب اناؤمی کو فیکٹیل کو میں
 لکھا ہے کہ سستی روح اور جسم کے لئے ہم قابل ہے۔ اور
 تمام شرارتوں کی قادیان ہے اور تمام برائیوں کی ماں ہے۔ جیسے
 غیر متحرک دریا میں کتبے پیدا ہو جاتے ہیں اس طرح سستی بھی
 آدمی کے خیالات کو شرارتی ہے۔ مگر کتبے سے زبردستی عقل
 کام میں نہ لانا ہے۔ برتن کے قول کے لئے واسطہ ہے
 مرنے والا تھو باؤن نہ مانے سے مراد ہے کہ میں نے کیا عمر دیات ہو کر
 ہر گناہ اس لئے کہ اپنی عقلی خیالات میں آویں جو عقل کو سرزد
 نہ ہوتے سے ہوتی ہے۔ کمالاں ہیں اور دیگر تمام مفقود غریبوں
 ذہن کا اڑش کے سطح سے بھی رہتی ہیں کہ اپنی زبردستی عقلی
 جو تمام لائق سے فضل ہے اور عقلی غرت جو کل موقوفہ دینا ہے
 ہرگز بزرگ حاصل نہیں کر سکتے۔
 میرے ایک بزرگ اور مقدس فاضل کا مفقود بزرگ کہ یہ لکھا ہے
 بڑا گناہ اور سب سے بڑی سستی اور سستی عقلی اپنی عقل کو کام میں نہ لانا
 بعض آدمی ایسے موافق ہیں کہ اس سے میں جن عقل کام میں نہیں لاتی جاتی
 گریہ اپنی عقلی معلوم ہوتی ہے کہ کوئی کہہ کر کام کرنے سے نہیں فروری
 ہے اول عقل کو کچھ کیا جاتا ہے۔ دینا میں کوئی جی ایسا موقوفہ نہیں دیکھا
 جاتا جہاں جگہ جگہ جو کچھ لکھیں بڑے کتبے کسی اور کو اختیار کر لینے کی
 ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ اگر کتبے سے سنا ہے کسی سے کو تسلیم کیا جاتا
 اور عقل اسکی صداقت کو تسلیم کرتی ہو تو گو زبان کے لئے وقت اس کے
 اعتقاد کو تسلیم کر کے اتفاقا کہیں اور کرتے ہیں مگر دل میں سیدھے
 سار تباہ اور زور سے اسکی سچائی کا یقین نہیں ہوتا۔ نہ یہی بالو کو
 جی اگر انجری سے تسلیم نہ کیا جاوے اور اسکی سچائی اور حتمی کو
 خود بار دل نہ معلوم کرے کہ تباہ ایمان بھی ڈالو اور دل رہتا ہے
 اسلئے غراہ مذہب کی صداقت تسلیم کر چکے لے خواہ دنیاوی یا
 جائے کیلئے خواہ کوئی موقوفہ کو ضرر کام میں لانا چاہے۔ کہو کہ
 اگر کسی شے کو ملا جو کچھ تسلیم کیا جاوے تو طوطے اور انسان میں
 کچھ تفرق نہیں ہو سکتی۔ ایک بڑے منہ زور عقلمند کا قول ہے کہ یہ
 کی بھی باؤن کو کو عقل اول ظاہر کر کے کہ کوئی ظاہر ہونے کے
 اسکی انجائی کو تو ضرور تسلیم کر لیتے ہیں اگر ہمیں تسلیم کی بھی
 نہ ہو تو ہمارے نزدیک تکلیف شرعی عیث اور غارت و تباہی مفقود
 ہو جاوے۔ سارا انسان کو ایمان کی تکلیف ایسی ہو جی کہ کسی جاو کو
 صنعت اور محنت کی تکلیف سارا اندر کا خدا کی ایسی تکلیف
 عقل کو کام میں نہ لانے سے انسان کو جی صنعت ہو جاتا کہ اور
 اشرف طاقت کے استعمال نہ کرے۔ یہی وہی تباہ اور برباد کر دیتا
 ہے اور جیسے اشرف طاقت ہو جیے اور دل اخلو قات ہو جاتا
 ہے پس ظاہر ہوتا ہے کہ عقل کا کام میں نہ لانا سب سے بڑا
 گناہ ہے۔

روسے زمین کی خبریں

(ہندوستان)

کلکتہ میں ایک روسی بیوہ دن دوکانوں سے نیک شخص کو خریدتی تھیں ہزاروں روپے کی مالش شادی کا وعدہ تو دینے کے لئے دیتی ہے۔

۵۔ گت کو مہاراجہ بہادر مناد کرنا اور ان کے بیٹے کو اپنی کشت سے ۱۰ سال کی عمر میں منتقل کیا۔ اور ان کے بجائے ہلاک کے قتل کی خبر ان کے کوئی ناکل شاخ کا بیٹا بڑا ہو گیا۔

نئے راجہ صاحب دلاس پور پورٹی کے اندر گر جواب ہیں۔

ہم نے بہت خوشی سے اس خبر کو سنا کہ مولوی شی صاحب نے اپنی برائیتوں سے علیحدہ ہو کر پنیگا سلطان عبدالحمید انام سے بوجہ ان کے لئے درجہ حرارت کے درجہ چہارم کا تہ عید عطا ہوا۔

مہاراجہ سنگھ ڈاکو کو چھ روزہ سہلکندہ کار مشہور ڈاکو ہلاک کر کے ایک ہزار فائدہ سے عطا کر گت کو ایک رشتہ دار سے ہوا گئے ہوئے کہ جس کو پولیس نے محصور کیا ہوا تھا گولی سے مارا گیا۔ اس شخص سے سرکار نے وعدہ کیا تھا کہ اگر گناہ اور ڈاکو کو دو دو سو روپے کو ان کے اپنے زمین مدد سے اس شرط پر اس کی جان بخشی ہو سکتی ہے۔ مگر ظاہر ہے اس وعدہ پر اعتبار کرنا۔

اممالک غیر

جاپان میں زمانہ عراقی کی تعلیم عام ہو رہی ہے۔ کراچی سے جا کر اسے جہازات پر سفر میں کوثر میں بٹھائی گئی ہے۔

شکاگو کی مالک ٹائٹس کے شاہ کیلئے نہ دیں گلی اپنے دیواری پیرا کر کے لئے ایک مہم بائیس دن کی تیار ہوئی۔

فلسطین کی ایک جماعت خمدان نے وزیر خمدان کے لئے خمدان میں کریم سے بنائی اجازت حاصل کی۔

سٹوڈنٹس مین ماک برازیل میں بھی شکاگو کے موزیک ڈانک ڈانک ناٹو اس ملک کے دیانت کی چھٹی صدی کی یادگار ہیں۔

ہیں کاگرس بیتہ وکیل جہن کل ماک یورپ اور کریم کے دکھائیں ہو کر تیار ہو چکے ہیں کہ اس طرح دنیا میں جنگوں کی خبریں ہی کاغذ پر ۱۱ اور صلح سے کل اور سلطنت ہے پاپا کریم سال ۱۸۹۲ گت کو برن میں ہوئی تھی اور ٹائٹس کی مگر کوئی چیز نہیں پاس ہوئی تھی۔ یہ بھی قرار پایا کہ تین سال اسکا اعلان شکاگو میں ہو۔

جاپان میں ایک برقی روشنی کی کپٹی قائم ہوئی ہے جس کا وعدہ دیہات میں روشنی پہنچا دینا ہے۔ اس وقت کارٹون میں برقی روشنی کی کپٹیاں ہیں۔

ترکی میں پیداوار لیشیم کو ترقی دینے کے لئے وزیر مال نے نوٹ کے تحت کی کاشت بڑھانے والی سرکاری خدمت کو جو اسے قرار دیا ہے اور اس کے چاندی اور سوئی کے نئے بنائے گئے ہیں۔

روس کا اخبار نووی دریا امید کر رہا ہے کہ بائیکا معاملہ انگلستان اور روس میں صلح سے طے ہو جاوے گا۔ وسط ایشیا میں سپر دو ملٹینیم ماسکٹ کے سلوک سے رہیں گی۔

خبر بھی ہے کہ امین پاشا نہایت عاجز اور ادا البرٹ ایڈورڈ نیافر اسکے کنارہ پر عربوں کے سہارے پڑا ہے۔

جب تک مدینہ منورہ وہ نہیں آسکتا۔

روس اور چین کے درمیان ایک عہد نامہ ہوا ہے جس کے مطابق روسی سفارتیں وسط چین اور سنگاپور اور پانچو یامین قائم کیا جائیں گی۔ تاکہ انگریزی تجارت کا بازار ان مقامات میں سر کیا جاوے۔

ایران میں شہر اصفہان میں ہفتہ چھوٹے چھوٹے یورپ میں ہجیم اور انڈیا زیادہ تر ایشیائی ہیں ہفتہ چھوٹے چھوٹے اور امریکی میں شہر ایک میں ہفتہ کی کئی اور دین ہر گز نہیں۔

دیکھئے میں میں ہفتہ چھوٹے میں ایک ہے کہ جبکہ شہر میں آئی تھی اور انڈیا ہے کہ اس کے قریب سر کوڑا چرا نقصان پہنچے گا۔

لوکل پرائیوٹ

حصہ دو سیرائے شہر سے اتھوڑ کے آفری ہفتہ میں روانہ ہوں گے۔

اضلاع پشاور پشاور شہر میں گورنر اور وزیر شہر دن سے شہر کے اخبار میں خبریں پہنچیں۔ اور پشاور میں ہفتہ بھی پہل رہا ہے۔

فریدیان کو سام ہو رہا ہے کہ جلد میں ہو گا۔

پشاور کو جو ہے کہ اس کو سپورٹیم بنی سکول آرکی تاریخ سے نہ کیا گیا۔

اسال ہفتہ کے خوف سے فوجی حکام نے میانہ رام لیلیا انڈیا کر دی۔

لاہور میں ہفتہ نہایت آرام ہے مگر بخاری وہ گر مہاراجی ہے کہ ایک گہرا ایک چھوٹا موٹا ہسپتال بنا ہوا ہے۔ بخاری کو لپٹا جاتا ہے کہ ہوا کر کے چوڑا ہوا۔

پرائیوٹ شیک آف انڈیا واقعہ ملی سے روپیہ واپس دینا بند کر دیا ہے (دیکھو)۔

سرحد شاوکی پولیس نے ایک مفرد قیدی کو لڑکھارایا جو گذشتہ گت میں جیل خانہ سے بھاگ تھا۔

بیاری کیو جس کے سپر آرہی ساج کا سالانہ جلسہ ہو گیا۔

لاہور کے دوکان چوٹا لال سوداگران کے سالانہ کانل بجائے دیوان داس بل رجم کے آئری جھڑپ مقرر ہوئی۔

ایک پور اسلامان جو چودہ تاریخ کو راولپنڈی میں یورپین لیڈیوں کی گاڑیوں کے نیچے کھلا گیا تھا تاہم کچھ گھنٹا کے ہسپتال میں مر گیا۔

جہلم کے بعض مقامات میں ابھی تک ہفتہ پھیلا ہوا ہے۔

پنجاب کے ۱۸ برس کے بڑے بڑے روٹیل قیادت ہیں ہفتہ چھوٹے۔

۱۸ اگست ۱۸۹۲ء میں ۱۲ اولادین کو لہر ۶۵۵۱ لڑکے ۴۲ لڑکیاں ۱۲۰ پٹنیں اور ۱۳۰ اموات ۶۰۰ مرد ۲۱۳ عورتیں ۱۲۰ بچے ہسپتال قیادت میں ۱۳ اموات ۲۲۲ فی ہزار بھی گئی ہے جو صوبہ کے باقی اوسط سے زیادہ ہے۔ صرف ہفتہ سے بڑے بڑے قیادت اور دیہات میں ۸۱۵ سے ۳۲۲ فی ہزار کی نسبت سے اموات ہوئیں۔

پشاور۔ گمہایت۔

بھل پور اور پٹنہ میں ترتیب ۱۳۰ ۱۱۵ ۱۱۵ ۱۰۵ فی اوسط اموات بہت زیادہ ہے۔

ہلاک پور میں لوہا کی سالگرہ پکی ہزاروں کے ہفتہ ہلاک ہلاک اور ان کے نام لکھ کر تلاتا ہے کہ سو کو مراد کے ایک صاحب کہ جس کو یاس وید وکنا لابی سب کے میں ہیں۔ چالیس دیکر روانہ کیا گیا۔ ہلاک پور میں بخار شدت سے پھیلا ہوا ہے۔

گورنمنٹ ہند نے حکم دیا ہے کہ وزیر کاو سے تان تک چربی پیری کی ریل کی پالیٹیں کیا جائیں اور نہ لائن ڈیڑھ آسٹیل فٹ کے قریب سڑک کے کنارے سے گولت کے بارے سے مقام ریل کے ایک پالیٹیں کیا جائیں۔

سرگرمی لائی پیر پیر سے شری جی ہندو بیروہ و قریب کے کنیا لال مرحوم (سابق ایگزیکٹو لاہور) نے شادی کر لی سرگرمی لال پیلے کا بیٹہ جہلم میں جو بغرض تعلیم و لایٹ کو سرگرمی لال جی بیٹے کا بیٹہ لیڈی ہیں جو اس عزم سے دلائت گین تھیں۔ یہ بڑی تعلیم یافتہ ہیں اور ایک ہندی رسالہ کی ایڈیٹر جی ہیں۔

یکم فصل الدین صاحب واپس بریلیٹے بیوہ ساجی ساکوٹ اتفاقاً کہتے سے اگر جان بحق۔ تسلیم ہوئے۔

راجہ بلدیو سنگھ صاحب دلی پوچھنے آئندہ اپنی پالیٹ کا فٹن تیار اور محفلوں کے ذریعہ سے وصول کرنا شروع کیا ہے۔

کیونکہ اس سے پہلے سال ہنگامہ و فصلوں کے زیادہ ستانے سے تنگ اگر پوچھنے کے چھوٹا عیاں تھیں جی ۱۶ ۱۷ ہوئی تھی۔

گورنمنٹ میں دیکھنے کی فصل کو خوب لکھی ہیں اور جیتے جی لکھتے ہیں جو پیر کرمان بھارے ہیں۔

شہنشاہ اکبر کے خیالات

ساری دنیا کے عاقل اسے مستحق ہیں کہ دنا کے کل مسلمان بادشاہوں میں شہنشاہ اکبر کو پیش و پیش قرار دیا جائے۔ اس کی سلطنت کو فقط ہندوستان ہی کو نہ سمجھنا چاہیے بلکہ دنیا کے ہر ایک ملک کو اس کی عظمت سے خیالات اس کے استیلا کر کے ہر ملک میں ہونا چاہیے۔

دنیا میں یہ قاعدہ ہمیشہ سے چلتا آ رہا ہے کہ جتنے بزرگ پر اہل کمال اور جہل کی نسبت ایک گروہ ایسی ہی کہتے رہتا ہے کہ کچھ اس میں بزرگی و کمال تھا۔ ان کی زبانوں کو بیان کرتا ہے اور جو میں میں عرب نکالتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ اس میں خود خیالات ان کے کمال سمجھنے کی نہیں ہوتی۔ ان کی خود اپنی نالائقی ان کا سبب کمال کو لایق جاننے کا سبب ہوتا ہے۔ اگر کی نسبت بعض خصوص کی رائے تک نہیں ہے۔ عید الخیر بدلتی ہے بہت سی جھوٹی باتیں اس شہنشاہ اکبر کی نسبت عداوت سے کہی ہیں آئیں اگر میں ان کے کلمات قدر سے بھی بڑھ کر میں وہ اندیش میں وہ کلمات اس کے تسلیم کر کے اسے شہنشاہ تمام ان کی زبان سے کہے ہوں گے۔ ان کو تو یہ نہیں کہ اگر افضل نے خود مجھ میں اور خوشوار کے سبب ان کو اپنے منسوب کیا ہو۔ اگر افضل ایسا بھی تو بتلائے کہ ابو الفضل کو ابو الفضل کہنے سے کیا ہوا تھا اسی شہنشاہ نے بہت سی باتیں اس میں کہی ہیں کہ وہ ابو الفضل کو کچھ نہیں سمجھتی۔ ایک جگہ کہ کافر کو کہتا ہے کہ وہ خوار کے خوار کی عین عین کی جگہ کوئی کہہ کر یہ ہندو نہیں بلکہ وہ جو کچھ میری طرف سے دیانت تھا وہ اسی کی نسبت منسوب کیا جاتا۔

ان کلمات میں جو اسے اپنے خیالات خدا پرستی۔ خدا کی نسبت ظاہر ہے میں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بڑا سچا اور دانا اور بڑا درست تھا۔

خدا پرستی خدا شناسی کے نسبت خیالات

(۱) آخر ہندو کے ساتھ جو آفریدہ کو پیوند ہوتا ہے وہ بیان نہیں کیا۔ (۲) اس میں بعض ہی کے سبب مخلوق کی سببی ہوتی ہے۔ (۳) ہر چیز میں ایک خاصیت پائی ہوتی ہے کہ وہ اپنی ذات متغیر نہیں ہوتی۔ دل میں بھی یہ خاصیت ہے کہ وہ خود ہی کے ساتھ گروہ و فساد سے محفوظ رہتا ہے۔ کسی کا ایسا دستور ہوتا ہے کہ کسی اپنی شادی ہو گا وہ اس پر کہتا ہے۔ بس اب میں بعض بڑا خوش نصیب ہو گا کہ سب چیزوں سے اپنے دل کو خالی کر کے محبت آزادی میں نکالے۔

(۴) جیل عزت آزادی میں مشغول ہو جاتا ہے تو کچھ کوئی نخل اس کو اس سے باز نہیں کر سکتا۔

(۵) تالاب کنوے کے درمیان سے مندرجہ بالا ٹھکانا جرتی ہیں اور پھر اسے رکھ رکھاؤ کی اور زمین باقیں کرتی باقی ہیں اور جس کے بیچ کبھی جاتی ہیں مگر ان کا دل ان کی عینوں کی نگاہ میں ہر زمانہ ہوتا ہے۔ پس جیسے حورون کا دل ان عینوں کے ساتھ ساتھ ہر قوموں کو یکساں ہوا ہے کہ وہ خداوند متعال کے ساتھ اپنا پورا دنیا ہی نہ نہیں رہیں۔

(۶) فیض از دہا سب پر کیا ہو لیکن بعض جہاں اس کا کم و ب

ہوئے تو وہ خود اپنی بے ہمتی اور ہنگام ناسیدی ہوتی ہے۔ جیسے کہ کوڑہ گار سے کوڑہ ٹوکیاں بنا کر اسے گراں میں جو خام و میندول ہوتے ہیں وہ اپنی بے ہمتی اور بے ہمتی سے۔

(۷) آزادی نیایش دل سے ہوتی ہے تن سے نہیں۔ ظاہر ہی سبب فقط سو سے ہونے کے چلنے کے لئے ہر وہ (۸) سب سے اول خدا تعالیٰ کی بندگی ہے جو کہ کسی ظاہر بات پر تیری نہ چڑھائے۔ تلخ دار کو علاج سمجھ کر خوش دلی کو مسافہ بی جائے۔

(۹) خود اس میں قبول کرنی کہ زمانہ آزادی کے خلاف کسی کے ظلم میں خود مندی پیدا ہو۔ لیکن بعض کتب کے گرد یہ نہیں ہوتا کہ وہ ذات بے زبان و حرف سوا نہیں جانتے بعض ان کے ساتھ میں اختلاف کرتے ہیں۔

(۱۰) نہ خواب میں نہ بیداری میں کوئی بے صورت کو دیکھ سکتا ہے لیکن خیال کے چر وستی سے وہ نمودار ہو سکتا ہے خدا کا خواب میں دیکھنا اس طرح ہو سکتا ہے۔

(۱۱) ایک طائفہ یہ کہتا ہے کہ خلاف رما کے الہی آدمی مل سکتا ہے اور اس طرح خود میدہ سے وہ مراد تلکاری سے خود ہم ہوتا ہے لیکن جو گاہ دل سے وہ جانتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرمان کے خلاف کوئی شخص کوئی کام کر ہی نہیں سکتا۔ وہ جو خود دل سے وہ اس طرح بتلاتا ہے۔

(۱۲) بعض آدمی جو حال اپنے چون کا نام رکھ لیتا ہے اور وہی بتاتا ہے کہ وہ اس نے نشان کا نام کہاں ہے۔ اس قسم سے اس شہنشاہ دور ہو جاتا ہے۔

(۱۳) خدا تعالیٰ ساری جہوں کو گھر سے ہونے سے پھر فلا کے

محال ہونے میں کون مانتا ہے۔ (۱۴) اہل عالم کو نیک و بد و خیر و شر کہتے ہیں وہ عنایت آزادی کی نیکی ہے۔ آدمیوں سے اس میں اختلاف پیدا ہوتا ہے۔

(۱۵) شیطان کی طرف سے بدی کو جانتا ہے وہ بے جان کے ساتھ اس کو شریک کرتا ہے اگر وہ راہزن سے تو اس کی رہزدگی کس سے ہو (۱۶) بہت سے آدمی ان باتوں سے پرہیز کرتے ہیں جیسے ان کا دل ناخوش ہو گا خدا تعالیٰ کی ناخوشی ہو گی کا وہ خیال نہیں کرتے۔

(۱۷) خواب و خواہش سے کہ خدا الہی کی جو جو کرین مگر بجا رہے آدمی ہی یہ اندیشی کے سبب اس منصوص کو نہیں سمجھتا کسی کے اس شعر کے موافق یہ قول ہے شعر خداوند سزا رسیدن و کار کردن است کہ تو مسعد کہ رسیدن نہ ہو خود (۱۸) کشاکش کار باری آزادی سے و البتہ جو اس کا قائل نہیں اس کا گوہر مسعد و خاک میں مٹا ہے۔

(۱۹) حسین صبر کے اس قول کا وہ قائل تھا کہ خود بینی و خدا انگری ایک دوسرے سے جدا ہیں۔

(۲۰) حیرت زدہ آزادی میں زندگی نہ چلے ہے پھر میں اس کا علاج نہ کر سکا۔

(۲۱) ہمیشہ وادار کے ہمال سے میں در پیورہ گری کرتا رہتا ہوں کہ اگر میرے خیال و کردار کو پسند نہوں تو مجھے زندہ نہ رکھے گا کوئی نافرمانی نہ زیادہ ہو۔

(۲۲) بڑی عجلت آزادی یہ ہے کہ آدمی اس میں ہر مندی سے

پر ہر کر کے کہ حسین دوسرے کو درہنچے۔ (۲۳) جو شخص اپنی خواہش انسانی کے برخلاف اپنے بڑی کرتا ہے وہ اس روش سے کشائش پاتا ہے۔

(۲۴) رضا مندی اور خوشنودی بڑی ہے۔ مذہب و ان اختلاف سے دل کو آمودگی نہیں قائل ہوتی۔

(۲۵) اکثر وادار پرست اپنی رولق اور گرم بازاری چاہتے ہیں اپنے پرستی اس کا مقصود اصلی نہیں ہے۔

(۲۶) جو شخص جسے اجازت چاہتا ہے کہ ترک دنیا کر دے تو میں کشادہ پیشانی سے اس کی درخواست کو قبول کرتا ہوں اس لئے کہ اس جہاں سے کہ جو انسان کو فریب دیتا ہے کہ غفہ خاطر ہو کہ اسے چھوڑ دیتا ہے تو اس کو باز رکھنا کار ناسیدہ ہے اور اگر خود فریبی کے لئے چھوڑ دیتا ہے تو اپنا پاداش پاتا ہے۔

(۲۷) پیروی اس کا نام ہے کہ وہ کوئی نہیں لے اور اس کا علاج کرے نہ کہ وہ کسی کو لمبا کرے اور گڑی اور دوسرے اور مہاجروں کے آواز سے کرے۔

(۲۸) رہنمائی سے مراد رہنمائی ہے نہ رہنمائی کی گواہی۔ (۲۹) مرید کرنے کے یہ سبب ہیں کہ بندگان خدا کو بندگی آزادی سے آگاہ کرے نہ خود ان کو اپنا بندہ بنائے۔

وہ اپنا حال اس طرح بیان کرتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آخرت کا خوف اس کے دل میں رہتا تھا۔

(۳۰) جب میری عمر میں بس کی ہو تو میں نفس لہو کا پر چھڑا سا ہوا تو ازاد میں کی ہمتی سے یوں دل میں درد پیدا ہوا۔

(۳۱) وادار کام خوش جیسے بڑے فتنے میرے سپرد کرتا تھا میں ان کے سامان کی طرف متوجہ نہیں ہوتا تھا خدا ان سے میری دل خدا کا خوف ایسا علیہ کرتا تھا کہ کوئی دوسرا خوف ہی نہیں سکتا۔

(۳۲) انوس ہے کہ میری گامی زندگی جوانی کی شائستگی کے ساتھ نہیں گزری امید ہو کہ آئندہ بزرگدی کے ساتھ زندگی میں علم و طر کے باقیں خیالات

(۳۳) مراد ان کی رزری عود کے سبب سے آدمی کو مراد ہے کہ اس کی فرمان بری سے سرنمائی اور رنگ زدا میں کوشش کرتے۔

(۳۴) آدمی اپنی خدا کو خود پرست اگر اس میں تالیش و دوستی ہے تو خود پیشا ہے اور اگر اپنے کے کسی شائستگی ترکی میں نہیں ہے تو خود رہتا ہے۔

(۳۵) جیسے کہ ہر انسان کا گری سے رنج ہوتا ہے ایسے خود ہی شائستگی سے اس کا علاج ہوتا ہے۔ بیاری تن کے خلاف ہے جب ان کے علاج میں خطائیں ہوتی ہیں تو بخوری خودی کہ ناپید ہے وہاں اس کا ناپا ہے مسعد و خطائیں ہوتی۔

(۳۶) طر کی بخوری کا علاج اس سے زیادہ کوئی اچھا نہیں ہے نیک آدمیوں کی محبت میں مجھے۔

(۳۷) آدمی پیش کی تیری کے سبب سے دل کے کام کہ مراد ہے بھوڑ دیتے ہیں اور تن کی فریبی پر کہ جان تو آزادی کا کپڑا کرتے ہیں۔

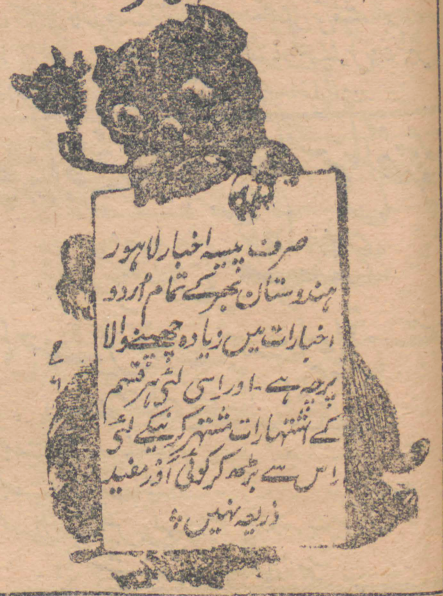
(۳۸) بہت سے آدمی اپنے متین عقل کا پیرو جانتے ہیں غور سے دیکھ تو عقل کے پاس ہی نہیں جاتے۔

(۳۹) جب آدمی کی لگائی کا غار ہوتا ہے تو ہر وقت

م. ۱۰. ل. ۱۰

مطبع خادم التعلیم نجاب نارکی لاہور میں غشی محبوب عالم ایڈیٹر و پرائیٹر کے اہتمام سے چھپا اور شائع ہوا

اشتہارات



صرف پیشہ اخبار لاہور
ہندوستان بھر کے تمام اردو
اخبارات میں زیادہ چھپنے والا
پرچہ ہے۔ اور اسی کی ہر قسم
کے اشتہارات شہر کریم کے ایک
اس سے بڑھ کر کوئی اور مفید
ذریعہ نہیں ہے۔

اشتہار حسب دفعہ ۲۸ ضابطہ دیوانی اجلاس سراشیئرنگ صاحب منصف صدر اول جاندر

مکمل ولد شام سنگھ ذات بنام دل سنگھ میٹھی سنگھ ساہیو
جٹ۔ ساکن ہزارہ تحصیل
جاندر۔ مدی
ساکن مسابیان تحصیل
آورد۔ مدی
دعویٰ صل مسودہ روئی تک مورخہ ہجری ۱۲۹۸
مدعی نے نذر دیو بیان حلفی ثابت کرادیا ہے
مذکورہ صدر عدالت تقبل میں سے گزرا کہ اس کے روپوش ہے۔
لہذا حکم ہے کہ مذکورہ اخبار شہر کریم کے ایک اگر مدعا علیہ
مذکورہ تقریر ۱۰ اکتوبر ۱۸۹۲ء حاضر عدالت ہذا ہو کر بیرونی مقدمہ
نہ کر گیا تو کارروائی کی طرف کچا دسکی۔
آج یہ اشتہار ہمارے دستخط اور مندرجات سے جاری ہوا

اشتہار حسب دفعہ ۲۸ ضابطہ دیوانی اجلاس شیرنگ صاحب منصف صدر اول جاندر

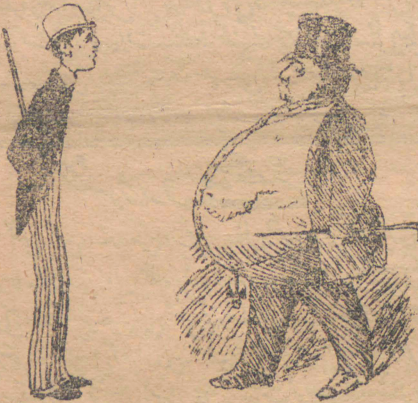
رام سنگھ ولد متاب سنگھ بنام متاب سنگھ ولد بونا سنگھ منام سنگھ
ذات دیو۔ ساکن
سندھو۔ تحصیل
نواں شہر ضلع جاندر مدی
دعویٰ دیوانی ایک کوٹھڑی مدعی من مرن گلابی سندھو
نقشہ واقعہ سندھو
جو کہ مدعا علیہ مندرجہ صدر عدالت تقبل میں سے گزرا کرتے
ہیں۔ اس واسطے بڑی اشتہار مذکورہ حسب دفعہ ۲۸ آن کو مطلع
کیا جاتا ہے کہ اگر مذکورہ تقریر ۱۰ اکتوبر ۱۸۹۲ء حاضر عدالت ہذا

اصناف باندھ کر دیل جا رہا ہو کہ بیرونی نہ کیجئے تو اس کی نسبت
کارروائی کی طرف عمل میں آوے گی۔ ۱۰ اکتوبر ۱۸۹۲ء
آج یہ اشتہار ہمارے دستخط اور مندرجات سے جاری ہوا

اشتہار حسب دفعہ ۲۸ ضابطہ دیوانی اجلاس شیرنگ صاحب منصف صدر اول جاندر

مکتوبہ ولد بہار ذات درگ بنام درگنا ولد حکم ذات جھوڑ
ساکن آردمان پورہ ٹکورو
مدی
دعویٰ صل مسودہ روئی تک مورخہ ہجری ۱۲۹۸
مدعی نے نذر دیو بیان حلفی ثابت کرادیا ہے
مذکورہ صدر عدالت تقبل میں سے گزرا کہ اس کے روپوش ہے۔
لہذا حکم ہے کہ مذکورہ اخبار شہر کریم کے ایک اگر مدعا علیہ
مذکورہ تقریر ۱۰ اکتوبر ۱۸۹۲ء حاضر عدالت ہذا ہو کر بیرونی مقدمہ
نہ کر گیا تو کارروائی کی طرف عمل میں آوے گی۔
آج یہ اشتہار ہمارے دستخط اور مندرجات سے جاری ہوا

یورپین مذاق کے ایک ہنرمند تصویر کش



یہ کتاب جو حال میں مطبع خادم تعلیم پنجاب
میں طبع ہوئی ہے یورپ اور خصوصاً انگلستان
کے مختلف مذاق کے ایک سو نہایت دلچسپ
اور نہانے والے لطیفوں پر مشتمل ہے۔ لطف
ہے کہ ہر لطیفہ کے ساتھ اسی مطلب کی
تصویریں بھی چھاپی گئی ہیں جو مطلب اور مذاق
کو دو بالا کرتی ہیں۔ اس سے کس لطف سے
معلوم ہو سکتا ہے کہ یورپ اور خصوصاً انگلستان
میں عورتوں اور مردوں کا مذاق کیسا پر لطف
ہوتا ہے۔ ۹۰ قیمت پر مہتمم صاحب پیشہ اخبار
لاہور سے مل سکتا ہے۔
فیس دیو ہے اہل ۲۰ محصول ڈاک معاف

دینا ناتھ وراج دکان لکھنؤ

خاص طور پر رنگائی مٹی گھڑی



دینا ناتھ وراج۔ گارنٹی ۴ سال قیمت صرف ۱۸
روپے۔ فیس۔ بیس۔ مکمل سیلور۔ ریلوے ریکارڈ
سبز ناظرین میں سے جب سے گھڑیوں کی تجارت جاری کی ہے
سینکڑوں کی قسم کی ہزاروں گھڑیاں اپنے سے مل گئی ہیں۔ لہذا
بہتر تجربہ کیا کہ اگر وہ بال گھڑی کو اس کی مضبوطی۔ ساخت اور
پرزوں کی زیادتی دیکھ کر کہہ سکیں۔ اور ولایت میں خاصہ ہر ماہ اپنے
نام سے چھپکر سینکڑوں گھڑیاں تیار کرنا ہیں جو ہفتوں یا ایک
رہی ہیں گھڑی کے ڈائل پر ہر نام لکھا ہوا ہے۔
المشہر دینا ناتھ خود گراں وچ وکالا انارکلی لاہور

محکمہ انجمن کے سکولوں کے لئے

بلوچستان سے بابو کرارام و بھٹی صاحب بال سب
پوسٹ ماسٹر انجمن و بھٹی صاحب کو تبادلی کرانا
چاہتے ہیں۔ بخوادہ ایک دفعہ نامہ وار معہ تمبلیکرافٹ
الادش ہاتھ ہیں۔ اپنے سے مکہ کم بخوادہ دلے
کے ساتھ اسچینج کرنا چاہتے ہیں۔ درخواستیں بہت جلد
مذکورہ بالا سب پر براہ راست آئیں۔
المشہر کرارام سب پوسٹ ماسٹر پشین

نہایت ہی مفید نئی کتابیں

جو دفتر عیسایہ اخبار سے دیو ہے اہل کے ذریعے سے ملیں گی۔
روایت۔ حقیقت۔
خواب حیات۔ حقیقت۔
نصاحت یا حاکم الاملا۔
۶

یہ ایک خاص جیسے حیدر آباد میں کے نواح میں حدود
کوئی نہ نظام کے کارہائے نیک ہے جو کوئی وقت پیش
آتی ہے کہ اس کے خرید و فروش کے اس قدر کے ہر
اندر میں سے اکثر اس کی خرید و فروش ہوئے کہ

انتقال مریدان : ترقی و ترقی سے ترقی حاصل کرنے کے لئے
سنہ حال کی رات کو سچو خلیل انور میں بیٹے بھرمہ سال بدلتے
اس جہان فانی سے عالمِ جاہل کو جات کر گئے مرحوم مولانا
نہایت صغیر سن تھے۔ انھیں کمال جھوڑا سی فاضل سے لڑی مائیں
پر گئے تھے مرحوم کی والدہ نے نہاتے جاتے انسانی سے اس سے بڑی
تختہ اور مرحوم نقل و داد کی سہولت سے ہمیشہ امتحانوں میں اول
کی کامیابی سے پاس ہو جاتا اور کبھی کسی امتحان میں ناکام حیل
ہوا۔ امتحان کے بعد ضروریات معاش سے تنگ کر کے
کالج چھوڑنے کو کہا گئے تھے ملازم ہو کر پڑھائی کرنا
میں باوجود پڑھنے کو کر کے تنگ وقت پر پہلی ہی دفعہ امتحان
اسے بطور پیرا پڑھا سو ٹوٹ پاس کر لیا جس کا اسے نتیجہ
کاوشمیں میں ان کو ملتا تھا جیسا کہ امتحان بی۔ اے سے اس
انداز کا پاس سے مستغنی ہو کر جیسا کہ کورٹ پنجاب میں صدر
نامور ہوئے۔ فرمایا دینے بھی جیسا کہ کورٹ پنجاب میں کام
ہوئے تھے کہ برادر مشکل لینے۔ اس وقت کو جب مولوی دفتر
رواں سے قریب آئے تھے اور اس وقت سے اس وقت اور دست
ہوئے تھے۔ مہینہ علاج کیا گیا کہ تھوڑا سا دوا دیا۔ نہ بخار نہ
تھے کہ بعد از یہ مہینہ رات کے فوت ہو گئے۔ زیادہ تر تعجب
کہ مرحوم نے صغیر ہی میں جی جی کیا۔ زیادہ تر انھوں کی بات ہے
جو کہی مالہ ہیرہ اور دجا بیل ہو اور ایک اپنی بیوی
کئی ایسا مونس ہے۔ مہینہ بیگانہ کی خبر کے مرحوم ایک

مگر انگریزی۔ وی۔ جرنی۔ فرانسیسی اور یونانی وغیرہ پر
 کی زبانوں اور قدیم شطی عبرانی قدیم مصری وغیرہ ایشیا
 اور افریقہ کی زبانوں خصوصاً چینی اور جاپانی ایشیائی
 زبانوں میں اور ہندوستان کی ان تمام زبانوں میں جو
 سنسکرت سے نکلی ہوئی ہیں اور بامیں طرف سے نکلی
 جاتی ہیں ہر ایک حرف کے ہوا میں لکھے جائیگا و ستورہ
 نشانہ اور نگاری یا سنسکرت خط میں افغانستان اس طرح لکھا
 جاتا ہے *अफगानिस्तान*۔ اسی کو انگریزی میں
 انھیں اس سے بھی زیادہ جگہ روکنا ہے۔ جیسے
Handwritten characters جس سے صاف ظاہر ہے
 کہ اردو کا طریقہ پیدہ ہی بہت مختصر ہے اور اگر کوئی روٹھیر
 اور لائق شخص اس کے لئے شارٹ ہینڈ ایجاد کرنا چاہے تو
 وہ انگریزی طرز کے شارٹ ہینڈ کا نمونہ گر ہوگا۔ ہمارے
 خیال میں وہ اسی وجود طریقے میں کچھ اسی اصول کے
 اثرات داخل کر دینے سے حاصل ہو سکتا ہے۔
 ہم کئی تغیرات اس عرض کے لئے تجا سکے ہیں مگر
 وہ ایک اخبار کے آرٹیکل کے لئے موزوں نہیں ہونگے۔
 نام مثال کے طور پر ہم پیش کرتے ہیں کہ (۱) تہجروف
 حروف کو خارج کر دیا جاوے جیسا کہ افغانستان کو فن ستون
 لکھا جاوے۔ (۲) اور جو حروف کہ ماقبل یا مانجھ کے
 وقت سے تحریر میں ملائے نہیں جاتے وہ ہر ایک جدا گانہ
 الفاظ میں ملا دئے جائیں مثلاً یہی افغانستان جو فن ستون
 لکھا تھا اس صورت میں فغنتن ہو جاوے گا۔ (۳) جو حروف
 پورے پورے لکھے جاتے ہیں جیسے کہ آخر لفظ میں عموماً ہوتا
 ہے وہ اب بھی ان کو مختصر کیا جاوے جیسے فغنتن۔ (۴)
 ان حروف کے سر یا سر یا غ یا ط کی طرح اختصار میں بھی ٹپے
 سے حصے شامل ہوتے ہیں ان کے لئے کوئی زیادہ مختصر نشان
 قرار کئے جائیں۔ (۵) جیسے کہ انگریزی شارٹ ہینڈ میں
 ستورہ ہے یہاں بھی ایک سو یا اس سے کم و بیش جس قدر
 ضرورت پیش آوے ایسے الفاظ یا کلمات جو کثرت سے
 لکھے یا پورے میں آتے ہیں ان کے لئے کوئی مختصر نشان
 قرار دئے جائیں۔ مثلاً ”الحمد للہ“ اکثر لکھنے میں آتا ہے
 اس کے لئے صرف ایک ایسا نشان مقرر کیا جاوے۔ (۶)۔
 مثلاً ”ذکریم“ کے لئے (د) نشان کافی ہے۔ اسی طرح دیگر
 اور وہم کلمات مثل تے تے کے اور جو صاحب وغیرہ
 کے لئے نشان مقرر کئے جائیں تو انشاء اللہ بہت
 مختصر شارٹ ہینڈ اردو کے لئے بن سکتا ہے۔
 لیکن جو طریقہ لالہ پرکاش چند صاحب نے اختیار کیا
 وہ نہایت عجیب طریقہ ہے۔ کیونکہ شارٹ ہینڈ کی اصل
 ہی اس سے مفقود ہے۔ شارٹ ہینڈ کا مقصد ہے

زیادہ حروف یا الفاظ کو مختصر ہی جگہ اور مختصر وقت میں
 زیادہ تحریر سے لکھنا۔ لیکن ہم ان کے اردو کے شارٹ
 ہینڈ میں کہ جس کا ایک نمونہ آتالین ہند میں چھپایا ہے ان
 باتوں میں سے کوئی ایک نہیں پاتے۔ چنانچہ ناظرین کے
 ملاحظہ کے لئے ہم بھی کچھ ایجاد اپنے دعوے کے
 ثبوت کے لئے اس نمونے کو ہم اس کے لئے جو کچھ پیش
 کرتے ہیں۔
 اردو ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳

درافت کرنا چاہتے ہیں۔ مشہور اکثروں نے سرجھیکا لگا یا کر
ابھی کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔

(نوکھل و پراوشل)
اطلاع: ہمارے پاس ایک ۷۵ روپے کا مضمون ۲۵ روپے کا
ایک قیدی عسکر کی طرف سے بھیجا ہے۔ ہم آئندہ صفحے میں شائد
اس کا خلاصہ چھاپ سکیں۔ لیکن مضمون اتنا لمبا ہے جس کو
چھاپ نہیں سکتے۔ ساتھ ہی ہم وہ چند غلط فہمیاں صاف کر دیں
جس میں سمات اسلام کے کچھ جنرل جلسے کی نسبت پیدا ہوئی ہیں
اور جن کے غلط فہم کیا ہمارا اس پرچے میں ارادہ تھا۔
ہر دو روز: اس نام سے جو ہر دو روز کے لیے کی تحقیقات کی
کیفیت ایک صاحب ہر دو روز سے لکھتے ہیں وہ بھی اتنی طویل ہونکہ
سارا اخبار بھی اس کے لیے کافی نہیں ہو سکتا۔ اس کا بھی خلاصہ
پیش کیا جائیگا۔

۲۵ ستمبر کو شائد سے احکام جاری ہو گئے ہیں کہ مختلف
فوجیں ہم کو سیاہ کے لئے یا ۱۰ یا ۱۵ دوسری تاریخوں پر اپنے
اپنے مقامات سے روانہ ہو کر ۲۵ ستمبر کو پورے ملک کو ترک کر دیں۔
پہنچ جائیں گے تو سیاہ پر وڑ پڑائی ہوتی ہے اور ایک ہاشم علیا
کی بجائی سے آؤر کئی جائیں تلف ہوتی ہیں۔
پشاور میں جرم کے کہ اس صاحب جنرل رابرٹس سے
بقام جلال آباد ملاقات کریں گے۔ کوئی تاریخ بھی مقرر نہیں ہوئی
ہرنگو سے تھل تک قوم قوم کے متعلق ایک تاریخی لائن
نکالنے کی تیاری ہو رہی ہے۔ اور ایک لائن ہری پور سے درہند
تک ایسی خطبے کے لئے بھیج دی گئی۔ ہری پور اور درہند میں فیلڈ
پوسٹ آفس رسد ان جگہ کھولنے کے قائم ہو گئے۔ فیض پور
میں تیسری سکھان کے بجائے پہلی پنجاب رجمنٹ بھیجی جائیگی
۳۱ ویں بنگال انفنٹری کوٹ میں پہنچنے پر سامان کو روانہ ہوگی
جہاں دوسری پنجاب انفنٹری کوٹنگ وٹن کرکٹی جو سیراں زئی
میں قزم جلنے سے پہلے مقیم رہیگی۔

لاہور میں گزشتہ اوائس پھر ہندو گھبراہٹ
جسوں سے نہایت افسوسناک خبر پہنچی کہ یکم ستمبر کو وہاں
کے مدر کی چھت کے گر جانے سے ۵۰ لڑکوں میں سے ۱۱ لڑکے جن
میں ۵ مسلمان ۸ ہندو تھے زخمی ہوئے اور ۳ لڑکے جن میں پنج
مسلمان اور ۲۵ ہندو تھے زخمی ہوئے باقی بچ گئے جن عورتوں
کے بچہ مدرسے میں پڑھتے تھے یہ خسرین کر اس وقت جو بینائی انہر
طاری ہوئی حد بیان سے باہر ہے کہا گیا ہے کہ انپٹر اور ہیڈ
ماسٹر نے پہلے ہی تمہہ عمارت کی شکست کی تھی۔
راجہ امر سنگھ صاحب بمبر کونسل انچارج میونسپلٹی ہائے
جسوں کو تمہیر کرنے کے۔

مری سے ابھی سفید پورہ طور پر دفع نہیں ہوا کہینی اور
ایرن صاحب سب سے بڑی ڈاکٹر تھی سفید کا شکار ہو گئے۔
گوئیٹ ہندو نے رافیلینڈی میں ایک پائین پل بنانے کے
لئے ۱۲۰۰۰ روپے منظور کیا ہے۔
گوئیٹ والوں کے سردار بہادر سردار لہنا سنگھ جنہی نے ۱۲ گت کو
ان کا لیا گیا ہے جو والدہ کے ایک خاندانی رئیس تھے ان کی عزت کے
لیے مشہور کے مدر کی اور دفتر ایک روز کے لیکر رہا ہے۔

پتہ اخبار

لاہور۔ یوم دوشنبہ۔ ۱۲۔ ستمبر ۱۸۹۲ء

ہندوستانی یعنی ایشیائی ہند

ہم عصر ایشیائی ہند لاہور میں دو تین ہفتے سے ایک
سلسلہ وار مضمون مندرجہ بالا عنوان سے لاہور کا شہر
صاحب بیر شراث لا کا لکھا ہوا چھپ رہا ہے۔ لالہ صاحب
حال ہی میں ولایت سے تشریف لائے ہیں اور وہاں آپ
ہندوستان کے لئے ایک شارٹ ہینڈ یعنی خلاصہ نویسی
کا طریقہ ایجاد کر کے میں مصروف رہے ہیں۔ یہ آپ کے حق
میں بڑی تعریف کی بات ہے کہ آپ نے ولایت جا کر بھی
ہندوستان کی زبان اور اردو کے طرز تحریر کو فراموش نہیں
کیا۔ بلکہ ہم نے سنا ہے کہ آپ نے یہاں آئے ہی خلاف
اکثر دیگر ولایت سے واپس آئے ہوئے ہر مشرول کے اپنا
فرسی دیسی انڈیا اور پانچابہ زبان بدل کر لیا ہے۔ اردو کو
ولایت میں فراموش نہ کرنے کی ایک وجہ یہ ہماری سمجھ میں
آتی ہے کہ آپ ذات سے کاستھ ہیں اور اسی لئے ابھی
تک اردو فارسی سے آپ کو لگاؤ ہے۔ یہاں تک تو ہم آپ کے
مشکوہ ہیں۔ یہ مضمون جو ایشیائی ہند میں چھپ رہا ہے
۲۹ اگست کے پرچم میں اس کے ساتھ ہمارے مختصر مضمون
ایک نوٹ بھی لکھا ہے جس میں دوسرے مضمون کو
متوجہ کیا گیا ہے کہ وہ بھی اس مضمون کو شائع کرتے
جائیں۔ کیونکہ یہ بڑی قیمتی اور کارآمد مضمون ہے یہاں تک
کہ ایک انگریزی اخبار کے منبر صاحب بڑی آرزو سے ایک
مستقل قیمت پر اس کے خریدنے کے واسطے درخواست
کر رہے ہیں۔ اس نوٹ کی خاطر ہم یہ مارک کرنے پر مجبور
ہوئے ہیں کہ یہ مضمون ایسا نہیں ہے جیسا کہ آپ سمجھتے
ہیں۔ آپ کے اخبار میں چھپنے سے پہلے یہ مضمون ہم کو
بھی دکھلایا گیا تھا۔ لیکن ہم نے شکر کہ اس کے ساتھ اس کو
واپس کر دیا کیونکہ ہم اس مضمون سے ایک ہذاک خود ہی
واقف ہیں اور انگریزی شارٹ ہینڈ کو کچھ کچھ سمجھ سکتے
ہیں۔ سال کا زمانہ گزرا ہے ہم خود اردو کے لیے خلاصہ نویسی کا
کوئی طریقہ ایجاد کرنے کی دھن میں مغمما رہ چکے ہیں۔ مگر زیادہ
غور اور فکر کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اردو یا فارسی کا
خط کسی اس قسم کے شارٹ ہینڈ کے طریقہ کا محتاج نہیں ہے
جیسا کہ انگریزی لکھنے کے لئے موجود ہے۔

مورخ لکھتے ہیں کہ شارٹ ہینڈ کا طریقہ قدیم زمانے
میں اہل مدیا کے درمیان مروج تھا اور اس سے پہلے
قدیم اہل مصر بھی اس سے واقف تھے۔ وہ سب سے پہلے
میں ایک شخص ڈاکٹر ہو تھی برائٹ نے ۱۸۵۰ء میں اس کو
ایسا کر کے اسپر ایک کتاب لکھی۔ اس زمانے سے لیکر آج
تک انگلستان میں شارٹ ہینڈ لکھنے کے طریق دو سو کے
قریب ایجاد ہو چکے ہیں۔ گو ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ
جن کو ایجاد میں بلکہ کسی دوسرے طریقہ کی ترمیم یا اصلاح
کہا جاتا ہے۔ ان میں سب سے مشہور اور مروج طریقہ
آزک پیٹ مین کا ہے کہ جس نے اس کا نام فونو گرافی
رکھا۔ یہ طریقہ پہلے پہل شکستہ میں مروج ہوا تھا۔ اس
طریقہ کے سوائے بعض دوسرے طریق بھی اب تک انگلستان
کے شارٹ ہینڈ لکھنے والوں میں مروج ہیں کیونکہ کئی لوگ
اپنے اپنے طریقے کو پسند کرتے ہیں۔ ایک شائق شارٹ
ہینڈ لکھنے والا انگریزی اتنی جلدی لکھ سکتا ہے کہ اگر کوئی
شخص ایک منٹ میں ۱۰۰۰ لفظ بولے تو یہ فیلڈ کرے۔
اس قدر تاریخی حالات اس خلاصہ نویسی کے طریقے
اس لئے لکھے گئے ہیں کہ تو اس کا خیال ہی نہا ہے اور
نہ اس کا طرز ایک ہی طریقے میں محدود ہو سکتا ہے۔ مگر
ابھی اردو اور فارسی طرز تحریر کے لئے شارٹ ہینڈ تیار کرنے
کے متعلق ہماری رائے غور اور صبر سے سننے کے قابل
ہے۔
انگریزی۔ روسی۔ جرمنی۔ فرانسیسی وغیرہ یورپ
کی زبانیں جن کا ایک ایک حرف علیحدہ علیحدہ لکھا جاتا
ہے اور بعض حرف خوب پیچیدہ بھی ہوتے ہیں اس
ان کے لکھنے میں اردو کے طریقہ تحریر کی نسبت بہت
لگتی ہے۔ ہم ایک لفظ انگریزی زبان کا مثال کے طور پر
یہاں پیش کرتے ہیں۔ - Neighbourhood
اس کا تلفظ ہے نیبر ہڈ اور معنی نہیں ہمسائت۔ اب
انگریزی زبان کے حرف جب ملا کر لکھے جاتے ہیں تو وہ
قریب قریب اتنی ہی جگہ لیتے ہیں جتنی کہ وہ ہر حرف کے
علیحدہ علیحدہ لکھنے سے لیتے۔ اس کو زیادہ واضح کرنے
لے ہم فارسی طرز تحریر میں مثال دیتے ہیں۔ شاعری
ایک لفظ ہے جو ح ق ی ق ت کے ملائے سے بنتا ہے
اردو فارسی کے طرز تحریر والوں نے اپنے دستخط کو اختصار
اور تیزی سے لکھ جانے کے قابل بنانے کے لیے پہلے
اس کا ایسا اختصار کر دیا ہے کہ جیسا کہ انگریزی طرز تحریر کا
ہینڈ میں کیا گیا ہے۔ اور اگر ایسا نہ کیا جاتا تو ہم کو بھی
کا لفظ اس طرح لکھنا پڑتا "ح ق ی ق ت"۔ اور اس
بہت زیادہ جگہ اور اسی نسبت سے زیادہ وقت لگتا ہے۔

مراسلات

ایک انگریزی گیت

جناب ایڈیٹر صاحب

تسلیم میں آپ کی خدمت میں ایک انگریزی گیت پیہ اخبار میں منسلک کرنے کو بھیجتا ہوں۔ کیونکہ میں خیال کرتا ہوں کہ آپ کے قاریوں میں بہت سے صحابہ انگریزی پڑھ سکتے ہونگے۔ میں اس کا امداد ترجمہ لفظی بھی کرنا چاہتا ہوں۔ یہ مطلب آپ کو اس لئے دیتا ہوں کہ اگر ایک پڑاٹے انگریزی زبان سے کسی جلد کو مطالعہ کرنے ہوتے ہیں تو مذاق گیت میری نظر پڑا اور خوب لطف آیا۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ کے قاریوں میں بھی میرے ساتھ اس میں شریک ہوں۔ یہ گیت کے مطلب پر اسے لگانا میرا کام نہیں۔ ہر ایک شخص اپنے اپنے مذاق کے مطابق رائے پیدا کر سکتا ہے۔ اب گیت سنو۔

The Pope he leads a happy life,
He knows no cares nor marriage strife;
He drinks the best of Rhenish wine—
I would the Pope's gay lot were mine.
But yet not happy in his life,
He loves no maid or wedded wife;
No child hath he to cheer his hope—
I would not wish to be the Pope.
The Sultan better pleases me,
He leads a life of jollity;
His wives as many as he will—
I would the Sultan's throne then fill.
But yet he's not a happy man—
He must obey the Alcoran;
And dare not taste one drop of wine—
I would not that his lot were mine.
So here I take my lowly stand,
I'll drink my own my native land;
I'll kiss my maiden's lips divine,

And drink the best of Rhenish wine.

And when my maiden kisses me,

I'll fancy I the Sultan be;

And when my cheering glass I take,

I'll fancy then I am the Pope.

ترجمہ: روم کا پوپ کیسے شیش میں زندگی گزارتا ہے۔

اس کو نہ کوئی تکلیف اور نہ شادی کا جھگڑا سلطنت ہے۔

وہ نہایت اعلیٰ درجہ کی ریش شراب پیتا ہے۔

کاش پوپ کی خوش قسمت زندگی میرے نصیب ہوتی؟

مگر تاہم وہ اپنی زندگی میں خوش نصیب نہیں۔

وہ کسی جوان لڑکی یا بیوی سے محبت نہیں کرتا۔

اس کی امیدیں بیکسے کو اس کی کوئی اولاد نہیں ہے۔

میں پوپ بننے کی آرزو نہیں کروں گا۔

سلطان (دری) مجھ پر زیادہ خوش معلوم ہوتا ہے۔

وہ نہایت خوشی میں زندگی بسر کرتا ہے۔

اس کی بیویاں اتنی ہیں جتنی وہ پسند کرے۔

تب میں سلطان کے تخت پر بیٹھنا چاہتا ہوں۔

مگر تو بھی وہ خوش نصیب آدمی نہیں۔

اس کو القزاق کا حکم نامہ پڑتا ہے۔

اور اس کو ایک قلعہ شہر آپ کا چھکنے کی مجال نہیں۔

میں نہیں چاہتا کہ اس کی قسمت مجھے مل جاوے۔

اس لڑکیاں میں اپنی سیت جگہ رکھتا ہوں۔

اور اپنے پیار سے وطن کی خیر منشا ہوں۔

اور اپنی مشورہ کے پاک لبوں کا بوسہ لیتا ہوں۔

اور نہایت اعلیٰ درجہ کی ریش شراب پیتا ہوں۔

اور جب میری مشورہ میرا بوسہ لیتی ہے۔

میں خیال کرتا ہوں میں ہی سلطان ہو گا۔

اور جب میں اپنا خوش کرینا والا گلاس چڑھا لیتا ہوں۔

میں خیال کرتا ہوں اس وقت میں ہی پوپ ہوں۔

ایڈیٹر صاحب پیہ اخبار

میں ایک غلط فہمی کو مٹانا چاہتا ہوں جو بعض ذات شریف

اشخاص کی خود غرضی سے جناب میں لڑکی ہے۔ آپ کے اگست

سہ ماہ کے اخبار میں مختصر نوٹ لکھا گیا کہ کانفرنس کے بارے میں

شائع ہوئے اور اس میں یہ لکھا گیا ہے کہ بعض لوگ جناب

میں چندہ وصول کرنے کے لئے دورہ لگا رہے ہیں تاکہ مذہبی

خاکائیں کے بجائیں انہیں انڈیا جاکر برسرِ شری کا آغاں ہیں۔

غالباً یہ اشارہ میرے ہی اوپر کیا گیا ہے کیونکہ وہ پہلا شخص

میں ہی ہوں جس نے پنجاب سے اس اہم کام کا سفر اٹھایا ہے۔

اور پنجاب میں دورہ لگانے والا اور چندہ جمع کرنے والا بھی میں

ہی ہوں۔ مجھے اپنی اس مخالفت کا نہ افسوس ہے اور نہ مجھے یہ

ڈر ہے کہ میرا عزیمت ہوجاے گا کیونکہ میں بھی طرح مانتا ہوں

کہ مسلمانوں کی گھٹی میں یہ بات پڑی ہوئی ہے کہ جو شخص کسی

قسم کے دیار یا قوم کو فائدہ پہنچانے کی غرض سے کچھ کرنا چاہتا ہے اس کے مخالف اس کے ہم وطن ہی بن جاتے ہیں جہاں تک ان کی قدرت میں ہو تا ہے وہی جانتے ہیں کہ اس لئے راہوں میں نہ کھڑے اور ہم سے بائیں دیکھ کر خوب غصے بخائیں۔ مگر افسوس ہے تو اس بات کا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت کہ تم سب باہم اتحاد رکھو اس لئے کہ تم آپس میں بھائی ہو باکلی مسلمانوں کی طبیعت سے لیا۔ کیا یہ سب جانتے ہیں؟

پنجاب کا یہ زمانہ جس کو گولڈن ایج کہیں تو ناہیا ہو گا نہیں ہے کہ ان کو دھوکے میں ڈال کر ان سے کچھ حاصل کر لیا جائے۔ لکھنے والے کی انتہادرجہ کی حماقت اور حماقت پر دال ہے کہ وہ یہ خیال کر چکا ہے کہ میرے پنجابیوں کو فریب دیکر وہ یہ ماری لگا کر وہ باہمی صبر کرتا اور دیکھتا کہ اونٹ کس کل پیچھا ہے اور حیرت کو پنجاب والے انہیں دیر نہ دیتے ہوئے پر آمادہ بھی ہوتے ہیں تو کس سے اس ذہن پر لکھنے کا اتنی جلدی موقع نہیں ملتا۔ مجھے اس پانچویں مخالفت کی ذرا بھی پروا نہیں ہے کیونکہ اپنی قابلیت اور صاف باطنی سے کامل امید ہے کہ میں اپنی کوشش میں کامیاب ہو گا۔ مجھے خوب معلوم ہے کہ جس نے میری مخالفت کی ہے میں ایک ایک کو بھی تلخ جانتا ہوں۔

میں عدالت میں چارہ چوٹی کر سکتا ہوں مگر تو یہ نہ۔ کبھی نہیں بلکہ بار بار ان کی علانیہ مخالفت پر میں نے یہ کہہ دیا ہے کہ میں اپنی طرف سے ہوتی ہوں (تھوڑے سے) I will be par-ent and leave God to judge between you and me.

یہ ظاہر ہے کہ جو کچھ میں نے ارادہ کیا ہے میں اس سے نہیں آؤں گا۔ اگر میرے مخالفین نے میری کامیابی کو روکا اور موقع پر کیا کوئی بیچ سکا لیکن پھر بھی مجھے اسلامی بیچ کر لے کر امریکی غیر محمدی اور بادستیاں اور یورپول کی شاہراہیں نہیں چھوڑی۔ غرض جب اور جس وقت کامیابی ہوگی اسے فرض کو بردار کر دوں گا۔ میں کسی کو دھوکا دیتا ہوں اور نہ کوئی نہرت پیش کرتا ہوں بلکہ جلسہ عام میں انگریزی اور اردو میں لکچر دیکر اس جلسے میں اپنی قوم میں کرتا ہوں۔ اگر اس نے مجھے قبول کر لیا تو فرما اور نہ قبول کیا تو میں ایک پیہ اخبار لکھنے والے کے لئے ابھی تک نہات کامیابی سے سات چھ

ہیں تین انگریزی میں اور چار اردو میں اور جن اصحاب نے چندہ دیا ہے اور اپنا پیسہ نہ لے لیا تو قبول کیا ہے وہ مجھ پریشانی سے بے نیل۔ ایڈیٹر صاحب اردو کے ہر شان سے سب پنجاب ہی میں رہتے ہیں۔ دہلی کی علیحدگی ہے کہ میرے مخالفین اپنا صد بارہ بیچ کر کے مجھ پر عزم میں شکست دینا چاہتے ہیں مگر وہ یہ نہیں سمجھتے کہ غلام اپنی تو توں کا صوف کر رہے ہیں۔

وہ چاہیں کہ میں اپنے اس ارادے سے باز آ جاؤں نا ممکن ہے۔ میں نے کئی بار لکھا ہے کہ یہ کوہا ہے صرف مذہبی کہنے کے نقوش میری دل پر بھی ہو رہے ہیں۔

And the sun on my right

And the sun on my right

مذاق

ایک بیٹے کے دوکان کے پاس سے ایک برہمن گزرا۔
بیٹے نے چکارا کر کہا مصری ذرا اوجھڑنا۔ اور جب مصری
اُس کے قریب پہنچے تو ایک جھجھام کی کوٹیاں دیکر کہا ذرا
اِس کی کالی دیوی کی پوجا کرنا۔ مصری نے کوٹیاں حسب
میں ڈال کر کہا۔ دو کالی۔ جسے کالی۔ اور چلے ہوئے
یہ جاوہا۔ بیٹے نے پھر آواز دی کہ مصری جھجھام کی پوجا تو
کر جائے۔ برہمن نے پھر لوٹ کر جواب دیا کہ جھجھام کی پوجا تو
صرف دو کالی۔ جسے کالی۔ تھی۔ دوسری مہترہ کی جسے کالی تو
بیٹے اپنی طرف سے کہہ رہا تھا۔ وہ حساب میں نہ آتا۔ وہ بتاتا
کوڑو ڈالو کہ مہترہ ہی میٹھا ہوگا۔

رقبیت علی کے لئے شمار اور اعداد

[illegible]

کارخانہ پیمہ اخبار لاہور سے مل سکتا ہے

کتاب الفقه فی المسائل

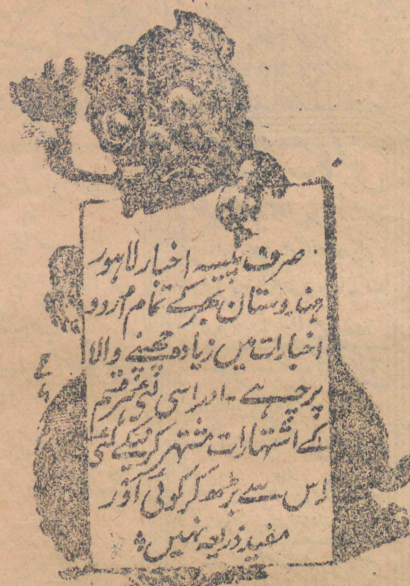
مسجد لاہور

مختار من مخطوطات

سید محمد امین بن علی بن ابی طالب علی نبوت عالم پیر و پادشاه

پرانور چشتی صاحب پر ڈالنا چاہتے کہ وہ رپہ جاری کریں۔
 بانی قومی ہمدردی کے خیالات سے عوام کو مستفید کریں۔
 مراقبہ زندہ احکام علیہ غلام خانی

اشتمارات



صرف پیشہ اخبار لاہور
 چنارستان بھر کے تمام مرد و
 اخبارات میں زیادہ چھپنے والا
 پرچہ ہے۔ اور اسی پرچہ
 کے اشتمارات مشہر کہیں گے
 اس سے بڑھ کر کوئی اور
 مفید ذریعہ نہیں ہے۔

(اہلیہ حضرت)
 انگلستان میں ایک کوٹھلی کان کے چھٹنے سے متا
 دی رہ گئے جن کے چھٹنے کی امید نہیں ہے۔
 سرکاری طور پر سینٹ پیٹر برگ میں اطلاع دی گئی
 کہ روسی اضلاع میں فصلیں خراب ہیں۔
 کامیاب دستہ فوج کا جو اسٹرخان میں روسی رعایا کی
 حفاظت کے لیے بھیجا گیا تھا بظاہر شاہ ایران کے ایام سے بھی
 وہیں مقیم ہے۔

پیشہ افغان ترکستان میں پھر وہی صورت میں
 پھیل گیا ہے کسی قدر قابل میں بھی ہے۔
 ہون کوور کلیا ندر جارد واقع مشرقی افریقہ اپنی پٹری
 میں وہاں کے انگریزی پاروں پر سخت الزام لگا رہے کہ وہ ہتھی
 واط نہیں ہیں باقی ایشیائی سرکاری ہیں جو عرب پاروں
 کے خلاف دیول کوور داؤ لگاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ایشیائی ترکستان
 اپنی کی کاؤستہر کو پڑھیں اور تعلیمی انگلستان کی پالیسی جلد سے
 نیشنل کانفرنس کے باعث جنرل سکرٹری کو اطلاع
 دی گئی ہے کہ اس میں شاہی سامعین میں ولس کے سال اولیاء
 کے جلسہ کا انگریزوں کی شہنشاہی اور سردار مسوئل انگلستان کی ترقی
 کوورانی عورتوں کے جلسہ کی پریسیڈنٹ اورس وارڈ اور کیلی کی شہ
 کا جلسہ کیلین موسا علی کی پریسیڈنٹ کی طرف سے ایڈریس پڑھیں گے۔
 چینی سفیر یقیناً ہون سینٹ پیٹر برگ کو روانہ ہو گئے۔
 ڈاکٹر روسیوں کو کیا میرا دوسرے کول کے خالی کپے پر پھیر کرے۔
 اس وقت روسی اس کا کٹنا نہیں ٹالیں گے جو بھی چین سے بھی
 ان کے خلاف نہیں پیدا کرنا چاہتے ہے۔

فرانس میں پیشہ کسی قدر چھلکا ہوا تھا مگر اب جرمنی کے
 کی ایک ٹیسٹ پر ٹیٹل میں مل برلن اور ہمبرگ میں اندھیرا بڑھ کر
 اور صوامات کی دروازہ واسطہ ہے۔ انگلستان کے شہر کاہول پر
 بھی افریقہ میں مسافروں کی موت کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ انگلستان
 پر امن خانی اور انتظام میں مسائل ہو رہے ہیں۔
 اخبارات انٹرمیڈیاں کر رہے ہیں کہ پامیر و روسیوں کی پیش
 امتیاز لاؤ لینسٹرون کے لئے ایک بدیہی ثبوت ہیں جو امیر
 صاحب کے پیش کر کے ان کو محمول و لیبیل پر غور کرنے کے لئے
 کرنا چاہتے ہیں۔

پنجہ درگوں میں بغاوت پھوٹی ہوئی ہے باغیوں
 سلاطین کا رنج و شکست دیدی ہے۔
 سینٹ پیٹر برگ سے معلوم ہوا ہے کہ جبرل گرجوچسکی
 اوش کا گورنر ہوا ہے۔ تاہم متبادل کرتا ہے کہ اس کو روسیوں
 کے بارے میں چھ نہیں معلوم ہوتے ہے۔
 سر جارجس لاک شیرٹن کی کاش میں نوٹس پر کار کردہ معائنات
 کی نسبت شہر کی توہم تبدیل کر کے کہہ سکتے ہیں کہ کئی نسبت جو لکھنؤ
 میں شروع ہوئی اس کو پھر جاری کیا جاوے۔ اگر ہر گز کوئی گرجی
 شہر لکھنؤ کو جس کے روسی نہیں ہی سب پر نویت رہے ہے۔

اسلام بھارت ان رجوعت کی شہادت کا ایک اعلیٰ نمونہ۔ جن کے سدا
 نیاز عشق کے سوز و ساز کی ایک اصلی تصویر مجھے چھٹکی چھٹکی
 مضامین اور بندش کے پھیل ہو چکی ہیں۔ اعلیٰ شاندار اور شہرت
 المشہر مگر یہ اخبار وینکات جنرل ایک انجینیئر لاہور



دینا تا تھا واپس گارنٹی ۱۴ سال قیمت صرف ۱۵
 راہن میں کیلیں۔ محل سیلور۔ ریلوے ریکوئیشن
 مغز ناظرین میں نے جب سے گھڑی کی تجارت جاری
 کی ہے۔ سینکڑوں قسم کی ہزاروں گھڑیوں کی ایک سیل کی
 میں بلند اجرت پر بیسارندہ روزہ مال گھڑی کو اس کی خصوصی
 ساخت اور پڑوں کی زیادتی دیکھ کر کہنے لگا کہ اور ولایت میں
 خاص فرمائش کے نام سے بھیج کر سینکڑوں گھڑیاں تیار
 کر کے دیئے گئے ہیں۔ ایک ہی میں گھڑی کے ڈائل پر لکھا
 لکھا ہوا ہے۔ المشہر دینا تا تھا سوز و گداز و کلاک انارکی۔ تاہو۔

رفیق الحکماء

معتقد جناب ڈاکٹر فتح چند صاحب ایم بی بی ایس۔ ایل ایس
 ایس ای۔ ایل آر سی بی۔ ایل ایس ایس۔ ایل ایم ایم بیو سول
 سرجن چھوٹی تقطیع کے ساتھ جابرہ مچھلی کی ۱۳ جلدی کتاب
 میں اس قدر قیمتی مطالب بھر دیئے ہیں کہ جن کا حائثا نیو ڈاکٹر طبق
 کیا ڈاکٹر اور دی طبیوں کے لئے روزہ کے کاروبار میں نہایت
 ضروری ہے۔ ڈاکٹر کی کسی قدر مضامین کو بطور دباؤ کو لے کر اس
 میں بعد کی گئی کہ جو پڑی پڑی کتابوں میں نہ مل سکتے ہیں۔ اس
 پر دیو تاجی گرامی ڈاکٹر طبق کتاب کی نام نہاد شہرت علی
 دی سے قیمت فی جلد ۱۵ روپے چھ کتابیں ۱۵ روپے میں موجود ہیں۔
 اگر طلب کرنے میں آپ سے بھی تو پھر اسی کتاب کا نام لے کر آگاہ

اشتمارات کی یوانی اجلاس سردار شیر گھانا

مصنف صد اول جانہ مر باغتیا نصف و
 چھاپا اول گورنر مال ذات بنام سماء عطری زور ہری سنگ
 جنت پیشہ زراعت سالک اذت مہت سالک و نڈا تعال
 ہونڈا۔ کھانا نور محل پرچہ مال گندھانہ بک پرگندہ نون
 چھلو و صلح جانہ دھر علی فتح جانہ دھری دھری دھری علیہ

دعو سے
 معی کا بیان ہے کہ سماء مذکورہ دعا علیہ مقدمہ لحد
 عذر تعمیل میں سے روپوش ہے اس واسطے باوجود اس کی
 اس کی اطلاع یانی نہیں ہوتی۔ اب بذریعہ اخبار نڈا اشتر
 کیا جا رہے کہ اگر مذکورہ دعا لکھو را۔ انکو ترسوا نہ وہاں حاضر
 عدالت ہذا ہو کر پیری مقدمہ کر گئی تو اس کی نسبت کاروائی
 کی طرف عمل میں آوے گی۔ المرقوم ۱۴ ہجرت ۱۳۴۲
 آج اشتمارات ہمارے دستخط اور ختم عدالت سے جاری ہوا

ان گولیوں کو کھاتے

یہ گولیاں دائمی قبض کے دور کے نہیں کیسے ہوں۔ بدن کو تازہ
 کرتی ہیں۔ علاوہ اس کے امراض ذیل کو فائدہ مند ہیں۔ سرد
 دوسرے صفت بصارت۔ وجہ فاصل پر تمام اور سوائس کے کچھ
 کو بدن کو دور کرنا نہیں گولیوں کا کام نہ صرف اس میں بلکہ
 استعمال ہوا جو قیمت فی جگہ میں ۵ گولیاں ہیں ہر ۵ روپے
 المشہر مندرجہ پہلی رام۔ دروازہ شاہ عالمی لاہور پتہ پتہ پتہ

رزم و نرم

۲ روزانہ کا ایک تاریخی اچھوتا ناول۔ قلمی کاروائی جنگخان
 شہاب الدین کی فتح راجہ جو چھٹکے کے ساتھ بلا ترقی خان

مراسلات

صاحب ڈپٹی کمنشنر سلمہ کی کارروائی

”چراغ کے شمع اندھیرے میں سب حکام اعلیٰ موجود اور وہاں ہی حد سے بڑھ کر سستی اور بے ضابطگی کے طرز پر یہ بات سہولت میں زمانہ زو عام ہے کہ صاحب ڈپٹی کمنشنر ہمارے معاملات کے فیصلہ میں حد سے زیادہ سستی اور دیر کرتے ہیں۔ ریاستہائے رام پور بشور و جبل کی سرحد مقام پانڈو کی تسلسل چھ ریاست سال سے صاحب کی پیشی میں ہے کچھ فیصلہ نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے متعلق ایک باخبر ایسا ہے جو بیٹھے سے کم نہیں ہے اور امید کہ ناظرین کی تفریح طبع کا باعث ہو گا۔“

وہ یہ ہے کہ صاحب ڈپٹی کمنشنر سلمہ گزشتہ ماہ سے پہلے سال میں سترہ ماہ کی رخصت لیکر ولایت تشریف لے گئے تو مسلسل مذکورہ کو بھی ساتھ ہی لے گئے جو چار ماہ سال سے پہلے ہی سے زیر تجویز رہی تھی۔ مگر ایک قلم کا دل لگاؤ اس نسل سے ہو گیا تھا۔ آخر عدالت ہماز میں ساتھ لے گئے اور وہاں سے خود ہی احکام والے حکم سے واپس بھیجی اور سمندار و ہماز کی سیر کر کے واپس آئی۔ اور اب تک پڑی ہے۔ اسی طرح سے دیگر مقامات ریاستہائے ضلع سلمہ کا حال ہے۔ دو دو تین سال سے یا اس سے کچھ کم پیش عرصے کے قیدی زیر تجویز پیسے قیدی میں سترہ رہے ہیں۔ اور کوئی نہیں دیکھتا۔ کیا یہ ظلم نہیں ہے کہ اگر کے گناہ ہیں تو بہت ہی سختی اور ظلم ہے۔ اسی سے دوسرے معاملات اور انتظام پر قیاس ہو سکتا ہے۔ یہ تصدیقات کے موٹے موٹے معاملات پھر تھے جاہل تھے۔ ہم اس طرف گورنمنٹ کی توجہ ضروری سمجھتے ہیں۔ اگر گورنمنٹ کو کسی قسم کی صاحب ہمارے کی رعایت منظور ہے تو اس طرح سے کر سکتی ہے۔ رہا یا کیا سنیاس کیوں ہوتا ہے؟ مراہم خیر خواہ اور عاقل و سکار

معاہدہ برٹش گورنمنٹ افغانستان کا دوسرا نسخہ

مندرجہ عنوان مینڈگ سے آپ کے اخبار گورنر رابطہ ۱۵ اگست ۱۸۹۷ء میں راقم سرحدی کی طرح کے نام پر ایک مراسلت چھی ہے جس کی رجسٹری الفاظ اور عدد مضمون نگاری پر ہماری طرف سے بھی صادر ہے۔ یادش بخیر ایسے عہدہ مضامین ہمارے گورنمنٹ کے پیش کے ہوتے تھے۔ لیکن معلوم نہیں کہ کیوں آپ کے مغز نامہ نگار نے یہاں تک بھگنے کے وقت سر ہیلو رفر نہیں کیا۔ مجمع و مار و گل و غار و غم و شادی ہم اندر کو بھول گئے ہیں۔ گورنمنٹ انگریزی کی عملی محتاج بیان نہیں ہے۔ اظہر من الشمس ہے جس قدر بڑی بڑی باتوں کے ذکر کے واسطے آپ کے نامہ نگار یا ساری کی ضرورت سمجھتے ہیں۔ اور مئی اور کے فساد۔ اور ریاست کشمیر کے بھاری انقلاب۔ جنرل اعظم الدین خاں کا قتل۔ ریاست ریا کی رانی والا معاملہ۔ جن کو شان کی اہم دیاست اوم کے

اس تحریک میں حصہ لیا ہے اور ہماری رائی کی تائید کی ہے ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں۔ پنجاب گورنر پنجاب چیف۔ انا لٹیک ہرن۔ لاہور چیف۔ بطوطی ہرن۔ وزیر الملک۔ الوقت صادق الاخبار۔ کوہ نور۔ آفتاب ہرن۔ ان کے علاوہ کئی ایک خطوط میں بھی ہم سے دریافت کیا گیا ہے کہ کیا رفیق ہرن جاری ہو گا؟ اور ہونا چاہیے کیا اخباری قبیل کے خطوط میں سے ایک خط جو لاہور کے ایک جنگلیں کا لکھا ہوا ہے آج کے ہفتہ مراسلات میں درج کیا جاتا ہے۔ اور ان کے اطمینان کے لیے ظاہر کیا گیا ہے کہ رفیق ہرن اب غریب جاری ہو گا چشتی صاحب نے ارادہ فرمایا کہ کیا ہو

دیہاتی متصف۔ جولائی ۱۸۹۷ء میں آنریبل جسٹس سید محمود صاحب جج ہائی کورٹ الہ آباد نے بحضور نواب لکھنؤ گورنر ہماز اضلاع مغربی و شمالی اور اودھ کے ایک یادداشت دیہاتی عدالتوں کے متعلق پیش کی تھی جس میں درج کیا گیا کہ اضلاع مغربی و شمالی میں مثل آنریبل جسٹس عدالتوں کے آنریبل متصف اور صورتات متحر میں بلاتواخواہ دیہاتی عدالتیں قائم ہوں۔ چھوٹے چھوٹے دیوانی تنازعات کا فیصلہ دیہات ہی میں کر دیا کریں چنانچہ حال میں لکھنؤ میں سر آئز سرائف کلینک کا لون سے تجس لیتو کو نسل کا اجلاس فرما تو اس میں یہ سوڈہ پیش ہوا جس میں فنا کر کیا گیا کہ ایسے متصفوں کو قانوناً باسور دینے کی حد تک مقدمات دیوانی کے فیصلہ کرنا اختیار دیا جائے۔ اس وقت بھی جبکہ جسٹس محمود نے اس مطلب کی یادداشت لکھی تھی ان کا مولوں میں اس کا ذکر تعریف کے ساتھ کیا گیا تھا۔ اب بھی ہم شہر کا اظہار کرتے ہیں جبکہ دیکھتے ہیں کہ ہمارے اضلاع مغربی و شمالی و اودھ کے بھائیوں کو دیوانی کے لیے چھوٹے مقدمات کی تکلیف سے کس قدر رہائی دی جاتی ہے یہی مقدمات تھوڑے زیادہ ہوتے ہیں۔ اور اہل دیہات کو انہیں کی کشمکش سے بچا لینا اور انہیں احسان کرنا ہے۔ کیا پنجاب بھی کسی ایسی عنایت کی سیریم لکھنؤ کو نسل سے توجہ کر سکتا ہے؟

جس جج اسلام آباد۔ صاحب کہ پہلے کئی مرتبہ ان کا مولوں میں درج ہو چکا ہے آخر جج اسلام آباد میں ایک فرق مخالف سید ابو علیا جو ہر ایک بات میں شک ہے کہ جس کے کام کرنا اگر وہ سارے میں رکھا تو پیکر کرنا یا مصلحت ہے۔ اس سبب میں جو کہتے کہ مکان مدر انہیں میں جمع ہوا تھا انہیں کو کیا فیصلہ ہوا ہے جو نے سردار کے صاحب کو تو ان شہر حیدر آباد کی تشریف لائے تھے انہیں کی زندگی میں ایسے تم کا پہلا واقعہ ہوتا ہے جس میں اہل دیہات مغربی اور تعلیمی مجلس کی جنت اس واقعہ سے دبا ہوا ہے کہ جو کہ

دیوان کا قتل۔ اگر دیر دو نو چڑھائی۔ میراں زہی کو ہاٹ پر فوج کشی۔ وغیرہ وغیرہ سب معاملات کا الزام تو دواشر کے سر لگایا جا گیا ہے۔ ہرگز انصاف نہیں۔ جیسا کرنا ویسا بھڑا والا معاملہ ہے۔ ہم تو ہرگز دواشر کے ہمارے ماتھے پر ان الزاموں سے کسی الزام کا جھکا نہیں لگاسکتے بلکہ دواشر کے اعمال باصورتہ نادر گرفت۔ والی بات سمجھتے ہیں۔ نہ ہم عیسائی ہیں نہ دواشر ایسے ہمارے کے کو نسل ہیں۔ اگر انصاف کیا تو ہر ایک پہلو پر سخن و تہج یہ سبکی رہی رہا ایسا نہ کہ انہیں بند کر کے ہر ایک ہی دیوانے ہمارے قلمنا شروع کریں ہم نے مانا کہ سرحدی کی طرح صاحب کے سبب میں رسا میں ایسے صاحب بالکل جھپٹ چھاؤں کر رہے ہیں۔ بلکہ بعض روپیہ ہی روپیہ دکھائے ہیں۔ تو ذوق کے علاوہ میں ایسے سرور۔ کل محمد خاں کو بھیجنا کیا ہے رکھنا ہے۔ شہر و شہر کا کافی گورن۔ وازوں وغیرہ مقامات میں قلعہ وغیرہ بنانے کے نشانات کیسے بنائے ہیں۔ رکانی گورن وغیرہ مقامات میں وغیرہ کرانے اور جھپٹا اور ہر وزیر اوقام سے قرآن کرنا تو ایسا میرا کی عین خاموشی ہے۔ علاقہ ذوق نسل کو نسل کے پاس ہے درجے وارداتوں کا باعث کون ہے؟ ہم نے تو سنا ہے کہ ہر ایک امر ایسا صاحب سے ہے۔ اگر بعض حال خود وزیر اوقام ہیں تو پھر وزیر اوقام کا مطلب خود بخود کامل علی گنج ہو گئی۔ سرور گل چھوٹا ہے ان کو کامل سے چھینا ہو گا۔ اگر آپ کے سرحدی کی طرح اس سرحد پر ہمیں موجود ہوتے۔ اور امیر صاحب کے اہلکاروں کی جنگ کی کارروائی ملاحظہ فرماتے اور انہیں چھاؤں کے نظر میں سے دیکھتے تو معلوم کرتے کہ امیر صاحب کیا کیا فتنہ ہے۔ اور اب کہاں تک پہنچے ہیں۔ ہم کو حالت جنگ میں جو تکلیف ہوگی وہ بھی طرح سے اذیت دے سکتے ہیں اور کہہ سکتے ہیں لیکن یہ بھی نہیں دیکھ سکتے کہ جو یہ شہر کی طرح امیر صاحب کے ہاں سے ٹانگ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان سرحدی لوٹ اور آفیسر کی سے خستہ و خراب ہو۔ ہم تو ضروری صلاح دیتے ہیں کہ یہاں ہرگز نہ ہو۔ اس سے سراسر نقصان ہال و جان ہے۔ لیکن یہ ضروری صلاح ہیں وجوہات بالا پیش کر رہے ہیں۔ یہ مقام کافی گورن و حیدر و لہر انگریزی چھاؤں والی جاوے چھاؤں ڈالنے کے وقت اگر امیر صاحب مزاحم ہوں تو آپ کے سرحدی کی طرح صاحب کی رائے امیر صاحب کے باری میں رہا ہے درست اس وقت ثابت ہوگی کہ پھر پھر کہ تو ہر ایک شخص میں مانی لگا سکتا ہے۔ باقی آئندہ

اخبار رفیق ہند لاہور

جناب امیر صاحب علیہ اخبار ہمارے مخدوم جناب مولوی محرم علی صاحب چشتی کے بے نظیر اخبار رفیق ہند کی نسبت جو کچھ نوٹ آپ نے اپنے پیچھے میں درج فرمایا تھا اس کے لئے میں اور عموماً اہل مذاہب کی تہذیب سے شکر گزار ہیں۔ میری رائے میں یہ ایک طور پر بہت

ہم سب مولوی فضل الدین صاحب کی رائے سے شکر گزار ہیں کہ یہاں تک بہت بچا ہے کہ

اگر کسی لغو اور غیر واقعی الزام لگایا کرتا ہے۔ اس کے
 بعد بھی جب اس اخبار نے اپنا یہی سلسلہ جاری رکھا۔ تو
 بالکل کے شرفاء کو اندیشہ ہوا کہ کچھ سہاوردہ مسلمانوں
 میں فساد اور لغات برپا کرنے سے باز نہیں آئیں گے اس
 لئے وہ ان کی مینوسٹیل کیٹی کے ۲۲۔ جون کے اجلاس
 میں ایسی سے ۵۔ جون تک کے سنگھ سہا کے پیچھے
 لڑھے گئے۔ اور ان کی تڑپا کے ٹی پھر کیٹی کو حسب مناسبت
 کارروائی کرنی پڑی جس میں کیٹی نے بڑی وضاحت اور
 صفائی سے فلسفہ کرنا منظور کیا کہ مثال کے ہندو مسلمانوں
 میں مطلق کوئی نا اتفاقی موجود نہیں۔ اس سے پہلے
 جب پادری صاحب کیٹی کے پریسڈنٹ تھے تب بھی ایسی
 ای ان دامن اور خوش انتظام سے کام نہ لیا تھا اور اب
 ہی تحصیلدار صاحب کے زمانہ پریسڈنسی میں ویسے ہی
 صفات اور بے رور عاقبت خوش اسلوبی سے کام چلتا
 ہے۔ کہ جب تمام ممبر اور اہل شہر تہ دل سے اپنی خوش
 بری کیٹی نے لکھا کہ اخبار سنگھ سہا نے جن فہم فہم
 تحصیلدار صاحب بلانہ کی نسبت لکھے ہیں وہ بالکل بے
 اصل اور بے بنیاد ہیں۔ تحصیلدار صاحب کی کل کارروائی
 اور عدالت اور برتاؤ پر ایک اہل مذہب سے بلا عانت
 اور تحفظ ہے۔ اور لفظ متعصبی کا جو کچھ پرچہ جات
 مزبورہ میں لکھا جاتا ہے وہ بالکل لغو اور ہستان ہے۔

اس کے بعد راجہ دولت رام ایڈیٹر سنگھ سہا کے
 بال صلی کی نسبت کیٹی نے اپنی رائے لکھی ہے۔ یہ
 مینوسٹیل کیٹی نے لکھے اپنے رزم میں ایسے جو اسٹادیٹر
 سنگھ سہا کے حال جلیں اور اس کے تعلقات کی نسبت
 فلسفہ کرتے ہیں۔ کہ جو اگر صحیح ہیں تو کوئی وجہ نہیں لالہ
 دولت رام مثال کے تحصیلدار اور تھانہ دار کو کیوں
 اس سے بھی بڑا تہذیب کی کوشش نہ کرے۔ ہم نے
 لکھی کیٹی کی اس رائے کو قلم انداز کر دیا ہے۔ کیونکہ ہم
 مزبورہ امتیاز کے لئے تو بھی تعلقات کرنا چاہتے ہیں۔
 ہم نے اس موقع پر اس امر کا حال بھی اس لئے دیا
 ہے کہ کیٹی نے اپنی طرف سے سنگھ سہا کے متوازن
 ایمانات کی تہذیب کامیابی کے ساتھ کرنے میں
 کوئی وقفہ نہ رکھا تھا۔ اس کے بعد کیٹی نے
 صاحب ڈپٹی کسٹنر کو راجہ سہا کی خدمت میں التماس
 کی ہے کہ اس سے پہلے بھی ہم عرض کیجئے ہیں۔ اور
 اب پھر یہ کارروائی چلتی ہے کہ سنگھ سہا محض غلط حالات

کے لئے اس کا اشتہار کیا جاوے۔
 کیٹی کے اجلاس میں مجید ممبر ہندو۔ پانچ مسلمان
 اور دو عیسائی تھے۔ اور اس میں تحصیلدار خود حاضر نہیں

تھا۔ جس سے ظاہر ہے اس کے دباؤ یا تحریک سے اس
 مطلب کے ریزولوشن پاس نہیں کئے گئے۔ جبکہ
 شہر کے ایسے ذمہ دار اور متحرک جمیع کی رائے سنگھ سہا کی
 اس خود غرضانہ کارروائی کی نسبت اس طرح کی ہے تو
 اس میں صداقت کہاں تک پائی جاسکتی ہے۔ ہم
 کبھی یقین نہیں کر سکتے کہ کسی رشوت خوار تھانہ دار اور
 مستحب اور ظالم تحصیلدار سے سرکار اور رعایا اس
 حد تک مطمئن ہوں جیسے کہ مثال کے تحصیلدار اور تھانہ
 دار سے ہیں۔ جو کچھ ہم نے لکھا ہے محض نیک نیتی پر
 مبنی ہے۔ اس لئے ہم سنگھ سہا کی طرف سے مصفاہ
 جو بات کے منتظر ہیں اور اگر وہ قابل اطمینان ہوئے تو
 ہم بخوشی ان کی جانب سرکار عالیہ کو متوجہ کرنے کو
 آمادہ ہیں۔

امیر کابل۔ انگلستان اور روس۔ جو بھڑن

ہمیشہ امیر صاحب کی طرف سے گورنٹ انگریزی کو برٹن
 کرنے کے لئے ان کو روسیوں کا رازدار اور روس کا دوست
 اور طرفدار بتلایا کرتے ہیں معلوم نہیں اب وہ کونسا چم
 کابل ڈھونڈتے ہوں گے جب ان کو معلوم ہوا ہوگا
 کہ امیر صاحب کے چند سپاہی مقام سو ماناش میں روسی
 کرنل یا نو ف کی فوج نے مجروح اور قتل کئے۔ امیر صاحب
 روسیوں کی اس زیادتی پر اس قدر برہم ہوئے گئے کہ انہوں
 نے گورنٹ ہند میں اس امر کی شکایت بھیجی ہے کہ
 روسیوں نے سرحد پر ہمیشہ بدستری کی ہے۔ ساتھ وہ
 چھٹی بھی بھیجے گئے کہ کرنل یا نو ف نے واخان کے
 گورنر کو اس معاملے کی کیفیت کی نسبت لکھی تھی۔ اس پر
 گورنٹ ہند نے روس سے جواب طلب کیا چنانچہ اب
 ایم ڈی سٹیل روسی سفیر متعینہ انگلستان اور لارڈ
 روزیری میں اس معاملے کے متعلق گفتگو کر رہے ہیں
 نکلا ہے کہ روس نے ہڈ کیا ہے کرنل یا نو ف نے
 کسی بد نیتی کی غرض سے افغان سپاہیوں پر حملہ نہیں
 کیا۔ روسی فوج اس وقت بہت تھوڑی تھی۔ معلوم
 نہیں ابھی اس کا آخری فیصلہ کیا ہو۔ اور غالباً کچھ
 بھی نہیں ہوگا۔ مگر اس جھگڑے سے یہ بات تو بخوبی
 ظہور ہوئی کہ امیر صاحب سرکار انگریزی کو اپنا خیمہ خواہ
 اور مددگار سمجھتے ہیں۔ اور روسیوں کو اپنا دشمن تصور
 کرتے ہیں۔

۲۱۔ مکت کوٹر ٹیکسٹون کوٹ اور ٹن پارک میں ایک
 گاڑی مار کر گرا دیا کر ٹوٹ ٹوٹی تھوڑے گاڑی کے ٹکڑے پڑے
 کوٹر ٹیکسٹون وزیر اعظم کی جان بھی

افغانستان وال بجات نہیں۔ اس
 کے اخبار ہندو نے گورنٹ کو صلح دی تھی کہ افغانیہ
 کو سلطنت ہندوستان میں کیوں شامل نہ کر لیا جاوے
 اسیر کلکتہ کا بنک باشی رائے دیتا ہے کہ وہ کچھ
 وال بجات ہے جو با ترونگل جاتیں گے۔

دس روپے میں بیلوں کی جوڑی۔ لکھنؤ کا
 ہمعصر کرلیک لکھتا ہے۔ "بیل کم سے کم دس روپے
 میں ایک جوڑی مل جاتی ہے جو جوتے بونے کے کام
 کے لائق ہوتی ہے بلکہ بعض اوقات اس سے بھی
 سستی۔ مگر گھوڑا تو دس کو ایک ہی اس کام کے لائق
 نہیں مل سکے گا۔" تعجب ہے کہ ہم کو آج تک معلوم
 نہیں کہ جو تیرے بونے کے لائق بیلوں کی ایک جوڑی
 دس روپے بلکہ اس سے بھی کم ہندوستان کے کسی
 حصے میں مل سکتی ہے۔ اگر کمیں لکھنؤ کے لوح میں
 یہ حال ہے تو پنجاب والوں کو بھی معلوم ہونا چاہیے۔
 افسوس ہے کہ اخبار نویس اپنے ایڈیٹریل لمبا سچے
 کچھ لکھتے چلے جاتے ہیں۔

سب سے بڑی وحشی سلطنت۔ مسٹر برٹ
 سپنر اس زمانے کے مشہور انگریزی عالم نے روس
 کو ہودیوں پر ظلم کرنے کی وجہ سے یہ خطاب دیا ہے اور
 راجہ ظاہر کی ہے کہ یہ مظالم اسی مخالفت تو ہیں مگر
 سب سے بڑی وحشی سلطنت آج بھی یہ ہوگا کہ سب سے بڑی وحشی
 سلطنت آج بھی روس سے زیادہ وحشوں پر تسلیم ہو جائیگی

اہل لوشانی سے تھیا چھین کر ان کو بھی ہزاری
 طرح کمزور اور زمانے بنایا جا رہا ہے۔ وہ وحشی ہیں اس
 تہذیب کو وحشی سے نہیں قبول کر سکتے۔

رفیق ہند لاہور کا اجراء۔ ہم شہر جون کے شو
 میں ایک بوٹ لکھا تھا کہ اگر کسی محرم علی صاحب چینی کے
 دوست ان کو غیب میں اور رفیق ہند جاری کچھ خبر
 اصرار کریں تو پنجاب کی اخبار نویس میں ایسے بھی اخبار کے
 جاری ہونے سے غیر بہت روٹن ہو سکتی ہے۔ چنانچہ ہزاری
 اس تحریک کی دیر بھی کہ ہندوستان اور پنجاب کے ہر طرف
 سہی ہمعصروں نے اپنے اس رائے اور محترم ہمعصر کے غیر
 متادم کے لئے یہ زبان ہو کر کہا کہ رفیق ہند ہمارے سرور انکو
 سنگھ اور چینی صاحب آئندہ اس نکل کو روزگار نہیں کہ اخبار
 کو نہ لکھیں۔ چنانچہ جس قدر اخبارات سنہ اس وقت تک

پیشہ اخبار

لاہور۔ یوم دو شنبہ ۵- ستمبر ۱۹۲۲ء

اخبار سنگھ سہا اور حکام ہلال

ایک وقت سے امرتسر کا اخبار سنگھ سہا جلال ضلع گوردوارہ کے حکام خصوصاً ڈپٹی سیکریٹری اور تحصیلدار ہلال کے ظلم اور تعدی کی فریاد لگا چھاڑ چکا اور بیان کر رہا ہے جہاں تک کہ اس نے کوئی دقیقہ سختی اور زبان درازی کا اٹھا نہیں رکھا جو لوگ سنگھ سہا کو ابتدا سے دیکھتے ہیں وہ اس کی ایسی زبان اور تحریر کو دیکھ کر بالکل تعجب نہیں کرتے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ شرف سے لیکر اس کی مثال کے تھانہ دار کی رشوت ستانی اور تحصیلدار کے تعجب اور ظلم کے متعلق تحریرات پر غور نہیں کیا۔ اور اسی اثنا میں جبکہ ہم نے دیکھا کہ اس اخبار کے ایڈیٹر لالہ دولت رام کو اسی تھانہ دار ملک یار سے ہمارا بیڑا کیسے ہوئے موقع سے گرفتار کیا اور اسی تحصیلدار محمد منیر نے قیدی کی سزا دی ہے تو ہم کو اس کی اس قدر رشوت تحریرات پر جو حیرت ہو گئی تھی وہ بالکل موقوف ہوئی۔ مصنف مزاج سنگھ اور ہندو بھی اس اخبار کو دیکھا ہے جس میں اس کا اظہار مراد آباد کے ایک برہمن ایڈیٹر صاحب کی رائے سے ہو سکتا ہے جو انہوں نے اپنی ۲۰ جون کے اخبار سے ہند میں لکھی ہے۔

دو ہمارے محترم سنگھ سہا معلوم ہوتا ہے لفظ تعجب کے معنی بھی نہیں سمجھتا۔ ہر امر تعجب سے کام لیا جائے تاہم ہر دعویٰ پر جو کہ ہم نے تصدیق کی ہے۔

اور یہی وجہ تھی کہ ہم نے حسب عادت مستحق اپنے ظلم زیادتی کے قلع قمع کرنے والے قلم سے اس معصر کی تحریرات کی تائید میں گورنمنٹ کو اس کے بیانات کے مطابق ہلال کے معاملات کی تحقیقات کرنے یا ہلال کے ان افسرین کو اپنی آپ کو ان الزاموں سے بری کرنے کے اٹھ توجہ نہیں دلائی۔ تعجب نہیں کہ گورنمنٹ نے بھی انہیں وجوہات پر سنگھ سہا کی تحریرات کا اعتقاد کیا ہو۔ ورنہ یہ بالکل نامکن ہے کہ ایسی سخت تحریریں لوکل گورنمنٹ کے اخبارات کے ملاحظہ کرنے والے سرشنسی تیز فطرت آج تک سچ رہی ہوں۔ مگر گورنمنٹ کو آج تک مناسب تھا کہ اس معاملے کو روشنی میں لا کر ہندوستان لوگوں کو غلط فہمی سے بچا لیتی ساگر ایڈیٹر سنگھ سہا سچا ہے تو اس کی محنت ٹر لائی اور راشی اور ظالم

اہلکاروں کی چٹائی کچائی۔ لیکن اگر ایڈیٹر راستی پر نہیں تو گورنمنٹ اپنے انتظام کی عزت اور اعتبار بحال رکھنے اور اپنے ملازمین کو بدنامی سے بچانے کے لیے ایڈیٹر کو سزا دیکر دوسروں کے لیے عبرت کا نمونہ بنائی۔ گورنمنٹ کی پستی بھی چوٹی خاموشی سے دیگر معصروں نے جو زیادہ حالات سے واقف نہیں ہیں نتیجہ نکالنے کے گورنمنٹ دیکھ دو انشتہ ایک معصر کی قابل غور فریاد کی شنوائی نہیں کرتی۔

اسکل جبکہ سنگھ سہا اور بھی زور سے بکا رہا ہے کہ ہلال کے حکام اسپرناش کر کے اپنی بریت ثابت کر سں تو ہم کو بھی سوائے اس کے کوئی چارہ نظر نہ آتا کہ یا تو گورنمنٹ خود تحقیقات کرے اور یا حکام ہلال سنگھ سہا پر پناش کر کے اپنی نیک نامی قائم کر سں مگر بیشتر اس کے کہ ہم گورنمنٹ کو اس امر کی طرف متوجہ کرتے ہیں کہ ہلال کے تین چار معزز شاخص سے جن میں ہندو اور مسلمان دونوں شامل ہیں اصل حقیقت معلوم کرنے کی درخواست کی۔ چنانچہ حالات ہم کو صحیح معلوم ہوئے ان کی تقویت پر ہم دونوں کے ساتھ بیان کر سکتے ہیں کہ ہلال کے تھانہ دار اور تحصیلدار بالکل بے قصور ہیں اور سنگھ سہا محض ہلال اور کیسٹنی کے عرض سے اپنے انفرج و اقسام کے الزام لگا رہا ہے۔ سنگھ سہا نے دوسری راج کے پرچم میں ایک اشتغال پیدا کرنے والے مضمون میں شور مچایا تھا کہ تعجب ہلال کے گلی کوچوں میں گلے کا گوشت فروخت ہوتا ہے۔ جو تحصیلدار ہلال کے معصوب یا قبول سنگھ سہا کو متعجب ہو گیا باعث ہے دہاشاہ اللہ صاحب متعجبی اور اسی قسم کے اور بدعت سے نکلنے لفظ وضع کر سکتی بھی ہمارے کھنکھل چنانچہ جب یہ پرچہ اخبار کا ہلالے میں پہنچا تو ہلالے میونسپلٹی نے اپنا فرض سمجھا کہ اس الزام کی تردید کرے۔ اور جس ریزولوشن میں کیسٹنی نے اپنے اس پرچہ کے اجلاس میں اس کی تردید کی ہے وہ حسب ذیل ہے:-

اخبار سنگھ سہا مجھے ۲۰ جون ۱۹۲۲ء جلد ۱۰ء جب کیسٹنی میں پیش ہوا اس میں ایک طویل مضمون ثابت فروخت گوشت کا تھانہ داروں تعجب ہلال پر ایک کلی کو چھ کا درجہ ہے۔ اس کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی تحریرات محض چند جہلا و بدعاشان کی تعجب شراکت سے سوائے کچھ اصلیت نہیں رکھتی ہیں۔ ہم جلد ممبران حاضرین جلسہ یقیناً تقویٰ کو سنیں کہ گوشت مذکورہ تعجب ہلال کے اندر تاج تک بھی فروخت کے واسطے شامل نہیں ہوتا ہے۔ اگر کوئی بچہ بھی ایسا فعل کرتا تو ضرور اس کی اطلاع کسی کسی ممبر کیسٹنی کو ہوجاتی۔ اور کیسٹنی قانوناً ایسی اشتباہ کے فروخت کر نہکا انتظام کر سکتی ہے

اور بصورت خلاف درزی استغاثہ دائر ہو سکتا ہے اور اس حکم اہل اسلام اور اہل ہندو کا بھی باہم اتفاق ہے کسی قسم کا فساد نہیں ہے اور نہ امید ہے کہ ایسا ہو۔ اس وجہ سے بھی ممکن نہیں کہ گائے کا گوشت فروخت کے واسطے داخل ہو سکے۔ لہذا تجویز ہو کہ نقل ریزولوشن فراخ دست جناب والا نشان صاحب ڈپٹی کمشنر ہاؤس ریل پور گزارش کیا جاوے کہ سنگھ سہا کی بیکارروائی بالکل سبب بنیاد اور فضول ہے۔ بلکہ قابل مواخاہ کے کہہ دے۔

اسی طرح پھر ایک الزام اسی اخبار کے کالموں میں لگایا گیا کہ ہلال کے تحصیلدار نے ایک ہندو کی لاش کو تعجب سی وطن کر دیا۔ اس کو میونسپلٹی کی کارروائی جو ہندو مسلمان اور عیسائی ممبروں سے منظور کی ہے اس طرح جھوٹا ثابت کرتی ہے۔

اخبارات ہندی میں شائع ہونے والی سنی سنی سنی جوابات نفس کرم چند متنی کے ذکر درج ہے بالکل بے اصل ہے۔ واقعی یہ نفس تھا نہ دفع کڑھ سے بھینسا لاوارث استغاثہ سرجن صاحب ہلال کے پاس آئی تھی اور اکثر صاحب نے بعد ملاحظہ پولیس مذکورہ کے حوالے کر دی اور پولیس نے اس کو دفن کر دیا اور متوفی کی شناخت کا پتہ لگانے کی تلاش کو ملتے رہے جب اس کا پتہ لاہور سے ملا کہ راجندر نامی کی نفس ہے تب وہاں سے ایک تاجر بنام تحصیلدار صاحب ولالہ راجہ جیل کٹری کے آئی کہ نفس جلال کے واسطے اچھ جیل کو دیا جاوے اس کے وارث بھی آ گئے۔ اس وقت تحصیلدار صاحب نے ہاشا بطور حکم کے ذریعہ نفس مذکورہ کو قیدے خدادا کے ملائے کے واسطے وارثان کے حوالے کر دی۔ چنانچہ اس قوم کی کھوکھریں مبرا ان کی طرف سے چھٹی ۲۵ مورخہ ۲۰ جون ۱۹۲۲ء تمام تحصیلدار صاحب آئی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:- وہ معلوم ہو رہا ہے کہ آل جناب نے ہر وقت اپنے ہفتے خیر سہا دار کے نفس سنی کرم چند متوفی کے جلالے میں جس قدر دار و لالہ راجہ جیل سکھ ہلال و دیگر برادران کو دی گئی ہے سہا اور جلد ممبران انتخاب کے نہایت شکر گزار ہیں اور یہ شکر یہ موجب ریزولوشن و مجلسہ ملائے سہا برادری مذکورہ کے ادا کیا گیا ہے۔ اس سے صاف ثابت ہو رہا ہے کہ جو کچھ اڈیشن اس واقعہ کی نسبت لکھا ہے وہ اصل واقعہ کے خلاف درج کیلئے اور ایسی ہی اس کی دیگر تحریرات اصل واقعات کے خلاف ہیں۔

مندرجہ بالا ریزولوشن سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ یہ اخبار تحصیلدار ہلال کو بدنام اور متعجب ثابت کر سکتے

روئے زمین کی خبریں

ہندوستان

نواب گولڑہ کے بنگالی ڈسٹرکٹ انجنیر نے سار جوگئے
 سمیت عیسائی چوگئے ہیں ؟
 گلگتہ پٹیوٹی اور مدراس کی ٹینس پوینو سٹیوں میں سے
 ہر ایک میں اب ہندوستانی وائس چانسلر ہیں ؟
 آگرہ کی میونسپل آبرسانی کو چھائی اور قلعے تک تسبیح
 دینے کے لئے دو لاکھ کی منظوری ہوئی ؟
 حیدرآباد میں نظام سراج میں جو غیر زبانیں بھلائی
 جاتی ہیں ان میں فرانسیسی بھی داخل کی گئی ہے ؟
 بمبئی یونیورسٹی کو روپے کی کمی کی تکلیف رہتی تھی۔ او
 گوڈنٹ پندرہ ہزار روپے سالانہ سے زیادہ آمد نہیں دے
 سکتی اس لئے گوڈنٹ نے اصلاح دی ہے کہ مدراس یونیورسٹی
 کی طرح بمبئی یونیورسٹی بھی اپنے امتحانات کی فیسیں بڑھا دے۔
 چنانچہ یونیورسٹی نے اپنے سب امتحانات کی فیسیں قریب دو چاند
 بڑھا دی ہیں۔ اس ترکیب سے میں ہزار سالانہ کے قریب آمدنی
 بڑھ جائے گی ؟

مسلمہ برادر کی تحقیقات شروع ہوئے جبر ظلم زبانوں
 پر مبنی تھیں اور نازک حالتوں میں جانوں کا تلف ہونا روشنی
 میں لایا جا رہا ہے ؟

آگرہ کے پاس جہنا کے پل کا حصہ گر پڑا۔ کوئی جان
 کا نقصان نہیں ہوا ؟

ہندوئی کی میونسپل کمیٹی نے اشتہار جاری کیلئے
 کوہاں کے پبلشرس اور پرنٹروں اور مختاروں اور دیگر لوگوں سے
 ہر مہینہ صدی کا ایک نیا ٹیکس وصول کیا جاوے گا۔ نتیجہ
 لوگ ناراض ہیں۔ ان کو رنڈروں کے ساتھ بیچوں پر لگایا ہے ؟
 مدراس کے بعض حصوں میں ہفتہ سخت پھیلا ہوا
 گونا بلی میں ۱۷-۱۸ موت روزانہ کی اوسط ہے ؟

گوشت پختہ روز میں احوال مدراس میں سخت بارشیں
 ہوئیں۔ سوریانگرم اور دیار طغیانی فرمیں ؟
 کا خراجات کے قانون کے مطابق جو حال میں آ
 کے کارخانہ داروں کی ہربانی سے ہندوستان میں فروغ ہو رہی ہے
 پہلے پہل بمبئی میں ایک کانٹنل کے مالک کو ۱۲ سال سے کم عمر
 کے لڑکوں سے مردوں کے برابر کام لینے کے جرم میں دو سو روپے
 جرمانہ ہوا ؟

افغانستان

چترال سے گلگت میں خبر پہنچی ہے کہ روسی فوج
 بمقام لنگ کشٹ مقیم ہے جو قلعہ پتھ سے ۴۰ میل کے فاصلے
 پر ہے۔ وادخان میں افغانستان کا بھی بڑا قلعہ ہے ؟
 خوست کے لوگ پھر قلعہ برپا کر رہے ہیں ؟
 ولایت کا اخبار شندرد و صلاح دیتا ہے کہ روسیوں کی
 پاسر کی سہستی کے جواب میں انگریزی فوج سفید گلگت کو بھی در
 بار وگل کی طرف بڑھایا جاوے ؟

لداخ سے خبر پہنچی کہ روسی موضع لنگ کشٹ میں رہے
 ہیں جو افغانوں کے تھانہ پنجدر سے پانچ میل کے فاصلے پر
 کنارہ اوگسٹس پر واقع ہے۔ ان کا ایک دستہ فوج کا بوزے گنبد
 میں بھی ہے جہاں سے ان کے سیاہی درہ کاک اور درہ باروگل
 میں پہنچ سکتے ہیں۔ روسیوں کا لشکر کشٹ میں مقیم ہونا ان کے
 لشکر میں سرحد کے مشرق کی جانب مقیم ہونے سے زیادہ بڑھتے
 کہ جہاں سے وہ قلعہ پنجدر چلا کر سکتے ہیں۔ جہاں امیر صاحب
 کے ۵۰۰ سپاہی نائٹ گوزر وادخان کے زیرِ نگرانی رہتے ہیں ؟
 شغنان اور اوشان میں امیر صاحب چاہتے ہیں کہ کچھ
 پرواہ نہیں وہ روسی فوجوں سے برابر لڑائی کرینگے۔ جنہوں نے
 ان کو اپنے ملک میں مساد پیدا ہوا ہوا دیکھ کر موقع کو غنیمت سمجھ
 سرحد شمال مشرق پر اور بھی ششانا شروع کیلئے ہے ؟
 گوڈنٹ ہند نے امیر کا مل کے آخری خط کا جواب بھیجے
 ہفتے میں بھیجیے گا جس میں خوشی کا اظہار کیلئے ہے کہ گوڈنٹ
 کے مشن کے ارادوں کو امیر صاحب نے خوشی سے پسند کیا۔ اور کہ
 افسوس کی بات ہے کہ امیر صاحب ہزارہ کے معاملات میں اس
 قدر مصروف ہیں۔ ساتھ ہی گوڈنٹ نے لکھا ہے کہ اسماخ وانا
 چکائی وغیرہ کو موجودہ حالت میں نہیں چھوڑا جا سکتا۔ لیکن گر
 اسماخ میں آئندہ لڑائی ہوئی تو گوڈنٹ امیر صاحب کی فوج کو واپس
 بلائے جانے پر اصرار نہ کریں ؟

لوکل و براونشل

لاہور میں ہفتہ پڑا پھیلا ہوا ہولہ ہے۔ ملکہ پچھلے تین
 چار روز میں بیماری بڑھ گئی تھی۔ شہر کی صفائی کے انتظام ناقص
 ہونے کی وجہ سے اور بارش سے گلیوں کے متعلق ہونیکہ باعث
 ہفتہ پھیل گیا۔ مگر حکام نے فکر میں ہے ؟

راولپنڈی میں ۲۲-اگست کو ٹاؤن ہال میں مسٹر
 واد اھائی نور دھجی کے داخل پارلیمنٹ ہونے پر اظہار مسرت
 اور مبارکباد کے لئے جلسہ منعقد ہوا۔ اور امر تیسرے اگست
 کو تھیسٹر ہال میں ایسا ہی جلسہ منعقد ہوا ؟
 ضلع پشاور کے موضع باجی بام خیل میں ۱۲-اگست
 کو عبدالحی عرف لالہ نے جو ایک باخدا فقیر اور زاہد تھے خان دہی
 لوگ انکی زیارت کو ہندوستان کے درود و حصوں شل بنگال
 اور گجرات سے آئے تھے۔ یہاں تک کہ وسط ایشیائے لوگ آتے
 تھے۔ ہندو مسلمان برابر ان کے معتقد تھے ؟

ہمارا امیر صاحب جموں نے سری نگر سے تاجپاکہ جموں
 سے ۴۰۰ گھنٹے کے اندر مولوی حکیم نور الدین صاحب کو نکال دیا
 جاوے۔ چنانچہ مولوی صاحب بحیرہ گوروانہ ہو گئے۔ ہمارا امیر
 صاحب کو جس روز سے اختیارات ملے ہیں اسی روز مولوی
 نور الدین صاحب کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ وجہ یہ کہ وہ ان کے
 چھوٹے بھائی راجہ امیر صاحب کے طرفدار یا خیر خواہ ہیں۔
 مولوی صاحب کی تنخواہ سو روپے ماہوار تھی اور پڑنے ملازم تھے ؟
 جھنگ اور مھسانہ میں ہفتہ روزہ پھیلا ہوا ہے ؟
 رشتہ ور کے جینانے سے ایک ہفتہ سالہ تہدی
 ۲۵-اگست کو تھاک گیا ؟

سودا یوب خاں ۲۶-اگست کو مری میں بمبیت ۱۳

ہمارے ہیروں اور ۶۰-ہیروئنوں کے ہفتے ؟
 ڈیرہ اسماعیل خان۔ پشاور کے بعض مواضع اور ملتان
 سے بھی ہفتہ گیا نہیں ؟
 (دستی ریاستیں)

ریاست جموں پال میں ۱۵-اگست کو بیگم صاحبہ جہاں کے
 ایما سے ایک کانٹنل ملنے والی کا کارخانہ تین لاکھ روپے کی
 لاگت سے کھلا۔ اس میں سے ساڑھے پچاس ہزار رطل کی قیمت اور
 ۲۰ ہزار سو ۳۸ روپے اس کا کارائہ و خرچہ۔ اور ۸۶ ہزار یا سو ۸۸
 اخراجات عمارت کا خرچ ہو اور صاحب ریاست اور صاحب بیگم
 ایکٹ کی تقریروں کے بعد بیگم صاحبہ نے تقریر فرما کر افتتاح کی
 رسم ادا کی ؟

گوڈنٹ نظام نے مقام دارنگل بخیر کی کامدراجی کیا ؟
 ۲۲-اگست سے مقدمہ تحقیقات قتل دیوان اور شروع

ہو گیا۔ اور ۲۲ و ۲۳ تاریخوں کی تحقیقات سے حالات قتل پر روشنی
 روشنی پڑ گئی۔ مگر مہجر راچندر نے پانچ اشخاص کو طعنے دیکر قتل
 پر آمادہ کیا۔ ان میں سشی اور دھمی تھا کہ سپاہی ہیں۔ بد و تو بخانہ
 ریاست کا جمعدار ہے۔ چیاراچندر کا سانس ہے اور جہیز خاں
 سے۔ غشی اور چیکا کا قصور صاف کر کے ان سے شہادت لی گئی تو
 معلوم ہوا کہ وہ لوگ قتل راچندر کے احوال میں جمع ہوئے۔
 ان کو تلواریں دی گئیں۔ یہاں سے وہ کچھ ہماری لال کو دیکھ رہے
 تھے جبکہ وہ کرکٹ کے میدان کو چلے تھے۔ جب ان کی گاڑی دس
 آنی تو چیلے کھوٹا روک لیا اور سشی اور دھمی اپنی تلواروں کو کام
 میں لائے۔ وہ احوال میں دس آئے اور راچندر نے ان کو
 کھانا کھڑا کیا۔ انہوں نے کچھ نہیں کھل کیا اور اپنے کپڑے جدا
 دئے۔ قتل کے بعد سشی نے سال کی مالگاری کا نصف حصہ ادا کر دیا۔
 اور دیل خریدے۔ دھمی نے تین مل خریدے۔ پھر دھمی نے شہاد
 دی کہ دونوں تھا کرول کے پاس روپیہ تھا اور قتل سے پہلے بھی
 مالگاری باقی پڑی ہوئی تھی۔ ان کی اراضیات فرق ہو گئی تھیں اور
 ان کے نیلام کا حکم دیا گیا تھا۔ نصف وصول ہونے پر نیلام ملتوی کیا گیا
 مقدمہ نواب محمدی حسن صاحب بنام مسٹر ستر اس
 مشہور گنہگار سے اس کے متعلق گزشتہ سیر کو حیدرآباد میں شروع
 ہو گیا ہو گا۔ مسٹر انوریثی استغاثہ اور مسٹر نورن ڈیفنس کی
 طرف سے ہیں ؟

ریاست رام پور کے محکمہ تعمیرات کو ۶۰ ہزار روپے سبجکٹ
 کی کوٹھی کے تعمیر میں اور ۶۰ ہزار روپے میں مہمانوں کے لیے ایک مکان
 تعمیر کرنے میں صرف کرنے پڑے ؟

نیر پائیس دیوان صاحب باہن پور سے اپنی ریاست سے
 بیگم کا دستور نسخہ کر دیا۔ جو صاحب گورنر اعلیٰ بمبئی نے خوشی
 ظاہر کی ؟

ریاست کشمیر نے سری نگر کی آبرسانی کے نئے انتظام
 سے اپنی نلکے منگو لے کے نئے تین لاکھ روپے منظور کر دیے ؟
 کراکلیہ کہ راجہ صاحب کو پختہ ولایت جانا چاہتے
 ہیں اس لیے اب ملکہ پال صاحب نے غنی کے لیے آئیو اے میں ؟
 صاحبزادہ محمد معروف خان صاحب افرونگلٹ بہاولپور جو نواب
 صاحب بہاولپور کے چچا تھے اور بہت نیک آدمی تھے عارضہ ہفتہ سے

ننگر پارک کے ہمارے دوستوں نے

نوحہ حسرت افزا خواہ عالم بادشاہ بعد انکھیں نکال لئے جانیکے لکھا تھا

مصر مصر اور شہر غاصت پشکاری
آفتاب فلک رفعت شامی بویج
جیتے کانہ شہر دست فلک ہشت
راوا انفال سچے شوکت شامی بڑا
پور جا بگاڑ زوال جہاں بچو جن
کردہ بودیم گناہ کہ سرکش دہیم
کروسی سال نظارت کہ مراد و بیا
عہد و پیمان ہمارا دوزخ و دغا
شیر و آدم واقعی بچو برابری
تو طفلان کہ سب کو لے کر ہم کو
قوم خلیفہ انفال تہہ بانی و اند
پس بگڑا زوہ جہاں کہ مدفع برو
میں بچکر دوزخ و دغا شہر کشت
نام واد و پیمان و عدل سب اکھیں
شاہ مجبور کہ دار و سرشت تباہ
ماہ و چہ نہ جہنم نہ جہنم نہ جہنم
بہشت اللہ و اللہ انفر کہ ستون ہر
رہو واد و پیمان و عدل سب اکھیں
خاندانیان بچکر کہ جہنم بودند
آریہ از غلاب اور زوہ واد و پیمان

واد برادر برگ جہاں داری
نور در شام زوال آہ سیاری
تاہم بچکر کہ گند غم جہاں داری
کبیت جہاں تر کہ گند غم جہاں داری
وضع افضل ای شہد ہمارے
ہست مصر و ف کہ خندہ نگاری
زود تر یا فتنہ یا دواش تنگاری
مخلصان خوب نمودند وفا داری
عاقبت گشت خور و گرفتاری
کرہ تاریخ و نمودند شکساری
بسکہ گشتہ تجریر گرفتاری
بانی جو دم شد بدل انگاری
چہ قدر کہ دوزخ و دغا داری
سہرہ شہد کہ ہر گرفتاری
زود باشد کہ باندہ نگاری
ہست مصر و فتنہ یا دواش تنگاری
چہ جب کہ فتنہ یا دواش تنگاری
حیف باشد کہ سازندہ نگاری
نیت تجریر محل مبارک پرستاری
باز فردا و ہمارا دوسر واری

میتنی باتیں

میں ایسے لوگوں سے مل کر کیا کر دوں جو میرے عیب
مجھ سے پوشیدہ رکھتے ہیں۔ داغ خطا فی رحم
جو شخص لوگوں سے بدظن ہو اور ان کی عیب
جوئی کرے تو جانا چاہئے کہ وہ خبیث الباطن ہے۔ جیسا کہ
وہ آپسے ویسا ہی دوسروں کو بھی خیال کرتا ہے۔
ابو العباس موصی رحم
کسی شخص کی سہی خواہ وہ دنیا میں کسی سہی ثالث
بن کر رہے افلا قاتل نہ لہدم وجوہ کے نہیں ہو سکتی۔ ہم یا تو
اُس کا شکر کرے ورنہ کی مثال ہیں جو توبہ اور غراب
کر دیتا ہے۔ یہ ایک روشنی ہیں جو ہر چیز کو روشن کر دیتی ہے
یاد رکھیں جو چاہئے کہ اپنی عمدہ تاثیر کو تیار تیار ہے شخص مذکور
میں اور جو مرگ بھی ہر شخص چھینچھینچ بولتا رہتا ہے۔
ڈاکٹر چچا ہر اس
ہم کو مطمئن رہنا چاہئے کہ زندگی کی شام اس
دن سے مشابہ ہوگی جو اس سے پہلے گزری ہے۔ اور اگر ہم
وینداری کی امید دل میں اپنی زندگی کے خاتمہ کی آرزو رکھتے ہیں
تو ہم کو بہت سوچیں گے وینداری کی مسلسل عادات پیدا کر لی
چاہئیں۔ شش و شش و شش
مصلیہ ایسی ہی مصلیہ ایسی ہی مصلیہ ایسی ہی

ریویو

ریویو لکھنا بڑا مشکل کام ہے۔ اس لئے کہ مصنفانہ
راہ دینے کے لیے بہت کچھ غور کرنا پڑتا ہے۔ کتاب زیر ریویو
کو شروع سے آخر تک پڑھنا پڑتا ہے اور ساتھ ہی یہ خیال
ہوتا ہے کہ امر واقعی نظر انداز نہ ہو جاوے۔ چنانچہ اسی وجہ
سے ہم ریویو بہت کم لکھتے ہیں۔ آج کل ہمارے پاس بہت
کتابوں۔ رسائل اور ریویوؤں کا ذخیرہ جمع ہو گیا ہے۔
اس میں چند ایک کا مختصر حال آج پیش کیا جا رہا ہے۔
ترجمہ قرآن شریف بر زمان اردو۔ محمد
احسان اللہ صاحب عباسی وکیل ضلع گوردھ پور نے عوام
انسان اور کم سواد اہل اسلام کی سہولت کے لئے قرآن
شریف کا محاورہ ترجمہ اہل المتن چھاپنا شروع کیا ہے
چنانچہ اس کا پہلا پارہ جس میں سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ
ترجمہ ہے ہم بھی بھیجا گیا ہے۔ مترجم نے اچھا کیا ہے
کہ ترجمہ کے ساتھ اصل عبارت عربی قرآن شریف کی چھوڑ
نہیں دی گئی ورنہ یقیناً لوگوں کو ان کے ترجمہ کی اشاعت
میں بہت فخر ہوتا۔ گو اس سے پہلے اردو و فارسی میں
مولانا رفیع الدین۔ مولانا شاہ ولی اللہ اور مولوی عبدالقادر
کے ترجمہ موجود ہیں مگر مولوی محمد احسان صاحب کی رائے
ہے کہ اردو بھی ایسی ہی مشکل اور بعید الفہم ہے جیسی کہ
عربی ہے۔ ایسے الفاظ جو اسے ترجمہ میں تقصیر مطالب اور
حفظ محاورہ کی ضرورت تھے انہیں شامل کرنے پر اسے ہنوں
لے خد کہیں کیلئے بعض معتبر نقاسر سے ضروری یا مشکل
مطالب کا اختصار بھی بطور فٹ نوٹ کے اس ترجمہ میں کیا
گیا ہے۔ اور چونکہ وہ لکھتے ہیں کہ بعض علمائے اہل
اس ترجمہ کو پسند کیا ہے اور حامل المتن بھی ہے ہم امید
کرتے ہیں کہ عام مسلمانوں کو اس کے مطالعہ سے نائل
ہو گا۔ اس حقت کا یہ۔ اسے جو مندرجہ بالا تین سے مل سکتا ہے
شراب اور دیگر منشی اشعار پر ایک ڈاکٹر کی راہی۔
ایک۔ صفحہ کا کھڑے ہو کر پڑھو اور اس صاحب اسٹنٹ
سرجن جالبہ رہنے وہاں کی پیوریٹی ایسوسی ایشن کے پہلے
جلدے منقذہ ۱۲ ایسی شاعری میں دیا جس میں شراب۔
افینون اور دیگر منشی اشعار کی مضمر میں بتلائی گئی ہیں۔
ارقیمت ریوریٹی ایسوسی ایشن جالبہ صر سے مل سکتا ہے۔
بھگت پورن کی کتاب۔ یہ ۲۰ صفحہ کا رسالہ تھا
زبان اردو خط میں مطبع دھرم پریک جالبہ میں چھپا
ہے۔ جس میں راجہ سلواجن کے اکلوتے بیٹے کی مختصر سوانح
عمری لکھی گئی ہے کہ کس طرح اس کی سوتیلی ماں کو لڑنے
شہوت کے بس میں اگر اس سے فعل شیع کے ارتکاب کی
خوابش کی اور اس کے انکار کرنے پر لڑنے لگا اور کھلایا
کہ تمہارا بیٹا مجھ سے اس فعل کے ارتکاب کی درخواست
کرتا تھا۔ راجہ نے غضب آلود ہو کر اسے کو جلا دے کے جلا کر
جلا دیا۔ کنور پورن کو قتل تو کیا مگر بھگت میں ایک کڑی
میں ڈال دیا۔ وہاں لکھ کر دیکھنا تھوڑے کمالا۔ پورن کو جوگی

بنایا اور اس کو کامل بنا کر وطن کو روانہ کیا۔ یہاں راجہ نے اسے
بابائے اس کو فقیر کامل سمجھ کر اس کی خدمت کرنی شروع کی۔
بھگت پورن نے رانی کو لانا لکھا اپنے گناہوں سے توبہ کرنا
نے اپنے بھوٹے اور ظلم کا اقرار کر لیا اور پورن کا بے قصور ہونا
ظاہر کر دیا۔ اب راجہ کو اس کے قتل ہونے کا پتہ چلا۔ اس کی
حقیقی والدہ رانی اچھراں جو رانی رانی اندھی ہو گئی تھی اس
نے پورن کو پہچان لیا۔ راجہ کو اپنے بیٹے کو دوبارہ ملنے سے بڑی
خوشی ہوئی۔ مدعا علیہ بھی خوشی سنائی۔ سب نے پورن سے راج
گدی پر بیٹھنے کی درخواست کی کیونکہ راجہ بہت بڑا تھا اور بھگت
مگر اس نے اس گدی کو اسی طرح لات ماری جس طرح پہلے لونا
کی درخواست پر ماری تھی۔ اور نہ ملنے میں اپنی بزرگی اور بھگت
نام چھپو کر گیا۔ پنجاب میں اسی مطلب کا ایک پورن بھگت
پنجابی نظمیں مشہور ہے۔ عوام انسان اس کو پڑھ کر اس خدا
دوست کی ہمت اور استقلال کی تعریف کرتے ہیں۔ یہ لکھا ہے
پر مطبع دست دھرم پریک جالبہ صر سے مل سکتی ہے۔
ترجمہ۔ اس کا دفعہ وابتدائی علاج۔ اس نام کا
ایک رسالہ۔ صفحہ کا ایک کپی کی جو خانی سائر چھپا جو اللہ
بھگت انداس صاحب فیڈو اکثر سول ہسپتال کو شہر نے حال
میں عوام انسان کو اس ہولناک مرض کی بابت اکثر شہرت جنت
ما تقدم و علاج کی نسبت اطلاع دینے کی خاطر تمہارے کچھ بھگت
ہے۔ اور ایک کاپی ہمارے پاس بھی بھیجی ہے۔ آج کل جو ناگہان
میں برطرف یا بھگت ہوئی ہے اور اکثر لوگ اس کے علاج سے
اور حفظ ما تقدم میں تدارک سے رافت نہیں لہذا اس موقع پر
ہدایت ہتوں کو مفید ہو سکتی ہے۔ اگر انگریزی ادویات کے
جن روستانی بدل بھی ہوتے تو دیات دے لے بھی فائدہ تھا کہ
سیلف ایجوکیشن۔ نفرت المطابع دہلی سے ایک سال
اس نام کا انگریزی اردو میں چھپنا شروع ہوا ہے حکامنا
یہ ہے کہ اردو کے ذریعے انگریزی بول چال سکھائی جاوے
پہلے عمر میں جو کم عمر ہے بالکل اہل بات باتیں ہیں۔ اگر زیادہ
عمر دیکھتے ہوئے کو بتلاو گئے کہ کیسے ہیں۔ تاہم اگر یہ کام
استقلال سے جاری رہے تو اچھا ہو گا۔ قیمت سالانہ عتہ
مثنوی ایفہ نہ نہ۔ نہایت رجسٹر صاحب داتا تہ
کیفی دہلی سابق ایڈیٹر اخبار انڈیش انال نے مثنوی ہندو
مسلمانوں کی پہلی ترقی اور موجودہ حالت کے مقابلہ میں
میں لکھی تھی۔ چھوٹی قطع کے ۲۰ صفحہ پر قیمت ۲۰ روپے
از مقام پٹنہ ہندو ہندو ہندو ہندو ہندو ہندو ہندو ہندو
رسالہ کا کچھ گورکھ پور۔ اس رسالے کا چھپنا ضرور
اول، بابت ماہ جون ۱۹۲۷ء میں مثنوی سید محمد عسکری صاحب
دھرم کا بھیجا ہوا۔ یہ ایک پیام دہلی کے مضمین کا رسالہ ہے۔ کاش
ہمارے دوست شاعری میں ایک قدم اور بڑھانے۔ صفحہ فخر
ماہوار ہے۔ سالانہ قیمت ۲۰ روپے حاصل ڈاک غیر مطبع ریاض الغلاب
گوردھ پور میں چھپتا ہے۔
کارخانہ ٹنڈا کھ اور کمالوٹ کے کرکٹ ٹیم۔ لائسنس
چھپنے مثنوی دہلی کی کھیل کی فہرست لکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ فنانس
ولامتی ساختہ کی اشیکے تعامل میں دینی حرفت کو کاسیابی سے متنی

۷	تجدید طب ممتازیہ	۲۷
۶	تذکرہ قیامتہ نعل افسان	۲۸
۵	تذکرہ شہرہ کیمین دہلوی	۲۹
۴	تذکرہ شہرہ کیمین دہلوی	۳۰
۳	تذکرہ شہرہ کیمین دہلوی	۳۱
۲	تذکرہ شہرہ کیمین دہلوی	۳۲
۱	تذکرہ شہرہ کیمین دہلوی	۳۳
	رسالہ اعجاز	۳۴
	رسالہ اعجاز	۳۵
	رسالہ اعجاز	۳۶
	رسالہ اعجاز	۳۷
	رسالہ اعجاز	۳۸
	رسالہ اعجاز	۳۹
	رسالہ اعجاز	۴۰
	رسالہ اعجاز	۴۱
	رسالہ اعجاز	۴۲
	رسالہ اعجاز	۴۳
	رسالہ اعجاز	۴۴
	رسالہ اعجاز	۴۵
	رسالہ اعجاز	۴۶
	رسالہ اعجاز	۴۷
	رسالہ اعجاز	۴۸
	رسالہ اعجاز	۴۹
	رسالہ اعجاز	۵۰
	رسالہ اعجاز	۵۱
	رسالہ اعجاز	۵۲
	رسالہ اعجاز	۵۳
	رسالہ اعجاز	۵۴
	رسالہ اعجاز	۵۵
	رسالہ اعجاز	۵۶
	رسالہ اعجاز	۵۷
	رسالہ اعجاز	۵۸
	رسالہ اعجاز	۵۹
	رسالہ اعجاز	۶۰
	رسالہ اعجاز	۶۱
	رسالہ اعجاز	۶۲
	رسالہ اعجاز	۶۳
	رسالہ اعجاز	۶۴
	رسالہ اعجاز	۶۵
	رسالہ اعجاز	۶۶
	رسالہ اعجاز	۶۷
	رسالہ اعجاز	۶۸
	رسالہ اعجاز	۶۹
	رسالہ اعجاز	۷۰
	رسالہ اعجاز	۷۱
	رسالہ اعجاز	۷۲
	رسالہ اعجاز	۷۳
	رسالہ اعجاز	۷۴
	رسالہ اعجاز	۷۵
	رسالہ اعجاز	۷۶
	رسالہ اعجاز	۷۷
	رسالہ اعجاز	۷۸
	رسالہ اعجاز	۷۹
	رسالہ اعجاز	۸۰
	رسالہ اعجاز	۸۱
	رسالہ اعجاز	۸۲
	رسالہ اعجاز	۸۳
	رسالہ اعجاز	۸۴
	رسالہ اعجاز	۸۵
	رسالہ اعجاز	۸۶
	رسالہ اعجاز	۸۷
	رسالہ اعجاز	۸۸
	رسالہ اعجاز	۸۹
	رسالہ اعجاز	۹۰
	رسالہ اعجاز	۹۱
	رسالہ اعجاز	۹۲
	رسالہ اعجاز	۹۳
	رسالہ اعجاز	۹۴
	رسالہ اعجاز	۹۵
	رسالہ اعجاز	۹۶
	رسالہ اعجاز	۹۷
	رسالہ اعجاز	۹۸
	رسالہ اعجاز	۹۹
	رسالہ اعجاز	۱۰۰

کارخانہ اخبار لاہور کی اس مہینہ کی تصویر
 ناؤر جنٹری سلسلہ
 کی حسب ذیل تخفیف قیمت کیجاتی ہے
 (بہت بخوری کاپیاں باقی ہیں)
 قیمت لاٹھیمہ سات روپے
 قیمت مضمیمہ سات روپے
 محض ایک روپے میں دیکھ لیں ایل ہر صورت میں :-
 المیہ پیچیدہ اخبار لاہور

کارخانه عیبه اخبار لاهور کی بانصو
نادر خستری ۱۹۳۵ء

اس کے شروع سال سے دو تین مہینے پہلے
تیار ہو کر شائع ہو جاتا ہے۔ قیمت یہی بادستور
بلاضمیمہ عات اور معہ ضمیمہ عات علی الترتیب
اور معطر ہوگی۔ حج پہلے سالوں سے بہت زیادہ
اور تصویبیں کثرت سے ہوئی۔ نادر اور عجیب
معلومات کا ذخیرہ بڑی محنت سے جمع کیا گیا ہے
جن مہربان معاونین نے سال ۱۲۹۵ھ کی
نادر خیر میں عمدہ اور اعلیٰ مضامین دینے کا
وعدہ کیا ہوا ہے ان کی عفت میں گزارش ہے
کہ وہ اگست ۱۲۹۶ھ تک مضامین بھیج دیں۔
بعد ترتیب درج ہو جانے سے نہ جاویں گے نہ
مفتی کارخانہ بلیہ اخبار لاہور

مختار حسین و شیر حسین ہندو ضلع کوٹہ کا نودہ

ہال اڑانے کا عجیب پوڑ

یہ فیوض گرم پانی سے کھانے کے بعد صبح میں بالکل آرام اختیار کرنا اور طبیعت
میں جلد کسی قسم کا خضرو نہیں پہنچنا تاکہ طبیعت میں ٹھنڈے سے محفوظ رہے تاکہ
شہادۂ موت کا رخا نہ ہو۔ یہ خیال راہِ مروت سے عمل کرنا ہے۔

جہانگیر

سلسلہ سید احمد علی کا جو کہ میر تقی میر کی سلسلہ سے ہے
 صاحب نے اس کے علمی اہلیات کو ظاہر کیا ہے اور ترجمہ کا نام لیکر
 عنایت با محاورہ سلیس اور فصیح اور وہ لکھنے کے ساتھ پیش کی ہے
 یہ کتاب بہت عمدہ اور نادر ہے اور ہندوستانی کے ساتھ پھیلی گئی ہے
 محض علاوہ ۱۰۰ صفحہ خوب تر و محصول الگ صفحہ یاد ہو گیا ہے
 جو اس میں مذکور کے نام سے ملتی ہیں و التبتہ فیہ سیدنا لاہور

لو ووات لی حاجت بھی نہ ہی اباد و کاظم

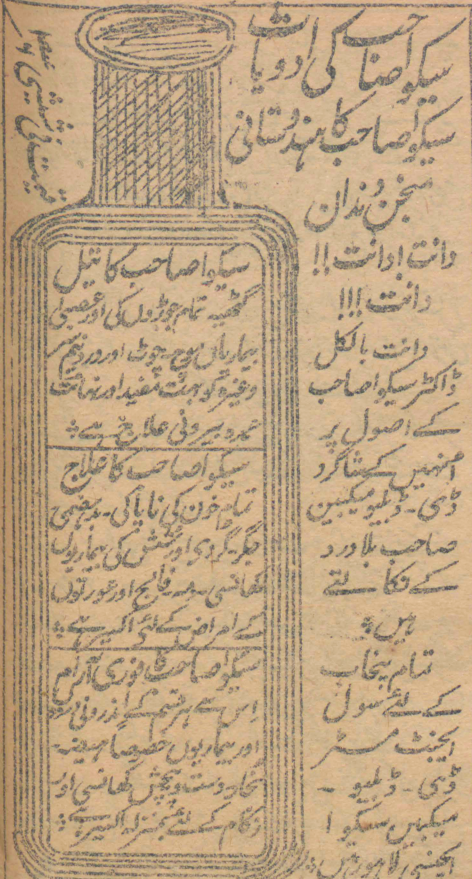
[illegible]

ضرورت ہے

[illegible]

شہر لاہور کے مشہور شیعہ اراکین

نہات عمدہ اول و دوم کے خاص صہ کے تنظیم کے تمام خاص
تیار کرانے ہوئی ہے۔ فی نوڈ کے حساب سے فروخت کی جائے گی۔ حق
رنگ اور جس رنگ کا ہو۔ بیچ پر یہ اخبار نامہ روز کی طلب فرمائیں۔



A detail from a manuscript showing a landscape with a small building and trees.

اسہار علیحدہ ہر خاص و عام
جن اصحاب کو پہلے پہلے کیلئے
درکار ہوں بندہ کے ہاں سے منگوا لیا کریں
اگر اپنے پہلوئے سے کفایت معلوم ہو
تو رکھیں ورنہ واپس کر دیں۔ رفاہ عالم
کی خاطر یہ کار خدمت اپنے ذمے لیا
ہے تا نہ کسی کا ناجی وقت ضائع
نہو۔ اور اگر کوئی نیا فیشن درکار ہو
تو جس طرح کا حکم دیں ایک وعدہ ہے
یہ جامی تیار ہو سکتا ہے۔

قدروان بقدر وانی فرما که

مشکوٰۃ فی ماوین
بہندہ نمذ لعل ہزار متقل سہری مسجد لایہ

مرحوم بابا نرس رویتہ کشن پورستان کی ہم صاحبہ نے
بجائے شہادۂ شہادت کے روز کو گھر میں انتقال کیا ہے
مولوی میر احمد حسین صاحب ریس پٹنہ نے یکم
محرم کو انتقال کیا ہے۔ بیاض اور نیک آدمی تھے۔
بہار کے مشہور و قیام ریس چوہدری غلام الحق
صاحب ساکن اسلام پور ضلع پٹنہ نے ۲ محرم الحرام کو کچھ
مدت بیمار ہو کر انتقال کیا ہے۔

سردار ارجہ بہادر بھگوان سنگھ صاحب عمیر کو نسل
سراج قریبی فوت ہو گئے۔ راجہ صاحب قریبی اہل عیال و اقربان
کے اہم آدمی کے تھے۔ ان کے مکان پر شش بیلے لگے تھے۔
مسٹر جے بی۔ ڈی ایس بی۔ اے سائنس اسٹر
ایم بی سکول اور تشریف چنان کوٹ کو بلاتے ہوئے راسنے
پس پیٹھ سے انتقال کیا ہے۔

مولوی فضل الدین صاحب جو راست پوچھنے کے
ایک معزز عہدہ دار تھے پیٹھ سے انتقال کر گئے۔
۱۴ اگست کو مولوی قصود علیا صاحب جو
پہلے سب جج سہارنپور اور بعد کو بھوپال کے جج و جیش جیس کے
عہدے پر مقرر رہ چکے تھے شاہجہاں پور میں راہی ملک بقا
ہوئے۔ بڑے نیکوخت اور پاک طبیعت شخص تھے۔

۱۷ اگست کو بابو منشی داس جی نے تصانیف جو بڑی
نامی و درویش کھنڈ میں پیش باغ کے قریب ایک ویران مقام
میں عزت کر کے تھے۔ بہت سے تعلقہ دار اور دیگر اشخاص آپ کے
عظمت پر رکتے تھے۔

سید محمود میاں صاحب نے جو احمد آباد گجرات کے
ایک کامل و فخر و درویش تھے انتقال کیا ہے۔
کر بلائے علی کے مجتہد العصر شیخ زین العابدین صاحب
نے آخر ماہ ذیقعدہ میں تصانیف آپ امامیہ فریب کے فاضل تھے جو
۲۱ جولائی کو راجہ کاظم حسین خاں تعلقہ راجھو انگوٹھ
لکھنؤ میں یکایک انتقال کیا۔ اور انش جھٹوا مسو کو بھیجی گئی۔
یہ بڑے لائق رئیس تھے۔

خان جادو سید وزیر علی صاحب کانپٹی انگریز جیش
لکھنؤ نے بجائے نسل قضائی ہے۔
راٹھی بہادر شونا تھ سہارے ڈسٹرکٹ انجیر نپارے
کانپٹی کے صدر سے انتقال کیا ہے۔

خان بہادر مولوی عبد الوہاب صاحب پیشہ ستر
شیر نرٹ پوٹس سے ۷ جولائی کی صبح کو عین حالت نماز
میں وفات پائی۔

۱۳ جولائی کو وقت دوپہر کو البار کے گنگا دھ کاٹھی تھ
ہمارا ج حروف ڈھولی باجمار ج نے جو طرقت مذہبی اور علم میں
ایک لائق آدمی تھے۔ ۴۵ سال کی عمر میں جلت کی۔ بہت افسانہ پیکا
چم جو اسوہ کو سی نشین ہوئے ہیں سال گزرے۔

لوہ پل کی تانہ خیر سے معلوم ہو کر دو ہجری ہجرت میں حال میں
مسلمان جو ہیں۔ اور ایک شخص لکھنؤ میں بنا کوٹ کر گیا کہ مسلمان بن جا
گوشت منہ کی ہلاکت سے بصرہ۔ عدان پریم اور سامان
شمالی انیسواں سے گوار میں دفر نظیہ کی قیود کا طالی گئی ہیں۔

اشہار عداوت دیوانی اجلاسی سر اشیر سنگھ

صاحب منصف صدر اول جاندھر

رکھال ولد ماہن ذات بہمن بنام ام سنگھ ولد عطر سنگھ ذات بیٹ
پیشہ ساہوکارہ۔ ساکن جندیالہ۔ پیشہ بھتی ساکن جندیالہ تھا
پرنسپل جیو ضلع جاندھر۔ نو راج پرنسپل اور ضلع جاندھر
مدنی۔

دعویٰ دھبے بروئے دو قطعات تمکانات
جو کہ سی ام سنگھ دعا علی کے نام چند بار کن جلدی ہو چکا
وہ حاضر نہیں ہو یا اب مدعی مذکور نے بذریعہ بیان علی ثبات
کر دیا ہے کہ وہ عہدہ تعلیم میں سے روپوش ہو گیا ہے اور
تعلیم میں سے گورنر تھے اور اب اس کا تھیکہ یہ معلوم
نہیں کہ کہاں گیا۔ اس واسطے یہ اشہار جاری کیا جا رہا ہے
کہ نامبروہ مذکور تیار تھے۔ ان کو یہ معلوم حاضر عداوت نہ ہو کہ
بیرونی کر کے ورنہ حسب قانون کی طرف کارروائی میں مل آویں گی۔
آج واقعہ ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو یہ خطہ و عداوت جاری ہوا۔

محکمہ اکنانہ کے سنگدروں کے لئے

بلوچستان سے بابو کرپارام و جیش صاحب دیال بپ
پوست ماشران بہمن و شین پنجاب کو تبدیلی کرنا
چاہتے ہیں۔ تنخواہ ملے۔ محض ہوا تو مل گیا
الافوں پلے ہیں۔ اپنے سے دیکھ کہ تنخواہ
والے کے ساتھ۔ اگر سچ کرنا چاہتے ہیں۔ درجہ
بہت جلد مذکورہ بالا پتہ پر براہ راست آویں۔
اشہار کرپارام کتب پوسٹ باکس شین

رزم و بزم

۴ روزبان کا ایک چھوٹا ناول تفریح کی اعلیٰ سلطان
شہاب الدین کی فتح۔ راجہ جی چند کی شکست کا ایک باثر قصہ غازیان
اسلام دلیان راجپوت کی شجاعت کا ایک اعلیٰ نمونہ ہیں جس کے
راز و نیاز عشق کے سوز و ساز کی ایک اصل تصویر جس کے حصے کی
جی جی مضامین اور بندش کے ساتھ ہوگی۔ سچو سچو جلد منگواسی
قیمت ۵۰۰ اشہر منجر میہ اخبار پنجاب جیل باک انجمنی لاہور

ان گولیوں کو کھائے

یہ گولیاں دینی قبض کے دور کرنے میں کسیر ہیں۔ بدن کو تازہ
کرتی ہیں۔ علاوہ اس کے امراض خلی کو فائدہ مند ہیں۔ دوسرے
اور سر صفت بصارت۔ دوج مفاسل پر قسم اور سواچی اس کے کچھ
کو بدن سے دور کرنا نہیں گولیوں کا کام ہے۔ سندات منجوس ہیں طریق
استعمال ہر وہ کس قیمت کی جس میں ۵۰ گولیاں ہیں۔ قیمت ۲۰
المشہر مندرجہ میل رام۔ دروازہ شاہ عالمی لاہور۔ پانچ منڈی

سورج و کمال لاہور
منی ناچھ
خاص پیننگالی ہونی گھڑی



دینا ناچھ و اچ۔ گارٹی ہ سال قیمت صرف ۱۰
راہن میں کیلیں۔ پیل سیلور۔ ریلوے کے ریکوئیر
مقررہ قانون میں سے جب سے ہر پیل کی تجارت جاری
کی ہے۔ سینکڑوں منشی نے اور ملے پیل ناچھ سے کل گئی
ہیں۔ سوز و گداز بہت سے لکھنؤ کو اس کی منجوبی
ساخت اور سوز و گداز کی کیا تھی دیکھ کر نف کیا۔ اور لاہور میں
خاص کو مانتے ہیں۔ نام سے جی جی سینکڑوں پیل ناچھ
کر رہے ہیں جو ہاتھوں ہاتھ کی رہی ہیں۔ سچو سچو سوز و گداز
نام لکھا ہو۔ المشہر دینا ناچھ سورج و کمال لاہور

ضروری اعلان

کتاب مصنفہ ڈاکٹر سید غلام حسین صاحب

صرف دو جلد مل سکتی ہیں

اول: مقام شہنہ ضلع گورکھ پور۔ سید محفوظ حسین
و سید حسین۔ دوم: مقام آگرہ۔ سید محفوظ حسین۔
سید کلک سید کلک سکول۔ سید و مقامات مذکور کے
علاوہ کہیں کوئی کتاب فروخت ہو یا کتاب بے صفت کے یا
محفوظ حسین و راہن کے سوز و گدازوں کو مال ناجائز
و سوز و گداز چاہتے ہیں۔

تفصیل کتب

نمبر شمار	نام کتاب	قیمت
۱	رفیق بہادران	۱۰ روپے
۲	معدن اشکات	۱۰ روپے
۳	معالجات ملاذقان ہندو و جرجات اطباء نرنگ	۱۰ روپے

دلقیہ ہزار املا

دلیسی ہمدردی

مذکورہ بالا عنوان سے ایک مرسلت آپ کے گزشتہ صفحہ کے اخبار میں شائع ہوئی ہے۔ کیا بھلا شری کے اور کیا خیال طرز میان۔ انداز زبان۔ اور اسے مطلب و خواہش۔ یہ ایک انوکھی اور عجیب و غریب مرسلت تھی۔ اس کو طبع کریم کو سرور و محوم یاد آگئے۔ اگر موصوفی فاضل و لائق تھی تو راوی شہر میں زبان و قصہ طراز ان عذب البیان و دخیو کا شروع میں لگا دیا جاتا تو بیشک ناظرین کو فضا نہ عجائب کا مزہ آتا۔ ہم راقم مضمون کے بہت شکر گزار ہیں کہ ان کے ذہنیہ و عبادات کا وہ پیرانا رنگ دیکھ گئے جسے زمانہ ایک عرصہ سے خیر باد کہہ چکا ہے ایک دفعہ پھر اخبار کے کالموں میں نظر آیا۔

راقم مرسلت نے شکاکت کی ہے کہ اعلیٰ طبقے کے روادار دلیسی شرفا میں ہمدردی بطور کلی مفقود و معدوم ہے۔ وہ اپنے آپ کو گویا جالینک لینے جاتی پھر چار و پانچ لیں۔ اور حیاروں طرف نگاہ اٹھا کر دیکھتے ہیں اور دلیسی شرفا کو ہمدردی سے بالکل نا آشنا اور محروم پاتے ہیں۔ اس عالمگیر نظارے میں جو ان کو ہمدردی کا کہیں نام و نشان نہیں ملا تو ان کو ہر حالت سخت تریح ہوا ہے۔ وہ بڑے درد کے ساتھ اپنا حزن و غل غلام فاضل کر رہے ہیں اور شریفی دیکھتے ہیں۔ ہم بھی ان کے ساتھ ہمدردی کرتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں کہ بیشک وہ کمال ہمدردی جو باقی اراہ علیہ القلوبہ و السلام نے عقین کی ہے زیادہ ہمدردی جو عرب کا سرمایہ ناز ہے وہ بہت کم ہمارے ملک میں پائی جاتی ہے۔ مگر بایں ہمہ ان انصاف کے تقاضا سے نفی مطلق نہیں کر سکتے۔ جیسے کہ صاحب مرسلت نے فرمایا ہے۔ ہم صاحب ہمدردی کی نسبت کے لئے بہت سی مثالیں ہمدردان قوم کے دلیسی امر اور شرفا میں گناہ گئے ہیں۔ کیا وہ جلی ہکا بجا جس کے مبارک قلم نے عرب سے پیشکش افادہ فرمائی ہمدردی وضع کی ہے اور جس نے اپنے آرام کو جان و مال کو قوم کی تذکرہ کر دیا ہوا ہے۔ کیا وہ بھی ہمدردی سے غالی ہے؟ بھلاں کا وہ فخر تابان جس کی دل ہلا دینے والی پانچویں تمام قوم کی دہری کرتی ہیں کیا ایسا سرسبز زناختہ نری قومی ہمدردی کا نام و نشان نہیں رکھتا۔ ہم ایسی بہت سی مثالیں پیش کر سکتے ہیں اور بتا سکتے ہیں کہ جہاں شب نار یک ہوتی ہے وہاں ستارے تارے تابندہ و درخشندہ بھی موجود ہوتے ہیں۔ جہاں سنگ فارا کی افراط ہوتی ہے اس میں ہمیں کہیں اصل درخشاں بھی پائے جاتے ہیں؟

مگر اس مضمون پر زیادہ تر نذر دیکھنی حاجت نہیں۔ لیکن اس کے حکم معلوم ہوتا ہے کہ صاحب مرسلت نے جو ہمدردی کا ذکر کیا ہے اور بار بار پوچھا ہے کہ کس کماں ہمدردی کی صورت ہے۔ اس سے ان کا منشا ہمدردی پر بحث کرنا تھا اور شرفا اور دوسرا اور عام ملک کے سامنے اس کے متعلق کوئی عملی مفید و موید ہمدردی کی تدابیر پیش کرنا نہیں بلکہ ان کی عرض تو صرف گفتگو کرنی اور بے عملہ حال صاحب

سابقہ سفیر کابل پر ذاتی حملہ کر رہے ہیں۔ ڈانٹ کے لئے اور شری محمد و شری برہوش و غر کے محافض ساتھ لیکر غور و نظر کا چشمہ لگا کر مندرجہ ذیل اور نقاشی کے زوال کی رنگارنگ اور غوطہ قدرت کا تماشا کرنا۔ اور اس منظر کے دلزبا شاہد کا۔ آخر کار راز راہ تر تم فرمائی یہ کہنا اور کہہ تماری آفرینش کا مدعا صرف ایک چھوٹے سے محل پر منحصر ہے جسے باہمی ہمدردی سے سب ایک مہذب بنی اور یاروں کو کے لئے دل خوش کن باتیں تھیں۔ اصل غرض تو وہ تھی جس کی نوبت پانچویں پر اگر ان میں حاکم آتی یہ حملہ ایک نہایت کردہ اور ناموزون طور پر ہو رہا ہے۔ اگرچہ اس صاحب مرسلت نے خود راہ اور علانیہ کارروائی کی ہوتی ہے۔ وجہ سے جو بات اس سفیر صاحب کے اختیار میں تھی اس کے لئے ان سے باز نہیں لیجاتی ہے۔ ان کی نیک دلی و سروت اور فائدہ رسائی سے زمانہ واقف ہے۔ جو کہ ان سے ہو گا انہوں نے کسی کے حق میں دفع نہیں کیا۔ اور زبان ملک سے المقدور کسی کو وہ دیتے ہیں فرق کر سکتے ہیں۔ ملک کے ہوا خواہ اگر تیار ارادہ ہوا اخباری کارکن ہیں تو کرنل صاحب سے ملیں اور حملہ فطرت کی ہمتی کے لئے اگر کوئی مفید تدبیریں انہوں نے سوچی ہیں تو ان کی خدمت میں عرض کریں۔ ہم کو یقین ہے کہ صاحب مروج حق الامکان انھوں سے دفع نہ کریں گے۔ اسے حل کرنے سے بچے فائدہ نہیں ہوتا۔ اگر آپ ہماری گزارش پر عمل کریں گے تو ضرور کوئی عملی فائدہ مترتب ہو سکا۔ کرنل صاحب کی فکر تھی۔ ہمدردی قومی اور فائدہ رسائی خلاق کے بہت لوگ شتاوان ہیں۔ اگر کوئی ایسے حملہ کرے گا تو ان کا اثر کی بڑی جواب دہ بنے گا بھی بہت سے تیار ہوا ہیں گے گو ہم لپٹے لٹے اس جھگڑے کو فضول خیال کر رہے ہیں۔

مجھ کے رکھنا اور دم وشت خاویں جنوں کر اس نوع میں سودا بہنہ پا بھی ہے ملازم۔ اخلاص۔ ارچھاؤنی میانہ

دلوکل ویراوشل

۲۹ اگست کو۔ ہمدردی کی ریوڑی میل میں سردار علی حسین خاں صاحب قریبا شریک و نائب سے میر شری کا انتخاب پاس کے کشتیوں کے ساتھ شیش ٹیٹ فارم پر شہر کے معزز مسلمانوں کا ایک مجمع تھا جو ان کے استقبال کے لئے موجود تھا۔ ان نوجوان قریبا شری سردار کو سروناب نواز اور حلیناں مرحوم نے سرفروپ وافر قریب کے موقع پر اپنے ہارون لنگن تک لے گئے تھے اور وہاں تعلیم کے پیچھے چلے گئے تھے۔

اکمل الاخبار کھتا ہے کہ دہلی کے اہل اسلام کے ڈیویشن نے سلام سے واپس آکر ہزاروں جواب اور بارہی واپس کا معافی نامہ ٹاؤن ہال میں ایک پبلک جلسہ کے پرچھاؤ معافی کے بہت سے مسلمانوں نے اعتراض کیا کہ اس میں کافی افلا معافی کے مرج نہیں۔

سرکاری حلقوں میں یہ خبر ہو کہ کمال گورنمنٹ پنجاب کے دفاتر سلا پر ۲۷۔ اکثر ترک بند نہیں ہوئے تھے۔

افواج کو آگے بھیجا جا رہا ہے۔ اس نے تحقیقی مدت ہزار نر فشت گورنر حضور و اس کے پاس میں بہتر ہے۔

بخشی رہنما صاحب مالک انیسر دوست ہر تہہ

نے ۲۷ اگست کو لاہل کی دانش خدمت کے بارام صاحب بطیر و مالک اخبار جالینا و لندی برادر کی ہے۔ جیسا کہ منشی غلام فرید خاں صاحب اکثر اسٹیشن کشتی کی عدالت سی حاضری مستغاث الیہ کے لئے وارنٹ ضمانتی یا فاضل روپے کے جاری ہوئے اور۔ اکثر تاریخ مقرر ہوئی۔ اخبار ہاں ایک چلن سے ہم کو شروع ہی میں اندیشہ تھا۔

لاہور میں ایک کی نسبت جیسی کے ولور ان کی کی

شہر میں کئی ایک مشہور شہور افغان پناہ گزین آئے ہوئے ہیں۔

لیڈی ٹیڈن صاحبہ ۲۱۔ اگست کو بمبئی سے سیدھی سفر کرتی تھیں۔ میں بھی گئی۔

غورہ فارخان اور مظفر گڑھ کے طوفان زوہ علاقہ کے لوگ ریل کی طرف کے گزشتہ وقت آکر رہے ہیں۔

صاحب سرکاری ٹاٹ سٹیٹ سٹیشن ہنر خیاب کے متعلقہ کام کی توسیع کے لئے قریب کے روپے سے اس کام کا جاری رکھنا منظور فرمایا ہے۔ جس سے وہ اکثر رہیں گے۔

پانچویں گزشتہ کے سرویل کو مارٹ دیکھ کر شہر کے روزانگی میں تھیں گے۔ جہاں وہ کوہ سیاہ کی قوسوں اور ان کے ہمسایوں سے گھر کے پار رہنے والوں کے خیالات ہاشم علیانی کی سرور کی نسبت ایشی طرح معلوم کر سکتے۔

سنگا کی ہے کہ مرسر کا پنجابی ہائی سکول خوب ترقی کر رہا ہے۔

سری گرا و فضا آتے ہیں جیسے آرام ہو گیا ہے۔

چند روز سے کس واردات کی خبر نہیں آئی۔

ضلع پشاور میں جیسے وہاں صورت میں پھیل رہا ہے۔

ہمارا نا صاحب وہ پور اور جنرل بید کو گناہ گری جنرل انجینئر سکریٹری پنج گئے۔

خان بہادر احمد خاں الیکٹرکس کو پشٹون کو شیخ عبد الرحیم صاحب شہر کی خبر جعفری کے لئے میں قائم مقام پشٹون اسٹیشن آجینٹ گورنمنٹ پنجابستان مقرر کیا گیا ہے۔

(میت کی خبر میں)

جنرل ڈے فونیکا مغرول پریسیڈنٹ برازیل نے ۲۷ اگست کو وفات پائی۔

نہایت افسوس ہے کہ احاطہ ہے کہ جناب سید مرکن الدین خاں بہادر ایدیک مالک عالیجناب عالیجنابانہ۔

سر اسما شاہ ہمارا دارالمراد دولت تصفیہ و صدر تعلقات ہاگاہ خاص نے حافظہ بخش کے علیل روکر ہم محرم انجام کو انتقال فرمایا خدا ان کے فرزند سید نور الدین خاں اور ان کے باپ جناب نواب آسمان یا رنگ کو صبر دے اور مرحوم کو بخشے۔

محرم کو سید خواجہ مراد الدین صاحب دوم تعلقات و ضلع اطراف بلوچستان بھی انتقال کیا گیا ہے۔ جیسا کہ ان کا روضہ

بھٹی کے جواب میں براؤٹیل طور پر ہی کر دیتے تو اس سے معلوم ہوتا کہ وہ مسٹر محمود کے اس اعتراض سے کشیدہ خاطر نہیں بلکہ ان کے جھگڑتی چھوٹی باتوں میں ان کو خفیت کیا جاتا ہے۔ یا ورنہ میں ان کے مقدمات اور ہتھیار کے آوروں پر خفیت امور کی کیفیت چھانی جاتی ہے اور ظاہر ہوتا ہے کہ حیف جسٹس سر جان ایچ کی کارروائی ان کے اعلیٰ عہدے کے شان سے گری ہوئی ہے۔

اکمل الاخبار تعجب کرتا ہے کہ پادری ویلیس اینجیانی نامے میں لکھتا ہے کہ رسالہ میرے اپنے مطبع مشن پریس بریٹری میں چھاپا گیا ہے بجا لیکوہ لودھانہ مشن پریس میں چھاپا ہے چونکہ ہم نے بریٹری کا چھاپا ہوا رسالہ پچھم خود دیکھا ہے اس لئے یہ غلط فہمی واضح کر دینی ضروری معلوم ہوتی ہے کہ پہلے پادری ویلیس صاحب نے یہ رسالہ انگریزی میں لکھ کر بریٹری مشن پریس میں چھاپا دیا تھا اور پھر اس کا اردو ترجمہ لودھانہ مشن پریس میں چھاپا گیا ہے۔

لارڈ کیرلی جن کچھال میں آریٹل مسٹر گلیڈسٹون کی وزارت میں سکریٹری آف سٹیٹ کا عہدہ دیا گیا ہے اس سے پہلے بھی مسٹر گلیڈسٹون کی دونوں وزارتوں کے زمانے میں اسی عہدے پر فرائض ادا کیے ہیں اور اس لئے یا ورنہ امید کرتا ہے کہ وہ اس عہدے پر کچھ عرصہ معاملات سے ان کو اپنے ۱۲ مئی ۱۸۹۲ء کے ساتھ لے کر یہ الفاظ یاد آجائیں جو انہوں نے اس وقت کے صدر کونگریس امریکہ سے ہماری حکمت عملی میں لازمی جود کیا ہے اور ابھی ہے کہ افغانستان روسی روسی کے دارے سے باہر اور ہمارے روسی کے دائرہ کے اندر ہے۔

حیدر آباد کی جنگی :- حیدر آباد کن میں دستہ کے اہلکار اور عہدہ داران جلیہ سے معمول کی نہیں لیا جاتا۔ یہ بہت بڑی فروگزاشت ہے جس سے ان لوگوں کو کوئی کچھ انتہا بہت نائدہ بھی نہیں آتا۔ مگر سرکار کا بہت نقصان ہوا تاکہ یہ جانتے کہ خاص والی ملک کے سچ کے اسباب پر بھی محصول لگایا منظور کیا جاوے تاکہ کسی غیر کو محصول دینے میں غلطی نہ ہو۔

کیا پڑی اور کیا پڑے کا شور با :- دو لوگ شیشے کے مکانات میں رہتے ہیں ان کو دوسروں پر پتھر نہیں پھینکتے جیسے ایک انگریزی مثل ہے۔ عالم تصور کا فیور جس کی رستے میں پنجاب کے لوگ جو اردو اخبارات لکھتے ہیں وہ نہایت قابل مضحکہ ہوتے ہیں (پیشہ اخبار کا لیڈنگ آرٹیکل دو ہمارے اور افغانستان کے تعلقات) اپنے ۹ اگست کے پرچے میں جو ہم کو ۲۷ اگست کو ملا ہے پورا کر دے کر لکھا ہے۔ پورا کر اس لئے کہ پیشہ اخبار کا نام تک نہیں لکھا گیا۔ غالباً یہ حکمت عملی اس لئے کی گئی ہے کہ پیشہ اخبار ایک پنجابی کا لکھا ہوا ہوتا ہے۔ عالم تصور جس کو اپنی اردو فہمی پر غرور ہے وہ پیشہ اخبار کے مضامین مستحارنہا ہوا شرا تالیف ہے۔ ہم اس اخبار کو مضمون اڑا سنے کے لئے دو مضمون لکھیں گے تاکہ خود تو اس نے کبھی دس سطریں بھی نہیں لکھیں مگر جبکہ ہمارے مضمون کے بعد اردو اخبار کا ایک کالم کا مضمون بھی درج کر کے اس کا نام لکھ دیا ہے تو کیا وہ ہے کہ پیشہ اخبار کا چار کالم کا مضمون لکھ کر اس کا حوالہ نہیں دیا گیا۔ اگر عالم تصور اپنی تصویر کی خوبی کے لئے ڈیڑھ مارٹاؤنسی قدر کا خطا لکھیں اس کر کہ کی بولی بیٹے خانہ ساز اردو میں مضمون لکھی کے لئے شیخ بھگوانا محض لاطائل ہے۔ اور یا بان کر یہ بافندہ است نیز مذہب بھار گاوہ حریر :- یہی اخبار جس کو اپنی پادری بولی پر اس قدر ناز ہے۔ ۲۷ اگست کے پرچے میں دیکھئے ہم کو ۲۷ اگست کے پرچے لکھا ہے کہ ہی ہے ایک خبر میں سلطان جہوہ کی قابلیت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے :- سلطان زکوریوہ کی سیاحی کے طفیل اس قدر عقلی جولانی حاصل ہوئی کہ کیا اچھا ہوا اگر سیاحی کے سچائے سفیدی لکھ دیا جاتا۔ لکھتے ہوئے اور عقلی جولانی اور عقلی جولانی کی بھی ایک ہی کہی کے لئے سفیدی کو زیادہ مناسبت تھی۔ آؤ ہم اصلاح دیتے ہیں۔ اگر کوئی پنجابی لکھتا تو اس غرض سے اس طرح ادا کرتا :- سلطان زکوریوہ یورپ کی سیاحت کی بدولت اس قدر روشن ضمیری یا دانشمندی حاصل ہوئی۔ غرض یہ اور اس قسم کے آؤ بہت سے نمونے ایسے اخبارات کی زبان دانی کے پیش کئے جاسکتے ہیں مگر ایسے بے سود کام کے لئے گنجائش کہاں اور فرصت کس کو ہے۔ جن لوگوں کو اپنی اردو دانی پر دعویٰ ہے وہ درمیدان میں نکلیں

تو ہم ان کو بتلا دیتے کہ اردو کو بھی طرح کن کچھ سیکھا ہے

نسیم دہلوی ہم موجود باب فصاحت ہیں کوئی اردو کو کیا کچھ لکھا جیسا ہم سمجھتے ہیں

ممبری پارلیمنٹ اور مسلمان :- ولایت کے اخبار ماچسٹر گارڈین نے دہمارے ہندوستانی ممبر پارلیمنٹ کے عنوان سے ایک آرٹیکل لکھ کر ثابت کیا ہے کہ مشن پریس کا انتخاب ہندوستان اور انگلستان دونوں کے حق میں مفید اور دونوں کے حق میں عزت اور فخر کا باعث ہے۔ اس آرٹیکل کے اخیر ایک سالک اٹھایا گیا ہے کہ انگریز پارلیمنٹ میں عیسائی اور یہودی ممبر ہوا کرتے تھے کہ اب ایک پارسی ممبر ہوا ہے۔ لیکن اگر یہ شخص ہندوستان میں ہوتا تو وہی انتخاب میں کامیاب ہو سکتا تھا۔ اردو دی اس کلمہ بیا دیا ہے کہ ہندوؤں کو سب لوگ علیم اور فروتن اور پشیمان سمجھتے ہیں اس لئے اگر ان کو سب سے زیادہ ہونے ہیں مگر مسلمان کا نام سننے ہی ان کو ترک کا خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ جس کی مانتا اس ملک میں بہت بڑی رشتہ چھپی ہوئی ہے مگر یہ راستہ بالکل غلط ہے۔ اس کے زیادہ صحیح مفہوم کے لئے ہم کو پھر گرس راج شپ آف کونگریس کی اس سیمینار کی طرف رجوع کرنا چاہئے جو نکالک غیر میں اشاعت بھیل کی سوسائٹی کے سالانہ جلسے کے موقع پر دی گئی تھی۔ وہ فرماتے ہیں کہ مشن کا کام کرنے والوں نے اس میں شک نہیں کہ اسلام جیسے مذہب کے بنی نوع انسان کے حق میں مفید ہو سکتی پوری قدر نہیں کی جو لوگ اس مذہب سے واقف نہیں وہ جانتے ہیں کہ بہت سی اطراف میں کئی ایک شریف کیرکٹروں اس مذہب کی تاثیر سے پیدا ہو گئے ہیں۔ کوئی شخص مسلمانوں کی عبادت گاہ مسجد میں جا کر ایسی تاثیر سے عبادت گاہوں کی صداقت خلوص اور اطاعت سے متاثر ہوئیے باز نہیں رہ سکتا جو بہت سے دیگر مذاہب کے عبادت گاہوں میں نہیں ملتی۔ عیسائیوں کو ان لوگوں کے پاس مانا جاتا ہے اور لکھا جاتا ہے کہ خدا کو ہر جہاں طرف بہت دور تک پہنچنے لایا ہے۔ ماچسٹر گارڈین اس پر لکھتا ہے کہ ہکو دیکھنا چاہئے کہ بھی ہم کیا کچھ سمجھنے کے متحمل ہیں۔ اگر ایک ایسی مسلم الشبوت عیسائی اعلیٰ امام کی طرف سے مسلمانوں کے مذہب کی نسبت یہ راہ آتی ہے تو ہکو ان لوگوں کی نسبت بہت اعلیٰ راہی پیدا کرنا چاہئے۔ ایسے لوگوں کے مشکو میں جو اس قسم کی غلط فہمیوں سے اقوام کو پاک کرنا چاہتے ہیں

پیشہ اخبار لاہور

پسید اخبار

لاہور۔ یوم ووشنبہ۔ ۲۹ اگست ۱۸۹۲ء

نواح قندھار کے ڈرائیوں اور انکاخو پہل نے اپنے ٹرینوائے آدمی دینے سے انکار کیا ہے۔ ایک شخص یعقوب علی خان نائب خزانہ نے کسی طرح کابل میں دس ہزار روپیہ کی طوائف میں خرچ کر دیں اور وہ بدوش ہو گیا۔ امیر صاحب نے اس کے لئے دس ہزار روپیہ کا اسباب اختیار کر کے روپیہ وصول کر لیا۔

ایک آدھ روٹی سی قمیج کافٹی ٹیسرے کی تحائف کے لئے کورم کو کھانسی سے روک دیا گیا ہے جس میں دو بیسی جینٹلمین اور دو سکاٹلین سواروں کے اور دو توپیں ہوئی ہیں۔ جنوب مغربی افغانستان میں فرج کے قریب ابھی شورش کا خاتمہ نہیں ہوا۔ چھوٹی چھوٹی سرحدی ریاستوں میں افواہ پکڑنے نے علاقہ پامیر ہندوستان تک روس کو پہنچا ہے۔

مالک خیر

پچھلے دنوں میں جو مقام انکاخو افغانستان کی روایتی شہر جیٹ کی خبر تھی اسی طرح بیان کرتے ہیں کہ کرنل یاؤنسنے انکاخو میں افغانوں کو پھانسی دینے کا حکم دیا مگر کاسکوں نے ان کے گرفتار کر کے انکاخو کی اسیر افغانوں نے فائر کر دیا اور اس کے بعد جو انکاخو شہر چھوٹی میں روسی تھی وہیں اور گیارہ افغان مارے گئے اور پچھلے دنوں کرنل یاؤنسنے پامیر کے سرحد پر آئے اور ایک روسی نشان اور تین کاسک سپاہی جو کرنل یاؤنسنے کے قریب سے بھاگ کر گئے تھے مگر چھوٹے ہیں۔

فرمانبردار روس کے خلاف جوش بھیل ہوا ہے۔ انکاخو شہر میں پچھلے دنوں میں سخت گرمی رہی ہے گرمی سے کئی آدمی مر گئے ہیں۔ انکاخو شہر میں روس کے قیدیوں کی ان شکایتوں کے جواب میں کہ وہ دوسروں نے پامیر پر قدم بٹھایا ہے بیان کیا ہے کہ کرنل یاؤنسنے کی تمام شخصیات جنرل کی غرض سے انکاخو میں علیحدہ پرقبضہ کر کے قتل کر دیں گے۔ پامیر کے قتل جتنی میں کشتہ دیا گیا ہے۔ اور بعد کی خبروں سے معلوم ہوا کہ بارہ اور سینور ہیں جس میں کھیل گیا ہے۔

سورٹ روس نے حکم جاری کر دیا ہے کہ ملک سے باہر نکلے گا کہ ہر ایک تجارت جاری ہو جائے۔ انکاخو شہر میں ہزاروں پرقبضہ افغانوں کے قیدیوں کے ساتھ کیا تھا۔

مشرکین نے اپنی کتاب متعلق حکایت ایران پر لکھا ہے کہ ترکستان کا دار الخلافہ تاشقند شہر میں قریب پیرس کے قریب گراہی صرف ایک لاکھ ۲۰ ہزار کی ہے۔ جس میں ۲۰ ہزار روسی ہیں۔ شہر کے پچاس ایک گاڑی لڑتی ہے جو روسی اور ترکی آبادی کو شہر اندر لاتی ہے۔ ایران سے خبر آئی ہے کہ ایران میں سخت مہلک پھیلا ہوا ہے۔

کابل میں۔ رسول مٹری گزٹ کھٹل کے باوجود امیر صاحب کے ملوٹی کر نیوالے جو اس کے بھی کو مہلت دینے کے فیصلہ کر لیا ہے کہ ضروری خبرات کابل کو روانہ کریں۔ مگر ایک تاریخ بھی مقرر نہیں ہوئی۔ مگر یہ مشکل سے اس خبر کو تسلیم کر سکتے ہیں۔ کیونکہ گورنمنٹ چند کے تعلقات ابھی کابل کے ساتھ ایسے نہیں ہوئے کہ امیر صاحب کی بات کی کچھ پرواہ نہ کیا جاسکے۔

پامیر مظلوم کشمیری۔ گزشتہ ایام کابل کے بعد سری کریم بہت سردی پڑنے لگی ہے۔ ایک سمور اور پوسٹیں اور کابل پہنچے تھے۔ جو لوگ خود رکھتے ہیں وہ کابل میں کے حکم کو شروع کر رہے ہیں۔ مگر اسے برجال ان پکارا ہے۔ پامیر خانان اور اس کے بارہ دو گار لوگوں کے کہ ان کے گھر آتشزدگی سے خراب ہو گئے۔ ان کے گھر کے کاسکے دامیہ تھیں کی اندر مہلک اور جن کی حالت فائدہ کسی سے نہایت ابتر ہے۔ جن لوگوں کے مکانات دریا کے کنارے پر ایک کی اندر ہو گئے ہیں۔ مگر حکم دیا گیا ہے کہ وہ مہم سرانگہ گزرتے ہوئے کے بعد وہاں مکان تعمیر کریں۔ اس سے پہلے وہ اپنا شہر واپس دوسروں کے گھر واپس رہ کر گزارا کریں۔ کیونکہ شہر کو جو صورت بنائے گئے۔ دریا کے کنارے پر ایک شہر بنائی جاتا ہے۔ ضروری ہے کہ اسے بید روی کوئی تالیف کسی کا گھر بنائے۔ انکاخو کے مقام پر کہ اس نصیبت زدہ جایا کی زیادہ کار نالی کے کانوں تک کوئی نہیں پہنچا سکا۔ بہر صورت چاہئے تھکے تاکہ ان خانان بر باد لوگوں میں سے جن جن کو استقامت ہے کہ نہایت اجازت نہیں دے گا۔ تو یہ بات ان کے بہتے کا انتظام کر دے۔ سری کریم سردی میں یہ لوگ کہاں رہیں گے۔

مشرکین شہر لندن کے ٹریف نامی ایک مشہور مصنف و سوسائٹی پیر کے ایڈیٹر ہیں۔ لکھنے میں بے آزاد اور بے نیل خیال۔ پیر کے شہر خیال ان کے متعلق یہ ہے کہ انہیں اخبار میں لکھتے ہیں وہ پوری آزادی سے لکھتے

ہیں اور امیر بادشاہک جج کیا کہ نہیں۔ چنانچہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کی اس کارروائی سے حضور ملک مظفر کی خوش نہیں حال ہیں جبکہ پامیر شہر سے بہت دور ہے۔ تو سر ہو شکر وزارت سے خارج کیا گیا۔ یہ عرصے سے پامیر شہر کے محکمہ میں ہیں جیسا کہ اس مقرر بھی منتخب ہوئے۔ مگر ان کو پامیر کو پامیر شہر پہنچا ہوا۔ لیکن پچھلے مظلوم ہوا کہ حضور ملک مظفر کے ایک سے ان کو وزارت میں شامل نہیں کیا گیا۔ یہ خبر پکارنا کجاش کے رد کے انتخاب کوئے والوں نے نہ کوئے کسی کو کسی کو کسی کی طرف سے یہ عجب ہیں۔ صاحب کے کڑی سختی سے اس پر اعتراض کیا۔ اب یہ سوال پیدا ہو گیا ہے کہ آیا جس شخص پر کسی وجہ سے ملک مظفر خوش نہیں ان کو قوم کی خدمت کرنے سے بھی روک سکتی ہیں۔ اگر مشرک ہو شکر وزارت میں داخل ہونے کے لئے آزادی سے لکھنے سے منع کیا جاتا ہے تو اس کی نسبت پامیر وچ بہتر ہے کہ وہ اپنی آزادانہ تحریر سے ملک کو فائدہ پہنچائیں اور حکومت میں حصہ حاصل کر نیک خیال ہی جلتے دیں۔

مشرکین شہر محمود اور عتیف جیش۔ گزشتہ شہر میں جس قدر اس مقام کے حالات بدیہ ناظرین ہو چکے ہیں اس کے بعد کے حالات بھی کچھ سے خالی نہیں۔ اور ثابت کرتے ہیں کہ انکاخو انکاخو افسر خواہ وہ کتنے ہی مہم فرائض کیوں نہیں ہندوستان کی صحیح بات سے بھی جو بعض آزادی اور نیک نیتی سے ظاہر کی جاتی ہو صرف اس وجہ سے ناخوش ہو جاتے ہیں کہ انہوں نے ان کے حضور میں سوا آٹھ ہزار روپے کیوں ایسی بات کے اظہار کی جرات کی۔ چنانچہ جب نالی کوڑ کی اطمینان ختم ہو گئی تو پھر جیش محمود نے ایک برائیو شہر میں چیت جیش کو لکھا کہ اگر کسی کی ہمت سے مطابق وجہ پاؤں کی جاتی کے میں عدالت میں حاضر نہیں ہو سکتا۔ بجا تھا اس کے کہ عتیف جیش اس خبر کا جواب اپنے طو پر دیتے انہوں نے اس جیش کو وزارت میں دوسرے جوش سے سلسلے ٹھہرا دیا اور کہا کہ مشرک جیش محمود سے دریافت کیا جاوے کہ کیا اگر ان کے ٹیم ایک کوڑ بھی منزل میں درست کر دیا جاوے تو وہ عدالت کر سکیں گے۔ کیونکہ جس قدمقات کا فیصلہ بھی سنایا نہیں گیا ان کا جلدی سنایا جانا بہت ضروری ہے۔ اور جیش محمود سے درخواست کیا وے کہ اگر ان کو اجازت دے تو وہ ضرورتاً عدالت کریں۔ اسی قدر درخواست باصلاح جو چیت جیش مشرک محمود پر ظاہر کرنا چاہتے تھے اگر ان کی

مُراسلات

دریائے خیاب کا قیامت خیز طوفان اور زلزلہ

۱۵ اگست ۱۹۱۶ء بروز پیر۔ انجورات کا وقت بل وزیر آباد کو درخت ناک نہایت ہیبت سے یاد ہو گیا۔ قدرتی قوتوں نے زمین پر دست طاعتوں سے شہر کے حصہ کثیر کو تباہ کر دیا۔ اور تمام رات کے لئے کل باشندگان پر نیند حرام کر دی۔ انجور خیز طوفانی لہروں میں جو سیالکوٹی دروازے کے اندر واقع ہے پانی داخل ہو گیا ہے اور آٹا خانہ میں کل سرے کے اندر ۴۰ - ۵۰ فٹ کے قریب پانی بھر رہا ہو گیا۔ اور مکانات گرنے شروع ہو گئے۔ بعد ازاں معلوم ہوا کہ ٹھٹھی جو ٹریاں میں پانی گھس گیا اور وہاں بھی سب مکان سرسبز ہوئے شروع ہوئے۔ اسی آٹخانے میں پانی لاہوری دروازے تک پہنچ گیا اور ٹرک پر اور نصفی کے اندر درختوں میں بھی ۵۰ - ۶۰ فٹ کے قریب پانی چڑھ گیا۔ اور کوٹلیاں وغیرہ تھک گئیں سیالکوٹی دروازے سے اس طرف بھی کوٹ کی دیوار کے ساتھ ساتھ تھکن تک برابر پانی آٹخانہ میں شہر کے گرد جس طرف نظر مٹھا کر دیکھا جاتا تھا حد نظر تک پانی ہی پانی نکلتی دیکھا تھا۔ کھیت فصل۔ سڑک سب ویرانہ۔ سوائے پانی کے جو دروازہ شقائق سطح کے کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ پانی بھی کچھ نہ تھا۔ بڑے بڑے درخت تباہ اور لوٹے ہوئے تیار۔ تیار کے کوئی کس میں جانے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ اسی طرح میں معلوم ہوا کہ سچا آٹا سرد دروازے میں رام کوٹ جس میں منسلک رہتے تھے سب گڑا ہے اور وہاں بھی پانی نہیں مار رہا ہے۔ بعد ازاں ہنگے رات کی بل ٹرین جب کھڑا کو روانہ ہوئی اور انجن لکھو سے گزر کر کھوکھو آئے تھے پڑھا تو سخت پانی میں پہنچے گڑا۔ خیرہ گزری کہ نور باقی کاڑیاں علیحدہ کر لی تھیں۔ صرف انجن جو پانی میں غرق ہو گیا تھا اور ایک ایک گاڑی جو کسی قدر انجن پر چسکی ہوئی تھی اور ایک سومر جس کی ساف گاڑی تل پر رہ گئی تھی باقی ماندہ گاڑیاں دوسرے انجن کے ذریعے سے تھیں روئیں لائی گئیں۔ جب غور سے دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ کچھو کے اس کنارے سے لیکر دریائے خیاب تک پانی ہی پانی پھیلا ہوا ہے۔ خشکی میں نام کو بھی نہیں رکھائی دیتی۔ یہی وہ ہے لکھو کی اس پانی ٹھوک سے لیکر چکی جو یہ تاسکی کل ٹرک پر آئی۔ صرف تھیں روئیں اور اسی وجہ سے انجن بھی گڑا۔ پانی لکھو میں نہایت تیزی سے بہ رہا تھا۔ اور دیوے طرح کے سیر کے ساتھ بہ رہا تھا اور کچھ نہیں کہہ سکتے تھے اور پانی بہتا بہتا ہوا۔ دوسرا بل ٹرک والا تو پہلے ہی پہنچے میں صاف ہو گیا وہ تو معلوم نہیں کہ کہاں گیا۔ سڑکوں والی طرف بھی پانی شہر کی دیوار کے ساتھ ساتھ لکڑی منڈی بہرون دروازہ شقائق والا پہنچ گیا تھا۔ جنوب کی جانب پانی دھواں شکل کے قریب تک پھیلا ہوا تھا جانب شمال تاسی شکل تک برابر پانی تھا۔ شہر میں ایک کمرہ میں گھس

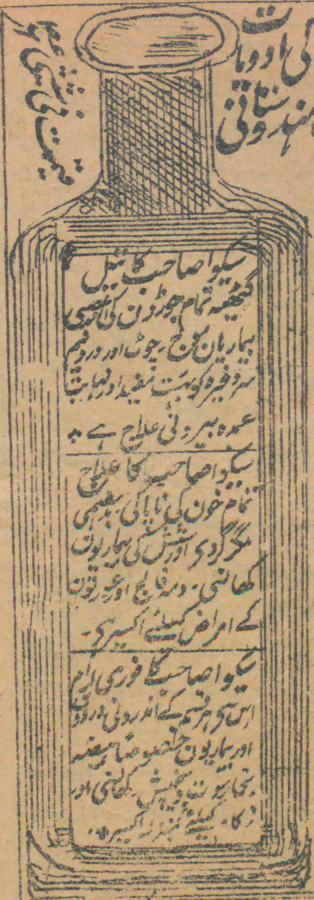
وقت یہ طوفان آیا اس وقت لوگ گھروں میں بیٹھ کر سوتے تھے۔ معلوم ہوا تو اس وقت جب گھریانی سے پڑ ہو کر گرے کو تیار ہوا۔ لوگ اپنی جانوں کو بچا کر اپنے گھروں سے بڑھ بھاگ کھڑے ہوئے کئی آدمی غوٹیں بالکل برہنہ۔ باقی بھی علی ہذا القیاس۔ اور پڑا بھی سرخیل نہی تھی۔ چار یا خیاب۔ اسباب پانی میں تیر رہا اور بہت سا مکانوں کے نیچے آگیا مکان کے بعد ایک گرنے شروع ہوئے۔ رات بھر دروازوں میں اپنے پھونکے ہوئے بچوں کو لٹے ہوئے بازو میں آہ دیکھا کرتے ہوئے رات رہے۔ خیرہ گزری کہ رات کو نائش نہ تھی اور بڑی ہیبت ہوتی صبح کچھ کسب مقامات کو دیکھا اس میں طوفان عظیم کا سبب دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اس سال اکثر بارش کی وجہ سے دریائے خیاب انداز پانی جمع ہو گیا تھا۔ اور جو کچھ دریا کا دھارہ موجود تھا انتظام میں بہت ہی ٹھٹھا اور گیا ہے۔ پانی نے ہری پور دھلے میں دو تین دن کے سونے کو دھسے اور وہاں سے سب پانی پھیل گیا۔ علی الفصل لکھو پر پہنچے وہاں دیکھا تو اس وقت بھی سڑک پانی ہی پانی تھا۔ معلوم ہوا کہ پیلے کے کل گاؤں کی حالت منہدم ہو گئی تھی اور دبا ہوئے درختوں سے پانی بہ رہا ہے۔ اور لوگوں کے اسباب مال مویشی وغیرہ سب دریا کے درمیان بہ رہے تھے۔ ہمارے سلسلے کی مشین کا ڈاکٹر ویل فرم لکھو میں سے گزرے بہت سی چار یا تیار۔ صندوق اور دیگر اشیاء کا اسباب بھی لکھو میں سے بہ نکلا۔ پانی پڑا تیر چل رہا تھا اور کسی کی مجال نہیں تھی کہ ان چیزوں کو بچاتا۔ بے شمار لکڑیاں منڈی دروازوں کی لکھو میں بھل گئیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ بہت سے آدمی بھی فرم لکھو میں سے گزرے دیکھے گئے ہیں۔ ایک لاش جو باہر نکلی تھی میں نے اپنے پیچھے دیکھی ہے۔ اور کچھ عجیب ہیں کہ سینکڑوں جانیں ضائع ہوئی ہوگی۔ کیونکہ لوگ بالکل بے خبر ہوئے پڑے تھے اور اپنی نہایت زور سے آیا تھا۔ ریل کا ڈاکٹر اور تیر۔ ہالکین فائر میں اور خلاصی مارے گئے تھے تیرن اور ایک خلاصی کی لاش بھی مل گئی ہے۔ دروازوں پر سے ایک کشتی دریا ت بلیک کی طرف روانہ کی گئی تاکہ باشندگان کا حال معلوم ہو۔ وہاں لوگ درختوں پر چڑھ رہے تھے اور بے فان و مان۔ وہیں رہے تھے۔ جو جو آدمی بھلا اسے کشتی پر سوار کر کے وہیں دریا آوے آئے۔ خیرہ گزری کہ پانی رات ہی آتے رہا بھی شروع ہو گیا سارے دریا بھی آؤر رہا تو شہر کی خیر نہیں تھی۔ پانی کی یہ شہادت تھی کہ سیالکوٹی کی سڑک پر بڑی بڑی لکڑی کی گیلیاں تیر رہی تھیں۔ ریلوے لائن بھی صاف نہیں ہوئی۔ ابھی تک مسافر شقی کے ذریعے اچھا دھرم مار دے جاتے ہیں اور پیلے چونکہ پاس ریل میں سوار ہو جاتے ہیں اور شائد ۶ - ۷ روز یہی حالت رہی۔ افسران ریلوے سب یہاں آ کر ہوئے ہیں۔ ریل کے اوقات بہت ہی قاعدہ ہیں۔ رات کو شائد کوئی گاڑی نہیں جاتی۔ اس طغیانی سے لوگوں کا کئی لاکھ کا نقصان ہوا۔ مویشی تو بہت ہی مرے ہیں۔ اور پیلے کھل

بھی بالکل ضائع ہو گئے ہیں۔ جہاں کہیں پانی آتا ہے وہاں تو کسی حالت کا نام و نشان بھی نظر نہیں آتا۔ پانی سب کچھ بہا کر لے گیا ہے۔ شہر میں کابھت نقصان ہوئے ہیں۔ مسجد سناٹے بالکل گرنے کے قریب ہو گئی ہے۔ علی ہذا القیاس کچھری کا کمرہ بھی۔ چنانچہ وہاں سے کچھری آٹخانہ کی گئی ہے۔ غرض تمام اچھا خاں صاحب کے مکان سے لیکر منفری کو شہر تک سب مکانات کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ بلکہ شہر خاص کے ساتھ جو نیا باغچہ تھا اس کے اندر سب پانی بھر گیا تھا اور اس کی دیوار بھی گرتی۔ اور شہر کی دیوار میں بھی کچھ دروازے کی غرض عجب مصیبت نازل ہوئی ہے۔ اب پانی شہر کی طرف سے تو آ کر لکھو میں لکھو میں کسی قدر ہے۔ دو تین دن تک سب پانی اتر جاتا تھا۔ اہل شہر اب اس آہ سے زیادہ زور دے رہے ہیں کہ اب یہ راستہ کھل گیا۔ اگرچہ زلزلہ ہوا۔ تو طغیانی کا اندیشہ ہے۔ یہ بھی آٹخانہ شہر سے لکھو کی جاتی ہے کہ ان کی مختلفت سے یہ سب نقصان خواہے قبل ازین کل کے ۶۷ سپین (۱۸۵۷) تھے اور اب کل ۶۸ - ۶۹ گرنے لگے ہیں۔ اس واسطے دریا کا پانی ٹھٹھا ہو گیا ہے اور پانی کو برداشت نہیں کر سکتا۔ مگر دیکھئے اس کا کیا انجام ہو تا ہے۔ اس طوفان عظیم کی مختصر کیفیت ہے جس نے اہل شہر کو پریشان کر رکھا ہے۔

روئے زمین کی خبریں

(ہندوستان)
کہتے ہیں حال میں ایک روز حضور وائسے مقام سیدہ سہری ڈیورڈن خان سکرٹری سے ساری رات صبح کے تھیں۔ ایک انتظام حکومت کے متعلق مشورہ کرتے رہے۔ یاد رکھیں کہ ذمہ دار ہیں کا حال ہے۔
کچھ عرصے سے سہلاؤں کو نیال میں جاتے رہے۔ روک دیا گیا ہے اور ہندوستان کے گھنڈے بھی رہا رہی ہے۔ جہاں تھیں کلکتہ کی سنٹرل نیشنل مجلن ایسوسی ایشن نے اپنے گزشتہ اتوار کے اجلاس میں یہ بھی منظور کیا کہ سنٹرل فیڈریشن کے منتخب کنندوں کا شکریہ ادا کیا جاوے۔
مغربی ہند کی دوسری کانفرنس مقام پوناہہ حال ۵ - ۶ مارچ کو زیر بحث مسٹر ڈیوڈ کا سنگ منعقد ہوئی۔ جس کو شانی سردار نے علی پور سے بھیجے تھے۔ ان کے پاس لے مارڈ الا تھا کہ اس کو بھانسی لے اور ایک روزہ کشی کی بھی کو شمش کی تھی اس نویشن کی تحقیقات سے عارضی جنوں کی وجہ سے جرم نکل سے ہی کیا گیا۔
ایک پور میں تھیں شیل نہی ہندوستان میں خدیو کے پور کر جھوٹائیوں کے پاس بھیجا کرتا تھا حال درجیٹک سے سات بندو قیں پور لے کر جرم میں گرفتار اپنے جرم کا خالی ہے۔
لوشانی وائس سے کچھ دنوں سے ہتھیار لے جاتے

سیکھ صاحب کی ادویات
سیکھ صاحب کی ہندوستانی
منجن دندان



دانت ادانت
دانت ادانت
دانت بافل
ڈاکٹر سیکھ صاحب
کے اصول پر
انہیں کے شکر
دہی - دہلیو -
سیکھ صاحب
بلادر دے نکالتے
ہیں
تام سنجاب
کے لئے سونل
ایجنٹ سٹر
ڈنکی - دہلیو -
سیکھ صاحب
ایجنٹ لاہور
ہیں

انسانی اور ایمانداری کا حصول

Advertisement for 'Sikhi Sahab' medicine, featuring a diamond-shaped logo with text in Urdu and English. The text includes 'Sikhi Sahab', 'Potha Kain', and 'Sikhi Sahab'.

عز و سبب
انگلی زمین و سادہ مکر و شہرت
درہ و دل و سادہ مکر و شہرت
سید اختر - جیٹان ریشی
جادوئی گرم و سادہ مکر و شہرت
قسم لائق و شہرت
قت نہایت سستی
بندہ نقد قیمت
بکیشی
المشترک

تعدیل الصبان
یہ کتاب جن میں مضمون چون کی پرورش
شریلا اور مضمون
نکاح و متعلق
ہوئی ہیں
جو جیسے
کے شفا
آف
درجہ اول
مفصل
سکتی
بہت
کوئی
مکتبی

اصول رسائی
سیرت
میں
حال
پور
اور
دہلیس
وہ
وہ
اگر

کارخانہ چاند لاہور کی ایم باہمی تصویر
نادر جہتری
کی حسب ذیل
قیمت
مضمون
المشترک

کارخانہ پیشہ اخبار لاہور کی تصویر
نادر جہتری

اب کے شروع سال سے دو تین مہینے پہلے تیار
ہو کر شائع ہو جاتی ہیں
پلاٹیم جات
اور
بندہ
اور
عجیب
کیا
کی
سے
بعد
میجر

خونی و بادی بواہری و دوائی
یہ نہایت عجیب اور موثر دوائی اس شخص مرضی کی کہ جس کے
ستھانی زخمی ہو جاتی ہے
کوئی
رضیو
خونیوں
وہ

نود و است کی حاجت بھی نہی ابا و کا قلم
یہ نادر و نہایت ہی ثابت ہوا ہے
دھو
نادر
خاک
ہو
کارخانہ

ان گولیوں کو کھائے
یہ گولیاں دہلی قبض کے دور کر کے
کو تازہ کرتی ہیں
دوسرے
سودا
سے
کے
المشترک

یہ کہتے تھے کہ میں لوگوں کو ان سے نفرت کرتی ہیں اور قطع نظر اس کے انصاف بھی اسی بات کا مقصد ہے کہ تم اپنے مقاصد کی تشہیر کرو ممکن ہے کہ کسی کو پسند نہ آئے اور دوسرے مذاہب کی توہین لاچار ہو کر بیرون آئے دل پہلی ہی بات کے سننے سے تم سے نفرت کر رہی اور تم کو تمہارے مطلب میں ناکامیاب ہونا پڑے گا۔

اسکیل ایک یہ بھی نا ملائم طریقہ مذہبی مباحثے کا نکل آیا ہے کہ ہندو مسلمان اور عیسائی آپس میں ایک دوسرے کے مذاہب کی توہین کی غرض سے غلط اور کھلم کھرا جوش و ملاں اور گراہ کر نیوالے مضامین کے رسالے لکھ کر شائع کرنے لگے ہیں کہ جن سے سوائے آپس میں نفاق چھانسنے کے اور کچھ نتیجہ نہیں نکلیگا۔

پھر کوہا ہے کہ اس وقت سب آپس میں کھیل ہو کر ہندوستان کی ادبی بہبودی اور قومی آسائش کی فکر کریں۔ اور ان تمام اختلافات کو مٹا کر ایک اور مقصد حاصل کرنے میں اپنی زندگیاں صرف کر دیں کہ سنی یہ غیرتی کی بات ہے کہ غافلے اس کے کہ ہم اپنے پلٹے اور جھگڑے ہوئے کپڑے کے چھوٹے چھوٹے سوراخ رو کر ہیں ہم ان کو بچھا کر اور بھی فراخ کرنا چاہتے ہیں۔

ہندو مسلمان اور عیسائی ایک دوسری قوم ہے دینی کے لئے اس کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے بلکہ اپنا ہی نقصان کھاتے ہیں۔ جبکہ قدرت نے تم کو ایک پیچھے میں بند کر دیا ہے تو اب بچاتے اس کے کہ اپنے ہونٹ کے درپے آزار ہو کر خود بھی تکلیف اٹھاؤ یہی بہتر ہے اس کو موافقت اور محبت پیدا کر لو۔ چھوٹے کس مرنے سے گزرتی ہے۔ اگر ہر پنج تم اس سے محبت نہیں کر سکتے تو اپنے آپ سے تو محبت کرو۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے کام کے کام رکھو۔ اگر کسی کا بھلا نہیں کر سکتے تو کسی کا برا بھی تو نہ کرو۔

چونکہ کروم وہاں ان اند باہیں مردان بہادری ساخت اصیل ہے جواب :- آخری نتیجہ نکلا جو پہلے نہیں لکھا تھا۔ ظاہر کیا تھا۔ کبھی یہ اخبار پیشین گوئی بھی ہو جاتی ہے۔ اصحاب نے جو اس وقت ہونے کے چھٹی کے نہات حفظ مراتب اور اس کے ساتھ لکھا ہو کہ گنہگار کے اس فیصلے میں بہت خوش ہوں کہ انھوں نے میں ہندوستان جو ایک مشرقی اور جگہ کا مکمل انجی فیصلہ کر کے اور ہندو اور عیسائی کے اس شیعہ اور مسیحی کے خاص غرضی ہے لیکن چونکہ انھوں نے انھوں نے ان کی دین میں بہت مصلحتوں میں اس لئے بھی شریک ہیں کہ ان کے لئے اس قدر حدی فیض ہو گیا تو غرض تاریخ مقرر کرنے میں غلط کر لوں گا لیکن اگر اس میں طویل طرح کیا تو انھوں نے ان کا غرضی کرنا پڑے گا یہی ایک خیال تھا جو ہم نے ہر کیا تھا کہ ممکن ہے

الہ آباد کی گورنر اور مسٹر جسٹس محمد جواد جلالی گزشتہ کی ۲۰-۱۹-۲۵ تاریخ کو الہ آباد کی کورٹ میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا کہ جس کی نظیر ہائی کورٹ کی پہلی تاریخ میں موجود نہیں۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مسٹر جسٹس محمد جواد عدالت میں تشریف لائے تو ان کے سامنے مقدمہ واحد میں ایک مقدمہ پیش کیا گیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ یہ مقدمہ کس کے حکم سے بلا اطلاع میری کے میری پیشی میں رکھا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ چیف جسٹس کے حکم سے جو قاضی اس بار میں مرتب ہو چکے ہیں ان کے مطابق رجسٹرار کو قدمات کی فہرست مرتب کرینا اختیار ہے اور اسی طرح یہ مقدمہ ان کی عدالت میں پیش ہوا ہے۔ ساتھ ہی ان کو چیف جسٹس کا ایک حکم دکھایا گیا کہ جس کے روئے ہائی کورٹ میں تقصیلات محترم سے پہلے چھ روز ان کو کام کرنا پڑے گا۔ تاکہ کام کچھ ہو جاوے۔ البتہ جو مسلمان وکیل باہر سے اپنے غیر کے مطابق ان روزوں میں کام کرنا پسند کریں ان کے قدمات کی تاریخیں بدل کیجاویں۔ چنانچہ چیف جسٹس محمد جواد نے مسلمان بھارتیہ کے روایات کیا کہ ان کو اپنے غم کے مطابق ایام محرم میں کام کر لینے کیا احترام ہے تو انہوں نے کہا کہ ہم نہیں بتا سکتے۔ عرض اس پر مسٹر جسٹس محمد جواد نے فرمایا ہوا کہ چیف جسٹس نے کس وجہ سے اپنے اختیار سے ان کی تعطیل میں بھی کام دیا ہے اور انہوں نے کسی قدر ہم پر کراؤ ایک اعتراض بھی کیا چیف جسٹس یا کوئی اور جج یا رجسٹرار یا سب رجسٹرار کسی کو اختیار نہیں ہے کہ میری مرضی کے سوائے میرے ان کو کام مقرر کرے اور یہ چیف جسٹس کو جج پر کوئی اور اختیار ہے۔ میں بحیثیت ملکہ مظلمہ کا ایک جج ہونے کے یہ تو نہیں کہ سکتا ہوں کسی وقت اپنا کام نہیں کر سکتا لیکن کسی اور کو بھی اختیار نہیں ہے کہ مجھے میری مرضی کے خلاف کام کرے۔

پھر جو کر کے۔ اور یہ کہ مسٹر جسٹس محمد جواد عدالت سے چلے گئے۔ اور پھر تقصیلات محترم میں عدالت میں نہیں گئے۔ دوسرے روز یہ واقعہ پانچویں سے یکم تمام اخبارات میں گونج گیا اور ہر ایک نے اپنے اپنے خیال کے مطابق رائے زنی شروع کی۔ ایک جج جسٹس محمد جواد صاحب نے یہ بھی حوالہ دیا تھا کہ محترم کی تقصیلات مسلمانوں کے لئے ایسی ہی ہیں جیسی کہ عیسائیوں کے لئے کہ اگر فراموش ہو جائے اس پر وراسی قسم کی کئی باتوں پر یا ویش صاحب تو بہت ناراض ہو گئے اور جسٹس محمد جواد کی ان باتوں کو بہت سخت قرار دیا۔ اور کہی ملک بنگالی اور اینگلو انڈین اخبارات میں سے کسی نے مضحکہ کیا اگر کسی نے مسٹر محمد جواد اور

اور کسی نے چیف جسٹس کو حتی بجانب کہا۔ ہمارے رائے میں اس واقعہ سے جو بگاڑ ایک ایسی اعلیٰ عدالت کے ججوں کے مابین پیدا ہو گیا ہے وہ کسی طرح مستحسن نہیں۔ چیف جسٹس صاحب کو اصل اسلام کی تقصیلات کے دنوں میں کام شروع نہیں کرنا چاہئے تھا۔ اگر کام اتنا ہی زیادہ تھا اور ان کو رنہا عامہ نہ نظر آتی تو کیوں نہیں مسٹر جسٹس محمد جواد صاحب نے امر دوم چیف جسٹس محمد جواد کے بلا مشورت ان کی عدالت میں مقدمات کا پیش کرنا تو غیر معمولی بات نہیں۔ اور پھر جب یہ بھی معلوم ہو جاوے کہ چیف جسٹس نے جو قاضی اس بار میں مرتب کئے تھے اس کو ججوں کے طور پر اجلاس میں پیش کر کے منظور کر لیا تھا کہ جس میں مسٹر محمد جواد بھی تھے جسٹس محمد جواد نے ٹی بہادری اور جج بات کا کام کیا کہ سچی بات کہنے میں چیف جسٹس کا لحاظ کیا۔ لیکن خبر ہے کہ اس سے پہلے چیف جسٹس میں اور ان میں کسی بات پر بگاڑ ہو چکا تھا۔ جو ایسی بحث چیف جسٹس کی کارروائی پر ان کی طرف سے اس سے پہلے ظاہر ہوئی تو وہ ان کے حق میں اس سے زیادہ تعریف کے قابل بات تھی تاہم غلیظت ہے کہ جسٹس محمد جواد ایسے لائق اخبر موجود ہو گئے ہیں جو امر دہائی کے اظہار میں کسی کا لحاظ نہیں کرتے۔ سنا گیا ہے اس کا روایتی کے متعلق چیف جسٹس نے ایک یادداشت لکھ کر حضور وائسرائے کی خدمت میں بھیج دی ہے جس کا منشا ظاہر نہیں کیا گیا۔

(افغانستان و سرحد)

سرحدیوں پر بالکل امن ہے سرحد افغانی رہا ویشی ہے۔ البتہ ڈرگ کے نواح میں بہت تھوڑی شورش کسی وقت ظہور ہو سکتی ہے ہزار جات کی کوئی تارہ خبر نہیں ملی کہ کب افغان فوج کی باغیوں سے ملے جھڑپ ہوئی ہو صوبہ پشاور میں اچھی امن اور علاقہ سینہ پر پھر طرف ہند کیا اصیل کابل میں ہیں اور وہ بھی ہیں جس قدر فوج انہوں نے کیلیان میں بھیجی تارہ ہزار جات میں ان قائم کر لیا کافی ہے۔

عبدالقدوس خان گورنر ہزار جات کی اصیل صاحب خوف ہو کر باغیوں کے کچھ خبر نہ لیا تھی۔ وہ بدستور باہر ہیں اصیل صاحب کی فوج کے لئے سرفراہم کر رہا ہے۔

ایران میں شمال میں خیمہ میں پیدا تھا تیرہ سال نکلا ہے جہاں ایک بہت بڑی آفریدی ہے اس کے ماتحت کی گئی ہے کام خیل کے شیعوں نے جو شیعوں نے پیدا کیا تھا اس کا انتظام کے خود زادہ اکبر کا خیل یہ سرحدی میں خیل کے سیر کی اور سنی اور شیعہ دشمنی کے ایک جگہ جمع ہو رہی ہے اصیل صاحب کی کچھ فوج اعلیٰ علاقہ کھالی میں سجدہ ٹانگہ پر ہے ہر سیکڑا انگریز کی شکستہ ہو اس نے ایک جھوٹی سی اہل اس طرف کو اندر دوسرے تارہ زہر لکان کر لے لکھنؤ میں بھیجنا باغیوں کی دوا واپس سونوارا ویش سونوارا دی پر مشتمل غنیمت روانہ ہو جوالی ہے۔

لوہا میر سے روسی افسر نے نکال دیا تھا ان دنوں میں آپ
بھی باہر میں ہی تھے۔ معاملات افغانستان اور یورپ اور ایشیا
کے پالیٹکس سے خوب باہر ہیں۔ عمر آپ کی ۷۰ سال کی ہوئی۔
ہندوستان کے اکثر مقامات میں آپ کے مرید ہیں۔
۱۳۰۷ء تا تاریخ تک سری نگر میں دو وارد آپ ہضہ
کی ہوئیں اور ایک موت ہوئی۔ علاقہ قیس وای اٹھائیں ۱۳۱۲-
۱۳۱۳ء میں اور ۷۰- سو برس ہوئیں۔
دریائے خیاب کی طغیانی سے نواح وزیر آباد کے کئی
ضلعات جو دریائے کنار سے پورا تھے ڈوب گئے۔ مال و
جان کا بہت نقصان ہوا۔ دریائے خیاب کی طغیانی ایسا ہی
تھی کہ کئی سال سے یہی نہیں ہوئی۔ ادھر وزیر آباد اور نظام آباد میں
بلی پلاڑیا اور کھڑا کھانڈیشن کی ٹیٹ فارم پر بانی ہو گیا۔ گجرات
شہر میں بھی بانی ہو گیا اور صد ہا مکانات گرنے لگے۔
گزشتہ پیر کے روز وزیر آباد سے خبر ہوئی کہ بڑی جی آپ
کلکتہ میں لاہور سے ۱۲ صبح کے وزیر آباد پہنچے ہیں۔ یہاں آپ کے
بلی کے پاس شیشے کے ٹیٹ جانے سے غرق ہو گئی۔ مگر صبح تیسری
صبح ہوئی کہ صرف اتنے ایک بلی کی گاڑی اور تیس گرجی
ہوئی گاڑی ایک بعد دیگر کے ٹیٹ جانے سے بانی میں
چار ٹریس گرجی ایک یورپین۔ فائر میں کی جان کا نقصان ہوا
اور ایک خاصہ کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ مگر اتنے کے بعد یہ بلی گرج
موتی تو سانی ریل کے لئے اور صد ہا مسافروں کے غرق ہوئے
سایا کھڑا تھا۔ تیس روز اس فائر میں کی لاشیں میں کے
خانے پر جالی۔
نارتھ ویسٹ ان ریل سے مسافر سو ہا آگے باہر بھی
ٹوٹ گئی اور امریکی کے باہر کی سڑک اور جیور اور سو
کے باہر کی سڑک۔ تاریخ کو دست کے ریل گزاری گئی۔
دریائے سندھ میں بڑی طغیانی آئی ہوئی ہے۔ کئی میل
تھے اس کے پانی کا شور مچا ہے۔ دریائے کنار کے کئی
قائموں بہ گئے اور مال و جان کا بہت نقصان ہوا۔
سیٹارڈ شیش اور رات میں کے باہر ریل کی سڑک
نہر پر پڑی طغیانی سے ٹوٹ گئی ہے۔
کرل ریل کو کشمیر میں ریاست جیل سے ہو کر اپنی لگے
ضلع ٹوٹا میں سخت بارش کی وجہ سے بہت سے
گاؤں گر گئے ہیں۔
۱۳۰۷ء تاریخ کو جورا اور ڈولنگ کے باہر مندر ہا گریو
کا ایک بیس دس فٹ کا پل بن گیا۔
لاہور گورنمنٹ ہاؤس کے ساتھ ایک دربار ہا تعمیر
لاہور سے جو سڑک میں ڈیڑھ میل کے ماہ اکتوبر میں سہارے
آترے تک تیار ہو جائیگا۔
لاہور میں پھیلنے کی شکایت کئی جگہ مشق ہاتی ہے۔
لاہور کے بہت سے غریب مکان مکان نے ٹیٹ کشمیر
صاحب کی خدمت میں درخواست دی کہ دوسری منزل پر ٹیٹ کا
پانی بہت تھوڑا ہی ہے۔
۱۳۰۷ء میں لاہور میں ایک شہر میں ایک شہر کی یہ طغیانی پھیل گیا
۱۳۰۷ء میں لاہور کے اس بلا تیر طغیانی کے شعلہ ایک فصل

جب اس نے بیچر دل کا ارمان نکالنا تھا تو اس کا کیا باب
ہوا تھا۔ اسی طرح کا ایک قصہ مشہور ہے کہ ایک مرتبہ ایک
آوارہ شخص نے ایک گھٹے ہاش کی ایک طرف کی موچھر اس
زراعت کے گھنٹی کے اعضاء اٹھائے۔ گھٹے ہاش نے عدالت
کی طرف رجوع کیا۔ عدالت نے مزید کہ پانچ روپے سزا مانگیا۔
مزید سے کسی وقت عدالت کی میز پر دس روپے رکھ دیتے
اور گھٹے کر مٹی کی دوسری موچھر بھی بیچ لی۔ اس حکایت
کا نتیجہ یہ ہے کہ مشورہ پشت اور مضامین کو جب ایک
بتنی سزا مانگیا ہے کہ جہاں کے جرم کے لمحوں میں جو وہ
اور سزا ہی چاہتے ہیں۔ چونکہ سزا کی کو اشارہ اور گھٹے
کا بیچ ہوتا ہے چھ اسید کر سکتے ہیں کہ شدہ پادری وہیں
صاحب اور ان کے تمام بھائی بہن سزا سزا کی جی
تخصیصت کو یاد رکھیں گے۔ ورنہ ان کا معافی مانگنا کوئی
ایسی بات نہیں ہے کہ وہ اس کے ذریعہ عیشہ کے کوئی
ایسے لایہ مباحث سے باز رہیں۔ اگر نئی تہذیب نے ایسی
معافیوں کی بالکل پیروی کر دی ہے۔ اگر نئی گفتگو
میں سے گفتگو کو (Amoralism) جو میں
تہرا آشکرہ اور کرتا ہوں۔ اور گھٹے پادریوں (Beg
your pardon) یعنی وہیں تم سے معافی چاہتا
ہوں کی مٹی خراب ہوتی ہے ایسی کسی اور مطلب کی
نہیں ہوتی۔ حقیقت یہ ہے کہ باتوں پر یہ وقت اس
اس کی تہذیب سے ہے۔ ہاں اس کے کہ انہوں نے اپنی مٹی
فیتہ کم کر دی ہے۔ سب سے زیادہ جہاں کہیں کسی کی
بات سمجھیں نہیں آتی جہت بول دیا جائے۔ جاری
راستے میں جب معافی مانگنا ایک روزمرہ کی بات ہوئی
تو جہاں کہیں مطلب نکالنے کے متعلق کسی کو معافی مانگنا
بڑے دنوں اس سے پیچیدہ ذمہ داری اور کوئی ہونے
سکتی۔ البتہ ہندوستانی اس لفظ کے معنی بہت بڑی
ذمہ داری کے سمجھتے ہیں اور یہ سزا انہیں کے حق میں
تھیک معنوں میں استعمال ہو سکتی ہے۔

✶ وزیر آباد کے اس باخیز طوفان کے سلسلے میں ایک فصل مارسلٹا ہماری پانچ بیجیوں پر جو آئندہ بیج میں درج ہوگی :

مراست
شہزادے

(مسند مشہور فرانسیسی بہت دان مشرقی فلاریہ یں ان) کو منس (Comet) یعنی شہاب جھوٹے چھوٹے جسم ہیں۔ جنکا کہ دن زیادہ سے زیادہ چند ایک ہونڈ ہوتا ہے۔ اور جو کہ خاص کر لوہ اور کاربن یعنی کوئلے سے بنے ہوئے ہیں اور مدار متناہون کی باعتبار غول کے غول لیے مضوی دایرے کے ساتھ جوئے سورج کے اور دگر جو میں پھرنے میں۔ جبکہ جھوٹے جھوٹے اجسام دنیا کے مدار اضعی جو کہ زمین کے پھر نکافضی راستہ ہے اور جبکہ انگریزی میں آرٹ (Orbit) کہتے ہیں۔ آجائے میں تو ان کا رخ زمین کی طرف ہوتا ہے اور ایک ہی آت میں بہت سے نظر آتے ہیں۔ ان کی روشنی کی وجہ وہ حرارت ہے جو کہ اضعی تیز سے رفتار سے پیدا ہوتی ہے بہت تیز رفتار ہونے میں۔ یعنی ایک سیکنڈ میں $1\frac{1}{2}$ کم کیلو میٹر طے ہیں۔ حالانکہ زمین کی تیز سے رفتار اسے فیزی راستہ صرف ۵ کم کیلو میٹر کی سیکنڈ ہے۔ چنانچہ جب ایک شہاب یوں کی چھار زمین کے نزدیک آوے کہت پر آئی ہے جو کہ اسکے راستہ کی بالمشافہ ہے۔ تو اضعی تیز سے رفتار اسے زمین سے ۷۵ کم کیلو میٹر کی سیکنڈ ہو جاتی ہے۔ لیکن جب دگر انچو راستہ پر کہتے رہتے ہیں۔ تو وہ $1\frac{1}{2}$ کیلو میٹر کی سیکنڈ تیز سے رفتار میں ترحہ جاتے ہیں۔ اور ان کی اوس کے نزدیک ہونے کی اوسط رفتار ۳۵ کم کیلو میٹر کی سیکنڈ ہے۔ اس رفتار سے جو کہ پیدا ہوتی ہے اوس سے میں ترحہ در جو کہ گری پیدا ہوتی ہے اور یہ شعلوں میں چھوٹے چھوٹے ہیں اگر ان حالتوں میں بھی بخارات نہیں ہوتے تو کہ ہوالی کی بنوں میں سے پار کر جاتے ہیں۔ اور جو کہ گروٹھیک جکر نکالتے ہیں۔ لیکن اکثر اوقات یہ بخارات میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور کہ ہوالی کے ساتھ ملکر شہاب یوں کی خاک کی صورت میں زمین پر گر جاتے ہیں۔ اس طریقہ سے ہر سال زمین ایک سو چھتائیس کروڑ شہاب یوں کے کام پڑتا ہے جس سے کہ ہادی زمین دن ہن بہت ترحہ جاتی ہے۔ ہر ایک سال کی ۱۰۰ گشت کی رات کو شہاب یوں کا ایک گھنٹہ کہ ہوتا ہے اور اکثر اوقات اوس رات کے بعد کی اور در اوق نام بھی بہت نظر دیکھنے میں آتا ہے۔ اور اگر رات صاف ہے اور جاقی کے باعث مشاہدے میں کوئی حائل نہیں آتا تو ان میں راتوں میں کم سیکڑوں ملکہ ہر دن شہابے آتے ہوتے دیکھتے۔ جو کہ آسمان کی ایک ہی سمت سے ہر برس (Persens) سے گزرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ عید بات کہ زمین شہاب یوں کی پوجھا میں سے گزرتے کے تین دن لگاتی ہے عید امر ثابت کرتی ہے کہ شہابے خلا کے ایک بڑے بھاری حصہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ زیادہ تر میں کہ بات سے تہ لگتا ہے کہ عید زمین کے مدار اضعی کو نزدیک فامیر میں گزرتے ہیں انکا مدار بہت لمبا ہے اور اس کے مدار متناہی کے مدار سے ملتا ہے۔

رکھتا ہے جو کہ ششہ زمین نظر آیا تھا۔ جبکہ فاصلہ شہرج
سے ہوا گیا۔ میٹر سے اور جو کہ ایک سو
اکیس سال کے عرصہ میں سورج کے نزدیک پہنچتا ہے۔ یہ
بڑا بھاری مدار تھا یوں سے بھر اہو معلوم ہوتا ہے ایک
دوسری تاریخ جو کہ شہابیوں کے نظاردون کے ویکٹ کیواسطے
اسبقدر عجیب وہ چودہ نومبر کی رات۔ ہے اس رات کو
۱۔ اگست کی رات سے بھی (اورہ نظر آتے ہیں اور جنیں
تینتیس سال کے بعد وہ اس رات کو ادولون کے نکالوں کی طرح
برستے ہیں۔ سجدہ نومبر ۲۵ء کو دلا کھ چالیس ہزار
شہابیوں کے ٹوٹنے کا اندازہ کیا گیا ہے یہی وقوعہ ششہ
کو پھر واقع ہو اور ہم ۹۹ء کو اسی قسم کے عمدہ اور بے تیر نظر
کے دیکھنے کے واسطے انتظار کر رہیں۔ نومبر کی رات کو شہابے
برج اسد سے ٹوٹتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ان شہابیوں کے
مجموعوں کا مدار اس مدار شمار کیے مار سے مطابقت رکھتا
ہو ۱۸۹۷ء کو یورپ میں ستارہ (Dravus)
کے مدار کے نزدیک جو کہ سورج سے بقاصدہ ۴۸ مایلو میٹر کے
سے نظر آتا ہے۔ اور جو کہ اسکے نزدیک ہر ۳۳ سال کے
بعد پرتا ہے۔ ششہ زمین بھر مدار شمارہ یورپ میں کش
سے اپنے اصل مدار سے ہٹ گیا تھا۔ اور نظام شمسی کا ایک
ممبر بن گیا۔ وہ دو تار جنیں جہاک کہنے اور بیان کیا ہے صرف
وہی تاریخیں نہیں ہیں جن میں کہ شہابے بہت نظر آیا کرتے
ہیں تاکہ نومبر کی ۲ تاریخ کو ہی یہ نظارہ نظر آیا کرتا ہے کیونکہ
اس تاریخ کو ششہ زمین اور پھر ۲۶ نومبر ۱۸۵۰ء کو کم از کم ایک
لاکھ شہابے ٹوٹتے ہوئے نظر آئے اور ششہ زمین تقریباً
کاگزنا سمیت۔ اتوں کے نزدیک داخل ایک غیر متزلزل ارتقا وہ
بڑے حیزان ہوئے جسکے نام (Beta)
کے مدار شمارہ کو کم ہوئے ہوئے دیکھا جو کہ اپنے دربان
ہونے کے بعد ساڑھے چھ سال کے عرصہ میں بلاناغہ
حب قاعدہ ششہ ایک نظر آتا اس موقع پر جبکہ وہ اپنی
مدار پر ۱۳ بخوری ششہ کو گردش کر رہا تھا اس کو دو ٹکڑے
پر گئے اور وہ دونوں ٹکڑے ایک دوسرے سے علیحدہ
ہو کر اپنے اپنے مدار پر گردش کرنے لگے یہ دو مدار شمارہ
پر ششہ زمین نظر آئے۔ لیکن وہ بڑے دم اور صحت
پڑ گئے تھے۔ درود لاکھ کیلومیٹر کان کے درمیان فاصلہ
تھا۔ میدان کا آخری نظارہ خطاب میلہ (Beta)
کا مدار شمارہ آئندہ نظر نہیں آلیگا۔ وہ باطل جاوا اور برما
جو چکا ہے اور ٹوٹ چھوٹ کر شہابیوں میں تبدیل ہو گیا کہ
اگر عبر بات، عجیب نہ ہوتی تو وہ زمین کے مدار کو تا سرخ ۲۵
دوبر ششہ کو دو مساوی حصوں میں تقسیم کرتا۔ اور زمینی
اس کے ساتھ مس کرتا۔ اگر اس کی حکمت غیر ترقی شہابیوں
کا نظارہ نظر آیا اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کچھ خوشے خوشے
اجام اس (Beta) کے مدار سے تدارک
تقریباً۔ اور پھر پھر ۲۵ ششہ کے نظارہ کو
۱۰۔ ایسا ہی ایک مذکورہ زمین میں ہمارے ہندوستان میں دیکھا
ہو گا کہ ہمارے ساتھیوں نے اس وقت

19.

جواب
 که نشانه بیفتد که میبایست این دو را که میبایست از او جدا کرد و از او جدا کرد و از او جدا کرد

یہ ایک عظیم الشان کتاب ہے جس میں
 دنیا جرم و لذت کے ایک عظیم شادی کی اور ان کے
 بہتے ہوئے میں رہنے والی شادی کے چند روز بعد مسدود کی گئی
 ہے۔ عظیم الشان کی عدالت میں ایک نالٹش و اعلیٰ کی میر سے
 ان عہد (مرد) کو روک دیا جاوے کہ وہ جیسے کھو کر
 چھا کرے۔ مگر عدالت نے کہا یہ عزم قابلِ شرا نہیں ہے۔
 آدمی کا قد کب بڑھتا ہے۔ انسان جب صبح کو سو کر
 نائے تو شام کو تھک کر سوتا۔ یہ وقت کی نسبت ہے۔ پتھر
 رز قاسم جو تھکے۔ جب تم سوتے ہو تو تم بنے ہو سکتے
 تھے۔

ایک سال سے مغزو دست اطلاق دیتے ہیں کہ مندرجہ
ذیل واقع انکا ختم دیدہ سے جو حال میں منقاع الامور وقوع پذیر
ہوا ہے ایک بابو صاحب کے اعلا میں ایک دہوی کی رہتا
خا اور بابو صاحب اس سے پھر وہ لے رہے تھے۔ پھر بابو صاحب
بے نقصان کر کے لے کر تھک گئے تو ایک روز دہوی کی استری
ری ہوئی دیکھ کر اٹھائے۔ دہویہ کو دہوی کا کوئی ملاقاتی
اور وہ دہوی کی لہجہ شکایت اس سے گفتگو کرنے لگا کہ دیکھو
فلان بابو میری بیوی کی استری لے گیا۔ یہ بات بابو کی ہوئی
مکان میں جا پڑی جو قریب ہی بن کر تھی۔ وہ سمجھی کہ بابو دہوی
کی بیوی لے گیا ہے۔ اسکو برا بھلا کہا اور اس سے ٹھہر کا
بہاؤ ڈیا۔ برتن اور کپڑے کپڑے کر کے شام کو جو بابو صاحب
سبب پوچھا تو وہ بھڑن سے پہنچے کیلئے ان کے مکان پر
گئی۔ اس سے اصل مطلب پچھتہ سمجھایا اور نہ بابو سمجھ گیا
تیسرے روز ایک ہمدانیہ کو اس لطیفہ کا پتہ لگا۔ اور
اسے جہاں بابو کی بیوی کو سارا نقہ بھجایا، بلکہ دہوی کی استری
کو کھلا پای اور اسکو تھلی ہوئی اور پیچا رہے بابو کی
مست تھی۔

[illegible][illegible]

صليح خادم التعليم پريس اراکال بورنیشی سے محبوب عالم ایڈیٹر کو دیا ہوا پٹر کے اجمل سے چھپا اور خلیع ۴۱۔

بقیہ مراسلات

ریاست کو روای متعلق پنجابی بھوپال

کروالی ایک بڑی ریاست اور ترقی یافتہ ملک ہے جس کی ریاستوں میں مغز و ماسو سمجھی جاتی ہے مگر اب اس ریاست کا شمار چھنے والا ہو کر ایک ہندوستان لائق ریس کے ہفتہ میں ہے۔ گوچھے زیادہ متالیش کی عزت میرے عدم واقفیت تفصیلی امور کے نہیں جتنی کہ ایک کسی ریش کے خیالات غیبت کا مال نہیں ہوتی کہ جو اب ہے اور جو وقت کے ساتھ بیان کر کے مگر میری شخصیت اکثر صحیح ہی ہوتی تو اس بنا پر اگر میں ہر مائیں نو اب نور علیانی کی طرف سے دام آجیا کر کے اسے اچھے اور عمدہ الفاظ میں کرسچال کروں تو مناسب اور سوزیت میرے غلے کے صدق ہوگی۔ ۶ جولائی ۱۹۰۷ء سے پہلو کو رشت غایہ منہ سے غلیات لائی و جودی غلیات سرکار میں جیسا کہ آپ کے لیٹی و شیخ الدار احمد حضرت نواب محمد ظفر علی خان صاحب ریاست سے اس میں شرح و بسط کے ساتھ فرمایا ہے۔

مشک سہر مائیں من انطامی اور بہت کچھ فرماتے ہیں۔ اور اخلاقی و تمدنی سوسائٹی کا آپ کو ایک اعلیٰ درجہ کا ممبر لکھا بہت مناسب ہوگا۔ رہایا اور ایک ادیب و دانش گاہ دان بن گئے جس جو ش اور نیاز میں نکا اخبار مائی اس میں کیا کر دہ نواب صاحب بھادو کو خدا کے شکر یہ کاموقع دیتا ہے جو بھر تاشی مغربین جو کئی سال سے درمیش ہے ہر ریاست میں کسی نہ کسی شاکسایا۔ مگر شکوہ سچی نے اپنی شخصوں نام سے اس ریاست کو ایک سہر فرادہ نہیں فرمایا یہ خدا کا احسان و کرم ہے۔ نواب صاحب ہمارے علمی قوت کا اندازہ ہم قیادہ ادریشال سے نہیں کر سکتے کیونکہ ایسی طاقتوں کا انہار ہر کمال و انداز کے ہر شخص کو سکتا اور ہماری بدستی اور دولت کی جو بی سے ہمیں نیاز حاصل کرنے کا موقع نہیں ملا۔ مگر اولاد سرلابیہ پر حسب ہماری نظر جاتی ہو تو خیال کو زور اور زیادہ کو طاقت ملتی ہے۔ نواب نواب ظفر علیا صاحب قیادہ علمی طاقت میں ایک شخصیت ہمارا درپہلیاں میں علوم شرقی و مغربی میں ایک تجربہ حاصل ہیں مذاق سخن بھی اچھا ہے ہمیں نواب مدد سے کئی کھتہ تک شکوہ کا موقع ملا ہے ہٹے جہاں ایک مقرر کیا آپ کے خیالات اور نظم و نسق کے جو بیان ایسی مائیں جو جو دور کے متفکین کو نوجون مشکل سے نصیب ہوں گی۔ ناوہین تو ایسی قوت یا خان بھادو یا محمد خا نصاحب دارالہام ریاست جادو کو حاصل ہو یا نواب صاحب موصوف کو کہ

اگرچہ خرد کو کل سے انکس ہیں غایتے اور جو ولی کل اجسام کا ایک مائی میں نو فر و رہبان سے قیاس کر سکتے کہ تو اس ہندوستان میں بھادو جو آب کے جگر گوشہ اور قرة العین ہیں ضرور انہیں خوبوں سے موصوف و مخرجین ہو گئے کیسی یہی شخص ہے کہ ہر مائیں کو ریشیائی شاعر کی طرف سے توجہ ہے بلکہ ایک شاعر اور صاحب ذہن ایک مزجہ دینے سے نہ میں ووشن ظفر علیا بنایا ہو گا اور بعد کیوں کہ ایک تدبیر و مہر کی ہوگی۔ سبحان اللہ کلام اللہ کمال و کمال واقعی ہر مائیں کا مذہب من سخن میں جی قابل داد ہے کسی دلی رست کے انتقال کی مثل ازیت کوئی نہیں کر سکتا کیونکہ آئیوے زمانہ کی بابیشن کوئی ذرا مشکل بات ہے مگر قیاس اقرالی گوہی دیتا کہ

کہ ہر مائیں اقبال ہندی میں بہت جلد وہ پایہ حاصل کریں گے جو ہندو کو رشک و حسد کا باعث ہوگا۔ قدرت کے مصالحوہ تمام ہر قوم حرف زنی اور فاسد فرسالی کو ماعقل کا خون کرنا چاہو ہیں گریسے و دایان پاست کیوں کچھ فاس سے کشاکش و کھلا کی وسعت و بکائی۔ مگر نہیں چٹہ امتیاز تو اب بھی ہر مائیں کو ایسی ملی ہو کہ نہ حکومت پر چینی کے ترقیان جہاد ہو سنے لیکن۔ ہم خوشی کے ساتھ انجولائی اور مغز و دست جانب نشی قدرت علیخان صاحب پنجابی ریاست کو مبارکباد دیتے ہیں خراج ہر مائیں کی نظر غلیات آفتاب کی کرنوں سے زیادہ بڑھ رہی ہے اور حتی کی سیر حیان ہمارے دست چڑھ رہے ہیں ہر مائیں بیشک قدرت دان اور غلظت معانی میں کہ وہ ایسے لائق اور خیر خواہ کو چشم امتیاز میں جگہ دیتے ہیں ہر مائی صاحب بھی جو قابلیت موجودہ علوم اور مغز و نظم میں رکھتے ہیں وہ ایسے نہیں کہ ایک ایک آدمی کسی بڑی ریاست میں نظم و مرکزہ مائیں۔ مگر خدا کرے کہ وہ کروالی سے علیحدہ ہوں کیونکہ ایسا ہمان نو ازاد ریاست لندہ ہر مائیں باک ہر مائیں کوئی نہیں۔ ہم یہ دعا صرف اس کے ہیں کہ اگر لوگ کروالی میں آجیا ہمارے تھے مگر بڑی و گورانی قیاس کے دولت سہرا تفریح کو فرمائی ہے گوہن امید نہیں کہ ہم بھی کبھی اس ریاست میں آئیں مگر اور دن کیو اس کے تو دعا کے خیر کرنا چاہا ہے خداوند کرم ہر مائیں کو بائال تمام خوش و خرم کرے اور خراب نواب مظہر علیخان صاحب بھادو کا سایہ قائم رکھے۔

برہم آدرہ کردہ۔

وزیر آباد کی فریاد

سور و سچا ہندو

لب در بے چایاں ہو ایک بہت بڑا بید ہے اور اسکے اندر ایک طول و طویل کوہ وقار و تیریلو کے دانوں نے بنایا ہے وہ عرصہ دراز سے ہزار در ہزار جنگلی سودوں کا محل و دار ہے بن راج ہے۔ برسوں سے اچھی و فصیح قطار در قطار اور کش در کش گشت اور راحت و تازاج کرتی بہری ہیں۔ حقیقہ فصل اس میں ہوتی ہے ان ظالم و سیاہوں کی غارتگری سے کبھی محفوظ نہیں رہ سکی۔ ہر سال بیچارے کسانوں کو ایک نقصان عظیم کا زہر بار ہو چکا۔ یہ سوزی جانور بھل کھا جاتے ہیں۔ اور بو دن کو بیٹے اٹھا کر بھیک دینے ہیں وہ بو دے جو اچھی غارتگری سے ضایع ہوتے ہیں کسی کام میں بھی نہیں ہوتے مولشی بھی انکو نہیں کھاتے توجہ ہار کے لئے مولشی کے آگے داسے جاتے ہیں۔ تو وہ انکو ہونگہ کر الگ ہو جاتے ہیں اور منہ تک نہیں لگاتے۔ اب کچھ عرصہ سران سوردی نقد و میں ایک خوفناک افزائش ہو گئی ہے۔ اور انہوں نے اپنے طاقت و تازاج کا میدان ہی بہت در سب سے کر لیا ہے وہ اپنے اسٹیشن سے رات کو دو دو تین تین کوس تک کے مسافات سوارچی فنی کے دستے بھیجتے ہیں۔ اور تباہی و بربادی کا کارخانہ بنا رہے ہیں۔ خیر ان افات کے تو بیچارے کسان بھل ہو گئے تھے۔ اور صبر و تکر کے ساتھ اسے برداشت کرتے رہتے تھے۔ مگر اب رسات کے حسب جو پانی بیل میں

جمع ہر مائیں ہوا تو یہ سوزی جانور اپنے مساکین کو چور کر دن دراز سے ستر اور حوالی شہر کی چابوت پر آئے گئے ہیں۔ کئی آدمیوں کو سخت زخمی کیا ہے۔ ایک دو نقد جان بھی نذر کر چکے ہیں۔ کئی جانور زخم رسیدہ ہو کر تڑپ رہے ہیں۔ سر کسانوں نے اپنی آپس میں شکار مسکت کی تاب نہ پا کر فصلوں کی حفاظت سے خوف جان و نقد اٹھا لیا ہے اگر صورت حال یہی رہی تو ہل شہر کو فصلوں کی طرف سے ہی نا اہدی نہیں ہوگی بلکہ مولشی کے جان کے بھی لاسے بڑ جان کے۔ ان مشکلات سے درازہ ہو کر اہل شہر نے صاحب ڈی کنستریکٹ میں فریاد کی ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ کس کا سرے بڑے کر اور کون ہے حیوان و جان مال کی حفظ و امن کا فکر ہو۔ امید ہے کہ گورنٹ غایہ کے مغز و عمدہ وار قرار واقعی ہندو سب کر دے گئے۔

ہم ان بزرگواروں کو جو مور کھانے کے شائق ہیں۔ یا جو سور کے شکار کے خواہان ہیں مغز و دیتے ہیں کہ دریا و چھیناب کا مہار ان کے لئے ایک خزانہ غنیمت ہے اور ان کے صیقلی کے لئے ایک میدان ہنپا۔ اس شکار میں دو فائدہ ہیں۔ ایک ہنپہ و کچھ شکائیں مغز و موٹا تازہ ملیگا اور دیر پیا سے شہر دانوں کی مصیبت میں سہری کر مائیں بھی ملیگا۔ سہر و مئی نفع انسان شکار یوں کو اس سے سوز و ناز و مصیبت نہ موقوف شایہ ہی کوئی مل سکے۔ راقم ذیل آباد۔

کرم بندہ صاحب اڈیٹ صاحب پیشہ اخبار لاہور تسلیم۔ میں مشکور ہوں گا اگر آپ سندر جہ ذیل طور اپنے اخبار میں جگہ دینگے۔ صاحب اڈیٹ صاحب ہمارا امر لکھنے کے اپنے پرچہ مورخہ ۲۸ اکتوبر اشعار میں لکھا تھا کہ مغز و بابت کو کسی صاحب کے بلوچستان اور اہل ان کے بلا اجازت مصنف شایع کیا ہے۔ کہ جن سے ممکن ہے کہ کچھ ضابطہ کی کارروائی کرے مگر یہ اس عرصہ میں شایعین کتاب خصوصاً صوبہ پنجاب میں سمجھ ہو کہ کتاب خرید کر لیں۔

غالب سندر جہ ذیل عبارت صاحب اڈیٹ لکھے اس غرض سے اپنے پرچہ میں بھی لکھی تھی کہ لوگ اس ایڈیشن کا انتظار کریں کہ جو ان کے اپنے مطبع میں چھپ رہا تھا۔ اہل ان کی بابت مجھے خبر نہیں مگر کوئی بلوچستان سے جو ایڈیشن شایع ہوا وہ ایک صاحب نے بعد حصول اجازت مصنف صاحب کی صرف رفاہ عام کی غرض سے شایع کیا تھا۔ اڈیٹ صاحب سمجھا کہ یہ بیان کہ بلا اجازت مصنف کے کتاب شایع کی گئی غرض غلط ہے۔ راقم مذہب جویت کا ذکر نہیں کرنا

اگرچہ بعض مقامات میں ۲۰۔ ۱۰۰ بچہ پائی برسا۔ گورنٹ پنجاب انگلستان کے علاوہ نئے شاعرین تحریر کا شت کر چکے ہیں پنجاب کیوں اور جو کا نظم روانہ کیا۔ اب علاوہ ہزار جات و فاشنگان اور مغز شریف میں بھی

خود بخود کچھ نہیں کر سیکے۔ قطع لٹراس کے اگر روس کی لڑائی کا اندیشہ ہے جیسا کہ بعض رشتہ فویا داسے لوگوں کو ہمیشہ سے چلا آتا ہے اور آجکل خصوصاً انگلستان میں لبرل وزارت کے برہم کار ہونے پر لاحق ہوا ہے تو ہماری رائے میں ابھی اسکا کچھ اندیشہ نہیں۔ بہر حال یہ کہ روسی عدالت سے ہندوستان میں امن چاہتے ہیں اور ہمیشہ اسے مطالبے حاصل کرنے کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ یہی حال میں کوئی تازہ واقعات پیش نہیں آیا کہ جس سے امیر صاحب کے ساتھ کسی مشورہ کی ضرورت ہوگی ہو۔ امیر صاحب کب چاہتے ہیں کہ روسی الحاق علاقہ واپس آئیں اور وہ سرکار انگریزی سے ادا کے خوشنکار ہوں۔ اس لئے نظریہ حالات موجودہ اس مشن کا کام بہت مشکل نہیں معلوم ہوتا اور اسید گجراتی سے اگر امیر صاحب سے اسکو بھی طلب کیا تو نتیجہ چھانٹنے کا ہے۔

شفقت پوری۔ ایک اخبار کہتا ہے کہ سیتائی کے پول میں ایک کمیشن کسی خدمتگار سے بھارت کی کسی مٹی کی پٹری یا پکڑی اور بھارت میں پانچ پونڈ کا خدمتگار سے جو رقم انگریزی رول چھٹا سونے تخت امر آری اس کو بیکار کر دیا جھگڑے کے لئے پٹری پھینک دی اور خدمتگار نے پورے پورے پانچ چارک اسکی رہنمائی پر سید کر دی جہاں تک علاقہ پانچ پونڈ موجودہ ایک انٹرنی فریڈم خدمتگار کو انعام دی اور پھر اپنی کہانی سنانی کہ چھ برس پہلے سیتائی آجکے دن ایک اسے خطا پر اسے معلوم ہو کہ سرکاری جو وہ رہا جسکے انعام میں بیٹے بہتر قرار گاہا ہے کہ سرکار کو دن پانچ چارک پور کہا لیا ہوں اور راج چھٹی سالگرہ بنی ہے۔

ہر دھار کے معاملہ میں گورنمنٹ ڈاکٹر ڈورن کے تحت مل تحریکوں کی تحقیقات منظور کی ہے۔ اسلام آباد وقت کی کہیں لوگوں کو اس موقع پر تکلیف پہنچی اور انکو کسی قسم کو اندویش اور دیگر ایسا کچھ نہیں پہنچے جو وہ ہمارے شہادت میں تحقیقات مندرج ہوئی ہے۔ وقت گزرتا ہے وقت گزرتا ہے کہ ہمارے شہادت میں تحقیقات مندرج ہوں گی۔ ہر جو لوگ شہادت دیں گے ان میں وہ نشان ہی کو چاہیے۔

ہندوستان کا تول انصاف کی نظر سے۔ نجم الاخبار جہانگیر کے مخالفین ہیں ہے وہ ہندوستان کے اعلیٰ اور مسٹر موم کے سرکار کی بابت حسب ذیل لکھا کہ ہندوستان اور خوشامدوں کی رائے کو چھوٹا قرار دیتا

ہے وہ کہتا ہے حمید آباد کے نواب فتح نواز جنگ بہادر نے جو ضمون اختیار نہیں میں مسٹر موم کے سرکار کے جواب میں لکھا ہے کہ نواب صاحب نے ایک طرف رائے قائم کی ہے اور انہوں نے چاند پر خاک ڈالنے کی کوشش کی ہے یہاں تو نواب صاحب کو ہندوستان کی رعایا کے واقعی حالت معلوم نہیں یا کوئی دوسری وجہ ہے بہر حال ان کی شخص کا تو ایسا ہی معز کیوں ہو یہ کہنا کہ ہندوستان میں پیسے سے متول زیادہ سے میرج غلط ہے۔ بہر حال اس سے کہ نواب صاحب کے قلم سے اس قسم کا غلطو لکھا گیا ہو اس لئے بعض انگریزی حکام کے اور کوئی سپہ نہیں کر سکتا یہ سچ ہے کہ مسٹر موم کا سرکار قابل مکتات تھا لیکن اس پر یہ ہیں جو نواب صاحب موصوف لئے اختیار کیا ہے۔

کمپنی لطیف۔ اشاعت مسلمانان محمد وود کلکتہ میں کچان بیو فریزر نے اس نام کی ایک کمپنی قائم کرنا اشتراک کو یا ہے جسکا پراسیکٹس بہادر سے پاس بھی بھیجا ہے۔ اخبار اسلام جو پہلے بھی صاحب چھاپے تھے اب اس کمپنی سے خرید کر لیا اور ہر قسم کی کتابیں اور رسالہ انگریزی اور اردو میں ہندوستان انگلستان اور امریکہ کے اہل اسلام کے لئے اسکے ذریعہ سے چھاپے گئے تیس سرورہ یہ سر یا یہ اور انسانی روپیہ کا ایک حصہ ہو گا۔ ہمارے پاس پہلے اس سے کئی شکایتیں ان لوگوں کی تھیں جن کی کہ جو اسلام کی پیشانی سے دے چکے تھے کہ اخبار ہندو جاننے کی وجہ سے انکی قیمتیں ضائع ہو گئیں لیکن پراسیکٹس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کی قیمتیں ضائع نہیں جائیں مسلمانوں کے لئے انگریزی اخبار جو ابھی ایڈیٹری اور اشاعت سے آج تک نکلنا رہا ہے وہ کوئی ایسا مفید نہیں معلوم ہوتا تھا جیسا کہ ایک مسلمان اپنے مذہب اور قومی حالات اور اعتقادات میں ناہم کچھ لکھتا ہے۔ ہر چاہتے ہیں کہ کوئی ایسا اشاعت خانہ خاص اہل اسلام کے انتہام سے جاری ہونا چاہئے۔ ہاں کچان بیو فریزر اسلام کے ایڈیٹریل شاف میں کوئی مسلمان ڈھنگار رکھ لیکن نودہ بہتر ہو گا۔ اس کمپنی کی ایک بابت بہت اچھی معلوم ہوتی ہے اور امید ہے کہ اگر اسکے کل حصے خریدے گئے تو یہ یہ ضرور ملتی رہی کی اور نفع دے گی۔ اور وہ یہ ہے کہ اخبار اسلام کے

پہلے پانچہ اخبار خریدار اسکے سرمایہ کے حصہ دار بھی ہو گئے اور جیکہ اتنے لوگ اس اخبار میں اپنا خاص انٹرسٹ رکھیں گے تو اسکی بہتری کے لئے ضرور کوشش کریں گے۔

بارش کی کثرت۔ خدا کا شکر کہ تمام ہندوستان سے بارش کی خبریں لگاتار آ رہی ہیں۔ ہندوستان میں ایک سر سے دوسرے سر سے تک ہر جگہ باران رحمت نے خشک سالی کا فائدہ کر دیا ہے۔ یہی قلعہ ایک ہی مہینہ پہلے خشک سالی کی شکایت لکھتے ہوئے آہل پانچوئے جاتے تھے اب بلان رحمت کے شکر یہ میں تیرہاں میں جن جن صوجات میں خشک سالی کی وجہ سے قحط پڑا ہوا تھا اور سرکار نے امدادی کام بھی کون کے پیسے بہرے کے لئے جاری کر رکھے تھے وہ بالکل بند ہو رہے ہیں۔ بارش ہر طرف اس کثرت سے پڑی ہے کہ دریا اور نالے سمندر سے ہوتے ہیں۔ جب میں اور نالاب جو خشک ہو گئے تھے لیر نہ ہو رہے ہیں۔ کہیں کہیں یہ رحمت حد اعتدال سے تجاوز ہو گئی ہے۔ اور جو لوگ اسکے فوڈل کے لئے دعا میں مانگتے تھے نہنگ گئے تھے اب اسکے پھنے کے لئے دست بدعا ہیں۔ ہر طرف سے ریل کی سڑکوں کے ٹوٹ جانے اور مکانات کے گر جانے کی خبریں آ رہی ہیں۔ ایک نامہ نگار ڈیرہ اسماعیل خان سے لکھتا ہے کہ اس قلعہ کے ایک چھوٹے سے قصبہ میں دوسو اوپر مکانات گر گئے۔ لاہور میں اور کئی شہروں میں بھی مکانات گرے ہیں۔ اگر صرف مارنڈ و سٹرن ریلوے کی سڑک کے ٹوٹنے کا خیال کیا جاوے تو یہ پانچ سات جگہ کے ٹوٹ گئے ہیں۔ ملتان کے پاس پشاور اور اسلام آباد کے پاس بہرے کے پاس اور بھی لمبی مقامات سے ٹوٹ گئی ہے۔ عرض ہوتی تو بارش سے رجحان دیا ہے۔ گورنمنٹ ہند کی فصل دوسم کی رپورٹ دیکھنے سے بھی یہی پتہ لگتا ہے کہ ایک مرتبہ تو ہر طرف بارش ہو گئی ہے۔ اب امید ہے کہ فصل کچاات بھی درست ہو جاوے گی۔

سوال جواب طلب۔ اب یا آپ کے صحابی اخبار کے بے شمار قاریوں کو یہی سوال ہو گا کہ دین کیا ان سے کسی حد تک کوئی ایسا مقدمہ یا روک تھام کسی کرایہ دار کو بھی ہمارے جان و مال کا کیا ہو سکتا ہے کہ یہ متوجہ خواستوں پر کان کی حمت نہ کرے گی۔ اور صرف اس سے بڑھ کر کسی کو بھی ایسا کچھ جتنہ کہ کرایہ دار کا کرایہ نہ لے سکتا ہے۔

لوکل پرویشنل

اگر اس کے باکشن کا جگہ ایک دہائی کے بعد
 چھ نصف فریق نے عہدہ داریاں کیں جسے جسے اور پھر
 ہر ایک کسٹم ہائیل ریسرچ غلام حسن صاحب انگریزی محکمہ
 میں انگریزوں اور لادہ کار گارل صاحب انگریزی محکمہ
 پر سب سے اعلیٰ اور کسٹم ایف بی بیگ صاحب ڈی جی کسٹم انٹرنل
 برسیڈنٹ اتفاق رائے سے منتخب ہوئے۔
 استقبالیہ ہونا پور کے ممتاز خاندان میان صاحب
 کے تو نہال ستر شمع صاحب دہشت سے امتحان سیر پر ہی اس
 کے کسٹم لائے ہیں۔ ۱۴ اگست بروز کسٹم سرج کے دینی
 میل میں جو سات بجے تھی ہے اور اس کے سچے کی خبر ہے۔ اس کے
 اعز اقربا اور باطنیان پورہ اور لاہور کے اکثر مسلمان اس وقت
 ان کے استقبال کے لئے تشریف لے رہے ہیں۔
 نو لکھ ترنہ ہزار سے دوست قاضی غلام رانی صاحب
 سر مشہور دار صاحب فنانشل بہادر دوم پنجاب کے گھر میں
 خوار و کرہ رہنے کا اگست کو فرزند عزیز شایستہ فرمایا ہے۔ خدا
 اس کو زندگی بخیرے پاک۔
 ۹۔ اگست کو لاہور کے عہدہ دین میں دار و تہن
 کی وضع ہوئی اور اگر کوئی بارہ دار و تہن
 پنجاب کے دہشت صاحب غور کر رہے ہیں کہ
 علاقہ میں دہشت سٹروں کو مقصد بننے لگا وئے جائیں
 پیشہ اخبار کے ہی مرتبہ میں درخواست کی ہے۔
 ناگیا ہے کہ صاحب ڈی جی کسٹم لاہور نے حکم دیا
 ہے کہ اگر کسی میں شام عام برحقہ کسی کو اجازت نہ دے
 افسوس ہے کہ اگرچہ امرنگ صاحب کا ایک ماہی مینا
 ابھی پیدا ہوا تھا انتقال کر گیا۔
 لاہور میں سبیلی کی آمدنی حکم جو کل سے ۱۹۰۰
 میں ۱۹۰۰ روپیہ بمقابلہ سالانہ قسط کے ۲۸ روپیہ
 کے ہو چکے۔
 بہادر لیورین کے عہدہ صوبہ کے محکمہ سیر شروع ہو گیا
 پشاور میں بارش کی شدت سے آج پانی کے
 تمام جہاز روک گئے اور لاہور کا ۵۰ سیر کھانا
 پنجاب چیف کمر میں آج سے دیوان کی تحفیل شروع
 ہوئی۔ فوجدار ی ایلیون کسٹم کے لئے سرورڈ فوڈ
 ہوا کسٹم کوئی اور بھی عہدہ نہیں ملے گا کہ اس کے ساتھ
 بیچکر کام کرے۔ ۱۵۔ اگست کو کسٹم عہدہ میں
 چہاوی اربانہ کے سب سے بڑے فیصلہ کی ہوس عکس منظور
 ہو گیا۔
 خیر نامہ اور نالہ کے مابین جہاں سے ریل کی ٹرک
 ڈی تھی مرست ہوئی۔ ایسی مرست کی ہوئی تھی جو آہستہ
 رفتار سے ریل حرکت دے کہ وہ جت جت ہے۔
 ستر تان میں عہدہ شروع ہو گیا اگر مشہور ہفت
 راجہ صاحب دار و تہن جو روز ہوتی ہیں
 گزشتہ تین ماہ میں ان کے سرکار غلام علی برادران سہروز

پیشہ اخبار

لاہور یوم دو شنبہ ۱۵ اگست ۱۹۰۲

جلال آباد میں اور امیر کابل

گزشتہ ہفتہ میں جسے اس میں کا حوالہ دیا تھا جو امیر
 کی خدمت میں جسے ہی تھیں کہ کچھ بھی جاوے گی۔ اس
 ملک جو کچھ اس میں کی بابت معلوم ہوا ہے وہ ہفتہ
 اور شنبہ ہے۔ بلایا گیا ہے کہ غلامیہ لاہور بارش کرنا
 افواج ہند کے درکاران جائیں۔ غلامیہ جلال آباد میں امیر
 اس سے ملاقات کرے۔ اور غلامیہ اکثر تہذیب تہذیب
 سے روئے ہوئی تھیں امیر صاحب اسکو اس سے
 بیشتر طلب کریں۔ علاوہ اس کے تا حال معلوم نہیں
 کون کون لوگ اس کمیشن کے ہمراہ جائیں گے۔ بعد ازاں
 خبروں سے معلوم ہوتا ہے امیر صاحب اس میں اس کے
 مقام اور وقت وغیرہ کے متعلق بھی ملک کو بھی جواب
 نہیں دیا بلکہ کیا عجیب کہ کچھ بھی ملک ان سے انھوں
 بھی اس بارہ میں نہیں کیا گیا ہو۔ اگر یہ صورت ہے
 تو ممکن ہے کہ آجکل ہزار حیات کے مشورہ کی وجہ
 سے وہ فوج نہیں سکین۔ اور اس لئے اگر وہ گورنمنٹ ہند
 سے اجازت چاہیں گے جب سے اور اس کمیشن کے چھ
 ملٹری کے تو بھائی چکر انڈین اخبارات اسکو پیام
 جنگ ثابت کرنے کی کوشش شروع کریں۔ جیسا کہ
 یونٹاک میل ایٹک لکھ بھی چکا ہے کہ اگر امیر صاحب
 نے اب بھی مشن طلب کرنے سے پہلے ہی کیا تو رانی
 کے سوا کسی دوسرا چارہ نہیں۔ انوس ہے کہ
 یہ لوگ ٹرائی کے بڑے تھیں سے آگاہ نہیں گورنمنٹ
 نے جو اس میں اس کے افسر منتخب کیا ہے اس سے
 بہتر انتخاب ممکن نہیں تھا۔ لاہور بارش جیسا بخاور
 ساہی لاہور بارش جیسا بخاور لاہور بارش جیسا بخاور
 جیسا افغانستان کے معاملات کا ماہر تھیں مشکل تھا۔
 علاوہ اس کے گورنمنٹ ہند نے ایسے عالیشان افسر کے
 انتخاب سے کہ جس کے برابر نہ کا کوئی موجود نہیں جو
 امیر عبدالرحمن صاحب کے وہ عزت اور منزلت ثابت
 کی ہے کہ جیسی آج تک کسی دوسرے فرمانفرما نے
 افغانستان کے نہیں کی۔ امیر صاحب لاہور بارش
 کی ملاقات کا تہیہ یقیناً دو تین گزشتوں کے لئے پتہ

اور نواید سے بڑھ گیا کہ یہ دونوں اول درجہ کے
 تجربہ کار اور لائین درجہ ہیں۔ عجیب نہیں گورنمنٹ ہند نے
 لاہور بارش کی سفارت میں یہ بھی سمجھتے ہوئے ہیں
 امیر صاحب نے لائی بھی ہے اس لئے اس سے بھی آپ
 ہی بہت لگے اور بھی عواطف امیر کے ذمہ وار ہے
 جائے۔
 اس وقت تک جلال آباد میں مشن کا مقام معلوم ہوا
 ہے لیکن نظامہ اسکو بدل دینا امیر صاحب کے
 اختیار میں ہے۔ شاید وہ کابل کو پسند کریں یا جلال
 آباد میں رہیں۔ وقت کے خیال سے اکثر یہی کوئی
 خونی نہیں معلوم ہوتی۔ اور خصوصاً اگر کابل میں
 مقام قرار دیا جائے تو اور بھی برف باری کی تکلیف
 حائل ہو جائے گی۔ مشن کے مجاہدوں کا انتخاب آہن
 شک نہیں کہ تجربہ کار افسروں کے ماتھے سے ہو گا
 اور اس میں ضرور ایسے ہی ویسی افسر لائے جائیں گے کہ
 سے پیشتر کابل کے متعلق ذمہ داری کے فرائض کابل
 کے ساتھ ادا کر چکے ہیں۔ یہ انتخاب زیادہ سہل
 بھی ہو گا کہ اس میں کچھ ایٹوں اور ماشا لوگوں کا مقابلہ
 نہیں ہے کہ اس میں کابل کا میاب ہو جائیں اور انتخاب
 میں وقت ہو۔
 اس بار میں کابل مشن کے سچے جلسے کی کیا ضرورت
 ہے اور امیر صاحب کو اس میں کیا عزت دینا
 ہم سوائے اس کے کچھ نہیں بتا سکتے کہ قندھار
 ریل کا بھانا۔ امیر صاحب کو سب سے ہندوستان کے
 خود مختار سرداروں میں عمر خان وغیرہ کے معاملات میں
 مداخلت کرنے سے روکنا یا دوسرے لفظوں میں اب
 ایسے خود مختار سرداروں میں رانی برائے ریزی رسوخ کا اثر
 کے لئے مضبوط ثابت کرنا اور امیر صاحب کو اس
 خلاف اگر ریزی موت کے فداوری مضبوطی
 قائم کرنا مقصود ہے۔ ہر شخص جو ایسے معاملات میں
 کچھ بھی درگ رکھتا ہے جانتا ہو گا کہ امیر صاحب اس
 کے ہرگز دوست نہیں ہوتے۔ ابھی پوسٹ میں
 افغانی فیج نے علی چور پاپیر میں روسی سواروں
 ایک دستہ سے سٹ برسر کے پانچ کو قتل اور
 کو گرفتار کر لیا ہے۔ علاوہ اس کے روس سے ان کو
 بہتری کی امید نہیں۔ قندھار تک اگر وہ ریل جہاں
 کی اجازت نہیں دیتے تو قی سحاب ان کے ہے۔
 آخر وہ اس ملک کے خود مختار بادشاہ اور وہ داف
 جن۔ اس کی فوج کشی کا جواب امیر صاحب خود ہی
 لکھے ہیں کہ اگر عمر خان کی طرف پیش قدمی ہوئی تو

یہ خبریں کابل میں لکھی گئی ہیں اور ان کے مطابق ہے۔

سرحدی تعلقات میں کوئی اعتراض اٹھایا۔ بلکہ وہ اکثر جائز معاملات میں معاون رہا۔ پھر کیوں اسکو تنگ کیا جاتا ہے ! کیا وہ کابل قندھار اور پراخت ننگ دیرل ازبکستان کے گورنر اور مضر سمجھے کا درجہ رکھتا ہے ؟ ہم بنایت تقریباً کہ پانچ اخبارات میں ہر گزشتہ جس سے انہیں ایام میں دوا نہیں کیے تھے جن میں - اخبار آغا بختیوار ایک آدھ دوا خیرے بھی تھے ان کے نقصانات اور ملک کی تباہی کو ملحوظ رکھ کے گوشت و صلح دی ہے کہ دراندیشی سے کام لے۔ مگر اگر ہندوستانی اخبارات جو ہم دنوں تک طرف انگلستان میں اخباروں کو بھی پیشوا بنائے تھے ہیں اور پھر ہندوستان کی غیر جانبداری کا دوا کرتے ہیں سے ترس نہیں ہو سکتا اسے اعتراض کیا کہ گورنری پر دست راستہ لگا دیتے ہیں

سرحدی پیر

روئے زمین کی خبریں افغانستان کی خبریں

امیر کابل نے اپنی مدد کیونستے فزون سے لوگ جمع کئے تھے اور انکو مینہ میں بھیجے کی خبر آئی تھی انہوں نے بدانت کے قلعہ میں بھیج دیا۔ مگر پورے کے راجہ ہوا ہے کہ وہ میں پاس ہے۔ لیکن یہ شکوک ہے۔ جولائی کو جبکہ احتمال قیامتہ کے کشیدہ ہیں میں لڑائی ہوئی جس میں جنوں کو زکائی۔ امیر صاحب ہمارے جو بہترین قلعے تھے انکو گورنری قیادت سے سنبھال لیا اور خان لاہور کا بہائی محمد صادق خان اس عہدہ پر مقرر ہوا کہ کابل سے ایک پرچم قتل کی خبر آئی ہے۔ کارخانہ کابل میں سرحد میں صاحب کاتب عبدالرشید خان امیر کے سپہ سالار ہیں یہاں تاخیر ہوا ہے

خبر ہے کہ امیر صاحب گورنری کو اردن حالات پر کالی کی نسبت جوابی کے لئے طلب کیا ہے جن میں بخاریوں کی ایک تعداد برٹش فاسٹ ایر کی بھی اسی اتنا زمین قبضہ کی گئی کی غرض سے قندھار کو روانہ ہو گئے ہیں۔ شامیر ایک آرٹیکل میں لکھتا ہے کہ انگلستان نے پانچ سو سو ویسوں کی ترقی کو دیکھ کر غامض نہیں رہ سکتا اگرچہ غامض رہنا اسکو حق میں بہت بہتر ہے۔ روسیوں کا یہ خیال ہے کہ ہمارے جن بہانے میں ہمیں ہونا پڑا اس میں بات نہ رہے کہ وہ برٹش اسٹریٹجکٹ میں ہیں اور غیر ایک مشترکہ کیشن حدود و مہدی کی دیکھتے ہیں۔

افغانستان کو جو خوش جانیدی ہے وہ امریکا سے غلامی اجال آ رہا ہے اسکی اور ہمیں غلامی لاڈلہ برٹش صاحب کے ماتحت روانہ ہوئی۔ پھر ایوں کی نسبت ابھی پانچ سو سو ویسوں کو کون کون صاحب جانیکے جمال کیا جاتا ہے کہ کجاسے لاڈلہ برٹش کے سر جانے کو زور عہدہ کا قریب کام انجام دیکھتے ہیں اگر انکو امیر سے منظور کر لیا تو کیوں برین

ہندوستان سے روانہ ہوئی لیٹرٹیکہ امیر سے اسکو پیشتر روانہ ہونے کے لئے مجبور کیا ہے

شمال سے جڑا کی ہے کہ مابین روسیوں اور افغانوں کے کچھ بہترین جو جڑی غور کے قابل ہے۔ میان کیا جاتا ہے کہ روسی علی چار پاسیر سفر کی جانب چلے گئے کہ کنارے مقام سواتاش میں خود اسکو سے اور افغانوں سے اونکی لڑائی ہوئی اور کچھ ہین کہ روسی مارے گئے اور ۲۵۔ یکر مے گئے۔ جب پھر خبر ویسوں کے پاس پہنچی تو انہوں نے قیدوں کے کچھ دے گئے کہ درخواست کی تھی افغانوں نے انکار کیا معلوم ہوتا ہے کہ گلفا بچہ لڑائی ایک خفیہ سی ہوئی ہے اور تیس ویں جو روسی خیال لئے جاتے ہیں وہ کر غرض اور ان کے ہمراہ صرف ایک دور ویں آئے تھے۔ شغنائین افغانی جو کبان بہت ہی لڑو ہیں جسے اس بات کا اعتبار نہیں آسکتا کہ وہ روسیوں کو زیر کر سکیں۔ خبر ہے کہ چار بابا پنج روسی باہر لوگ جو اس طرف سے تیار باغیوں کی طرف بھیجے گئے تھے انکے ہین اور بطور قیدی کابل کو بھیجے گئے ہیں

ہندوستان

مقدمہ دیوان گنج بھاری لال وزیر اورد کے متعلق ایک امیر پور راجہ گرفتار کیا گیا ہے اور جس اور شخص کی سازش کے متعلق پورے گئے ہیں اب کوئل آف انجینیسی کی درخواست پر گورنمنٹ ہین نے مقدمہ کے تحقیقات کے لئے دوا فیس بھیجے منظور کئے ہیں۔ ایک مشر ایچ ایل انس اعلیٰ مغربی دشتالی سے اور دوسرے میر تبارین قایم مقام ریڈیٹ جے پور

سر اکلپتھ کانون ۱۰ نومبر کے قریب نئی نال سے آد آباد آجائیکے۔ چند روز قیام کر کے ۱۱ نومبر کو اپنے عہدہ کا چار س فارلس کر اسٹوٹ کو دیکر یکم دسمبر کو براہ مصر ولایت کو چائیکے

جمال الدین خان جو جنرل اعظم الدین خان مرحوم کے قتل کی سازش میں شریک سمجھا گیا ہے علاقہ جو دھور میں گرفتار ہوا ہے

اضلاع مغربی دشتالی کے بھلیو کوئل متفقہ ۱۳ اگست کے روبرو مسکانات رڈ لیش کامودہ اور دیہات کے حفظ محنت کامودہ پیش ہو گا۔ اور پینل ڈریج کابل میں سین ہو گا۔ آخر پر یہ سوجات متحدین دیہاتی دیوانی عداوتوں کامودہ پیش ہو گا

پورہ ضلع امانت کے ایک چارل راجوت سنگھی بیوہ جی کو آٹھ ماہ کا عمل حرام دیا کر اسے آٹھ نام پوچھا عورت سے نہ تپلایا۔ راجوت سے عقد میں اگر اسکو پانچویں دیدی۔ حوالت میں جسم کا اتالی ہے۔ بیوہ کے دوسری شادی نہ کرے اور غرض میں عمل کہوینے والوں کے لئے عہد ہے

ایک بنگالی برمن ہینو چند پڑھی نے خود ہلاکت کی پولیس کورٹ میں استغاثہ دایر کیا کہ میری بیوی مجھے

مارنے کے علاوہ وہ گھر کا دروازہ تیر کر کے باہر نکال دیتی ہو۔ اس جسم کے لئے مجھے کئی مرتبہ ہوا کہ رہتا رہتا ہے

اکل الاخبار لکھتا ہے اب میٹنگ کیسی کے محمد کی کثرت سے اس سے اس بات کا فیصلہ ہو گیا کہ محترم بھویشل کاقرنس کا دسمبر ۱۹۳۲ء کا اجلاس مقام دلی ہو گا

یادری ڈی ڈیٹس کے رسالہ محمد کی تاریخ کا جمال کی چارہ جوی تھے لئے جو پویشش دلی کے اہل اسلام کا سہ کو روانہ ہو تو الماقتا انہوں نے روانہ ہونے سے پہلے مشر کر کلارک ڈیٹنگ کثرت دلی کی ہمدردی معلوم کر کے انکی خدمت میں درخواست دی اور صاحب ڈیٹنگ نے اپنی ہمدردی لکھ کر پنجاب گورنمنٹ میں بھیج دی۔ دلی کا اخبار لکھتا ہے کہ ڈیٹنگ پیش کے روٹی کے روزیل کے سینٹر پریسل انون کا بہت بڑا مجمع تھا غرض اسوقت یہ جماعت بہت شگنی ہو بہت آخری خبروں کے مطابق امیر ل سر دس افواج کی مقدار بہت ہے۔ میں سر سپاہی۔ یہ سکو آٹھ سو سو چودہ سو تھی۔ دو ہائی ایتریان کشمیر میں۔ ایک آوشتون کی۔ دو کمپیاں شرمینا اور دو پڑی بڑی قطاریں بار برداری کے

کا رہنما دار کے ڈاکون گلاشتہ دہشتہ میں ہار صاحب دیر پور کے آدمیوں سے خوب مقابلہ ہوا

صاحب رڈیٹ حیدر آباد کی لیڈی صاحبہ نے ۸ جولائی کو انتقال کیا

جناب امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم خان صاحب بہادر مولت خیمک دالی ریاست کو ٹکٹ ٹری بیروغری سے ریاست کا کام میں ذات خاص کو کشش کو ہے ہیں۔ اور موصلات ریاست کا در کر کے غریب غربا کی فریادیں ہیں

مالک خیر

ڈیٹسٹ پیر بزرگ سے اطلاع دیتا ہے کہ روس میں وزیر شہر سے پیشہ پہلا ہوا ہے۔ ۱۸ اگست تک اس مرض سے بچیں ہزار اموات وقت ہوشین۔ اور اڑناٹی ہزار موتیں ۹ تاریخ کو ہوئیں

حضور ملک محفل نے جو سبج ۸ اگست کو پارلیمنٹ میں فرامی ہے اس میں اسقلد فرور کے کہ پارلیمنٹ سے نشست کا کام ختم ہو گیا ہے اسکی عمل کس مو تقہر اسب اجلاس کا جاری رکھنا غیر ضروری ہے۔ حضور محمد امجد کر ہی ہیں کہ جبکہ سال کے معمولی وقت پر پارلیمنٹ پر نشست ضروری کوئی تو مفید قوانین اور ترقی کے راستہ میں قدم بڑھائی کی جو گزشتہ سین میں اسکی عقلندی سے جاری ہو گا

ڈاکٹر آف لادوس میں کس قدر محنت کے ہی امیر ملک محفل کے پیچھے جواب میں پاس کیا گیا۔ جس کے دوران میں ڈاکٹر آف لادوس نے انہیں طلب کیا کہ لبرل ذرات پارلیمنٹ سے مشورہ کر لے کر اسکی موافقہ سے فرامی کر لے میں پیشتر نہیں کر گی۔ لادوس نے کہا کہ لبرل فرق کی مالک غیر میں ہی محنت علی جوی لادوس سادسری کے گورنمنٹ کی تھی

مراسلات
برٹش گورنمنٹ اور افغانستان

افغانستان کے معاملات میں برٹش گورنمنٹ کی پالیسی کی رفتار ایک عرصہ سو عرصہ سے دوہری جارہی ہے۔ اصل میں جب سے جوان عمر والیسیر کے لارڈ لیسٹنڈون، ہندوستان میں تشریف لائے ہیں سرحدی اور ملکی معاملات کی صورت ہی بدلی ہوئی نظر آتی ہے۔ درحقیقت تجربہ کار لارڈ ڈفرن کے آخری انعقاد کے ہندوستان میں بیعت کثرت کا راز اور وہی دوسروں کی عجیب گویوں کے جوان عمر والیسیر کے ملکی ضرورت کے لیے لیسٹنڈون سے لگتے تھے۔ جوان والیسیر اس کے تمام معاملات میں جو واقعات اور مشکلات اسی ملک ہندوستان میں وقوع پائی ہیں اور ان میں سے چند بڑی بڑی باتوں کا بھی ارادہ کرنا چاہئے کوئی رسالوں کی ضرورت پڑے۔ اور یہ بات خاص اہمیت کا حامل ہے کہ ان کے باقی کون سے باتوں کے وقوع کے اسباب کیا تھے۔ لیکن کنگ کا شکاک اسی کے پیش پر لگتا ہے کہ جن کے ماتھے سے یا احتیاط حکومت سے وہ معاملات نکلے ہیں یا فیصلہ پائے ہیں۔

مئی اور ریاست کا فائدہ۔ ریاست کشمیر کا باہری انقلاب۔ ریاست کا فائدہ اورینٹل پرنسپل کے قتل اور جیل خانہ کے فساد کے متعلق بہت سی باتوں کا مضمون ہونا۔ دوسری تحقیقات میں اصرار جائزہ دینا اور معاملات کا تہہ بالا پناہ۔ یہ اسی قسم کے ہوئے یا تھا کہ ریاست اور ان کے قتل و وقوع میں آ، اور ان کے متعلق ایک عرصہ تک پتہ کا انتظار۔ ریاست کا یہ وہی مانی صاحب کا معاملہ۔ جن لوٹا شی کی زمین۔ مارگر کا پناہ اور دوسرے کی پناہ۔ میران زلی کوٹا بھی متعلق اور کئی پناہ۔ بہت سی باتوں کے کچھ سے ملنے والا مسئلہ۔ غرض کہ ان ملک کا معاملہ پتہ تھا اور ہنگامہ نہیں۔ اور اب ملک چیمبر کے لارڈ کے کا قانون دہکارا ہے۔ اور اب ملک انصافا غرض بدیوں سے صرف اتنا پوچھتے ہیں کہ ان میں سے کوئی صاحب صرف ایک ہی کام ہمارے موجودہ دلیہ سے کی طرف سے (یا بتلا دین کہ جس سے عام ہندوستانیوں کو کسی قسم کا فائدہ ہو یا جو)۔

جب کہ صورت ہے تو افغانستان گورنمنٹ برطانیہ کی کم فہمی سے کیونکہ چارہ سکتا ہے؟ "میں سرکاری" انگریزی اخبارات تو ایک عرصہ سے پھر کالئے والے آرٹیکل اسیر صاحب والی افغانستان کی نسبت اور اس کے انتظام و تعلقات کے خلاف لکھ رہے ہیں اور اس میں علاوہ انہی قومی غرض اور غرض کے ان کی اپنی غرض بھی ہے۔ ملک کے موقع پر ایک مدت کے لئے اخبار کی اشاعت کی اور دیگر وسائل کی آمدنی ایک سخت بہت بڑا بات ہے۔ اور سر سونے پر سونے کی گورنمنٹ کے ان مشیروں پر صادق آتی ہے جو انگریزوں کی ترقی و بہتری کی نیت سے بہت سی ایسی اصلاحیں دیتے ہیں جس سے وہ کام مقصد حاصل ہو۔ اب اس کی

آئینہ اور نوٹش ایسی مشاہیر کو امیر کے حق میں بھی ایسا ناغورہ کرے گا۔ ہمارے دایرے کے صاحب بھادر اور اوچھو کوئی جنگ انگریز اور عیسائیت کو دم بہرے لئے علیحدہ کر کے افغانستان کے معاملات میں غور نہیں فرمائیے انصاف کی کامیابی ہو سکتی ہے۔ بڑے انصاف کی بات ہے کہ لاہور کا روزنامہ انگریزی اخبار ٹوئیک مدت سے امیر کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ اور اس معاملہ میں انصاف کو استفادہ دیکھتا ہے۔

امیر مہندوستانی اخبار دن برگر لای اور صند کا الزام لگاتا ہے۔ ایسے مفرا اخبار سے ایک سترہویں آواز ضرور اخبر صند تاک ہو۔ اور ہمارے ویسی شیخہ اخبار تو امیر کے شیعوں پر جبروتی کر کے غیر سرکاری انگریزی اخبار دن کی پیروی پر تھے ہونی کے غرض کیا بااولا زبانی ہے۔

اخبار پڑھتے والوں کو کوئی معلوم ہو گا کہ گورنمنٹ ہند ایک عرصہ سے ایسے بلوہ ترکستان کے فروغوں کے بعد سے امیر صاحب کو چھڑی ہے بلکہ اشتراک دے رہی ہے کہ شاید اوچھو اپنے ولی غنم ایسے جواز کی بہت وجہ ہوں جو غلام نہیں) اور نہیں سمجھتے کہ تک ایک جنگ ادسی افغانستان کا مقور ہے۔ ہم تریف کرتے ہیں امیر کے حوصلہ کی کیا وجود متوازی حیرتیں کے پہنا ہے جاتے ہیں۔ باوفا ہوں کا حوصلہ حقیقت میں ایسا ہی ہو جاتے ہیں۔ تاکہ کہ حوصلہ کی طرح ہر ایک اونے مدت پر کوئی نہتی ہو اس کی گڑبگڑ اونے کاغذ اور اس کی اسکے ہو۔ ایک اونے آدمی بھی بار بار کی دست اندازی اور غیر معقول پالیسی کے تک آجاتا ہے پھر یہ کہ کہا جاتا ہے کہ امیر ظلم کرتا ہے۔ اور باغیوں کو بے رحمی سے سنگین سزا میں دیتا ہے مہندہ گورنمنٹ کی دست اندازی ایسے معاملات میں ضروری نہیں جاتی ہے۔ اور یہی وجہ دست اندازی کی پیش کیا جاتی ہے۔ حالانکہ مہندہ افغان کی بعض پالیسیوں میں وہ اندیشہ ہوا ہے اور ہمارا بظلم ہو رہا ہے کہ بخدا افغانستان میں یہی نہ ہو۔ پھر پڑا نقیب ہو کہ گورنمنٹ دست اندازی نہیں کرتی۔ رعایا کو کسی چیز میں لیتا۔ رات دن عیش و عشرت۔ اندھا دہندہ شراب کھاتا اور یورپین احباب ہم نشین۔ پروردہ فرشتی۔ زمانا بلجہر خلعت وضع نظر کھادور اور بہرہ مند گورنمنٹ خاموش ہے۔ قانونی مذاقات کے پاس کر کے نہ تازن ہے۔ اور انسانی سہار کو کچ کا دعوے ہے۔ ہمیں تفاوت رماور کیا ہفت ہا کجا۔ خود انگریزی علما و قلمی مسلمانوں کی لاشیں بعد۔ پہانسی خلائی جاتی ہیں جسکے لئے کوئی قانون یا قاعدہ تہذیب کے نظر نہیں آتا۔ یہ امیر کا ہی کا حوصلہ ہے کہ باوجود ناداجب چہرے کے خاموش اور بے پرواہ ہے قندار کے نزدیک ریل پونچھی جاتی ہے۔ درہ درہ اور گول میں دھک۔ قتل کر لیا۔ جبرال میں ڈیوہ جالیا۔ کافرستان کی سیر کی۔ پھر قلعہ خاندان کو۔ دیکھنے کے چکر جس کے سر پہ ہے بعد امداد خیر صلا ہے۔ امیر سے لکھا۔ ہا شتم علی صاحب اگر وہاں اگر شرارت کرے

تو دو سال فوج کشی کر کے غریبوں کا ستا نامس کرنا۔ اور اگر کوئی
جدا امیر کے دوستوں اور رعایا کے ساتھ ضرورت اور
فساد کرے اور ان کو سزا دینے کی تجویز کرے تو دخل
دیکر امیر کو روکنا تمام دین کے انصاف کی کون سی دفعہ کی روک
ایسا کیا جاتا ہے ؟ امیر کو کہا جاتا ہے کہ تم اس کا کثرت
فوج حیرت کیجیو۔ اور خود اوقات ان کے ناف کے نزدیک
پہنچ گئے ہیں۔ اونکو کہا جاتا ہے کہ تم سرحدی لوگوں
کیوں قتلہ ہو اور خود سرحدی جو کون کو ملک تہ تک پہنچا یا
ہے۔ اگر سرحد کوئی فساد یا شرارت ہو تو وہ امیر کی طرف
مستوجب کی جاتی ہے۔ گو ایک عید الرحمن خان سے پہلے
کبھی سرحد کو کسی فساد ہی نہیں ہوا تھا۔ مگر زون کی دسویں
کی خاطر امیر کو افغانستان کی بعض قوموں نے قتل کیا۔ اور
انہیں کی دسویں کی خاطر امیر نے بہت بڑی مشکلات کو سنبھالا
اور خود ترددات اور گفتار میں مثلاً اے میری ماں اگر دلا میر
ملا نا تو میں نہیں مانتے۔ کیا یہ کسر رہ گئی۔ برٹش گورنمنٹ کی
طرف سے جلا ہی جاتا ہے۔ اگر گورنمنٹ امیر پر صرف ایک
لاکھ ماہوار کا دعوے کرتی ہے۔ تو سرحدی اقوام خیر وغیرہ
کو بہت روپیہ دیتی ہے۔ اون کے ملک کی فوجیوں
کو کیوں نہیں روکتی ؟۔ سندھوستان کی بہت سی ریاستوں
میں سے ایک کو ہی ظلم سے روکا ہی ہے۔
آج کل اگر کسی حلقوں میں سے یہ گرم افواہ پھیلی ہے
کہ عالم جنگ چہر جاہلی۔ جتنی حکمت تو یہ ہے جانتے ہیں
سول بھی دورانیش نہیں ہے۔ جنگ چہر سے بچت
اور تباہی نصبت زدہ ہندوستان پر لگتی اور اسکا اندازہ کر دیتی
سمجھو۔ دارا شکستہ ہے۔ جو گورنمنٹ کی جان و مال کا نقصان
دیکھا وہ بھی فاس میں آسکتا ہے۔ لیکن علاوہ اسکے جو خطرات
جنگ کے طول پکڑنے اور روس کے ساتھ اور ہواؤں اور زمین
پیش آگئی وہ سب سے زیادہ تکلیف رسان ہو گئی اور وقت
علاج مشکل ہوگا۔ جسے افسوس کی بات ہے جب گورنمنٹ
ایک ایک ڈیڑھ لاکھ کے انتظام میں دست اندازی کرے اور
تاک کرنا نہیں چاہتی اور اور اسکا دل نہیں دیکھائی تو امیر سے
والی ملک کا جنگ کرنا کیونکر گوارا کر سکتی ہے ؟ اگر اگر زون کا تیل
دعا کرانی اور سلطنت کا انتظام چلائے ہے تو اس اور
سے بہتر اور کوئی بھی راستہ نہیں ہے۔ اور اگر صرف فساد
ہے تو انکا اختیار ہے۔ موج کریں بادشاہین بہت
فوج رکھتے ہیں۔ زور رکھتے ہیں۔ فوجوں کا قاتل و کمین
لٹا میں۔ مرز اور مرزین۔ آخر کو قیام اور خطرات فرخ
ولی سے قتل فرماویں۔ جنگ لفظ موہنے سے نکلتا بہت
آسان ہے لیکن دورانیش اور دیگر بغیر لا جاری امر جنگ
کا غیر نا پسند نہیں کرتے اور امر لا جاری ریش گورنمنٹ کے حق
میں کوئی خطر نہیں آتا۔ آج تک کسی ایٹھ اندر میں اخبار نے
یہ نہیں لکھا کہ امیر نے گورنمنٹ کی کوئیے اندر ولی یا میر ولی
معاہدہ میں دست اندازی نا جائز کی ہو۔ کیا امیر سے مراد
روم مصر کے تحفظات دنا جائز و دخل میں بھی فعل دیا
کوئی مصلحت یا مشورہ تک بھی دیا۔ یا حیرانی۔ ہوا وغیرہ

مذاق

ایک شاگرد رشید ایک مولوی صاحب سے عرض فرمادیا
 کہ میں نے سنا ہے کہ ایک روز شاگرد صاحب نے فرمایا ہے کہ مولوی صاحب
 دل چاہتا ہے کہ شعر کہیں۔
 استاد بہتر ہے۔ شامان پیر عجمیہ کہ فرماؤ کہ اسرار
 اس پر شعر کہلاؤ۔ چنانچہ شاگرد صاحب حبیب دین فرمایا مطلع
 اکھلائے سخن۔

استاد کو میدان میں آج کے چھپاڑا
 چھپاتی یہ چہرے کو دے ڈاڑھی کو اکھٹا
 فریادی نہیں استاد تہنشاہ کے اس کے
 نشان جو عجب گر بنوا زندگوارا
 استاد کے مصرع پر لگاتے تین گڑھم
 ادا دواہاری کر دیا پیر چھپاڑا
 یہ طرف غزل ہم نے کبھی مولا یصاحب
 اعلیٰ سے دل کھئے فرسند ہمارا
 مولیٰ صاحب نے غزل دیکھ کر دل میں تو بہت ہیج و تاب کیا
 کہ ظاہر بہت تعریف کی اور کہتے تھے کہ الا شعر چار ہی ہیں
 چچ چاہئے۔ لیکن میں خود کہے دیتا ہوں۔
 طرف غزل لائے ہو استاد کے اس کے
 حد صفت و چھکار چنین زمین سارا

مر - میں تمہارا ایک ہوسہ لیلیوں ؟
 عورت - نہیں
 مر - (شرم کو ٹانگر) تو تیرا اور کہتے ؟

پڑھنے والے چار قسم کے ہوتے ہیں پہلا قسم کے
گلیزری سکول ہیں اور انکا مطالعہ گلیزری اسکول کے عمل کی
لئے ہے کہ وہ ان میں بار بار اس میں سے رست دو طرف
فی ابھی سے لیکن کیسٹ کے تھان اسکا باقی نہیں
اور دوسری قسم کے لوگ ایجنٹ کے مقابل میں جو ہر قسم کے
ہے لیکن جب انکو زاجا اسکے دفتر گیا ہسی حالت میں
دیتا ہے کہ کیسٹ دیکھ کر کہے تھا اتنا کہ رستہ کو ایک
کے ماخذ میں کہ جو کچھ بیان میں انکا جاری اسکین جو کچھ حقائق
ہے وہ کافی ہیں اور انکی یاد دہانی کافی رہتی ہیں اور ہر قسم
شور کے قانون میں محنت کر سکتی ماخذ ہیں جو ہر ایک ماخذ
ہے کہ سیتہ میں مگر صرف قاصص تیرے رکھیں
ہیں ۔
کولمب -

بلا خورنگا لوگ کہ یہ آگاہ لوگ جو مہرستان کے
 شمال مشرقی سرحد کے ایک خوش قسمت و سب سے زیادہ
 مہینہ سانس چھبکی وغیرہ نہیں سمجھتے اور جن کو
 طرح کتوں کا شرت کہتے ہیں اور یہ شوقیہ ہیں اور جو کہ
 دو لوگ کہتے ہیں ان کی اصل نام کو تو سن سہجہ ہے۔ یہ لوگوں
 اور قصہ میں ان کو کافر کہا جاتا ہے مگر یہ ان کی کہلائی جاسکے
 ہیں اور اس نام ان پر دین و دوزخیت دونوں کے لئے لیا جاتا ہے
 مگر عجیب ہے کہ ان کا لوگ کاسے کا دودھ نہیں پیئے بلکہ اس کے
 دونا پکے پتھریں یہ لوگ ایک مذہبی کام کی اصل سے تیار جادو
 کر کے ہیں اور یہ شام کو وقت ان کو گھر پر لے جاتے ہیں تو وہ
 نظارہ عالی دیدوتا ہے۔ ایک ان کا ایک اور بڑے بڑے کو
 اپنا سرنگا جاتا ہے تو چاروں طرف سے بڑی دھڑا دھڑا کر کے
 دوڑتے گئے ہیں یہ لوگ اور عجیب بات ہے کہ ان کی گھڑیاں
 طریقہ بولنی کو کر لاکھ سو ستر لکھتے ہیں یا پانچ سو
 بہت زیادہ بلکہ ایک لاکھ آچھیں سو عظیم ترین
 بل لائن بن نام و طویل لباس اس سے بڑا کر کے
 زمین پر دوسرا بل میں میں نہیں بڑی ہے بلکہ یہ زمین
 ایک عظیم الشان رتار کا پہاڑ ہے ہزار
 گورکھا کو محیرہ قلم کہیں عجیب قسم کا واقعہ میں ان کا
 ایک شاد کہ چھٹی چوبیسیت بل کی تھی کہ اس کے گردانی اس
 سے بہاڑ نہایت خطرناک حالت میں تھرا اور اس کا ہزار
 میں خدشہ تھی۔ چھٹی کا کمر اور وہ جہاز کے خاروں
 طرف ٹھٹ گیا۔ لیکن حیرت گذری۔ اور غصہ کی تلی میر
 کا گرہ تھی

چھوٹے قریب کے آدمیوں کو جو زیادہ آفتاباؤنی ہے۔ ہم کہیں ایک
 شخص جتنی خشک نامی نالیں کیا گیا تھا جیسا کہ میں آدمی کو برا بھلا
 اور جیوہ لوگ بابت یعنی وہ لوگ کہہ رہے تھے۔ یہ شخص اتنا ہی کیا
 تھا جتنا کہ ایک عام آدمی کہا جاتا ہے۔ البتہ سب سے
 لئے اسکو ہول میں قین آدمیوں کے عجب کے برابر کر رہے
 دیا جاتا۔ اس طرح ایک دوسرا آدمی توں تہمت نامی
 بھی امریکہ میں جو بوجہ نہایت سب سے تاملت ہوئی گئی
 گیا تھا اسکا قزوون سے تھوڑا زیادہ حاکم کہاتے
 میں دو آدمیوں سے بھی زیادہ کہا یا کرتا۔ سبب یہی میں
 ایسے ہی جوڑے آدمیوں کے زیادہ کہانے کے
 لئے ایک نفل مشہور ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ مہ
 تو جو یہاں کے برابر ہے اور سب کو میں کے برابر ہے

کسی قصیدہ میں ایک یادری صاف ہے و فکر ہے ہو
کہم کہ منہ لوگ کو کہتا ہے ہن اس لئے بل انکا باب ہو
میں پیدا کیا نا لائق بل کیسے ہے دوسرے ساتھ مارتے دیکھا
ایک حاضر جواب جوان پیشہ لقا تاجر ہوئے کہ وہ بل کر شان
ہو گیا ہے اس لئے میں کے ساتھ اسے زیادہ محبت ہوئی

ایک مسافر ہبیاری کی دکان پر کہا نا کہا سا تھا کہ
دوسرا مذکور جو کہ کر تو میں بروی جو لگانے کی تو دیکھا
رے زبرد کے ساتھ اس سے ہوئی ۔ بیجاری ہبیاری شرم
ری مسافر کی توجہ اور طرف دلائی دئے کسی یون محافط ہوئی کہ
پوچھتے نہای ہیں مسافر نے کہا نہا ہائی تو کمال کی طرف ہیں
ایک چوہا نہیں موجود ہے ۔ اشد آج خوفتہ یہ توپ چلی گئی
معتد بہ اپنی چین چوہے کیا ورنہ چوہا ہی چوہا ہوتا جا

مطبع قنودم تعلیم رئیس از کمالی لاهوری شفی محبوب عالم ادب شیرازی و پراشیک کے اہتمام سے چھپا کر شائع ہوا۔

(بقیہ خبر اسلاط)

اٹھین سمیتھی یعنی دسی ہمدی

جب ہم دانش کے بلند اور غیر محدود پیشہ پر پیشہ و خرد کے محی فطرت ساتھ لکے غور اور فکر کا پیشہ لگا صنایع بہشت اور نقاشی پر ذوال کی رنگارنگ اور غوطہ طلب قدرت کا تماشا دیکھتے ہیں تو نظارے کا دلربا شاہد حیرت کا آئینہ ماتھے میں لئے سامنے آجودہ ہوتا ہے۔ وہ جویت نہیں بلکہ از خود فطرتی ہے۔ اللہ اکبر جس شاہد مطلوب اور دلدادہ مرغوب کی درپردہ اوائل اور مخفی غزلوں کا یہ داستان اور پیشہ ربا منظر ہے جس کی ہر سری نظر اندازی نے ایسا حیرت زدہ اور از خود رفتہ بنا دیا وہ خود کیا سوچ کا اور کیا ہوگا۔ وہ حیرت زار آئینہ بردار ہیں جس حالت کا لکھ بوجی اور نیم بجلی میں ہی چھوڑ کر نہیں چلا جاتا بلکہ یہ بھی سبق دیتا ہے کہ مہتماری یہ کور باطنی سخت محبت طلب ہے۔ یوں تو غننے عقل کے گھوڑی اور زبان کے قاصد روڈ اور ڈاکر تمام عالم گردا گرد کاما ہے مگر مطلب کی طرف اگ نہیں موٹی۔ چل جاتے ہو تو تھلا تھلا شرف مخلوق ہے۔ اور یہ معزز خطاب نہ تو اس لئے ہے کہ تم صاحب نقاش اور صاحب کتب ہو بلکہ اس عطیہ لطف کا باعث مہتماری فہمید سے بالکل دور قاصد ہے جس کی نقاشی میں آج تک مہتمارے فکر اور تامل کا جاسوس روانہ ہی نہیں ہوا ہے

تم جانتے ہو وہ محنت فال اور رگزیرہ فضال جس نے مہتمارے اس مسند شرافت کا سار شفیقت دلا یا کون ہے؟ لکھنے والا اس طرف بھی اور اک کا قدم بڑھاؤ اور پیش کی آنکھ اٹھاؤ تاکہ یہ ناخری کا پردہ درمیان سے اٹھ جائے

جب اس نے اس طرح ہمارے خیالات کا جائزہ لیا اور جاننا کہ شلخ ہمارا دست مطلب نہیں پہنچتا تو آخر کار ازراہ رحم فرمائی کہ مہتماری آفرینش کا درعاصرف ایک چھوٹے سے حصے پر منحصر ہے یعنی باہمی ہمدردی عرض کیا گیا کہ کیونکہ مسئلہ تامل اور حرف ناشنیدہ تھا جس کے لئے اس قدر قتل قال اور سمع خراشی ہوئی۔ یہ تو ہم پہلے سے جانتے ہیں۔ کیونکہ ہمارا انحصار دانی اور نادی برحق مدت سے سبق دیکھا ہے۔ جواب ملا کہ نہیں تم صرف شنیدہ کے بندے ہو اگر ذرا بھی مہتمار نقش عمل چلتا ہو تا تو افلاس کے ہاتھوں ملک۔ اس سے یہ جلا وطنی اور غشرت سے بول خاندوشی نہ مٹی جائے افسوس ایسی مال اندیشی کی آنکھ بند کر کے یہ سنا تھاقل میں سوئے ہو کہ خیر اندیشی کی طرف کڑت ناک نہیں لیتے۔ حالانکہ مہتمارے اقبال کا آفتاب غروب ہو چکا۔ مہتماری شام ماشاء اللہ شام غریبان سے کچھ کم نہیں ہو مہتماری نظر کو بلند پروازی سے سخت تھک رہے مگر تاہم فرماؤ گھٹا کر تو دیکھو پورب کے اقبال کا جھنڈا نام آدمی کے شیلے کس طرح ہمارا ہے جس کی زنی کا چھر راغت کے آسمان تک پہنچ چکا ہے۔ یہ عزت و اقبال کے حادو یا عمل کا نتیجہ نہیں بلکہ اس نقش کی تاثیر ہے جس کے عمل کو پرتابہر ہوئے کا ازلی ٹولہ یا سند ہلا

ہوتا ہے۔ یہی نقش سلیمانی کی روح ہے اور یہی عزت کے نام کا زمہ ہے۔ نام آدمی اور مطلب دہی کا وسیلہ ہی مہتمار احوث ہم گشتہ ہے۔ باغ و مراد کا جھول اسی پڑھو رہے پودے سے ملتا ہے۔ اس کا یہ نام ہمدردی ہے۔ ورنہ ہمد اور انکلیہ کو جو کچھ نسبت ہے مہتمارے تحت خفگی کی طرح پوشیدہ نہیں کیا یہ سخت افسوس کا مقام ہوگا اگر اس زمانے میں بھی جب آزادی اور امن کے ڈنکے بج رہے ہیں۔

تھمن کا آفتاب عروج پر ہے۔ اس مہمان بیرون کر و دیوہی کو نہ بلاؤ اور بل حکمراندارات نہ کرو یا ابھی وقت اور بیوقوفی کچھ اور نہ نظر ہے۔ لکھنا اپنی حالت زار پر رحم نہ کرو۔ خود غرضی اور مطلب پرستی کے بندے نہ بنو ورنہ وہ دن بہت جلد آئینہ والا ہے کہ حضرات الارض کی طرح افلاس زدہ اور پامال لاشیں مرقہ پڑی نظر آئیں گی اور تو درکنار دماغے خیر بھی نصیب نہ ہوگی

جہاں تک خیال ہماری رہبری کرتا ہے اس تنہا کی امید ان ہی چند معزز رویوں سے پائی جاتی ہے جو کہیں کہیں عید کے چاند کی طرح نظر آتے ہیں۔ مابداں مطلب عالی نتوانم رسید ہاں مگر لطف شہامیش ہند گائے چندہ گردقت تو یہ پڑی کہ وہ بھی خود غرضی کے ہاتھ میں محصور اور مطلب کے ابر میں چھپے ہوئے ہیں رع مزہرہ بادا سے مرگ عیسیٰ آپ ہی ہمارے ہے۔ جلتے غور ہے کہ جب مطلب کے بندے لکھتے تو وہ جامہ شرافت ہمارے لٹکے اس حالت میں مہموزوں ہو سکتا ہے۔ دو دو دام اور نیچر کی ہر ذی روح مخلوق ہمارے سے ہر حالت میں بہتر اور افضل ہے کیونکہ ہماری موجودہ حالت سے ان کے بعض فرقے بہت کچھ پھر رہی سے بڑا کر رہے ہیں

جب اس طرح ہمارے فوجی حالت بدترین ہے تو پھر ہمارے معززین قوم کو کس بات پر متفق ہو سکیا ناہم ہے۔ آیا یہ کہ زیروستوں کی خبر نہیں لیتے۔ کیا خوب کیا ہر افسر یا سر کردہ قوم کا یہ نیچرل فرض نہیں کہ اپنے زیروست کی خدمات (جس کا وہ مایہ نراوات ہے) اور حق رسانی سے دزدیہ لفظ ہو۔ جیسے ہمارے افسران یوہنین کا دجن کو ہمارے سے ملکی۔ قومی سادہ ہی کچھ بھی تناسب نہیں اصول مسلمہ ہے جس معلوم ہوا ہے کہ ماہ جولائی ۱۹۱۷ء میں عملہ سفارت کامل اپنا واپس آیا۔ اس دایسی کو آج ۱۱ مہینے گزر چکے۔ مانت ملایان کی حالت مظلوم تحت تحشر طلب ہے کس نمی جرسد کا عمل ہو رہا ہے۔ بلکہ غور کر سکتی ہے کہ ملک افغانستان اور اس کے باشندوں کس فطرت کی پیدائش ہے۔ سختی اور جملہ خستہ مانی یہاں کے نیچر میں داخل ہے۔ یہاں امیدنان گاہے اور ہم جان پر دم کیا اس سے خطناک اور خاص کوئی اور بھی خدایت ہو سکتی ہے کیا اس جان فروشی۔ جلا وطنی اور خانہ بدوشی کا صلہ ایسا ہی ہونا چاہیے۔ اور سفیر صاحب کو جو اس تباہ شدہ امت کے سرشتہ اور مشرور تھے اسی طرح اپنا نقش مطلب چلتا کر کے علیحدگی اور خاموشی جا رہی تھی۔ ہاتھ

افسوس سفیر صاحب نے اس وقت کی اس وفاداری اور جان کنی کو بالکل پامال کر دیا۔ ماتحت مظلوم مقصود کی تسبیح پڑھیں گے بیچھڑ ہو گئے۔ مگر اٹروں کے ٹرے جو صلی ان کی بلات ایسی خود غرضی اور مطلب پرستی پر ہمارے نقیضہ دل کی لڑائی اور لغوی کا ناز ہو سکتا ہے۔ اگر دیکھی تو کیا یہ جامہ ناز اس جسم پر موزوں ہو سکتا ہے۔ افسوس یہ نہیں سمجھو کہ ہماری طاقت یہ کنارہ کشی کم کر دیا لی ہے ہمیں بھی افسوس کا موقع نہیں اگر سفارت کی یہ حالت (خدا انجو استہ کسی اور غیر ملک کے باشندے کی افسری میں ہوتی مگر یہاں تو جرح ملنے لگا انہیں ہرور ہمارے کیا کوئی مختصر عقل کا آدمی بھی کہ سکتا ہے کہ کسی یوہنین افسر دجن کے قلم اور کوشش میں مسیحا آئی عجا موجود ہے) کے ماتحت ایسی خدمات کے لبی لہستہ پریشان حال اور باپوس ہو سکتے ہیں۔ جو کہ ابھی تک ہم کو کوئی نتیجہ جزر مرقومہ یا عملہ سفارت کی بابت معلوم نہیں ہوا اس لئے ہم صحابہ گورنٹ عالمہ انتفاضہ نے رحم فرمائی ان کس میں ملایان کو بالکل باپوس کا خیال نہیں دلا سکتے ہمیں امید کامل ہے کہ ہماری گورنٹ عالمہ جس کی فادرت حق رسانی اور انصاف پروری ہے ضرور رحم فرمائی کریگی

مرل قسم یہ ملک کا خیر خواہ [یہ ملک کے خیر خواہ صاحب نے جو کچھ سابق سفیر کا راجہ مزاعطا اللہ خان صاحب کی نسبت تحریر فرمایا ہے ہم کو اس سے تعجب ہوا۔ اس لئے لازم ہوا کہ ہم راجہ صاحب سے اس کی وجہ دریافت کریں۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ عملہ ماتحت کو کافی پیش عقائد ان کی خدمات کے مل گئی ہے یہ ملک کے خیر خواہ صاحب کو اگر کوئی اعتراض اس باری میں ہے تو اس کو واضح طور پر دیکھیں۔ یقین ہے راجہ صاحب جیسے نیک شیش بزرگوار بمقدور سعی و جہد نہیں کریں گے۔ اگر اعتراض ہے کہ پیش یا قدر دانی مقابلہ خدمات کے کافی نہیں تو ہم افسوس کرتے ہیں کہ خود اس قافلہ کا قافلہ سالار کا بی حال ہے۔ یہ راجہ یہ ملک کی ہے جو راجہ صاحب کی نسبت ظاہر کی جاتی ہے۔ (ایڈیٹر ڈا)

نامہ نگار دہا پور :- گرمی کا ٹر اندر شور ہے۔ بارش نکل نہیں ہوتی آتا خود ہیں۔ یہاں ربیت جلد ایک زمانہ شہانہ ہو چو لاہری۔ مکان شہانہ کے تیار ہو چکا ہے۔ ایک اگر بڑی لیدی ڈاکٹر شفیقہ تھکے بیوی ہیں۔ باو اباش چند صاحب موزدار شری پنجاب براہو ملو نے ایجنٹ کلج کے وسیع احاطہ میں شہر ملاط کے باپوس ایک بڑا سفید اور خوش رنگ دیا حاضرین کی تعداد بہت زیادہ تھی اور بہت سی معزز صاحبان مشاغل جلسہ تھے۔ یہاں ہم جولائی ۱۹۱۷ء سے ۱۷-۱۸ کلاس مکمل کی ہے۔ اور تعلیم نہایت عمدگی سے شروع ہے۔ ہمارا یوہنین تو پہلے سواب آرمے کے افسوس ہے کہ تمام ریاست کے علاقوں میں نہایت زور شور سے ہوا ہے۔ خداوند کریم اپنا فضل کرتے۔ جب نشی بھگواناس صاحب سب جگایا کی رحمت سے کھر سے خیر و عافیت سے تشریف لے گئے ہیں۔ افسوس ہے کہ صاحب جیف صاحب بہادر کا داماد ہے کہ جو ان ہی تھانہ رکھا اگر کیا سیدت ہمارا جگن صاحب

پیشہ اخبار

لاہور۔ یوم دوشنبہ ۸ اگست ۱۹۲۷ء

ہمارے اور افغانستان کے تعلقات

آج کل بلا اس کی گہین معاملہ افغانستان کی بابت تو اس ملک پرچم لگی ہیں کہ یار لوگوں نے جنگ کی تاریخ بھی اورادی ہے۔ ہم سے بھی ایک دو شخصوں نے دریافت کیا ہے کہ اگر فرنگی افغانستان سے لڑائی کرنے کی خبر اخبارات میں تو کوئی نظر نہیں آئی مگر لوگوں میں انوار گرم ہے کہ جنگ کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ نو میں تیار ہیں رسد کا ذخیرہ سرحد کے قریب موجود ہے اب عرضیاتی ہو رہے کہ فوجوں کو کوچ کا حکم بول دیا جاوے۔ ہم جہان ہوتے ہیں کہ اس قسم کی خبریں کون لوگ پھرتے ہیں۔ مگر زیادہ غور سے خیال میں آتا ہے کہ ہر رازاری کپ کے چھ نہ چھ اصلیت ضرور ہوتی ہے۔ آج کل امیر صاحب کی فوجوں کے خیب اسما اور باجوہ میں قیادت شروع کی تو گورنمنٹ مندر نے ان سے جواب طلب کیا۔ اس میں شبہ نہیں تھا کہ اگر یہ جواب امیر صاحب ایسوی دانشمندی اور عاجزت اندیشی سے دیتے کہ خیب انہوں نے دیا تو جنگ افغانستان بہت قریب پہنچ آتی۔ گورنمنٹ کے اعلیٰ افسروں میں اس جواب کا اور پھر اس کے جواب الجواب کا انتظار جس انتظار سے کیا جاتا رہا ہے وہ عوام الناس سے پوشیدہ نہیں۔ اسی انسان خیر میں تھوڑی سی چیمبر چل رہی ہوگی کہ جسے مسلمہ بر گورنمنٹ کے کان سرحد کی طرف اور بھی کپڑے کر دے۔ کہتے ہیں حضور دیر اسے نے حکم دیدیا کہ صاحب لغت گورنمنٹ اور جواب کا تار اگر آدھی رات کو بھی آوے تو فی الفور انکو چکا دیا جاوے۔ اور امیر صاحب کی سلطنت کی اندرونی پیچیدگیوں میں ہر ارجات کی شوریں وغیرہ نے انجمنہ اندھین اخبارات کو گنگی چھوٹی بھی خبریں اور ان کے سامنے کامر قع دیدیا۔ جب یہ اور ایسی قسم کی اور گنگی باتیں لوگوں کے سامنے آئیں تو اب ضروری تھا کہ ہر شخص ان میں سے اپنے اپنے رائے کے مطابق نتیجہ نکالتا۔ عام لوگ جو گورنمنٹ کے کوہ وقاری اور سیرجشی سے اسکا گھبراہٹ میں ان کو سب سے پہلے ہی سوچی کہ اب امیر صاحب سے ضرور لڑائی ہوگی۔ اسوقت تک ہم نے بھی لکھا ہے کہ یہ رائے عوام الناس کی ہے لیکن امر واقع ظاہر کرنے کے لئے اس میں اعتدال اور پڑا دینا چاہئے کہ وہ طبقہ بھی جو

انجمنہ اندھین اخبارات با ان کے ترجمے اور دو اخبارات میں پڑا کر تاسے کہ قیقد غور کے بعد یہی رائے قائم کرنے پر مجبور ہوا ہے کہ جبکہ امیر کا بل سرکار کا ذوق خوار سرکار کا دوست اور ایک گونہ ماتحت ہے اور پھر خود سری اور انانیت اس میں اس حد تک ہے کہ گورنمنٹ مندر متواتر ملاقات کے لئے طلب کر چکی ہے وہ آتا نہیں بلکہ اور ملاقات جانے کی دہکی دیتا ہے۔ گورنمنٹ کیشن بھیجے کو کہتی ہے وہ وہاں کی وغیرہ کے ہاتھ کر کے مال دیتا ہے۔ گورنمنٹ مندر تک ریل بنانا چاہتی ہے وہ شکر تاسے۔ اور یہاں تک ضد کرتا ہے کہ جہاں تک لائین سوقت جا چکی ہے اس سے بھی دس ہزار میل اور اپنے ٹاک کے آدمی بھیجتا ہے کہ وہاں سے ڈاک لیجا دیں لیکن سرکاری ڈاک جو امیر صاحب کے نام جاتی ہے وہ ریل کے ذریعہ ایک پچھلے پیر امیر صاحب کے آدمیوں کو دینے کے لئے دس ہزار میل ڈاک اس کی بجائی ہے اور وہاں سے ایک کابل کو بھیجتے ہیں۔ وہ ظالم اور سنگدل اسقدر ہے کہ چپوئے چپوئے جرموں کے سفر میں جان سے مر دیتا ہے۔ غرض اگر فرنگی اخبارات جس حد تک امیر صاحب کی خود منائی سختی اور ظلم و زیادتی کی تصویریں پیش کرتے ہیں اسکو دیکھا اور کوئی رائے سوائے اس کے قائم نہیں ہو سکتی کہ گورنمنٹ مندر اسکو سے لیس سو کروا سیدان میں اسکو کے ادواب اور سے۔ مگر نہیں ہم پہلے ہی لکھ چکے ہیں اور اب پھر کہتے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ ایسی اچھی نہیں ہے۔ وہ امیر صاحب کی حالت اور ان کے فرائض پر بھی غور کرتی ہے اور پسند کرتی ہے کہ اسی قسم کا امیر افغانستان کا بادشاہ ہونا چاہئے تھا جو اسکی آرزو تھی امیر صاحب اگر ایسے کمزور اور بے رغبت ہوتے کہ جسکو اگر فرنگی اخبارات انکو بنا چاہتے ہیں تو وہ بھی سے امیر صاحب کی خان کی قسمت کے شریک ہو چکے ہوتے۔ امیر صاحب جس دور اندیشی سے افغان تان کو سرکش اور غور سردار سے پاک کیا تھا اور جس دانشمندی سے وہ اب ان کو قیوت دیکر واپس طلب کر رہے ہیں وہ انہیں کا حصہ ہے جس دور اندیشی سے انہوں نے یورپین کارگردن کی مدد سے ریاست کو کیا تو سرحد روس کے مقابلہ کے لئے تیار کر کے اور کیا قوم افغان کو نئے زمانہ کے سپاہی بنانے کے لئے انگریزی اسکو کے تیار کرنا کا فائدہ جاری کیا ہے۔ ان کا پیدا مغربی کی اعلیٰ دلیل ہے۔ جو لوگ امیر عبدالرحمن خان کے حالات اور مزاج سے واقف ہیں وہ ایسے اخبارات کی گپوں پر ہنس دیتے ہیں کہ امیر صاحب بھی انگریزوں سے بھاڑ کر سکتے ہیں۔ مگر تیر لوگ اور خضعت وہ لوگ جو افغانوں کی ضد اور عادت سے اسکا گھبراہٹ میں بخوبی

دنا ولی ضلع علی گڑھ نے۔ چو لائی کو مقام موڑہ جہاں بغیر تبدیل آب و ہوا کے تھے چند ماہ ہمارے رہ کر انتقال کیا۔ مرحوم کی تعلیم کے بعد ولایت تک انتظام پر چکا تھا اور رسول سرور کی تباری مد نظر تھی۔

جناب قیودہ اولیٰ صلیب زبدہ انوارین حضرت سید شاہ زمان الدین صاحب حسینی قادری الشافعی انا سید کو بروز ہمارے مدرسہ میں انتقال کیا۔ یہ اس صوبے کے بہت بڑے نامور بزرگ تھے۔ بہت بائیس تو اب عظیم جادہ تھے جنوں بہادر پرش آفت آریکات شیخ صاحب کے فرزند کے زمرہ میں سلمہ کے گور صاحب نے ایڈر واقعہ حیرت میں انتقال کیا۔ سلمہ میرا میں اول نمبر کا تھا کہ ہے۔ راولپنڈی سکھ صاحب میں پشیمانہ نے جو میوٹ کے اول نمبر کے سولہ سراویوں میں سے تھے انتقال کیا۔ دیوان سربو سچ سکھ صاحب والی راسوہ علاقہ پکھنے جیڈہ دی۔ انکو انتقال کیا۔ ان کے ٹھکانے میں ہمارا صاحب میوٹ کے برابر تھے۔

راولپنڈی میں (پروانہ) گورنمنٹ ہسپتال کے رور وریا اورادی میں ایک مندر دیکھا تھا۔ ہمارا ڈوب رہا۔ اس نے سی سال انفرنس کا امتحان پاس کیا تھا۔ اور بانیہ رادی کا پانی پچھلے دنوں میں طغیانی سے قیوت سے بن چکا تھا۔

لاہور میں ایک نیا چار بھتے ایک ٹرکی ڈاکٹر وڈ ہیں جو حکم سلطان روم ہندوستان کے مختلف مقامات میں بھیجے کے پید اہوتے اسباب کی تحقیقات کر رہے ہیں۔ ان کی غرضت دریافت کر کے سے کہ کیا مضبوطی اور مہم جس عرب میں چلیا ہے اس کا حکم ہندوستان سے جاتا ہے ان کا رادہ ہر وار۔ چھٹا ہے تصویر اور خبر ما تراؤں کے کھنے کا بھی ہے۔

امیر صاحب مالک عظیم وریا کا شک لاہور جو مندر کا نام چھٹا کا کا کا کا بھی کہتے تھے مندر انتقال کر گئے۔ لاہور میں محرم بخیر و خوبی گزر گیا۔ بعلیں اور اورادی کی بعلیں بھی جا چکا ہے۔ دستور آراستہ تھیں اور ہندیاں بھی لکھیں۔ تفریح داری و دھم و دھام سے ہوئی۔ اور انارک کی صبح کو وہاں جناح بڑے شان شوکت سے نکلا لایا۔ سچو م بہت زیادہ تھا۔ انتظام بھی اچھا رہا۔

لاہور و پشیمانی کا کچھ کے بیکٹر وریا لاجپل لیو وری کے لئے ولایت سے است طلب کئے گئے ہیں۔

کشمیری بیٹا اسدی اش کا جو جالب بغیر وری مارو مصیبت زدگان سری عجمیک اگست کو مشن کل جس ہونیو تھا جو بارش کے میں کی تاریخ۔ اگست ریلیوٹی کی بھی۔

راولپنڈی میں سخت بارش ہوئی۔ لیلیا اور طحاک شینو کے مابین ریل کی ٹرک ٹوٹ گئی۔ اور ایک میل ۱۰۰ فیٹ لمبا گیا۔ اور بھی کئی جگہ سے ٹرک ٹوٹی۔ ایسی ہی ملتان کی ارفق سخت بارش کی وجہ سے فانیوال اور چوٹیشیوں کے مابین ریل کی ٹرک غرقاب تھی اور ایک جگہ سے ٹوٹ بھی گئی تھی۔ لاٹ صاحب پنجاب نے حکم قیاد حکم دیا کہ جہاں تک

محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

روسے زمین کی خبریں

(ہندوستان)

برٹش انڈین ایسوسی ایشن نے جو درخواست میڈ
ہر دور کے بند کرینک نسبت کو نمٹ میں بھیجی تھی اس کے
معلق کو نمٹ اضلاع مغربی و شمالی جواب دی ہے کہ جو
شکائتیں پیش کی گئی ہیں ان کے متعلق مقام ہر دور
کوئل محشر پٹوں کی معرفت اس قیمت کے صاحب گھنٹہ
کی زیر نگرانی تحقیقات کی جائے گی؟
الہ آباد کے جلیخانے میں ایک قیدی کے رہائش
دن قریب تھے۔ ایک دوسرے لمبی میا کے قیدی نے اس
سے دوستی بنا کر اس کے کل حالات دریافت کئے اور اس کے
بجائے وہی نام اور پتہ بتلا کر جلیخانے سے رہا ہو گیا۔ جب
اصلی شخص نے اپنا حال بتلایا تو افسران جلیخانہ کو پتہ لگا کہ
ان کو دھوکا دیا گیا ہے۔

گوٹنٹ مدراس نے پتہ صوبے کے افسروں میں
جوڈیشل اور اکرکٹو اختیارات علیحدہ کرنے منظور کئے ہیں جس پر
اڑھائی لاکھ روپے سالانہ کے خرچے سے اور ایک سو مجسٹریٹ
ٹھکانے جلیجئے۔ یہ کانگرس کی ایک آفر ہے۔ اور سارے
عالم میں ایسا ہی انتظام ہونا چاہئے؟
سال حال کے نام تو ملک بہرامین تمام خطہ کے
اداری کا مہذب ہو جائیں گے۔

گزشتہ سو سال میں بنگال بہار اور اڑیسہ میں
عیسائیوں کی تعداد ۱۲۰۰۰۰ سے ۱۸۹۰۰۰ تک بڑھ گئی ہے۔
منظوری ہوگئی کہ اوہر میلک ٹریڈنگ کی ایک
شعبہ جو انوکلا شیش سے بدادوں تک نکالی جاوے گی اس کی
پیمائش شروع کی جاوے۔ یہ لائن ۸۰ میل ہوگی؟

سر سید احمد خاں بہار سے مسٹر راداجائی نو دھو کے
ممبر پارلیمنٹ منتخب ہوئے۔ نوجوانی کا انھیں ایک پتہ کر دہ فرم
ہے کہ اس میں نیشنل کانگرس کی فتح نہ بھی چاہئے۔ جاووں
کے ڈھیر میں ایک ایسوں کا دانہ کیا حقیقت رکھ سکتا ہے؟
موجود اب افسر جنگ کی ماتحتی میں گو لکھہ برگٹے
جو نیک نامی اور تمجیل حاصل کی ہے اس کی ذمہ داری میں حضور
نظام نے اس جہت کو فوج نظام ملکان لائسنس نہ بنانا منظور
کیا ہے۔ چنانچہ یہ حکم جاری کوشیک وقت وزیر عظم نے منشا
نواب افسر جنگ کو اس اعزاز کے لیے مبارکباد دی؟

حیدر آباد ریزریشن بازاری کے مجسٹریٹ کی عدالت
میں نواب محمدی حسن خاں صاحب ہوم سکرٹری کو نمٹ
نظام نے ایک شخص سٹرائس۔ ایم سٹرائس وائس کی ہے
کہ اس نے ایک کسی اور شخص سے اس کی سازش سے ایک
انگریزی رسالہ چھاپا کہ حیدر آباد کے تمام یومین اور دوسری
لوگوں میں بڑے قوت تک تقسیم کر دیا ہے کہ جس میں مجسٹریٹ پر دھمکی
ہوئی جس کا نام گر وڈ ہے۔ جو کھنڈ کے مسٹر جیل ڈائری کی
بڑی ہے کئی قسم کے اخلاقی اور معاشی الزام لگائے گئے ہیں۔

میں نیو اس ہوئی سے کشتہ میں شادی کی جب اس کی عمر
سال کی تھی۔ اس کے بعد یہ ہمیشہ میرے ہمراہ رہی۔ چنانچہ
عدالت نے مذکورہ میں۔ ایم سٹرائس کے پتہ وارنٹ کو قناری منظور
کیا۔ یہ وہی رسالہ ہے جو کھنڈ کے کسی شخص مرزا باقر حسین کے
فرضی نام کے ساتھ منسٹر ہوا تھا۔ مگر ایسے کسی شخص کا پتہ
نہیں ملا؟

کلکتہ کے چند ڈگری یافتہ اور علوم طبی اور ڈاکٹری کے
اس بنگالی نوجوانوں نے ایک کارخانہ انگریزی دوائیاں تیار
کرینکا جاری کیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ لاکھوں روپے
کی انگریزی دوائیاں ہر سال ولایت سے آتی ہیں۔ یہ کارخانہ
ولایت سے تازہ اور ارز دل دوائیاں دینے کا وہی کارخانہ ہے۔
شیلنگر میں دیبول ہتھکاری کے، ایک مغس آدمی
کو بال تھون سمیت ووروز نافہ آیا۔ جہاں سے قرض نہ لیا۔
بلکہ جو گھر کا سبب اس نے کر دی رکھنے کو دیا تھا اس نے وہ
پڑائے قرض میں چھین لیا۔ غریب آدمی پھانسی لیکر مر گیا۔
اس کی ہوی نے بھی ایسا ہی کیا؟

مقام باور علاقہ راج اور میں مندر روز ہوتے ہیں ایک
گانوں میں آسمان سیاہ رنگ کا چمکر کر گئے کے وقت اس کا
وزن ۹ سیر تھا۔ مگر دوسری روزہ سیرہ گیا۔ پختہ اور بھی گیا؟
راہ سردرام سنگھ صاحب کی اندر افواج شہر کو پیشکا
حضور قہر مند سے سی۔ بی نے کمیشن آف دی ہاتھ کا خطاب ملا؟
مستریاں کا مقرر سالانہ خرچ میں ۱۸۹۰ روپے۔ ہتھ اور
پانچ باز لیکر سری نکسین پیچ گیا ہے۔ یہ خرچ ہمارا صاحب
کشمیر منظور فرما کر ریاست کے حق کو خلعت اور دیگر نقد
دینے۔ اور جب تک وہ کشمیر میں ٹھہرے گی ریاست کا ہمان تصور کا
افواہ کو کہ اس میں کچھ اور بھی لڑائی ہوئی جہاں جنرل غلام حیدر
خان کا لشکر ایک دوسری ٹرا ہوئے جو علاقہ ہند کو جاتے ہیں ہندو
نے جمع ہو کر انھوں کو روک دیا اور نقصان دھاکر اس پر ہوتے۔
دل آف دھو اور جو بول فلفلیہ تیری درگوں گارڈس ۲۲ جون
کو لید لائن سے روانہ ہو کر کشمیر کو سیر و شکار کو گئے؟

(ممالک غیر)

سرچارلس ڈاک چیمبر پارلیمنٹ میں بلر منتخب ہوئے۔
باوجودیکہ مسٹر سٹیفڈ وغیرہ لوگوں نے اپنی بڑی مخالفت کی تھی؟
ایک نئی روسی ممال میں باسیر کو بڑا ہتھم کرل جانے
کے روانہ ہوئی ہے۔ یہ وہی افسر ہے جس نے سال گزشتہ میں
کپتان ہینگ مسٹر کو پاسیر سے نکال دیا تھا؟

ایک نہایت خوفناک حادثہ شہر فی جمع الجزائر میں
آتشخیز پہاڑ کے پھٹنے سے وقوع میں آیا ہے کہ جس سے تمام جزیرہ
سنگر و متصل جزیرہ مسلیسین، بالکل غرق ہو گیا ہے اور اس کی
تمام آبادی جو بارہ ہزار کے قریب تھی تباہ ہو گئی ہے۔
ڈو لوک آف ایڈمبل کی دفتر کی شادی ماہ اکتوبر میں
رومانیہ سے ہوگی۔ امید ہے اس موقع پر زار روس لندن میں آویں
روس کے دربار سے چاہتے ہیں کہ جزیرہ تباہ کر دیا جاوے
چین کی باجگزار ریاست پر قبضہ کر کے بحر اوقیانوس میں زور
حاصل کرے۔ مگر چین اس بات پر خوش نہیں۔ اس نے بھی

نہیں کہ مغرب چین اور روس میں اسپر چھڑا دے؟
روس کے چند شہر بل، استخان، سراسخوف اور یونک
کے لوگوں نے وہاں کے میس کے اسپتالوں کو لوٹ کر ڈاکٹر بل کو
مار ڈالا۔ ان کو لوٹ سکی سراسخوف؟

خبر آسان میں وہاں شروع ہو گئی ہے؟
حضور ملک معظم شکاگو کی دیہاتی مناسکاتہ میں اپنی ہاتھ
کے کاٹھے ہوئے کشیدہ اور کاتے ہوئے کے نمونے بھیجیں گی۔ جو
انہوں نے چین میں تیار کئے تھے؟
اس وقت مسٹر کلڈ سٹون دیارلمینٹ کے فریق بلر
کی جانب چالیس ممبروں کی کثرت راستہ ہے؟

لندن میں ۲۵ جون کو بڑے بڑے شہر و قریہ مصوروں
کی تصویریں نیلام ہوئیں۔ ان میں آستانہ قریل کی ایک شہر تصویر
تھی جو سہ ہزار چھ سو گنی بیٹے قریب ایک لاکھ ۵۰ ہزار روپے کو
فروخت ہوئی۔ سب کمال اور قدر دانی ایسی کا نام ہے؟
اضلاع متحدہ میں اس قدر شدت کی گرمی اس سال
پیش ہے کہ ۲۹ جولائی کی ایک روٹی کی تاری سے معلوم ہوتا ہے
کہ ہسپتال بیماروں سے پڑیں اور اموات کثرت ہوئی ہیں۔
کام روٹی سے شہر میں بند کر گیا ہے اور گھوڑے تکلیف دہ
جا بجا مرنے لپے نظر آتے ہیں؟

مسٹر ڈی بیویشنل کانگرس کی شاخ کلکتہ کے سکرٹری
ہیں اس سال انتخاب پارلیمنٹ میں وہ بھی امیدوار تھے مگر کامیاب
نہوئے۔ وہ مدراس کے اخبار میں دیکھتے ہیں کہ قریب دس
ہزار روپے کے مختار فوج اس انتخاب کے حق پر ہو گیا۔ گویا ہندوستان
کی لوکل گورنمنٹ کے انتخاب کی طرح پارلیمنٹ کا انتخاب بھی روپے
کے سوا نہیں ہو سکتا؟

جاپان میں مذہب بہت کم ہوتا جاتا ہے اور
عیسائی مذہب اس کا جانشین ہوتا جاتا ہے؟

روس میں جو عیسائی عیسائیت اس کی وجہ یہ ہے کہ
وہاں کے دیہاتوں میں فحش سخت پھیل گیا ہے۔ انہیں نیکدل
آدمیوں نے ایک کمیٹی بنائی کہ جو ہر کے لوگوں کے دستروان کے
پچو کچھ کھانے اور ذریعہ جمع کیا ہے۔ ایسی ہی ہسپتالوں کے ممال
کے پچو مرنے کھانے کھانے سے بچھو کوں میں بھی مضبوط پھیل گیا۔
اسپر ڈاکٹر ول سے رابطہ طلب کی گئی تا وہ کسی عکس ڈاکٹری نے
بتلایا کہ متعدی امراض کے بیماروں کے پچو مرنے کھانوں کو ۲۵
درجہ کی گرمی کے تھوڑے خشک کر کے کھا سکیو دیا جاوے مگر شہر بنگاؤ

(موت کی خبریں)

شہر مدراس میں عدالتی صاحب فرزند گلار نواب
غلام محمد خاں صاحب نے ۳۳ سال کی عمر میں ۵ ذی الحجہ انتقال کیا۔
منشی بنی دھ صاحب وکیل و انگریزی مجسٹریٹ صاحب جیسے
عبا چند قبل انتقال کیا۔ انتقال سے پہلے بہت کچھ بھارت کی؟
ہمایاں نواب علی صاحب تلفیق لکھنؤ دارہ ضلع حیدرآباد
و انگریزی مجسٹریٹ کے ۵۰ سال کا انتقال کیا۔ یہ بڑی باجہا شخص تھے؟
سرلوش مہلی نے جو بد اور حیدر آباد کے گورنر تھے
دھچکے میں لندن میں انتقال کیا۔ یہ لاکھ روپے نقد چھوڑے ہیں؟
محمد زبیر خاں فرزند حاجی محمد کھلیاں صاحب رئیس

مراسلات

پبلک اور ریل

جناب ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار

تسلیم۔ مضمون مندرجہ عنوان پر ایک پبلک کے
خیر خواہ نے آپ کے اخبار پر رقم ۸ مئی ۱۸۹۲ء میں ایک
آرٹیکل لکھا ہے جس کے لکھنے سے میرے دل پر جو اثر ہوا
اس میں خاصہ کئے بغیر پیش رہ سکتا تو میرا ہمت و خیال
تھا کہ اس بارے میں کچھ لکھوں۔ لیکن چند بدعادت سے روکیا
نواہ کوئی آدمی ریل کے اسفل میں کی شکایت کرے۔
خواہ کوئی آن باؤل اور گارڈوں کا ڈھکڑاؤں جو پوٹیں
درہمچوں، دگرے نیست، خیال کرے ہیں اور جن کا دل
عرش پر ہے پر چند دستاویزوں کے ساتھ چوتھے دروازہ پر
ایک لکھا ہے اور فضل شکاک نے آجائے اور چند دستاویز
توسرے میں نہیں لکھا ہے لیکن اس تو اسٹریٹ لکس کا
روماروتا ہوں۔ خدا جلے ہندوستان میں کے ہلے دن کب
آئیں گے۔ سب اس کی خبر دیکھنے والا ہے کوئی ہو گا ہزاروں
میں آج بھی اور ہزاروں اخبارات میں اس معاملے میں سر
گرا خیر۔ ریل کے کان پر جوں تک بھی نہ بھلی۔ اگر کسی
اہل ہوسر کے ہوسر میں اس قسم کی تکلیف آدے اور
ظاہر کرے تو جسے کس تیری کے ساتھ اس تکلیف کو رفع
کیا جائے گا۔ میں یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ ہمارے حقوق بھی
اہل یورپ کے مقابلے میں برابر ہونے چاہئیں۔ لیکن
تو اسی بات کا مقصد ہے لیکن جس کی بات اس کی ایک
والا مسئلہ بھی کچھ دن رات لکھتے ہوئے مگر کچھ ہندوستانیوں کے
لئے کیا جائے اس میں بھی تو لاہور دہلی درست نہیں
وہ ہندوستانی شرفاں کی آمدنی اور عزت دونوں کا
رکھ کر یہ دیکھنا چاہیے کہ جاری کیا گیا تھا ایسے خلاف میں ہیں
کہ تو بھلی۔ یہی سب سے سیر سے درج کی بھیڑ بھاڑ اور تکلیف
بچنے کی خاطر پوچھا کہ اس خیال سے وہ ہے کہ انکا سفر
آرام سے کیے گا لیکن ان کا وہی حال ہوتا ہے جس نے خدا
ہی ملانہ وصال صغیر نہ ادر کے رہنے نہ ادر کے رہتے
جوں ہی بیچارے گاڑی کے اندر قدم دھرتے ہیں انھیں کھل
جاتی ہیں اور تیسرے درجے سے بھی اس کو بدتر پاتے ہیں۔ اب
دیکھ راہ رفتن نہ روئے ناہن۔ نہ دوسرے درجے میں
لکھتے ہیں کہ تو ہندوستان کا وہ پہلے دن کے ہوتے ہیں
اور تیری وہ پڑی خواہ پائے کے سختی ہیں پھر دیکھ آئے تو کہاں
سے کہ آیا اور اس کی تو کیوں کر اور تیسرے درجے میں عزت کے
لحاظ سے جاسکتے ہیں۔ لاچار طوقا و کر کا وہ مصیبت کا وقت
کا نہیں ہے جس کو ایک بوڑھے بھی برداشت نہیں کر سکتا۔
اور اگر ایسا معاملہ دلائل میں ہو تو میں نہیں سمجھتا کہ تکلیف
آٹھلے والے۔ خواہ کے خیر خواہ اور اخبار رسالے وغیرہ
درغیرہ ریلوے کا تختہ اٹھ دینے کے بغیر رہ جائیں۔ وہ تو ناظر
ہو کر لوگوں کی تکلیف کو حکام وقت تک پہنچائے ہیں اور

جب تک خاطر خواہ فیصلہ نہ ہو جائے پھر انہیں چھوڑتے چکے
مقابلے میں ایک بیچارے ہندوستانی ہیں جو اس خیال سے
کہ وہ اپنی توڑیا ہے اس کی وہ جائے۔ کبھی اس طرف
ستوجہ نہیں ہوتے۔ اور اگر وہ اس قسم کی تکلیف پیش بھی
کرے تو اپنا شکر گزار ہونے اور نجات چھیلانے کا الزام
لگایا جاتا ہے۔ اور ان کے پتھر ڈھکے کو آٹھلے پیرائے میں
لیکھ ان کا منہ بند کیا جاتا ہے۔ اب انسان دیر کی کرے تو اس
بات پر اور نڈر ہو تو اس سہارے پر
میں اپنے شکر جہاں بالیاں ان کے ثبوت میں سند ساگر
لاٹن پیش کرتا ہوں۔ جہاں اس قسم کی مصیبتوں کا سامنا
ہوتا ہے۔ جوں ہی آپ شہزادہ سے روایتوں جھگڑا لالہ
موسیٰ ہوتے ہوئے لاہور پہنچیں تو آپ کو بڑے آرام کی
سواری ملے گی جس میں یہ بھی فائدہ ہے کہ اس کا سبق
بھی سکھایا جاتا ہے۔ ناظرین حیران ہوتے ہیں کہ کیوں نہ
ایک چھوٹے سے ملک میں بہت سے آدمیوں کا بھر دینا
کیا اتفاق کا سکھانا نہیں ہے کیوں نہیں۔ چاہے جگہ
تنگ ہو۔ مگر کسی کے مارے آدمی پھیرا ہو لیکن یہی سنتو
ضرور سمجھنا ہو گا۔ اس کے علاوہ آپ اگر آرام ڈھونڈتے
ہوں کہ اس میں بھی ہو تو جس میں خیال است و حال
وجوں۔ خاموش ہو کر پھیل کر روئے جائے۔ کیوں کہ جس
اسیر پرانے پیوں پرانی پھیلا تھا۔ وہ تو ڈوب گئے اب
سو اتے اس کے کہ آپ منزل مقصد تک جس طرح بھی بن
رہے صبر کرتے ہوئے چلے جائیں اور کیا ہو سکتا ہے جب
پاس بارے میں معزز صاحبان ریلوے سے دریافت کیا گیا۔
تو جواب ملا کہ گاڑیاں تو ابھی بناؤں مگر موجود ہیں لیکن چونکہ
سافروں کی آمد و رفت کم ہے۔ اس لئے تیسرے درجے کا
ایک کمرہ رنگ دیا۔ اب غور کا مقام ہے کہ اگر ضرورت نہیں
سمجھی تو کھٹکتوں دئے جاتے ہیں۔ اس حالت میں انسان
دل کو تسلی دیکھا کہ درمیانہ درجہ ہوتا تو آرام ملتا۔ مگر اب تو
بطل سے یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ نہ درمیانہ درجہ ہوتا۔ طبیعت
بیقرار ہوتی۔ اس معاملے میں حکام ریلوے تک بھی نوبت
پہنچانی گئی جس کے جواب میں تسلی دلائی گئی کہ بند و بست
ہو جائیگا لیکن اللہ جانتا ہے وہ دن کب آئیگا۔ جب
بند و بست ہو جائیگا۔ ایک برس تک تو کچھ ہوا۔ اب کچھ ہو
گیا ہو یا ہو جائے تو تعجب ہی ہو گا۔ اس کے علاوہ ایک اور
بڑی بھاری تکلیف یہ ہے کہ حویلیوں اور مردوں دونوں کے
فنی اسٹریٹ لکس کا ایک ہی کمرہ ہے۔ کون نہیں جانتا
کہ ہندوستان میں رسم پروردہ کا کتنا لحاظ کیا جاتا ہے۔ بھائی
ایک ہی خاندان کے مرد اور عورتوں کا ایک جگہ بیٹھنا معیوب
پر سمجھا جاتا ہے۔ پھر کس طرح ممکن ہے کہ ایک ہی آدمی
اور بڑے آرامی ہو۔ طبیعتی وجوہات کا انتظام ہونے سے شرفاں کی
عورتوں کو جس قدر تکلیف ہوتی ہے وہ سب آدمی جان سکتے
ہیں کیوں کہ اگر جان بھی جاتی رہے تو شریف عورت کبھی
اس قسم کی بات نہ لکھی کہ کچھ پیشاب آتا ہے۔ اب ان
سادہ باتوں کو اگر خیال میں لایا جاوے تو پھر معلوم ہو گا

کہ تکلیف کیوں نہ ہوتی ہے۔ کیوں نہ وہ لوگ جن کو ایسی لاش
سفر کرنا اتفاق نہیں ہوا۔ اس کو محسوس نہیں کرتے۔ سچ
ہے۔ قدر عافیت کسے دانہ کہ محسوس کرتا را نہ۔ اس آواز
کی لکھوں۔ حکام ریلوے اگر ایسی پری کچھ عورتیں تو ہفت
اور نہیں تو صرف اتنا تو کہیں کہ کراچی سے جیسی اسٹریٹ
گاڑیاں آتی ہیں ویسی ہر ایک جگہ ہو جائیں۔ تو دن رات کا
جھگڑا ختم ہو۔
اور جگہ ہی اسٹریٹ کی اگر ایسی شکایت ہوتی ہوتی
جھا پو۔ تو میرے ساتھ ملو اور سب اخبار میں اپنے درو کا
اٹھار کر۔ کیوں نہ یہ اخبار آپ لوگوں کی مشکلات حل کرنے
اور حکام کو نیک مشورے دینے کے لئے ہے۔ باقی پھر بھی
الرفتم ص باب۔
شکا گو کی مذہبی کانفرنس اور مسلمان
سخت افسوس کی بات ہے کہ بعض اعضاء دلی کے مسلمان
نے غام گوئوں پر یہ بات ظاہر کی ہے کہ وہ شکا گو کی مذہبی کانفرنس
میں اسلام پر کچھ نہیں گئے۔ لیکن اس میں کچھ اور اصل وہ میری
کا شکار لندن میں بھیجا جاتا ہے۔ اس سے زیادہ مسلمانوں
کی اور کیا بدعتی ہو سکتی ہے کہ ایسے دفا اور نریب مذہبی
کاموں میں رخصتہ الیں۔ پھر نہ ہلا سفر و جمعا کہ شہادت ہے
ایسے اشخاص نے پنجاب میں اختیار کیا ہے۔ اس لئے میں
محض اسلامی مہر دی سے پنجاب کے مسلمانوں کو گاہہ کرنا
ہوں کہ وہ ایسے آدمیوں سے احتراز کریں۔ اور سچ سمجھ کے
اس قسم کے جلسوں میں شریک ہوں۔ خدا ان کو گویا کوئین
کے اندر جگہ دے جو اسلام کے پاک اور صاف مطلع کو اپنے نفسانی
خواہشوں کے گرد و خاڑے کندہ کرتے ہیں۔
مکرر التماس ہے کہ پنجاب کے مسلمان ذرا غور کر کے کسی
ایسے جلسے میں شریک ہوں۔
الرفتم مسلمانوں کا خیر خواہ۔ انڈی
فرائض انسان۔ اعلیٰ کے مشہور۔ بائبلشن اور
اوطن جوزف میٹرونی کی کتاب دو ڈیوٹیز میں مذکور
مختصر امام صاحب ننڈا ایڈیٹر جموں سٹیٹ گزٹ و سابق ایڈیٹر
نور لاہور نے اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ جو لوگ ہند صاحب
ترجمہ اور ان کی مضمون بھی کے مذاق سے ان کی پہلی تصانیف
اور از احم کے دیوے واقف ہیں ان کو یہ تلائی کو ضرورت نہیں
کہ ان کا یہ ترجمہ بھی پہلی شہرت اور صرف قائم رہنے والا ملک دو بالاک
والا ہے۔ کہ اس کے مضمون کی ضرورت اور دعویٰ بیان کرنا بھی لا ل
خصوصاً اچھل جبکہ شخص کو اپنے فرض پورے کرنے کی وجہ انسان
وطن اور خاندان کے لئے کے ذمہ نہیں کیا جاتا ہے۔ مگر افسوس ہے
حال کا ترجمہ کل کتاب کا ترجمہ نہیں لکھ اس کے ایک حصے کا ترجمہ
ہے۔ باقی دو حصوں کا ترجمہ آج تک نہیں کیا۔ ہماری رائے میں ایسی
کتاب کا ترجمہ صرف ایک ہی مرتبہ چاہیے جہاں جگہ ترجمہ کیا
بھی تھا۔ اس حصے کی قیمت جو کوئی کاغذ کے صفحہ پر نو خطہ چھپا
ہے صرف ۳۰ روپے رحمت علیت صاحب اب نوٹ اسپرل ہیں

مذاق

[illegible]

شہر لکھنؤ میں بانی کاخچر شہر لکھنؤ میں
سارے جاگیریں بانی کی حساب کی جائیں گے
یا کیا حساب کی جائیں گے یا نہ کی جائیں گے
یہ سب اور قاعدہ کیا گیا ہے کہ ہر ایک کی اپنی حساب کی جائے
عرف بانی کاخچر چاہیں پوند بیٹے یا نہ بیٹے کہ ہر حساب

شفق الوعدیہ سے ابتدا شدہ زمانہ میں ہجرت نہیں ہوا
 خانہ کعبہ کی کشت کیے کرتے اس کی کشت نہیں ہوتی
 اخبارات کی کتابیں کچھ روزہ اخبارات میں
 اخبارات کی ایک کتابیں جن کی خبریں ہوتا ہے
 ہے جسے روزہ اخبارات کہتے ہیں وہ اخبارات ہیں
 جاپان کے کیشیہ و ملازم: جاپان میں ہر ایک
 فرد ملازم کے لئے قانوناً لازم ہے کہ وہ اپنی پیشانی پر اور
 کے چھل کی طرف اپنی پیشانی کا نام اور اپنے مالک کا نام
 اور اگر یہ بیان رکھتا ہے تو وقت معلوم ہو سکے کہ وہ
 پر نہیں آتے وہ ملازم کی زندگی کا ہمیشہ پر نہیں آتے
 کی زندگی کا ہمیشہ پر نہیں آتے
 اس پر ہوا ہوتا ہے

و منشیق بہ تمام دنیا میں سب سے زیادہ مایوس و ابداد
روشن ہے۔
انسان کا ایک عجیب نمونہ: ہر لوہے میں انسان کے
عجیب نمونے کی ایک مضبوطی کی شکل میں روشنی ہوتی ہے۔
بہ یہ کہ یہ شخص حلی خشن ہے لیکن اس کا چہرہ اس قدر حسین ہے
کہ رزوں کا سامنا ملو بہوتا ہے۔ اس کے دل اور باہر دونوں
پریں اور تمام قسم کی فاضلیں بوجھشوں میں پائی جاتی ہیں
میں بھی موجود ہیں۔ قدرت خدا
کے ہر لوہے کی کانٹوں سے تھوڑے ہیں گئے ہوں گی
بہت بڑی کانٹوں میں رہا ہے۔ اور امید لیجائی ہے کہ ان
سہارے کے گئے ہوتے نہ ہوتے:

ماحول کے اثر سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور اس کا کھنی نسبت
ش کاخیز یا خون پیدا ہوتے ہیں انھوں میں زیادہ ہوتے ہیں۔
اس کی نسبت پتوں میں ماخون زیادہ ہوتے ہیں۔ اور جاتو مچی
نسبت کریوں میں جلدی ہوتے ہیں۔ سداشن موسم سراسر میں
اور میں سے سر سے پیدا ہو جاتا ہے اور موسم کریوں
۱۱۔ اور میں؟

دفعہ سیاحی ڈال کر جب میں رگھو پھر جس جگہ جی چاہی جیسے نکال کر کچھ اور پھر جیسے میں ڈال کر چل رہی تھی۔ یہاں پر ایک خاص کر چھٹریوں کو عدالت کے قیام کے لئے بناتے آسانی ہوگی قیمت ہندوئی کم ہے جو فخر غم خرچ واک و موصوعہ پیلوہ ایل کارخانہ پمیدہ اخبار لاہور میں فروخت کے لئے موجود ہیں

ان گولیوں کو کھائے

یہ گولیاں دینی بقیہ کے دور کے میں کبیر میں۔ بدن کو تازہ کرتی ہیں۔ علاوہ اس کے امراض ذیل کو فائدہ مند ہیں۔ درد سر۔ اور سرخ صفات صاف تر مریضوں کے لئے اور سوائے اسکے کہ کو بدن سے دور کرنا انہیں گولیوں کا کام ہے۔ مہذات و جہد میں طریق استعمال پتلا رکھیں۔ قیمت فی بقیہ میں ہیں۔ گولیاں تری صورت ہر ہر المشرقیہ ہندو پتلی رام۔ دروازہ شاہ عالی لاہور۔ پانچوٹی

مہاجرات

آرودہ ہر ذاتی پر پتلی رام۔ ۷۷۷ نوٹوں قیمت معصوم لاکھ ۱۰۰۰ المشرقیہ ہندو پتلی رام۔ دروازہ شاہ عالی لاہور۔ پانچوٹی

لازرس صاحب کی پتلی رام ہندو پتلی رام

قوت باہ۔ انفک۔ سوزاک۔ بواسیر۔ بھکت۔ نامور۔ خاندان۔ واد۔ جھل۔ پتلی رام ہندو پتلی رام۔ ۷۷۷ نوٹوں قیمت معصوم لاکھ ۱۰۰۰ المشرقیہ ہندو پتلی رام۔ دروازہ شاہ عالی لاہور۔ پانچوٹی

شہر لاہور کے مشہور پتلی رام ہندو پتلی رام

شہر لاہور کے مشہور پتلی رام ہندو پتلی رام۔ ۷۷۷ نوٹوں قیمت معصوم لاکھ ۱۰۰۰ المشرقیہ ہندو پتلی رام۔ دروازہ شاہ عالی لاہور۔ پانچوٹی

رزم و ہزم

آرودہ ہر ذاتی پر پتلی رام۔ ۷۷۷ نوٹوں قیمت معصوم لاکھ ۱۰۰۰ المشرقیہ ہندو پتلی رام۔ دروازہ شاہ عالی لاہور۔ پانچوٹی

مہنت بابا کرال گھنٹا کی دوائیاں

ہماری باس ہر ایک بیماری کو رفع کرنے کے لئے مہنت بابا کرال گھنٹا کی دوائیاں ہر وقت تیار رہتی ہیں۔ اور قیمت بھی علیحدہ علیحدہ ہوتی ہے۔ مہنت بابا کرال گھنٹا کی دوائیاں ہر وقت تیار رہتی ہیں۔ اور قیمت بھی علیحدہ علیحدہ ہوتی ہے۔

ڈاکٹر گلشن خاں ڈنٹسٹ

دانتوں کا علاج کرتے اور نئے دانت کھاتے ہیں۔ لاہور۔ انارکلی۔ متصل دیو سماج

بال اڑانے کا عجیب پاور

یہ پاور بال اڑانے کا عجیب پاور ہے۔ اور قیمت بھی علیحدہ علیحدہ ہوتی ہے۔ لاہور۔ انارکلی۔ متصل دیو سماج

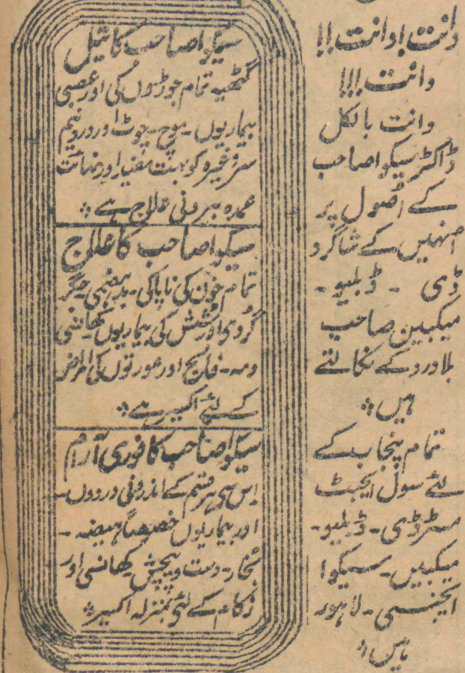
تصویر سازی

کی فراہمی کی اور صفائی دینی ہو تو ان کی احاطہ ہوگی۔ لاہور۔ انارکلی۔ متصل دیو سماج

تحقیق قیمت

یہ تحقیق قیمت ہے۔ اور قیمت بھی علیحدہ علیحدہ ہوتی ہے۔ لاہور۔ انارکلی۔ متصل دیو سماج

سیکھ صاحب کی دوائیاں
سیکھ صاحب کی دوائیاں
سیکھ صاحب کی دوائیاں



ارزانی اور ایمانداری اس دکان کا اصول ہے

سیکھ صاحب کی دوائیاں
سیکھ صاحب کی دوائیاں
سیکھ صاحب کی دوائیاں

استنہارات



صرف پیسہ اخبار لاہور
منہرستان جس کے تمام اردو
اخبارات میں زیادہ چھپنے والا
ہرچہ اور اسی کو ہر قسم کے
استنہارات شہر کر کے لے
اس سے بڑھ کر کوئی آؤ فید
ذریعہ نہیں

نوش

ہمارے احباب کو معلوم ہو کہ ہم نے ۲۷ مئی ۱۸۹۲ء سے
نوب ماہ ہمارو والی ٹانگی کی ملازمت سے استعفا دیا ہے۔
لہذا آئندہ ہمارے ساتھ نہ پیل خط کتابت کوئی چاہیے
ٹانگ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان۔ مکان خاص نور محمد علی عالم۔
شیخ نور محمد منشی عالم کو ملے
راحمہ الخروف ملک کاسرینج نور محمد منشی عالم

تغذیۃ الصبیان

یہ کتاب جس میں معصوم بچوں کی پرورش کے صحیح اصول
اور شرائط اور مصنوعی غذاؤں کے فوائد اور ان کے نقص اور
غلط استعمال سے جو بیماریاں ابتداء سے نمایاں ہیں پیدا
ہوتی ہیں ان کا بیان اور علاج طے ببطا و تحقیق کے ساتھ
درج ہے۔ ڈاکٹر ڈیویجی جیٹل صاحب ایم اے و فیلو جرن
کے شرفا خانے کے طبیب اعلیٰ الشان تھی کتاب آف انفینٹل
فیزیک آف انفینٹس سے قاضی کرم الہی صاحب ہاسٹل
اسٹیشن، درجاول نے اردو میں رفاہ عام کے نام سے ترجمہ کی
اور مفصل فہرست مضامین کتاب کے معانی سے معلوم ہو
سکتی ہے۔ بہر حال یہ کتاب بال بچوں کی پرورش کے لیے
بہت عمدہ رہس ہے۔ اور اسی لیے ہر ایک مال بچوں والے گھر
کو یہ رکھنی چاہیے قیمت فی جلد ۲۵ سہم پیسہ اخبار سے
مل سکتی ہے

اصول صحت و زراعت: یہ ستر پیسہ صاحب سابق
پرنسپل ملکہ لڑائی نے ایک کتاب بنامہ ایوری میں پیران
ڈاکٹر ڈیویجی جیٹل صاحب نے اپنا پیرا سان انقیش کی تھی۔ حال میں شیخ
حسین صاحب سابق فسر کمال پورس نے ایف ڈی بیو پور صاحب
ایکٹر جنرل پورس ضلع مغربی شمالی وادہ کی صداقت اور سر

کارخانہ پیسہ اخبار لاہور کی اسم باسٹمی بالتصویر

ناور خبثی ۱۸۹۲ء

کی حسب ذیل تخفیف قیمت کی جاتی ہے
(بہت مختصر کی کہ بیاں باقی ہیں)

قیمت لاضمیمہ جات :-
قیمت لاضمیمہ جات :-
محمولہ ایک مونس پیلو پیلو ہر دور میں :- ۱۲
المشترک منجر پیسہ اخبار لاہور

کارخانہ پیسہ اخبار لاہور کی بالتصویر

ناور خبثی ۱۸۹۳ء

اب کے شروع سال سے دو تین جینے پہلے
تیار ہو کر مشاع ہو چکے گی۔ قیمت لاضمیمہ جات
لاضمیمہ جات اور لاضمیمہ جات علی الترتیب :-
اور مختصر ہو گی۔ حجم پہلے سالوں سے بہت زیادہ
اور تصویروں کی ترتیب سے ہو گی۔ ناور اور عجیب
محرکات کا ذخیرہ بھی محنت سے جمع کیا گیا ہے
جن مہربان سادوں نے سال ۱۸۹۳ء کی

ناور خبثی میں عمدہ اور اعلیٰ مضامین دینے کا
وعدہ کیا ہوا ہے ان کی خدمت میں گزارش ہے
کہ وہ اگست ۱۸۹۲ء تک مضامین بھیج دیں۔
بعد ترتیب درج ہو جائے گے۔ یہ جاویں گے :-
منجر کار خانہ پیسہ اخبار لاہور

خونی و بادی بوا سیر کی موائی

یہ نہایت عجیب اور موثر دوائی اس نخوس مرض کی کہ جسے
میتلا کی زندگی تلخ ہو جاتی ہے۔ جس کو کچھ اچھا نہیں لگتا اور
کوئی لطف نہ ملتی نہیں آتا۔ ہمارے کارخانے سے سینکڑوں
مریضوں کو تندرست کر چکی ہے۔ ہر مہم اور غراک کی و دونوں
مشینوں کے لیے قیمت چار مقرر ہے۔ المشترک لائسنس چار
ڈگل پر و پائریٹڈ منی میڈیکل ہال۔ رجیوہ الی لاہور

جہاگیر

ٹیکس کے مشہور ہر جہاگیر کا ترجمہ جس کے ذریعہ جہاگیر نشی محلہ تیار
علی صاحب بی اس کے علمی بیافت کو ظاہر کیا ہے۔ اور ترجمہ کا نام
لیک نہایت با محاورہ۔ سلیس اور فصیح اردو ملک کے سادہ پیش کی
لیک نہایت عمدہ کا قدر بار بہت خوشنما کی کے ساتھ چھاپی گئی ہے
چھ مائیل۔ منشی محبت محمد مولد کے محمد خدیو و علی بی بی بی بی بی بی
مشترک نام آئی پائیں۔ المشترک منجر پیسہ اخبار لاہور

لو دوات کی حاجت بھی نہ رہی آباد کو قلم لاء
یہ نوایا قلم نہایت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ اس میں ایک

اپنا علاج آپ کر لو!



ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی۔ تپ لوزہ۔ اکڑا۔ جوڑی۔
چوتھ اور چال کی دوا
(۱) چار ماہ پہلے سے بچہ بخارا آتا نہ ہو جاتا ہے
(۲) چوتھ سے روز کے استعمال سے خون نکال دیا جاتا
ہے۔ اور دوبارہ بخارا نہیں آتا
(۳) چال کو یہ دوا کلا دیتی ہے
قیمت آدھی شیشی ۱۲ پیسہ ۱۲ پیسہ ۱۲ پیسہ
قیمت پوری شیشی ۲۵ پیسہ ۲۵ پیسہ ۲۵ پیسہ
اس دوا کا پورا حال اور سارے تفصیل کتاب اردو
میں چھپی ہے۔ جن صاحبوں کو درکار ہو۔ ایک پوسٹ
کارڈ بھیج کر ملگا لیوں۔ بلا قیمت ان کی خدمت میں
روا کیجیائے گی

المشترک
ڈاکٹر ایس۔ کے برمن
۷۷ مارچ دت سٹریٹ۔ کوٹوالہ۔ کلکتہ
Dr. S.K. Barman, Tara Chand
Bar, St. Kolo Tola Calcutta.

حالت دوا کھانے کے بعد
حالت دوا کھانے کے پہلے

کرناٹ

یوں تو اس سارے صلیح کی سبب (مختار صحت) باعث کم توجہ حکام منصبی قابل اعتراض ہے۔ مگر خاص اس دفعہ میں بہت سے امور باخود خاص قابل توجہ پیش ہیں اور ڈسٹرکٹ بورڈ ہیں۔ امید ہے کہ میزان میونسپل بورڈ ضرور ان کی اصلاح کریں گے۔ اول۔ شہر کے چاروں طرف جو سڑک شہر کو محیط ہے وہ شہر سے اس میں جا بجا پورے محکمات بننے کے گڑھے ہوئے ہیں اور باہر کی جانب اس سڑک کے باقی پیلے کے ڈھیر گڑھے ہیں۔ نفیس سے نفیس مزاج رؤساء سڑک پر موٹوری کو تشریف لیجاتے ہیں اور بدبو سے بچنے کے لئے ٹاک اور شہر اور مال سے ڈھانپ دیتے ہیں۔ مگر اس قدر بہت نہیں کر سکتے کہ باوجود روکے ممبروں کے ان کی اصلاح کریں۔ دوم ہر کوہ و بار میں فرش ایک غصے سے مرت طلب جلا آتے۔ بارش کے بعد ہر شخص کو کچھ دھوئے کے سبب مچھل کھلیت کا چونا پڑتا ہے۔ مگر میزان میونسپل کی طبیعت اس سے ہنوز زکندر نہیں ہوتی۔ سوم۔ روشنی کی لائٹیں اس کثرت سے نہیں ہیں کہ تاریک رات میں آنے جانے والوں کو آرام ہو سکے۔ چہاں چہاں کی اس شہر میں بہت قلت ہے۔ شہر کے واسطے صرف ایک چھتہ تالاب چرلے زائے کا بنا ہوا ہے اور شہر جب سے نہایت آج تک سمجھی اس کی صفائی نہیں ہوئی۔ برسات کے موسم میں صدر بازار شہر کے گلی کوچوں کا پانی بہک اس تالاب میں گرنا ہے اور خاطر خواہ انتظام اس کی صفائی کا نمونے کے سبب عموماً کاری وغیرہ سے پانی ہیشہ بڑھتا ہے۔ مگر اہل منصب کو سوائے اس پانی کے اور کوئی جگہ نہیں کہ جہاں اپنی روزمرہ کی ضروریات سے خارج ہو سکیں۔ نہ غرضی جہاں سے ایک غیر ملکی وائٹر کورس (Water course) اس تالاب میں لاکر ڈال گیا ہے اور اس سے وقتاً فوقتاً اس کو ٹپکا جاتا ہے۔ بیجا آبادی کے سارے شہر میں ایک تالاب کا چونا ہر گز نہ کافی نہیں خیال کیا جاتا۔ اگر ڈسٹرکٹ بورڈ اس واقعہ کو اس جہاں میں Rajbaha Pattern میں تبدیل کر لیا جائے تو شہر کی دوسری جانب تک لیجا کر ایک اور جہاں میں جو پہلے ہی سے تفویض حکام محکمہ نہر جاری ہے ڈال دیں تو اس سے شہر کے تمام باشندوں کو پانی کی طرف سے کوئی مشکلات نہ رہیں گی۔ اور پورے سر پرچاس کی لاکھ کا بوجھ پڑ جاوے گا۔ وہ اس پانی کو بطور سبب خرچ کرنے سے بھڑکے ہی غصے میں وصول ہو کر آملی بن جاوے گا۔ مزید برآں چونکہ اس شہر میں کوئی جگہ قابل سیر و تفریح نہیں اس لئے راجہ مال کی پٹری کو بھٹائی تمام رکھنے اور اس پر وہ درختار لگائے شہر اور باہر والوں کے لئے عمدہ سیر گاہ ہو سکتی ہے۔ چچم۔ اس شہر میں کسی قسم کی کوئی تجارت نہیں ہوتی۔ اہل شہر میں سے اگرچہ بہت سے رؤساء و ذی الاقتدار اس قابل

ہیں کہ اگر وہ چاہیں تو شہر کی رون کو دوبالا کر سکتے ہیں مگر ان کے لئے شان و شوہر منظور ہو سکتی ہے مگر ان میں سے کوئی اعلیٰ تعلیم یافتہ نہیں اور اس لئے ان کا منہ ہر نا اہل شہر کے واسطے کسی نوع کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ اگر یہ لوگ ملکر کوئی کمپنی بنادیں اور کسی قسم کا کوئی کارخانہ اس شہر میں جاری کریں تو نہ صرف وہ خود ہی اس سے فائدہ اٹھائیں گے بلکہ شہر میں کارخانہ ہونے کی وجہ سے تجارت کا بازار گرم ہو جاوے گا۔ اور تمام بیوپاری لوگ اس سے مستفیض ہونگے۔

خبروں کے خطوط کا خلاصہ

گھاسی رام دھام پور ضلع بجنور: تاریخ ۲۰ جولائی ۱۳۲۵ء کو خاص قصبہ دھام پور میں محمد ابراہیم خاں صاحب میاں محمد متینہ اہلس صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع بجنور نے بہت ہو شکاری اور لیاقت کے ساتھ ایک شخص کو اپنے آپکو ہمارا جو دھور کے خاندان سے بتلاتا تھا اگر قریب تاریخ مذکورہ کو وقت تو دس بجے دن کے میاں محمد صاحب پیش دروازہ تھا دھام پور ضلع میں تھے۔ اتفاقاً ان کے پاس راجہ صاحب بھی تشریف لائے اور کہا کہ میں کچھ نوٹوں کا رویہ تفصیل سے سننا چاہتا تھا مگر تفصیل دینے میں دیر ہوئی اور کچھ دیر طولی میرے پاس ہے اس کو فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ راجہ صاحب نے ایک کاغذ لکھا کہ جس میں نوٹ اور نوٹ کی تفصیل درج تھی پھر تو یہ میاں محمد صاحب نے راجہ صاحب کے حالات دریافت کرنے شروع کر دیے۔ راجہ صاحب نے کہا کہ یہ کاغذ ایک شریف لکھ رہا تھا جیسا کہ سہارن پور ضلع کی حکمران ہے اور یہ بیان کیا کہ جب میری عمر ۲۰ سال کی تھی مقام اجیمیل میں بلوہ ہو گیا تھا اس میں مجھ کو ۲ سال کی قید ہوئی۔ جیسا کہ اگرچہ سے جیسا کہ سہارن پور کو منتقل ہو کر گیا تھا۔ یہ نوٹ اور نوٹ میری پاس موجود تھا بعد پانی چھو ملا ہے۔ ۵۰ سونے شمشیر کو رہا ہوا ہوں بین لاکھ روپے کا علاقہ دار ہوں میرا علاقہ کورٹ ہو گیا تھا۔ اب مجھ کو صاحب ٹھکانہ اگرچہ کا حکم ہے کہ تم ایک گنت ۱۰۰ روپے تک اگر یہ بیچو تمہارا علاقہ کورٹ سے چھوٹے گا۔ اور نیز راجہ صاحب نے نام اپنا سلطان عالم تیلیا اور یہ بھی ظاہر کیا کہ میں ہندو قوم تھا کہ سے تھا اب مسلمان ہوں۔ اس سلسلہ میں سافران میں موجود ہے۔ یوم سے مقام شیر کوٹ مکان میر علی حسین تھا چنانچہ دو تین گھنٹے تک میاں محمد صاحب راجہ صاحب کی حالات بہت دیاقت اور ہو شکاری کے ساتھ دریافت کرتے رہے چونکہ صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع بجنور خاص دھام پور میں فروکش ہیں فوراً راجہ صاحب مضموعی کو ان کے درویش کر دیا پیش ہوئے تھے صاحب مجسٹریٹ بہادر نے حکم ملاقی جناب مولوی محمد اسحق صاحب مجسٹریٹ دھام پور ضلع بجنور کو صاف فرمایا۔ مولوی صاحب موصوف سرائو سافران میں کہ جہاں راجہ صاحب نے اپنا قیام کیا تھا انھیں تلاش تشریف لیتے ایک گھر سرائے کا ملا دیا سو وہاں ایک شگستہ چارپائی کے بغیر اور کچھ نہ تھا مجسٹریٹ نے بیان کیا کہ یہ شخص

دو ایک گھنٹہ پہلے سے جب آیا تھا اسباب وغیرہ کچھ نہیں ہے۔ کھڑا ہو کر چلا گیا۔ چنانچہ راجہ صاحب کو بعد ناشی حوالانہ تھا نہ میں بھیجی یا گیا۔ تاریخ ۲۱ جولائی ۱۳۲۵ء کو مقدمہ پیش ہوا۔ راجہ صاحب نے بیان کیا میں جیسا کہ نے سے رہا ہوں۔ جیسا کہ مذکورہ تاریخ ۲۱ جولائی سے دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ کوئی شخص اس قسم کا اس جیل میں سیر نہیں ہوا۔ غرضیکہ جملہ کاغذ راجہ صاحب کے جعلی ثابت ہوئے۔ ایہ مقدمہ کی تحقیقات درپیش ہے۔ راجہ صاحب سراس اور بھٹوں کے مخزروں کے نام منسلک ہیں۔ اکثر وہاں نے اس شخص کو روزانہ سفر کرتے ہوئے گاڑی میں دیکھتے تھے۔ سیما زمان رلیک سیشن کے نام منسلک ہے۔ قیاس یہ جاہل ہے کہ یہ شخص اشتہاری یا جعلی نوٹ بنانا والا ہے۔ گروہ اس کا آؤر بھی ہے۔ وودن کے بارش بہت ہو رہی ہے (۲۲ جولائی) ع۔ (حیدر آباد)۔ حیدر آباد میں ایک مسجد بنام مکہ مسجد جس کی جلی بنادالیان قصبہ شاہی اور تاشاہ ہے مشہور ہے اور زمانہ سلطنت میں اور نریب عالمگیر بادشاہ نے بھی جو جو عمارتیں باقیات میں صرف زکریا سے ان کی مرمت کر لی تھی۔ جیسا کہ اس وقت تک بھی ایک داروہ ہندو سنگ موسیٰ ریست شامی حوض موسیٰ کے حکم کو اپنے ہاتھ سے عالمگیر نے نصب کر دیا تھا ہنوز موجود ہے اور اسی مسجد کے پلوں زمانہ آصف جاہ نظام الملک کی آج تک دالیان ریاست کی خوبگاہ اور جاہی تاجین قریب ایک ہے لیکن آج مہینہ عشرہ سے اس مسجد کے دروازے پر دو دو کائیں اور سنگ عمارتیں جو قریب سے آج تک بنی ہوئی تھیں ان کے منہدم کر دیا گیا حال ہے اب ایک نئی عمارت (اطافہ) کے سنگ کی خاطر بقول حکم عالم قریب اور نیز حکم صادر فرمایا کہ یہ عمارت قبل دوسو محرم الحرام کے تیار ہو کر میرے منہم کی چشمہ تاشاہ کو تاشاہ محرم سے بہار آگئیں ہونا چاہئے۔ چنانچہ بعد ازاں انھیں ان کے اس وقت تک حیدر آباد کے ارتفع میں ہزار ہزار درخت اکمال ہو رہے ہیں لیکن چونکہ اس حد عمارت میں جو کچھ منعلق بعض وقف شدہ جگہ اور ایک حوض بھی منہدم کر کے اس میں داخل کر لیا گیا ہے اس وجہ سے اہل بلدہ خاص کر اہل اسلام شاک ہیں کہ اوقات سابق کو فتح کر کے ایک ایسے نئے عمارت کو تاشاہ وقت کے نام نامزد کر دیا کہ حکمران اس ایسے ایک مقام اور متبرک بقعہ کے روبرو کسی ایک سادہ لوح کی راتھی اس امر کو نہیں نہیں کر سکتی ہے لہذا اگر سرکار کو توجہ کرمانہ سے اپنی راتھی کو مسخفت فرما کر دست برد رقع علیان اہل اسلام کے لئے نئے عمارت کی سکونت کے لئے کوئی خاص سرکاری مکان چن کر کے انہی بزرگوں کے اوقات واپس فرما کر اسی عمارت مکان کو سیر کی کے نافر سے کوئی مدرسہ کے نام سے مبدول فرما دیں تو موجب نیک نامی اور خوشنودی دارین ہوگا۔

ولی محمد صاحب (جھنگ)۔ خدائے مہربان کا شکر ہے کہ ضلع جھنگ کے اکثر مقامات پر سانوں میں تین تین چار چار مرتبہ عمدہ عمدہ بارشیں ہوئیں۔ جیسا کہ آج ۱۲- سانوں کی رات کے نو بجے سے بارش شروع ہے۔ اور اب دس بجے دن کے ہیں۔ بارش جاری ہے۔ آثار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بارش دور دور تک پہنچے خدا تعالیٰ آئندہ بھی اپنا فضل رکھے۔

یو پور میں مشنری اور دیسی عیسائی : یو پور میں مشنریوں کی شکایت میں دیسی مسیحیوں کی طرف سے کئی ایک مراسلتیں ہمارے پاس پہنچی ہوئی ہیں مگر چونکہ انکا مطلب قریبی ہے جو پہلے کئی ایک مراسلات سے واضح ہو چکا ہے اس لئے ہم ان کو درج نہیں کر سکتے جب تک کہ کوئی نئے مضامین یا حرکت پیش نہ کیے جائیں۔ ۲۱ جولائی کے یو پور اشتال میں ہماری ۱۱ جولائی کی اشاعت کی یاخوں مراسلت میں سے کسی کاوش نہیں لیا گیا۔ بلکہ اس سے نسبت بہتی مراسلت پر ایک دیسی مسیحی نے صرف اس قدر لکھا کہ چونکہ میری ایک یو پور میں مشنری سے ناراضگی ہے اور مجھ کو اس سے سخت تکلیف پہنچی ہوئی ہے۔ لہذا میں نے مشن کی ملازمت چھوڑ کر ریاست کی ملازمت اختیار کر لی ہے۔ اس لئے کئی لوگ یہ سمجھتی ہیں کہ ایسی مراسلت میں پیچیدہ خبر میں چھپوائی ہے۔ میں اس کی تردید کرتا ہوں۔ مگر اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یو پور میں مشنری غریب دیسی مسیحیوں سے بدسلوکی سے پیش نہیں آتے۔ نورا اشتال جو ہندو مسلمانوں کی پھولی چھوٹی باتوں پر کہ جو مذہب سے نہیں بلکہ صرف رسم و رواج سے تعلق رکھتی ہیں ہر موقع پر یہ ہنگام حاشیہ چڑھاتا رہتا ہے ذرا اس میدان میں بھی نظر نہ تفرہ تھا۔ مگر جب دیکھا کہ اس میں سراسر شکست کھانی پڑی تو اسے جون کے پرچ میں بکھریا کہ ”کوئی شخص اس مولے میں آتشہ کو درج اخبار نہ کیا دے“ چونکہ اب ڈگری غریب اور بھولے چھائے دیسی عیسائیوں کے جن میں ہوتی ہے ہم بھی اس جھگڑے کو ہمیں ختم کر دیتے ہیں۔ اور دیسی عیسائیوں کو صلح دیتے ہیں کہ وہ اپنی مدد آپ کے لئے کو آٹھ گھنٹہ سے ہول بار یوں کے بالکل دست نگر نہیں۔ مگر نہیں ہے کہ پھر پادری خود لطف اور عنایت سے ان سے پیش نہ آئیں۔

اصلی مغربی شمالی دادوہ کے پولیس گزٹ کی ۱۳۔ جولائی ۱۸۹۲ء کی اشاعت میں ایک فہرست ان ایکاروں کی شائع ہوئی ہے جن کو کسی خدمت کے صلے میں انعام عطا ہوا ہے۔ چنانچہ ضلع ملتان پولیس کوارٹر کے بصلہ کارگزاری انتظام سلیہ ہما وانی ہر دور دیا گیا ہے۔ اس پر ایک محکمہ کا نام لگا رکھتا ہے کہ سلیہ مذکور میں پولیس نے کون سے ایسے کام کیے ہیں جن کے صلے میں یہ انعام دیا جاتا ہے۔ غریب جاتوں کو ڈنکے مار مار کر نکالنا ان کے ٹھہرے کی جگہ کو آگ لگا دینا وغیرہ۔ یہ جس کا گزاری ان کے اعلیٰ افسروں نے بھی ہوئی ہے۔

ہمارے اخبارات اور ناہندی کامرض : ہمارے ایکہ ابنا ہے زمان اخبار میں کی کچھ قدر کوئے لکھیں مگر انیس برس کہ بہت سے بزرگ اپنے ذوق کی جھٹیں ادا نہیں کرے۔ اس سے صرف وہ ایک غریب اور محنت کش اخبار کا رخاے کو بھی مصیبت میں ڈالتے ہیں بلکہ اپنے آپ کو قومی نمکھڑے لقب کا مستحق کہتے ہیں۔ کوئی قوم آج کے زمانے میں اتنی نہیں کر سکتی جب تک اخبارات کی قدر نہ کرے اور اخبار بھی قدر کے قابل نہیں ہو سکتے جب تک ان کی امداد نہ کی جاوے۔ ہم آئے دن دیکھتے رہتے ہیں کہ فلاں اخبار ناہندیوں پر ہزار ہوں اور فلاں ای مرض میں گزر گیا۔ چنانچہ پچھراہ اپنی باجی پور جو کئی ماہ کے غم کے بعد طلوع ہوا ہے یہی روز رونا ہے۔ جو ذیل میں ماسی کے لفظوں میں درج کیا جاتا ہے۔ شکوہ ہے کہ پیسہ اخبار کے تمام خریدار مستعد و معزز متنازل کے سوائے سب خوش معاملہ ہیں۔ ورنہ ہم کو بھی ناہندی کی خاطر ایسے ہی بلکہ اس سے بھی زیادہ موثر اور دوسرے مضامین لکھنے پڑے کہ چاہے ان کے نصف درجن ملازموں کے ہمارے چار پانچ درجن ملازموں کا کام چلتا۔ وہ لکھتے ہیں۔

”اپنی پیاری قوم کا گم اور باران طوفان کا شکار کس طرح کیا جلتے۔ مگر اب جب اسل بات پہنچتے ہو تو کہنا ہی پڑتا ہے کہ میں ازبیکا لنگان ہرگز نہ نام کہ باسن ہر جہہ کر دال آشکار کہ وہی قوم جو ہر جہہ جان سے زیادہ عزیز ہے۔ وہی ملک جس کی جان نشاری کو ہم اپنا خرم سمجھتے رہے۔ اسی نے ہمارے ساتھ بے ہمتائی کی۔ بے پروائی کی۔ کج ادائی کی۔ ہم اس پر بھی اپنی وفاداری و جان نشاری سے باز نہ آئے اور یہ جملے اپنی خدمت کو انجام دیتے ہی رہے۔ مگر دنیا کا کون کام بغیر بعض منفرد علیہ اسلام کے چلا ہے۔ اور وہ بھی خاصہ اخبار نویسی کا کام جس میں علاوہ بیسوں مزدوری سامان کے کوئی نصف درجن جاندار مخلوق کی حاجت ہو۔ ایک ہم نے جو حکم سہ لیا تو اس سے کہو یا ہم اپنے ساتھ ان ہیٹ کے ہندوں کو کیونکر اتنی صبر اور ہاشمی تحمل دے دیتے؟ ان پر کس کیا تھا۔ مثل مشہور ہے ”میت بھر پیچہ لا دو“۔ ہمارے سوکھے دھڑلے پر وہ کب تک اپنے ضدی معرے کو بہلاتی رکھتے۔ اگرچہ ہم نے اس ٹھوک کو بھی اٹھنا رکھا اور جب تک قابو چل سکا کسی نہ کسی طرح تھوڑے بہت ران سے کام لیتے ہی رہے۔ مگر خشک ریت پر کشتی کس نے جلائی ہو جو ہم چلاتے۔ چاروں طرف سے ہی صدا آئے گی کہ جہز مائل وہ دکھش برسر نخل۔ ایسے تنگ

وقت میں کوئی انہیں صبر و شکر کی تلقین تو کیا کرنا۔ سدی شیرازی جیسے تجربہ کار بزرگ بھی انہیں کی جھٹ میں شور مچانے لگے کہ ”زبدہ مرد سپاہی را سہر بدر“ وگرنہ زرنہری سر نہ ہندو عالم۔ پھر ہم ایک بینی ددو گوش کیا کرتے۔ اکیلا چنا بھاڑ میں چھوڑنا۔ ہم سے ہزار بار کھانا پانوں مارے۔ مگر یہ شکل تو حضرت آمین نورانی علیہ السلام کی توجہ و فیضان کے بغیر حل ہونے والی نہ تھی۔ اور ان کو ہمارے خردداران اخبار سے ایسا اس قدیم کہ ان کے خزانوں سے کسی طرح قدم باہر نہ نکالنا یہی نچا ہے۔ چارونا چارپی ہوا کہ چند ہفتوں تک اخبار بھی نہ نکل سکا۔

اور ایک دوسرا معصر جلیت پڑا اسی دیکھ کر کو اس طرح ہوتا ہے۔ بلا ساقی شراب مست زیبا نکلتی ہے سدا باقی باقی نکھلتے سب جگہ باقی کا چند کہاں تک چھانٹو باقی کی جھٹ بری صادی تم نے اک ٹٹنی کی تھوڑہ کہاں اب گھٹیں شریفوں کی جھٹلی مرا گھراقیوں سے پھر گیا ہے یہاں پریشہ رہتا ہے کچھ چھانچیم کہیں باقی ان جھگڑیں میری ہوں ہوں کا لک گیا ان جھگڑوں سے یہ کہتی ہو مجھے آؤ جگر سوزہ تامل سوا انہوں کو کل ہر تامل نہ کر لیتا اب بدنام ساقی انہوں کو چھرت ساقی کر دگا میرے گھر میں ہوا انار اتنا ہمارا جو کھا باقی ہے کچھ آجیں خاست مل سے پہنائی کر دیں

لاہور کی ایک مشہور مذہبی دارو پیکھ جھٹ میں گڑھ گئی۔ اس اضو سنک مام پر لاہور کے ایک اخبار نے ایک لبا چوڑا لیلر لکھا ہے۔ کیوں خوشفقت اسی کا نام ہے۔ او علاوہ اس کے اخبارات کا فرض منصبی بھی یہ ہے کہ وہاں کہیں دنیا میں ایسا مزید واقعہ ہو اس پر خوب ٹکس چرچ لگا کر منہ سے فرسکی باتیں بنائیں۔

جنگلو کا پرانا اخبار شو رجھی جو ناہندیوں کی خدمات سے ایک دم تہ بند ہو چکا ہے اب چہرہ دمخڑ سے نکلا ہے۔ خدا کرے اس کے اس کو مطالعہ کرنے والے اس کو دھوکا نہیں دے۔

مراسلات

ذوق عقلی

مؤاخرہ جملہ صاحب نے اپنے پہلے لکچر میں اس بات کو ثابت کیا ہے کہ سائنس کا لوجی فلسفہ انفس کو تمام علوم سے اس واسطے مفید اور معزز ہے کہ اس سے انسان کے قوت ذہنی استحکام اور دینی حاصل کیے جاتے ہیں۔ وہ جتنے ہیں کہ انسان جسمانی رشتوں سے اس طرح مربوط ہے کہ اس کو اپنے پیٹ یا منہ اور سامان زندگی میسر کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس لئے وہ اپنے نفس کی تکمیل کو بوجھل جاتا ہے اور اپنی زندگی کو دوسروں کے فائدے کے لئے وقف کر دیتا ہے۔ اسی واسطے قوم میں یہ عقلی واقع ہو گئی ہے کہ فلسفہ یعنی ان علوم کو قوت دینے کے لئے جن سے پیٹ کا و حصار حاصل ہو۔ حقیقت میں انسان اپنی زندگی کا مدعا اپنے جسم کو پالنا نہیں ہے بلکہ یہ کہ انسان اپنی تمام طاقت کو صرف اس غرض کے لئے وقف کرے کہ اس میں اور حیوان میں کچھ تفاوت نہیں رہتا۔ اصل میں انسان ان خوشیوں پر رہنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے جو ذوق عقلی سے حاصل ہوتی ہیں اور اس بات کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنے نفس کی طرف توجہ دے اور اپنی حالت اور اپنے قوت عقلی و جسمانی کو سمجھے۔ اس کے لئے اس کو بعض خاص باتیں سمجھنی چاہئیں۔

۱۔ انسان کا جسمانی وجود اور طرز ہے۔ ایک قدیم فلاسفر نے کہا ہے کہ انسان صرف انسان ہی ان شرف اخلاقیات سے ہے اور کہ انسان میں انفس سے زیادہ معزز ہے اور کوئی عقل انفس کو جس قدر طاقت اپنے آپ میں غور کرنے سے دیتی ہے اور کسی شے میں نہیں ہو سکتی، اس قدر برکت صاحب بھی کہتے ہیں کہ کوئی بہانہ ناپ نہیں سکتا اور نہ جسمانی میری روح کو جھپٹ سکتا ہے۔ جو شخص اتنا نہیں سمجھتا کہ اس کو علم انسان کا یہاں تک پہنچا ہے کہ سفر اور پیشہ بھی فلسفہ انفس کو تمام علوم سے افضل کہتے ہیں۔

۲۔ انفس انسان انسانیت کے مفہوم کو نہیں سمجھتا اور اپنے آپ کو ایسی طرف بجاتا ہے جس سے وہ ذہنی لذت سے جو تمام لذتوں سے افضل ہے محروم رہتا ہے۔ انسان کی زندگی کے اصول جتنے ہیں اس بات کا چھتہ یقین ہو جاتا ہے کہ ذہن ترقی اور تکمیل اس کا اصل درجہ ہے۔ جب تک انسان کا ذہن عقبات اور شکوک سے پاک نہیں ہوتا وہ تمام حقیقی لذائذ سے محروم رہتا ہے۔ جب انسان معزز زندگیوں کے حالات چھٹتا ہوں جن کی زندگی سے ذہنی تکمیل سے شرافت حاصل کی اور جبریت انجیز کام نمایاں کئے تو مذہب و دینی کے عالم میں موجود رہتا ہوں اور میری اکثر باتیں اس میں ضلالت ہو جاتی ہیں۔ جب انسان روحانی مسرت سے ایک دفعہ محظوظ ہو

محظوظ ہو تو یہ شوق اس کی زندگی کے ساتھ جاتا ہے۔ لیکن جب اندھا ہو گیا تب اس کی مصروفیت اور زیادہ ہو گئی تھی۔ فرانسس بوریڈ سے پن کی حالت میں ریاضتی کا فاضل ہو گیا۔ تو کبھی پانی پو کر بھی مرتے دم تک اپنا شغل نہ چھوڑ سکا۔ کالج تنہا رہنے کو سب سے زیادہ معزز زندگی سمجھتے ہوئے تھا۔

سوچنے سے معلوم ہوتا ہے کہ غور کرنے کی عادت نہ صرف ذہنی قوت کو کامل کرتی ہے بلکہ اس سے اخلاق بھی شائستہ ہوتے ہیں۔ ذہن کی زراعت اور ورزش سے انسان آن لائن پھولوں کو چھٹتا ہے جس سے اس کی زندگی ادنیٰ خوشی حاصل کرتی ہے۔ غور نہ خود اس سے دور ہو جاتا ہے اور وہ حقیقی طرف اور عمل غرت حاصل کرتا ہے۔ پس انسان کو چاہئے کہ اپنے ذہن کی کیفیت اور اپنے تمام جذبات و خیالات کے اصلی واقعہ کو معلوم کرے۔

مراسم سید احمد حسین ہاشمی از لاہور

گورنمنٹ اور مذہبی توہین

آج کل انگریزی گورنمنٹ کے عہد میں مذہبی توہین تذبذب کا زور دھو رہے۔ خصوصاً مذہب اسلام پر بڑے سخت حملے ہو رہے ہیں اور گورنمنٹ کی "نیوٹرل پالیسی" کے دعوے کا خوب ہی نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ حال میں ایک بھولتا سا آٹھ صفحے کا رسالہ نام مذہبی توہین کا اجمالاً موقوفہ بادی وینس مقیم رولائی وینس میں ایک سچ کہتا ہوں کہ میرا کبھی ایسا دل نہیں دکھا اور مجھ کو بشمول دیگر اہل اسلام کے جنہوں نے اس کو پڑھا یا سنا اس قدر مذہبی رنج بھی نہیں پہنچا اور نہ اس قدر دل میں جوش پیدا ہوا۔ اس رسالے میں مغویہ بالشر نقل کفر کفر ناقدر۔ ہمارے بادی۔ رسول اللہ صلیب اللہ و علیہ وسلم کو ڈاکو۔ زانی اور قاتل کہا گیا ہے۔ ایک اور رسالہ سن ہے کہ بنام شتم نامہ مطبع اردو میں پکاش لاہور سے شائع ہوا ہے۔ جس میں کہا جاتا ہے کہ بہت ہی سخت اور ناملائم الفاظ توحید پھیلانے والے نہایت عاجز و متکسر المزاج۔ سختی اٹھاتا نبولے اور گودڑی فروش سچے پیغمبر کی نسبت استعمال کئے گئے ہیں۔ اور جس کی نسبت ایک دو اخباروں میں پرمعا ہے کہ لاہور کے مسلمان قاضی چارہ حلی کر نیکار یا وہ دھتے ہیں۔ اس سے پہلے ایک رسالہ ہوا ایک ناما لٹ نے تصنیف کر کے اہل اسلام کا دل دکھایا۔ اور مختصرے دن ہوئے کہ مسلمانوں کی لاشیں جلانے کی منہ بھی سی عہد مبارک میں نکلی۔ کاوشی گوروں کے لئے آرزو۔ مگر کالوں کے لئے مذہب کے روئے میں بھی اجازت نہیں ہم نہیں چاہتے کہ کاوشی کا عام رواج ہو جائے مگر گوروں کے لئے بھی مذہبی پابندیاں ہوں جو کالوں کے لئے قائم کی گئی ہیں۔ جو معتقد اور بشر پر اسلام کے مخالف اس دین پر

بیجا حملے کرتے ہیں سو اسی اس کے کہ ان کی فطرت خراب ہو ان کا جہنم اندھ خیال نہیں۔ لیکن نیوٹرل پالیسی کے دینی گورنمنٹ نے جو اپنے موئے اور دھتے سائڈ و پادی رکھے ہوئے ہیں ان میں سے کسی کی طرف سے جب ہم مدعا نشانہ سلوک اور حملہ و تحقیق ہیں تو ہم کو سخت تعجب ہوتا ہے۔ تا بعد از مسلمانوں کو محمد اکسی اندر دینی پویشی غرض کے پور کر کے لئے ہر طرف سے بعض فساد اور بے آری اور باوری اگسا رہے ہیں اور خوش دلا رہے ہیں اس کا نتیجہ ہو گا کہ مسلمان اختلاف میں اگر جو قدرتی بات ہے اپنا سر کشا پیش کے مگر بدیت لوگوں کو بھی پھیل گئے۔ اپنے مذہب کو تو بہین و ذلیل سے بجا بنا رہا کہ فرض ہے۔ اگر گورنمنٹ خاموش ہے تو لیون اہل اسلام تقریرات مہار کی ایک دفعہ سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ گور باوری کے برخلاف انصاف حاصل کرنا بہت مشکل بلکہ ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ آخر میں یہ انتخاب ہے کہ گورنمنٹ اس کے لفظ لفظ کو سنے۔ اور پھر پور پورا ہر ہائی اسکے سالم پیش کرے تاکہ معلوم ہو کہ کیا ہو رہا ہے۔

روئے زمین کی خبریں

(ہندوستان)

شہر دہلی جہان پور کے سابق رجسٹری کلرک دایرہ دہلی کی دگری کے سعلق ۳۰ جولائی کو عیلام کی شے۔ یہ خصوصاً عجیب عاقبت افدیش انگریزوں کا حال ہے۔

— ماہ مئی میں بمبئی سے ایک گروہ ۷۰ لاکھ کی روٹی ملک کے باہر بھیجی گئی۔

— میرٹھ میں دو کس اہل حدیث کو امین باجمہر کہنے کے اہل سنت و جماعت نے خوب پیش۔ آخر دوسرے جمہور کو امین کی کارروائی حفاظت میں آئیں باجمہر کہا گیا۔ اور سنت جماعت خاموش رہے۔ کہ یہاں مسلمان ہے؟ فریقین کے لئے شراب مہاراجہ بکولنے اندھ کے کینڈین شش کو قبرستان لئے چار ایکڑ زمین عنایت کی۔

— نواب خاندان جنگ کشن لکھاری سابق اکاؤنٹنٹ جنرل حیدر آباد اور راجہ سری نواس رائے تعلقدار سابق لکھاری کے خلاف جو حساب میں ہے احتیاطی کا مقدمہ دو سال سے آتا ہے اس کی تحقیقات کے لئے وزیر اعظم حیدر آباد نے ایک کمشن مقرر کیا ہے جس کا پریسیڈنٹ مشرف ٹولپ۔ اور ممبر سر نظام الدین جج ہائی کورٹ۔ اور نواب اکبر مار جنگ پریسیڈنٹ میونسپلٹی ہیں۔

— الہ آباد کے لالہ راجن داس صاحب نے اس شہر میں آنکھوں کی بیماری کا ہسپتال قائم کرنے کے مقصد سے ہزار روپے لوکل گورنٹ کو پیش کیا اور سرکار نے کالوں کے لئے اس کو منظور کیا۔ حضور کا ٹیکو رورودہ انگلینڈ میں گرو سونیر ہوسٹل میں ہے۔

— قحط کہ جہاں پر بارہ طاہر معلوم ہے جو گورنمنٹ برودہ نے حکومت

ایک بہت پر زار ایرانی قالین : ایران کی ایک
سی کی ایک بڑا قیمتی ایرانی قالین جو ۱۷۰۰ سال پیش
ایک قلعہ سے بھاگتا لندن میں نمائش کر رہا ہے۔

ایک جدید کیمیا کی تصنیف: خدیو قمر کی لیسویٹری
واقعہ وایدو کے ہانس ریاضی کے ایک قسم کی رسید و جبر کی
ریاضی کے ایک اور چونکہ تصنیف میں یہ ہے و ریاضی کے

کافذی یلیس : جو ہنی کے بلوے کا اخیر درجہ ہے

سید علی شایسته است که در این کتاب
سید علی شایسته است که در این کتاب
سید علی شایسته است که در این کتاب

کے مشہور قومی عجائب گاہ کے مشرقی حصے میں ایک تاریخی
کی تختی دستیاب ہوئی ہے جو ۱۰۰۰ سالہ اور ایک تاریخی
سپر ۹۰ سطر پر مشتمل ہے۔

لیکن تھی کی خبر ہوئی ہے اور اس پر ایک دفعہ نکل گیا ہے
 بی بی سے شادی کی درخواست کی ہے۔ تو اب اس پر ایک دفعہ
 بھی کاشفی ہے جو حضرت مسیح سے سوچا سال یا تین بھی

فقد رنی روتنی رویتیں طرح بیان کر ملک شہنشاہ تاجدار
مہر انگوخت ملت سید اسی طرح ملک شہنشاہ بیان کر ملک شہنشاہ

اس کے لئے سے بہت بڑا ہے مگر اس کے دونوں پہلوؤں
میں ٹھنڈے والا حصہ بھی اس سے بڑا ہے جب اس کو میں نے
دیکھا تو یہ بڑا کر دکھایا ہے۔ اور وہاں کے لوگ اسے دیکھ کر

ان کی روشنی ایک کتابِ طیف کے لکھائی گئی ہے۔
دنیا میں سب سے بڑی بونورسٹی : دنیا میں سب سے

یوں جو سنی بھگم فہم و دھم سے جوڑ دے اس کا نام ابراہیم
 - اس میں گیارہ سرائے علم تعلیم پائے ہیں جو تمام اسلامی دنیا
 غم ہوئے ہیں - یہ لوگ بھٹیوں یا گنہگاروں پر نہیں بلکہ

ہیں تے ہیں

چھوٹے بچہ جس طرح بلا سوچے سمجھے ہریانہ کے پتہ سوال
کرتے کرتے تھیں کوئی کو دیتے ہیں۔ ذیل میں اُس کی ایک مثال
درج کی جاتی ہے:-

سین :- مقام ایک ریل کا سٹیشن - حاضریں :- مال
اور ایک چھوٹا بچہ
بچہ :- "یہ شور کیوں مچا رہا ہے؟"

ماں: "سینا کا لڑکی کا سر پہنچا ہے؟"
 بچہ: "ہاں، کیوں؟"
 ماں: "وہ لڑکی کے ہاتھ سے شہر میں رہا ہے؟"
 بچہ: "ہاں، وہ کس طرح؟"

مال : "کیونکہ انجنین ان کو آگے کو یکسر پھینکا ہے" و
 سچہ یہ کہ کیا انجنین ہے
 مال : "یہ جو ہمارے آگے لگا ہوا ہے"

بچہ: وہ یہ کہتوں ریل کے آگے لگا ہوا ہے؟
 ماں: وہ گاڑیوں کو کھینچنے کے لئے ہے۔
 بچہ: وہ کسی گاڑیوں پر

مان و جیسی گانگنوں میں ہمیشہ ہوتے ہیں۔
 کچھ بڑے سچ گانوں کو کٹیوں سے پھینک دیتے ہیں۔
 مان و جیسی گانوں کو کٹیوں سے پھینک دیتے ہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله
الطاهرين الطيبين الطاهرين
الطيبين الطاهرين الطاهرين

ماں : چھپ رہی تھی کہ قاتل کو قتل کر دے ہوں
بچہ : میں تم کو کیوں قتل کرتا ہوں ؟

ہاں :- تم اسے سوال پوچھتے ہو کہ عقل مانی جاتی ہے؟
 بچہ :- کیسے سوال؟
 ہاں :- یا اللہ تبارک و تعالیٰ وہ کہتے ہیں کہ بہت مرد شادی

پہلا دوست بہ رات مجھ کو بڑی محسوس خواب آئی

دوست اور دوست :- اور کیا میں تمہیں راستہ میں لگ گیا ہوں
بہادر دوست! یہ تمہارے لیے ہے جو روزِ محبت میں

راہنوی مل گیا اور پتیل کا تقاضا کرے لگا ہ

حضور نظام کی ملکیت :- گزشتہ مردم شماری کے
تعدادات کے مطابق حضور نظام کی ملکیت کی کل آبادی ۱۸۵
۱۸۵ مردم شماری کی ایک کروڑ آبادی سے گزشتہ سال میں ایک

اور میں لاکھ تک ٹرہہ گئی ہے۔ علاوہ اس کے کہ میری آبادی
مقامہ مقوقہ میں بھی نہیں لاکھ کی آبادی میں ترقی ہوئی ہے۔
وہاں آبادی سلطنت مصر کی آبادی سے دو چار سے تین چار گنا ہے۔

یہاں آبادی سے زیادہ ہے یا ہندوستان کی کل دیسی آبادی کی آبادی سے ایک چوتھائی کے برابر ہے۔ حضور

ہم ایک غریب عیسائی۔ ایک عیسائی میان
کے ایک سو سال پیشرو دنیا کے غیر عیسائی

تعلیم و تربیت و ترویج علم و ادب و تعلیم و تربیت
و ترویج علم و ادب و تعلیم و تربیت

ابو یونس نے کہا کہ میں نے ایک سو نو گویں کی سچائی سنی ہے اور ایک سو نو گویاں
ابو یونس نے کہا کہ میں نے ایک سو نو گویاں سنی ہیں۔ مگر عام خیال اس کے برعکس ہے۔ حقیقت

ہر ایک کو اس کی نسبت ہماری کا اچھی طرح مقابلہ کر سکتی ہیں۔
 ہر ایک کے زیادہ بیمار ہونے اور زیادہ مرنے ہیں۔ اس لئے

[illegible]

نہیں ہوگا۔ اگر تمام مکان کے اندر گڑجاویں تو ڈیڑھ

۱۹۹۲ء تک چار ماہ کے عرصے میں ۱۷ لاکھ ۵۸ ہزار
۱۰۰ سو ۷۱ گنم اور ۸۸ لاکھ ۵۸ ہزار ۳۰۰ سو ۳۱

۱۹۹۸ء لاکھہ ۳ ہزار ایک سو ۱۰۰ - من روغن غنی عجم اور ۱۴ ہزار
۱۰۰۰ من فیل جہاں سے باہر گیا۔

و اما در این کتاب که یک نسخه از آن در کتابخانه

100

انگریزی زبان دنیا میں اور ہندوستان میں :-
 اس وقت مصر میں پندرہ ہزار مسلمان بچے انگریزی پڑھتے ہیں۔ کچھ اخبار لکھتا ہے کہ اس زمانے میں انگریزی پڑھنا ضروریات دنیائے کے لئے لازمی ہو گیا ہے مگر یہ صحیح نہیں۔ مصر میں انگریزی زبان کی تعلیم کا بعض مدارس میں جاری ہو جانا ماسوائے اس کے کوئی وجہ نہیں رکھتا کہ مصر پر ایک گونہ قوم انگریز کا قبضہ اور حق ہو گیا ہو اس سے پہلے جب فرانس واپس مصر میں بار سونچو تو وہ اس میں فرانسیسی زبان پڑھانی جاتی تھی جو اب بھی جاری ہے۔ مگر اس سے بھی یہ لازم نہیں آتا کہ انگریزی زبان ضروریات دنیا کے رفع کرنے کے واسطے اب فرانسیسی زبان کے برابر ہو گئی ہے۔ ہرگز نہیں۔ اس وقت بھی یورپ کے ہر ایک ملک میں فرانسیسی بول سکنے والا سب کام چلا سکتا ہے۔ روس میں جاوے۔ جرمنی یا اٹلی یا ہسپانیہ میں۔ مگر صرف انگریزی جانی والا سوائے انگلستان۔ امریکہ یا ہندوستان یا بعض دوسرے چھوٹے چھوٹے مقامات کے نہیں کام نہیں چلا سکتا۔ انگریزی جاننا ہندوستان کے باشندوں کے لئے تو ضروری ہے مگر مصر اور ترکی میں فرانسیسی جاننا زیادہ ضروری ہے جو سارے یورپ کی زبان بھی جاتی ہے۔ وہاں گلوافرنگ *Lingua Franca* یعنی زبان فرانسیسی ایک ایسا کلمہ ہو گیا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ جو زبان سب جگہ بولی یا سمجھی جاوے۔ جیسے ایک شخص کہتا ہے کہ اردو ہندوستان کا گلوافرنگ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جیسی فرانسیسی زبان یورپ میں سب جگہ بولی اور سمجھی جاتی ہے ویسی ہی اردو ہندوستان میں ہے۔ انگریزی تجارت کی غرض کے لئے کسی قدر بھی زبان ہے۔ اور ایسے مختلف ممالک میں سروسامان کرنے کے لئے بھی کہ جہاں انگریزی حکومت یا پرنسپلٹریٹ ہے مثالی امریکہ اور کینیڈا کے ایک بہت بڑے حصے میں انگریزی بولنے والی اقوام کا آباد ہونا اور ان کا اس قدر برعصا پھولنا اور پچھلی صدی میں انگریزی سلطنت کا اس قدر وسیع اور باقیات ہونا انگریزی زبان کو اس قدر کارآمد زبان بھی بنا چکا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اہل ہندوستان کے لئے انگریزی زبان کا جاننا ضروریات دنیائے کے لئے لازمی ہے۔ مگر مصروف انگریزی کے بھی اس قدر فائدہ نہیں ہوئے۔ خود انگلستان میں کبھی کوئی شخص تعلیم یافتہ اور تہذیب نہیں سمجھا جاتا جب تک کہ وہ فرانسیسی یا جرمنی یا جانتا ہو۔ تجارت اور عام واقفیت کے دوران زبانوں کا جاننا ضروری سمجھا گیا ہے۔ انگلستان

میں ان کو "ماڈرن لنگویجز" جدید زبانیں کہاجاتا ہے۔
ٹیکا لنگانے میں نقصان :- پشاور کے کئی ناچاقیت اندیش میونسپلسٹیاں جو یہ ٹیکا لنگا کی سفور کر رہی ہیں ٹیکا لنگانے کے خراب نتائج کی تحقیقات کے بعد کوئٹہ کوڑا ہے کہ ایک نئی کمیشن مقرر کر دی۔ بلکہ اگر ایک انٹرنیشنل کانگریس منعقد کرے تو وہ بہت مفید ثابت ہوگی۔ ایسی کانگریس سے خاص کر اس وقت بہت فائدہ ہوگا جب مختلف ملکوں کے نامی واکٹر اس بات پر غور کریں گے کہ نصف کا خوفناک اور مضر مادہ زہر لایا مادہ ہے۔ اور اس مادے کا استعمال خون پر زہر پھیلانے کے برابر ہے۔ مگر یہ کوئی ضروری امر نہیں ہے کہ نصف کا ٹیکا کا ہوا بچوں کا۔ جب سائنس بے شبہی کے کچھ ذخا میں غوطی لگا رہا ہو اور انسانی اعضا مصیبتوں اور آفات کے شکار بن رہے ہوں اس وقت گورنمنٹ کا یہ ضروری فرض ہے کہ اس مصیبت کی اور زیادہ ترقی کو روکے اور بچائے ایسی شے کے جبر یہ قرار دینے کے ان برائیوں کی تحقیقات کرے جو اس سے پیدا ہوتی ہیں۔ واکٹر جان ایپس صاحب جو چیئرمین انٹینٹیٹ میں ۲۵ سال طبیب رہ چکے ہیں ایک لاکھ ۲۰ ہزار آدمیوں کو ٹیکا لنگانے کے بعد کئی سالوں میں یوں لکھتے ہیں کہ "وگائی کا درس دو زہر لایا مادہ جو ندرست جسم میں جذب ہو کر مرض پیدا کرے" ایک قسم کا زہر ٹیکا ہے اور اس کا ایسا خراب اثر پڑتا ہے کہ نہ تو چھپک رہتی ہے اور نہ وہ مرض رفع ہوتا ہے جو اس سے پیدا ہوا ہے بلکہ مضبوط اعضا کی قوت کو روک کر بحال اور تھکاتی پر بیماری کا خوفناک اثر پڑتا ہے۔ واکٹر کالینس ایم ڈی آف رائل کالج آف فزیشنس ایڈنبرا ایم۔ آ۔ ایس۔ انگلستان کہتے ہیں کہ "وکر میں ٹیکا لنگے ہوئے بیماروں میں سے پہلے کا بھی ذکر کروں تو آپ کا خون حرکت کرنے اور جوش میں آنے سے باز رہے گا۔ مجھے ٹیکا لنگانے پر بالکل اعتبار نہیں ہے۔ بلکہ میں اس کو بظرف نفرت دیکھتا ہوں۔ کیونکہ کیمت سپر واقع ایڈنبرا دیوال خارج میں جن قیدیوں کو ٹیکا لنگایا تھا ان بچاروں کی انیس خراب ہو گئیں اور کچھ کے مقام پر بڑے بڑے چھوٹے نکل آئے۔ شریان اور پیاں خطرے میں پڑ گئیں۔ یہاں تک کہ بہت سے آدمیوں کے اعضا و اس ٹیکا کی بدولت کاٹنے پڑے۔ ۲۴ فروری ۱۹۱۷ء سے اکتوبر سنہ مذکور تک ایک ہزار قیدیوں سے زیادہ ٹیکا کے کی بدولت فوت ہوئے۔ اس سے ثابت ہے کہ ٹیکا لنگا مضر ہے۔

نہ کہ مانی صحت۔ واکٹر بری صاحب نے اپنی پیچ میں کہا کہ "گو ٹیکا لنگل پر لگایا جاتا ہے لیکن اس کا زہر پھیل چھڑوں۔ خون۔ معدہ اور دماغ میں پھیلتا ہے۔ لندن کا واکٹر اخبار برٹش میڈیکل جرنل یوں لکھتا ہے کہ "دریاد رکھنا چاہیے کہ ٹیکا لنگانے کے اثرات کے بعد جو لوگ مر جاتے ہیں ان کی موت کسی اور بیماری کی نہیں ہوتی بلکہ ٹیکا لنگانے کے آخری نتائج ہیں۔ جن میں سرخ بادیا جرحہ ایک مشہور نتیجہ ہے۔ واکٹر جین صاحب نے انٹرنیشنل انسٹی ویٹیشن کانگریس واقع مقام کوپن شٹھ میں ایڈریس کرتے وقت کہا کہ "وکر چھپک۔ خوفناک مرض نہیں ہے مگر ٹیکا اس کو مہلک کر دیتا ہے اور نہیں روک سکتا۔ ۲۵ ٹیکا لنگانے سے سوزاک کا خوف ہے۔ ۲۶ جن لوگوں کو ٹیکا لنگایا جاوے وہ بہ نسبت مرض چھپک کے کم خفیف ہے۔ مہلک بیماریوں میں مثلاً ہو جاتے ہیں۔ ۲۷ ٹیکا انسان کی نسل مارنے کا قوی باعث ہے۔ ۲۸ جہاز اور کوڑھی کثرت ایسی ٹیکا کے لگانے سے ہے۔ ۲۹ ایک ۳۴ برس کا شخص بہ کارڈاکٹر لکھتا ہے کہ "میری مستقل رائے ہے کہ اس ملک میں ٹیکا لنگانے سے ۵۰ ہزار آدمی ہر سال مرتے ہیں (ملک سے مطلب انگلستان۔ سکاٹ لینڈ۔ آئر لینڈ اور ویلز ہے) ہم نے بہت سے واکٹر کی رائے کا اقتباس بخوف طوالت نہیں لکھا۔ لیکن غرض کے لوگ بیان کرتے ہیں کہ "چھپک ایک میلی بیماری ہے اور کئی مقاموں میں جہاں غلاظت کی سلطنت ہو روز پیدا ہو سکتی ہے اس کا حملہ ان ارد گرد کی سیلی چیزوں کی مقدار یا زیادتی کے لحاظ سے کم بیش سخت ہوتا ہے جہاں مرض رہتا ہے بار بار ہے۔ قواعد حفظان صحت کی پابندی کرنا ٹیکا لنگانے سے بہتر ہے جب یہ حالت ہے تو ہم نہیں سمجھتے کہ گورنمنٹ ٹیکا لنگا کیوں جبر یہ قرار دیتی ہے کیونکہ ٹیکا سے سوائے نقصان کے کوئی فائدہ نہیں ہے اور ہزاروں آدمی ضائع ہوتے چلے جاتے ہیں۔ پس یہ ظاہر ہوگا کہ ٹیکا کچھ نفع نہیں دیتا۔ اور جن مضر اور خوفناک ہے۔ اور برطانیہ اعظم میں ۵۰ سو سالہ بیاں میں جو جبر ٹیکا لگانے کے خلاف ہیں۔ ٹیکا کے غیر مفید ثابت ہونے کا سب سے یقینی ثبوت یہ ہے کہ وہ مرض چھپک کو دفع نہیں کرتا۔ ٹیکا کی رسم کا رواج پڑیوٹا اسکے لگانے میں استعمال ظاہر کیا اور بجا ترک کرنے کے ٹیکا کا جبر یہ قرار دینا ظاہر کرنا ہے کہ واکٹر پیشہ کے لوگ تندی کے لحاظ سے انھوں پر ٹیکا ماننا صحیح ہے اور نہیں کچھ واقفیت نہیں ہے بہ حال جیسا بیان کیا گیا ہے ٹیکا لنگا سے ظاہر نقصان بہت ہیں اور گورنمنٹ کو واجب ہے کہ ان نقصان

وکر چھپک کی رو سے

پیشہ اخبار

لاہور۔ یوم دوشنبہ۔ ۲۵ جولائی ۱۸۹۶ء

ہمالک غنیمت
 امین پاشا کے مرتب کی جو خبر تھی اسی کے بعد کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ابھی زندہ ہے۔ پہلو بھی امین پاشا کی موت کی خبر کوئی مرتبہ مشہور ہو چکی ہے۔
 امریکہ میں جو مائٹن لوگ کثیر الازدواجی کا استعمال رکھتے ہیں ان کی اولادیں ہر طبقہ میں بالا وسطیہ تنگائی لگیں ملک جاپان میں کپڑا بنانے کے ۲۰ کارخانے ہیں۔
 شاہ ایران ایک غور و سال کچھ عرصے سے بہت غریز رکھتے تھے۔ جو ہر وقت سفر و حضر میں ان کے ہمراہ رہتا تھا۔ اس پر بھی غائبیتیں مہذول تھیں۔ حال میں یہ سچے ایک پیٹنے سے لکھیل رہا تھا کہ یہ اتفاقاً چل گیا اور شاہ بمشکل جان بڑھتے حکم دیا کہ اس کے کو حوض سے دور کر دیں۔
 مسٹر وائٹ لارڈ جو حال میں گورنمنٹ اضلاع متحدہ بریکہ کے وائس پریسیڈنٹ مقرر ہوئے ہیں۔ ایک اخبار نویس تھے۔ پریسیڈنٹ کی بیماری کی حالت میں وائس پریسیڈنٹ اس عظیم الشان جمہوریہ کا حاکم اعلیٰ بن سکتے تھے۔ مسٹر وائٹ لارڈ نے اس عہدہ میں اخباری دنیا کی انڈسٹری اختیار کی۔ مسٹر وائٹ لارڈ میں ہاؤس آف ریسرچر مشغول تھے۔ لاٹبرین مقرر ہوئے۔
 سال گزشتہ میں جو ہر سگری پچھہ انگریزی فوج اتاری تھی جس سے ہندوستان اور یورپ میں عجب حیرت پھیل گئی تھی۔ اس سال امیر البحر عثمان نے باب عالی سے درخواست کی کہ انگریزی فوج کو اس جزیرے پر قیام کرنے کی اجازت دے گا۔ اسے سلطان نے بڑی خوشی سے اجازت دی اور انگریزی امیر البحر کی اطاعت سے خوش ہو کر اس کو ملاقات سے سرفراز فرمایا۔
 فرانس میں ایک نہایت خوفناک حادثہ واقع ہوا۔ مونٹ بلنک پہاڑ سے ایک بہت بڑا ریف کا ٹکڑا اڑ کر نیچے آ رہا اور پائین کو کہ ایک نمائے کے گھاٹ اور ایک چھوٹے قصبے کو دبا دیا۔ ایک ٹرک جو وہاں سے گزر رہا تھا اس کا حال معلوم ہوا۔
 جمہوریہ ارمنستان کا ایک جہاز اور کوئی کے ساحل کے مستقل غرق ہو گیا۔ ستر آدمی ڈوب مرے۔
 روس کی اجناس کی اتنی خبر سے معلوم ہوا کہ حالت اچھی ہے۔
 (سردار)
 ہزار جات کی اقوام میں صوفی شیخ علی کے فرقے نے امیر صاحب کے مقابلے میں اخلاوت نہیں اختیار کی۔ باقی سب فرقے شامل ہیں۔ ان لوگوں کو پچھلے مرتبہ امیر صاحب نے ایسی سخت گرفتاری کی تھی کہ ابھی یہ لوگ اس کو فراموش نہیں کر سکتے۔
 بقول باؤنچیکے امیر صاحب کی اتنی زبردستی ہرگز نہ ہو سکتی کہ ان کے خیر گل خیر غائب تھے۔ ہندوستانی بھی بھلا علاقہ انگریزی روبر میں ایک گاؤں پر قبضہ کر لیا۔
 افغانستان کی شمال مشرقی سرحد کے قریب روسی نقل و حرکت کی اتنی خبر ہے کہ ایک روسی افسر گریٹ کارا جھیل کے جنوب مشرق کی جانب بھاگے اپنے ہمراہیوں کے مقام دیکھ کر کل میں موجود ہے۔
 ہم ہندوستان کے شمال ہونے والے یورپ میں افسر کو دلاشتہ سے اعزازی خطاب مل گئے۔

غلام کی کثرت سرکاری نظر سے ناگوار نہ ہو۔ گورنمنٹ ہند کے محکمہ مال و زراعت نے جو آخری یادداشت فصل گندم بابت سال مختتمہ راج ۱۸۹۵ء میں پیش کی ہے اس میں ظاہر کیا ہے کہ اس سال میں ملک کے بہت بڑے حصے پر خشک سالی رہی۔ مخصوصاً وسطی ہند اس۔ بمبئی و مکر۔ راجپوتانہ۔ بنگال اور برہما میں بہت زیادہ گرانی تھی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سوائے بنگال کے باقی تمام خطہ زوہ علاقوں میں غلامی کثرت سے لایا گیا جو اس وقت گیارہوں کے دیگر اجناس پر مشتمل تھا۔ زیادہ گیہوں پیدا کرنے والے علاقوں نے بہت بڑی مقدار گیہوں کی ہم پریشانی جس سے ظاہر ہے کہ شمالی ہند میں سال ماقبل کی فصل بہت زیادہ ہونے کی وجہ سے وہاں ضرورت کو کتنا زائد غلام موجود تھا۔ آگے چل کر اسی یادداشت میں ذکر ہے کہ باوجودیکہ گرانی ہر جہاں طرف پھیلی ہوئی تھی مگر اس سال میں گیہوں کی تجارت برآمد خوب زور و شور سے ہوئی۔ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہ گرانی گیہوں میں پیدا کر نیوالے علاقوں میں نہیں تھی کہ جہاں خوردنی غلام کی بہت بڑی مقدار فاضل موجود تھی اور کہ جنوبی ہند کے سوائے اور کہیں نرخ اجناس بہت گراں نہیں ہوا۔ ہمارے خیال میں اس آخری فقرے کا جواب صحیح نہیں کیونکہ اگر ۱۲-۱۳ سیر گیہوں روپے کی لاہور ایسی جگہ میں گئے جو ہندوستان کے مشہور گیہوں پیدا کرنے والے علاقے کا مرکز ہو تو معلوم نہیں اور گرانی اور غلام کی سنگی کس چیز کا نام ہے۔

اجمل موت الامیاء:- یہ ایک عربی کی ضرب المثل ہے اور حقیقت میں ایسی ہی صحیح اور پر معنی ہے جیسا کہ عمر سے عمرہ ضرب المثل میں ہوا کرتی ہیں۔ بیشک لاغلی زندوں کی موت ہے۔ لکھنؤ کے انڈین گریفک میں ایک نوٹ چھپا ہے کہ غورجہ کے منشی سکھ دیال صاحب شوق کی مرتبہ کتاب ہما بھارت کی ایک جلد گورنمنٹ لندن کے عجائب خانے کے لیے طلب کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔
 ہمارے خیال میں یہ فخر اردو نویسوں میں سوامی تشی صاحب کے اور کسی کو حاصل نہیں ہوا۔ ہم افسوس سے

لکھتے ہیں کہ ہمارے ہر حصہ کا سمجھنا غلطی پرینی ہے۔ ہر ایک مالک مطبع جس کے مطبع میں کتابیں چھپتی ہیں واقف ہے کہ یہ فخر ہر بار اردو نویسوں کو حاصل ہے۔ پریس ایکٹ کی پچھلی ترتیم سے پہلے ہر ایک مطبعہ کتابت جو تین کا پیاں سرکار میں قیمتاً دیکھائی تھیں ان میں سے ایک کا پیان لندن میوزیم میں بھیجی جاتی تھی۔ عام اس سے کہ کتاب کسی ہی نافض اور یہودہ ہوتی۔ مگر حال کی ترتیم کے مطابق ایک کا پیان مطبعہ کتاب کی مفت سرکاری دینی پڑتی ہے۔ اب حاکم محاز کو جو جریدہ ارکملانا ہے اختیار ہے کہ جس کتاب کو پسند کرے اس کی ایک کا پیان مطبع یا مصنف کو لندن میوزیم کے لئے طلب کرے چنانچہ ہمارے مطبع سے کئی کتابیں اس سے پہلے طلب ہو چکی ہیں۔ اردو ہر حصہ اس سے گزارش ہے کہ اپنی مملووات کا دائرہ وسیع کریں۔ کیونکہ اب زمانہ بہت وسیع ہے۔

پاسٹیور انسٹیٹیوٹ:- فرانس کے ایک ڈاکٹر پاسٹیور صاحب نے کچھ مدت سے دیوانے گئے کے کام کا ایک ایسا علاج ایجاد کیا ہوا ہے جس کے استعمال سے اس مملک مرض کے مریض عموماً شفا پا جاتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کوئی دوائی مریض کے جسم کے اندر ٹپکانا کی طرز یعنی ان کو لیشن سے داخل کر دیتے ہیں اور اس طرح کے داخل اور خارجی علاج سے مریض سچ جاتا ہے۔ اس علاج کی کامیابی کی وجہ سے یورپ میں اسکو بہت قبولیت ہوئی ہے۔ ہندوستان میں بھی بلقیسی سے جو انگریز دیوانے گئے سے کاٹے جاتے ہیں۔ وہ فی الفور بغیر علاج پیرس کو بھیجے جاتے ہیں۔ پچھلے دنوں میں جب دو فوجی گورے علاج کے لیے ہندوستان سے پیرس کو بھیجے گئے تھے تو سول اینڈ بلڈری گزٹ نے رائے دی تھی کہ ہندوستان میں بھی اگر ایک اسپتال پاسٹیور صاحب کے اصول پر قائم کیا جاتا تو بہت مفید ہوگا۔ چنانچہ حال میں اسی مقصد کو معلوم ہوا کہ ہندوستان میں قیام پیرس کے اس تجربہ کار سپند کیا ہے اور گورنمنٹ ہند سے اس کے اجراء کے لئے سفارش کر دی ہے۔ اگر گورنمنٹ ہند نے بھی سفور کر لیا تو ہندوستان میں بھی کسی موقع پر ایک ایسا شفا خانہ قائم کیا جائیگا۔ کہ جہاں سب گزیدہ کا علاج کامیابی سے ہو سکے گا اور کئی ہندوگان خدا ہندو دنیا کے منجوس حملے کا شکار ہونے سے بچ سکیں گے۔

روئے زمین کی خبریں

(ہندوستان)

اخبار شوکت الاسلام جو دہشت سے عید آباد میں سے شائع ہوتا تھا اور بوجہ حیدر آباد کے نو تجویز انعام دینے کے بند کیا گیا تھا ابھی سے پھر شائع ہوا ہے۔

نواب محسن الملک ہمدان نے کچھ کچھ حاجت سلام میں تصنیف کی ہے جو ان کا مشابہ کہ انگریزی میں ترجمہ کر کے انگریزی میں شائع کئے جائیں گے۔

گائیکو اور پروڈھ نے اپنی ریاست میں ہسپتال کھولنے ایک حفظانِ صحت کا کثیر مقرر کر کے اور ایک لیڈی ڈاکٹر کو رکھنے کا حکم دیا ہے۔

ضلع پونہ میں ایک فصل میں ایک مرض پیدا ہو گئی ہے جس سے آٹو زمین سے کھو جانے سے بڑے بڑے ہو چکے ہیں۔

۱۲ جولائی کو کلکتہ کے ٹون ہال میں کرنسی ایسوسی ایشن کا اجلاس ہوا جس پر پارلیمنٹ کو سپورٹل بھیجئے کے لیے مقرر ہوا کہ ہندوستان کے روپے کے لئے سونے کا سہارا مقرر کر دیا جائے نہ کہ تبادلوں سے روپیہ کھتے کھتے چارے کا پتہ پڑے۔

بمبئی کے ایک مشہور کارخانہ پر ہرجائی و کمپنی نے دیوار کھنڈا کر مقررہ آگرہ بنایا۔ ہانگ کانگ شاہکی نیشنل بینک انڈیا چیمپائیڈ اسٹریلیا بینک ہیں۔ قرضہ کل ۸۵۰ لاکھ روپے ہے۔ اور مال کل ۱۲۹۰ لاکھ روپے ہے۔

جسٹس پینل ایک نوچر گروہ اور آبادی کو رٹ میں ایک ہندوستانی مالی کو مار ڈالنے کے جرم میں گرفتار کیا اس کے بعد ایک ہفتہ میں صحت مند رہا۔ وہ تانوں کو دھمکانے کے لیے ہندوئی عیالانی بھی بخلاف رائے جج کے جیوری کے اتفاق رائے سے بری کیا گیا۔

ڈیرہ دون کے صدر جنگلات کے بوڈ آف کنٹرول کی کسی سفارشیں اس وقت شیپ جگ کو منسک کے زیرِ غور ہیں۔

سیکسٹی کے عوفان سے جو ریاست کچھ میں نقصان پہنچا اس سے گورنمنٹ بمبئی نے انعام پور دی کیا ہے۔ اس طوفان میں ۴۷ آدمی مرے اور ۱۴۱ مجروح ہوئے۔ ۹ ہزار مسکین اور ۲۵ کشتیوں کو نقصان پہنچا۔ ۲۰ کشتیاں بالکل غارت ہو گئیں۔ ایک لاکھ ۴۰ ہزار روپے خرچے اٹھائے گئے۔

۵ لاکھ کی شاخیں وغیرہ ٹوٹیں۔ ۳۰ ہزار کار چارہ بالکل برباد ہو لاکھ کا خراب ہوا۔ قریب ایک لاکھ کے مال و فصل کا نقصان ہوا۔ کل نقصان کا تخمینہ ۱۲ لاکھ ہے جس میں نصف ہزار بارہا روکے گئے۔

پاؤنڈ ایک سخت آزمائش کھاتا ہے کہ علاقہ مشرقی بنگال جہاں کی آبادی دو کروڑ ہے اور قریب ۵ ہزار مربع میل ہے وہاں حکومت کی قیاد ہر سال نرم نرم ہوتی ہی ہے۔

بھال ملک کو اب انارکلی کا خطرہ ہے۔

ایک ریمینٹ پاؤنڈر ورو کمپنی سفر مینا آئندہ موسم گرما میں بنگال کو مہیا کی گاؤں کی طرف روانہ ہوئی جائیگی۔

مچوڈ مندر اسپرٹل سروس ٹروپس کے نمندہ انیکٹر بزل کا انتظام کرنل سلیس کو کرنا لیا گیا۔ دہلی ریاستوں کی بیج کے انیکٹر اب انیکٹر کے نمندہ پر جا رہا ہے۔

برہما کے محظوظہ اضلاع تیریک سرکاری امداد کی نر سے بوجہ بارش ہو جانے کے خارج ہو رہے ہیں۔ شیب چندن ۱۲ تاریخ کو علاج ہو گیا۔ جنوبی شویہ ۱۰۱ کو جو جا بھنگا۔ اور باقی حصہ شیبو کا آگست میں ہو جائیگا۔

جھاؤلی کا پتھر کے عکاسات میں غریبوں کے وہ مکان گرا دیے جائیں جن کی قیمت دوسروں سے کم ہے۔ کیونکہ ان جھوٹوں کے رہنے سے صفائی میں نقص رہتا ہے۔

جس سے زمینیں سپاہی چارہ جاتے ہیں۔

مدارس کے اہل اسلام نے اس مہینے میں دین کی اس قدر سرداری دیکھ کر وہاں کے مسلمان بچوں کو دینی تعلیم دینے کے لئے ایک مدرسہ بنام "مدرسہ محمدی" قائم کیا ہے جس میں پہلے چار ماہ میں ساٹھ طلبہ داخل ہو گئے ہیں۔

اجو دھیا میں ہمارا صاحب پرتاب گڑھ کی طرف سے جو مسلمانوں کی قبریں مہندہ کی گئی تھیں۔ پیر فضل آبادی انجمن اسلام نے دیوانی دعویٰ دائر کیا ہوا ہے۔

آخر کار فیصل ہو گیا کہ اضلاع مغربی و شمالی کے گندہ لکھت گورنر سر جارجس کر اسٹیٹ ہو گئے جو نو مہر آئندہ اس نمندہ کا انتظام لینگے۔

آخر تجویز قرار پائی کہ پیر گڑھ کا پیر جاس ہزار روپے کے سرمائے سے شروع کر دیا جائے چنانچہ ۱۵ جولائی کو جاری ہو گیا ہو گا۔

شہر نگان کی آب پاشی کی تجویز جس کا تخمینہ ۲۰ لاکھ روپے بتایا گیا ہے کو منسک برہما غور کر رہی ہے۔

مسٹر ہیلر سابق جج جو پورے بناراضی فیصلہ گورنٹ ہند صاحب سکریٹری آف سٹیٹ کی خدمت میں پیش کی ہے کہ ان کو کینڈا جبرائیل دیکھائی ہے۔ اگر یہ اپیل منظور ہو تو تین سو پونڈ لاکھ کی زمین پر مسٹر ہیلر کو شتھی ہو جائیگا۔

حاکم متوسلہ کے ضلع جھٹ میں زمینداروں نے بیٹوں کو چھوڑ کر سرکار سے سدی روپے لینے کی درخواست کی جو اس پر بیٹے کو گول کو دھمکا رہے ہیں کہ اگر تم نے ایسا کیا تو پھر کسی کو بھی کچھ نہیں دیں گے۔

برہما کی شکایت جملہ اخبار کے نامہ نگار نے دیکھی ہے کہ وہاں کے مسلمانوں کو وہاں کے سٹیٹ پولیس انیکٹر کی وجہ سے غلام معمول سوا ایک چھپنے کے باقی سب حکم گشت کی قربانی سے ممانعت ہو گئی۔ کشتہ صاحب نے سال آئندہ تلافی کرنے کا وعدہ کیا۔

۲۰ جون کو کھجور صاحب کو گول کوڈی سی ایل کی گڑی آگسٹو کو بیوٹی نے غنات کی ہے۔ پہلی مثال کو کسی ہندوستانی رئیس کو آگسٹو کیا بھیجی ایسی بیوٹی سے ایسی گڑی کی۔

لوشانی کے جس سردار نے اپنی جان ضائع کر کے اپنے رفیق کو جیلانسی کو گھڑی میں مار ڈالا تھا اس کے والدین میں ۱۹ جولائی کو ملی پولیس میں پھانسی دیا گیا۔

لاہور (لاہور و نیشنل)

ڈیرہ آباد میں صرف ایک مشن سکول مدت سے قائم ہے۔ لوگ وہاں کی تعلیم سے محض نہیں ہیں۔ ماہ کا عرصہ گزرا ہے کہ شہر کی تعلیمی حالت کو دیکھ کر نیکو ایک مجلس بنام انجمن رفاه عام قائم ہوئی تھی جس میں ہندو اور مسلمان شامل تھے۔ اس انجمن نے غور کے بعد ایک عرضی صاحب ڈاکٹر سر شریہ تعلیم پنجاب کی خدمت میں بھیجی کہ ڈیرہ آباد میں ایک ایگلو ورنیکولر میڈیکل بورڈنگ سکول قائم کیا جائے۔ اس کے جواب میں صاحب اعلیٰ ایک طلبہ صاحب مدارس حلقہ لاہور نے فرشت کیا کہ ڈیرہ آباد کے لوگ اس کام کے انجمن کو روپیہ تیار کر سکتے ہیں۔

اس پرفٹ کرنل راجہ عطا اللہ خاں صاحب پریسیڈنٹ ایسیو سی انجمن کے دو نمائندے پر انجمن کا جلسہ ہوا اور اسی وقت ہندو روپیہ چلے لکھا گیا۔ زیادہ روپیہ فراہم کرنے کے لیے ایک سب کمیٹی قائم کی گئی۔

۶ جولائی کو ۱۰ بجے شام کے بعض مغزین لاہور کی طرف سے ایک جلسہ ٹون ہال کے میدان میں مشہور ہوا تھا کہ گورنر جی کے ممبرانہ بیت مقرب ہو جانے کی غرض سے انکو بار بار دینے اور ان کے تجارب کاروں کا شکریہ ادا کیا گیا کی طرف سے سہرا لکھا گیا۔ اگر مشہور ادا جہاں پرتال میں ممبری پر بحال رہے تو اس سے کلکتہ کی طرح لاہور میں بھی روشنی کا نثار کیا جائیگا۔

سنگ کے میوان کی کاشت کی کمی نے ایک انسان کے مقرر کر کے سفارش کی ہے جو میوان کے درختوں کا شکار کرے گا۔ میو پٹی پٹی نے اپنے کشتہ واپس میں دباندا ایگلو وریک کا بچے کے فصل کا ایک قطعہ زمین کا بیج کھپا دیا۔

حضرت میو پٹی کے سرگشتہ ضلع لاہور کا چارج مسٹر لمیس پٹی شریہ نے لینے جو فنانس میں تبدیل ہوئے ہیں۔ وہی کے کھتری جن کے دو فریق چھوٹی کی وجہ سے ہو گئے تھے ایک پنچات کی کوشش سے پھر پٹے ہیں۔

سٹیٹ فوج حیدر متہ کی اسے خلف سٹیٹ بھاگ رام رائے بہادر جوڈیشل ممبر کونسل کشمیر گلستان سے بیرسٹری کا امتحان پاس کر کے واپس آئے ہیں۔

لاہور ورنہ سابق سیشن ماسٹر گولڈ کے الزام غن میں جی جیٹ کورٹ نے دوبارہ تحقیقات کا حکم دیا تھا۔ مقدمہ صاحب ڈیٹی کشن راو لکھتی کی عدالت میں ۱۵ تاریخ کو پیش ہوا۔ عدالت نے کوئی ثبوت نہ پا کر ملزم کو بری کر دیا۔

سہو کے میو پٹی سکریٹری نے ایک غریب مزدور بھنڈا کو اس کو ایک گھوٹا مارا کہ جسے سامنے کے بین دانہ صاف نکل گیا۔ اس نے خفہ میں طلوع دی پول سرجن نے فصل کی کھرب پٹہ ہے مسٹر گولڈ کا جو سکریٹری صاحب کا نام ہے جالان ہو گیا۔

پریا پر ۲۰ ہونے کی دیکھ کر ہوئے ہیں بچا جو ڈوڈ کوئی نکل پٹ ریکشن ہسپتال کے ایک وارڈ خدنگار ورنہ پائی نے ایک دوسرے وارڈ خدنگار عشرت کو سر اور منہ پر تلواریں بھجی کیا۔ مجروح مازک حالت میں زیرِ عمل ہے اور ڈرہ پڑا۔

کیا گیا ہے۔

ڈیڑ ارب شہر تسلیم ہو چکا تھا۔ اخبار میں کا شوق ہندوستان میں بہت بڑھ چکا تھا۔ اور خدا کا رکے کو لوں کی توفیق اس طرف مبذول ہوئی ہے۔ اس نے میں خیال کرنا چاہوں کہ جو کام میں اس وقت ملک کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں ان کو کسی قدر پیچھے رکھ کر ساتھ بڑھا جاؤں گا۔ واضح رہے کہ مفصل ذیل دستور ایک انگریزی سلسلے کے مضمون کا قریب قریب ترجمہ ہے:

وزانہ اخبار کی تہذیب شام سے ہی شروع ہو جاتی ہے۔ رات پہلے کو ڈیڑ گھنٹے میں بیٹوں کو ان کو سب سے پہلے تیار ہونا پڑتا ہے۔ وہاں آدھ گھنٹہ وغیرہ کو ریت میں لانے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات ان کو اس سے بھی سب سے پہلے تیار ہونا پڑتا ہے۔ تاکہ وہ اشتہار رات کی کیا بیان ہو کر چلیں۔ تاکہ بیان اور تصنیف اشتہارات کے ان کو ملتی ہیں۔ اور اخبار کے ایڈیٹر کا ان سے کچھ تعلق نہیں ہوتا۔ ان کے بعد سب ایڈیٹر شریف لائے ہیں اور سب سے پہلے ایڈیٹر اور دیگر مضمون لنگا رہے ہیں۔ آہستہ ہی وہ جاتے ہیں کہ ان کی بیورو رپروں وغیرہ بیورو کے ڈھیر ہو چکی ہیں۔ سب کا قذات کو بھٹا نہیں لانا ہے۔ اور جس جس کے مشغول جو کچھ ہو جائے وہ اس کے مشغول کیا جائے۔ مثلاً قانونی معاملات کا تعلق ایک ہے۔ دوسری کی جبریل کے علاج میں غلیظہ آئی ہے۔ ہمارا شہر تیار صرف کے بیٹے اور ان کو اخبار میں بوجھ کر کے بوجھ کر کر نیکا کام ایک دوسرے کے سپرد ہے۔ نرنیکا کام کی تعلیم اپنی کی ہوئی ہوتی ہے کہ جس میں کسی دفع کی تکلیف نہ ہو۔ جو مضمون بھر جوتے ہیں اور کچھ لکھتے ہیں۔ وہ ایڈیٹر کے لئے خاص ہے۔ یہ ہے کہ میں بیان میں سے بعض توڑی کے ٹکڑے کو میں بھینک جاتے ہیں اور وہ بہت ہی کم ہوتے ہیں جن کو اخبار میں لکھ دیا جاتی ہے۔ یہ سب ایڈیٹر کا کام ہے۔ تاکہ وہ دوسرے روزانہ اخبارات کا مطالعہ کر کے اور جو خبریں اور عجیب ہول باجران کے پورے نام کا لکھ کر اپنے سے پہنچی ہوں ان کو نوٹ کرے۔ تاکہ اخبار میں بوجھ بچاویں۔ جب وہ غریب و دار چیندا میں شہر کا رہے۔ تو اسے غریب و دار چیندا میں ملاحظہ کر لیں اور جو وہ مناسب سمجھتی ہیں لکھتے ہیں۔ روزنامی نوڈی کا قذات میں بھینک دیتے ہیں۔

پولیس کی پوری مشغولی ہوتی ہیں۔ مگر ان کے گوشے اور قریب کرتے ہیں۔ سب سے پہلے مغلطان لڑتی ہے اور بہت سادقت اور نہ تو ملے۔ کیونکہ اول تو وہ بہت مغل مغل ہوتی ہیں۔ ان کا بہت بہت کرنا ہوتا ہے۔ تاکہ وہ ایسی انگریزی میں لکھی ہوئی ہوں ان کو اخبار میں بوجھ دینے کے قابل نہیں ہوتی۔ اس لئے سب ایڈیٹر ان کو از سر نو لکھنا چاہتے ہیں۔ اس سے علاوہ مختلف قسم کی خبریں پولیس کی ہوتی ہیں۔ مثلاً کہیں تار ہو گیا کہیں ہو گیا۔ ایسی سب سے پہلی۔ کوئی اخباری میں لکھ گیا۔ ان سب کو مغل کرنا تو لازمی ہے۔ لیکن جب تک مختصر طور پر نہ لکھی جائیں

کب ممکن ہے کہ ایک اخبار میں ایسی ہر ایک صفحہ کے لئے
دیجاوے۔ اسی طرح ہے اس سب ایڈیٹر کا کام ہے جس کے
پائس ممالک غیر سے تاریخی خبریں آتی ہیں۔ ان کے منتخب
کوئے میں ذرہ پریشانی چلتی ہے۔ کیونکہ نو ساری کی ساری
لفظ بلفظ جمع ہو سکتی ہیں اور فراہمی ہی مختصر ہو سکتی ہیں کہ
ضروری باتیں رہ جائیں۔ خاص کر ان خبروں کو زیادہ غور سے دیکھا
جائے گا۔ کیونکہ اخبار کے خریدار کو دوسرے ملک میں ہوتے
ہیں اور وہ اپنے عزیز وطن کے حالات کو بڑے شوق سے پڑھنا
چاہتے ہیں۔

مفصل سے جو تاریخیں آتی ہیں۔ ان کے نامہ نگاروں کو
محنت نہ دیا جاتا ہے۔ علاوہ بریں تاریکی قیمت علیحدہ ادا کی جاتی
ہے۔ مگر محنت نہ اس صورت میں ملتا ہے جبکہ خبریں اخبار میں
درج کی جاتی ہیں۔ اور صرف تاریکی قیمت دی جاتی ہے۔ اس حساب
سے اخبار کا بہت خراج ہوتا ہے اور سالانہ حساب کر کے کسی ایک
مغفل رقم بنتی ہے۔ جو نامہ نگاروں کی تفصیل ضائع جاتی ہے
اس کے علاوہ کارپانڈنٹ اپنا وقت بھی بھرتے ہیں اور جو
سمجھ رہے ہیں اس طرح اپنا وقت خراب نہیں کرتے۔

بہت سی ضروری باتیں پریس ایسوسی ایشن، بومرنگ پانی
ہے۔ اور چونکہ سطور کی حساب سے ان کی فیس مقرر ہوتی ہے
لیجو اخبار میں جتنی سطور چھپیں ان کے مطابق دام بھی دیتے
ہیں۔ اس لئے سب ایڈیٹر کو اول تو ان میں سے بہت سے مغفل
الفاظ نکال دینے ہوتے ہیں اور پھر کسی فقرہ کو اپنی طرز پر لکھنا
پڑتا ہے جس سے مضمون کا مطلب بھی بڑھ جاتا ہے اور لکھنا
بھی تھوڑی رکتی ہے۔ یہ ایک تجربہ کار آدمی کا کام ہے جو ایسی
نازک کام کو خوش اسلوبی کے ساتھ سر انجام دیتا ہے۔

اسی طرح ہے جب ہر ایک سب ایڈیٹر اپنے اپنے مضمون کو
کمپوزٹر کے ہتھ تیار کرنے میں مشغول ہوتا ہے تو قیمت سب
ایڈیٹر سب کی لگائی کرتا ہے۔ جو جو باتیں اس سے چھی جاتی
ہیں وہ ان کا جواب دیتا ہے اور وقتاً فوقتاً دریافت کرتا ہے
کہ اخبار کہاں تک تیار ہو گیا۔ جب رات کے گیارہ بج جاتے
ہیں تو اس وقت اس کو معلوم ہوتا ہے کہ اخبار کے بہت سی
کالم بھر گئے ہیں۔ مگر خبروں پر خبریں برابر چلی آ رہی ہیں۔ تاریکی
کلیک بند ہی نہیں ہوتی۔ اب کس کو کیا کریں۔ اگر کسی غریب
نے ایک دو سطور لکھ دیں تو خیر ان کو نظر انداز کر دیا لیکن
ضروری معاملات کو کس طرح چھوڑیں۔ جب دوسرے اخباروں
میں وہ خبریں چھپ گئیں اور اس میں تو نہیں بس خبر کا عنوان
پر شکایتیں آتی ہیں اور اخبار بند کر دینا کی درخواستیں پہنچتی
ہیں۔ مثلاً ۱۲ ہجرات کے معلوم ہوتا ہے کہ شہر کے ٹرانسپورٹ
میں آگ لگ گئی۔ یا مسٹر گلہ سٹون اس وقت ایک ضروری
محلے پر پہنچ دیوہے ہیں۔ یا کسی بیلوے کو حادثہ پیش آیا ہے
اب اگر ایسی باتوں کو درج نہ کریں تو مشکل ہے۔ ان کی خاطر اور
مضمون نکال دینے ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ لوہا نہ دلا کر دیر
میں شائع ہوں تو براہ منس۔ لیکن یہ نہ رہی جاسی جب رات
بہت گزر گئی تو ایک شخص خبر لایا کہ ٹرانسپورٹ پر غصہ
ہی ہو گیا۔ اس وقت فوراً ایک اخبار کا ملازم موقع پر بھیجا جاتا کہ

تاکہ وہاں کے پورے حالات دریافت کیے لائے۔ انہوں نے اخبار
 تقریباً مکمل پڑھا۔ یعنی تاہم چھاپنے کے لیے تیار نہ ہو جائے
 اس وقت ایک اور مشکل ہوئی ہے کہ جس میں سے بہت سی خطرات
 کو کاٹنا پڑتا ہے۔ یا مندرجہ بالا تاہم تاکہ اس سے واقف ہو سکے
 دیکھو کہ غرضیکہ نہایت سرعت سے کام ہو رہا ہے لیکن عجیب
 ہے کہ غلطی بہت کم ہوتی ہے اس سے کارکنوں کی محنت اور
 جانفشانی سے کام کرنا ظاہر ہوتا ہے۔ جو نیکدل سے اخبار کی
 جھلٹی چلتے ہیں صرف اپنی تنخواہ سے غرض نہیں رکھتے بلکہ
 صاحب کو ان کے ملاقات کے لیے مشغول ہوتے ہیں جن خاص
 خاص باتیں اخبار میں شائع کرنے سے متعلق تلبت میں اوسان
 ہی ساتھ اور ایڈیٹر کی نوٹس، ابھی کھلتے ملتے ہیں تو کہ غرض
 لکھنے کی تو ان کو فرصت نہیں ہوتی۔ اس لیے ایک سسٹم ایڈیٹر
 ایسا بن رہا ہے جو علاوہ اور کاموں کے ان کے لکھنے کا کام ہی
 جانتا ہو جو بہت سے ان کے لکھنے خاص خاص آدمی لکھتے ہیں
 پھر بھی سسٹم ایڈیٹر کے فرائض میں سے ایک یہ بھی ہے تاکہ
 وقت ضرورت کام آئے جب سب کمپیاں کمپوزنگ روم میں
 ہوجاتی ہیں تو ان کے پروف، اول پروف دیکھنے والے ملاحظہ
 کرتے ہیں اور پھر دوبارہ پروف ایڈیٹر صاحب کے کمرے میں
 دیکھے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ تین چار رات تک اخبار کی ترتیب
 ہوجاتی ہے اور اب چھاپنا باقی رہتا ہے۔ یہ بڑا نازک وقت ہے
 ہے کہ نہ کہ اگر وہ یہ بھی لارڈ راسی ہو جائے تو اخبار کے کام کے
 کام خراب ہوجائیں۔ لیکن شاید ٹوٹ کر کچھ جاوے اور یہ خیال
 ان کو اور بھی سرگردان کرے۔ اب کچھ نہیں دہراؤ نہ
 کاٹھی موجود ہوگی جو ہزار ہا کمپیاں اخبار کی لپکا کر لیں پڑھائی
 گئی تاکہ وقت پر پہنچ جائے۔ اس وقت نہایت تیزی سے کام
 ہوتا ہے اور فنون کی تفصیل اخبار چھپ کر کٹ کر اور فلیٹ میں
 ہر کر خود بخود دیتا رہ جاتا ہے۔ اسی ساری کام کا نتیجہ ہوتا ہے
 علی الصبح میں پریکوں کے گھنٹے سے مشر اخبار دھرا ہوتا ہے
 دن بھر لکھتے تو اخبار کے کارکن اپنی اپنی ذمہ داری کو چلے جاتے ہیں
 ادھینا کا کاروبار شروع ہوتا ہے۔ تو ان کے سرے کا وقت
 جاتا ہے۔ گویا دن ان کے لیے جرات ہے۔ ناظرین کچھ سے کہیں
 ولایت میں کام ہوتا ہے تاہم خبریں پہنچانے کا ایسا انتظام ہوتا ہے
 برخلاف اس کے ہندوستان میں دیکھی بہت سی اخبار والوں کا
 حصول کرے یہ مطلب ہے۔ ان کو کچھ پروا نہیں اگر خبریں دیرین
 یا ضروری باتیں پہنچائیں یہی باعث ہے کہ اخبارات کی قدیمیاں
 وہیں نہیں ہوتی۔ خبریں جیسا کہ مضمون کی ہوتی ہے کا غلاف
 سیاہی کو لیکر کوئی نہیں خوش ہوتا جب مضمون ہی نہیں ہوتا
 خاک ہو اس حال میں پہلے ایک دفعہ آپ کے اخبار میں عرض
 ہوں دوبارہ دہراؤ نہ کی کیا فائدہ۔ اللہ تعالیٰ وہ دن ہندوستان
 کو جلد نصیب کرے جبکہ اخبارات کا پڑھنا فرض سمجھا جائے اور
 لکھنے والے بھی ملک کی خدمت سمجھوں گے کہ اس تاکہ ہندوستان
 اس شخص سے فیضیاب ہو کر ابھی تھوڑے اور دوسرے کو بھی
 بنائیں کیونکہ اخبار ایک بڑا بھاری وسیلہ عام واقفیت پیدا کرنے
 ہے۔ اور ملک کو گری ہوئی حالت سے نکالنے کا ایک اہم ذریعہ ہے
 المرستم تاکہ ہم میرا تو میں سب کو دکھا دوں گا

پیشہ اخبار

نوشہ خصوصی
نوشہ اخبار کی تعداد فی سال
نوشہ اخبار کی تعداد فی سال
نوشہ اخبار کی تعداد فی سال

No 29. یوم دوشنبہ - ۲۵ جولائی ۱۲۹۲ Monday, July 25, 1892. جلد VI. Vol. VI.

واقفیت عامہ کے اہم شمار اور اعداد

دنیا میں اول درجہ کے شہر :- اخبار لندن سیکشیر
اس حال میں دنیا کے چارے بڑے دارالحکومتوں کو بھی غفلت
اور غفلت کے اس طرح ترتیب دی ہے۔ سب سے پہلے روم
اور استانبول (ی) اور اختلاف اٹلی کو بلحاظ اس کی قدیم تاریخ کے جگہ
دی ہے۔ اس کے بعد پیرس دار الخلافہ فرانس۔ پھر لندن
دار الخلافہ انگلستان کو جگہ دی جو بھی ملک کے فیض مند بنالغلا
سلطنت ترکہاں سے بہتر شہر نہیں ملتا۔ انچس ملک حاصل
کرنے کے لیے جو جن کا دار الخلافہ برلن دعویٰ پیش کر چکا مگر وہ
ملک اس کو کسی مخصوص حصے جو دوس کا قریب دار الخلافہ تھا۔
تب و استانبول اور برلن کی جگہ آتی ہے۔ ان کے بعد ملک کا حق
ہے۔ اور پھر چین (چین) اور پھر نیویارک (امریکہ) کا مقام ہے
بلکہ آج نیویارک علم عیش اور شائستگی کے اس قدر پیر
جس کے کتبے کوئی شہر اس کے مقابلے کا نہ ہے۔ مگر ان سے
ایک سوال یہ ہے ماکاربی تاریخ کو دیکھیں ہر ملک ایک مٹی
کے بھونچے نیروں کا مجموعہ تھا۔ اتحاد خوبصورتی کے پیشکش کرتا ہے
البتہ ایٹن برگ۔ شیلر فلائس اور شکاگو کو ہم کو حاصل ہے
وہ کسی آؤشہ کو نصیب نہیں ہے

انگلستان میں جرائم کی مقدار ماضیہ سنی
میں ایک مضمون نگار نے ثابت کیا ہے کہ تعلیم اور شائستگی کی
ترقی کے پہلو پہلو انگلستان میں جرائم نے بھی ترقی کی ہے۔ وہ
انگلتانے کے ۱۸۷۹ء سے ۱۸۸۰ء کے درمیان کے دس
سالوں میں کل ۶۶۶۸۰۰۰۰ مقتول ہوئے تھے۔ اس سے
پورے دس سالوں میں ۶۶۸۰۰۰۰ مقتول دیکھیں۔ اور
۱۸۸۰ء تک کے دس سالوں میں ۱۰۱۶۹۰۰۰ تک مقتول کی
تعداد دیکھیں یہ عجیب ہے کہ اس طرح میں ملک کی آبادی بھی
تعداد کی لیکن جب آبادی کی تعداد دیکھ کر کیا جانتے تو ثابت ہوتا
ہے کہ جرائم کی مقدار میں ترقی ہوئی ہے یہی سبب ہے
اس کی مقدار عامہ انگلستان کے ہر ۱۰۰۰۰۰ باشندوں کے دیکھیں
اس کی مقدار عامہ ہوا تھا ۱۸۷۹ء سے ۱۸۸۰ء تک ہر ۱۰۰۰۰ باشندوں
کا ۱۰۰۰۰۰ دیکھیں یہ ۱۸۸۰ء تک کے دس سالوں میں ہر ۱۰۰۰۰
ہندوستان کے دیکھیں ایک مقدمہ دیکھو
ہندوستان کے کل اخبارات :-
ہندوستان میں اس وقت کل نائٹوں میں ۵۰۰۰۰ اخبارات
چھپ رہے ہیں

یورپ میں ماڈھوں کی تعداد :- اندازہ لگایا
جاتا ہے کہ یورپ میں قریباً تین لاکھ ۳۰۰۰۰۰۰ اندازہ
ہے

مذاق

ایک ظریف فریسی نے جوڑا مشہور سفر تھا ایک مرتبہ
اشتراک دیا کہ اس کو عورتوں کی شکل و صورت بدل دینے کی
ایک ایسی ترکیب بتا دی ہے کہ وہ بوجھ عورتوں کو جان بنا
سکتا ہے۔ یہ دیکھ کر پہلی روز چالیس پچاس عورتیں اس کے
گھر پر جمع ہوئیں۔ یہ حضرت ان عورتوں کے سامنے آئے۔
اور کہنے لگے کہ یہ عمل شروع اس لیدی سے کیا جائیگا جو عمر
میں تم سب سے زیادہ ہوگی۔ اور اس نے تم یہ بتا دیا کہ تمہاری
عمر کیا ہے۔ عرض کیے سب سے بڑھی عورت کی طرف
متوجہ ہو کر میں نے دریافت کیا۔ بڑی بی تمہاری عمر کیا ہوگی
جواب ملا ۲۰۔ برس۔ حالانکہ اس کی عمر ۱۰ برس سے کم ہوگی۔
اس نے بعد دوسری عورت سے ۳۰ برس اپنی عمر بتائی اور اسی
طرح کہتے کہتے ایک عورت نے ۴۰ برس اپنی عمر بتائی۔
حالانکہ وہ سب سن رسیدہ تھیں۔ یہ سن کر اس شخص نے
کہا۔ "میں سوچتا ہوں کہ یہاں پر عورتیں بھی مذکر کی طرح جوان
ہو گئیں۔" دیکھو میں سے اس وقت سب سے زیادہ عمر والی کی
عمر صرف ۲۰ برس کی رہی اور یہ وہ عمر ہے کہ عاشق خلیج رنگ
اس عمر کی عورتوں کو بے حلف جہان چھوڑیں

ایک عورت کا سن معلوم کرنا تھا ہر دم شماری کے زمانہ
میں محبت مذہب اس سے سن دریافت کیا گیا۔ تو فرما اس نے
۳۰ برس سن اپنا بتایا۔ اتفاقاً وہ عمر اس کے قبل بھی اس کو
میں رہ چکا تھا اور اتفاقاً اس عورت کا بھی سن اسے لکھی کی
نوبت پہنچی تھی۔ اس نے کہا کہ تمہارا اس دیکھ کر مردم شماری
میں بھی تیرے ۳۰ برس سن اپنا سن بتا تھا اور اس مرتبہ بھی
یہی بتاتی ہے۔ یہ عجیب ہے کہ اس میں ذہنی نہیں کہ ایک دفعہ
تو جھوٹ بول ہی چکی تھی اور اب دوبارہ بھی بول رہی ہے

ایک کس صاحب نے جو کل کو مجرم سے بیان کیا کہ وہ کسے
بحث شروع کی کہ ہمارے کل پر جو مجرم ہیں کیا سب بے گناہ ہیں
میں نے اس پر اس پر مجرم ہونے میں کوئی شک نہیں ہے مجرم کیوں کہ کما
ہوئی شکل سے تو ایسا ظاہر نہیں ہوتا۔ کیا اس صاحب کا جواب دینے بھی
نہایت خفہ کہ مجرم کہ کما ظہور اس سے وقت اور دیر نہ ہوتا تو ایسی بولیں
کیوں مفر کرتا

ایک ایڈیٹر نے کہا۔ "بڑی خوشی کی بات ہے کہ ایک آنکھ
ہماری آنکھ کا انتظار کرتی رہتی ہے۔ اور سب ہم پہنچ جاتے
ہیں تو یہ مبت خوش معلوم ہوتی ہے۔ ایک مجرم کو یہ سنگسار ہوا کہ
اس کے ہم پیشہ جانی کی بیوی کی ایک سی آنکھ ہے

عجیب باتیں

گھوڑے کا گوشت :- انسان کی بعض خواہش
تو میں بالکل حیوانات کے گوشت پر گزارہ کرتی ہیں۔ سر فرانسس
ہیڈ امریکہ کے جنگلات کے اصلی باشندوں میں سے ایک میں اس کا
ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ ان لوگوں کو کھانے کے لئے
وہ اپنی اپنی ہے نہ سبوحات اور نہ ترکا ریاں اور اسی لئے وہ صرف
انہی گھوڑوں کے گوشت پر گزارہ کرتے ہیں۔ سر فرانسس اس
خوراک کا اثر اپنے آپ اس طرح بیان کرتا ہے :- جبکہ کھانے کو
ہوتے ہیں چاہتے گزارے اور صرف باقی اور گوشت پر گزارہ کرتا
رہا تو میں نے دیکھا کہ میری حالت ایسی ہو گئی کہ مجھے سخت
مار نہیں سکتی۔ ہر جگہ کہ بالکل خستہ ہو کر گوتا تھا کہ میں بول
بھی نہیں سکتا تھا۔ تاہم زمین پر اپنے زین پر سر ہر کھنٹے
سور سے میں ایسا جاتی چوندہ جاتا کہ ایک ہفتے تک میں
لے گھوڑے کے گوشت سے لیکر دوسرا آفتاب سے سورت میں گھنٹ
بعد ایک سوار رہ سکتا اور لاشیں اس دس بارہ گھوڑوں کو کھانے کا
ایک اور جی طرح کا سلام۔ یہ جزیرہ ہمارے کھانے کا
کندہ زمین والوں کی آبادیاں ہیں ان لوگوں میں سلام کا طرز
بڑا عجیب ہے۔ جب دو شادمانت کے بعد میں تو پہلے دونوں
خوب مسکراتے ہیں اور پھر ہر ایک اپنا اپنا ہتھوڑا دوسرے کے ہتھوڑے
پر مار کر خوب زور سے ہلاتے ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ کہتے ہیں کہ
تو اب بھی طرح رہے۔ تو اس کو سوس کوئی تکلیف تو نہیں
ہوتی تو اس کے ہاتھ پر لکھی مسکراتا ہے جیسے جیسے ہیں
چھوٹی دوسرے اپنے والدین اور خیر باس کے پاس
چینی عورت تانہ تو چھینک سکتی ہے نہ کھانے کی تانہ اور کھانے
کی حالت میں بھی ان کے سامنے جانی لینا۔ تاکہ چھینکنا نہ
کہ ان کی طرف آنکھ گھور کر دیکھنا عجیب ہے اس کا فرض
ہوتا ہے کہ ان کی تسلی کے لیے خندہ پیشانی رہے اور خوشگوار
طرز سے ان کی خدمت کرے۔ ایک مضمون کی اپنی کی خدمت اس
وجہ سے بہت تعریف بھی ہوئی ہے کہ کسی نے اس کی شادی
کے تین برس بعد اس کو مسکراتے نہیں دیکھا

انگوٹھی کی حرکت :- انگوٹھی انکھ میں حرکت نہیں
ہوتی اس حرکت کی عدم موجودگی کا عوض اس طور پر ہوا جاتا
ہے کہ اس کی گردن بغیر سر کے موڑے ہر طرف مڑ سکتی ہے
مندرجہ ذیل خدائے مبارک :- پروفیسر گارنر صاحب نے
مندروں کی زبان کی کمر اور کوشش تیار کی ہے ان کی رستے
ہے کہ مندروں سے فاعلی خدمت سے کتنے ہیں۔ اور کہ بہت
ایچھے لوگ ہوں گے۔ مگر صرف انگریزوں کے کہ جن کے دماغ ان کی
تجربہ کی مطابق ان کا تعلق بھی ہے

سیکوا صاحب کی اویا
سیکوا صاحب کی ہندوئی
منجن ویدان

و اما ایند
وانت با نکل
و اگر سیکو صاحب
که حصول بر
اینس که شکر و
دی - و بلیو -
سیکو صاحب
بلادر که کانت
پس

تمام پنجاب
 سر دشت
 بیست عشر
 طای - و طایو -
 میکین - میکوا
 آتشی - لا
 پس

ارزانی اور ایجاہداری اس مکان کی اصول ہے

1779/1780

پیشانیوں میں دیکھی جا رہی ہیں
لے
ہمیشہ تیار اور موجود رہتی ہیں
یارِ شاہ اپنے پر تیار
کی جاتی ہیں

منند لال نزار دُبی بازار لاهور

لاہور میں منشی محبوب عالم ایڈیٹر و پریپرٹر کے اہتمام سے

فی الجمله که شش کتبی است که از ترجمه سید زریب و خاندانشی و مختصرات علی
 صاحب السیف است که باقی علی بدایت کوفی است که از سید زریب و خاندانشی است
 نه از تاجی از سلسله اوصاف از او است که از سید زریب و خاندانشی است
 کتاب نه از تاجی است که از او است که از سید زریب و خاندانشی است
 و از سید زریب و خاندانشی است که از او است که از سید زریب و خاندانشی است
 و از سید زریب و خاندانشی است که از او است که از سید زریب و خاندانشی است

[illegible]

پچھ کر تیار ہو گئے !!!

پان سو و پچاس حصہ دوم - پہلا ایڈیشن - مجلد

پچھلے اور شائع ہوا

مطبع خادوم التعليم لاہور میں منشی محبوب عالم ایڈیٹر و پرنٹر کے اہتمام سے چھپا اور شائع ہوا

اشہارات



مشتہر پیشہ اخبار لاہور
ہندوستان کے تمام اردو
اخبارات میں زیادہ سے زیادہ
پرچہ ہے اور اسی کی وجہ سے
اشہارات بیشتر کر سکتے ہیں
اس سے بڑھ کر کوئی اور مفید
ذریعہ نہیں ہے

ایسی کچھ اور اشہارات پیشہ اخبار لاہور کی جانب سے
رام گوپال بخشی ہر قسم کی دوا کا شعلی علاج

کیا یہ عجیب بات نہیں کہ اگر دوائی سے فائدہ نہ تو فیتہ
لا کر دیکھا جاتی ہے اس دوائی کے ایجاد ہونے سے کبھی تک
دوا ناک خراجی اور خطرناک علاجوں کا اندیشہ نہیں رہا تھیں
فصل الہی سے چھ گویہ دوائی لکھی اور پھر اس کو ایک لائق
اور تجربہ کار دواور دیکھ گیا کہ دوسرے تیار کیا ہے اس میں کچھ
ایک قیمتی اور نادر اجزاء شامل ہیں اور صرف ہندوستان کے فائدہ
کے لئے پیشہ داری کی قیمت پانچ روپے مقرر کی ہے ہر قسم کی بادی
اور غشی دوا سے کئی گنا زیادہ ہے میری شہور تاپ ملی کی
گوئیال جن کو ہندوستان میں ہر شخص جانتا ہے وہ بھی نیا نہیں
قیمت ۱۲ روپے
المشتہر رام گوپال بخشی - انارکلی - لاہور

اطلاع

پنجاب پریس ایسوسی ایشن نے ماہ مئی گزشتہ سے ریڈنگ
روم اور لائبریری کا اپنے دفتر واقع کشناسہا ل لاہور میں
مقبول انتظام کیا ہے جن میں بہت سے انگریزی اور اردو اخبار
ریڈنگ روم کے لئے اور کتابیں اور رسالے لائبریری کے لئے
موجود ہیں جو صرف ممبران ایسوسی ایشن کے استعمال کے
لئے ہوتے ہیں۔ لہذا ممبران ایسوسی ایشن سے خصوصاً اردو زبان
اخبارات سے ممالک اس سے کہ وہ اپنے اپنے اخبارات اور کتابیں
لا کر اپنے دفتر ایسوسی ایشن میں رکھ فرمایا کریں کہ جو بوجھ رونق
دے گا اور لائبریری ہو۔ لاہور و سرحدہ - جولائی ۱۹۰۲ء
المطالعہ پرنٹنگ پریس - کشناسہا ل - سکریٹری پنجاب
پریس ایسوسی ایشن - لاہور

نواکچا دجاندی کا گٹ

پیشہ - تانہ دھڑ پر صرف روٹی کے چھٹے سے گٹ کرلو۔
ایک شہری میرا پیاس گلاس بخوبی گٹ ہوتے ہیں نئی شہری
برقی ٹھونڈ یہ تعویذ جمع کی ہے - مختلف بیماریوں کو دور کرتا ہے
جو خون کے بہاؤ سے ہوتی ہیں - اس کا استعمال ہر ایک
کو کرنا چاہئے - فی عدد ۵ روپے - رقم - ابو محمد نجم الحسن
سورگر گٹ - کوٹوالہ - سکڑہ - جموں خاں

مجموعہ الشہداء کے طبقات کا دھیر

اس کتاب میں گلاب کے پھول کو پڑیا بکڑا کر اناتین لکڑی کا
صندوق کے اندر سے بھی خالص اور بھی حاضر ہونا - تاشا دیکھنے
والوں کے لئے ہوتے رہا والوں کا صندوق کے فیرو ہوتے ہی تات
ہو کر چھٹے پر رکھا جانا - کنویں کی ڈالی روٹی انگوٹھی اور تاشا
دیکھنے والوں کا دلا ہوا روال ثابت ہو کر ایک ڈالی روٹی سے
لکڑیاں گڑی کھینچ کر دوسرے دھڑا اور ہندو - سیر کرنا
ہر زبان میں لکڑیاں سے وغیرہ وغیرہ ہر قسم کے عجیب - تر شہداء
کے جن کو انگریزوں کے ہزاروں روٹے لکڑی کے پھول
کے بیج ہیں - اس کتاب سے لکڑی کے بیج ہیں - اگر غلط
ہوں قیمت ۱ روپے - قیمت مجموعہ ۸ روپے - یہ کتاب
ہندی - دیوناگری میں بھی ہے - قیمت ۵ روپے -
المشتہر تھنور شاہ ویرا پور - جھنگ - کشناسہا ل

سری نہت باکریاں کے صفا کی دوائیاں

ہماری پاس ہر ایک بیماری کے رفع کرنے کے دوا دیاں
ہر وقت تیار رہتی ہیں - اور قیمت بھی عجیبہ و غریب بہت
سہجہ ہے - جن صاحبوں کو ضرورت ہو امداد آئے گا کٹ بھجوا
فہرست طلب فرمائیں -
نہت ہر نہت کھنیا سٹو
نہت ہر نہت کھنیا پوریاں - دربار صاحب امرتسر

لازرس کی مخرجہ شہریہ اور ان دوائیاں

قوت باہ - تشنگ - سوزاکی - بواسیر - چھکندہ - سوز
خنازیر - داو - چھل - چھوڑا ہر قسم - کھنچو - لا - دوسرے امرات
چشمہ ہر قسم - شجر وغیرہ
ہر ایک دوائی کی قیمت بہت کم ہے جو خط و کتابت سے
معلوم ہو سکتی ہے - یہ دوا خات میں دلیو پیاسل سکڑہ
سے بھیجی جا سکتی ہے
المشتہر لازرس صاحب - جھنگ محلہ - متعل - ریلوے لاہور

بال اڑانے کا عجیب یاوڑ

یہ دوا گرم پانی سے لگائی ہے مگر بال اڑانے کا دوا دیکھ کر
کوئی کم کا ضرر نہیں ہے یا قیمت فی پیسہ - محصول ۱۰ روپے
کما خانہ پیشہ اخبار لاہور سے مل سکتے

کما خانہ پیشہ اخبار لاہور کی اسم بامسمیٰ انصو

نادر خبثی ۱۹۰۲ء
کی حیل تخفیف قیمت کیجاتی ہے

(بہت تھوڑی کاپیاں باقی ہیں)
قیمت ۱۰ روپے -
قیمت ۱۲ روپے -
مصورہ ایک موقیہ دلیو پیاسل ہر دھڑ میں -
المشتہر شجرہ پیشہ اخبار لاہور

کما خانہ پیشہ اخبار لاہور کی باقصور

نادر خبثی ۱۹۰۲ء
اس کے شروع سال سے دو تین ہفتے
تیار ہو کر شائع ہو جاتے ہیں - قیمت ۱۲ روپے
بامسمیہ جات اور مہمہ جات علی المرتضیٰ
اور سیر ہوگی - حجم ہفتے سالوں سے بہت زیادہ
اور تصویب کرتے ہوئے - نادر اور عجیب معلوات
کا ذخیرہ ہوتی محنت سے جمع کیا گیا ہے
جن تہران سالہا میں نے سال ۱۹۰۲ء کی
نادر خبثی میں عمدہ اور اعلیٰ مضامین لکھنے کا
دعا کیا ہوا ہے ان کی محنت میں کوشش ہے
کہ وہ اگست شائع ہونے لگے مضامین ہر
بعد ترتیب دے ہو جاتے ہیں - وہ جوں کے
بہتر کارخانہ پیشہ اخبار لاہور

ترجمہ اردو سفر نامہ یورپ حضرت شاہ ایران

حضرت شاہ عالم علیہ السلام نے یورپ کا سفر کیا اور اس
سے لکھا ہے - شاہان یورپ کے دربارت
سماذاری کا حال اور عجائبات ملک اس کتاب میں لکھے ہیں قیمت
۱۰ روپے -
موصول ہوئے شاہان یورپ کے محلہ - سارہ محلہ -
فارسی سفر ناموں کی شرح لغات علیہ تیار ہے -
المشتہر جعفری آستان فارسی نواب صاحب راجہ پور مقام منی محل

ایک نظر ضرور دیکھ لیجئے

نورانی الفاظ جو تہ شہرہ دوا اور اس سے استعمال کر دے
کا زمانہ کو بی ادویات کے خواص بیان کرنا بھی دوا کر دیا ہے
یہ کما خانہ پیشہ کہ کما خانہ پیشہ دوا کے لئے ہر قسم کے
ہیں صرف اس قدر توفیق کافی ہے کہ اگر آرام ہو تو دوا دے
بشرطیکہ حسب دوائی کیا جائے اور دوا کے لئے ہر قسم کے
کرو - بلکہ اب خطا بہت کم ہے اور دوا کے لئے ہر قسم کے
عوبت لکھ کر دے ہر قسم کے عوبت باہ ہر قسم کے
عرق سوزاکی عرق منی عرق منی عرق منی عرق منی

قصیدہ مولانا شبلی پر فیسر مدرستہ اعلوم علیحدہ

منقض من حالات سفر

بہر تکمیل فرم پہ پہ تحصیل عمر
فرخ از بلیغ و زیارت چہرہ کو خدا
گرچہ میں کہ طلب نوم و شہرستان
ویران راہیں تخریر کسواں رفتند
رم گوی سگامت کہ غلام طبع
و جہیں دور از سفر و اسباب خطیر
من پس غمخوار خون جگر خورم
اتفاقے عجیب گشت واقعه و کشا
بکفر و شترک را ناکند نم کو حل
چون سقوف آدم از بیدار دل کلا
عزم پندہ بیباک و در غم چو شمع
آہن دل آلفیہ شہنشاہ امپراطور
گفتار صحبت اس واقعہ باز آمد
چو این و انیہ مردم ہلکا گشتند
بعد از تخریب و بدو آید دل
ول بچہ از من و دم و دارا مکرار
رویکہ چند بیاسوس کسین سازد
باجہ و از قدر و جہ از منشا را بکمر
مصلحت نیست کہ اس حال تہا تہ
گفتار اس حال کہ گفتار دو عالم
ہر دین مہر گاہ کہ فراموش نہاد
الغرض از مضامین و مہر و کون
او قیام و رہ کرد و بیابان بچند
رحمت صمیم شہید و کشتی و سہر
کس نیابت سرشار از گرفت از این
بنو دایہ از کار بکشتی چیز سے
ناں خوش و دوزخ گونہ ہر نامار
گرچہ میں زان تو پاوہ نہا کو ب
ہفتہ ماہ بھی چون رسیدیم حد
من فرود آمد و درویش ہر آدم
کو ہمارا سیت کہ سرچشمہ بلیغ و فرخ
بر کجا میگزینی کیا راوست و رفت
گہر و سگاہ زبیل از دیں بقتیر
مرد و شہر کہ خور راہ و صفا را نامدار
نور و چغت و بید و سیر و خوش
عاشقین را بربیت و عاشقانہ جہن
عامیاب و غلط گفتند و گمان را بکمر
تخریب و شہرستان کل خاک عیش است
شہرستان شہر با بار بار قنار
سہر و آمد و اسرار و چار و دو
اس ہلال شہر و بیابان و فنیان
بست و شکر دارا سیت ہر چہ

روزگار سیت کہ سید شہر سنگ
خو اشم تا بسو و درم شکوہ ماہ سپہ
لیک تا بخرید و بیت بفرمان قدر
کہ فلان جز موس عام ندارد سر
بہ تکلف بفرحت سیت کہ
چون سیر شود را کہ ز دست و نذر
ناگہاں شاہر مقصود و در آمد از در
کہ از دم و گمان نیز نہایت
بوم از حجت تب خستہ از تفرہ جگر
چار ہر نعل مکان بیچ نہاں اید
کہ یک جلد و تا کار بار و دار
ہم دین غمخوار و کشتی سفر
پس بوم سفر را جگر بستم و خطر
ہم بیابان و خزان و من رفت خبر
جلکہ گفتند کہ این نعمت بفر
ورنہ خدای کہ کشتی با این را کر
ساز و برگ مقرر گویند گیارہ روز
کہ اگر در مانی نبود هیچ خطرس
لاحزم خار کے سیر ہر راہ سیر
لیک طالب بود کہ موقع و ضرر
باز پس کو نکشت کہ ہر برگ آرد
گور خاستہ از جگر و شہر راہ سپہ
سین کشتی شہرستان میں ہم چن نفر
سبک از جہر خط بند و زیور
کس نیابت جہا و رفتش از دست
غیر ازین نعمت سہر و زکریا سیت
از کباب برہ و مرغ و می و نقل و شکر
دگر ان لیک علی از دم زدن و سافر
کشتی اسود و بدین جہا را لے لنگر
تا بخرید و جہا ازین ملک از در و ضرر
لیک از سیر و کل و سیت و بویچ اثر
ہر طرف می گزینی خاک سیاہست و بحر
بزم ان عربی حرف زدن سے کسیر
جہاں ازین لیل از جہاں ہم دہ
سفر و مہر و کج و خوش و دگر
نام نہاں سیت و بویچ و بافت و ضرر
کہ گزشتہ نقل و سماع از دست
کہ دیر با جہا ہر آمد و شہر از شہر
تا یک سہرہ از در و بحر الاحمر
کہ کیفیت و عاشق شہر و بحر
جزو از این دایر شہر و بحر
کہ و دگر و ہر آمد و شہر از در و بحر

مرد و زان و شہرستان کہ سیت

آن خرد و جہا و آفاق و جہا سیت
مردان سحر و قدر و شہرستان کہ سیت
انری جاد و جہا و دگر و بویچ
و میان من و دگر و بویچ و جہا
پیش جہا سیت کہ از شہرستان کہ سیت
صدہ بی بی کہ با فرشتہ از جہا
شاہک کشتی با زدن و شہرستان
من ساحل شہر و دگر و بویچ
خوب جہا سیت کہ از شہرستان کہ سیت
موضع جہا سیت کہ از شہرستان کہ سیت
گرو سہر و جہا سیت کہ از شہرستان کہ سیت
جہا سیت کہ از شہرستان کہ سیت
چون کل شہرستان و از جہا سیت
ازین شہرستان و دگر و بویچ
اس جہا سیت کہ از شہرستان کہ سیت
جہا سیت کہ از شہرستان کہ سیت
سہر جہا سیت کہ از شہرستان کہ سیت
رو سہر و جہا سیت کہ از شہرستان کہ سیت
من سہر و جہا سیت کہ از شہرستان کہ سیت
فرض ازین و دگر و بویچ
جہا سیت کہ از شہرستان کہ سیت
ز ان سہر و جہا سیت کہ از شہرستان کہ سیت
گفتار ازین و دگر و بویچ
گفتار ازین و دگر و بویچ
من سہر و جہا سیت کہ از شہرستان کہ سیت
پس ازین و دگر و بویچ
خجہ گفتار ازین و دگر و بویچ
بر کج و جہا سیت کہ از شہرستان کہ سیت

زودہ بر نقش و دگر و بویچ

کہ توان آمدن از غم و اس کار بار
ہر زہر سیت کہ از شہرستان کہ سیت
بر سہر و جہا سیت کہ از شہرستان کہ سیت
ز ان سہر و جہا سیت کہ از شہرستان کہ سیت
زورق و کشتی و دگر و بویچ
صدہ بی بی کہ با فرشتہ از جہا
ازہر و جہا سیت کہ از شہرستان کہ سیت
ہم سہر و جہا سیت کہ از شہرستان کہ سیت
ہر کج و جہا سیت کہ از شہرستان کہ سیت
راہ ہر و جہا سیت کہ از شہرستان کہ سیت
خاص جہا سیت کہ از شہرستان کہ سیت
ہر کج و جہا سیت کہ از شہرستان کہ سیت
پیش و جہا سیت کہ از شہرستان کہ سیت
پس و جہا سیت کہ از شہرستان کہ سیت
سہر و جہا سیت کہ از شہرستان کہ سیت
لیک جہا سیت کہ از شہرستان کہ سیت
سہر و جہا سیت کہ از شہرستان کہ سیت
کشتی اسات و دگر و بویچ
سہر و جہا سیت کہ از شہرستان کہ سیت
دگر و جہا سیت کہ از شہرستان کہ سیت
بحث ازین و دگر و بویچ
تا جہا سیت کہ از شہرستان کہ سیت
طی سہر و جہا سیت کہ از شہرستان کہ سیت
کہ دین باوہ سیت کہ از شہرستان کہ سیت
بادش گفت کہ اس نظم سیت کہ از شہرستان کہ سیت

خبر و ل کے خطوط کا خلاصہ

ڈاکٹر سید فخر الحسن صاحب (چور در راجہ پتانہ)
آپ نے آسٹریلیا کے راجہ پتانہ میں ایک خوش سودا گران و پیشین
و شہر فرمیل۔ چاکن ہٹ کے کاخا جو ان کے خط کے جواب
میں آیا تھا بھیجا ہے۔ اس میں سوائے اس کے زیادہ حالات
درج نہیں کہ ان کے ڈاکٹر ہندوستان سے یہاں آئے تھے۔
ان کے علاج سے بے توک یہاں بھی ہو گئے لیکن یہاں کے
ڈاکٹروں نے مگر گزرتے روز قیامت کی کہ ان لوگوں کے پاس کافی
شریفکٹ کسی برنور می کانیں جس کے روسے علاج کی کج
اس نے ان کو حکم علاج کرنے سے روک دیا۔ عام لوگ کی خواہ
جو ان کے دل میں تو کجا کام کریں چاہیں رہتے ناہوار
اور خوراک ہے۔ کہیں سیاسی ساتھ رہتے نقدی ضروری بھی
محتاجی ہے قلی کا کام سنگ بنا کیا جہا رویت و سہ ضروری کا
ہے مگر سوائے یوین کے وہ کام ہمارے ہی نہیں کہ سہر و کج
بہت سخت ہے باورچی کو ساتھ ساتھ سہر و کج تھوہ ماتی ہے اور

کھانا بھی۔ اگر ایک شخص اپنا کھانا کھاوے اور اگر یہ مکان کا

تو میں جس روپے ہوا و در و در کا خرچ ہو جائے اسے انگریزی خوان
کی ضرورت نہیں۔ یہاں کی زبان ہی انگریزی نہیں۔
راستہ ٹلو ڈاگرو۔ آپ کے اخبار کو ہر ماہ مطبوعہ۔
جولائی ۱۹۲۷ء کے صفحہ ۵ کا کلام اعلیٰ کی دوسری خبر کہ گزشتہ کے پیش
نظام الدین کو جرم توین ملازم سرکاری تین ماہ قید محض و پانچ سو
روپے جرمانہ کا حکم ہوا۔ درج ہے۔ چونکہ غلطی رہی ہے۔ اور
نظام الدین پر اس یا تو کج کچھ نہیں ہیں اس سے نقصان کسی
منظر سہروردی اخبارنا سب بھی گئی۔ نظام الدین بن عبدالحی سان
لاہور جو سابق و بوان ریاست ہندوہ کے نام سے سہروردی میں
۷ ماہ۔ برس سے آگرم میں مقیم ہیں اور گزشتہ کے مکان میں رہتے
ہیں۔ جرم توین ایک اسپیشل مجسٹریٹ کے تین ہفتہ قید محض
اور چھ سو روپے جرمانہ کے سزا یافتہ ہوئے۔
ڈل سنگھ صاحب (سیر اور جہاں)۔ کارڈ اور غلط
اور غلط انگریزی اور راستی ہر دو قسم کے یہاں سے ناہو ہیں۔
گو بیٹے دو کا نڈروں سے گراں قیمت پر لیتے تھے۔ لیکن مل تو جایا
کرتے تھے۔ یہ وقت جلدی رخ ہوئی چلتے۔ ہر قسم کے کارڈ اور
لفافے و دیگر سرکاری طور پر ڈالنے میں ہمیشہ موجود رہے جہاں
گھاسی رام صاحب دودھام پور ضلع بجنور۔
رختہ جاتر اسرار گیان پوری و صوم و دھام سے ہوا۔ مسٹر کپیل
صاحب ہمارے کشتہ قیمت دے دیا۔ کھندہ تقرب دورہ تشریف
لائے۔ دفتر تحصیل کا معاوضہ دیا۔ بہت اچھا پایا۔ معاوضے
میں اول ہی سطح میں یہ تحریر پایا ہے کہ منشی گنگا سہاے تحریر
جو دیش تحصیل کا کام بہت لیاقت اور صفائی کے ساتھ ہے۔
یہ نتیجہ حسن انتظام مولوی محمد اسحاق صاحب تحصیل راولپنڈی
کا ہے۔

ایک لکھ لوکل و پراوشل

ڈیرہ اسماعیل خاں اور پراوشل کے درمیان شاہراہ کل موہلی
تصویریں دو تھیں گزری ہیں جو دوسرا لکچر پید اہوا
تھا۔ اب لاہور کے عجائب گاہ میں ہے۔
راولپنڈی ڈیپنری میں ایک زمانہ ہاسٹیل سٹ
مس سو فائینڈ شیخ مقرر کی گئی۔
کرٹل ریڈ صاحب ریڈیٹ درج دوم چور ۲۷ مئی
ریڈیٹ درج اول کشمیر کرٹل سٹ کے بجائے مقرر ہوئے۔
ہمصر ریڈیٹوں کے ایک نامہ نگار کے مطابق ضلع ڈیرہ
اسماعیل میں ایک عورت نو بیگم کو دوشوہر رکھنے کے نتیجہ زبردست
۶۷-۶۸ تقریرات ہندیا ج سال قیدی سزا ہوئی۔
ضلع راولپنڈی کی بیچ آنریری مجسٹریٹان ہیں۔
اور بے عملے جہاں گئے۔
یہ تجویز ایک مرتبہ لاٹولس کے زمانہ حکومت میں بھی پیش
کی گئی تھی اب تجویز محض اتنی ہے کہ سرحد شمال مغربی کے ضلع کل
کشمیر کے ماتحت کیا جاوے جو براہ راست گورنمنٹ ہٹ کے ماتحت
اس سے جواب کو نکٹ و سہری خرتول سے بہت نصرت لگا جائے
جو صوبے کے اندونی انتظام میں زیادہ وقت صرفہ کی گئی۔
گزشتہ سیر کو سہروردی خجاب پور پوری کے شخص اہلاس میں

یہ کتاب طلانی حروف سے لکھی جاوے اور انجیل کی قسم پر سرخ کے بعد لکھی ہوئی ہو اس وقت بھی قابل اعتقاد نہیں۔ اگرچہ گورنمنٹ کی طرف سے کینیڈا کو گرجا کی راحت رسائی کی نسبت ہدایت بھی کی گئی ہے اور کینیڈا کے گورنر نے بھی زبانی وعدوں سے سرکار کو خوش کر دیا ہے۔ لیکن کینیڈا کے گورنر کا انہیں اشخاص کے ساتھ عمدہ رتناؤ ہوتا ہے جو ولایت کے جانیو لے میں۔ باقی ان پر نصیب نجان کے کوئی سبیل راحت و آرام کی نہیں۔ یہاں تک ان پر ظلم کیا جاتا ہے کہ کوئی حد حساب نہیں۔ آگے چل کر ہی صاحب بیان کہتے ہیں کہ ہمارے ہی ہمارے پر ظلم بھی کیا گیا کہ گورنٹ کے جی سے روانہ ہونے سے ایک گھنٹہ پہلے قریب دروس کے آدمیوں کو کہ جن کے پاس گھنٹ بھی موجود تھے زبردستی انکوٹ سے اتار دیا گیا اور ان کا اسباب اس خرابی سے بچھینکا کہ وہ جاتا رہا۔ ہم تعجب کرتے ہیں کہ باوجود اس قسم کی نظروں کے ہمیشہ پیش کرتے جاتے کہ گورنٹ کیوں نامس شک اینڈ سن سے جواب طلب نہیں کرتی۔ اور بصورت معقول جواب نہ ملنے کے چھٹکے توڑ پھوٹ نہیں دیتی۔ اور وہاں جو لوگوں کو شکایت کا موقع دیتی ہے۔

کے بعض مہمکروں نے تائید کی ہے تو وہ بہت خفیہ اور کمزور ہو جائینگے۔ خدا کا بھی ساقم خیال کر لینا چاہئے۔

”نوسو چوبیس کھاکے پٹی حج کو جی“ اسی کہتے ہیں جس منکر اور ڈر کے ناجائز تعلق کے آرام نے سرکار اس ڈنک کو کھار کھانہ کھاٹ کا اب وہ روٹن کھانا کھانے شہری لیڈیوں میں شامل ہو کر ہندوستان میں خدا کا کام کرنے کے لئے آئی ہوئی ہیں۔ باوجودیکہ خود پادری گروہ میں ایسے ایسے نمونے بھی موجود ہیں۔ مگر تاہم حال میں ایک پادری صاحب نے فرمایا ہے کہ ہندوستانی لوگ پہلے اپنی چلن کو درست کریں تو پھر سرکار کو عزت پاسکتے ہیں۔

گریڈ ڈپوک لکس نے ڈربی گھوڑ دوڑ کے مقبول کو تار دیا کہ میں ریلی گاڑی سے رہ گیا ہوں ایک گھنٹہ ڈربی ملٹری کرو۔ اس پر وہ لوگ صرف ہنس دے اور کھیل ہو گئی۔ ایک روسی شہزادہ جھٹکتا ہے کہ اس کے آرام کے خیال سے سنار بھی اپنی رفتار بدل دیتے ہیں۔ مگر یہ انگلنڈ کے وڈار سنار سے نہ رکنے اور روسی شہزادہ کھیل ہو چکنے کے بعد ہچکا۔

سردار ابھائی نور جی کے ممبر پارلیمنٹ منتخب ہونے پر جیسا کہ ہم نے گزشتہ ہفتے میں ظاہر کیا تھا تمام ملک میں بڑی خوشی منائی گئی ہے۔ لاہور کی انڈین ایسوسی ایشن نے خوشی کا ریزولوشن پاس کیا اور سردار ابھائی کو مبارکباد کا تار بھیجا۔ کلکتہ کی انڈین ایسوسی ایشن نے بھی خوشی کا جلسہ کیا اور لاہور والوں کی طرح مبارکباد کے تار کے ساتھ ہی فیسری کے منتخب کرنے والوں کا بھی شکریہ ادا کیا۔ بمبئی اور دیگر بہت سے شہروں سے علی ہذا نقیاس تار بھیجے گئے۔ کلکتہ اور بمبئی میں اس خوشی کے لیے چور افغان کی گئی۔ اور بعض مقامات میں اس کی یادگار قائم کرنے کی تجویز ہے۔ انوار کے شام کو لاہور میں بھی پبلک جلسہ ہوا۔

ہم کو معلوم ہوا ہے کہ بعض یورپین اور دیسی برسرِ پاں پنجاب چیف کورٹ نے انگلنڈ کے آئن افسر کے پاس جن کا امتحان بیرسٹری کے ساتھ تعلق ہے اس مضمون کی درخواست دینے کا ارادہ ظاہر کیا ہے کہ ایک دیسی شخص کو جو سال گزشتہ میں امتحان بیرسٹری کے لئے ولایت گیا ہے اور اس کا نام پہلے فرسٹ امیڈوارن میں داخل ہو چکا ہے داخل نہ کیا جاوے۔ اس درخواست کی تردید کے لیے اس شخص کے دوستوں نے بھی لاہور سے

ایک میموریل جیوہیت سے مغز اہل اسلام کے دستخط میں بھیج دیا ہے۔ ساقم ہی اس قدر کھدینا بھی ضروری معلوم ہونا ہے کہ کسی ایک ہندو بیرسٹر اس مخالفت میں عہد شامل نہیں ہوئے۔ جس کے لئے مسلمانوں کو انکا مشکور ہونا چاہئے۔

اور میٹل کالج لاہور کے طالب علم مسلمانوں کے برڈنگ میں اور بیٹوں اور بیٹیوں کی شکایتیں اخبارات میں چھپوانے لگے ہیں۔ ہم اس شک طعن کو نہ نہیں کرتے۔ وہ لوگ سمجھیں کہ دو شہرت بودیرت خوش گفت۔

گورنٹ حیدر آباد نے جو تصدیق مقدمہ معذرت کا عہد سو باہری سردار عبد الحق سے کر لیا ہے اور جس کے قرآن کی عبارت دوشہور بیرسٹریا کر تے۔ اس میں ایک یہ بھی شرط ہے کہ رفیقین کی عزت اور نام کیساں برقرار رکھا جائیگا اور دیگر شرائط کا حاصل ہے کہ منجملہ ۵۰۰ شخص معذرت کے جو انڈیا۔ آسٹریلیا اور چینیا ملک میں انانتہ ہیں ۵۰۰۔ حصص سردار صاحب گورنٹ نظام کے حوالے کر کے تاریخ تعمیل آخری معاہدہ تک جو کچھ منافع ہوگا سرکار کا مسرہ دعویٰ ہوگا اور سردار صاحب بھی سرجانہ کا طالب نہ کر سکیں۔ آئندہ ریلوے یا معذرت کے متعلق اگر کوئی بات ظاہر ہوگی۔

رشدائے سردار صاحب کوئی ایسی بات جانتے ہوئے کہ اس کے متعلق ان سے باز پرس نہ ہوگی۔ ان کا استغناء خدمت ہوم سکریٹری سے سرکار اس تاریخ سے منظور کی جاسکے کہ انہوں نے کام چھوڑ دیا۔ اس کے سوا کچھ لاگتی گورنٹ ملی جولائی اور ۱۲ لاگتی اٹلانٹک بھی سرکاری طرف منتقل ہو چکا ہے اور مزید عدالت رفیقین اپنا اپنا اٹھائیں گے۔ ہم اس عہد کے سہا پر شرح ہو جائے یہ بہت خوش ہیں اور زیادہ تر اس کے کہ اس عہد نامہ کے مطابق رفیقین کی عزت اور نام بھی برقرار رکھا جائیگا۔ یہ بھی خیال ہے کہ سردار عبد الحق معذرت کے خطاب جو گورنٹ آصفیہ نے عطا کی ہوئے ہیں بحال ہیں حضور مدار المہام کا ہضیہ دینے ہی قابل تعریف ہے کہ جی نویت انہوں نے اس وقت حاصل کی تھی جب یہ مقدمہ کھڑا کیا گیا تھا۔

راج شہد کے احکام کے مطابق ایک انڈین کو اپنے اتھن یا ایسٹرن شخصوں کے کہ حیثیت افسری ان کے سوچنے سے موثر ہونے سے لینے کی سخت مخالفت ہو چکی ہے کہ جسکی سربراہی ہے گوال میں ان غیر ہندو ملازمان کے لیے جن کے عہد کوئی بھی نہیں ہو۔ عورتی ہی ترمیم کے ساتھ ہی انکو گورنٹ ہند کی طرف عائد بھی گئے ہیں۔ وہ صرف بعض خاص صورتوں میں اپنے انڈین ملازمین کی

لکھنؤ کا اخبار ایڈوکیٹ لکھتا ہے کہ خشک سالی اور گرمی کی وجہ سے یہاں تک افلاس پھیل گیا ہے کہ لکھنؤ کے شہر میں ہر عید کے روز کوئی شان شوکت نہ تھی۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ لاہور کی ہر عید کی نسبت یہی راتو رات تھی۔ ایڈوکیٹ لکھتا ہے کہ یہاں پہلے دستور تھا کہ ہر عید کے روز کوئی کوئی قصاب اپنی دوکان کھولتا تھا۔ اور وہ بھی صرف اس لئے کہ ہندوؤں کو جو گوشت کھاتے ہیں اس کی تکلیف ہو۔ لیکن اب کے تمام قصابوں کی دوکانیں کھلی ہیں کیونکہ جو افلاس کے مسلمان بھی تو درویش ہیں ان کو الیکڑ زنج نہیں کر سکتے تھے اور سب سے قصابوں کی دوکانوں سے گوشت لیکر گزرا دیا۔

ایک یورپین ڈاکٹر نے اعتراض کیا ہے کہ ہندوستان میں بچوں کو مال کا دودھ دیا جاتا ہے جس سے بچوں کے معدے اور پیڑوں میں شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ صورت حال بچوں کو مال کا دودھ نہ دیا یا ایک سال سے زیادہ دیا جائے۔ چنانچہ انگریزوں کے بچے اسی وجہ سے بیمار ہوتے ہیں۔ مگر ہم بھی نہیں کہ غریب مسلمان بچے کو بچو اگر نہ مال کا دودھ پیا کرینگے جیسے

ایک یورپین ڈاکٹر نے اعتراض کیا ہے کہ ہندوستان میں بچوں کو مال کا دودھ دیا جاتا ہے جس سے بچوں کے معدے اور پیڑوں میں شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ صورت حال بچوں کو مال کا دودھ نہ دیا یا ایک سال سے زیادہ دیا جائے۔ چنانچہ انگریزوں کے بچے اسی وجہ سے بیمار ہوتے ہیں۔ مگر ہم بھی نہیں کہ غریب مسلمان بچے کو بچو اگر نہ مال کا دودھ پیا کرینگے جیسے

پیشہ اخبار

لاہور - یوم دو شنبہ - ۱۸ جولائی ۱۹۲۷ء

اطلاع دی کہ پیشہ اخبار کے پیشہ سرپرست بسمارک کی شادی میں شامل نہ ہو۔ اور خود پیشہ اخبار سے سوانحی مولیٰ مدارات کے اور کوئی تہاؤ نہ کرے۔ جس سے ظاہر ہے کہ نوجوان شہنشاہ اپنے پڑائے زیرِ علم سے کبھی خوش نہیں ہے۔

پارلیمینٹ کے گھنٹے نوایم اور ان کے سر پر تمام ملک بھر مار کر سخت زخمی کر دیا۔ اسی طرح چند روز پیشہ سرپرست کو تفریق کرتے ہوئے آنکھ پتھر مارا تھا۔ یہ سب انگلستان کی پولیٹیکل قدرتی کے نتائج میں ہے۔

(لوکل و براؤشل)

لاہور میں ۱۱ تاریخ کو ایک شخص ناصر علی مشہور نصر نے کسی بات سے ناراض ہو کر اپنے ماموں شیش علی کے پیٹ میں چھری بھونک دی جس سے اس کی آنتیں کل گئیں۔ مچھڑ ہسپتال میں بھیجا گیا اور جگر کے زخم کیا گیا۔ کیا حادثہ تھا بھلا ہے! پنجاب کے اکثر مقامات میں خوب بارش ہو گئی ہے اور لڑھکھٹو جملہ ملتان اور سرحد وغیرہ مقامات سے اچھی بارش کی خبریں آئیں۔ ملک کے دوسرے حصوں سے بھی بارش کی خبریں پہنچی ہیں۔ شکر ہے کہ آئندہ فصل کی کسی قدر امید ہو گئی ہے۔ دریائے رادی میں چھ سات فیٹ باقی چرچہ گیا ہے۔ جانور ذریعہ سلا چاہتا ہے کہ وہاں پر بارش تو کبھی تعلیم کے ایک ایک کالج تین لاکھ روپے کے سرمایہ سے قائم کیا جاوے۔ بہت عمدہ تجویز ہے۔

نقل بہت دھرم ہمارا کہ کے ہوشیار پور میں ایک بھارتیہ دھند نے ایک بھنگن کے ساتھ فعل شنی کا ارتکاب کیا۔ بھنگن نے ایک سو روپے نقد اور ایک طلائی زنجیر اس خدمت کے عوض لیا اور از مہی فاش ہو گیا۔

دہلی میں عید درویشی منسلک اور بڑھ کر ہوئی۔ اور آؤ بھی اکثر مقامات میں اختلاف سے عید منائی گئی۔

راجہ صاحب کیو بھٹا نے اپنی رانی صاحبہ کے لڑے ایکیم باجہ بھانا کے حملے کے نتیجے کو رکھی ہے۔ راجہ صاحب اب مسوری سے سہل جاتے ہیں۔

ہمارا صاحب جموں نے اب نیچے ارادہ کر لیا ہے کہ ۱۰ جولائی کو جموں سے کشمیر کو روانہ ہو جائیں۔ اور ۱۸ کو بارہ ولایت چکر ۱۶ کو سری نگر پہنچ جائیں۔

۴ تاریخ کو سری نگر میں ایک موت ہفتہ سے واقع ہوئی غلامی میں اسی تاریخ کو ۴۴ موتیں ہوئیں۔

پٹنہ اور خیال میں ہونے ہفتہ کسی قدر ہے۔

اخباری اردو میں انگریزی بندشیں بعض اردو اخبارات کے ایڈیٹر جو انگریزی زبان سے نا آشنا ہیں وہ بھی دوسروں کے شے سنائے اکثر اوقات اردو انگریزی الفاظ اپنی تحریروں میں لکھ ڈالتے ہیں کہ جن کے ماحصل سے بھی وہ واقف نہیں ہوتے۔ مثلاً مجبور کا ایک اخبار ۱۷ جولائی کے پرچم میں ریاست رام پور کے سرکاری کتب خانے کی نسبت لکھا ہوا اپنی عبارت میں خواہ مخواہ ٹیپ ایک انگریزی الفاظ بھی لکھتا ہے۔ اس کتب خانے کی مختصر لائف (سٹورج عمری) بھی ہے۔ اس موقع پر لائف بھی خوب ہی ہونوں کی ہے۔ "جنرل عظیم الدین خاں مرحوم نے جس کی تزیین و ترتیب میں خوب اثر کرتے دفع کیا گیا۔ خوب اثر کرتے کے معنی لکھے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب نے سنا ہوا ہوگا کہ انگریز کے معنی سو یا فہم۔ مگر ان کو یہ معلوم نہیں کہ جس موقع پر یہاں یہ لفظ استعمال ہوا اس کے معنی کچھ اور ہیں۔ یہاں اس کے معنی ہیں۔ توجہ۔ تعلق۔ حصہ وغیرہ۔ آگے جلتے آپ لکھتے ہیں۔ نوہ حامد علیاں بہادر نے اس کو لائبریری قرار دیا یا لائبریا عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں لائبریری سے ایڈیٹر صاحب کا مطلب سلاک لائبریری ہے۔ ورنہ کتب خانہ تو وہ پہلے بھی تھا۔ اس کو اب لائبریری اس طرح بنا دیا گیا۔ ہم نے یہ چند نکات صرف اس غرض سے لکھے کہ اس اخبار اور دیگر اسی قسم کے اردو اخبارات کے ایڈیٹر جو انگریزی زبان سے آگاہ نہیں ایسے الفاظ اپنے اردو میں لکھ کر انگریزی سمجھنے والوں کو متحیر اور تضحیک کا موقع نہیں دے۔

ہر دور کا میلہ اور ہفتہ۔ گزشتہ ہر دور کے میلے میں حال سرکاری سے جو دعوتی ظہوریں آتی ہیں اور جس پر ہم نے اسی زمیں میں تفصیل راجہ لنی کی ہے۔ اس قابل ہے کہ گورنمنٹ اسپر فاس نوچہ و ماوے شاید کوئی مختصر مزاج شخص ہوگا جس کو اس امر کے باور کرنے میں نامل ہو کہ ہر دور کے جاتریوں کو اس سال سرکاری ملازمتوں کی نا انتظامی اور حماقت سے ہی تکلیف اور عیبت پیش نہیں آتی۔ ہم نے مانا سرکاری حکام کا یہ کہنا بھلے کہ میلہ محض نیک نیتی سے بند کیا گیا تھا تاکہ ہزار ہا مکان

خدا کی زندگی تلف نہ ہو۔ مگر ایسے موقع پر اس شتمی کارروائی کرنے کے لیے کیوں آج تک ایسی تدابیر اختیار نہیں کی گئیں کہ جن سے رعایا کا دل نہ دکھے۔ آخر یہ ایک مذہبی معاملہ تھا کہ جس سے بہت بڑی ناراضگی ہندوستان کے مسلمان بڑے مذہب کے پیروں میں پھیل سکتی ہے۔ میلہ گزریا اور جو تکلیف پیش آئی تھی وہ اچلی۔ اب ہم لوگوں کی تسلی صرف اتنی بات سے ہو سکتی تھی کہ اضلاع مغربی شمالی کی گورنمنٹ یا سپریم گورنمنٹ ہر دور کے سرکاری انتظام کی کمزوری اور ماتحت عملے کی ناجائز اور جارحانہ کارروائی پر افسوس ظاہر کر دیتی۔ کیونکہ یہ ایک واقعی اور مفاد کارروائی تھی صرف اتنی بات سے رعایا کے دل خوش ہو جاتے۔ اور سرکار کے ساتھ رشتہ محبت زیادہ مضبوط ہو جاتا تھا۔ میں کلکتہ کی انڈین ایسوسی ایشن نے گورنمنٹ کی توجہ کو ادب کے ساتھ اس طرف مبذول کیا ہے۔ لاہور سے بھی سنا سن و دھرم سہارے چند ممبروں نے ایک ایسی مہم کا میموریل بھی لکھا۔ لیکن ایسے دھمکی آمیز اور نفوذ پرانے جیسا کہ لاہور والوں کا تھا سچائے نفع کے اٹھ نقصان کرتے ہیں۔ ہم کو ادب کے ساتھ اپنی آرزوئیں بیان کرنی چاہئیں اور سرکار کو اپنی آراء و فدا داری جنگ کر اپنا حق طلب کرنا چاہیے۔ وہ لوگ بڑی غلطی میں جو میٹروپولی اور تہذیب سے انصاف طلب کرتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ تمام ملک کے ہندوؤں کی معزز و سوسائیتیاں ہر دور کی گوشہ باز بنیں اور آئندہ کے عمدہ انتظام کی طرف سرکار کو متوجہ کریں۔ اور آؤ بھی بہتر ہو اگر مسلمانوں کی قومی آج نہیں بھی ادب کے ساتھ سرکار کو متوجہ کریں کہ اس باری میں ان کے ہندو صحابیوں کو جو واقعی تکلیف پہنچی ہے آئندہ کے لیے اس کا تدارک واقعی انتظام کر دیا جائے۔ ممکن ہے کہ آج جیسا سلوک ان سے ہوا ہے کل دوسرا ہی ان سے بھی ہو۔ پھر اس وقت ہندوؤں کا ساتھ دیں گے۔

ماس گل ایڈیٹس کی معرفت حاجی کو تکلیف ایک حاجی صاحب کہہ تھیں کہ ایک مہر کو خط تھتی ہوئے تحریر کرتے ہیں۔ دیکھو... ایک بہت ضروری بات عرض کرنی ہے جو غالباً آئندہ ان حضرات کے لیے جو کہ مہر کا سفر اختیار کریں بہت مفید ہوگی۔ وہ یہ ہے کہ ماس گل ایڈیٹس اور حاجی قاسم مہین کے جہازوں کے چکی ہر گز ٹکٹ خریدیں۔ دو تہی مذکور کی طرف سے ہر سال ایک حق کتاب جہازوں کی ہوگی اور قیمت ٹکٹ... کی چھپر شائع ہوا کرتی ہے۔ اگر

روس زمین کی خبریں

(ہندوستان)

۱۲ جولائی ۱۸۹۱ء۔ ہنگال میں سخت بارش ہوئی کئی اضلاع میں طوفان آئے۔ مشرقی بنگال ریلوے لائن تین چار جاگ سے ٹوٹ گئی۔

گرچہ آصفی حکومت کے ایک نامہ لگائے گئے ہیں کہ کھیت و ناوڑوں ہندو مسلمانوں کا مفاد و عید ہندی قربانی پر ہوتا ہوا نہ دیکھا گیا ہے۔ لیکن پھر شہر سے موقع پر پہنچ کر ہندوؤں کو شکر دیا۔ اور ایک شخص رام لال موہی کا دو ہزار روپے کا بچک لے لیا۔ جو بانی فساد ثابت ہوا۔

آزاد خیال راہنما شکر بخش سکھ صاحب نے تقریر کر کے کانوں و اس پر سیدیت کی تحقیریں ہندوؤں کو نصیب کیں۔ غنیمت کو رنٹ نہ دینے کے ایک ضرب توپ عنایت کی ہے کہ اس کو اپنی ریاست میں چلا کر اس پر بعد صاحب سندس کی یادگار میں جلسہ کیا ہے۔ سید شہنشاہ حسن صاحب کی اسے وکیل لکھنؤ نے دیاں کے ایک پولیس کانسٹیبل پر توہین کا دعویٰ کیا ہے۔

آجکل لکھنؤ میں ایک جواریوں کا گروہ جس میں بڑی بڑی مسخرہ شخصاء احقر صاحب علی ثواب۔ آغا حسن۔ پورچوہ شہر لالین گرفتار ہو کر عدالت میں پیش ہوئے والہا ہے۔ لکھنؤ میں غلام گندہ گیارہ سیر فی روپیہ بیگناہ ہے۔ یونانی انڈسٹریل کانفرنس (صرفت کی کانفرنس) کا

دوسرا سالانہ جلسہ ۵۔ ستمبر کو منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ اکثر بیچنے والے شہر لالین چکی دو تہائی سبز چکی لکھنؤ کو گئے ہیں کہ کرل ولسن پوٹیکل ایجنٹ سے وہاں کی دہشتی کے اندر اور مشورہ کریں۔

مسٹر کلین جدید انتخاب میں ممبر پارلیمنٹ سے رہ گئے۔ اسپر اتر بازار پر لکھنے والی حلقے میں آن کی پارلیمنٹری نہایت افسوس کے ساتھ درج کی ہے۔ وہ لکھنؤ کے مرض کے آخری زمانے میں آن کو ہریان ہو گیا تھا اور مجھے تھے کہ ان کے دل میں بنگالی بابھٹسا ہوا ہے۔

مدارس کے پیر میں حلوامیوں نے ایک جلسہ کر کے بچا کر لیا کہ فلاں فلاں قسم کی مٹھائیاں سب لوگ دس آنے کی سیور فروخت کریں۔ لیکن خلافت ورزی عہد شکن کو ڈنڈ دینا پڑ گیا۔ بنگال نامہ لکھتا ہے کہ ایک یورپین نو مسلم حاجی عبدالرزاق جیمس ولسن وکٹریس ولسن سابق بیچ کلمتہ ٹالک پورٹ اور ایک دوسرے یورپین نو مسلم شیخ عبدالغفور (سابق ڈاکٹر الکریم) کا ڈوی اسٹنٹ میڈیکل آفیسر گورنمنٹ مارشلس نے

ہم تیار ہو کر اس میں اسلام اور عقیدت پر یکجہ رہا۔ پنجاب میں دیانند سنگھ ویدک کلج کی مثال میں کابیانی دیکھ کر اضلاع مغربی شمالی وادھی کی آریا سماج میں ان صوبہ جات میں ایسی نمونے پر ایک ویدک کلج قائم کر دینا ارادہ کیا ہے۔ ہندوستان کی آبادی کا چھ سو اسی حصہ ناخواندہ ہے۔ رگوں کی آبادی ۵۰ سو آدمی کے حساب سے ہر سال

برصغریٰ ہے۔ عفریقہ ایک جہان میں ہر اصدوق میوجات کے نیوٹرینٹ سلسلہ کرکٹ میں آئیں گے۔

میرٹھ چھپائی میں کوئی بیرجم ایک پنجابی مولوی صاحب کو جو مالک مطبع ہستی کے ہاں فوکش تھے اور صدر میں غلط کہا کرتے تھے ۲۔ جولائی کی شام کو ایک رکابی چانول اور ایک پیالہ فرنی مولوی صاحب کے دوست مرزا عبدالعزیز بیگ کے نام سے ان کے آدمی کو دے گیا۔ علی الصلاح مولوی صاحب اور ان کے برادر زادے نے اچھی طرح کھایا اور کچھ کھانا مالک مطبع کے ملازم کو بھی دیا۔ وہ خود تو روز سے تھا اس نے اپنی بیویہ بھانج اور بھتیج کو دیا۔ ان دونوں نے بھی کچھ کھایا۔ تھے دست شرح جو کچھ رات کو دونوں ماں بیٹیاں فرمیں۔ دوسرے روز مولوی صاحب کا برادر زادہ بھی مر گیا۔ لاشوں کا پوسٹ مارٹم کیا گیا۔ یہ ایک نئی طرح کا ظلم ایجاد ہوا ہے۔

بہاولپور کے سٹیشن ماسٹر اسکندر لال سے لائن ٹیکسٹ کے مجرم میں معزول ہوئے جب کچھ حصہ بیلے ہاری بہاولپور نامہ لکھارے ان کی شکایت کی تھی تو اس وقت بھی ایلیغرض شخصوں نے مخالفت کی تھی۔

حیدرآباد وکن میں ایک نیا فریمین لاج قائم ہوا ہے جس میں تمام کارروائی بجائے انگریز کے اردو زبان میں ہوتی۔ اس سے پہلے حیدرآباد میں چار لاج موجود تھے۔ یہاں چار ہے۔ مولوی منصب علی برادر خود ثواب اعظم یا رجبک صوبہ دار منگلبرگ اس کے ماسٹر مقرر ہوئے ہیں۔

جہاں جن کو شانی کی ہم میں چار سردار جو گرفتار ہوئے تھے اور اس لئے علی نوکلہ کے جیلخانے میں بھیجے گئے تھے کہ جب تک ان کے قید نہ جانے کی کوئی خاص جگہ نہ ہو کر جائے۔

ہیں میں۔ ان میں ایک جو کہ راجہ کو لاکے نام سے اپنے ملک میں مشہور تھا اس قید سے سخت پریشان تھا۔ کئی روز سے اس نے کھانا نہ کھا کیا تھا۔ اور جیلخانے کے افسروں کو کچھ ایسی طرف سے بدگمانی ہوئی تھی۔ اس نے بہت مخالفت کی جاتی تھی۔ کہ میں کہیں یہ شخص خود کشی نہ کرے۔ افسرین جیلخانہ نے اس کی تسلی کے لئے ایک دوسرے سردار کو جس کا نام شادا تھا۔

اس کے کہ میں رات بھی سوئے کی اجازت دی لیکن اسی صبح کو راجہ کی کوٹھری پر جو محافظ تھا اسے اندر سے دھم دھم کی آواز معلوم ہوئی۔ اندر جا کر دیکھا تو ایک گٹھ اٹھا ہوا ہے اور راجہ شادا کے بال بیکر زمین پر زور سے اس کا سر ٹرا رہا ہے۔ گول نے چپ رہا۔ اور شادا کو باہر تو لیا لائے لیکن جب تک ڈاکٹر نکلیا جائے اس کی روح پرواز نہ کی جاتی تھی۔ چھری ترکیب جان دی کی نکلی۔

(ممالک غیر) یورپول کی خبروں میں دج ہے کہ ایک شخص ڈاکٹر بلائین جاکوٹر کو تسلیم سے ملاقات کی۔ یہ افریقہ کے سلمان جی اقامت سے ایک مشہور معروف شخص ہیں۔ انہوں نے امریکہ میں جا کر تعلیم کی اور وہیں یہ نام ایلن کو ملا۔ بہت عرصے تک لائبریرین ریپبلک کے سکرٹری آف سٹیٹ رہے۔ لیکن افریقہ میں بنی ناموری سے کم کر رہے ہیں۔ اعلیٰ درجہ کے پچھرا اور لیڈر ہیں۔ عربی اور انگریزی

میں بڑی تہارت رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر بلائین نے یورپول کی مسجد میں ایک وشتی کا بنا ہوا مندر کا میز دیکھا جس پر مٹھی دانت کا کام تھا جو ایک شخص امیر علی کش باشتہ شام اور مس کی بی بی امینے بطور تحفہ دیا تھا۔

ایک نئی شہرت جو یورپول کے متعصب عیسائیوں نے وہاں کے مسلمانوں سے حال میں کی ہے۔ یہ ہے کہ چند بد معاشوں نے مسجد میں گھس کر جو عیشہ چلی رہتی ہے اس کی خوبصورت درسی کے درگتوں میں کار کچ کے ٹکڑے پر بند کر دئے کہ جس سے نمازی لوگ رنجی ہو جائیں۔ مگر وقت پر خبر ہو گئی۔

ایک ہمعصر نے نامہ لکھارے کہ مسخرے سے خدا لکھ لے کہ کہ اور دینے کے امین جو عیسائیوں کے قافلوں کا گزرنہاؤں کے دستبرو سے مشکل بنا گیا تھا اس کی وجہ یہ معلوم ہوئی کہ اس سال سلطان اعلیٰ نے تیکر کیلے کہ شیش جو ٹڈیاں اور غلام افریقہ سے وہاں لائے جاتے ہیں انہیں غلام کیا جاتا ہے۔ لکھ لکھ لکھ لکھ کے بچوں کو بھی گرفتار کر کے غلام بنا کر بیچ دیا جاتا ہے اس لئے حکم دیا کہ عرب میں جی تجارت غلامانہ نہ کر جائے اور غلام آزاد کرے جاویں۔ اسپر بے بد لوگ بڑے بیٹھے ہیں اور نہیں چاہتے کہ غلاموں کی آزادی کا قانون جاری کیا جاوے۔

مسٹر کلین سٹون نے مقام پٹی ملک کی سپیج میں بیان کیا کہ انگلستان نے جو چین کے ساتھ افیون کے بارے میں عمل کیا ہے وہ بیعری اور دم کا کام ہے۔ انگلستان میں یہ عوام پر پائی جاتی ہے کہ ہندوستان میں افیون کی کاشت اور گورنمنٹ ہند کے محاصل کے تعلق سے تجارت ہے۔ اس لئے جہاں تک نیک نیتی کے احکام اجازت ہیں اس میں ملک کو اس سے نجات دلائی جائے۔

جہاں کا ایک مشہور آدمی و شہنشاہ دیم کا ہم تختہ رنوت بھی تھا اس میں اس شخص سیات کی تھا کہ وہاں سو خارج کر گیا ہے۔ یوں کی بعض کھانا کھانے کی دوکانوں پر صرف ٹھوٹے کا پکا ہوا گوشت کھانے کو دیا جاتا ہے۔

شہنشاہ سلیم جہاں نے ملکہ جاپان کو ایک تصویر اپنے ہاتھ سے بھیجی ہوئی مذکور ہے۔ آسٹریا اور جرمنی میں ایک نیا مفہ مندر بنی فریجس کا نام ڈیمو کریٹ ہے اور جو روسی نیکسٹوں سے بعض باتوں میں مشابہ ہے پیدا ہوا ہے۔

ملکہ عظیمہ شاد اور بادشاہ بیگ و خاک کی شادی کی یہ وہ سالگرہ کے جلسہ پر ایک سنگ مرمر کا برتن پانچ فیٹ بلند اور ایک میں سال کی پرفانی شاک کا پیہر تھا بھیجا۔ اس وقت یورپ میں سات بادشاہ کنوارے ہیں جن میں بعض بہت کم سن ہیں اور بعض کی عمر شادی کے قریب پہنچی ہوئی ہے۔ گریڈ ڈوک ہیری۔ شہزادہ بلگیر۔ شاہ ہسپانیہ۔ ملکہ ایلیزبت۔ شاہ سرویا۔ شاہ بوسیرا اور خود مصر۔

مسٹر ویم وکی ممبر پارلیمنٹ نہیں ہو سکے۔ مسٹر ودا جلی نورجی اور مسٹر ٹیلور۔ سی۔ کین جیج منتخب ہو گئے۔ یورپول کے کارخانہ دار ایک ملک انڈین سنسے جن کی وہ ہزار پونڈی دئے داریاں ہیں دیوالہ نکال دیا۔ بایاوی شہنشاہ وزیر اعظم جہاں نے دوائے کے جرمن سفیر کو

مراثیات

جانوروں پر ظلم قابل توجہ گورنمنٹ پنجاب

ایک حفاظت جانوران و شکار بھی پاس ہو گیا۔ مگر جس برہمنی سے جگہ جانور خاص ماہ جون جولائی تا اگست جو کہ ان کے پنجو کے کے ایام میں مارے جاتے ہیں کوئی نہیں پوچھتا۔ یہ جانور ہماروں سے خاص اس برسات کے موسم میں بچے جیتنے کی خاطر نکلتے ہیں۔ جب دریاؤں اور نالوں میں پانی بہت آکر میدانوں میں پھیلنے لگتا ہے تو جانور کھڑے پھلے وغیرہ کھاتا ہے جس سے کوئی قسم کے بیماری پیدا کرنے والے دودھ و جلدی نہیں پیدا ہوتا۔ لیکن اس جانور کو اصول طبی کے باعث مارنا بند کیا گیا۔

یہ گورنمنٹ پنجاب کے علاقہ میں آکر دریاؤں اور نہروں کے قریب آباد ہوتا ہے۔ خاص دریا سے شکار کے کنارے اور چناب کے کنارے اس کو بہار شکاری دیر آتا ہے۔ مگر وہ اور سب سے آگرم و آہن تک نہروں اور کشتیوں میں بند رہے حال اور ہر قسم کے مکر و فریب سے بچتا ہے۔ ان کے ہونے کی قیمت دیکھ کر دیکھتی تو کہتی ہے۔ کچھ کم بھی زیادہ

اس سے گورنمنٹ گورن کے حال پر نظر رکھ کر ناجائز ہے نہایت حد تک جانوروں کی دواؤں اور طریق کے خلافوں میں سخت مانتا ہے۔

نائب تحصیلداروں کی خواہ

سال گزشتہ کی پالی رپورٹ میں گورنمنٹ پنجاب نے نائب تحصیلداران کے کام کی تعریف کی تھی۔ اور گورنمنٹ نے خیال کیا تھا کہ نائب تحصیلداروں کو تحصیلداروں کے برابر کام کرنا چاہیے اور اپنی خدمات کے بجائے ان کے تحصیلداروں سے بچ کر نہیں ہوتا۔ اور ان کو تنخواہ بہت کم ہے صرف پچاس روپے ملتی ہے۔ جس سے وہ ایمانداری سے کام نہیں کر سکتے۔ اس لئے ان کی تنخواہ تدریجاً مہ دہ دہے ہوئی چاہیے۔ چنانچہ گورنمنٹ پنجاب نے گورنمنٹ انڈیا میں اس ترقی کے سٹو سفارش کی تھی۔ وہ مطوری اب گورنمنٹ انڈیا سے لگتی ہے۔ چونکہ قواعد و ضوابط دینے والے اس تنخواہ کے زبردست فائض گشتراں ہونے لگے اس ترقی سے کن کن کو کس کس نظر پر فائدہ پہنچایا جاوے۔ یعنی درجہ و ذرتی کو کن کن لوگوں کو در کس پر ملے گی۔ اس سے سب سے پہلے اس امر کو گورنمنٹ کے گوشگزار کرنا ضروری ہے کہ امیدواران نائب تحصیلداری جن کی اپنی اصلی اسامی کوئی نہیں ہے یا جن کی اسامی پچاس سے کم ہے ان کو صرف شرف ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ اور جو کہ ایسے لوگوں کو کم سے کم دو سال تک بلکہ اڑھائی سال تک قائم مقام رہنا چاہیے لیکن دو اڑھائی سال کے بعد یہ لوگ عارضی مشغل نائب تحصیلدار رہتے ہیں سو اس قدر نقصان کو سے ماہوار تنخواہ ملتی ہے جس سے ان کا گزارہ ایمانداری اور نائب تحصیلداروں کی

حیثیت برقرار رکھنے سے نہیں ہو سکتا۔ بہت سے قائم مقام نائب تحصیلدار اگر ایمانداری سے گزارہ کریں تو ان کو دو سال کے بعد ترقی دینا چاہیے جس سے وہ پچاس تنخواہ پاس ہوتے ہیں۔ لیکن یہ ترقی دینا چاہیے کہ ان کو نائب تحصیلداروں کے مقابلے میں اور قائم مقام حیثیت بھی کیسا رکھنی پڑتی ہے اور اخراجات بھی کیسا ہوتے ہیں۔ اس لئے اس موقع پر گورنمنٹ سے استدعا کی جاتی ہے کہ جن امیدواران نائب تحصیلداری کی اپنی اصلی اسامی نہیں ہے یا جن کی اپنی اسامی پچاس سے کم تنخواہ کی ہے ان کو قائم مقام نائب تحصیلداری کی حالت میں پچاس ماہواری تنخواہ ملنی چاہیے۔ تاکہ وہ بھی اس ترقی سے فائدہ اٹھائیں اور اپنی خدمات ایمانداری سے بجالا دیں۔

مقام دینا ناخدا

ملک کی حالت دہم

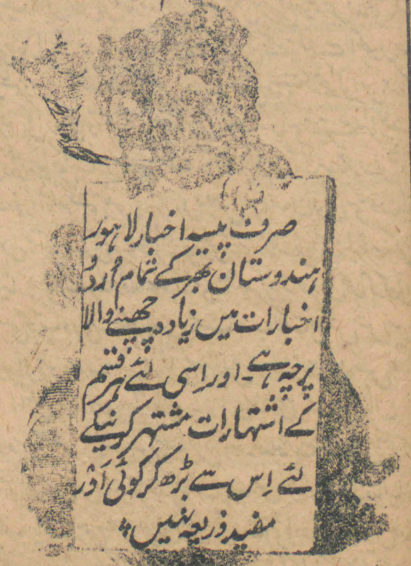
اس مضمون پر ایک تنبیہ یہی تحریر یہاں ملاحظہ ہو۔ سی میں طبع کرائی تھی جس میں یہ بتلایا گیا تھا کہ اعلیٰ افسران گورنمنٹ ایسے ماتحتوں کی رپورٹوں کے مقابلے میں اپنی ہی آنکھوں کا اعتبار نہیں کر سکتے۔ یہ جاننا کہ بغیر لوگوں کے جانے بغیر ملک کی فضا پر یا اخباروں کی خدمت یا تحریک پر موقوف کیا مثلاً ایک گورنمنٹ گورنر یا چیف کمنشنر وغیرہ کسی ضلع کی ایک فصل کی حالت کو بوقت سفر یا دورہ اپنی آنکھوں سے بہت کم دیکھ سکتے ہیں اور کسی فصل کی حالت سے اطمینان بخش رپورٹ آوے تو اس سرکاری رپورٹ پر ہی اعتبار کریں گے۔ اب یہ بتلانا چاہیے کہ وہ رپورٹ کو تو کھینچا ہوئی ہے۔ پٹواری سے دریافت ہوتا ہے۔ یا تحصیل چوہدری اور بعض خوشامدی منبر داری کے چوکے۔ کشن کے خوابان اور انکاروں سے سوچ کر شہارک رشوت کے حصہ دار زمیندار تحصیلدار صاحب کی ہاں میں ہاں ملا دیتے ہیں اور اس کا چاہا کہ فصل اچھی ہے گا؟ دیتے ہیں ہاں حضور! بعض شہرانی زمیندار ماحی واد ملا کر تیس اور مقامی حکام کو بدنام کرنا چاہتے ہیں۔ تحصیلدار کی نیکنامی اور ترقی تو تیری ہوتی ہے جبکہ باوجود ناقص فصل ہونے کے مالہ میا دے پہلے ہارے جوتیوں کے وصول ہو جائے۔ اور وقت پر معاملہ وصول ہو جائے تو خواہ کسی ہی سختی سے ہو صاحب فصل کو پورا اطمینان ہو جائے کہ رعایا خوشحال ہے اور فصل اچھی ہوئی۔ وہ تحصیلدار کو تھینکس دیتا ہے۔ اس کو کشتی اور سفر کو نانشل۔ فائض کو فائض گورنر۔ ان کو گورنر جنرل اور انکو ولتے۔ یہ سلسلہ تو یہی حیثیت ہے۔ ہاں فصل زمینداروں کی عوامی حالت کی رپورٹ تحصیل سے ضلع میں پہنچتی ہے۔ صاحب ڈپٹی کمنشنر ایک آدھ شہر کے خوشامدی ممبر گنٹی سے یا امیدوار ممبری سے جو سلام کے لٹو حاضر نائب فصل وغیرہ کا حال دریافت کرتے ہیں (یہ خوشامدی سے جو شہر سے باہر ایک کوس کے حال سے بھی واقف نہیں ہے) وہ کمنشنر وغیرہ

اقبال سے سب اچھے فصل بھی بہت بھی ہے کوئی شکایت نہیں ہے۔ سب رعایا معذور کے جان و مال کو دھار دیتی ہے۔ یہاں سے ڈپٹی کمنشنر کی تائید پر رپورٹ جلتی ہے۔ اور کمنشنر کے ڈانگھالے میں پہنچتی ہے۔ وہ اپنے کمنشنر کے پاس اور اس کے آگے اسی طرح مندرجہ مضمون پر پہنچنے کے افسران بخش ہے اور اس کا دھی سے بڑھ کر اعتبار کیا جاتا ہے۔

ضلع نزارہ۔ پوشیا رور کی مٹی بہا۔ لاہور وغیرہ اضلاع میں بہت مال مویشی ضلع میں چھاندا ہو رہا ہے۔ اس میں سولہ گاؤں اور کھروٹن شیریں کو چھوڑ کر انہوں نے راجہ نے بہت سے ضلع لاہور میں کشتی خریدی ہے۔ انوں نے فصل نہیں مویشی کھانے وغیرہ میں کھلی ہے۔ بال و پیر کس کس کمال جاہلیں سال ان کے فصل ترقی ناقص ہوئی جاوے میں بارشیں نہیں۔ چارہ کم ہو گیا۔ اس سال کی فصل میرہ اندھیوں نے لیا۔ بارش نزارہ۔ سندھ فصل کی اس مٹی بیماری انسان و حیوان نے غلبہ دیا۔ چاہے مال و مویشی ہوتا ہے۔ مہنہ نیک کی حالت اچھی و دشمن کوشش سے غلبہ انگلو اندین اخباروں کا مقلد ہے۔ اور اسی پر اعتبار ہو۔ باقی

کچھ تو خدا گئی پولیس کے بھی یہی ہے۔ یہاں سے گورنمنٹ کی مزاحیہ دندی بہت ترقی جاتی ہے۔ صرف حکومت کا مکتوب یہ یقین ہے کہ گاؤں کو توں کے مقابلے میں سفید رنگی کے سامنے ضرور حالت ہوئی۔ اب یہ صاحب لوگ اپنی ہی کوں کے ملازموں پر بھی ناخدا صاف کرنے لگے۔ اب سے ہاں ملازموں میں سے بھی پولیس رپارٹ یہ ہے کہ چھوٹے ٹھکانے و صاحب و ڈپٹی کمنشنر یا اور شملہ سے ایک مویشی کا فائدہ ہونے کو کھانا دیتے اور پچائیت وغیرہ کے لئے تین روز کی اجازت ملتی کی۔ ۲۶ یا ۲۷ جون کی رات کو صاحب معمول اپنی جماعت میں چیت کر رہے تھے۔ قاعدہ ہے کہ جہاں ۲۰۔ ۳۰۔ ۴۰۔ ۵۰ وی جمع معمولی آواز کھینکی۔ ایک انگریز صاحب ہمارے قات نامی پولیس صاحب سے رات کو ملنے سے پہلے آئے اور اتنی ہی پولیس کی پولی میں دھو بیوں سے زیادہ شور مچا دیا۔ دواؤں کو کھینچا ملازمان پولیس کو ڈانٹنا وغیرہ کرتے شروع کے ایک دو ملازمان پولیس کو مضرب بھی لگیں۔ اور اپنی جی آروں سے گالیاں بھی دیں۔ پولیس نے پولیس کو یاد دہانیوں کو سختی سے شہر خوار خوار کے بعد صاحب پولیس ہوئے۔ بہت لوگوں نے کمنشنر کی پولیس والوں سے تھلے میں رپورٹ کی۔ اول تو کمنشنر کے خوف سے تھلے میں ہی معاملہ رشت گزشت ہو گیا۔ اور پولیس کے صاحب ہمارے کے پاس تو ضرور ناہور ہو جائیگا۔ کہ کمنشنر صاحب نے صاحب ڈپٹی کمنشنر کے تحریری اجازت نامہ کو بھی ملاحظہ فرمایا۔ اب اگر وہ کہیں پولیس کے صاحب پولیس کی شکایت میں ایک دوسری بھی لکھ دیں گے تو پولیس مارو جائے۔ یہ تو ایک خفیف معاملہ ہے۔ راجہ دھو بیوں کے ساتھ شہر میں سختی ہوئی تھی اور یہاں ہی ہندوستان کے سب جگہ شہر بادشاہ ہرگز میں جس صاحب ہمارے ہمارے صاحب دھو بیوں

اشتہارات



صرف پیشہ اخبار لاہور
ہندوستان بھر کے تمام اہم
اخبارات میں زیادہ چھپنے والا
پرچہ ہے۔ اور اسی کے پرچم
کے اشتہارات مشترکہ شریک
لئے اس سے بڑھ کر کوئی اور
مفید ذریعہ نہیں ہے

سری بابا کپال سنگھ صاحب کی دوائیاں

ہمارے پاس ہر ایک بیماری کے رفع کرنے کے لئے ایک دوا ہے
ہر وقت تیار رہتی ہیں۔ اور قیمت بھی علیحدہ علیحدہ فہرست میں درج
ہے۔ جن صاحبوں کو ضرورت ہو وہ آدھ آدھ آنے کا محنت بھیج کر
فہرست طلب فرمائیں۔ اشتہار ہر منٹ کنہیا سنگھ
میجر سنگھ پوریاں۔ دربار صاحب امرت سر

لازارس کی تجربہ شدہ طبیہ اور زناں دوائیاں

وقت باہ۔ تشنگ۔ سوزاک۔ بواسیر۔ بھکھ۔ زہ۔ نامور۔
خنا۔ زہ۔ واد۔ چھل۔ چھوڑا ہر قسم۔ گھٹیا بھولا۔ زہ۔ لراض
پرچم ہر قسم۔ سچا وغیرہ
ہر ایک دوائی کی قیمت بہت کم ہے جو خط و کتابت سے
معلوم ہو سکتی ہے۔ بیر و بجات میں ویلیو پی ایل کے دیگر
کے بھیجے جاسکتی ہے۔
اشتہار لازارس صاحب چیکر محمد۔ متصل ریلوے لاہور

کارخانہ پیشہ اخبار لاہور کی اسٹیم باسٹری بائقٹو

ناورختہ می ۱۹۳۷ء
کی حسب ذیل تخفیف قیمت کی جاتی ہے
بہت بخور می کا پیاں باقی ہیں
قیمت بلا ضمیمہ جات۔

قیمت بلا ضمیمہ جات۔
محصول ڈاک مع نہیں ویلیو پی ایل ہر دو صورت میں۔ ۱۲
اشتہار میجر پیشہ اخبار لاہور

کارخانہ پیشہ اخبار لاہور کی بائقٹو ناورختہ می ۱۹۳۷ء

اب کے شروع سال سے دو تین مہینے پہلے
تیار ہو کر شائع ہو جانے کی قیمت وہی یا ستر
بلا ضمیمہ جات اور معہ ضمیمہ جات علی الترتیب ۸
اور عشر ہوگی۔ حجم پہلے سالوں سے بہت زیادہ
اور تصویریں کثرت سے ہونگی۔ نادر اور عجیب معلوما
کا ذخیرہ بڑی محنت سے جمع کیا گیا ہے۔ شری
جن ہر ماہ معاونین نے سالانہ شائع کی
ناورختہ می میں عمدہ اور اعلیٰ مضامین لکھنے کا
وعدہ کیا ہوا ہے ان کی خدمت میں گزارش کیا جاوے
کہ وہ اگست ۱۹۳۷ء تک مضامین بھیج دیں۔
بعد ترتیب درج ہونے سے رہ جاویں گے۔
میجر کارخانہ پیشہ اخبار لاہور

مہاجرات

اردو۔ بڑ مذاق۔ پرپ۔ اول صفحہ ۳۷۸۔ نو خطہ قیمت معہ
محصول ڈاک مع نہیں ویلیو پی ایل ہر دو صورت میں۔ ۱۲
اشتہار میجر پیشہ اخبار لاہور

ترجمہ اردو سفرنامہ یورپ حضرت شاہ ایران

حضرت شاہ نے مالک یورپ کے دوروں میں بھی لکھنے میں
اٹلی۔ آسٹریا۔ یورپ کے حالات۔ شاہ ایران یورپ کے مہاجرات۔
ہما بازی کا حال اور عجائبات ملک اس کتاب میں لکھے ہوئے ہیں
قیمت معہ محصول معہ تصویر عکسی شاہان یورپ مجلد نیم۔ سادہ جلد
۴۸۔ فارسی سفرناموں کی شرح فاضل علیہ تیار ہے۔
اشتہار معہ قریبی سافر نامہ یورپ معہ محصول ڈاک مع نہیں ویلیو پی ایل ہر دو صورت میں۔ ۱۲

تخفیف قیمت

خط و ملکہ معہ قریبی سافر نامہ یورپ معہ محصول ڈاک مع نہیں ویلیو پی ایل ہر دو صورت میں۔ ۱۲
اشتہار میجر پیشہ اخبار لاہور

اب بھی پانچ روپے کو فروخت ہو رہی ہے اور ہمارے آج
نہایت کم روپے کو فروخت ہوتی رہی ہے۔ لیکن اب ہمارے مقرر
کردی گئی ہے۔ در خواستیں حلدتوں
اشتہار میجر پیشہ اخبار لاہور

کیا موجودہ زمانے میں قانون انگریزی سے
واقف ہونا ہر ایک کے لئے ضروری نہیں ہے
اور اگر ہے تو اس کام کے لئے
مجموعہ تفسیرات ہند

ہر ایک شخص کے پاس موجود ہونا ضروری اور لازمی ہے
تفسیرات ہند میں وقتاً فوقتاً بہت کچھ ترمیم ہوتی رہتی
ہے اور بازاری ملازمین تفسیرات ہند اس لحاظ سے بالکل
غلط اور دھوکہ دینے والی ثابت ہوتی ہیں۔ اس لئے عوام کے
فائدے کی خاطر
نورتنیم مجموعہ تفسیرات ہند معہ انڈکس
بڑی محنت اور جانفشانی سے تیار کر لیا گیا ہے جس میں آج
تا کی اخیر سے اخیر تمام مہاجرات ہر ایک موقع پر درج کی گئی ہیں
اور باجی حوالہ دیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے کوئی تفسیرات ہند باقی
تمام بازاری ملازمین تفسیرات ہند کو قابلِ ثبات نہ کہتی ہیں۔
قیمت بلحاظ اس کے حجم اور ضخامت کے بہت کم معروف ہے
مقرر کی گئی ہے۔ محصول ڈاک مع نہیں ویلیو پی ایل ہر دو صورت میں۔ ۱۲
اشتہار میجر پیشہ اخبار لاہور

بال اڑانے کا عجیب اور

یہ پورے مانی کے لکھنے میں بال اڑانے اور اڑانے اور
کہ عجلہ کسی لکھنے کا ضروری ہے۔ لکھنے کی قیمت معہ محصول ڈاک مع نہیں ویلیو پی ایل ہر دو صورت میں۔ ۱۲
اشتہار میجر پیشہ اخبار لاہور

شہر لاہور کے مشہور ریشمی ازار بند

شہر لاہور کے ریشمی ازار بند بڑی مشہور مقامات سے جس کے لکھ
و درواز مشہور سے بڑی اشتیاق کے ساتھ دیکھ سکتے ہیں
اس لئے ہندوستان کی ایک بہت سے عمدہ اور اعلیٰ سے اعلیٰ
ازار بند یا ازار بکے رنگ کے جن میں وفا اور دھوکا ہرگز نہ ہو۔
شا ققین کو وہ جب بھی دیکھ سکتے ہیں۔ رنگ آمیزی اور
علیحدہ علیحدہ ہر رنگ کے ازار بند یا ازار بکے رنگ کے ازار بند
لاہور میں اول و سب کے کارخانوں کے ہاتھوں سے لکھی ہوئے
ہوں گے۔ نرخ حسب ذیل ہوں گے۔
اعلیٰ درجہ ریشمی قسم اول معہ فی تولہ قسم دوم ۱۲ فی تولہ۔ قسم
سوم ۸ فی تولہ۔ قسم چہارم ۶ فی تولہ کے حساب سے۔ درجہ سہم
کی تفصیل مذکور ہے۔ ایل یا نقد قیمت سے پوری انفرمیا دی
اشتہار میجر پیشہ اخبار لاہور

لاہور۔ یوم دوشنبہ۔ ۱۱۔ جولائی۔ ۱۸۹۲ء

وزیر ہند لائبل کیس :- آخر کار وہ مکمل مرسالت
جو میسڈ انبار اس بلڈ میں شائع ہوئی تھی ہم کو یقین دلایا
گیا ہے یہاں تک موثر ثابت ہوئی کہ مقدمہ وزیر ہند مصدقہ
سے طے ہو گیا کہ جس سے دونوں فریق اپنے آپ کو صلے
کے مطابق خوش ہو گئے۔ غنیمت ہے!

موسم اور گرانی :- خشک سالی کی وجہ سے گرانی
طرقتی جاتی ہے۔ فصل کا اثر حال ہے۔ بارش کے
انتظار میں ہندوستان جلدی اچھین پھینکیں۔ گرمی کی گرم
بارش ہی ہنگام بیان میں زمان قلم تراش ہے۔ پچاس

بہی سے اس کا بیان کیا ہے

ریاست میبود پس حکم مژد که غلبه با رستم با بر خوار است
مقدمه قتل جنرل اعظم الدین خاں میسر ریاست را بدو
داد و لاکه رو میخیزد چو با چار و پنج جوان کشته می کشد و بقیه را منقوط
نواب محمد رسول خاں صاحب بهادر والی جوانا لاکه کی کشد و می

لاہور میں جبراً ٹیکا لگانے کا قانون

(مختصر مصلحت)

اسلام علیکم۔ آپ جانتے ہیں کہ عرصہ دراز سے مضمون نگاری کی خدمت سے سبکدوش ہو چکا ہوں۔ لیکن ایک ضروری معاملے کے لیے آپ کے نام اور اخبار میں مندرجہ ذیل چند سطور لکھنے کی ضرورت پڑی۔

میری گورنمنٹ پنجاب کا اعلان سرکاری گزٹ میں اس مضمون کا شائع ہوا کہ لاہور کی میونسپل کمیٹی کی درخواست پر جبراً ٹیکا لگانے کا ایکٹ لاہور میں جاری کر دیا گیا ہے۔ لہذا جس نے اعتراض کرنا چاہا ہے اسے اندر کرتے۔ ہمارے مسئلہ ان کی طرف سے ہے۔ پنجاب کے ہر شہر کے اس مندرجہ بالا ایکٹ کے تحت اس تمام عرصے میں کوئی نوٹس اس اعلان کا نہیں لیا۔ سب سے زیادہ شکایت آپ صاحبان پر ہے جو بحیثیت ایڈیٹر ہونے کے قومی سیاست کا فرض اٹھاتے ہوئے ہیں۔ مگر کسی نے دو سطر تک بھی ارقام نہ فرمائیں۔ آخر کار خدا کا شکر ہے کہ انڈین ایسوسی ایشن کو کچھ خیال پیدا ہوا۔ لیکن اس معاملے میں جب تک بحیثیت مجموعی عام رائے کا اظہار نہ کیا جائے کوئی نتیجہ ترتیب نہیں دے سکتا۔

جبراً ٹیکا لگانے کا ایکٹ غالباً سید احمد خاں صاحب کے ایام عمری کو نسل کی یادگار ہے۔ اور میری رائے میں ایکٹ مذکور سبک کے لیے سخت تکلیف رسان ہو۔ اول تو میں اس ایکٹ کے قبول پر ہی حیران ہوں کہ ایک عرصہ تو یہ قرار دیا گیا ہے کہ اس ایکٹ کو صرف ان شہروں میں جاری کیا جائے جہاں عام لوگ ٹیکا لگانے پر رضامند ہوں۔ اور دوسری وجہ اسی ایکٹ میں ٹیکا لگانے کی لازمی ضرورت لکھی ہے۔ مقام مذکور ہے کہ جہاں عام رائے اس کی تائید میں ہو وہاں جبراً لگائی جائے۔ غالباً یہی مقول سوال تھا کہ اگر یہ ایکٹ نہ لگتا تو اس ایکٹ کے پاس ہوتے وقت کیا تھا۔

اگر میری یادداشت میں غلطی نہیں تو سرانگرنیڈر انجینئر صاحب بہادر کی تحریک پر بالائے اتفاق یہ تجویز پاس ہوئی تھی کہ اس ایکٹ کو جس مقام پر جاری کرنا منظور ہو وہاں کے باشندوں کی عام رائے پر معلوم کر لینی چاہیے۔ پنجاب کے شہر ام میں اس ایکٹ کے پاس ہونے پر صرف صورت جانتا ہے اور لوگ کے حکام نے اسے رضامندی ظاہر کی تھی۔ چنانچہ اس کے اسم پنجاب۔ مانا۔ مفری و شمالی۔ اور وہاں مالک مناسط کے اہل حکام نے بالائے اتفاق اپنے حوصلوں میں اس مقرر ایکٹ کے لیے اسے انکار کر دیا تھا۔ تو بالآخر گورنر بہادر مالک مفری و شمالی کی یہ رائے تھی کہ وہ جبراً ٹیکا لگائی جائے۔ ان کے نوٹس کو ارد گرد غرضاً ٹیکا لگانا ہوگا جس سے کہ اکثر لوگ اس سے بچتے ہیں۔ اور یہ ایک بڑی مشکل ہے۔ لہذا یہی کہی گئی کہ در انداز لوگوں کو عام ناخوہاں باشندوں کے لیے یہی خیالات بھرنا کہ کامیاب ہوئے۔ ہمارے صوبہ پنجاب کے اس وقت کے نشست گورنر صاحب بہادر نے یہاں سے صاف طور پر کھدیا تھا۔ کہ جبکہ انھوں نے کسی مقرر میں اس قانون کو جاری کرنے

میں بہت تامل ہے۔ بعد ازاں شاید شہر میں لاہور کی میونسپل کمیٹی نے گورنمنٹ پنجاب کو اس امر پر رضی کر لیا تھا کہ اس ایکٹ کو لاہور میں جاری کر دیا جائے۔ لیکن اس موقع پر اس قدر زور شور کے عام جلسے ہوئے اور اخبارات میں اس قدر مخالفت ہوئی کہ گورنمنٹ پنجاب نے کمیٹی کی درخواست کو نامعلوم فرمایا۔ اور اس وقت بھی اس ایکٹ کا اجرا رک گیا۔ مگر ایکٹ تو لاہور کو ایسا جہنم ہو کر چمپا ہے کہ کچھ بھی نہیں چھوڑتا۔ اب پھر اسے عرصہ کے بعد کمیٹی کی غنایت سے سران لگایا۔

میر سوال یہ ہے کہ اگر شہر پانچ سالوں میں یہ ایسا کونسا تغیر عظیم ہوا ہے کہ سابق نشست گورنر ان پنجاب کے رائے کی تردید کے لیے کافی ہو۔ کیا ان پانچ سالوں میں پہلی آبادی ملیا میٹ ہو گئی ہے۔ یا باشندوں کو سمر زمیں کی طاقت سے کوئی نیا جہم مل گیا ہے۔

لاہور میں اگر کوئی بہت بڑی سچی اس معاملے میں نہیں ہوتی تو اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ لوگوں کو ابھی تک اس قانون کی پوری آگاہی نہیں۔ اور وہ یہ جانتے ہیں کہ اس ایکٹ کے مطابق ٹیکا لگانے کے لیے پہلی دفعہ پچاس روپے جرمانہ کی سزا ہے۔ اور دوسری دفعہ کے لیے چھ ماہ قید یا ہزار روپے جرمانہ۔ اور یاد دلاؤ سران!

یہ بھی ظاہر ہے کہ چند اشتہارات شائع کرنے سے عام ناخوہاں یہاں کو کیا معلوم ہو سکتا ہے کہ کونسا قانون ان کے لیے بنایا گیا ہے اور وہ کونسی محبت میں دیکھیں۔ جہاں لوگ ملتے ہیں سب لوگ جانتے ہیں کہ ٹیکا لگانے سے زیادہ نفرت ستورا کو ہے۔ اور مختلف اوقات کے باعث وہ اپنے بچوں کو بھیجانے پھرتی ہیں۔ ایسی حالت میں جولوگ واقف ہیں کہ وہ کمیٹی میں پارٹنر کے لیے پہلے ہی سے کس قدر موقع لوگوں پر جبر و تشدد کر سکتے ہیں۔ سوچنی تپاس کر سکتے ہیں کہ اس قانون کا نتیجہ کیا ہوگا۔ یا تو گزٹ کے ساتھ رشوتیں اور بھیسے مانسوں کی ہونٹیاں اور باغیچہ ستورات جو چوری کے نام پر سے کاپ اٹھتی ہیں ان کو کچھ کے کرنا ہوں۔ اور بعض اوقات جھانپناں میں گھسنا جاتا تھا۔ ایک عمر رضامندی اور اس قسم کے دیگر ہونے کا پیشگی اثر جو کچھ رعایا پر ہے ہمارے دور میں مذکور ان سلطنت اس سے بچنے نہیں سکتے۔ مستورات کا کوئی معاملہ تھا کہ ان کا نام تاک بھی عدالت میں آجائے بعض باغیچہ شریفی نازاؤ کے اکرپس کے لیے جان سے مار دینے کے برابر ہوتا ہے۔ اور اس لیے تو ان کے اکرپس بہت کچھ احتیاط لازم ہے جن کا اثر مستورات پر ناخوہاں ہوتا ہے۔

بعض لوگ ٹیکا لگانے کو طبی خیالات سے اور بعض طبی خیالات سے بڑا سمجھتے ہیں۔ دونوں صورتوں میں پہلا کو مجبور کرنا پنجاب کی مشہور مثال ڈھاکے کھیر کھوئی ڈاکٹر کچھ کھیر کھلانے کے مصداق ہے۔ ہمیں امید ہے کہ پنجابی جیشیوں کے گلہ بان عایناب حضور انیل سرور نے فریڈرک صاحب سادراں چند خضر سطور کو نوٹ کی نگاہ سے ملاحظہ فرمائیں گے۔ یہ کچھ حضور صوح کا وعدہ ہے کہ معقول بات خواہ ہزار آدمی کی طرف سے پیش ہو

اور خواہ ایک آدمی کی طرف سے۔ وہ اسپرکیاں غور فرمائیں گے چونکہ اس معاملے میں کچھ پیشینہ ہے وہ نوٹس لکھنے کی قسم کی نہیں بلکہ یہ ثابت ہے اس لیے امید ہے کہ اس میں سرطرح سے نوٹس فرمائی جائیگی۔ اور کسے کہ ایسے ایکٹ کی دفعہ کے مطابق نوٹسری اس گزارش کو قابل غور سمجھا جائے گا۔

لاہور میں ٹیکا

اخبار میٹوں کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ پنجاب گزٹ ۲۰ یاس۔ جون ۱۸۹۲ء میں ایک اشتہار مجریہ پنجاب گورنمنٹ شائع ہوا ہے کہ لاہور کی میونسپل کمیٹی کی تجویز لاہور میں ٹیکا لگانا لازمی کر دیا جائے گا۔ اگر کسی کو اعتراض ہو تو وہ مفتی کے اندر پیش کرے۔ ہائے افسوس لاہور کے حصول بجا ہونے سے اخبار خاموش ہیں۔ ملک کی خیر خواہی کرنے والوں اور سربازوں کے کہیں کچھ بولوا اور بہت جلد رد کیا کرو۔ اور مقول عزرات اٹھا کر گورنمنٹ میں بھیج کر ہرگز ٹیکا لازمی نہ ہونا چاہیے۔ اس میں عاجزوں پر بھی سختیاں ہوگی۔ ہمارے اخبارات مشتے کتبہ از جنگ یاد آئیں بردہ ان خود ماہر ذہن کے مصداق بنا کرتے ہیں۔ جیسے کہ لاہور کی شہر نہا کے گرنے کے بعد لگا کر چلے گئے۔ ٹوبے بڑے دعوے چھوڑ دو اور اپنے ہونٹوں کو نصیبت چھیلے ہوئے دیکھ کے خوش ہوتے رہو۔ ہائے افسوس! وقت پر بات بھلا کر دھرمی رفاہی روا کہاں ہو۔ جانتے ہو کہ ٹیکا لازمی کرنے سے کیا ہوگا۔ ذہن نوذ کرو۔ اور گورنمنٹ کے حضور میں عذرات پیش کرو۔

اب گورنمنٹ سے بھاری منت التجا ہے کہ میعاد دو ہفتے کی بہت تھوڑی ہے۔ ایک سادہ مزاج عاجز اور غافل رعایا کے لئے دو ہفتے کی میعاد کا تو ایک بہانہ ہی تصور کیا جاسکے کہ موقع دیا گیا ہو کوئی نہیں بولا۔ ڈیڑھ ماہ اور میعاد ختم ہو جائے تاکہ گورنمنٹ کو کوئی لوگوں کے خیالات و عذرات سے واقف ہو جائے۔ ایسے موقع پر جلدی اور تیزی مناسب نہیں ہے۔ کئی قسم کی ناراضگی پھیل رہی ہے۔ اگر معقول میعاد دی گئی تو اس میں زیادتی ہوگی۔ امید ہے معقول قدر ضرورتاعت ہوگا اور گورنمنٹ کو سعاد و سعادت میں نائل ہوگا۔ ورنہ ہمارے فائے کا عذر گورنمنٹ کا اپنا منشا پورا کرنے کا ایک بہانہ خیال کیا جاوے گا۔

پہلا ہندوستانی عمر بارہمیت۔ ۱۱۔ جولائی کی تاریخ کو معلوم ہوتا ہے کہ جدید پنجاب پارلیمنٹ میں ہندوستان کے اول درجہ سبکدوشی سرور اوجھائی خوری شریل خیر کی قسم تین وٹو بل زیادتی سے قبل ممبر منتخب ہوئے۔ ہندوستان کے خیر خواہوں کے لیے بڑی خوشی کا مقام ہے۔ یہ مخصوص خیر خواہان کانگریس کے لیے ہے۔ یہی ایک ام قوم انگلیز کی افسانہ اور ایمان داری کا اعلیٰ ہے جس نے کئی لوگ آج تک بھجور گئے۔ سرور اوجھائی نے ساد آدمی میں جو مرتبہ کی ناکامیابی سے بھی ہر سال ہنوی۔ یہی صا

کاشکاروں کے پاس چارہ نام کو نہیں۔ گرہ میں دام نہیں کہ جھوسہ خریدتے جائیں۔ مویشی کی ہڈیاں باقی رہ گئی ہیں۔ مارے جھوک کے گوشت نہیں رہا۔ یہ ان لوگوں کی مصیبت ناک زندگی کی طرف اشارہ ہے کہ جن کا کام ہمارے لئے اور نیز اہل انگلستان کے لئے غلہ پیدا کرنا ہے۔ مگر صرف اور غلہ اور عرصہ سی لیل دن رات تو غلہ پیدا کرنا ہوتا ہے۔ بارش کا لانا تو گوشت کے اختیار میں نہیں لیکن غلے کو باہر ملنے سے روکنا تو ان کے اختیار میں ہے۔ اگر اس وقت انتہائی کیا جاوے تو غلہ ختم ہوا۔ اس مرتبہ کی عید بھی بوجہ خشک سالی اور گرانی کے دو انگلی میں بچھا گیا۔ کی مثال رہی۔ اخبار ختم ہو چکا تھا کہ۔ انتہائی کی طرح کو لاہور میں بھی بڑی بڑی کھانا کھانے کی کھانا کو ب امریکہ :- پہلے پہل ہم یہ دیکھ کر حیران تھے کہ نیو یارک امریکہ میں بھلا کس طرح کوئی عربی زبان کا ہنسا نکل سکتا ہے۔ اور اس کی کوئی نذر کا پیاں بک سکتی ہیں۔ مگر پھر مکمل اخبار نے اس کی تفصیل یوں لکھی ہے کہ شام اور بیت المقدس کے یہودیوں نے جو امریکہ میں تجارت کرتے ہیں بیت المقدس کی محبت سے یہ اخبار عربی زبان میں جاری کیا ہے۔ جس کے چار بڑے صفحوں میں ایک صفحہ انگریزی بھی ہے۔ مضامین بہت عمدہ ہیں اور اس اخبار کے اجرائی تقریباً چوبیس کیا گیا ہے اس کی بڑی خوب کیفیت اس میں درج ہے۔ یہ بھی ہمارے زمانے کی کم از کم ایک دلچسپ بات ہے کہ نیو یارک میں عربی زبان کا اخبار شائع ہوا۔ یہودی اور عیسائی اس کو شائع کریں :-

انارکلی میں وعظ :- کوہ نور اور مٹھو اہنہ نے یکے بعد دیگرے شکست بھی ہے کہ انارکلی میں لوہری دروازے کے باہر شہر کے مکہ کے مقابل ہر شام کو ایسا وعظ ہوتا ہے کہ جہاں سیر ہوئے سچے ہو جاتے اور اوعظ کے اکثر اوقات اشتعال انگیز تقریر سے نفوس میں کا اندیشہ ہے اس خیال سے کہ شاید ان اخبارات کو مہندوں کے اخبار سمجھ کر مسلمانوں کی مخالفت کی وجہ سے ایسی رائے پھیلے ہوئے اندیشہ سمجھا جاوے ہم ان کی تائید کرتے ہیں کہ بیشک جس طریقے سے انارکلی میں وعظ ہوتا ہے وہ کسی تعلیم یافتہ مسلمان یا مہندو یا عیسائی کے لئے قابلِ تامل نہیں ہوتا۔ اور بار بار ہمیں حاضروں سے نفوس امن کا اندیشہ درمیان ہے۔ اس لئے اگر شائع عام کے پیشہ ور وعظ کو مستعدانوں کو حفظ امن کے خیال سے متنبہ کر دیا جاوے تو نامناسب ہوگا۔ اگرچہ ہر ایک مسلمان وعظ اس وقت پر وعظ کر رہا ہے لیکن کبھی کبھی آریا اور سناٹن دھرم سماجوں کو

پرچارک اگر فریق مخالف کے لوگوں کو بے نقطہ سنا دیتے ہیں اور بار بار ماوشا جو الف کا نام خشک نہیں جانتے ہیں وعظ اور چارک کے سنے جاتے ہیں۔ کہ جس کو کسی مذہب کے تسلیم الطبع لوگ پسند نہیں کرتے :-

کیا ہندو مسلمانوں میں اختلاف ٹھکانا چھوٹا کام ہے :- بہت نیکلام کے رسالہ جہاد کی نسبت جو پیشہ اخبار میں رائج چھپی تھی اس پر لکھا کہ عیسوی اخبار اسی رسالے کا ریویو کرتے ہوئے شکستہ ہے کہ ”اس رسالے کی نسبت ایک مضمون پیشہ اخبار میں لکھا گیا ہے جس کو بھی ہم نے غور پڑھا۔ اور راقم کے ساتھ ہم اس میں متفق ہیں کہ ایسے رسالوں کے اقوام میں بچائے اتحاد و یکا نگت کے عداوت و مخالفت زیادہ بڑھتی ہے۔ ہم ہمیشہ تمام مذہبی مذاہب کو اسی پہلو سے دیکھتے ہیں کہ ملک میں اختلاف تو پیدا نہیں کرتے۔ مگر کیا کریں۔ آریا سماج کے بعض خیر خواہوں نے اس امر کو موصول قرار دے لیا ہے کہ تمام گوشے مڑے لکھاڑے جائیں۔ ہم ایک ایک کا کیا نام گناویں۔ لالہ ملراج جھک کا شہید گنج جس میں ہندو شہیدوں کے حالات درج ہیں اس امر کی ایک بہت عمدہ تقریر جو ہے۔ اسی طرح کئی آریا اخبارات بہت زیادتی کرتے رہتے ہیں۔ مثلاً لکھنے ہفتے کے آریا پتر کا میں حقیقتاً کی موت کا حال خوب ناک مزاج لکھا گیا ہے جس سے سوائے اس کے کوئی عرض نہ نظر نہیں کہ ہندو مسلمانوں میں اتفاق بڑھایا جاوے۔ راولپنڈی کے شہر خوار اخبار ہمالہ کی سرسطر سے یہی ہوتی ہے۔ اس نے پنجاب کے سرشتہ تعلیم کی کتابوں میں مذہبی رعایت کا الزام لگادیا ہے۔ لکھنے ہفتے میں رسوم ہند پر ایک نہایت بودا اور لائیو اعتراض کیا گیا ہے اور اس کے ذیل میں جو اشتعال پیدا کرنے والی عبارت لکھی ہے وہ ایک ہر دردناک کائنات دل دکھانے والی ہے جو کھنے والے کی لیاقت اور نیک نیتی کا آئینہ ہے۔ اعتراض صرف اس فقرے پر کیا گیا ہے جو ایک نوٹ میں اس طرح درج ہے۔ ”ہندو لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہماری مذہبی کتابیں بہت مدت کی بنی ہوئی ہیں۔“ کوئی مصنف مزاج کبھی اس فقرے پر تعجب کا الزام سرشتہ تعلیم پنجاب کی انسٹی ٹیوٹن اصول نہیں لگا سکتا۔ اگر ہمارا کی آنکھیں تعجب نے پھر انہیں دیں تو وہ دیکھ سکتا ہے کہ اسی کتاب میں اہل اسلام کے عقائد بیان کرنے میں بھی صاف صاف لکھا گیا ہے کہ یہ کہ اہل اسلام کا یہ اعتقاد ہے۔ اور مسیحیوں کی رسم کے اعتراض وہ لوگ بھی اس کتاب پر عائد کر سکتے ہیں۔

آریہ گزٹ کا تو ذکر ہی نہیں۔ یہ سب سے ہفتے کے پیشہ اخبار میں سناٹن دھرم گزٹ کے مقدمہ کی صفائی کی نسبت جو نوٹ لکھا گیا تھا اس پر بہت ناراض ہوئے ہیں۔ اور جو لکھا ہے، انہیں کے اخبار اور اعتقاد کے لئے زیبا ہے۔ اس غفلت کے اندھ کو یہ نہیں سوچتا کہ پیشہ اخبار کو سناٹن دھرم گزٹ کی طرف داری سے کیا فائدہ۔ صرف سچی بات کا ظاہر کرنا مقصود ہے۔ ہم نے ہمیشہ آریہ سماج کے اچھے کاموں کی تعریف کی ہے اور کرتے ہیں۔ مثلاً اسی مقدمے میں ہم کو فیروز پور کے یتیم خانے کے کام سے دلچسپی رہی ہے۔ اور واقعی یہ اعلیٰ درجہ کی نیک کامیابی ہے۔ اسی ضمن میں اخبار سناٹن دھرم کی تعجبناہ تحریروں کا بھی حوالہ دیا جا چکا ہے کہ جس کی سختی کو ہندو ملک پر ہمیں اخبار نویس بھی مان گئی ہیں۔ ہندو کا ستارہ ہندو اور آبادی کے اندیشہ پر تہذیبی مال میں لکھتا ہے۔ کہ ہمارا ہندوستان سناٹن دھرم کا ہی ہے لفظ تعجب کے معنی بھی نہیں سمجھتا۔ سراسر تعجب سے کام لیا جاتا ہے اور دعوت یہ ہے کہ ہم سے تعجب ہیں۔ اگر یہ ایک مسلمان کی رائے ہوتی تو بعض کے نزدیک طرف داری پرچوں کی بجائی کر یہ ایک مصنف مزاج پرچوں کی رائے ہے۔ اسی طرح لاہور کا ایک نواز شہ گنام اخبار پیشہ اخبار پر الزام لگاتا ہے کہ اس میں دیانند ایلکھو ویدک کلچ کے سالانہ اہتمام کی کارروائی نہیں چھپی۔ حالانکہ ایلکھو ویدک کا خط بھیجا گیا تھا اس سے قبل اور یہ وہ بہتر مضامین بھی کم دیکھا گیا ہوگا یا پیشہ کے نام کوئی انڈیشن نہیں پہنچی۔ مگر اس پر بھی پیشہ اخبار کا اندیشہ بطور دشمن کے جلسے میں خود بخود پہنچ گیا۔ جلسے کی کیفیت حسب دستور لکھی گئی تھی۔ اگر اخبار میں درج نہیں تھی تو یہ لوگ اس کے لئے افسوس ہے۔ کہ ان اوقات ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ کئی مضامین لکھے ہوئے ہوں جو جملہ کائناتیں لکھنے پر ملتوی کر دی جاتے ہیں۔ اور ان میں سے بعض کم ضروری ایک دفعہ تک درج نہ ہونے کی وجہ سے نظر انداز کر دی جاتے ہیں۔ شاید اس مضمون کا بھی یہی حال ہوا ہو۔ ہر دن کے کی چوٹ کہتے ہیں کہ ہمارا اصول صرف انصاف اور ایمانداری کی پابندی اور ملک اور مائیت ملک کی خدمت داری ہے۔ جو بد باطن لوگ دل کے شیشے میں ایسا منہ دیکھ کر آدوں کو متحیر کرتے ہیں ہم کو ان سے مطلقاً ڈر نہیں۔ اور وہ سچ یہ ہے کہ جب تک ہندو مسلمان ملکر اپنی بہتری کی کوشش نہ کریں گے ہندوستان کے روز بد نہیں ٹھکیں گے۔ جو لوگ اس کے خلاف کر کے آپس میں چھوٹ پیدا کرتے ہیں وہ دل درجہ کے ملکی نیکام ہیں۔

روانہ ہونے کے لیے حاضر ہوئے۔ ایک دن میں سفر طے کر کے
غریب گورنوالہ پہنچے۔ اور دو دن رو کر گڈ بانٹی کی اور چلنے کو تیار
ہوئے۔ کہتے ہیں کہ وہ جاہل ہے کچھ ایسی دعا کر کے مسافر
رستہ دل ناکام سفر کا سوجھ بوجھ میں سفر طے کر کے کام
حاضر ہو گئے۔ مگر یہاں قدرت خالق کا نام شادی کے لیے
جائے ان کی بیماری نے آؤ بھی زیادہ ترقی کی۔ دو چار دن میں
یہاں تک نوبت پہنچی کہ مریض نے آہ وادانہ سے بھی ایک لپکا
غرض یہ حال ہو کہ آج بانی ہے لگ گئیں۔ مٹھنے پھٹنے
محتاج۔ زندگی کی طرف سے اب بھڑکی اب بھڑکی ہوئے کی
سودا سبھال رکھ نہ کہ اب خوف خشکا پیمانہ تیری
لبریز ہو گیا۔ ان کے ہنسی پادی ٹھاکر اس صاحب نے
اس حال کی خبر ان کے شوہر کو دی اور اس کے لپکا لپکا
کو دینے کرنا فوراً آؤ اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ کھڑے
آؤ بھی زیادہ رہ گئے ہیں اس لئے چھوٹا لپکا بھی تخت
اور اس کی والدہ دو آدمیوں کی بیماری کا حق ادا نہیں
سکتی ہیں۔ سو فوراً آؤ اور خدمت کا ایک حصہ اپنے دلچسپ
تم جانتے ہو کہ میں کسی طرح اپنے دلچسپ نہیں لے سکتا۔
ذلتنا۔ اس خط کے پاس ہی پادی غریب زبانی صاحب نے
صاحب شیر ٹنڈٹ کی خدمت میں رخصت کے لیے درخواست
کی مگر نام منظور ہوئی۔ پھر کچھ لکھا لکھا یا کچھ رد نہ ہوئی
صاحب نے یہ حالت دیکھ کر ایک خط غلام مختار کا جس میں
یہ تمام کیفیت درج تھی پادی بھٹاکر اس کی خدمت میں روانہ
کیا۔ پادی موصوف نے اس خط کو کچھ کر ایک سفارشی
صاحب شیر ٹنڈٹ کی خدمت میں ارسال کیا مگر جواب
ناراض۔ پھر ایک دو خط لکھ کر کچھ آتر نہوا۔ قصہ تو یہ حاضر
اب یو مین مشری لپیڈی کو یہ تمام حال کہ سنایا اور صاحب
نے لئے انتہائی۔ اس صاحب جو نہایت نیک خصلت اور
دینداری سے ہمیں اس حال کو سن کر نہایت افسوس
کیا اور وعدہ کیا۔ کہ میں آج ہی صاحب ہمداد کو خط لکھوں
اور اپنے مکان پر پہنچے ہی اسے وعدہ کر دوں گا۔ پادی
غریب زبانی صاحب کی رخصت کے لیے سفارشی خط لفظ میں
کرتے ڈاک میں روانہ کیا۔ مگر جواب نڈارو۔ پھر بھی
مگر جواب نڈارو۔ یہ حالت دیکھ کر پادی بھٹاکر اس صاحب
ایک شکایتی خط صاحب شیر ٹنڈٹ کی خدمت میں روانہ
کیا۔ اس میں ایک کڑا فقرہ بھی کہ سبیلے کیا ہم لے چکے
کی وجہ سے نہ تیار ہیں صاحب شیر ٹنڈٹ نے اس خط
جواب لکھا کہ اگر کاسٹریٹک بھیجے اس قدر غلام ہمداد
ظلم کرے اس قدر ہمداد ہی اس قدر نامہ بانی اس قدر
صاحب نے رسول حرم کو لپکا کر بیماری حالت کا اظہار کیا اور
دریافت کیا کہ میں مریضہ کو اس حالت میں بھر جانے کے
روانہ کر سکتا ہوں۔ اور اس صاحب نے جواب دیا کہ یہ مریضہ
ریل کا بھی ایک میل سفر نہیں کر سکتی۔ یہ انہوں نے
مطلب کاسٹریٹک حاصل کر کے شیر ٹنڈٹ صاحب
خدمت میں روانہ کیا۔ انہوں نے اب کوئی چارہ نہ دیکھا
غریب زبانی صاحب کو لپکا کر جانے کی اجازت دی تب پادی

سیکو صاحب کی ادویات
سیکو صاحب کے ہندوستانی
مخبرین

کاخانیہ اخبار لاہور کی باتصویر
نادر جعفری ۱۹۹۳ء

اب کے شروع سال سے دو تین جیسے پہلے
نار ہو کر شائع ہو جائے گی۔ حقیقت یہی درست
وفاقہ جات اور معہ ضمیمہ جات علی الترتیب
اور عصر ہوگی۔ چم پہلے سالوں سے بہت زیادہ
ورق پوری کثرت سے ہوئی۔ نار اور عجیب معلوم
کا ذخیرہ قومی محنت سے جمع کیا گیا ہے۔
جن مہربان معاونین نے سال سال سے
دار خیرتی میں عہدہ اور اعلیٰ مضامین لکھنے کا
عہدہ کیا ہوا ہے ان کی خدمت میں گزارش ہے
کہ وہ آگے سالوں تک مضامین لکھیں
بعد ترتیب وچ ہونے سے رہ جائیں گے۔
میچ کارخانہ پیسہ اخبار لاہور

صرف پبلہ اخبار لاہور
ہندستان جہت تمام اردو
اخبارات میں زیادہ جھنجھوٹا
پڑھنے اور اسی نقشہ پر
کے اشتہارات منتشر کر کے
اس سے بڑھ کر کوئی اور
مفید رویہ نہیں

صاحب کی محنت سے اردو شطرنج اور انڈیاں

توت باہ - اشک - سوز اک - بوا سیر - بھکند - ناتور -
 سیر - آد - چمبل - پھوڑا ہر قسم - گھیا محبوبا - دہہ - امرین
 کرم - ہر قسم - بخار وغیرہ
 ایک دوائی کی قیمت بہت کم ہے جو خط و کتابت سے
 معلوم ہو سکتی ہے - ہر درخت میں ویلیو پیسے ایل کے ذریعے
 حاصل کی جاسکتی ہے
 مشتری لازماً صاحب چکڑا محلہ متصل دیپو سے لاہور

ری منت بابر پال سنگھ صاحب کی دوائیاں

ہمارے پاس ہر ایک بیماری کے رُخ کوئی کی جڑ اجڑ اور ایشیاں
وقت تیار رہتی ہیں۔ اور قیمت بھی علیحدہ علیحدہ قیمت میں
ہے۔ جن صاحبوں کو ضرورت ہو وہ آج آئے گا محکمہ
المشترہ منت
لکھنؤ میں بیگم سید پوریاں۔ دربار صاحب امرتسر

افغانیسیہ اخبار الہدیٰ اسمہ مستمعی بانصو

نادر خجسته ۹۲

کتاب میل حقیقت لیبانی ہے

۶
۱۲

تھام پناہ
کے لئے سول
ایجنٹ مسٹر
ڈی۔ ڈبلیو
سیکین سیکو
آفیسری۔ لاہور
ہیں۔

(۲ مرتبه) ضرورت (۲ مرتبه)

ایک انگریزی دفتر کے کام کے لئے دو انگریزی میں کام کرنے
 والے لوگوں کی ضرورت ہے۔ خواہ حسبِ لیاقت عمل سے
 عمل روکتے تک ماہوار ملے گی۔ ایک کو لاہور میں۔ دوسرے کو
 رتھر میں رہنا ہو گا۔ درخواس میں صرف آٹھ امیدواروں کو
 بھیجا جائیگا جن میں سے کسی پر اثبوت پاس کر کے انگریز میں
 دیکھ کر مدت کام کرنا ہو۔ پھر نکارا اور ہوشیار امیدوار کو ترجیح دی
 جائیگی صرف کامیاب امیدواروں کو جو اب ملے گا۔ درخواس میں
 مقرر اسناد منجانبہ اخبار المومنین کے دفتر قائم کیا جائیگا۔

ساجھارت

اردو۔ پُر مذاق۔ پرپ اول۔ صفحہ ۲۸۔ خوشخط و قیمت مناسب
صوبہ اک غنیمت۔ المشرق امیر سنگھ جیکہ دار کربا بنبار صدر بازار

تصویر عکسی

خوبصورتی اور صفائی و پختی ہو تو انارکلی احاطہ ہو لوی طاقت علی میر
رخانہ نارنگ و بیسٹرن فوٹو گرافک سٹڈیو لاہور میں تشریف لائیں؟

جہانگیر

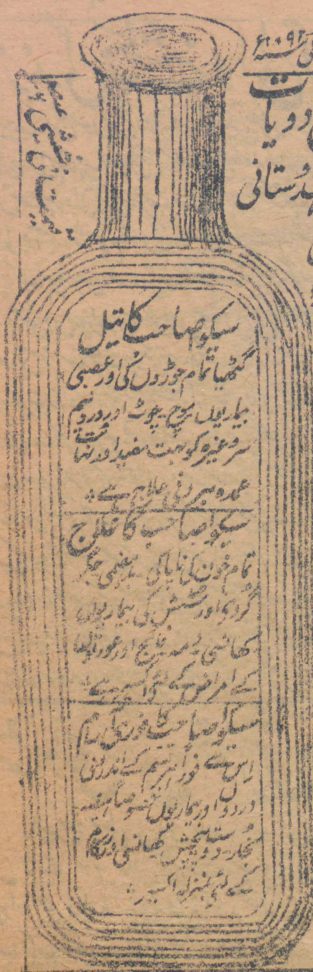
سیلیس پیر سے جو پہلے ایک کافر تھ جس کے دو اور بھائی سے کتاب لکھی تھی
یا غلی صاحب بنی اسکے بیٹی علی لیاقت کو ظاہر کیا ہے۔ اور زرقہ
ام لکھ کر ہانت باجا و سیلیس اور فصیح اور دو ملک کے ساتھ پیش
وہ کنہیات عمو کا غور و منت خوشنما کی کے ساتھ چھائی گئی
محمد علی و مثیل اصغر قیمت کو محصول سے نفادیا و بیسیکے اس کو خوشنما
تکے نام آئی چاہیے۔ المشفق میر میریہ اخبار لکھو

از زانی اور بیانداری اس کا کج حصول ہے

سلسلہ سیستانی
پوشاکیں و سیاحیان کے
لئے

ہمیشہ تیار اور موجود رہتی ہیں
یا ارشاد آئے ہے تیار
کیجاتی ہیں

ند لال نبراز - دُبی بازار - لاہور



بقیہ مراسلات پولیس کی اصلاح

جناب ایڈیٹر صاحب - تسلیم - آپ کے اخبار میں نو بہ سو دو کی کرل منتری صاحب انیکٹر کرل پولیس پنجاب ان کی طبیعت کی اور عام برتاؤ کی کیفیت شائع ہوئی تھی جس کی چھٹی نزد کے لئے ایک خوشامی ملازم علیا پروردہ صاحب مخرج پیدا ہو گیا تھا۔ اور اس کے بعد اس نے صاحب کے خوش کر سکا دیکھ کر بھلا تھا ایک ایک اخباری صاحب مخرج واپس نہیں کے لئے لاہور کے ایک اخبار میں ایک خبر شائع ہوئی ہے جس میں پیر اخبار کی عموماً تائید ہوتی ہے جسے خفیہ اس جس کے میں بھی خواہ مستطیلان و سواروں کی شکایت تھی اور جس مضمون کی حضرت نے سراسر مخالفت کر کے ان کو گالیاں سن کر اپنے وہ افسانے نامہ کو خوش کرنا چاہا تھا۔

اس وقت ہم کرل صاحب کی نسبت ان کی غیر حاضری میں کوئی مذمت کھنی مناسب نہیں سمجھتے جو کہ کھنا تھا ان کی سو دو کی میں حفات صاف کچھ دیا۔ کیونکہ اگر خلاف ہوتا تو صاحب جو جانتے کرتے تھے۔ لیکن ان کے بر خلاف کچھ کھنا منری میں داخل نہیں۔ جن لفظوں کو صاحب نے صاحب کی نسبت منسوب کیا تھا ان میں سے بعض کو ایک خبری خوشامی صاحب خود تسلیم فرما کے اخبار میں شائع کر رہے ہیں۔ اور وہ برائوں انیکٹر و بھلاہ متعجب جیل جھنڈا دل صلیب گجر ڈال "نواب خاموش ہی ہو گئے۔" دیکھو ہمارا نام کر سکا مضمون اب باقیی تائید حاصل کر رہا ہے۔ جو لوگ افسانے و تعصب نہیں ہیں۔ انہوں نے دیکھا ہو گا کہ وہ۔ اپیل ہوئی دونوں شہزادوں میں ان چور کے مشورہ اخبار رسول و طبری کر رہے ہیں کیسے زور کی یہ خطیاں بر خلاف انتظام کرل منتری صاحب مخرج اصلاح شائع ہوئی ہیں جن کے راقم نے اسے اگر زیادہ مضمون ہوتے تھے اور ایک غوغا مچ گیا تھا۔ اور ان سب سے پہلے ایک دو شاہدوں اور بھی رورش انہوں کے سب سے پہلے ایک تائیدی کہ ہم نے پولیس کے ملازموں کی عموماً بھڑکے سے ایسے تاک غیر فراہمی کی تھی اور ان کی منتری کے لئے میدان میں کھلے اور پولیس کے سب سے اعلیٰ افسر کا تھانہ لکھا تھا۔ اگر اب بھی ملازموں پولیس پیشہ انداز کے مشکوٹوں کو بری نام شکاری ہوئی اس قدر تھک کے بعد سہ ہر اس حکمی اصلاح کی خاطر اس کی خرابیوں کا ذکر کریں گے۔ اور ملازموں پولیس میں سے کوئی صاحب انداز دینے کو شکر کہ یہ سختی ہو گئے۔

میرزا آف پروپ بلوچستان

اس نام کی ایک سو ساسی مدت سے یہاں قائم ہے۔ اور اس کا خاص تعلق لوگوں سے شراب کا استعمال چھوڑا ہے۔ اس کی منتری کھنے کی ضرورت نہیں۔ مگر ان کا بیجا ہو گا کہ

اس سو ساسی کا ظہور دیوان حقیقت راجی صاحب کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ میں نے کی مدد سے یہ قائم ہوئی۔ انہوں نے ہی اگر رونق دی۔ اور انہوں نے ہی اپنے زراعت سے اس کے شج بہت کچھ کیا۔ بنیاد دو کتا میں بھی شراب کی بڑائیوں رکھی ہیں چونکہ کوئٹہ میں منتری بہت بڑی ہے اس لیے موسم سائیں تقریباً ساری سو ساسیاں سو ساسیاں ہیں۔ اس کا بھی یہی حال ہوا۔ بلکہ اس سے بھی گرجو کہ۔ مگر گزشتہ راج سے پھر اس کے جلسے ہوئے گئے۔ اور اس سے دوستوں کی کوشش سے خوب زور شور سے کام ہوتا ہے۔ کل تیار ۱۲ جون ایک پرکوشن نکالا گیا جس کے مختصر سے حالات ذیل میں قلمبند کر رہا ہوں۔ تقریباً سو ساسیاں شام کے بہرہ مند سے بہرہ مند بازار کی طرف روانہ ہوا۔ سکول کے لڑکوں نے جھنڈیاں اٹھائی ہوئی تھیں۔ اور گاڑیوں کی دیواریاں ایک دوسری سے کچھ فاصلے پر لٹکائیں گئے۔ گاڑی جاتی تھیں۔ بہرہ مند سے کل کرالہ رام رکھال صاحب نے پروردہ کا سے دعا کی تھی کہ ہمیں اس کام میں کامیاب کر۔ اور ہمیں طاقت دے تاکہ اس روز افزوں بڑی کو اپنے ہونٹوں سے دور کر سکیں۔ کیونکہ ہمارے طاقتیں تھریں ہیں جو کچھ بھلائی ہوگی وہ تمہاری مدد سے ہوگی۔ بعد ازاں گائے بجاتے روانہ ہوئے۔ ہوشی مندی کے پاس سکول پر چڑھ کر بابو انشا چند موزدار نے ایک سچن کیا۔ جس کو انہوں نے دھرتی سے عین خوش و خروش ایسا صاحب نے کوئل تک اس سچن کو چوبیس شروع ہو گیا ہے وہ شراپے بڑی بلا بھائی) پہنچا یا۔ وہ طرف کے قابل جو اور میرا کہنا تو سنا ہے ہو گا اور نہ جھوٹی خوشامد سہلے حق نہیں کے طفیل سے ہوئی اور ہمیں کی سی سے پرکوشن نکالا گیا۔ اس کے بعد آٹھ جھببہ کیل سے سر سے دیوان جمیہ صاحب نے ایک شراپی کی تصویر ہاتھ میں لی اور تصویر میں ایک شراپی صاحب بدست تھے ہیں۔ اپنے ہوش و حواس کا کچھ بتا نہیں۔ کیونکہ ایک طرف سے بھجوا رہی ہے اور دوسری ایک پاؤں میں ہے۔ کتا آ کر تھکا تھکا ہے۔ اور میوی پاس بھی یہ حال دیکھ رہی ہے اور دوسری ہے۔ اور لوگوں کو دکھایا کہ شراپوں کا کیا حال ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں یہ بھی ثابت کیا۔ کہ دین و دھرم قائم رکھنے کے لیے اس شراپی یعنی شراب خانہ کو ترک کرنا ضروری ہے۔ اور کسی مذہبی کتاب میں اس کے استعمال کی اجازت نہیں۔ اگر یہی اولاد کا آرام چاہتے ہو۔ اگر اسے مال و دولت کی غیر چاہتے ہو۔ تو اس کو ترک کر دو اور اس شراپی میں زندگی کے دن پورے کر دو۔ اس کے بعد ایک پارٹی اسکے روانہ ہوئی اور دوسری سیر رہی بابو انشا چند صاحب بھی تھے۔ بابو صاحب نے شراب دی نہ تھی۔ اچھی طرح سے لوگوں کو سناٹی اور گائے والوں اور اس کام میں مدد دینے والوں کے حوصلوں کو بڑھایا اور خوب خوش دلایا۔

دوسری سیر ہوئی تو تقریباً ستر فضل الہی صاحب کی سامنے دو کتا تھا۔ کتا کتا کی جھنڈی ہاتھ میں لی۔ اور اپنی تقریر میں جو پروردہ دیوان لفظوں کی شہر کی اور لوگوں کو

شراب کی بڑائیوں سے اچھی طرح سے آگاہ کیا۔ اس کے بعد رام رکھال سہروردہ کابل سچے بابو لہارام مندرہ۔ اور لالہ گنیشداس صاحب نے مختصر کرد وچھپا پتھر میں کہیں۔ اور لوگوں کو صاف لفظوں میں بتایا۔ کہ جتنے آدمی پر دھنشن لیتے ہوئے بھرتے ہیں ان کا اپنا ذاتی کوئی فائدہ نہیں بلکہ اپنے ہونٹوں کو بچانے کے لیے جو میخواری کی وجہ سے گری ہوئی حالت میں ہیں وہ اپنا قیمتی وقت صرف کر رہے ہیں۔ یہ مگر کیرن مارکٹ سے گزرتا ہوا۔ شراب فروشوں کی دوکانوں سے ہوتا ہوا اور چھوٹے بازاروں میں بھرتا ہوا۔ زنانہ پٹیل کے پاس سے کل کرکھ مندر میں پہنچ گیا۔ اس کے بعد بادی شاہ صاحب کے کچھ کا وقت ہو گیا۔ اور حاضرین شوق سے اپنے معزز بچارے کے انتظار میں تھے۔ کہ اتنے میں صاحب موصوف مجہ چند اور شملینوں کے تشریف لائے۔ بابو بیچارہ مر شری نے ستر لنگ صاحب بہادر کو اس میٹک کا پرکٹ شٹ سے کچھ توڑ کیا۔ بابو انشا چند نے اس کی تائیدی۔ اپنے ستر لنگ صاحب نے بادی صاحب کو حاضر کر کے ستر ڈیوس کرایا۔ بادی صاحب نے اپنا کچھ شروع کیا۔ جس جوش اور زور کے ساتھ آخری میں پہنچ دی تھی وہ وہ زبان میں ادا ہوئی خصوصاً مجھے بہت مشکل ہے۔ انہوں نے انگلیں کا حال بتایا کہ ہر سال ۲۰ ہزار لوگ شراب کے باعث جان بحق ہوتے ہیں اور ان میں بہت سی تعداد ان لوگوں کا ہوتی ہے جو پہلے بیل یہ کہتے ہیں کہ تھوڑی تھوڑی پیہ سے کچھ نہیں ہوتا۔ یہ لوگ جب اس کے غاری ہو جاتے ہیں۔ تو زیادتی کے خون بدن بڑھتی ہے اور ان کو معلوم نہیں ہوتی شکار ہو جاتے ہیں۔ ہندوستان کی شراب خوری کا حال بھی بیان کیا۔ طوائف کے خوف سے میں مفصل نہیں لکھتا۔ اخیر میں لوگوں سے بادی صاحب نے اپیل کی کہ جو نہیں پیہ وہ "دہ بندہ آف ہو پے" کے معبرین جاویں۔ اور جہت میں انکی اچھی سے چھوڑ دینا چاہئے۔ بادی صاحب نے اپنا نام نامی میران میں لکھوایا۔ اور ستر لنگ صاحب بہادر نے جو پہلے مضمون خزانہ میں میری اس سو ساسی کی قبول کی تھی انگریزی کچھ ختم ہونے کے بعد۔ بابو انشا چند یوزدار نے روروں لوگوں کو کچھ کا مطلب بتایا جس نے شکر سے بابو صاحب نے کچھ کو اردو میں اور کیا وہ تقریر کے قابل ہے ایسا معلوم ہوتا ہے گویا خودی بچا رہیں۔ جلسہ بعد شکر میر جلس برخواست ہوا۔

المراقب (ن۔ و۔ م)
چنے کا جائنٹ مجسٹریٹ :- ہوائے یاس منہ کے جائنٹ مجسٹریٹ کی شکایت پہنچی ہے کہ اہل مندرہ سہانت سختی سے پیش آتے ہیں فریقین نے مختصر بیان سے لینے کے سولے ڈکلائی جج تک نہیں تھے۔ مگر سخت مزاجی سے ڈکلائی نہیں سکتے۔ سخت مزاجی سے نہانت طاق ہیں۔ گویا ریشل لا جاری کر دیا ہے ایک گھنٹہ میں سولہ سترہ قیادت کے کوئٹہ ہیں۔ اگر یہ حالات صحیح ہیں تو یہی ظلم کی بات ہے۔ سیکال کے معاصران استدعا ہے کہ وہ تحقیق کر کے اس معاملے کو روشنی میں لائیں۔

بدعنوانی کا نوٹس نہیں لیتی۔ شاہد اس میں بھی کچھ
بے ایمانی مد نظر ہوگی۔ بہر حال رعایا کی تکلیف کو رفع
کرنا چاہیے۔
آجکا نا بعد اجلی۔ حاکم علی ریوگھو لال پٹو۔ ۱۹ جون ۱۹۲۷ء

بھیرہ کا پڑانا اور نیا سکول۔ بھیرہ میں کچھ
عرصے سے ایک نیا بانی سکول بعض معزز اور اہل حق بھیرہ جی
صاحبان کی سرگرمی سے جاری ہو گیا ہے جس کے طلباء
کی اوسط حاضری آج تک تین سو کے قریب پہنچ گئی ہے۔
اس کا بیج بھی تریب تین سو روپے ماہوار کے ہے ہوسوا
خفیف سی رقم کے باقی کل موجودہ طالب علموں کی فیس سے
ادا ہو جاتا ہے۔ اس سے قبل بھیرہ میں مدت سے ایک
میونسپل بورڈ سکول ہے کہ جس کی کارگزاری کے نتیجے کا
اسی سے ثبوت ملتا ہے کہ قبضہ بھیرہ معاملہ تعلیم میں خطہ
یونان کہا جاتا ہے۔ دور کے رہنے والے لوگ احباب
بات سن لیں گے تو تعجب کریں گے کہ ایک ایسے چھوٹے قصبہ
میں ہمیشہ دو تین طالب علم انگریز میں تعلیم کی غرض سے
رہتے ہیں۔ جن صاحبوں نے اسکول اس آئے سکول
جاری کر دیا پوچھا اٹھا یا ہے وہ طر پر کرتے ہیں کہ بھیرہ میں
میونسپل بورڈ سکول آجکل بالکل نیا ہو گیا ہے اس
لئے اس نئے سکول کے اجر کی ضرورت پیش آئی اور اسی
لئے اب پڑانا سکول بند کر دینا چاہیے۔ اس کی امداد اور
اس کا مکان وغیرہ اس نئے سکول کو ملنا چاہیے حال
میں مسٹر ٹامن انسپکٹر مدارس حلقہ راولپنڈی اور مسٹر
ڈی پی کشر نے یکے بعد دیگرے ان دونوں سکولوں کا معائنہ
کیا ہے۔ اور انہوں نے جو رائیں ظاہر کی ہیں اور ایک
دوسرے معرصل نے اپنی رکارڈ کے ناموں میں سے ایک اور
پہلو اس مدرسے کے قائم کر دینا بلکہ پیش کیا گیا ہے
کہا جاتا ہے کہ بھیرہ کا نیا مدرسہ جس کا نام غالباً اینگلو
سنسکرت سکول ہے صرف آریا صاحبوں نے دیا نہ
اینگلو ویدک کالج کے اصول پر قائم کیا ہے۔ اس کے
رجسٹر میں سات آٹھ مسلمان طلباء کے بھی نام موجود نہیں
بھیرہ کے رجسٹروں اور قدیم دھرم کے مہندوں نے بھی اس
کی مخالفت کی ہے کہ یہ آریا سماج کا سکول ہے صاحب
انسپکٹر مدارس نے اپنی رائے میں لکھ لکھ بھیرہ کی آبادی
میں مسلمان ہیں اور پٹہ ہندو۔ مگر نیا سکول صرف
مہندوں کے لئے ہے مسلمان اس سے مستفیج نہیں ہو سکتے
اسی طرح صاحب ڈی پی کشر نے جب بھیرہ میں سکول
کے بانیوں سے ملاقات کی تو دریافت کیا کہ ان کے سکول
میں مسلمان طالب علم کتنے ہیں۔ گو ایک صاحب نے آٹھ نو

مسلمان طلباء کا نام لیا مگر معلوم ہوا کہ یہ لوگ بھی مدرسہ
چھوڑ گئے تھے۔ ہم کو ہمیشہ سے تعلیم کی عام اشاعت ہی
بہر دی ہے۔ اور اسی لئے ہم اس نئے مدرسے کو غنیمت
سمجھتے ہیں مگر اس کی وجہ سے ہمیں اتنی کہ نئے مدرسے
کے حامی پر اسے مدرسہ کو قبول نہ کرنا چاہیے ہیں۔ گو
ان کی مرضی کے مطابق ہو تاہم مسئلہ ہے۔ کیونکہ
صاحب ڈی پی کشر اور صاحب انسپکٹر مدارس بھی اس
میں چاہتے۔ بد نصیبی سے بھیرہ میں دھڑے بند کی کا
بٹاڑ ہے۔ اور اسی طرح بد نصیبی سے بورڈ سکول کے
میں ماسٹر صاحب مہارے دھیمالہ انجی بابت اکثر کہا
جاتا ہے، اس فن میں بڑی تہارت رکھتے ہیں۔ اور ہی
ان کی تیزی طبع اس وقت ان کے سکول کے نام سامنے
کا باعث ایک فریق کے نزدیک قرار دیا جاتی ہے۔

لالہ موسی ریوگھو ٹیشن کے ٹکٹ بابو کی کر توت۔
پیشہ اخبار کے ناظرین کو معلوم ہے کہ ہمیشہ سے ہمارا یہی
اصول رہا ہے کہ مظلوموں کی طرف داری ظالموں کے مقابل
میں کی جاوے۔ جہاں تک انسانی بہر دی اور انصاف کا
اقتضا ہے نیکی کی امداد اور برائی کی مخالفت میں اپنی ساری
قیمت صرف کیا دے۔ مگر ساتھ ہی متانت اور نیک
نیتی کو ہم ہمیشہ نباہا ہے۔ کیونکہ ہمارا اصول صرف
یہ ہے کہ برائی کی مخالفت کی جاوے نہ کہ اس آدمی کی کہ جس
سے برائی سرزد ہو۔ ممکن ہے کہ وہ شخص اپنے اس رویے کو
چھوڑ دے تو پھر ہمارا اس سے کسی قسم کا تعلق نہیں۔
پچھلے تھے میں ایک صاحب نے لالہ موسی ٹیشن کے ٹکٹ
کلر کی ایک نامناسب کارروائی کی کیفیت ہمارے پاس
اشاعت کے لئے بھیجی تھی۔ اس میں جا بجا ایسے الفاظ تھے کہ
جن پر اعتراض ہو سکتا ہے۔ ہر چند کہ اس کے مطالب کا
شائع کرنا فواد عام کے لئے بہت ضروری ہے اس لئے ہم
رقم مسلت سے اجازت لیکر قابل اعتراض الفاظ نکال
دیے ہیں۔ مگر مطلب کا شائع ہونا اس لئے ضروری ہے کہ اگر
لالہ برتھیاں اس قسم کی کارروائی چھوڑیں تو اس سے ہزاروں
مسافروں کو روک روام مل سکتا ہے اور اگر ان کو حکام اعلیٰ نے
تنبیہ کر دی تو دیگر ملکات کلروں کے لئے عبرت ہو سکتی ہے۔
کہ جن کی شکایتیں پہلے بھی ہمارے پاس اکثر پہنچی ہیں
وہ کیفیت یہ ہے۔

یہ شخص ہر چند نامی دماغ کا ٹکٹ کلر دینا والا ہی
ہو۔ مگر جن کی رات کو بچوں کی طرف جانبداری کا طعنے
کے ایک بوٹھ سے غریب دوکاندار مسافر نے گاڑی کی ٹانگی
سے کوئی دھانچہ پھینک دیا کہ ایک روپیہ دیکر باپ بٹھا

سوی جمل کے دو ٹکٹ مانگے۔ بابو صاحب نے دو ٹکٹ ہی رات کے
لفظ میں شرکے نشی میں جھوٹی ہو ٹکٹ تقسیم کر رہے تھے
زائد کے بجائے شاید پونے چار تے وہیں کہنے چاہے۔
مسافر نے جیسا پونے پورے ایک دوپٹے کا تقاضا کیا تو معلوم
ہوا کہ بابو صاحب نے ٹکٹ ہی رکھ لی اور اس کو ایک ٹکٹ ہی
رسید کیا اس کے لئے کہ بابو صاحب نے مسافر کو دیکھا ہے
اور ٹکٹ نہیں دے مگر اصل حال تو کھنکی طرف متوجہ کیا ہے
سامنے بابو صاحب نے مسافر کو دو ٹکٹ اور کچھ پیسے دیے تاکہ
مسافر نے سات سو کو اپنی سے نکال کر ایک ٹکٹ بھی واپس دے
جس پر بابو صاحب ٹکٹ اور پیسہ رکھ لئے اور اسے گالیاں دیکر دیکر
بندر کیا۔ یہی روڈ کے پریل جلی گئی اور مسافر اور مسکرت عورت
جو ایک سیالنگ بائیک کی عیادت کے لئے جا رہے تھے کہ ان کو باج چھ
گھنٹہ کے لئے وہاں ایک ٹکٹ مسافر نے میری خرید سے مسٹنٹ
سٹیشن ماسٹر کو اس واقعہ کی رپورٹ کی جسکی مینے تصدیق کی اور ان کے
اور اذہمت سے بائوں کے روپر بھی بابو صاحب نے اس مسافر کو اور
مجھے بہت ناپاک اور شرمناک لایا۔ اور بیان کیا کہ اس ٹکٹ
میں مسافر کو دو پیسے ہیں۔ حالانکہ ٹکٹ میں نہ تو پیسے تھے۔ مسٹنٹ
سٹیشن ماسٹر نے ٹکٹوں کی الماری کا امتحان کیا تو دونوں ٹکٹ
اس سے برآمد ہوئے اور ساتھ ہی تصدیق بھی صاحب سرائے بانی جیسی
مسٹنٹ نے سٹیشن ماسٹر کو رپورٹ کی۔ سٹیشن ماسٹر کے سامنے بھی مسافر
نے اور مینو حال ظاہر کیا مگر انہوں نے باج پڑا اور مسٹنٹ سٹیشن ماسٹر
سے کچھ پوچھا پوچھا کہ مسافر کو کہا کہ تمہارا پیسہ نہیں نکلتا تو دو ٹکٹ
تم کو مل سکتے ہیں وہ مسافر نے فریاد کیا کہ اس میں کی تھیں آخر
ٹکٹوں کو ہی غنیمت سمجھ کر لیا۔ اور سٹیشن ماسٹر کی اس بے انصافی پر
صبر کر کے بیٹھ گیا۔

میں نہیں کہہ سکتا کہ اس معاملے میں سٹیشن ماسٹر نے اس کے
کا ٹکٹ کے متعلق بالادست فصر کے پاس رپورٹ کی ہے یا نہیں
لیکن اگر نہیں کی تو اس میں کچھ شبہ نہیں کہ اس نے اس سے بھی چہرہ
چڑھ کر کارروائی کر لی۔ بابو صاحب کی دوسری ہوجا سٹی۔ بارہا ایسے
باقوں کے سامنے غریب مظلوم مسافر کے لئے ایک لفظ کا نہیں
بول سکتے اور اگر کوئی ایسی ہی نہیں ہوتا ہے تو یہ جان کر کہ ان کے
معص کے مقابل جو ان کو سٹیشن میں حاصل ہے انہیں کوئی بہتر پڑی
کی نہیں فرما دی نہیں کہہ سکتے۔ ہاں بلکہ انھیں سولوں میں جیسا
اور کے واقف میں بھی ہوتا ہے۔ دیکھو اور گاہیل ہی فریاد کو فیصلہ
ہو تاہم حکام ریویو کو ان کی طرف متوجہ نہ ہو سکتے تھے
ضرورت ہے اور اس خاص مقدمہ کی نسبت اس میں کہ صاحب
ٹریفک اینجیر۔ ضروری تحقیقات فرما کر مستحق کی حقاری کریں گے
اور اس بابو کی اس حرکت کی بھی تحقیقات فرماوے گے تاکہ
آئندہ اس کے لئے اور اوروں کے لئے اس کی عبرت ہو۔
مراقبہ۔ ایک شاہد حال

پیشہ اخبار

لاہور - یوم دو شنبہ ۲۴ جولائی ۱۹۱۲ء

کر بلائے سعلی کی جانب روانہ ہو گئے :-
لاہور کے مطبع جہات سندھ سے ایک چھوٹا سا سالہ
قرآن کریم کی قسموں پر مشتمل شائع ہوئے اس کی عبارت ایسی
ناقص ہے کہ افواہ ہے مسلمان اس مطبع پر اہانت مذہبی کی
ناش کرنے والے ہیں :-

لاہور کے آریا تہ کے مکھلیے کہ ۱۹ جون کو بروز اتوار
جلسہ آریا سماج میں دو ایک مسلمان حافظ نے بھی اسلام چھوڑ کر
وید کا مذہب قبول کیا :- ہم لاہور کے کسی باخبر شخص سے اسکی
تفصیل پوچھتے ہیں - بات مزید رہے :-

لاہور کا صاحب چوڑیہ کی ہینوں کی گولیاں ہم نے کئی
خطوط سے دیکھا ہے کہ لوگوں کو مفید ثابت ہوئی ہیں - جیسا کہ
کاغذ پر شکار و شکار وغیرہ کئی روٹیاں ہینوں کی شکاریوں کو گولوں کو اس
میں سے مرض کے قتل کے لئے گولوں کو بھی وقت پر یاد رکھنا چاہیے :-

جنرل عظم الدین خاں مرحوم کا مقدمہ قتل جو ایک سال
سے چل رہا تھا - اس ہفتے میں اس کا فیصلہ سنایا گیا -
۲۷ جون کو صاحبان نے جج نے رام پور کو بھی خورشید منظر
میں اجلاس کیا - انجمن کے اجلاس پر شروع ہوا جرم میں
جراحت میں اجلاس پر لائے گئے فیصلہ سنائی نال دیکھا گیا تھا -
ڈپٹی کمشنر صاحب نے فیصلہ لکھا ہے - خلاصہ حکم کاربانی جیلوں
کو سنایا گیا - اس مقدمے میں سات آدمی جرم قرار دیئے گئے
تھے - منجملہ ان کے حاتم خاں - حاتم علی - علی حسن - سید
چار آدمیوں کو موت کا حکم سنایا گیا - ان کو بھی پھانسی کی سزا
دی جائے گی - سدا اللہ خاں پیر عبداللہ خاں نے قصور بھی ہے
اور بالکل رہا ہوئے - باقی دو جرم خاں خاں دھندلے خاں
خاں خاں کو حب و قید رہائی دی گئی - کیونکہ یہ سرکاری گواہ بنائے
گئے تھے - مجتبیٰ خاں دھندلے خاں وغیرہ کی نسبت جرم صاحبان
نے فرمایا کہ کونسل آف ریسرچ کو اختیار ہے مقررین کے ساتھ
جو چاہے سلوک کرے - سزا یافتہ لوگوں نے واسرائلے بہادر
کی خدمت میں اپیل دائر کر دی :-

بقیہ اشعار ادب
بعد اللت دیوانی اجلاس شیخ عبدالرحمن خاں صاحب دیوان
ایک نعت صفا بہادری خاں صاحب دیوان صاحب دیوان
اشتراک منشیہ دفعہ ۲۷ مضابطہ دیوانی
گویاں ولید و سکینہ جنم تارا چند سکینہ چمن
مرثی مدعا علیہ

دعویٰ مدعا
مقدمہ مندرجہ مدعا علیہ روپوش ہے اور باوجود تلاش
کے کچھ مدعا علیہ کا نہیں ملتا - اس لئے یہ اشتہار دیا جا رہا ہے
کہ اگر مدعا علیہ مندرجہ تاریخ ۱۵ ماہ جولائی ۱۹۱۲ء عرصہ امتداد کا لست
حاضر عدالت ہو کر یہ دعویٰ مقدمہ نہیں کر سکتا تو بوجب دفعہ ۱۰۰ مضابطہ
دیوانی بخیر مقدمہ مضابطہ عمل میں آوے گی :-
میرے دستخط اور غور عدالت سے تاریخ ۲۴ جولائی ۱۹۱۲ء

چکے ہیں کہ اس قدر بے شرمی کی کارروائی کا کون نہ سہوار
ہے - کیا بھائی نند گوبال صاحب جنہوں نے اس گھاٹ
کو بنوایا ہے اور سوال بنا کر اتنا تین حاصل کیا ہے - اس
گھاٹ کے لئے ایک پردہ نہیں بنوا سکتے - کیا اب تک
کدینی کو معلوم نہیں کہ جو سیل گھاٹ کی بے پردگی سے کئی
دھکے انہوں کو نہات بچ رہا ہے - اور قانون اخلاق
کا خون ہور رہا ہے :-

ٹامس گلک اینڈ سن کے ہمازوں میں حجاج
کو تکلیف :- ذیل میں ہم ایک انگریزی صحیفی کا ترجمہ چھاپتے
ہیں جس میں درج ہے کہ ٹامس گلک کے ہماز پر جو مسافر
۱۲ مئی ۱۹۱۲ء کو روانہ ہوئے تھے ان سے علاوہ شرح
مقررہ کے ٹکٹ کی قیمت زیادہ چارج کی گئی - کہ جس سے
مسافروں میں بڑی بد مزگی پھیل گئی - اس سے پیشتر بھی
ہم برائے صاحبوں کی تکلیفیں سن چکے ہیں جو اس
کارخانے کی بدولت ان کو پہنچتی ہیں - یہ عجیب قسم کی
گوشت کی قومی پرورش ہے جو سرکاری روپے اور سرکاری
ادارے کی جاتی ہے - پہلے تمام ملک کے حکام اصلاً
کی معرفت اس کارخانے کے ٹکٹ فروخت کر لئے جاتے
ہیں - پھر ان کو معلوم ہوا ہے کہ سرکاری طرف سے اس
خدمت کے صلے میں کچھ اور روپیہ بھی ملتا ہے کہ انہوں
نے حجاج کے بارام سفر کرنے کا تو ٹکٹ سے ٹھیکہ منظور
کیا ہوا ہے - گویا ان لوگوں نے گوشت پر احسان کیا
ہو اس لئے کہ انھوں روپے اس کام سے کما رہے ہیں
جسے ایک ان لوگوں نے اس کام کا ٹھیکہ نہیں لیا ہوا تھا
کبھی حجاج کی کوئی تکلیف نہیں آتی تھی گوشت
کو مندرجہ اس کا نوٹس لیکر اصلاح کرنی چاہتے - ورنہ ٹھیکہ
توڑ دیا جادے تاکہ عام رعایا میں باطلی نہ پھیلنے پاد
وہ چھٹی ہے :-

جناب ایڈیٹر صاحب پیشہ اخبار
”جو مسافر حج کو جانے والے کا خانہ گلک اینڈ سن
کے ہمازوں پر سوار ہوتے ہیں ان کو سخت تکلیف پہنچتی
ہے چنانچہ اس کارخانے کا جو کوئی ہماز ۱۲ مئی
کو تہی سے روانہ ہوا تھا اس کے مسافروں کو علاوہ
کرایہ مقررہ کے کچھ اور روپیہ بھی بابت قیمت چھٹوں
کی دینا پڑا - کہ جس سے مسافروں میں سخت ناراضگی
پھیل گئی - میں امید کرتا ہوں میں جلدی آپ کو ان
مسافروں کی ایک فہرست بھیج سکوں کہ جس سے ہماز
پر موجود تھے اور جن کو ان کے سفر میں تکلیف پہنچانی
پڑی - میں حیران ہوں کہ پچھلے گوشت ایسی سخت

عورتوں کا پرہیز ہو کر رہنا نا - ہم عصر حالہ
ہندو عورتوں کے دریا یا گھاٹ یا کنویں پر پرہیز نہانے
کی مذمت کرتا ہوں اور لکھتا ہے کہ ہندو تو ہزار جتن کرتے
ہیں کہ ان کی استریاں اس طرح بے شرمی سے نہائیں
مگر وہ کیا لیں ان کا کہنا نہیں مانا جاتا - اس کے بعد
ہم عصر مذکور اس امر کی تصدیق میں مندرجہ ذیل سچا
واقعہ لکھتا ہے :-

دو ڈیرہ غازی خاں میں سچاقت کی طرف سے ایک
چراسی اس مطلب کے لئے رکھا ہوا ہے - کہ وہ دریا
پر ننگی نہانے والی عورتوں کے غاوندوں کے عام
سچاقت کو بتلایا کہ کچھلے ماہ میں ہم نے سچاقتی
اچھے مقررہ و ممتاز مردوں پر اس جرم میں سچاقت
نے جرم مانے کیا کہ ان کی استریاں دریا پر ننگی نہائیں -
ان میں سے ایک کس تو نہات دیکھی سے سنئے
جو کہ ہے ایک بیہوشا استری اپنے پیٹ سے کئی بچی
تھی اور وہاں سے دریا پر جا کر ننگی نہائی پھر اس کی
اطلاع پر اس کے خاوند کو بتلایا گیا اور ڈنڈا لگایا گیا -
مگر اس نے اس بنا پر اولے جو مانے سے انکار کیا کہ
وہ میکے میں تھی - اس کا باپ بھڑا نہا کر اس کے
باپ سے کہا کہ وہ خاوند والی ہے اس کا خاوند دا
کرے - اس بحث نے یہاں تک طول کھینچی کہ اس
مرد نے اپنی استری کے رکھنے سے انکار کر دیا - آخر
باپ نے خیر مانہ کر دیا اور منت سماجت کر کے اپنی لڑکی
کو واما کے یہاں بھیجا یا :-

ہم ڈیرہ غازی خاں کے ہندو لڑکوں کی تعریف کرتے
ہیں کہ وہ اس ضرورت کے کس حد تک قائل ہو گئے ہیں
مگر معلوم نہیں کہ لاہور کے ہندو لڑکوں کی کیا عقل مانی گئی
ہے کہ وہ جیسے اسناد کو لے کر اس کر دہ رسم کے از دست
اس کو ترقی دے رہے ہیں - شاہ عالمی دروازے کے کٹورا
گھاٹ پر ہندو عورتوں کو سینکڑوں جوان اور بوڑھے عورتیں چاہے
پاٹوں کی طرح بے پردہ نہاتی ہوئی دیکھی جاتی ہیں - کبھی بد
معاشر اور شوخ لوگ نہر کے کنارے پر کھڑے ہو کر گھورا
اور تاک کر رہتے ہیں کبھی انھیں سینکے ہوئے پاس سے گزر
جاستے ہیں - مگر کوئی ان کو منع نہیں کرتا - ہم پہلے ہی لکھ

روسے زمین کی خبریں

(ہندوستان)

کارخانہ ربی برادر سے راجہ پوتا ماہوہ ریلوے پر
تین لاکھ روپے کا دعویٰ ہر جانے اس لئے کیا ہے کہ وہ بیٹی
ساک حقیقی کہوں پھوادیے کا انہوں نے کیا کیا تھا اتنی نہیں
پہنچائی ؟

آگرہ کے کرنل نظام الدین کو مجرم توہین ملازم
سرکاری تین راہ فخر محض و یا نہ روپے جرانے کا حکم ہوا
نکلتے تھے تریل خیرش امیر علی اور راجہ پوتا چاند
ٹھکانہ کوئی نمائش کی طرف سے منع ہوئے ؟
کالینک کے ایک نمک کے کس ایکٹو قتل کیے گئے
قاتل گرفتار کیا گیا۔ مارو کوئٹہ کے اگر میں قتل کیا گیا تو نمک
کے نہیں سب انیکٹر او قتل کیے جائیں گے ؟

سرپرست ہیلو پور کے ڈسٹرکٹ جج کل خبروں سے
بری کر دیے گئے آخر انگریزوں کے
اکتوبر۔ نومبر دو نمبر ہیں کوئٹہ ہند کے حکم سے
۲۷ بجس انہوں کے فروخت کیے گئے ؟

ایک بنگالی طالب علم انکول چند اس جو برٹری کے
نئی انگلستان گئے تھے ایک مہینے پر بقیہ ہو کر شادی کر چکے تھے۔ اور
باب کو اس کرتب کی خبر ہوئی تو اس نے خراج منکر دیا۔ مقلبی میں
شوق کیا سوچتا تھا۔ کتاب خانے سے کتابیں جو اس کے حجر میں
ہیں ماہ قید ہو گئے۔ لندن میں جا کر ہندوستانی نوجوانوں کا
تائیت قدم رہنا عین جواز ہی ہے ؟

خط روزگار دھندلکی ادا کے لٹو۔ ہزار روپیہ
کوئٹہ بنگالہ نے دنیا منظور کیا ؟
تھیلو راؤ اب کچھ ضلع بارہ بکری پر رقم جس بیجا اور
او جس بیجا بغیر اس تحصیل باجوہ سب منشا ہے وہ ۳۷۲ و
۴۴۰ غنیمت ہند لگا با کیا ناشی ایک چورہی چھوٹا ہفت
صاحب مغز زیندار ہیں۔ تھاپا لالگرائی کا جھگڑا تھا ؟

بنگالہ میں ایک محشر میں نے ایک ملازم پر کچاس روپے
ڈرامہ کیا۔ ملازم جانے اور کرنے سے پہلے کر گیا۔ جہاں میں کی جائے
سے وصول کیا گیا۔ اپیل پر ہو گیا۔ یہ کہہ کر جانے لگا دیا
کہ جہاں جہم رہو اٹھانہ اس کی جائے اور یہ
لکھنؤ کے ایک گھڑی ساز مشین ڈیز نامی نے گھوڑو
کی ایک لائبریری میں ایک دس روپے کی چھٹی ڈال دی تھی سلیک لاکھ
مہینہ ہزار روپے کا انعام ان کے نام محل آیا۔ سیدہ بارہ سیدہ
چوہے گئے ؟

راجہ امر سنگھ صاحب و اس ریلوے کوئل حمل
کو ریلوے صاحب نے بذریعہ بارہ بکری شہر میں طلب کیا ہے
میں مال صاحب نے شہر میں پہنچ گئے ہوئے ہیں۔ راجہ ملازم
صاحب ملازم بھی کٹھن جانے والے ہیں۔ غالباً بیجا سے
اس کی تیکر میں کوئٹہ ہوئی ہوئی ہے ؟
سب لکھتے کے اخبار سے معلوم ہوا ہے کہ جہاں فقیر یا

جوہا راجہ صاحب حملوں کے خاص غور نگاروں میں ایک ممتاز
اور معتبر شخص تھا حال میں دفعتاً مفقود ہو گیا ہے۔ ۲۱ جون
کو اس کے مکان کے گرد سے پہرے لگائے گئے اور ان کی خانہ
تلاشی چند کاغذات حاصل کرنے کی غرض سے کی گئی۔ صرف چند
روز پیشہ ہمارا راجہ صاحب مسپر نہات ہریانہ تھے اور جہاں
کو ان کے مرنج میں بڑا دخل تھا جنوں کی ملازمت کے عروج و
اقبال نہات غرضی ہوئے تھے۔ اور یہ سب ہمارا راجہ صاحب
کی دورانہ نشینی کا نتیجہ ہیں۔ وہی اخبار کھتا ہے کہ انہوں نے
کہ فقیر یا جہاں کی خانہ تلاشی بھی سافولی سنگھ کے مقدمہ قتل
کے متعلق ہی تھی ؟

بولیس اور نے قتل دیوان کے مقدمہ میں چار شہید
آرمیوں کو گرفتار کیا ہے ؟

حیدرآباد میں ایک مست باغی سے ایک آدمی کا
خون ہو گیا۔ اور باغی طرحی شکل سے قابو میں آیا ؟
اس سال حیدرآباد میں کی وکالت میں کل ۲۷۲ شخص
درجہ سوم میں اور چار درجہ دوم میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اور درجہ
اول خالی رہا۔ درجہ دوم میں ایک ہندو دین سلمان۔ اور
درجہ سوم میں ۲۷۲ ہندو۔ ۱۷ مسلمان ؟

ریاست جو پور کے اکثر گنوں میں زمین افتادہ پڑی
ہے۔ کوئٹہ ریاست نے زمین کو آباد کرنے کے لیے نو زمینداروں
کو بہت سی ترغیبیں پیش کی ہیں ؟
(حاکم ایک خبر)

انگریز سفارت جو بھدرات سمجھ صاحب سلطان
مرا کوئی خدمت میں بھیجی گئی تھی اپنے ارادی میں ناکامیاب ہوئی
گو رمنٹ فرانس کا قصد و غرض مانع ہوا ؟
میکسیکو میں ایک شخص پیچ نامی ایک سو ۵۰ ہر
کا بوڑھا اب تک موجود ہے ؟

گزشتہ سال میں فرانس میں تین ہزار مری جلائے گئے۔
اور اٹلی میں مری جلائے گئے بھٹیال میں کے تریس ہیں ؟
بہت مدت سے اضلاع متحدہ امریکہ دولت جلائے تھے
کہ چینی لوگ جو دیاں آباد ہیں وہاں سے جلائے جاؤں گے کہ وہ
بہت سستی محنت کر رہے برافضی ہو جائیں۔ چنا چو حال اس
ایک بل اس مطلب کا کانگرس میں پیش ہے۔ اس پر منشا ہیں
نے بھی متا گیا ہے ایک حکم جاری کیا ہے کہ تمام چینی ایسے تیز
میں واپس آجاؤں۔ یہ امر امریکی اخبار کے ایڈیٹور چین کے
ساتھ ہے جسے نقصان کا باعث ہوگا ؟

اسبارک دو قریب آٹھ لاکھ لاکھ کی مسلمان آبادی نے
اپنے ہندو راجہ کو جھگڑا ہے جس نے دار الخلافہ میں جا کر پناہ
لی ہے۔ یہ چیز اہل و عارک کی حفاظت میں ہے ؟

مصورہ نے سسر شمش سکاٹ اپنے قاتل مشیر
اور راجہ پاشا ریلوے عدالت اپیل کا شکریہ اور کیا ہے کہ
ان کی سچی سے مصر کی عدالتوں کی حالت بہتر ہو گئی ہے ؟
اخبار ٹروخڈ لندن کے ایڈیٹر مشیر بوشری سما
آرمی صرف اخبار سے تیس ہزار پڑھے ؟
یٹبار میں پھر امین پاشا کی موت کی خبر پہنچی ہے ؟

زار روس کی ملاقات شہنشاہ جرمنی کے ساتھ خوب
گر خوشی سے ہوئی ؟

شہزادی ہیری دختر یوکر آف ایڈنبرگ کی نسبت مجرم
رومانیا کے ساتھ قرار پائی ؟

سین فرانسکو امریکہ میں ایک بار و فٹ نے میں آگ
لگنے سے پندرہ جاہیں تلف ہوئیں ؟

ایک مٹی کے تیل کے انگریزی جہاز کو ایک شہرلی ملاح کی
غفلت سے آگ لگ گئی۔ جہاز زور سے پاش پاش ہو گیا۔
آدمیوں کے پرچے اڑ گئے ؟

پیرس میں سیف سے بچے اموات دفعہ میں آئیں ؟
انگلستان کی پارلیمنٹ ۲۸ جون کو شکست ہو گئی۔

حیدرآباد الیمینٹ کے نیا انتخاب کی تیاری ۲۷ جولائی سے شروع
ہوئی۔ تمام سرگروہ اپنے اپنے سوچ بڑھانے کے لیے لوگوں کو بڑی
ٹریس و عدویہ میں سرگرم ہیں۔ اور عوامی سرگرمیوں میں
مرتبہ بھر در زور غم ہوئے ہیں۔ پورے پورے کانا چا ہا تلب ؟

شہر کران ایڈر سرگرمی آف سیٹ سے ہمارے
کا منتریں ۱۷ جون کو لکھا کہ کوئی ایسا وقت آجیگا کہ نمک کا کس
مہندوستان سے ہو قوف کیا جاوے گا اگر بھی وہ وقت دور ہے ؟

(افغانستان)

افغانستان میں امیر صاحب نے تلخیر بنایا ہے لگوایا ہے
چیرشادہ (مطابق سلسلہ) نسبت سے۔ یہ سیکہ حال ہی میں
جاری ہوا ہے جو حج میں نے کابل و روہت کے برابر ہے۔ اس
سے کی کام جانب اور حزب الدار السلطنت کابل اور دوسری جگہ
شاہی مسجد کی تعمیر نو نشانوں پر پھری ہے جو امیر صاحب نے
کابل میں تعمیر کرائی ہے اس کے سچو ایک پائیہ اور ستر ہجری ہوئی ہے
(الہ آباد ۲۸ جون) ہزار جات سے مال میں جو امیر

صاحب کی فوج نے مقابلہ کیا ہے اس میں امیر صاحب کو ہندو
جوان مقتول اور مجروح ہوئے جن میں زیادہ تعداد ہندو فوج کی
تھی۔ شادہ اس نقصان کی وجہ سے امیر صاحب نے ضلع کرنی لینڈ
کی ہوئی۔ یہ خبر کے سبب معلوم ہوئی ہے کہ امیر صاحب نے کوئٹہ
چند سے امداد کی درخواست کی ہے۔ لیکن کوئٹہ ہند نے
معاملہ باجوہ پر زور کرنے کے لیے سلاہ و اسٹرینج کونسل کا اجلاس کیا
امیر صاحب کی فوج نے مقام کا ہی متصل جلال آباد
ڈالا ہوا تھا۔ اور سیاہی خزل غلام حیدر خاں کے ملک پر گئی
ہوئے تھے کہ موقع کو غنیمت سمجھ کر شہزادوں نے کیمپ پر حملہ
کر لیا اور قتل و غیر ہوٹے گئے ؟

(الہ آباد ۲۷ جون) کابل سے نہات معتبر ہے
جہاں ہے کہ امیر صاحب کے بعض افسر جنہوں نے ہزاروں کے
ساتھ لڑا قتل نہیں کیا تھا نہات میر جی سے امیر صاحب
کے ساتھ قتل کیے گئے ؟

لوکل و براؤنشل
سید ملک شاہ صاحب میونسپل کونسل میں رہتے
ہیں انکو اسی مخالف پارٹی نے موقع پا کر پیٹ دیا۔ سیا صاحب
عدالت سے چارہ جاتی کی ہے ؟
جناب نواب ناصر علی خاں صاحب لاہور سے ۱۸ جون کو

حفظ صحت محرک نشے نمبر

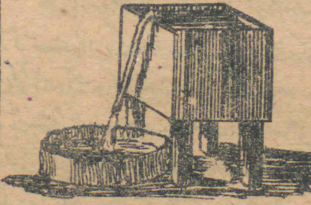
کر فرمائے بندہ۔ ایسا یہ صاحب پیشہ اخبار لاہور
تسلیم۔ نفسی ذہل سیر اور میس کی دوستوں کا آریا پلو
ہے۔ بوسیر غنی ہوا آبادی۔ کیسی ہی پرائی اور فوفاک کیوں
خود ایک ہفتے میں جیسے دور کر دیتا ہے۔ اپنے ہیشہا اخبار
میں نوجوان کے متکلف فرماویں۔ نشے سے۔
ایک ماشہ فلی شورہ تین پاؤں مری کے دودھ کے سٹ
رجس میں کسی قدر سٹھائی ملی ہو علی الصبح میں کھلی اس
اور شش اور گرم چیزوں سے پرہیز کریں۔
مراقبت محکمہ اعلیٰ شوق تعلیم صلیع لاہور
مارگزہ کا علاج۔ ایک اخبار لکھتا ہے کہ جس شخص کو
سانپ کاٹے اگر وہ سیاہ سانپ ہے تو آٹھ جال کوٹے لگا دے۔
اور جو کھوڑا یا سفید ہے تو پانچ جال کوٹے لگا دے۔ فوراً شفا
پائیگا۔ دیکھو جوشی ہی ہو تو پچھلے طیس کے حلق میں ٹیکو
فرماؤ۔ جوشی میں آٹھ لٹرا۔ اور لازماً ہفتے میں روز یا سات روز
مارگزہ کو دوش نہ کریں اور نہ جلاں اور اس وقت نہیں دوا
دوا کر کے اس کا دل سے لگائے اور تا وقتیکہ کھوڑے
سی اگر آواز دے گا تو سہاگے کا مینہ میں رکھنا اور اس کا انجاب
چوسنا محرم ہے۔ سہاگے کو جالوں میں لٹھائے ٹھاکہ کثرت سے
لٹھائے اور آواز دے گا تو چو جائے۔ نیز اور یہ ذیل کا غورہ
کرنا عقیدہ ہے۔ شش چوب۔ اوش۔ پچھلے ۲ درم۔ شہر
اوش۔ سب کو مارگزہ سے کریں۔

قیمتی باتیں

”میں میں جواب پر نہایت خوش ہوتا ہوں جو اس
نے اس شخص کو دیا تھا جو اس کے ایک حکمت کے کھوٹے
جائے پر اس سے ہمدردی ظاہر کرنے کو آیا تھا۔ اس نے
کہا کوئی بیج کا مقام نہیں۔ ابھی بیجوت پاس میں حکمت او
ہیں۔ اور ہمارے پاس تو صرف ایک ہی ہے۔ اس واسطے
بہتر ہے کہ کچلے اس کے کہ ہم میری حالت پر مفسوس
کرتے ہو میں تمہاری حالت پر کروں۔“ ایڈیٹین
”صبر قدرتی دولت ہے۔“ مختصر اط
جب انسان ظاہری بادشاہوں کی خدمت میں
حاضر رہتا ہے تو اپنے جواس کو چاروں طرف سے جمع کیے
گوش دل اس کے کلام کو سنتا ہے اور دل و جان سے
اس کی طرف مخاطب رہتا ہے۔ اسی طور پر چاہئے کہ جبکہ
بادشاہی کی عبادت اور آوازیں فاضل میں مشغول ہوں تو جملہ
جوش کو کسی طرف رجوع نہیں۔ حکم غرق و مونس
دینداری کے جنگ میں تھکاف دنیاوی خواہوں
جو ضرب لگتا ہے وہ نہیں بلکہ جس کو ضرب لگتی ہے وہ فتح کا
تاج حاصل کرتا ہے۔ میں آسمانی تماشا گاہ کا دروازہ ہے
کہ جہاں فرشتے تراشاہوں میں ہوتے ہیں۔
کس اتی سو ستیم

علی دچپی اور تفریح

سائنس۔ ریڈیو اکس یعنی علم آب کے مطالعہ سے
جو علم طبی کا ایک شعبہ ہے واضح ہوتا ہے کہ سائنس کسی
طرح سہولیت کے ساتھ پانی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ میں
خود بخود منتقل کر دیتا ہے۔ یہ ایک مری ہوئی ٹکنی ہے جسکی
ایک ساق دوسری کی نسبت لمبی ہے۔ اس سے کام اس
طرح لیتے ہیں کہ پہلی دونوں ساقوں کو پانی سے لبا پڑ
کر دیتے ہیں۔ اور تہ دونوں طرف کے منہ بند کر کے چھوٹی
ساق کے منہ کو پانی
کے مں حوض یا
برتن میں ڈال دیتے
ہیں کہ جس کو غالی
کرنا۔ پینا چھوڑی
ساق کے منہ کو
کھلا چھوڑنے سے



پانی اس کے استی سے پھونکے لگتا ہے۔ پچھوٹی چھوٹی بانس
کی ٹکڑوں سے سائنس بنا کر اس سے اپنا جی بھلاتے ہیں۔
بلکہ مٹی کا ایک کھلونا کھوڑا، اسی اصول پر بنا ہوا بازار میں
بیکتا ہے۔ جو ایک طرف سے پانی مینا جاتا ہے اور دوسری طرف
سے خود بخود میٹاب کرتا جاتا ہے۔ اس کا اصول صرف اتنا ہے
کہ ہوا کا دباؤ جو کسی مائع (سیال چیز) کی سطح پر پڑا ہوا ہوتا
ہے اس کے ہٹا دینے سے وہ اپنی سطح سے اٹھ اٹھا ہوا
آتا ہے۔

ضروریات خانگی

پچھلے پانی کو صفا کرتی ہے۔ کئی دفعہ سفوفین
پانی صفا نہیں ملتا۔ ہمیں تیلہ کیلین لگا کر اس میں اؤٹریج
خراب پانی دستیاب ہوتا ہے جس میں بیماری کے اجزاء
شامل ہونیکا اندیشہ ہے۔ اس لئے کہ مسافر سفوفین کی پچھلے
میں کر ایک پڑیں میں ہوا رکھے اور پانی کے پیل میں پینے
سود و جانت پینے والے سے تو وہ پانی کو کسی طرح کی غلط
سے صفا کر دے۔ مثلاً اگر پانی کا لپے تو پچھلے کی کے والے سے
فورا گارڈ نشین ہو جائیگی اور صفا پانی اور پھر کر اچھا دیکھا۔
خاص کر ایسا فائدہ مند ہے کہ غذات ضرور اس سے رفع ہو جائے ہیں
ایک خوشگوار لیکن سادی خوشبو جس میں کیٹیرل کے
ہلکے کوئی نہایت بیش بہا خاصیت ہے مفید ذیل چیزوں
سے بن سکتی ہے۔ ایک اوش باقلہ۔ ایک اوش داجینی ایک
اوش لونگ اور ایک اوش جاوتری کو چار اوش بچ کی چیزیں
میں ملائیں اور سب کو ملا کر پس ڈالیں جب بالکل سفوف ہو جائیگی
تو چھوٹی چھوٹی جھیلیوں میں پھونک کر پیل اور نوٹھانوں میں پھینک
کر تباہی اور کیڑوں کو کیڑوں سے محفوظ رکھنے کے لئے نیم کے
پتوں اور کاغذ سے کوئی اچھا علاج نہیں۔
اگر برقی تیارہ کے پانی کا اس مقام کو بند کر دیا جائے۔ جہاں پانی
کے مطلوبہ جات کو بہت جلد پل پیدا ہو جائیگا۔ یہاں تجربہ و آزمودہ

مراسلات نچر کے اچھا علاج

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم۔ حفظ صحت کا کام رکھنے میں
آپ نے بہت بڑا احسان کیا ہے۔ چونکہ انسان کے
بعد اشراف مخلوقات گھوڑا سمجھتے ہیں۔ میل اور اکثر اوقات کے
کاروبار ضروری کے لئے پھر بھی اس سے اس سے اگر ان کے بعض
نوجوان بہ عمدہ نسخہ اور علاج کی طرف توجہ دیتے تو کچھ عیب نہیں
لگتا فائدہ ہے۔ لہذا التجا ہے کہ اس سے عمل خراجی کو جو پینے
حال میں کیا ہے اپنے اخبار میں فائدہ عام کے لئے بھی دیکھنا
فرمائے۔ ایک پچھلے سال کا نسخہ شکم کے لئے اچھی بیماری سے
ہسپتال پر اس میں داخل ہوا۔ کچھ عرصہ علاج کیا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔
نسخہ شکم پر مینا گیا اور جانور فریب ہلاکت ہوا۔ کچھ امید
زندگی کی تھی۔ مگر کار اس کی کو کھ میں اچھوت ہوئے تمام
پر جو کار یعنی سوا لگا کر میٹ سے ہوا کو خارج کیا گیا۔ دوسرے
روز پینا تیل مہا اچھوت شراب کے پلا گیا کیا تیسرے روز جانور
مذکورہ صحت و سالم ہو گیا۔

یہ ظاہر کرنا ضروری ہے کہ مویشی میں یہ علاج کامیابی سے
ہو سکتا ہے۔ مگر گھوڑے کے لئے صرف بعض پرانی کتابیں
میں تحریر ہے اور پھر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس میں سورش ہو
جانیکا ٹوٹ ہوتا ہے۔ ہماری دیکھنے میں ایک ڈاکٹر صاحب
نے گھوڑے کو نسخہ شکم کی حالت میں ٹرو کار لگایا۔ مگر کچھ
فائدہ نہ ہوا۔
میں اس عمل خراجی کو مشہور کر کے سفارش کرتا ہوں کہ پچھلے
کے نسخہ شکم میں جبکہ اور کسی علاج سے فائدہ نہ ہو تو ہر ایک
سلوٹری اور ہوشیار منیدار یا تازیدار پانچوڑ کی کو کھ میں پچھلے
جوئی مقام پر یعنی سیلیدوں اور کوٹے کی پچھلے کے درمیان ہوا
لگا کر ہوا کو خارج کر لیا عمل کر سکتا ہے اور اسے بیش قیمت
کارآمد جانور کو سہل علاج سے فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ اگر کوئی
صاحب اس عمل سے جیسا نتیجہ حاصل کریں اطلاع دیں تو عنایت
ہوگی۔ مراقبہ بندہ محمد بخش وغدار سلوٹری پچھا دنی جالندھر
آبیشک آپ علاج انوشی کے سہل اور کارآمد تجربات جو بھیجا
کریں گے خوشی سے دیکھ کر جانتے گے۔ ایڈیٹر
مولوی محمد ابراہیم صاحب دستکڑی منجنگ کٹی
لاک سکول قصور۔ اور دوسرے کے لئے انتظام کا ذکر کچھ میں جس
معلوم ہو جائے کہ منجنگ ایک منجنگ کٹی کے متعلق سکول انتظام
کر دیا ہو جس میں ہڈیاں لاکھ من صاحب اور دیگر دس ہسٹ
اور مہسوس۔ اس دس میں علاوہ اگر بری دفتری تعلیم کے کوئل
ہوتی ہے مہسوس تعلیم کا بہت خیال رکھا گیا ہے۔ خاصہ ان شہر
ترجمہ اور تعلیمی کتابیں جن سے طلبہ کو دینی احکام کی تعلیم
کی پوری واقفیت ہو جائے۔ پڑھائی جاتی ہیں۔ اور منجنگ
کو شکرت میں خاص تعلیم ہوتی ہے۔ اس سب سے کہ صفت کا کام
بھی اس سکول میں جلدی شروع ہو گا۔

واقفیت علیہ کے ہر شمار اور اعداد

یورپ کے شہرے کے کتب خانے :- پیرس
دارالخلافہ فرانس کا کتب خانہ دو تین لاکھ مشہور ہے۔ اس میں
۱۶۰۰۰۰ دہائیوں کے کتب خانوں میں موجود ہیں۔ اور
ایک لاکھ ساٹھ ہزار، قلمی نسخے۔ اس سے بعد دوم درجہ پر
سویٹ پیڈر برگ دارالخلافہ روس کی شاہی لائبریری اور لندن
کے کتب خانوں میں کتب خانوں میں۔ اور ان میں سے ہر ایک
۱۵۰۰۰۰ (پندرہ لاکھ) کے کتابیں ہیں۔ بیوینج کے
ایک کتب خانے میں ۵۰۰۰۰ (دو لاکھ) کتابیں ہیں۔ برلن کی
شاہی لائبریری میں ۸۰۰۰۰ (دھائی لاکھ) کوپن ہیگن کے شاہی
کتب خانے میں ۱۵۰۰۰ (پانچ لاکھ) کاٹجین (برسی) کی یونیورسٹی
برسی میں ۶۰۰۰۰ (چھ لاکھ) وٹانی شاہی لائبریری
۴۰۰۰۰ (چار لاکھ) اور وٹانی یونیورسٹی کے کتب خانے میں
۲۰۰۰۰ (دو لاکھ) ستر ہزار۔ پٹزڈا کی یونیورسٹی کے
کتب خانے میں ۳۰۰۰۰ (تین لاکھ) کتابیں ہیں۔ اور
ایک یونیورسٹی لائبریری میں ہیں۔ اور ہر ایک کے کتب
خانے میں ۲۰۰۰۰ (دو لاکھ) پانچ ہزار کتابیں موجود ہیں۔
البری رخ :- آئین البری میں البری کے کتب خانے کا
تعداد ۱۰۰۰۰ (ایک دہائی) روپے کے چالیسویں
تعداد کے برابر ہے :-

فین	۱۷-دوم	چتا	فین
۸	۱۷	مستور	۱۷
۶	۱۰	السی	۱۰
۶	۱۲	سورسول	۱۲
۲۰	۱۸	موناک	۱۸
۱۴	۱۰	جوار	۱۰
۲۲	۱۵	آردوشت	۱۵
۱۱	۱۰۵	گهی	۱۰۵
۸۰	۲۵	زودده	۲۵
۱۳۸	۱۶	نک	۱۶

دریا میں نشان : سفر کے ایک عالمی موجودات نے
 بعض ملکوں کا اوسط نکالا ہے کہ وہاں غسل کا اوسط کیا
 ہے اس کا بیان ہے کہ فرانس واول نے دو برس میں
 اور انگلینڈ نے تین برس اور ہسپانیہ میں
 چار برس اور آئرلینڈ نے سات برس میں
 غسل کیا اور گرم ملکوں کا اوسط نکالا جاتا تو نصف و اس
 سے زیادہ تھا۔ خصوصاً ہندوستان کا اہل ہندو کی وجہ سے

مذاق

ایک ہمارے کہ فرما دے کہ صاحب پشیمید لطیفہ پشیمو
میں جو دیکھی سے خالی نہیں۔
حکامہ کا سٹری کے ایک اگر کو بخیر صاحب کا نام
”وڈ“ ہے۔ ان کے ماتحت ہزار ہا فرد کا کام کرتے ہیں۔ کوئی
ن کو بڑا صاحب کہتا ہے۔ کوئی بوڈ صاحب۔ رفتہ رفتہ لوگوں
سے ٹیڈ سے ات صاحب اور اوٹ صاحب بھی نام رکھ لیا ہے
اور کوئی کوئی اوٹ صاحب کے نام سے بھی یاد کرتا ہے۔ کسی
ٹھیکیدار کو ان کے ٹھکانے میں عرضی دینی تھی۔ اور ایک فارسی
واحدہ شئی سے عرضی لکھوائی۔ شئی صاحب نے سچا اور اوٹ
صاحب کے نقشے پر یہ بتھکا۔ بخیر صاحب نے شری صاحب
کو لکھوا بخیر صاحب اور جب صاحب ہمار کو عرضی پہنچی اور معلوم
والہ ان کا نام شری صاحب ہو گیا ہے تو انہوں نے مسائل
چھایا کہ آئندہ جب عرضی لکھوائی ہو تو کسی اگر عرضی لایا
ہوئی چلیے۔ بعد میں سے اس کو ایک اور عرضی لکھوائی
روست چلی۔ تھ وہ بخیر ایک قریبی بابو صاحب کے
س گیا اور عرضی لکھوائی۔ نقشے کا سزا نہ تھی وقت سے
ا۔ بابو صاحب نام بھی طرح سے نقشے پر لکھا۔ یہ کہ پہلے
سے ایک فارسی نوادہ سے عرضی لکھوائی تو اس نے سچا
صاحب کے شری صاحب لکھ دیا اور صاحب یا اس
سے۔ بابو صاحب نے کہا کہ چھائی شئی کا کیا قصور ہے۔
کوئی لکھتا جو اسی کے الفاظ لکھتا ہے تو خطا نہیں ہے۔
نقشے پر اوٹ صاحب کا ترجمہ بخیر مت کمال صاحب کے
دیا۔ اب دو بخیر صاحب پر دو نوٹ عرضیاں پیش کر کے
مفتوں میں رکھتے ہیں اور دیگر صاحب لوگوں کو دھکا دے کر
نقشے مواتے ہیں۔

ایک صاحبزادے نے کجالت خواہی کی بری آواز سے گونجنا۔
پاس کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے پھر جب وہ صاحبزادے جاگ اٹھے
تو ان لوگوں کو فرمانے لگے کہ آبا اب مجھے خواب کی حالت میں
والد مرحوم سے ملاقات ہوئی۔ اور وہ مجھے ایسے ایسے
راز اور عہد عہد بتاتے رہتے ہیں کہ میں بیان نہیں کر
سکتا۔ ایک طرف بھی اسی مجلس میں حاضر تھا۔ اس نے
ہر ایک کے حضور یہ آپ کی خواب بہت سچی ہے۔ میں بھی اپنے
والد مرحوم کا آواز سنا جب وہ آپ سے باتیں کر رہے تھے۔ اس سے
بانتنی تھی۔

ایک نواب خان و راجا صاحب شہزادہ شاہ حسن کی کہ حضرت
نواب کو اس کی خدمت لکھا یہاں پر اس وقت کہ میرا ممبر ہوتا

فجر بکریه

ان میں سے دو تھیں جو ایک دوسرے سے بہت دور تھے۔
 کے کام کی تلاش میں جو اس کے سال سترہم کو کسٹل میں
 میں پہنچی۔ پہلے آدھ گھنٹہ کے دیر میں اس کی سوتیلی
 دیکھ والی کہہ کر فریادیں کر رہی تھیں کہ ایک مرد مہرور ہو گیا ہے
 شہنشاہ جہاں کو اس وقت میں بدکرداری کی تھی۔ ایک دفعہ
 کا ذکر ہے کہ شہنشاہ مذکور مقام کی کچی کے شوقی بہانہ کے ترے
 کا رخ کرنے کو حکم کر رہے تھے۔ اور کچوں کی مصروفیت اور
 انسانی کارگیری کو دل ہی دل میں اسے شوق سے مقابہ کرتے
 جانتے تھے۔ اسے میں محمد غلام کی موتوں کا ایک منڈل تھوڑے
 پیش کیا گیا۔ اس میں ازراشہنوں کا ذرا دل اوجھی جھٹکا ہے
 بھی کم تھا۔ ان کو دیکھ کر آپ تعجب ہو گئے اور فرمایا کہ یہی
 تھی جنہوں میں بھی مولیٰ کر دئے جاتے ہیں۔ اس میں ایک
 دوسرے کا رنگین کے ایک استاد نے شہنشاہ کے اچھے اور
 ایک بال بال کا اور اس میں مولیٰ کر کے اور ایک اور
 شہنشاہ کو آٹا اور دیا اس کو دیکھ کر شہنشاہ اور
 تعجب ہو گئے۔ اور دوسری دو عجیب مکتوبی پہنچے جو ان کے
 غلام تھے۔ ان کی اور ملک معظمتہ قیصرہ کی خدمت میں
 آئی تھی۔ یہ ایک قسم کی دوسری عجیب مکتوبی پہنچیں
 سندھوستان میں جس کی دال بارانہ ایک بارہ کا تھا جو
 میں سے ایک معظمتہ کی زندگی عجیب و غریب تھی اس میں
 کے باروں پر فلسفے ہو گئے ہیں۔ اور وہ اپنی باریک
 میں کہ دیکھو زور میں کے نظریات آتے۔ یہ مکتوبی کی
 تھی تھیں اور اس میں آدھ بہت سی باریک مکتوبیاں ہیں
 تھی عجیب و غریب ہو گئے ہیں۔

و دنیا میں اس سے بڑا کوئی اشتہار نہیں
اور اشتہار جس کے مقابلے کا دنیا میں اور کوئی نہیں
کا اشتہار ہے۔ اشتہار نہایت ہی خوبصورت طریق
جہ ہو تاکہ جس کے الفاظ و کلام کو سنا کر جہاں کے واسطے
پرستہ ہو جائیں اور ہر ایک حرف جہاں میں گیت گاتا ہے اور
نظر کی سطر ۲۳۔ گیت گاتی ہے کہ ان کل حروف کا رقبہ
اور سطر ۲۴۔ گیت گاتی ہے

معدی میں چھپ چکی :- ایک انگریزی اخبار نے لکھا ہے کہ ایک
جس کا نام نہیں ہے مقام مزار واقع کاروالا میں رہتی ہے
رسول کو سخت درد معدی میں مبتلا تھی جسکی وجہ سے وہ معدی
رہی تھی جبکہ خیر کز کے کہ اس نے حج و اصال میں جس سے
بہت فانی شروع ہوئی اور جس کے ساتھ ایک چھپ چکی ہے
زندہ نہ ہو سکا کہ کڑی ٹو اکڑے ہوئی کہ عورت مذکور کا

جہانگیر

شکستہ کے مشہور سپہ سالار کا ترجمہ جس کے ذریعہ وہ غلامی
 سے نجات پائی اور اس کے بعد ان کی اعلیٰ طاقت کو اس کے ساتھ
 کا نام لکھ کر نہایت باعزت و اعلیٰ درجہ کے ساتھ پیش
 کیا گیا اور نہایت عرصہ کا فخر و عزت و خوشنوازی کے ساتھ پیش کیا
 گیا اور نہایت عرصہ کے بعد اس کے بعد اس کے ساتھ
 دوسرے کے ساتھ لکھا گیا اور اس کے بعد اس کے ساتھ

کتابخانه منشیان
منشیان
کتابخانه

میری پہلی بی بی فوت ہو گئی تھی میری عمر اس وقت ۲۷ سال کی تھی میری آمدنی پانچ سو روپے ماہوار ہو زیادہ ہے۔ ہمارا دو مکانات سکونتیں وغیرہ قریب ایک لاکھ روپے کا مالک ہوں۔ ایک سالہ گاؤں کا مالک ہوں اور باقی گاؤں میں حق ہے۔ اپنے شہر میں مقرر کارو باری آدمی ہوں۔ حکام کے ہاں میری بزرگوں کی بہت عزت ہو۔ انگریزی فارسی پشتو سرائیکی چڑھا ہوا ہوں۔ ہندی میں اپنا کاروبار کرتا ہوں۔ میں کسی شہری شریفیت نہ دیکھا ان کی عورت سے شاہی کوٹے کی فرمائش کرتا ہوں جس کی عمر ۱۵ سال کی ہے۔ بھانا پرونا غنوری کار و بار خانگی کا سلوک کھتی ہیں عورت اور سیرت میں کوئی نقص نہیں اگر خزانہ دولت بھنا بہتر ہے۔ جہیز وغیرہ سے کوئی نسخ نہیں یہیں اس کو شاہی سے پہلے خود دیکھیں گا۔ باقی شہزادہ خط و کتابت سے ملے تو سکیں گی جو فتح کی صورت پیغمبر صلب پٹیہ اخیر الامور مل سکیں گی

شہر لاہور کے مشہور شبی ازربند

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

[illegible][illegible]

یہ پورے گروہ جاتی ہو گئے تھے وہ میری بل بوتہ پر ایک گروہ اور تیار ہو رہے تھے کہ جلد
کسی قسم کا سر نہیں اٹھاتا تھمت فی فی وہ میرے مخصوص ملک علامہ
کا زمانہ تھا ان کا لاہور سے مل سکتا ہے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

کارخانہ پریسہ بالاہو کی اسم ماسٹری پریسہ
 ناوہ خستری ۱۸۹۲ء
 کی حسب ذیل تخفیف قیمت کیجاتی ہے
 بہت مختصری کاپیاں باقی ہیں

۶
۱۲
۳
المشتر بنجر پیدا اخبار لا بدور

کارخانه پسته اخبار لاهورکی با تصویر
ناو خوشترنی ۹۴۰۹۱۰

اس کے شروع سال سے دو تین مہینے پہلے
ہو کر شائع ہو جائے گی۔ قیمت ہر کپی دس روپے
ضمیمہ جات اور مضمیمہ جات علی الترتیب
اور مختصر ہو کر چھ پینے سالوں سے بہت
زیادہ اور تصویریں کثرت سے ہوں گی۔ نادر اور
مہربان معلومات کا ذخیرہ بڑی محنت سے جمع
کیا ہے۔

جن مہربان معاونین نے سال ۱۳۳۳ء
مناظرہ جبری میں شہد اور اعلیٰ مضامین لکھنے
وہ کیا ہوا ہے ان کی خدمت میں گزارش

ہے کہ وہ اگست ۱۹۲۱ء تک مضامین بھیج
دیں۔ ورنہ بعد ترتیب ہیج ہونے سے رہ
جائیں گے۔
پیشہ کار خانہ پیشہ اخبار لاہور

شیر

[illegible]

(۲ مرتبه) ضرورت (۲ مرتبه)

ایک انگریزی دفتر کے کام کے لئے دو انگریزی میں کام کرنے والے کلرکوں کی ضرورت تھی۔ متخواہ حسب لیاقت سے صرف ایک ماہوار تنگی - ایک کالہ اور دوسرے اور تیسری سر میں رہنا چاہو گا۔ درخواہیں جس شخص کی امیدواروں میں سے چھینا جائیں جنہوں نے کسی پرائیویٹ یا سرکاری دفتر میں کچھ مدت کام کیا ہو۔ تجربہ کار اور چھوٹے یا اسے دیوار کو ترجیح دیا جسے کسی صحت کا مایاب امیدواروں کو جو اسے ملے گا۔ خواہیں اسے نقول اسناد و منجانبہ اخبار کو اس کی معرفت ان اخبارات

نہیا بھارت

اردو پرنداق - پرپ اول - صفحہ ۳۲۸ - خوشخو - قیمت ۵۰
مصلحت کتب خانہ - المشتقہ امیر سیکرٹری ہیکہ وار کپ انبالہ صد بازار

تصویر

فولہ بھوتی اور جھانی دکنی ہو تو اناسکی اولاد مولوی لطافت علی میں
 وراثت نہ آئے۔ لیکن فولہ کو انکے ساتھ مولانا شریف لاؤں

ہر قسم کی مشینیں

کارخانہ پیپ اخبار لاہور کی معرفت ملحق ہوا

از زانی او را بمانداری اسن و کان بگهول ہے

سلی سلانی
پوشاکیں مسیحی صاحبان کے

پیشہ پتیار اور موجود ہستی پتیار

تذلل بنزاعی بازار لایحه

2. 25

فصل در بیان کیفیت و احوال و مشاغل و صنایع و معادن و کسب و کار و تجارت و امور
سوا از بی (اورا) که در این کتاب

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

جمال شریف علی

[illegible]

بقیہ مراسلات جموں اور پونچھ

میاں بلدیہ سنگھ صاحب خلع راجہ موٹی سنگھ صاحب
آں جہانی دوسوم ماہ داری سے فارغ ہو کر پونچھ کو چلے گئے
ہیں۔ ابھی تک کوئی پختہ تاریخ ان کی گذشتگی کی رسم
کے متعلق نہیں ہوئی۔ جیسا کہ قدرتی طریقہ راجہ موٹی سنگھ
صاحب کے بعض معتبر ملکاؤں میں ایک قسم کا اندیشہ پیدا
ہوتا جا کہتے ہیں۔ ان کو قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کہ
نئے مصاحب جوئے مہتمم پونچھ کے اعتباری اور منہ ٹڑھے
ہوں زور پاجا میں اور سابق والی پونچھ آنجنائی کی درباری
قربت ان کے ہاتھ سے اسی طرح جاتی رہے جس طرح کہ ان کا
مہربان آقا۔ البتہ حلیہ بلدیہ سنگھ صاحب ہوشیار اور ہونا
جو اندویشہ راجہ صاحب میں اور انہوں نے خدا کے فضل سے
بے کرم دلدار کی زندگی میں تمام کاروبار کو سنبھال لیا تھا
یقیناً وہ امور ملکہ لاری کو نہایت عمدگی اور لیاقت سے شروع
کریں گے۔ اور اسی طرح استقلال سے نہایت کی کوشش
کرینگے۔ بیچا سب کے اعلیٰ سول اور ملٹری حکام اور انگریزوں
کے ساتھ ان کو وسیع راہ و رسم حاصل ہے اور خود بھی وہ
بڑی بات اور دلیری کے بشر میں جنگی مذاق عمدہ رکھتے
ہیں۔ شہزادہ جوان ہونے کے علاوہ سپاہیانہ دلیری ان میں
قابل تعریف ہے۔ اس لئے وہ ایک سرحدی ملک کا حاکم
بننے کے لئے بہترین لائق اور قابل ہیں۔ ملکی مہمات کے واسطے
جو سب سے پہلے اصلاح انہوں نے کی وہ یہ ہے کہ باوجود
جسب لائق اور اعلیٰ درجے کے متعدد شخص کو انصاف مہمات میں
شامل کیا اور ان کی خدمات رعایا کو پونچھ کے لئے حاصل کی
گئیں۔ سردار کرنا سنگھ صاحب وزیر اعظم پونچھ اعلیٰ درجے کے
مفتخ اور ہوشیار اہلکار ہیں۔ ہماری رائے میں اگر یہ دونوں
صاحب بالافتاق کوشش کریں تو ریاست پونچھ پنجاب بھر
میں بے نظیر ریاست ہوسکتی ہے۔

جموں میں جو معاملے ان کی جائزگی کی نسبت ہو رہے
ہیں انہوں نے کہ وہ ریاست پونچھ کی آئندہ بہبودی کو مفید
نہیں ہیں۔ یہ بھی کچھ ہوا سنی جاتی ہے کہ سری حضور ہمارے
صاحب بہادر میاں بلدیہ سنگھ صاحب کو راجہ ملک دینے
میں اس خیال سے لیت و صل کرتے ہیں کہ باوجود وہ بھی تمام
کی تقریر ان کو نا پسند ہے۔ کیونکہ باوجود صاحب جموں سے
علیحدہ کر کے نکلے گئے تھے۔ اگر اس میں کچھ بھی ضلالت ہے
تو سخت انہوں کا مقام ہے کہ ہمارے ہمارے صاحب
بہادر ورم شناسی کی بروہا میں کہتے ہیں۔ باوجود وہ بھی رام
وہ راجہ پوت شخص ہے کہ باوجود وہ حضور والے عقیدے کو سکو
علیحدہ کر دیا تھا مگر اس نے سری حضور بھوج کی خوشخبری میں
اپنے وقت کو پانی کی طرح بہا دیا۔ ایسے وفادار لوگوں کی ترقی
کے سدراہ ہونا ایسی حالت میں جبکہ ان کی ترقی رعایا اور
عوام آفناس کے لئے نہایت مفید ہیں البتہ انہوں نے ان

نا پسندیدہ ہے۔ ایسا ہی ہے تو اندیشہ ہے کہ باوجود صاحب کو پونچھ
کی ریاست میں استقلال نہ ہو سکے۔ راجہ موٹی سنگھ صاحب
آنجنائی کی زیادہ کوشش ایسی باروں میں کی کہ ان کی ریاست
در بار کشمیر کے تابع نہ ہے۔ مگر وہ اپنے ارادوں میں کامیاب ہوتے
ورنہ ایسے اعتراض موجودہ جائزگی کے لئے پیدا ہوتے ہیں
اور عجیب بات ہے جو دربار پونچھ کی نسبت مشہور ہو رہی ہے
کہ راجہ موٹی سنگھ صاحب آنجنائی کو جس قدر جاگیر تھی ریاست
کی طرف منت تھی۔ یہ کوئی قادر نہیں ہے کہ اولاد اور اولاد کے
لئے بھی دوسری شان و جبروت کی جاگیریں قائم رکھی جائیں
جیسا کہ راجاؤں کے لئے ہوتی ہیں۔ گویا اس سے مطالب
ہے کہ ٹیک صاحب کی جاگیر کو کم کر دیا جاوے اور کم از کم یہ کہ
اس معاہدے کے مطابق جو ہمارے راجہ ملک سنگھ صاحب نے
راجہ موٹی سنگھ صاحب سے کیا تھا گھٹا کر محدود کر دیا جاوے۔
صرف ایک لاکھ روپے کا علاقہ ان کے پاس رہنے دیا جاوے۔
اور باقی تحائف کے شامل ریاست ہو۔ ہمارے دربار جموں کو
شاہزادے سے کچھ فائدہ تو ضرور ہو گا مگر اس میں شک نہیں
کہ ایسا ہو تو ریاست پونچھ کو تیرا بیچ رہ جائیگی۔ پونچھ کے ہنگام
راجہ موٹی اور ویشو کا علاقہ اپنی ریاست میں آنا چاہئے کی
خام امید میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ جبکہ ان کے ملک کے لئے
یہاں ایسے اولاد کے فتنائی دستے ہیں۔ باوجود ان تمام فتنائیں
کے جو مادہ قیاضی اور خویش نوازی کے روبرو کی ساری حضوری
ہمارے صاحب بہادر والی جموں کی کشمیر میں خدا سے وابستہ
اس کے لحاظ سے نہیں باوجود ہو سکتا کہ ان کی کوئی سی خواہش
ایسی سخت ہو۔

ایک قابل غور بات یہ بھی سنی جاتی ہے کہ ہندو
جہنمک کا فتنہ اور سادات سری حضور ہمارے صاحب
بہادر والی جموں کشمیر کے دستھی راجہ موٹی سنگھ صاحب نے
حکمران کے جہم کے رکھے ہوئے ہیں جن کا افتاء ہونے دینا سار
جموں کو کسی طرح کو ارا نہیں ہو گا۔ عجیب نہیں کہ ٹیک بلدیہ سنگھ
صاحب ان کا غارت سے فائدہ اٹھا کر سری حضور والے سے
اور سہولیت اپنے مدعا میں حاصل کریں۔ ان امور میں سے
ہر ایک پر وقت ضرورت ہم علحدہ بحث کریں گے۔ واللہ اعلم

خط و کتابت اور خبروں کے خطوط

جو صاحب چاہیں کہ ان کا نام کسی خبر یا خط کو
بہرہ اخبار میں نہ لکھا جاوے وہ اپنے خط میں ایسا
لکھ دیا کریں۔ اس کے بجائے ایک فرضی نام لکھ دیا
جاوے گا۔ لیکن ایڈیٹر کی اطلاع کے لئے اصلی نام کا
ہونا ضروری ہے۔

راجہ صاحب (مکتوب)۔ منشی مظہر شاہ صاحب نے
جموں کو انتقال کیا۔ مگر اس میں بھی سبب سے آرام نہیں ہوا۔
تحصیل ملایم میں اس قدر خرابی ہے کہ لوگوں نے اپنی جگہ پر
کاٹ کاٹ کر کھالیں مگر غلہ نہ ملتا۔ مگر میں ۴۰-۵۰ جون کو کسی
قد ریش آدمی کو لکری بستی میں بھیجے۔
ظفر علی صاحب (کاٹھال)۔ بھلا لٹل میں فیل ہو جاتی

بھی کوئی داویلا کی ضرورت ہے مرد آدمی بنو پھر کوشش کرو تو
کامیاب ہو جاؤ گے۔ کہتے ہیں شہسوار میاں جنگ
میں وہ طفل کیا گے کہ جو فتنوں کے بل جیلے

مارو علی صاحب (راک پٹن)۔ بیشک جن اخبارات
میں چھوٹی سوتی جنگ و جدل کی خبریں چھپتی رہتی ہیں ان میں
نئے عوام کو اخبارات کی نسبت بدظن کر دیتے ہیں۔ لیکن خیال
رکھئے کہ نہ ہر دن دن است و نہ ہر مرد مرد و نہ ہر
انگشت کیساں نہ کرو۔

حیدر بخش خاں صاحب (چکراتہ)۔ آپ کی شکایت
بجائے کہ پیسہ اخبار میں خبریں کم ہوتی ہیں کیا آپ دور
سال کے پیسہ اخبار میں پاس روپے سال کے پاس ویشو کے
برابر خبریں حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ شخص حماقت ہے۔ لوگ
ایسے ہوتے نہیں کہ ہزارا کماناں کر پیسہ اخبار کو دی گئے
ملکیں۔ آپ کے اخبار کے ورق سب لیتے ہی ہیں کہ جن میں
مضامین چھپتے ہیں۔ اشتہارات کے ورق جدا ہیں۔ یہ
شیخ تھامس صاحب (ساوہ)۔ خانہ میں ۲۰-۶۰
کو روز جمعہ ایک ہندو گنگو نامی عرف انپورہ نامک سال نے
دین مجھڑی قبول کیا۔ عبد الغفور کے روز جمعہ کا دن تھا۔ اس
روز ہندو لوگوں کی پالی اٹھی اور جامع مسجد ساوہ کے سامنے
سے باجہ اور جھانچہ وغیرہ بجائے گئے۔ ریل کے ریل سلام
باجہ بند کر دیا۔ ملازمین موجود تھے۔ آخر پالی راپس کی گئی۔
حافظ نور محمد و طفیل رام زلیہ۔ آپ صاحبان کا
اتفاق کامضمون اس قابل نہیں کہ پیسہ اخبار میں درج ہو
راستی پسند۔ خبر خواہ سنا تن و آریہ وہ مرد لاہور
مخاف رہتے اسکا اندیشہ مباحثہ درج نہیں ہو سکتا۔
نرائن سنگھ صاحب چندھو کو ادیب مال ضلع
تحصیل بندہ و ادخال کے علاقہ بھیرہ چال میں مرض صفیہ کا
روز ہے۔ خاص شہر بندہ و ادخال میں آرام ہے۔ حد التین
حکام صفائی وغیرہ انتظام دفعیہ میں سرگرم ہیں۔ ۲۲ مئی
دوبان چند صاحب (لوہرا نوالہ)۔ یہاں ہمارے
نے آپ کے اتفاق اور اخلاق درست کرنے کے بارے میں
کلب بنام سٹوڈنٹس یونین کلب قائم کی ہے جس کے
اکثر انٹرنس پاس کردہ اور بالی ڈیپارٹمنٹ کے اسٹوڈنٹس
دو تین ماسٹر بھی اس کلب میں شامل ہیں۔ ایسے طالب
درست کرنے کے لئے کلب کی سبب ضرورت ہے۔ انڈیا
نور محمد و طفیل ام صاحب (لٹ)۔ ایک اجنبی نے ایک ہندو
عورت کی جسکو وہ اپنی بہن بتلا نا تھا ایک ہندو سی بھوس تین
کے شادی کر دی۔ وہ شخص جب روپے اپنے گھر میں چھوڑ کر
بھاگ آیا تو کہہ کر یہاں کوئی کے جانے دو پھر تھوڑی دیر میں
وہ اپنے گھر سے نکلا۔ ان لوگوں کے ہمارے گھر میں شادی
اس شخص نے اور اچھے ہمارے ہمارے کہ بہت سی زبورت اپنی
پسائی ہوئی تھی کہ دوسرے روز اس کے وقت وہ نکلا۔ اس کے
باندھ کر اس کو گھر میں بھینک گیا اور اس کی ہوشیاری اور
ادب کے اجنبی کے لئے اس کے گھر پر پانی نہ لگے گیا اور
یہ حالت دیکھ کر اس کو قید ہو گیا۔ اگر آپ نہ رشتہ ہو جاتی

ہمراہ گئے۔ وہاں ایک وکیل کے مکان پر شام کا کھانا
 تھا۔ اس نے دریافت کیا کہ آپ لوگ کیا کھائیں گے؟
 جو صاحب گوشت خریدی کے خلاف ایسا موثر ٹکڑ دیکر اچھو
 گئے۔ وہ بلا تکلفی سے کہنے لگے کہ صرف دو دو تھپکی باکو
 کی منگو اپنے اور دو مرغ منگو اگر ثابت پکوانے اور چھ منگو
 بریان کر لیتے۔ ہمارے چچ صاحب ان کی زبان سے یہ
 بات سن کر ان کی طرف سے سخت بدظن ہو گئے اور جو کچھ
 ترک کر بیٹھا وہاں ان کو ہوا اٹھا انہوں نے ترک کر دیا۔
 بلکہ کچھ ایسے ہی خیال والہانے انہوں نے اسی ساج کی مہری
 بھی چھوڑ دی۔ یہ کچھ ہندو تعلیم یافتوں میں ہی غریبی نہیں
 بلکہ مسلمانوں کا بھی یہی حال ہے۔ اسی پیشگی اطلاع
 کو انہیں جماعت اسلام کے ایک سربراہ کے فیصلہ کے تحت
 جو کچھ تعلیم یافتہ نوجوانوں کی کثرت دیکھی گئی اس کے بیان
 کرنے سے بھی شرم آتی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جن سے
 ہماری تمام بہتری کی امیدیں وابستہ ہیں۔ خدا رحم کرے۔

ایک وظیفہ کے لئے امیدوار کا انتخاب۔ بنگلہ
 میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے جو ایک سرکاری وظیفہ بنگال
 یونیورسٹی کے ایک گورنر کا اس سال ویاہنیکا اسکے
 لئے دو امیدوار ایک ہندو اور ایک مسلمان موجود ہیں۔
 کہا گیا ہے کہ ہندو امیدوار امتحان میں بلجاٹ لیاقت
 چوتھے نمبر پر رہا تھا اور مسلمان میسور یا کسی ایسے بڑے
 اس لئے اس کا حق وظیفہ کے لئے زیادہ ہے۔ لیکن
 ساتھی سینیٹریٹ کے نوٹس میں لایا گیا ہے کہ ہندو
 امیدوار نے الٹ۔ اس کے امتحان میں اپنی عمر ۱۹ سال
 کھوئی تھی اور دیکھو پنجاب گزٹ مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۵۲ء
 اور اسی لئے مئی ۱۹۵۲ء کو اس کی عمر ۲۷ سال سے زیادہ
 ہو جاتی ہے۔ مگر یہ ۱۱۔ اس کے امتحان میں اس نے اپنی
 عمر ۱۸ سال، ۱۱ ماہ کھوئی اور دیکھو پنجاب گزٹ ۱۲ مئی ۱۹۵۲ء
 اب قاعدہ یہ ہے کہ ۲۷ سال سے زیادہ عمر کے طالب علم کو یہ
 وظیفہ مل نہیں سکتا۔ اس لئے سینیٹریٹ نے ایک سب
 سے کسی پانچ نمبروں کی اس معاملہ کی تحقیقات کے لئے مقرر
 کی ہوئی ہے۔ کہ وظیفہ کس کو دیا جاوے۔

انسانی بھمدادی کی عمدہ مثال۔ انجمن جماعت
 اسلام کو برائو والہ نے جو حال میں ایک کام انسانی بھمدادی کا
 چور اکیلے یہ وہ اس قابل ہے کہ تمام مذہب انجمنیں
 اس کی تقلید کریں۔ اور خاص کر وہ انجمنیں جو زیادہ زور
 زبانی جمع خرچ پر دیتے ہیں اور عملی کارروائی سے ان کو کوئی
 فائزہ نہ پہنچا دیں۔ جبکہ کو برائو والہ کے گھیلی وردان

باسر کی نئی آبادی میں مہیے کی چھپر چھار شروع ہوئی تو لوکل
 حکام کی ہدایت سے وہاں کوڑھین بنائی گئی۔ وہاں کے
 غریب اور محتاج لوگوں کو بیماری اور بیمار داری میں بڑی
 تکلیف اٹھانی پڑی۔ انجمن نے ان کی امداد کے لئے
 قریب تیس روپے کے چند جمع کر کے صاحب ڈپٹی کمشنر
 کی خدمت میں بھیج دیا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر نے ان کی
 اس کارروائی کی بڑی تعریف کی اور اپنی چھٹی میں لکھا
 کہ اسی انجمن نے یہ کام ایسا کیا ہے کہ جس سے بہتری
 اس سے توقع نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ وہ رقم ان محتاج
 لوگوں کی امداد میں صرف کی گئی۔ مشکل اکثر مقامات میں
 اس مثال کی تقلید کی ضرورت ہے۔

کانگریس کے ڈسٹرکٹ بورڈ کی کارروائی۔ کچھ
 عرصہ گزرا ہے ہماری اس چار مسلمان ویتھرنری اسٹیشن
 آف کے جن کے نام شیخ فقیر علی، فتح محمد خٹک، امیر محمد
 اور شیخ حسین بخش تھے۔ یہ چاروں شخص لاہور کے ویتھرنری
 سکول میں تعلیم پا کر ڈسٹرکٹ بورڈ کانگریس کے مشنری
 اسٹیشن مقرر ہو گئے۔ اور دو سال کی خدمت کے بعد
 حال میں ڈسٹرکٹ بورڈ کے ایک فیصلہ کے مطابق وہی
 واسطی بلا فقیر علی و کروڑھ کے ہیں کہ یہ لوگ مسلمان ہیں
 حقیقت میں انہوں نے بہت بڑا عزم کیا تھا جس قدر
 ہم نے کھلیے اس کی تصدیق کا قیادت سے ہم نے
 پیٹھ نوکر کی کیا ضلع کانگریس میں مولی کے ڈاکٹر بھی
 مسلمان نہیں رہ سکتے تھے کیا وجہ ہے کہ وہ بھی کمشنر یا
 ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس یا دیگر آفیسر جو عیسائی
 ہوتے ہیں ان کو ہنسکی اجازت دیکھتی ہے ہم فیوس
 کے ساتھ کانگریس کے ڈسٹرکٹ بورڈ کی کارروائی کو ناپسند
 کرتے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں کہ آئندہ اس بورڈ سے
 ایسی کوئی کارروائی نہ ظاہر ہوگی کہ جس سے کسی خاص قوم
 یا مذہب کے لوگوں کی دشمنی ہو۔ کیونکہ ہم بھی گوارا
 نہیں کر سکتے کہ کسی ہندو ویتھرنری اسٹیشن کو پیشہ ور
 ڈسٹرکٹ بورڈ سے بلا قصور صرف اس لئے موقوف کر دیا
 جاوے کہ وہ ہندو ہے اور بورڈ میں زیادہ نمبر مسلمان ہیں

شرع محمدی و ہرم شاستر۔ اگر بری قانون اور
 حق زوجیت کے پیچیدہ مقدمہ۔ سکتے ہیں حال میں
 ایک عجیب مقدمہ فیصل ہوئے۔ ایک ہندو عورت رام کی
 نامی سے اسلام قبول کر لیا اور کچھ مدت کے بعد ایک مسلمان
 سو شادی کر لی۔ اس کے پہلے ہندو شوہر دھکی رام نے علی پور
 کے سیشن جج کی عدالت میں حق زوجیت کی نالش دائر کی۔

چنانچہ عدالت سے عورت کو اس کے چلے کر دیا۔ ہر چند کہ وہ اب
 مسلمان تھی۔ اور قرار دیا کہ قانون و ہرم شاستر کے مطابق
 مذہب کے بدلنے سے اس کے شوہر کے حقوق جو اس کے ذریعہ
 وہ زائل نہیں ہو گئے۔ بلکہ وہ حقوق جو زوجہ کے شوہر کے ذریعہ
 تھے وہ زائل ہو گئے ہیں۔ یعنی اس صورت میں بیوی اپنے
 شوہر پر گزاری کے لئے نالش نہیں کر سکتی اور نہ اور کسی
 قسم کے حقوق زوجیت کی طلب کر سکتی ہے۔ مگر حالات
 اس کے شوہر اگر چاہے تو حقوق زوجیت اس سے حاصل
 کر سکتا ہے۔ یہاں تک کہ اس سے ہمسری کر سکتا ہے۔
 اس فیصلہ کی اپیل ہائی کورٹ میں کی گئی اور وہاں جی شین
 جج کا فیصلہ اس بنیاد پر جال رہا کہ عورت نے جی دینے
 ایک وقت میں دو شوہر رکھنے کا ارتکاب کیا۔ اور ہرم شرع
 محمدی کے مطابق عورت جبکہ مسلمان ہو چکی تو ہندو
 شوہر کے پاس رہنا ناجائز ہے۔ اس لئے یہ معاملہ نہایت
 پیچیدہ ہو گیا۔ اس فیصلہ کی جھڑپ سینیٹریٹ میں
 نے ایک میموریل لوکل گورنمنٹ کی خدمت میں بھیجے
 کے لئے تیار کیا ہے۔ جس پر سخت ایکے جا رہے ہیں۔
 ایسوی ایشن نے اس میموریل میں یہ دو جوہات کئے
 ہیں کہ جن کے مطابق اس قسم کا فیصلہ ناجائز ہے۔
 (۱) دھکی رام سے شادی منع ہو گئی کیونکہ قانون ہرم
 شاستر کے مطابق وہ ایک مسلمان عورت کے ہمراہ
 نہیں رہ سکتا۔

(۲) اور قانون شرع محمدی کے مطابق ہی شادی منع
 ہو گئی کیونکہ ایک مسلمان بیوی غیر مسلم شوہر کے ساتھ
 نہیں رہ سکتی۔
 اس لئے اس قسم کے مقدمات کے لئے کسی زیادہ
 واضح قانون کی ضرورت ہے کیونکہ موجودہ صورت میں
 دھکی رام کو اس قسم کے تعلق سے کہ وہ عورت سے ہمسری
 تو کر سکے لیکن عورت اس سے گزرا رہی ہے تپا کے جوابدہ
 پیدا ہو گئی وہ دونوں مذہبوں یعنی ہندو و ہرم اور اسلام
 کے نزدیک حرافر اور قرار دیکھتی ہے۔ اور اسی لئے وہ اپنے
 باپ کی جائداد کی وارث نہیں ٹھہر سکتی۔ جو نقص سوسائٹی
 کے تعلقات میں اس قسم کے قانون کی عمل درآمد سے
 وارد ہو سکتا ہے وہ ضرور اس قابل ہے کہ گورنمنٹ کے قوانین
 ڈھالنے والا فیصلہ اس پر توہم کرے۔ اور اس قسم کے ناشکی
 کے تعلق کو جو عملی طور پر سیشن کورٹ نے رد کر دیا ہے قطعاً سے
 اخبار برقی ہند لاہور۔ اخبار جو اب نالے میں پنجاب کا ہے
 اخبار بھجا جاتا تھا انہوں نے کنا مسات روز گاری میں سال میں ہو گیا
 ہو کر خدایا ہے کچھ دوست لاہور کی اخبار نویس ہیں کہ ہوتی جاتی ہے
 چاہتے تو یہاں کہ تعلیم کی ترقی کے ساتھ اخباری زندگی بھی ترقی کر لیا کر

پنجاب اس بار دس سال پہلے جاکر ایک ہے۔ کاش کہ ہمیں مل جائے جو صاحب نے تو یہاں کچھ زندہ کردی تو اور غار۔ کسی پر اس کا انسان کہیں ہم سب کے دوست کو تو فریب میں کہہ دیتی ہے کہ ہمارا ہمارا

پیشہ اخبار

لاہور۔ یوم دو شنبہ۔ ۲۶۔ جون ۱۹۲۶ء

افغانستان کی خبریں (رامنواز امیر)

دشمنہ ۱۹ جون صوبہ ہرات سے خبر پہنچی ہے کہ ہزاروں اور دیگر شیعہ قوموں نے امیر صاحب کے خلاف علم بغاوت بلند کیا ہے۔ یہ بھی افواہ ہے کہ غالباً اقوام آزوئے کمر حیدریان سے مدد ملتی ہے اور نیز اہل ایمان امیر صاحب کے جانی دشمن اسحاق خاں کا بیٹا ایک بہت بڑی فوج کے ہمراہ سرحد پر ہے اور اب یہ خبر ہے کہ امیر صاحب نے اپنے کمانڈر بحیف غلام حیدر خاں کو جو حال میں اسماعیل میں حکم دیا ہے کہ اس فوج کے تیار رہے۔ امیر صاحب کی تکلیف اس سے اور بھی بڑھ گئی ہے کہ خبر ہے ان کی فوج کی ہماری پورہ کر رہی ہے۔

(دشمنہ ۲۰ جون) افغانستان میں حال کے ہزاروں لوگوں کے فساد کی خبر کی اصل یہ معلوم ہوتی ہے کہ امیر صاحب نے نقادوں کو دیا۔ ملاوا۔ شہر اور افغانوں میں جہاں کی آبادی خالص شیعہ ہے نہ سب اہل ایک کے خلاف وعظ کرنے کو کہا بھیجے۔ ان لوگوں نے غصہ ہو کر بعض مقاموں اور ان کے فوجی محافظوں کو مار ڈالا۔ مگر بعد میں افغانی فوج کی کمک سے پہنچ کر انکو ہارواپ میں بھگا دیا۔ اسی تمام میں وہ زخمیوں۔ ہزاروں اور کئی ہزاروں غیر زخمیوں اور چورنگ قوموں نے سب سب خیریت کا علم بلند کیا۔ اور افواہ ہے کہ سرحد پر ان مصلہ ہرات کی فوجیں بھی ان کی شریک ہوئے والی ہیں۔ اسی طرح امیر صاحب فوج ہرات کے کمانڈر بحیف فراموز خاں نے خبر دی ہے کہ اسحاق خاں کے بیٹے کے ماتحت فوج کی طرف سے ایک بڑی فوج اسماعیلیوں میں مدد دینے کو آ رہی ہے۔ اگر فراموز خاں کی خبر صحیح ہے تو امیر صاحب کو خود بھی جنرل غلام حیدر خاں کے ہونے چلو میدان جنگ میں جانا پڑے گا۔ اور حالت ان کی شکست کے بعد کو ہر روزی ملک کی روک کے لڑنے کی مدد کرنی ہوگی۔ قابل کی حالت بھی عجیبہ ہوگی جہاں خبر پاش شیعہوں کی آبادی بہت زیادہ ہے اور انکو بھی اپنے ہم مذہبوں سے مدد دی ہوگی۔

دشمنہ ۲۱ جون ہزار جات کے جنوب مشرقی حصے میں پیچیدہ معاملات میں ایک فوجی غیر واقعہ ہوا ہے۔ اور ننگان کے ہزار جات نے امیر صاحب کی خدمت میں ایک سفارت اس معاملہ کی حقیقت ظاہر کرنے کو بھیجی۔ اور امیر صاحب نے غلام حیدر کو خود انہیں کے افسروں کی نالائقی اور غلطی کی وجہ سے تکلیف پیش آتی۔ اور ارادہ ظاہر کیا کہ یہ معاملہ مصالحت سے طے ہو جائیگا۔ مگر میں بھی بڑا غیر واقعہ ہوا ہے کہ جنرل غلام حیدر خاں کو ماتحت فوج سے ہمدردی اور لوگوں کا مقابلہ ہو گیا۔ اور ان جنرلوں نے ہمدردوں کو ہمدردی اور امیر کی فوج کو شکست پہنچی۔ ہمدردوں کے جواب میں امیر صاحب نے ہرات میں اور شہر خاں کا بھائی خاں کو شکست دے دیا۔ اور علاقہ بھائیوں میں بڑے سے یہ معلوم نہیں کہ وہیں کتنی کتنی فوجیں اور لڑائی کی گئی ہوگی۔ اسماعیلوں کی طرف سے ضرور ہوتی ہے۔

دشمنہ ۲۲ جون) افغانستان جو فوج بھیجے کہ امیر صاحب کی مدد میں ہزاروں کے ہزاروں لوگوں کی فوجیں بھیجے اور امیر صاحب کو دوستانہ اور کیا اور انھیں طلب ہے۔ ایک دوسری افواہ ہے کہ امیر صاحب کے پاس ایک جانب سے ہار کے لئے روئے ہوئے ہیں۔

سنان دھرم گزٹ سیالکوٹ کا معافی نامہ۔ جو مقدمہ لائبل کچھ عرصے سے سنان دھرم گزٹ سیالکوٹ کے قلم نگار تھے۔ ان کے نام پر ایک سال کی طرف سے جاری تھا۔ آخر کار اس میں سنان دھرم گزٹ کو معافی مانگا کر اور ایک سو روپیہ تاوان دیکر دھرم گزٹ نے شہر پر چمکے بہرہ اشتہارات میں شامل ہو چکے ہیں (منصیلہ کرنا پڑا۔) اچھا ہو گیا کہ عدالت کے فیصلے سے پہلے وہ فوجی ہماروں کے قائم مقاموں نے آپس میں فیصلہ کر لیا۔ لیکن نتیجہ خاں فیروز پور نے جو معافی نامہ سنان دھرم گزٹ کے مالک اور ایڈیٹر نے لیا ہے وہ نہایت ہی ذلت اور غم کے نشانات سے جا بجا ہے۔ فیروز پور والوں کو دریا نہ دینی اور ہم کام لینا چاہتے تھے۔ کیونکہ ایسی بیوقوفی ایسا ادا ہوگی تو دشمن سے بے شک بھی دل نرم ہو جاتا ہے۔ اور اس وجہ سے دین میں جب بیعت انکی ہو رہی صاحب نے اس سبب کے دو اشتہارات کے ایڈیٹروں کو مقدمہ لائبل میں معافی دی تھی تو ان کی شرائط ایسی سخت نہیں تھیں۔ بجا ایک وہ بھی اپنی اسی قسم کی غلطی کے فقرے۔ سنان دھرم گزٹ والوں کو ہم کیا نصیحت کریں وہ اپنی غفلت اور غلطی کا بہت کچھ حصار بھگت چکے ہیں۔ ابھی ہونا اگر وہ اپنی ذلت کی معافی اور سو روپیہ تاوان دینے کی نسبت اپنی سراج کی غزٹ کی خاطر عدالت کے فیصلے کو استقلال سے منظور کرتے۔

انجمن مفید عام تصور۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ اس انجمن کا عروج دیکھ کر لوگ خوش ہوتے تھے۔ اس کے بارے میں ہر فنکار کی کارگزاری سے وطنی حرفت کے قدروں کے دل بے باک مانے ہوتے تھے اور ایک آج کا زمانہ ہے جبکہ انجمن چرچہ فحش کی طرح ٹٹھا رہی ہے۔ اور کسی دم کی ہمارا نظر اسی ہے کہ اس کے ہوا افواہ میں بعض کے واروں کی طرح کہ جس کی زندگی کی آخری امید بھی منقطع ہو چکی ہے علاج سے مایوس ہو کر اس کے بالین پر عالم حیرت میں خاموش بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں جب چاہ نظر آتے ہیں۔ روئے اخبار کے لئے افسوس کا مقام ہو گا اگر وہ اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے شہر کی اس نامور اور قدیم

انستٹیوشن کو نابود ہو جائے دیں گے۔ کیا خان بہادر قادر بخش خاں مرحوم نے امداد لیا ہوا تھا کہ انجمن کی جیش تاک رہی مگر ان کی طرف سے۔ تصور کے پیکار سپرٹڈ لوگوں کو ضرور انجمن مفید عام تصور کی ایسی افسانہ وقت میں امداد کرنی چاہئے کہ جس سے ان کے شہر کو ایک زمانے میں بہت کچھ فائدہ اور فوج حاصل ہو چکے ہیں۔ اب اگر کوئی ایسے اس کے چلتے رہے گا باقی نہیں رہا فوس کو بطور تجارتی شراکتی کارخانے کے جاری رکھنا چاہئے۔

لکھنؤ کی ایک بیگم۔ لکھنؤ کے اخبارات کی ایک معلوم ہوئی ہے کہ امیر جہاں بیگم پر جو ملک جہاں بیگم صاحبہ کی پڑ پڑی ہیں فوج داری میں ایک مقدمہ وار ہے۔ کہ انہوں نے اپنی ایک نوٹری کو ضرب شدہ پہنچائی ہے۔ جو حالات میں ہیں۔ جو جلیبی سپرٹڈ کی بابت لکھتا ہے کہ ان کے افعال ایسے ہیں کہ جس وجہ سے صد ہا روپیہ میں تھلے میں مدافعتی کی موجود ہیں۔ انہوں نے کہ بعض اور چھوٹوں کی رزول کوڑیں اپنے نوکروں وہ سولہ کرتی ہیں جو چار پاتوں سے بھی نہیں کیا جاتا۔ لہذا وہیں بھی ایک بڑے اور چھوٹے کی ایک بیگم صاحبہ بابت ایسا ہی مشہور ہے کہ نوکروں سے نہایت سرخی سے پیش آتی ہیں اور جو میاں بچے پولیس تو بھٹت ان مرنے بنا دیا جاتا ہے۔

بھٹی کے دانت کھانے کے آؤ میں اور بھٹی کے آؤ میں اب۔ حال میں ایک معزز اور تعلیم یافتہ جنٹلمین سے ہم نے ایک عجیب بات سنی ہے جس ہمارے اس خیال کی اور بھی تائید ہوتی ہے کہ ہمارے زمانے کی مغربی تعلیم کے عالم اور مغربی روشنی کے لہجہ اخلاقی باندیوں میں انما ت کھنڈر بلکہ مردہ میں جو کہ یہ واقعہ بالکل سچ ہے اس کو مثال کے طور پر پیش کرنا یہ موقع ہو گا۔ پنجاب کے ایک سٹیشن کے دو معزز اور چلتے بڑے آریا دیلوں نے ایک دفعہ ایک شہر میں مار گزشت فوری کی مخالفت پر دھواں دھار لکچر دیا جس میں وید اور شا ستری شہادتوں کو خوب دل کھول کر کوٹ واقعتاً کیا۔ چنانچہ اس لکچر کا یہاں تک اثر ہوا کہ کئی مندروں کو گشت کیا کرتے تھے جنہوں نے اسی موقع پر آئندہ کے لٹو توہ کر دی اور اسی وقت سے صاحب بھی شامل ہیں جو ہم کو یہ واقعہ سناتے ہیں دوسرے روز جب وہ دونوں وکیل اپنے سٹیشن کو ملے۔ تو سیالکوٹ تک ہماری مجر صاحب بھی ان

روئے زمین کی خبریں

(ہندوستان)

محشر ٹیٹ ضلع مظفر گڑھ کی عدالت سے دو کنبیل خرنپے چور اسکی عدالت میں تین تین ماہ قید سخت کے سزا یاب ہوئے۔

گزشتہ ہفتے کے روز شام کو کوسٹہ میں تین گھنٹے خوب بارش ہوئی۔

اخبار رنگوبانی کلکتہ پر پھر ایک بنگالوں سماہ کا دم مئی لنگولی نے لاشیل کا مقدمہ کوکل پڑی کورٹ میں دائر کیا ہے۔ ایڈیٹر اصرافی ہزار ہر جانہ دیگر معافی مانگے۔

علی پور کورٹ میں ایک عورت پر بعلت بچہ شرب کے سورہے جرم ثابت ہوا۔

اسٹورٹ کپنی کلکتہ نے ہر بائیس ہزار روپے کے واسطی ایک نہایت عمدہ فن کارٹری قیدی ایک لاکھ روپے کی تیار کی ہے۔

علی پور سب ڈویژن میں ایک مسلمان نے اپنے لڑکے کو بوجہ عدول چکی گولی سے مار ڈالا۔

گورنمنٹ عالیہ نے بانکی پور میں ایک آرٹس سکول کھولنے کا حکم دیا ہے اس سکول میں تین سال پڑھائی ہوگی بعد اس کے باس مشدہ علیا شب پور کالج کی جاغت سوم میں داخل کئے جائیں گے۔

نیو اور مشل نیک واقع کلاوا اسٹریٹ کلکتہ نے ہرجول - بچو شام کو دوا لہ کلا - معاش اس خور شخت اشکے سٹے سے جن بوق و پوزیٹولک نیک مذکور کے بچہ کی کوٹی میں نظر نکاسی اپنے روئے کے دوڑ گئے مگر بچہ لا شہر گیا نیک بالکل بند تھا - خاص کلکتہ کے لوگوں کو دوس لاکھ روپے سے زیادہ کا نقصان ہوا - ایک مارواڑی کا نین لکھ روپے جمع تھا جس وقت یہ خبر سنی فوراً دوڑا ہوا بینک میں آیا - اور بینک کے دروازے پر گر کر بیہوش ہو گیا - تین گھنٹے کے بعد ہوش آیا - بینک مذکور کے دیوالہ کھانے کے چار سیمیں اول تو چاندنی کی قیمت کا کم ہو جانا - دوم شہر کی ملکوں سے کاروبار کا کم ہونا - سوم چین - جاپان - آسٹریا کی تجارت میں روز بروز متزلزل ہونا - چہارم جزیرہ چر کے طوفان سے نقصان عظیم پہنچنا۔

کشمیر میں بیض اب بہت کم ہو گیا ہے - ۱۱ - جون کو سری نگر میں ۱۹ انچی دلدائیں اور ۲۲ موٹیں اور ۱۰ داریاں اور ۵۰ موٹیں علاقے میں واقع ہوئیں - وارواٹوں کی نسبت موٹوں کے زیادہ ہونے سے غماہ پرست کہ بیماری خاتمہ ہو ہے - اس کے بعد کی خبر یہ کہ شہر سے ہر چند بالکل دفع ہو گیا ہے - اور یہ نقصانات میں ترقی ہو ہے۔

۲۹ - مئی تک کل میں ۳۳ ہفتے کی بولہ تیں اور ۲۹ موٹیں ہوئیں - اس تاریخ کے بعد - ۱۰ جون تک ۱۷۰ دلدائیں اور ۱۱۳ موٹیں ہوئیں۔

ہر راجہ صاحب پٹو نے اپنے علاقے میں ایک سنسکرت کالج قائم کرنے کے لئے زمین ہزار روپے دیا۔

راجہ صاحب سکھ نے درخواست کی کہ درجہ ایک کسٹریٹ میں کی اجازت لیا کی جیتا ان سے ملاقات ہوگی۔

گورنمنٹ ہند کلکتہ قریب میں اس بات کی تحقیق کر لیا متوجہ ہوئی ہے کہ آج تک جو پچھڑا سانی کے کاموں پر سرمایہ خرچ ہوئے اس سے اس بدلت میں کتنی آمدنی ہوئی۔

صاحب سکرٹری آف سٹیٹ نے ناراضگی میں پڑی کہ انٹیلیجنس برانچ کے جدید بطور ہر وضع کو کے اچھی سمجھنے سے ضروری بھی نہیں دئی اور ہندوستان کے اخبارات نے یہ خبر شائع کر دی ہے۔

حیدر آباد کوٹ ریلوے کا معاہدہ - جولائی کو ہوگا اور - جولائی تک اس کے کھولنے کی رسم ادا کر دیا جائیگا۔

گورنمنٹ حیدر آباد سے سٹریٹ علی صاحب بلگرامی شکاگو (ایچ) کی مٹری کا نگر میں شامل ہونے کو چھ ماہ کی رخصت بھی مل گئی ہے۔

ایک اخبار نگار نے حیدر آباد کے نواب وقار الامار صاحب بھی شکاگو (ایچ) کی غماش گاہ میں بطور سیاحت تشریف لے جا دیں گے۔

سپیکٹ میں ایک یورپین نے کتے کا نشانہ کیا تھا مگر ایک لڑکے کو گولی چاکی جو ہسپتال میں پڑا ہے۔

لورڈان میں جیٹا نے کے محاذی آجوان کو ایک پولی اور اس کی آشنا چاری اس کے شوہر کے مار ڈالنے کے جرم میں پھانسی دی گئے۔ چاری پید بھی اپنے دو شوہروں کو مار چکی تھی اور جو کئے کو تو ساتھ ہی کے کچی۔

خیز روکا دکا کہ ہر ملی میں قاضی کے حوض پر ایک شخص نے چھری سے تین آدمیوں کو بھجرج کیا اور پھر پولیس کے ایک نفل کو بھی - آخر گرفتار ہو گیا۔

بروہ کے سٹریٹ ساجی بھلا شال جرنی سے شکر بندے کی ترکیب سیکھ کر آئے ہیں اور ریاست میں شکر بنائے کئی کارخانے جاری کئے ہیں۔

سہولی فوجی تو اعداد سال بھی مہر کے میں ہوگی۔

پوچھ کے راجہ موتی سنگھ مرحوم کی کریاکرم پر ہزار روپے دان کیا گیا۔

تحقیق ڈیرہ آکھیاں کے وھلانی پوئیس کو بعلت غنیم چار سال قید سخت اور ۱۲ سو روپے جرمانہ ہوا۔

دہلی کے لاہوری دروازہ کے باہر ایک عورت کی لاش ٹکڑے ٹکڑے پائی گئی۔

ہم سے درخواست کی گئی ہے ہم ظاہر کروں کہ لاہور سکھ اس سال میں تعلیم سنسکرت کے لڑکے ایک نائیت پائے شالا کھولی گئی ہے جس میں اوٹیل کالج کے لائق شربت چاہ یونیورسٹی کی سنسکرت کورس تھوڑی سی فیس لکھ روپے لگائے۔

سال گزشتہ میں صرف ہندوستان کلکتہ کی رات سے نوا دو طہرین یعنی ۲۷ لاکھ چھتریاں انگلستان کی ہندوستان میں آئیں جن کی قیمت ۱۷ لاکھ روپے تھی - یعنی بالواسطہ

فی جھاتا ایک روپے سے کم ڈرا۔

سری مہنت پریم ہنس شکر اچاریہ جی صاحب کو جس سے سفر کرتے ہوئے باخیل و خدمت وار دو لیا ہوئے ہمارے صاحب محبت سرداران ویشان اور مال مال تک استقبال کر کے عقیدت مندی سے مادیب بجا لائے۔

(محالک غیر)

ایک کلہا شاہ اور لکھہ جیون کو شہنشاہ جرنی سے ملنے کو برلی پہنچے - خواہ اس کی خوب اور بھلکت ہوئی۔

شہنشاہ جرنی اور پرنس سہارکس میں صلح کرانیک تمام کوششیں ناکام رہیں۔

پرنس سہارک متزلزل خبر جرنی گولن سے وائے گولانی سٹریٹ ہر شہر کے شادی رحلتے وقت تمام دانیس رعایا سے بڑی دھوم دھام سے جلو نمودار کیا جس سے متزلزل وزیر کی سرور بڑی ثابت ہے۔

گورنمنٹ روس نے سوای غلڈرائی کے اپنی حکمت پر باقی ہر قسم کے غلے باہر جانے کی اجازت دیدی ہے۔

(وفات کی خبریں)

ہماہو بادیا منڈرت ڈرگا پرنسراجی ملازم ریاست جیو جو علم سنسکرت کے مشہور عالم اور جوتشی تھے ۱۹ مئی کو پڑی۔

الوریس انتقال کر گئے۔

روپینڈو راجہ پوس ایم ساجی نے انتقال کیا۔

پچھ پچھارہست گورنمنٹ آف ہندوستان کے عیسیائی بچے اور گورناؤ وقت آن امور میں صرف ہونا تھا جو مارہوس متعلق تھے مگر ان امور سے بھی غافل تھے کہ جن سے ہندوستان کی بہتری مقصود ہے۔

لالہ پرشار علی اکیلاس مشن کالج کے چابک ہو نہارنوجوان تھو کیا ایک انتقال کیا جس کے ظہار میں کئی ملکوں کے رویتوں اور اعلیٰوں نے ایک جلسہ کر کے ماتمی ریزوٹوشن پاس کیا۔

ڈاکٹر آر بی نامس صاحب دوس سہون مشن ہسپتال سری گونے بھیسے ۱۰ - جون کو وفات پائی۔

سیاں جلال الدین صاحب میں غماہ پورہ نے - جون کو انتقال کیا یہاں غماہ پورہ کے اسی مشہور وشن غلڈران کے بزرگ غمیرہ۔

صاحب مولوی ظہور الاسلام صاحب خلف مولوی شمس الاسلام صاحب تحصیلدار ملک علاقہ رامپور نے عالم شباب میں وفات پائی۔

۸ - مئی کو لالہ کشن سہاراجی صاحب زمین و قاعدار فتح پور غمناک انتقال کیا۔

سردار باجھت خاں پٹیکل مشنر جو سردار صلح خاں مرحوم منشر میں کال کے صاحبزادی اور سردار سہار وشن علیخان صاحب آنریری ایک کالج تھو کراٹر انجینئر کے اماد تھے میں ماہ تک مرض مستقام میں مبتلا رہ کر ۲۰ - مئی کو وفات کر گئے۔

۲۰ - مئی کو پائیسور وچہا ہوا اگر کوشش سے پیش نظر ۲۷ - مئی کو مری۔

شیخ غلام محی صاحب اکشر اہستہ کشر ضلع مظفر گڑھ میں چھوٹے ۲۷ مئی کو مرض اسہال غونی و درگزرہ انتقال کیا۔

ایڈیٹر وانا لیر راجہ

مقدمه لایبیل وزیرینند

سب سے پہلے اس کے شان میں ایسے سے الفاغ ایک انگریز تھا
میں جمع عام کے سامنے اور اگلے دن جاتے ہیں جن کو حضور
علیہ السلام میں بھی متقاضی طرح پسند نہ کریں۔ اور اس قدر ہی
ایسے الفاغ پر آؤ گی جاتی ہے کہ لوگ منہ میں کھڑے ہو گئے
ہیں۔ اگر وہ حضور ایک دفعہ اس گت کو دیکھیں جو گولہ اور
کیل گولہ ان کے غائبان نام کی کوہ ہے تو یقیناً ایک
دم بھر ان لوگوں کو دیکھنا بھی پسند نہ کریں جو مقدمہ جلاتے
طرز سے پورے میں یقیناً دشمنان کجی ان کو قتل کفر
تفریبا شدہ الفاغ کہنا چاہتے۔ کہیں جہ اور نہ ہی بد معاش
اور جن بھوت بنایا جا چکا ہے۔ کہیں ان کو شیخ کو یا کہ سلمان
کے نام سے منسوب کیا جا چکا ہے طرح طرح کے غرضات مارش
و صورت ان کے نام پر برس رہی ہے۔ اس لئے کہ شریف
خیر خواہ کو پسند ہو سکتا ہے کہ ایسی مٹی پلید رجول اور اس کے
فرمانرواؤں کے نام کی ہو۔ اور پھر باوجود اس بے شری اور
ندامت کو اگر اس کے بھی اچھی دلی بہت دور ہے۔ معلوم
نہیں کہ تک ایسا ہی قابل ملامت سلسلہ جاری ہو گیا۔
اور تک تک ہم کو ایسے ایسے ماحول فقر سے شہنہ پڑیں گے۔
جو جو فضولیات۔ اول جہول مدعی صاحب سے بیان میں
کہلا دیں گے ہم کو تو اسی قدر کہ شرم آ رہی ہے کیا ہو
ہے کہ ان کا اور بیان کر کے کی مقتوی دلیل طرف ثانی سے
لی ہے۔ گویا کہ پھر ان کا بیان لیا جا گیا۔ شاید کوئی کھینچیاں
جاتی رہ گئی ہیں جو کھلائی مطلوب ہیں اور شاید کچھ باتوں پر
پڑا رہ گیا ہے جن کی پردہ دہی کو اتنی مطلوب ہے خداوند
اگر فرقرار واد جرم نمان پر لگا گیا تو اور بھی رخ اور افسوس کا
نظام ہو گا۔ اگر چہ یہ کار نامہ مقدمہ سہ کار میں پڑے ہے
اور منہ کے ساتھ حرج شیش لگ جانے کی گہ مایں کے
مگر ہم کو خاکسار خوف ہے کہ پھر اور بھی لوگوں کے اسرار
کھلیں گے۔ اور بھی مصاحلوں اور اہل کاروں کی مٹی خراب
ہو گی اور ہم سے سہری حضور کے پردہ کھولے جائیں گے
اس قدر کھیرے۔ اس قدر ہنگامہ مگر کس اونٹنی بات
کے لئے ؟

سیالکوٹ اور اولینڈی گویا کہ پنجاب بھوکے لوگ ہش ہفتے
اور جو سیالکوٹ کے محلہ ضلع میں ایک دل لگی بنا چوہا ہے
عالیشان آدمیوں کا کام اخلاص ہے اس طرح مقدمات پر
کریا نہیں ہے اگرچہ سری حضور قدس نہی کرتے ہوں
انہیں کا نام اس مقام میں ہر وقت آنا تا سید مدظلہ
ہمارے ہندوستانی والیاں ملک کا خاصہ پہلے کے وہ ہیں
ورخت کی خاصیت رہتے ہیں۔ لوگ اس درخت پر
ماسک میں پھیل پختہ کی طاقت اور غارت رکھتے ہیں۔
غرض لوگ تو شیر بخوری مارتے ہیں مگر ان کا کام اس
جواب میں پھیل رہا ہے ہوتا ہے۔ اسی طرح سیالکوٹ
اخبار نویس نے اگر زندگان حضور کے شان میں بے ادبی
تو اس سے درگزر کرنا چاہیے۔ میرزا محمد صاحب کو اپنی
حرکات کی معافی حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور
حضور کو چاہیے کہ نہ صرف اسے معافی ہی لوگ بلکہ ہر
سے اسے ایسا مسرور کریں کہ وہ زیبا یا احسان ہو کر پھر
نہ اٹھاوے

نطف کن لطف کہ بگاہ نشو و نما گلشن
مل قسم - خیر اندیش

زبان کا دیہی پر بکد ان کرنا

مکرم بندہ جناب الذیشر صاحب
تسلیم ہے عرض کر چکا ہوں کہ یہاں ایک شخص نے
زبان کاٹ کر لائی تھی۔ اس خبر کو مکمل کرنے کے ذیل
سطور درج اخبار فرماؤں:-

اکثر ناظرین اس حال سے واقف ہو گئے کہ میراویس
ساروہو نے اپنی زبان کاٹ کر دیہی کے نزدیک ۱۰ اور زبان کی
درستی کے لئے شہر والوں نے بہت سارو پیہ جمع کیا۔ اس
تک معمولی رسم و رواج کی گرم بازاری ہی۔ گویا یوں ہونے
کے تقابلیں سمجھئے کہ زبان لگ گئی اس موقع کی کیفیت
قابل دید تھی۔ سے مبالغہ کہ سکتا ہوں کہ شہر کے سہولت
میر سے شاد و دادرسی کوئی ایسا تھا جو اس وقت زبان
موجود نہ ہو۔ سہولت کا آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر ایک
اور بلند ٹون سے کہنا کہ ”وہ گویا تیری سدا ہی ہے
”وہ بھونال والی تیری سدا ہی ہے“۔ ”وہ بول سلاچہ
”جے“۔ عجیب شہر پیدا کر تا تھا۔ مزید برآں فقاروں اور
کی آواز ایک بنا رنگ پیدا کرتی تھی۔ اس مقام پر شعور
کا جوش بھی دیکھنے کے لائق تھا۔ کیا بوطعی کیا جوان
دیہی پر قربان ہو رہی تھی۔ غرض آدمی رات تک ہجوم
حضرات ناظرین کی خدمت میں التماس ہے کہ شہر
قسم کے واقعات امرت سر جتوں وغیر میں بھی
ان کی کیفیت سے بہت لوگ واقف ہیں لیکن اس
ماہیت اور حقیقت بہت کم جانتے ہو گئے۔ اگر کوئی
اس غلط خیالی کو لوگوں کے دلوں سے دور کرے کہ
حال مشہر فرماؤں تو خیالی از فائدہ نہوگا۔

ماہ قسم دل سکھ سکھ پھر ٹل سکھ

و نفیت عامہ کے لئے شمار اور اعداد

اور ترقی یافتہ ترقی کا اندازہ حسب ذیل ہے۔

طالر	۵۳۶.....	" "
طالر	۷۴۵.....	" "
طالر	۳۲۲.....	" "
طالر	۳۱۶۵.....	" "
طالر	۲۹۸۴.....	" "
طالر	۲۰۹۵.....	" "
طالر	۲۰۲۵.....	" "
طالر	۱۶۹.....	" "
طالر	۱۰۶۵.....	" "
طالر	۱۰۲.....	" "
طالر	۶۴۵.....	" "
طالر	۴.....	" "
طالر	۷۴۵.....	" "
طالر	۱۹۹۱۱۵.....	" "
طالر	۱.....	" "
طالر	۶.....	" "
طالر	۵.....	" "

ایک گز کہیں کتب میں چلا گیا یہاں بھی شاگردوں کو سبق دے رہا ہے
تو سنو اگر وہ کام پسند رہا یہاں بھی سبق دے رہا ہے
میاں صاحب نے سمجھا رہا ہے کہ کیا میں وہ چنانچہ وہاں بھی
یہ درس اس کو حفظ کرادیا اور کہا کہ جو شخص کچھ سمجھ نہ پوچھ
سہی جو اب سنا کہ وہ دے گا فقیر کا گنہگار کشتی میں چھوڑ کر دے
وہ ان کے ہفتے کے کچھ کچھ کو دے گا اور ان کے کچھ کچھ کو دے گا
ایک کہ تو نے کوئی کچھ اس میں دیکھا گنہگار کے کہ وہ دے گا
تو شخص نے کہا کہ گنہگار کے کہ وہ دے گا تو شخص نے کہا کہ وہ دے گا
تو شخص نے کہا کہ گنہگار کے کہ وہ دے گا تو شخص نے کہا کہ وہ دے گا

بانس کا پھول :- بانس میں پھول بہت کم نکلتا ہے
 اور اہل ہندو کا خیال ہے کہ اسی وقت نکلتا ہے جب مخط
 پڑنے والا ہوتا ہے۔ احاطہ راس میں بانس کا پھول نکلا ہے
 جس سے روایا سخت ریشیاں ہے :
 عجیب طرح کا ذریعہ سنا ہے :- کلکتہ کے اخبارات لکھ
 کر ہیں کہ کلکتہ کے درمیان ہی تھوٹے سناپ پیدا ہو چکی ہیں کہ
 جن کے سبب بہت لوگ ہلاک ہو گئے۔ یہ بخت اس قسم کا زہر

صورت کی نسبت اول صورت زیادہ سہل اور علیحدہ آہستہ
قابل ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اگر کشتی ایسی ہی روشن
کو کا سپاہی ہوئی تو ہندوستان کو صرف اس ایک ذریعہ سے
کر ڈھارہ یہ سالانہ کشت ہو جاوے گی۔

والث کے اشارات پر انیس برس حاج آف واپس
جدید و جدید دولت انگلستان کی تفریق کر کے یہاں سے
ماحصل یہ ہے کہ وہ پہلے پڑے اور دوم بھائی سے بہت
دلدار۔ چہرہ اور ہوشیار ہیں۔ خوشامد ہرگز نہیں
کرتے اور کتاہد ہستی کا اثر مشوق رکھتے ہیں۔ سب لوگوں
کی نظریں ان پر ہوتی ہیں کہیں کی کوئی پسند کرتے ہیں
جو انگلستان کی آئندہ نگہ ہوگی۔

صاحب و کتب یہ پیپرنگے ہیں کہ راجہ ہوتی مسنگہ
صاحب کی وفات پر صرف ہمارے صاحب کتب خانہ کے
دونوں بھائیوں۔ میاں ہادی مسنگہ اور صرف بعض خاص
راجہوں کے بھید کر کے سے معلوم ہوتا ہے کہ جنوں
کی مسکنیت میں ایک بنیاد و شروع ہوئے۔ بیشک اب
وہ زمانہ نہیں رہا کہ شہر کے ہر ایک باشندہ کی ڈاڑھی
میں جیرا ہوتی ہو۔ مگر ہر حصہ کو معلوم ہونا چاہیے
کہ جس تیار کئے ہوئے میں روز روشن میں اذان ہوتی
شروع ہوتی ہے اسی تاریخ سے یہ یاد و شروع ہے۔

صاحب اندر سکر ہری آف شہید ہمارے شہر میں آتش
کے مشعل جواب دہ ہوئی ہے جس کے تہاں کہ یہاں میں
عازمان سکر ہری کا کام احتیاط سے سمجھنا ہے۔ انہیں
کے زیر اہتمام علم اور شہادت ستانی کو روک دیکھا۔ یہاں ایک
ادنی کا شکار اور کڑوں کا جو کیا ہوئی جاننا ہے کہ صاحب
نائب سکر ہری آف شہید کا یہ کلام کتابت شہید ہے۔ کافول
والوں سے پوچھی۔ کہ ان لوگوں اور کڑوں کو جو سلوک اس
کے تہاں کیا ہے احتیاط سے سمجھنا ہے۔ والے فیصلے کے
اتہام میں نہیں۔ بیشک کہ دینا آسان ہے مگر جھگڑنا
مشکل ہے۔

سکرانگریزی کو تو ہر شخص جہالت سے کہہ رہا ہے
کہ دیسی ریاستوں پر دانت چکیتی ہے لیکن انصاف یہ ہے
کہ بعض دیسی ریاستیں بھی جہالت میں رہتے ہیں۔ راجہ سکر ہری
کو کہتے کہ بلاوجہ ریاست کو چھوڑ کر تبت کو فرار ہو گئے۔
اب دست بدست ہو گئے۔ ریاستی بدست دکر کے پڑے آ رہے
ہیں۔ بھلائے کہ وہ کوئی نہیں۔

دہلیہ خبریں

پشاور میں دہری دروازہ کے قریب ۱۲ جون کو آگ
لگی۔ ۱۲ گھنٹے میں چار سو سے زیادہ مکانات جل گئے۔ ایک کپنی
انفٹری میں سے بھلائے کو طلب کی گئی۔
دو گروں اور سپاہیوں کے فوج میں بھرتی کرنے
کے سواں پر غور ہو رہی ہے کہ کن کن مقامات سے لٹی جایا کریں۔
۱۰ جون کو لاہور میں شہر بھون برس میں ایک جلسہ
انڈین ایسوسی ایشن کی طرف سے جمع ہوا جس کا منشا یہ تھا کہ
گورنمنٹ کی توجہ کو محکمہ تعلیم میں سسٹم کی تبدیلی کرتی رہے
کے متعلق جو کرنے کے واسطے میو ریل بھیجا جاوے۔ ہمارے
چند روز ہوئے ہیں اسی غرض کے لئے ایک جلسہ نے ایک
میو ریل بھیجا ہے۔ ہم عجیب کہتے ہیں کہ ہمارے ہندو بھائی
بھائے جو شہر سے اندر طلب کرنے کے خود کراہت کیوں
نہیں مانا جیتے۔

ضلع سیالکوٹ کی ایک رات کھنڈ کے پتہ پر ریاض
جانب سے ایک کشتی میں جو کر رہی تھی کشتی میں سے ایک
آدی تھے۔ جن میں سے سوا آٹھ دس کے باقی سپاہی تھے
گئے۔ دو تین باجو والے ایک ڈھول کی بدولت بچ گئے۔
حاکم ملک میں اجنبی نے، انھیں دی آادی کا صفایا کر دیا
اور جو جانب سے کشتی حملہ میں پھیلے فصل کے اچھے
نہوئے کے ہم بچ گئے ہیں کہ بہت مقدار خرچ کی حفاظت کیا ہوگی
یا ملوئی کیا آئے گی۔ (دہلی)۔
لاہور میں ایک کتا کھینچ ہمارے خانہ بدوان کی
درخواست پر ان کا آری پٹریا ہونا منظور کیا گیا۔
پاؤنڈ کو تھوڑا سا کی مرمت چوڑی ہے کہ اسیر صاحب
کہ خلاف ہر جات میں بغاوت شروع ہو گئی ہے۔ اور کابل
سے بچے فوج وہاں کی سکر ہری کے تہاں روانہ کی ہے۔ اور غارتی
بھی کچھ لغات کے تہاں غارت کر رہے ہیں۔ ہزار جات تھوڑی
دس ہزار دن و مرد اور بچے ہیں۔

چند روز ہوئے خیبر میں کرنل وارڈن کی ڈاک ٹی
گئی۔ میں نے کرنل اچھا خاں صاحب خیبر القادری ایک روز
اور چند گھنٹے بھی گئے۔

دھماکے غیر

امیر خاں عقیقہ سید سید پتھر بگ میں جا رہا ہے
ہیں جہاں وہ بہت ویرانہ ہیں۔ اور وہی ہوئے تھوڑے
دارسا گیت اور ڈوبے دیکھتے آ رہے گئے۔
انڈیا مشرقی افریقہ میں انگریزی ایسٹ افریقہ
کپنی کی طانی شہر ہو گئی ہے۔
پیش کی حفظ سحت کی کانفرنس نے فیصلہ کیا ہے
کہ ہندوستان کے گورنر کے واسطے جہازوں کا معاوضہ ڈاکٹر لوک
کیا کریں گے۔ اور ہندوستان میں ہجرتی جو گروڈاکٹر جو
ہو گا ان کے پیادوں کو خاص سہولت میں آنا کر دیا جائے گا
دوسرے جہازوں کو ایک ہفتہ کو انڈیا میں لائے جائے گا
شاؤ کا نامہ گاریم شہر ایران (اطلیقہ نامہ) سے
کہ گزشتہ تھوڑے روز شہر میں انڈیا کی موات ہوئے

سو دفتر میں آئیں۔
کلیانہ جاوے واقع افریقہ کے ہر من حاکم نے انگریزی
پادریوں کو کال ہے کہ تم یہاں سے چلے جاؤ۔ میرا ارادہ ان کو
بشدول کی بجائی دینے نیست دنا بود کر سنے سے ہے۔
ہسپانیہ میں ہندوؤں نے کام چھوڑا ہوا ہے۔ بارہا
میں پولیس اور غائبانہ کی بارہا پھیر ہو گئی۔ خون بہاؤ
جنگی حالت شہر ہو گئی۔

یورپ میں جنرل اور فرانس انگلستان سے ہم ہوتے
ہیں کہ افریقہ میں مقام گنڈا بگش ایسٹ افریقہ کپنی کے
کپتان لوگرٹ نے جان بوجھ کر غور توں اور بچوں پر ہندوؤں میں
پیس میں ایک عورت سے اپنے شوہر سے ناراض ہوا
ایک خاتون میں رہنا اختیار کیا۔ اور کچھ عرصہ میں ایک سیسی
کے شوہر سے آشنا پیار کر کے اس سے ناجائز تعلیق پیدا
کر لیا۔ سہیلی نے ایک روز ان دونوں کو موتی پا کر جلاوا
میں عورت کو ہندوئی سے مار ڈالا۔ اس کا شوہر بھاگ گیا
اور اس نے جا کر خودکشی کر لی۔

روس کی تمام کیوں کی تجارت کے شہروں اور شہروں
نے وزیر ال کی خدمت میں عرض دی ہے کہ کیوں کی تجارت
ملک سے باہر کرنے کی اجازت دیں۔
امریکہ کے ریاض سیسی اور سوری کی وادیوں میں
سوس لاکھ ایکڑ زمین غرق ہوئی۔ فصلیں تباہ اور آٹھ ہزار
آدی خاتون برادری کی ہزار دوسرے روز گار ہوئے۔
آرکٹس باقی میں غرق ہے۔ یوروں کبج اور جنس نظر آتی ہیں
سفیر انگریزی سفینہ مسٹین نے اطلاع دی ہے کہ
ہندوستانی عازمان جہاز کو حاکم ہو کہ اور دیکھتے راستے
سال محفوظ نہیں۔ بدوؤں کا خطرہ ہے۔
شہر لندن میں دو پولیس مگر انگیں کی سافر زخمی
بچ کس مر گئے۔

دو دہلی مفید کتابیں

۱۔ علاج النساء۔ مصنفہ ڈاکٹر ریاض الدین
صاحب، اس کتاب میں زنانہ اعضا کی تھیں
تزار پائے۔ حل کی علامات۔ کاؤب حل۔ حالہ
امراض۔ اسقاط حل۔ ہر قسم سے بچہ جلنے۔ انتظام
زچہ خانہ۔ زچہ کی سربراہی۔ زچہ کی مختلف بیماریاں
عورتوں کی چند خاص بیماریاں۔ بچہ کی سربراہی وغیرہ
بیان ہے۔ ہونے سات تجرب میں علم قابل کی کل بائیں
لکھ دیا ہے۔ جو باریا کوڑی میں بند ہے۔ قیمت ماہ
موصول وغیرہ متین آئے۔
۲۔ رسالہ الفلہ انزا۔ مصنفہ ڈاکٹر سید غلام
صاحب رضی اللہ عنہ انزا یعنی ڈکام وائی جس
نام سے خلابا ناظرین اخبار واقعت ہیں اس کا پورا
بیان و انگریزی و دیسی علاج اس میں ہے۔ قیمت
علامہ موصول وغیرہ چار آئے۔
المشتر سید حفیہ سعیدین وغیرہ میں ہندو ضلع

انصاف و بیاضی کے قانون کے خلاف ہے کہ فریقین کی پچاسوں کے ذریعے سے صلح کرادیجاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس سال میں اس قدر مقدمات سال گزشتہ کی نسبت کم دائر ہوئے ہیں۔ اور کورٹ میں کے فروخت میں اسی نے ایک معقول رقم کم وصول ہوئی ہے۔ ان وکیلوں میں وہ لوگ بھی تھے جو ملک کی بہتری اور خوشحالی کی آرزو میں آنسو بہا کر تھے ہیں وہ صاحب بھی شامل تھے جنہوں نے نیشنل کانگرس کے سانوں ہی جج یا جج ترائیں پوری کی ہیں۔ اور ویش اونی ان کا مانو ہے۔ مگر یہ سب زبانی باتیں ہیں۔ یہاں کھلنے کے دانت آؤ میں اور دکھانے کے آؤ بیچ مرودہ دفعہ میں جائے یا بہشت میں ہیں تو جلد فرما دیے سے کام ہے۔ اور متواتر اس بارے میں شکایتیں تراستا ان وکیلوں کی طرف سے ملک کے مشہور سپرد اخبار پریوں میں چھپتی رہیں۔ ہم کانگرس کی تعریف کرنے والوں سے ہیں لیکن اگر کانگرس کے بڑے بڑے لوگوں نے اس کا یہی مطلب سمجھا ہے تو ہمارا ایسی کانگرس کو سلام ہے۔ ہم کو اس پر بھی تعجب ہوتا ہے کہ ٹریبون نے اس غریب اور سیریاں کردہ کاشتکاران کے خلاف صرف چند ٹکڑا کو خوش کرنے کے لئے کیوں اپنی معمولی فیاضی ہی اخراج کیا۔

ہم کو بھی تک معلوم نہیں کہ اس ممبریل کا کیا نتیجہ نکلا یا وہ کچھ ہی رہا۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ اگر پچاسی ت کا وہ طریقہ جو مشرک گیسٹوں نے دیوانی وغیرہ مقدمات کے لئے جاری کیا ہے قائم رہا تو معلوم نہیں کہ اب اس کا کیا حال ہے اس لئے اس میں کس میں سر کردہ لو اس سے ضرور فائدہ پہنچے گا۔ کون نہیں جانتا کہ زمینداروں کا جابل رسا وہ لوح اور قانون اور حساب سے محض ناواقف ہوتے ہیں۔ ایسے ہی ساہوکار لوگ ہوشیار اختیار۔ حسابدان اور قانون دان ہوا کرتے ہیں۔ زمینداروں کو سوتلینا تو ان کے دائیں ہاتھ کا کرتب ہے یہ دوسری بات ہے کہ بعض نیک نیت اور پچھلے ماضی ساہوکار ایسی ناچار شخصیات سے پہلو تھی رکھتے ہیں اور ساتھ ہی دیوانی قانون کی جیسی ناقص حالت ہے اور قانون میعاد۔ اور عورت قانون چشم کی عنایت سے زمینداروں سے جو سلوک ہوتا رہتا ہے۔ تمام مالکیتیں اصل مالکوں کے ہاتھ سے منتقل ہو کر آؤ لوگوں کے قبضے میں آ رہی ہیں۔ ان سب امور کو مد نظر رکھ کر صاف ثابت ہے کہ اگر دیہات باقصدات میں سچ کی پچاسی تیں عام مقدمات کے انصاف کے لئے قائم ہو جائیں تو ان سے ملک کو نہایت ہی فائدہ

پہنچے۔ جبکہ قانون کی یہ حالت ہے اور صورت حالات ہر طرف سے مجبور کرتی ہے کہ مقدمات کی کثرت ہو کس طرح ہو سکتا ہے کہ عدالتوں کے باہر مقدمات دفع کرنے اور میٹروں قسم کے فساد روک دینے کے نیک کام میں ترقی ہو سکے۔ ایک مقدمہ اگر عدالت میں آنے سے پہلے دفع ہو جاوے تو فریقین اس کو بالکل فراموش کر کے آپس میں خوش ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر عدالت میں داخل ہو جاوے اور اس کی کشمکش میں علاوہ خرچ اور تکلیف کو ارا کرنے کے اخیر پر ایک فریق کو شکست ہو جاوے تو وہ عمر بھر کے لئے فریق مخالف کا جانی دشمن ہو جاتا ہے۔ اور پھر اس میں بار بار انتقام لینے کی سخت کوششیں ہوتی رہتی ہیں۔ جب تک گورنمنٹ خود اس ضرورت کو نہ سمجھ لے گی یہ بھاری اصلاح ہونی مشکل ہو۔ اہل ملک کی طرف سے ہم آؤ بھی مایوس ہیں۔

کشمیر میں سات بلائیں :- جس طرح ہم نے چھلے ہفتے میں لکھا کہ کشمیر میں جو جنت نظیر کہلاتا تھا اب نمونہ محشر بنا ہوا ہے ایک محضر لکھتا ہے کہ وہاں پر سات بلاؤں کا دھاوا ہو رہا ہے۔ اور پھر ان کو اس طرح شمار کرتا ہے۔ اول بھینہ۔ دوم آتش تزی۔ سوم خط۔ چارم قلت آب۔ پچھم زلزلہ ششم گلگت کسریا کے لئے بیگار کا زور شور۔ ہفتم حکام مطابق سری نگر میں نہیں رہے۔ کونسل ریاست نے اگر اس وقت مصیبت زدگان کے آرام کے لئے کچھ نہ کیا اور امپیریل گورنمنٹ کوئی نظر نہ اس بار میں نہ لیا تو اس کو دلوں حکومتوں کی محض خود غرضی سمجھا جائیگا۔

بہیں تفاوت راہ از کجاست تا کجا، اوکاڑہ سنگھ کے مشہور ریلوے صدمے کے متعلق گورنمنٹ نے نائب سیکشن ماسٹر کو صرف تین ماہ کی قید کی سزا دی تھی کیونکہ حقیقت میں وہ بیچارہ بالکل پیشہ و شامت ہوا۔ اسپر چیف کورٹ نے سرکاری وکیل کی توجہ سے ایک سال کی آؤ قید پر صادی کیونکہ پہلی سزا کافی تھی۔ دوسری طرف میا میرٹس جس پورٹ میں ایک ریلوے کو بند و ق سے قتل کیا تھا اس کی عدالت ابتدائی کی سزا کو بھی چیف کورٹ نے خفیف سمجھ کر توجہ کی تھی۔ مگر اس قانونی حجت سے کہ سرکار نے اپیل نہیں کی عدالت ابتدائی کی سزا بحال رہی۔ کیا یہ ایسے واقعات نہیں جو لوگوں کو باطن کریں کہ گوروں کے ساتھ قانون کی نسبت رعایت ہوتی ہے۔

شملہ کرشنی ایسوسی ایشن :- ہندوستان میں چاندی کے سکے کا رواج ہے اور انگلستان اور یورپ کے بعض دیگر ممالک میں سونے کے سکے کا چلن ہے۔ بعض ممالک میں دونوں دھاتوں کے سکے چلتے ہیں۔ یہاں ایک دھات چلتی ہے وہاں مانو میٹر کم اور جہاں دھاتی ہیں وہاں باقی میٹر کم کا رواج ہے۔ کچھ مدت سے یہ جب کہ کہ جرمنی نے فرانس سے مزید جنگ لینے میں چاندی کو نامنظور کر کے چاندی کی قیمت کم کر دی ہے سونے کی قیمت چاندی کی قیمت سے بہت بڑھ گئی ہے۔ علاوہ اس کے چاندی پیدا بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے میں سامان مشتر ہندوستان کے روپے کی قیمت اگر پوری سیکڑے میں ۲۶ پئس تھی۔ مگر آج میں سال کے بعد چالیس ۲۹ کے روپیہ میں کل یا پونے چھوڑ کر روپے کے دس آئے روپے میں اب ہندوستان سے ہر سال تجارت اور سرکاری حکومتی اور ملکی اخراجات کے لئے کئی کروڑ روپیہ انگلستان کو جاتا ہے۔ کئی کروڑ تجارت ہندوستان کی ممالک یورپ سے ہے۔ اب اگر یہاں سے روپیہ وہاں بھیجتے ہیں تو روپے کے دس آئے رہ جاتے ہیں اور اگر مال وہاں سے منگواتے ہیں تو دس آئے کا روپیہ دینا پڑتا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ ہندوستان باقی میٹر کم کے ذریعہ سے کس قدر خسارہ اٹھاتا ہے۔ اگر یہاں بھی سونے کا چلن ہوتا تو بیشک روپے کے عوض روپیہ بیکر چھڑکارا ہو جاتا۔ سول۔ ملٹری اور دیگر حکمران کے اکثر آفیسر بھی جو روپیہ ولایت کو بھیجتے ہیں وہ ہمارے جاتا ہے۔ اس سے اس قسم کے تبادلے سے ان کا بھی بڑا نقصان ہوتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ حال میں ان لوگوں نے شے جمع ہو کر اس مطلب کے حاصل کرنے کے لئے ایک کرشنی ایسوسی ایشن قائم کی ہے۔ سرٹریکی خزانہ معاملات میں بڑے باخبر آدمی ہیں اور کلکتہ کے حیمبرف کامرس کے پریذیڈنٹ بھی تھے اس ایسوسی ایشن کے پریذیڈنٹ مقرر ہوئے ہیں انہوں نے اپنی ابتدائی تقریر میں فرمایا کہ اگر ہمارے پاس فی روپے کا تبادلہ ہو تو اس سے ایک کروڑ ۲ لاکھ کا نقصان ہوتا ہے۔ ۲۴ پئس کا روپیہ ہوتا تو ایک کروڑ ۴ لاکھ کا۔ اور اگر ۱۴ پئس کا روپیہ ہو جاوے تو چار کروڑ ۳ لاکھ کا ملک کو نقصان ہو گا۔ اس لئے جو بڑی کٹی جہت کہ ہندوستان میں دسیوں اور پورٹ میں لوگوں میں جا بجا اس ایسوسی ایشن کی شاخیں قائم کی جائیں اور ایک بہت بڑا زر دست میمبریل ہزار ہا دستخطوں سے تیار کر کے پارلیمنٹ کے پیش کیا جاوے تاکہ یا تو وہ ہندوستان میں بھی سونے کا سک جاری کر دیں اور یا سونے اور چاندی کے سکے کے درمیان قیمت کی بااثر نسبت مقرر کر دیں۔ مگر اہل ملک لوگوں کا خیال ہے کہ ہر

اس قدر صحت حاصل کی ہے کہ بقول ایک مہاجر کے اپنی طبیعت انگریزی مال کی خریداری سے آجائے ہوئی ہے۔ اور ہر روز سے تو ان کو نفرت ہی پیدا ہو گئی ہے۔

لاؤٹل و براؤٹل

علاقہ راولپنڈی کے موضع شان قبا میں ایک فقیر والا حضرت داس نامی محد ایک پیچیدہ ایک چیلی اور ایک برہمن کے رات کے وقت مارا گیا۔

اوپر مذکور سیاح کے لئے سیالکوٹ اور راولپنڈی میں جس فوج کو تیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ان کی بابت بھی کوہ سیاح میں ضرورت نہیں معلوم ہوئی۔ اگرچہ حرکت ہوئی تو فوراً روانہ ہو گئی۔

موجودہ سرحد میں راجپوتوں پر ۱۹ سال کا لائسنس ایک دستہ متعین تھا اس کو حکم ہوا کہ وہ ہر جاں نواں ہر کسی کے چھو کر کوہ نہایت کھلا آوے۔ یہ سرحد پر امن ہو جائیگی علامت ہے۔

موجودہ ذیل تاریخی کے ذخائر سندھ ساگر بلوچی پنجاب میں رکھے گئے ہیں۔ بارہنگی، دارہ پور، شیخوپورہ، پاکپلی، جی کے زمیندار کے محل کے خرم میں دو کشتیاں رکھ کر تھیں۔ ان کو عدالت سیشن سے وہ جیٹھو رات ہر درجہ بری ہو گئے اور ان کے بجائے ان دو شخصوں مختلف درجہ کا خرم قائم کیا گیا جن کو عدالت استانی نے سکائی کو انہوں نے وعدہ کر دیا تھا۔

ڈاکٹر گراٹ صاحب میسٹرز انڈیا میں لاہور کی طوائف نظری اور کچھ اور ترقی اسباب جس سے بچاؤ کی نگرانی اور اس کے ساتھ ساتھ گراٹ صاحب نے قید سخت اور پکاس روکے جانے کی سزا دی۔ حکم ہو چکا ہے کہ دو تو میں متعلقہ نمبر۔ ہزارہ باٹری اور ایک دستہ بلوچ پنجاب انفرمیری کا کھٹ سے جتنی طلبی ممکن ہو لوٹ آوے۔

شہد داؤد کس کا کام جاری ہو گیا ہے۔ رانا صاحب کوئی نے اپنی زمین میں سے داؤد کس کے لئے جگہ دینی منظور کر لی۔

۱۷ جون کو راولپنڈی میں ایک کانٹیرسٹا لاند جلسہ ہونے لگا جس کے ساتھ منعقد ہوا۔ حاضرین میں سرسید احمد خاں، ذاب صاحب، کربال، فخریہ سے مولوی شمس الدین خاں صاحب، جانشین، ججسٹریٹ فتح پور، مولوی نذیر احمد صاحب اور سرسید ترقی کر کے والوں میں گئے۔ صاحب سرکاری کی ہمت قابل حسین ہے۔ ہفتہ مختصر، یعنی تک صوبہ پنجاب میں کل بوٹس کو ۱۷۸۲۶۶ موت ورج رجسٹر ہوئیں جن میں سے ۱۱۱۷۷۷ ہفتہ سے وقوع میں آئیں۔

راولپنڈی میں ایک خانساں کسی اگرچہ بے اپنی خواہ کا فیصلہ کر کے گیا جہاں سے وہ موقوف ہو چکا تھا صاحب جہاں سے اسپرہ الزام لگا دیا کہ ہماری کتابت سے خلاف وضع نظری کرتا ہوا پکڑا گیا۔ عدالت سے چار سال قید ہو گئی۔

لاہور میں دو مرغی بچنے والوں کی ایک کلب کے یومین سیکرٹری ڈو خانساں سے حساب مانگنے پر تکرار ہو گئی۔ بقول ان کے صاحب بباد نے حساب کی چٹیں بچاؤ میں اور ان الزام لگا دیا کہ ان لوگوں نے مجھے مارا ہے۔ مقدمہ عدالت میں پیش ہے۔ بعض اخبارات چاہتے ہیں کہ لاہور کی میونسپل کمیٹی کے سرکاری کی خواہ کم کر دیا جائے۔ آج کے صور یہ بہت زیادہ ہے۔

پسیہ اخبار

لاہور۔ یوم دو شنبہ۔ ۲۰ جون ۱۹۲۷ء

صالح پسند عدالتیں

ایک ہفتہ پہلے کہ کوئٹہ عدالت میں یہ دستور ہے کہ جب کوئی مستغنیث عدالت میں ہفتہ کے شہر کا ایک نوعدالت اسے ہدایت کرتی ہے کہ کل اگر استغناء کرے۔ اور عموماً اس کا روٹائی کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ اس میں سے نو آدمی پھر عدالت میں نہیں آتے۔

چنانچہ ایسا ہی فیصلہ حال میں ایک دیسی ججسٹریٹ نے ہندوستان میں کیا ہے۔ ایک چھوٹے بھائی نے اپنی بیوی پر استغناء کیا تھا ججسٹریٹ نے چھوٹے بھائی کو سزا سنائی کی کہ تم نے اپنے بڑے بھائی کا حق نہیں ادا کیا بلکہ اس کا مقابلہ کیا ہے۔ اور بڑے بھائی کو کہا کہ ذرا اس کا کان بھینچ دو۔ مگر کیا خبری اس کوئی شرمناک کیا کہ تم بھی بڑے پننے کے لائق نہیں ہو گیتے کہ تم نے اپنی نفقت کا حق ادا نہیں کیا۔ چنانچہ چھوٹے بھائی محبت کے آئندہ ہر گز بھائی کے پاؤں میں گر گیا اور اس نے اس کو گلے لگالیا۔ اور خوشی خوشی گھر کو چلے گئے۔

اس قسم کی نظیریں ہندوستان کی عدالتوں میں بہت کم ملتی ہیں۔ جہاں قانون کا دشمن فقط یہی ہے کہ عدالت کی جہاں تک کثرت ہو اتنا ہی گورنمنٹ کے فیس کوٹ کی آمدنی بڑھے۔ اور اس کام کی تکمیل کے لئے کوٹیلوں کی شلخ ایسی نکال دی ہے کہ جو ممکن نہیں دو شخصوں کو جو ایک دفعہ عدالت تک پہنچ جائیں چھی طرح کھٹکے ہو جائے۔

کے سوا کچھ داپس چلے دیں صاف ظاہر ہے کہ ان لوگوں کی آمدنی کا یہی وسیلہ ہے۔ تاہم اس میں شک نہیں کہ اس فرسٹ میں بھی کئی مغز استنساہ موجود ہیں یہ لوگ صرف بچے مقدمات لیتے ہیں اور اگر مقدمہ جھوٹا یا کمزور سمجھتے ہیں تو نہیں لیتے۔ مگر باقی تمام وکلاشب و روز عدالت سے دعا مانگتے ہیں کہ ٹاک میں مجرم کثرت سے ہوں۔ لوگ چوریاں کریں۔ ماریں مریں اور ماخوذ ہو کر عدالت میں آئیں۔ اس کی تصدیق میں ہم ضلع انبالہ کی مثال پیش کرتے ہیں۔ کچھ عرصے سے صرف خدا کی ہر بانی سے باتفاقانہ حسن سے اس ضلع میں ایک فرشتہ سیرت۔ نیک نیت اختر مسٹر گلہ سٹون ڈپٹی کمشنر ہو کر آئے ہیں۔

اس کے دل میں کسی طرح یہ بات بلیج گئی ہے کہ اس ملک میں زمیندار اور کاشتکار لوگ نہایت مظلوم اور سادہ لوح ہیں۔ جہاں تک ہو سکے ان کی بہتری میں خدا کی رضا مندی اور اپنے فرض سے سبکدوشی متصور ہے۔

چنانچہ مسٹر گلہ سٹون نے زمینداروں کے لئے ہر موقع پر انصاف اور رحم کو مد نظر رکھنا شروع کیا۔ کہیں سٹنڈ قائم کر دیا کہ ترقی پسند مویشی سے ان کو فائدہ پہنچے ترقی زراعت کے وسائل کی بہرہ سائی کو خدا مد نظر رکھا۔ وجود دلاب آبکشی۔ رہٹ میں اصلاح کر دی کہ کھڑائی سے بہت پانی کنوئیں سے نکل سکے۔ پٹواریوں کو پیچھوٹ کر تنخواہ کے لئے صدر میں نہ آنا ہے کہ اس میں کارسکا کے چرچ کے علاوہ ان کو تکلیف ہوتی ہے۔ جہاں یہ اور ڈیپٹیوں قسم کی سہولتیں محض اس مظلوم اور ستم رسیدہ کردہ فلاح میں کے لئے تھیں ہیں اس روشنفکر فسر نے زمینداروں کو مقدمات میں سادہ سادہ کی زیادہ ستانی۔ نہروستی اور شکاری سے برباد ہونے ہوئے دیکھ کر یہ بھی تجویز کی کہ ایسے قرضے چکا دینے کے دیہاتی بچاؤ میں قائم کیا جائے۔ مگر جن میں سادہ لوح زمیندار سالہا سال سادہ لوحوں کے بچے سے تعلق نہیں پاس اور جہاں زمیندار عدالت میں آنے کے سوا اگر آپس میں فیصلہ کر سکیں تو کر لیں۔ چنانچہ سنا گیا ہے کہ کچھ عرصے میں صد ہا ایسے مقدمات ان بچاؤ میں کے ذریعے نہایت خوبی کے ساتھ فیصلہ ہو گئے۔ جن میں اس بات کا شائبہ بھی نہ رہا کہ زمیندار نے بے ایمانی سے سادہ لوح کا کچھ واجب الادا دینے سے انکار کیا ہے یا سادہ لوح زمیندار کے کچھ بے ایمانی سے زیادہ مارا لیا ہے۔ جیسا کہ دستور ہے کہ سودی روپے کے چکا دینے کے وقت ہونے کو کچھ چھوٹ کرنی پڑتی ہے اور اس قرضے کے عوض زمیندار کے ڈھور ڈاگر لگا دینے جاتے ہیں۔ غائب یا ہاں بھی ایسا ہی ہوتا ہوا گا۔ لیکن اکثر بھلے ماش سادہ لوح بھی اس انتظام سے ضرور خوش ہوئے کہ جن کی ڈمبی ہوتی تھیں وہ مول ہو گئیں۔ لیکن جب سادہ لوحوں کو زمینداروں سے بالکل قطع تعلق ہو جائے تو نقصان ہونے لگا۔

ان کو ضرور اس قسم کے انتظام سے بے بہرہ رہا۔ اور ادھر ضلع انبالہ کے پٹواریوں اور سرسیدوں کو اور بھی زیادہ نقصان پہنچا کہ جن کے مقدمات میں بہت جی کی ہو گئی۔ یہاں تک کہ ان لوگوں نے ملکر گورنٹ کی خدمت میں ایک سموریہ ارسال کیا جس میں صاف صاف لکھ دیا کہ اس قسم کے طریقے سے جو بالکل قانون کے منسلک خلاف ہے۔ دیشک عاجز اور غریب غایاں

جہاں اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر نئی نفع انسان کی جان بچانے والوں کو انعام ملتا ہے۔ لندن کی رائل ہسپتال میں سماجی بہت دور ہے۔

۵ جون کو ناگ پور لائن پر ڈاکوؤں نے شرک سے ایک ریل کھال دی کہ ڈیرہ گڑھ سے گزرتے ہوئے شرک سے آکر نقصان پہنچا۔
میں نے بھی برائے گھنٹے بچاؤ ہزار روپے کی رقم کے لئے مل گئے۔

جنگل کی آگ سے لڑنے والی ایک نوجوان عورت سے ملتی ہوئی جلی آتی ہے۔ حال میں مکمل ہوئی ہے۔ کیونکہ گورنمنٹ ہند نے ہر شخص کو بجٹ میں ۶۷۰۰ روپے (۱۹۳۷ء) کے لئے منظور کئے ہیں جس میں سے نصف لاکھ روپے اس کام پر سالانہ طور پر صرف ہو گا۔

اب گورنمنٹ مدراس کا ارادہ ہے کہ جدید پانی کو پٹ کی عمارت کے قریب کے پھر جلدی پہاڑ پہنچا جائے۔ مگر خط تو ابھی ہے!

میرٹھ میں بارش ابھی ہوئی۔ سخت چھی ہے۔
شاہ آباد ضلع ہر دوئی کا بیوہ سبیل بازار انڈسٹری سے برآمد ہو گیا۔

احاطہ مدراس میں بیلری۔ دھردار گدگ میں ہینڈ پمپ چل گیا۔

گورنمنٹ ہسپتال کی عمارت کے چار بجے ہوئے۔
ڈاکٹر پکھان سنگھ، پروانہ گارڈیاں، مگر اکثر گھنٹیں بگن اور گارڈیاں ٹوٹ گئیں۔ ڈاکٹر بول کو چوٹ آئی۔ ایک گارڈ قریب لڑک ہے۔

سیٹھ پرکاش داس نو رتن داس نے ایک دست بڑی رقم تھانہ دی ہے۔ میں ایک پاگل خانہ تعمیر کئے کی گورنمنٹ کو پیش کی ہے۔
حافظ عبدالکریم ملکہ معطلہ کے ہندوستانی منشی بہت علیل ہیں۔

جنیورہ بارش میں پونچھنے والوں کو فغان سے بھی انداز نقصان چوا ہے اس کے متعلق وہاں کا ایک اخبار ہندوستان کی فرائض اور نیکی کی بہت تقریر کرتا ہے جو وہاں رہتے ہیں۔ ان میں سے ایک شخص آج غلام حسن نے جینہ جمع کئے تاکہ مصیبت والوں کو شہر میں روٹیوں کی گاڑی لے جا کر ایک ایک روٹی اور ایک ایک چھینک کا سیکہ دیا۔ اور اسی طرح ایک دوسرے کا جو غلام محمود سے روٹوں کے چاروں کے مٹا جوں کو دیا ہے۔ وہ اخبار ہندوستان کی اس لئے زیادہ تعریف کرتا ہے کہ تمام چاروں کی محتاج جو وہاں کی خاص عورتوں کے ان کو لوہوں کے کاٹھن سے گراؤں میں سے اس وقت میں نیک انکلی نہیں بڑھنے دیا۔ مولوی عبدالحلیم صاحب شرر ونگڈ اور ونگڈ ہسکے آج پٹو بہت روٹوں سے حیدر آباد میں کسی نہ کسی امید پر کھسکے ہوئے تھے۔ آخر کار لوہے و قار لاکھ ہار کے سامنے ہونے کے انانیک بنگلہ لندن کو جانے والے ہیں۔
چٹھہ ہر قاضی سید رضا حسین صاحب مرحوم کی

یا گدار میں ایک ریڈنگ روم کھلے گا۔
مشٹر انڈینڈرسل وہب سفیر امریکہ ہنگامہ سبیل واقع جزائر فلپائن جنہوں نے اشاعت اسلام کے متعلق کئی مضامین چھاپے ہیں حال میں انہوں نے مولوی علی الدین احمد خٹون مشنری کی تحریک اپنا ارادہ ظاہر کیا ہے کہ گریانو روپیہ مالہ کر گزرا کہ ان کو حاصل ہو جائے تو وہ سیدہ و روپیہ ماہوار کی ملازمت چھوڑ کر امیر میں اشاعت اسلام میں مصروف ہو جائیں گے۔ چنانچہ اس کام کے مولوی حسن علی صاحب خٹون مشنری اور ایک عرب شیخ عبداللہ صاحب ۸۰ ہزار روپے کا سرمایہ ہم چھپانے میں کامیاب کر رہے ہیں۔ حیدر آباد سے نواب حسن الملک کے مکان پر کچھ جلسہ کر کے کئی ہزار روپیہ جمع کیا گیا ہے جس سے ایک مطبعہ نیو یارک میں جاری کیا جائے گا اور ایک رسالہ اشاعت اسلام اس سے شائع ہو گا۔ اور یہ اس مشن کے خواہات کے لئے کافی سرمایہ ہے۔

مولوی عبداللہ صاحب عبیدی مرحوم سابق مشنر ٹیڈ ڈھاکہ کالج جن کی عربی تصانیف تمام مدراس پنجاب میں جاری ہیں وہ پچھلے دنوں اور چارٹریاں اور ایک بیوہ چند سال گزرے ہیں پچھلے دنوں سے ہیں۔ حال میں ایک اخبار نے اپیل شائع کی ہے کہ مولوی صاحب کے لڑکوں کی تعلیم کے لئے روپے کی ضرورت ہے۔ انکی امداد کیجئے۔ جو وہیں میں لڑکوں نے ایک پانچ سال کے معقول بچے کو روپے کے لالچ میں گنوں میں ڈال کر لٹا کیا۔ مجرم پکڑے گئے۔

جو نیورہ کی میونسپلٹی نے تنباکو کی کاشت پر حجاب تین روپے فی ایکڑ محسوس کیا یا۔

(دہلی ریاستیں)
مشٹر کالون پیر مشن نے مقدمہ قتل رام پور کے متعلق ایک ماہ میں وائسرائے کی ایسی عرصے کی خواہ سے میں ہزار روٹ زیادہ کیا!!!

نوجوان ہمارا راجہ صاحب گوالیار نے اپنی کونسل آف ریجنس کے پریسیڈنٹ کے عہدے پر ایک تقریر میں ان کا ہنرمات شکریہ ادا کیا۔
راجہ صاحب فریدکوٹ نے بھارت دھرم ہندوؤں کا کالج کچھ پانچ سو روپے کا وقفہ کیا۔ کالج کے قیام پر آدھی رقم ہیں۔

فرج کشمیر کے تین چار خصلوں کو گلٹ کی گزشتہ ایام کی خدمت کے لئے میں آڈر آف میرٹ کی عزت ملی اور اسی طرح فرج کشمیر کے تین چار آدمیوں کو ہم نگر کی بابت بھی انعام مل گیا۔ سری نگر میں ہینڈہ کم ہو رہا ہے مگر تاہم بھی بہت زیادہ ہے۔ ۱۰ جون کو ۱۲۱ افراد ہیں اور ۱۱ سوتیں خاص ہیں اور ۱۲۶ افراد ہیں اور ۶ سوتیں مختصات میں درج ہیں اور ۱۱ تاریخ کو ۱۲۱ افراد ہیں اور ۶ سوتیں سری نگر میں اور ۸۰ افراد ہیں اور ۵ سوتیں مختصات میں درج ہیں۔ گو ان سے زیادہ واقع ہوئے کا احتمال ہے۔

رام پور کے مشہور مقدمہ قتل کی تحقیقات ختم ہو گئی اور حکم دیا گیا کہ اڈس جگال انڈسٹری کے چھ سو جوان جو بریلی گینٹ میں ہیں فوراً بریلی کو چلے آ دیں۔
کشمیر اور جوں کے راستے میں مقام بارہ مولا۔ اوٹری ڈویل۔ کوٹلا اور ویراگ میں ہینڈہ کی وجہ سے کوآرٹیشن قائم ہیں۔ سری نگر میں محتاج اور مفلس لوگوں کو دربار کی طرف سے غلہ مفت دیا جاتا ہے۔ وہاں بھی مفت دی جاتی ہیں۔ اور ۵۰ سوتیں اور ایک محلہ میں مصروف ہیں جو ہر سوتے پر پہنچ جاتے ہیں۔
بارہ مولا میں سبوں کو انڈسٹری سے بازار کا ایک حصہ مل گیا۔

ہندوستان سوشل صاحب ریو ہنڈو کونسل جوں سے کشمیر کو انتظام رسد کے لئے ہے۔
کرنل ہندوستان ریڈیفٹ میسور ضروری خانگی کام کی وجہ سے تین ماہ کی خدمت پر واپس آتے ہیں۔
گلگت سے انگریزی فرج طلب کر کے اس کے بجائے کشمیر اسپرٹل سروس کی فرج بھیجی جاوے گی۔

والی سے پورے اپنی ریاست میں اشتہار پابہ کرے جو لوگ اپنے آباء و اجداد کے لئے شیشے چھوڑ کر ناچار وسائل سے معاش پیرا کر نیکی طرف متوجہ ہوئے ہیں وہ اگر اپنے قیم بیٹوں کی طرف متوجہ ہوئے تو سرکار ان کی خدمت متوجہ کرے گی۔
کرنل بلوفنڈرٹ کو الیاز سلہ پر ہے جس جہاں ان ہی اس ریاست سے ٹوٹی کی انجانی ٹوٹی ہوئی کھٹ ہو رہی ہے۔
سماں ملہر پکچ صاحب و سید بونچھ نے وال کے ہسپتال کے ایک لیڈری ڈاکٹر اور ایک ریاست کے لئے نوٹو گراؤ لازم رکھا۔

گورنمنٹ فروری میں ہوا پور انڈسٹری کالج کے طلباء نے نواب صاحب کی خدمت میں میوٹرل بھیجا تھا کہ کالج کو پیسے کے درج تک بڑھا دیا جائے۔ حال میں نواب صاحب نے ڈاکٹر تعلیم لاہور سے دریافت کی ہے کہ کیا بالفعل موجودہ مشافہی اسکے تعلیم کے لئے کافی ہوگا۔ اگر ہاں تو کالج پی۔ ایس تک کھل گیا تو اس لئے وہاں کے طلباء کو آرام ہو جائے گا۔

پٹیا میں راجہ کلب کے نام سے روسا دھاکا ان پٹیا کے ایک کلب کا قیام کیا جس میں اعلیٰ طبقہ کے لوگ ہیں اور دوسری سوسائٹی شامل ہے۔ ہمارا راجہ صاحب پٹیا کے سبوں کو اس کلب کی عمارت کا قبضہ دی تھوڑا۔ جو ان کے نام پر چھ کلب کے نام سے نامزد کیا گیا ہے۔

جھوپال میں ایک درویش صفائش عالمہ اعلیٰ قادی یاد احمد صاحب اور جس صاحب اعلیٰ قادی کے لئے کہہ رہے ہیں۔
سیکھ صاحب جھوپال اپنے محل کے اندر ایک پٹیا بازار لگائی ہیں۔ جس میں صرف پردہ دار عورت خرید و فروخت کر سکتی ہیں اور اس ذریعے بہت فیض ہوتا ہے۔
ہمارا راجہ صاحب پٹیا نے اپنا سپرٹل سروس شروع کیا ایک ہزار ایک چھپتے ہیں دو سو جوان ڈاکٹر جاتے ہیں۔
حضور نظام نے مشہور اسپرٹل ڈاکٹر کے مقدمہ سے

خفاصحت

آجکل تمام پنجاب میں بھنے کی دو بانی پڑی ہوئی ہے۔ ہندوستان کے زونجی اکثر مقامات میں اس کی شکایت ہر مختلف قسم کے نسخہ امراض میں اس مرض کے متعلق نشر ہو رہے ہیں۔ پیہ اخبار میں ۸ جون ششم کے پرچے میں ہمارے عزیز دوست کریم خاں بن وزیر خاں صاحب کٹر اکثر کا عتقاد کرنے ایک نسخہ چھپوایا تھا جس کی بابت انہیں دنوں میں بھانپے پاس بہت سی تصدیقیں ہوئیں بلکہ بہت سے ایک حادثے کے وقت لے کر میں بھی اس کو آنا کر مفید پایا۔ لہذا اس وقت ہر اس کو پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ وہ نسخہ جو نہایت سہل الحصول سادہ اور گہرے حساب ذیل ہے:-

در چونکہ پیہ اخبار مضمون کو آفاق میں روشن کر دیتا ہے اور میں بھی اپنے مضمون کو خلق اللہ کے فائدے کے لئے ہندوستان بھر میں شہر کرنا چاہتا ہوں اس لئے اس کو آپ کے پاس بھیجتا ہوں۔ آج کل کا عتقاد و ظن میں بھنے کا مرض ٹھیکہ ہوا ہے۔ بلکہ اخبارات سے معلوم ہوا کہ ہندوستان کے اکثر حصہ میں اس کا زور شور ہے اس لئے میں اس کا ایک مختصر نسخہ جو میرے ہر گونہ کی ایک ذخیرہ کتاب میں لکھا ہوا ہے اسے شہر کرنا ہوں۔ اور کہ یہ نسخہ اور پتیاؤں میں اشیا کا اس دعویٰ کا آمیزش پانی کے نکال کر خلیں۔ اس سے اس سے تودیا سو اتو لے کے قریب علیحدہ کر لیں اور اس میں بریش کی عمد اور صافیت کے موافق ایون ملکر مریض کو دن میں تین بار ملاں انشاء اللہ فوراً آرام ہو جائیگا اس نسخہ میں یہ دوا چھانکاء دور سے عیسیٰ ہوئی ہے۔ چنانچہ خود میری بیوی پیٹھ سے بیمار ہو گئی تھی۔ چنانچہ مجھ کو معلوم ہونے مرض کے مندوبہ لادنی کا دن میں تین بار استعمال کیا گیا۔ خدا کے فضل سے فوراً صحت ہو گئی۔ اس کے بعد میرے دو لڑکے بھی بیمار ہو گئے۔ میں کو بھی اسی دوا سے اللہ نے آرام بخشا۔ اب تو اس شہر میں یہ حال ہے کہ جس مریض کو وقت پر یہ دوا دی نہ ہو گی۔ گو یا کئی مرتبہ نسخہ ہے۔ سب صحاب اس کو اپنے اپنے پاس رکھ رکھیں کہ ضرورت کے وقت کام آوے۔ اور تمام آرو۔ انگریزی۔ مرہٹی۔ بنگالی اور بھارتی۔ عربی۔ فارسی اخبارات اس کو شہر کر دیں کہ زیادہ لوگوں کو فائدہ پہنچے۔ پیہ نسخہ کا مفید اور محبوب علاج:- اس کا علاج ہمیشہ مار فیا کے بانی پور ایک انجکشن سے کرنا چاہئے:-

دوا فارماکو پیاؤ کے بانی پور ایک انجکشن آف مار فیا کی غوراک اس علاج میں استعمال میں لائے کے واسطی تین قطے جوئی چاہئے۔ اور اگر یہ اس وقت موجود نہ ہو تو معمولی لیکو اراجیا بائیرڈ کلورٹ ۱۵ سے ۲۰۔ نو تارک کی خوراک میں استعمال کرنا چاہئے۔ اگر کچھ بیماری سرکولیشن والی یعنی پھیلاؤ تو پھر ضرور کہ اول الذکر دوا استعمال کیا وے۔ اور دوا میں استعمال میں ہینٹال کو مقابل ایک قطرہ عربی کے گردش دینی چاہئے گردش کامل اور نصف میں پوری تیز دیکارے۔ اور اگر

پککاری سا بڑا بگ بینٹن والی ہو تو بہتر ہے کہ آخر الذکر دوا معمولی لیکو اراجیا بائیرڈ کلورٹ کام میں لائی جاوے۔ اس سادہ طریقہ سے آپ دیکھیں گے کہ بہت جلد ہی تھکاد آپ کے پیادوں کی شفا یاب ہو جائیگی۔ راقم کے چھتیس پیادوں سے صرف چار مرے گئے:-

(۲) تیر بھی اگر مریض رومی حالت کو پہنچ جاوے تو سب سے مفید نسخہ ایجا شدہ دوا جو نہایت کامیاب ثابت ہوئی ہے سیکال ہے۔ ۵۔ اکین سفوف سیکال بیا کے منہ میں ڈال دیں پھر کافی سرد پانی اس کے منہ میں ڈالیں اور اسے نگل جانے کو کہیں۔ اور اسی طرح ہر دو گھنٹہ کے بعد برابر ہیشے جانیں۔ سیکال کو حل ہر گز نہ کریں اور خلیاک طریق مذکورہ بالا پر استعمال کریں ورنہ کامیابی کی امید ہرگز نہیں:-

(۳) ہمارے قریبی پناہ جات پلاٹے جانے جوں جی بہت لمبا کھیل کو دیکھتے ہیں کہ پیہ نسخہ کے پیار کو پانی میں نہیں دیتے اس خیال سے کہ پڑھوئی کر یہ بات نہایت تحقیق سے دل میں جا کر نہیں گئی چاہئے کہ تا وقتیکہ ہمارا نہایت کثرت اور شدت سے گئے کرتا رہے اس کے تلف ہو گیا بہت کم خطر ہے۔ عکس اس کے اگر تے اور دست بند ہو جاویں اور بعض کمزور لقیں جاؤ کہ موت سر پائے پھر ہی ہے۔ تے سے پیہ نسخہ کا زہر ہمارے جسم سے نکلتا جا تا ہے اور تے جاری رہتے ہیں۔ پیار کے اچھا چوبنیکی امید قائم رہتی ہے۔ اگر زہر کو پیس میں تے بند ہو جاوے تو جان کو زہر زیادہ ہو گیا ہے اور پیار کا خانہ آن پہنچا ہے:-

(۴) زہر کو پیس میں معمولی علاج کریں۔ یعنی بدن کو گرم کپلوں سے لپیٹیں۔ اطراف کو سرسوں کے تیل اور سوختے مائش کریں۔ ہاتھ۔ پاؤں اور بغلوں میں گرم پانی کی بوتلیں رکھیں۔ اور اس کو ایک منٹ کے واسطے بھی بند نہ کریں بلکہ شب دروز جاری رکھیں:-

۵۔ خوراک دودھ۔ ساگو اور اراروٹ کی ہونی چاہئے بلکہ میرے نزدیک کچھ بھی دینا نہ چاہئے۔ فصل اور مفید مطلب یہ بات ہے کہ پیٹ کے لٹھ کافی پانی وغیرہ دینے ایک پیار کو ۱۲ بوتل سوڈا واٹر اس سرعت سے پیتے دیکھا کہ اورو کو تھرتھرتے اور زہر پیتا جاتا تھا اور اخیر کو چھپا دیا:-

۶۔ پیٹاب کھونے کے لٹھ یہ نسخہ نہایت مفید ہے:-

شکچر سٹرونیفیکس وڈرام۔ سپرٹ اتھرائٹرم وڈرام۔ پوٹاش ٹائٹرس۔ ۵۔ کون۔ پانی۔ ۸۔ اوش۔ خوراک ایک اونس میں تین گھنٹے کے بعد دینی چاہئے:- (سراج الاخبار)

پیہ نسخہ کا عمدہ علاج:- بیرون دلی سبزی منڈی میں تجربہ ہو گیا کہ حقہ کاسات کو بے سٹرا ہو پانی اور صافی مرچ کے پیچ پیچ کے مریض کو صحت دیتے ہیں جس وقت بیج مذکور چھانک کر اور اوپر سے پانی مذکور بھانکا تے فوراً دو تین استغفر غ ہوئے ہیں جس سے پیٹ کا زہر بالکل نکل جا تا ہے اور مریض کو آرام ہوتا ہے:-

نسخہ پیہ نسخہ محبوب:- نسخہ مندوبہ لادنی سنکرت کے

مشہور گرنہ لومبرج کا ہے جس کو ایک مریض نے چھاپا ہے اگر رومی حالت ہوئے سے بیشتر یہ دوا مریض کو دیا جاتے تو تیر ہفت کا حکم رکھتی ہے۔ نسخہ یہ ہے:-

آمد سارنگن حاک صاف کی ہوئی۔ ۱۔ لسن۔ ۲۔ سبزی سفید۔ ۳۔ فلفل دراز۔ ۴۔ موخہ صبح سیاہ۔ ۵۔ نمک سادہ۔ ۶۔ ہینک لائن سب کو برابر لیکر اور ہار ایک کوکے لیمے کے پانی کے ساتھ چار پہر کھل کر کئے گولیاں برائے پیٹ کے تیار کریں اور لیوں ہی کے عرق کے ساتھ کھلاویں۔ ایک گولی پچوں کو اور ۲ یا ۳۔ گولیاں جوان کو وود یاتین میں کھنے سے بعد دیتے ہیں۔ گندہ حاک صاف کر نیکیا طریقہ یہ ہے کہ اسکو کھی میں ملا کر ایک گچھی یا کٹوری میں نرم سوخ پر گرم کریں۔ بعدہ دودھ میں ڈال دیں پھر دودھ سے نکال کر کام میں لادیں۔ علاوہ پیہ نسخے یہ دوا معمولی تے و دوسنوں دہ پچھو مریض کی پیاروں میں مفید ہے:-

روئے زمین کی خبریں

(ہندوستان)

ہفتہ گزشتہ میں ہندوستان کے تمام خطہ مذہ متناہ میں ۷ لاکھ ۱۲ ہزار چار سو آدمی مزدوری پر کام کرتے تھے اور ۱۹ ہزار میں سو آدمی تجارت میں بھگنا رہتے تھے:-

علاقہ گورکھلی ایک ہندو دعوت تھری نامی شخص بھل کر ایک ہزار روپے ہراہ لیکر اپنے ایک لڑکے کے ہمراہ واپس میں بھگنا گئی تھی۔ راستوں کو جو خان کے تیش پر راز کھل گیا۔ اور گرفتار ہو گئی:-

اسال پنجاب یونیورسٹی کے فارسی کے امتحان نشی میں ۱۰۔ نشی عالم میں ۱۲۔ اور نشی فاضل میں ۹۔ امیدوار کامیاب ہوئے سنکرت کے امتحان پر انہیں ۷۱۔ سوشا وریں ۱۰۔ شاستری میں ۹۔ پاس ہوئے عربی کے امتحان مولوی میں ۱۰۔ مولوی عالم میں ۱۲۔ اور مولوی فاضل میں ۵۔ کامیاب ہوئے:-

دکن میں خبر پہنچی ہے کہ گوجران میں ایک شخص پوسو نامی نے پھر علم لغات میں کیلی ہے۔ اور علی اور منوہک میں بڑی بڑی جفتیں کا جنوں کی جمع کی ہیں۔ کوئل کو منہ سے فوجی پولیس آن کے مقابلہ کو بھیجے جاتے:-

بنارس اور رائے بریلی کی زبردستی پولیس کی پوائنٹ منظور ہو گئی۔ رائے بریلی سے کھنڈ گنگ بہت جلد لاش کی شہر شروع ہوئی:-

ابھی تک گورنمنٹ کا نشانہ نہیں کہ سندھ قوم سربا میں رہائے جن کی پہاڑ ہیں یا رہا سترائے شان میں کوئی قوم بھی جاوے۔ اگر سن بعد ضرورت ہوئی:-

تمام اضلاع مرطبات کے تجارت میں کم و بیش بارش کی خبر ہے:-

مشرسمین فنانشل کشر ہوا پر ہر ہما کے خطہ زہ علاقہ میں دورہ کرنے والے ہیں:-

کھلے کے بعض اخبارات چاہتے ہیں ہندوستان میں بھی ایک میڈن دانسانی سہر دی کر سوسائٹی چاہئے:-

مُراسلات

نور افشاں حضرت دیکھی اور انصاف جواب دہ

شائق سے بہر ان خود غرض کی تمنا کو دیکھ کر
چہرہ اتر رہا ہے ابھی سے مرید کا

معلم و حکم جنبہ ایدیش صاحب پید اخبار لاچور

تسلیم تپ کے اخبار کو ہر بار مطلوبہ ہستی شائع میں
ایک سیال کوئی بھیجی کا ایک مختصر سناوٹ نظر سے گزارا قیاس
چاہتا ہے کہ کیوں کوئی فادن بادبسی مشری مشری ہو کر
بہشت سے برے الفاظ نکال کر اپنے بھائیوں کی ٹھوک کا
بغٹ ہو۔ سافری اس کے ہر چار طرف ہندوستان سے
بعد آ رہی ہے کہ سوچو وہ زمانہ کے شہریوں کا سلوک بھیجی
جانتوں کے ساتھ جا کر طور سے جاری ہے۔ خصوصاً وہ
لوگ جو شہر کی فلاح کی بیروں میں جکڑی ہوئی ہیں۔ اس
بات کی زیادہ تر ناشی ہیں۔ تو کچھ عجیب نہیں۔ کہ صاحب ایک کوئی
سیجی بھی ختی بجا نہ ہوں۔ اگر سچ پوچھتے تو بندہ بھی دیکھے
ہاتھوں بہت ہی خراب ہشتہ ہوا اور ہر ایک ہے۔ خیر۔ لوگ
تو اکثر آپ بھی کہہ رہے ہیں مگر میں آپ کو جواب دیتی سناؤ گا
لوگ تو دلت سے خدا کا کام کرنے کو آتے ہیں۔

مگر یہاں اگر ان کی حکومت اعلیٰ درجہ کے مجسٹریٹ سے زیادہ
ترجہ جاتی ہے۔ اور باغ عالم بالا کی سرپرستی کرتے ہیں۔ تو
بسی عجیب باتوں کی منتہا کا فیصلہ ان کے ہاتھ سنبھال دیا
گیا ہے۔ جی چاہے سیاہ کریں یا سفید۔ اگر دعویٰ ہے جیت
کہ ہم خدا کا کام کرنے کو آتے ہیں۔ ایمان کی بات تو یہ ہے
کہ وہی عیسائیوں کا گلا گھونٹتے ہو وقت مستعد و تیار ہیں۔
میں آپ سے دست بستہ عرض ہوا ہوں۔ کہ آپ ہی رحم
کھا کر میرے سچے واقعات کو اپنے احباب صداقت انہار میں جلد
دیکھ کر ہلکا کر دیں۔ کہ ان فاران مشہریوں کے ہاتھ سے
وہی بھیجی اس قدر متاثر ہے جانتے ہیں۔ اخبار نور افشاں لکھا
حق سے بڑھ کر نہیں۔ البتہ باور بارہا ناماک کو ضرور ہی درج
کر لیا۔ اگرچہ وہ جھوٹی بھی ہو۔ مگر حق کی اشاعت سے اس کو
نفرت ہے۔ اگر آپ کو باور نہ ہو۔ تو اسی سال کے گزشتہ چوں
کو ملاحظہ کر کے ڈاکٹر خلیفہ میں رسول اور مسٹر اکبر سچ صاحبان
کے معاملوں پر غور کریں۔ میں آپ کے اخبار کے ذریعے سے
مفسدہ ذیل جنہوں کے پیچھے واقعات عرض کر رہا ہوں انشاء
سیال کوٹ کو جو نوالہ۔ امرتسر۔ لہہانہ۔ سہارنپور۔ دہلی۔
آگرہ۔ جو پور۔ امیر خیر آباد۔ بیچ۔ رلام۔ اور جین۔ اندور

و غیر۔
مکان غالب ہے کہ بہت جلد زمانہ حال کے کسی مسیحی
فریوٹوں کا ایک بہت بڑا گروہ مشہریوں سے وہی سلوک
کرے والا ہے جو کوئی نہ پوچھنے کے ساتھ کیا تھا۔ کیونکہ
ان کی حکومت و اختیارات پوچھنے کی حکومت و اختیارات سے
کبھی زیادہ مستند نہیں ہوتے۔
لوگ جو اتفاق اتفاق کیا کر رہے ہیں وہ اتفاقان

مشہریوں میں خوب پایا جاتا ہے۔ ظاہر امر فرقہ ایک دوسرے
کے مخالف مگر یہی مسیحیوں کی شہرت کا عقیلہ کر کے کو سب
ایک۔ جس کا دل ہم آئندہ کریں گے۔

مرافقہ۔ فاران مشہریوں کے دلوں میں کانٹے کی طرح
ٹھکنے والا ایک نوجوان مسیحی اذ فلتکندہ دہر

الفقراء

مکرم بندہ۔ اسلام علیکم تجھے ہفتہ انارکلی اور رنگ
میں جو کاروائی الفقراء نے امداد خیر مکان انجمن حمایت
اسلام کو کر کے دئے کی مفصل شرح چھپا ہوں اور شکر یہ لیا
کرنا ہوں کہ آتے آپ نے شائع کر دیا اور سپریم کو تو جو دینی
م۔ وہ۔ چوں کو باغبان پورہ میں اس مجمع سے فوجی لکھی شروع
کی اور محمد اللہ کہ ہندی کامیابی ہوئی۔ سب سے پہلے میاں
جمال الدین صاحب رئیس وزیر داروغہ ان پورہ۔ میاں
نظام الدین صاحب رئیس و کٹر اسٹنٹ کٹر۔ میاں
دین محمد صاحب میاں محمد امین الدین صاحب وغیرہ و سوا
باغبان پورہ کا مشہرہ "الفقراء" اور ساری قوم پر واجب ہے
کہ ان کی فوج اور امداد سے اس فوجی کام کے لئے تین سو
روپے سے زائد رقم جس میں نقد۔ زبور۔ نقد۔ سی۔ نقد۔ پٹر۔
اور برقی شامل ہیں جمع ہو گئی اور بھی آدھی امید ہے۔
جو دینی پھر دینی دلوں دیکھی گئی اس کی نظیر مشکل سے ملے گی
صاحب میاں نظام الدین صاحب و دیگر مہترین میاں میاں
الفقراء کے ساتھ شامل ہو کر روپیہ جمع کیے گئے۔ اور
مسئوریت سے زبور نقد وغیرہ خود لاکر دیا۔

یہ سب کچھ تو ہوا۔ مگر اب سنا جاتا ہے کہ بعض اصحاب
انجمن کے اس خیر مکان کی کاروائی کو پسند نہیں کرتے۔
اور اس کے خلاف اپیل کی ہے۔ جو ۱۰ جول کے جلسہ عام
میں پیش ہوئی۔ میں حیران ہوں کہ ان اصحاب کو سوجھا گیا ہے
اور وہ کیوں اس مستقل فوجی نشان کے خلاف ہو گئے ہیں
اور کیوں اسی کاروائی کے "الفقراء" کی بہت پست کر رہی
کو شمش کرتے ہیں۔ مگر یقین ہے کہ جلسہ عام میں ان کا
اس معاملہ پر غور ہوگی۔ اور مناسب حوصلہ و حق خرید
مکان دینی حقیقت مذبحہ بیغمانہ و جہش رکش ہو چکی
ہے انشاء اللہ صادر ہوگا۔

مرافقہ خلیفہ محمد الدین غنی عنہ
لاہور۔ ۹ جون ۱۸۸۷ء۔ سیکرٹری الفقراء

خط و کتابت اور خبروں کے خطوط کا خلاصہ

ملا مرزا خان صاحب دیشاور۔ آپ نے ۱۲۔ جنوری
کو اگر تہذیبہ نسل روم صاحب کو جو چیز نمایاں میں ہیں اور
امریکہ میں اشاعت اسلام کے لئے مشن قائم کرنا چاہتے ہیں
ایک خط لکھا تھا جس کا انہوں نے ابھی جواب دینے کے ساتھ
جواب دیا۔ خط میں اور کوئی ضروری بات نہیں۔
محمد حیدر آباد شیک آریہ سچ ہے۔ یہ صاحب جو دور
میں ہیں اپنے مقام کا پتہ نہیں لکھتے مگر تاکید کرتے ہیں کہ ان کا

خط ضرور چھاپا دیا جائے خط کا خلاصہ یہ ہے کہ عرصہ میں سال
کے ساتھ اور تعلیم کے بعد ان کا ایک مغز دینی عیسائی کو ایک
ایشور کا قائل کیا ہے۔ سن سے اس کو تیس روپے کے قریب
تجوہ ملی ہے جس سے اپنے خیال و اطفال کی پرورش کرنا ہے
ابتداً جو میں بچے بڑائی کا کام سمجھا تھا۔ اگر کوئی دہ لکھنا دینا
مسلمان باسید اور غرضی راہ اللہ اس کو یا سو ہزار روپے کی
دکان لکھو اور تو وہ مشرف باسلام ہو سکتا ہے۔ جو صاحب
اپنا روپیہ دنیا منتظر کریں وہ اخبار میں اپنے ارادہ سے اطلاع
دیں۔ وہ آدمی خود ان کی خدمت میں حاضر ہو جائیگا۔ میں
صاحب لکھتے ہیں "میں نے خیال محال ان سے دل سے دل سے
دور کر دیا ہے۔ ایشور بھی اذنا لینے کے بغیر اور بلاتوں۔ اور
ایک ایک تین خاندانوں۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ کوئی شخص
اس شخص کی آرزو پوری کر لیا جائے۔ لیکن ایسے لوگ جو
کے معاملہ میں روپیہ کا انتظار کرتے ہیں وہ کب تک دیندار ہوں گے
ہیں کیوں نہیں آپدیشک صاحب ایسی شخص کو آریا نہیں
آریا سچ تو ایسے لوگوں کو شال کر لیتی ہے یہ
شیخ مکتبہ صلیب صاحب و اگر شخص رہی ہو
جو مولانا جی کی عزت پر جسے کچھ کر بھیجے ہے وہ درج نہیں
سکتا۔ مکتبہ رہیں۔
عبدی قادری صاحب پشتر گوہر نوالہ۔ آپ نے
جو ۶۔ شکر کا ایک عارفانہ نصیہہ میرزا صاحب قادری کے
آسمانی فیصلے پر فراموشی میں لکھ کر بھیجے ہے وہ بہت اچھا ہے
اس کے سچ کرنے سے ہی پوری بخت چھڑا دی گئی اس
درج میں کیا جاسکتا۔
نذرت جو لار شاد صاحب شہزادہ قادری سکول دہلی
نصیہہ منقش برجات نادر سکول دہلی جو آپ نے بھیجے ہے
اس کے اخبار میں درج کرنے سے کچھ فائدہ نہیں معلوم ہوتا
خدا داد صاحب انیشور ملو عمارت دیاس
جو میرزا اخبار کی توفیق لکھی ہے اور چاہتے ہیں کہ اخبار میں
چھاپا دی جائے اس سے معاف فرمائیے۔
ایچ۔ ایچ۔ صاحب رگدھانہ۔ سید ہر
حالات مرسلہ آپ کے جو کچھ آج تک درج نہیں ہو سکے۔ اب
بوجہ باسی ہو جانے کے اندر لکھ کے قابل نہیں۔
محمد نواب علی صاحب رحیدر باورن۔ آپ کی
بابت حقوق نو مسلمان یورپول شکر ہے کہ ساتھ نظر انداز
محمد خلیفہ الدین صاحب دہلی شہر۔ آپ کی
کی منظم سکولوں میں سے پہلی شکل کا مثبت بطور نمونہ درج
دیا گیا تھا۔ اب اخبار میں زیادہ نہیں چھاپا جاسکتا۔ آپ
کتاب چھپواؤ مجھے۔
عبد الملک صاحب کافی پلانٹر ملکوٹ۔ سید
ایک عجیب شادی ہوئی۔ دہلی کی عمر ساتھ ہال۔ اور
دو سال کی بیس سال سن کے دانت اور دونوں باؤں
ہمارے۔ بڑی مزیدار شادی ہے۔ جو صوم و صہام اور
دلو ازات سمیت غلو میں آتی ہے۔

نہایت بہت بڑی سلطنت ہے۔ مگر جس بات پر ہر
 کو کچھ کہہ کر سکتے ہیں وہ ملک کی وسعت یا جنگی طاقت
 نہیں ہے بلکہ وہ ان کی قومی تجارت اور بہت ہے۔ اور
 کے ایک شہر شاہنشاہ نے ان کو دوکانداروں میں بیٹھنے
 کی قوم کا ہے۔ مگر ان کو اس سے ذرا برابر بھی شرم نہیں۔
 آج کون مملکت ہے جو ان سے زیادہ دولت مند اور ان سے بڑے
 بڑے تاجرید کر سکتی ہے۔ کون ملک ان سے بڑی تجارت
 برآمد کھلا سکتا ہے۔ اور اسی لئے دنیا میں فتوحات بھی اُنکے
 برابر کوئی نہیں کر سکتا۔ اگر یہ لوگ پیشہ وارانہ جتنی نہوتے۔ تو
 ہندوستان میں یہ عروج ان کو کبھی میسر نہ آتا۔ ایک دفعہ کل
 کو کہے کہ پنجاب میں ایک لاکھ صاحب نے جہاں کے دوسرا
 اور باری سے کہا تھا کہ اگر تم لوگوں سے سرکار جاگیریں چھین
 لے تو تم کس طرح اپنا گز اڑھ کر سکو۔ ہر ایک نے کہا حضور سرکار
 بڑی نصف ہے ایسا ہرگز نہیں کر سکیں گے۔ اس نے کہا یہ دیکھ
 بات ہے۔ بالفرض اگر سرکار ایسا کرے بھی تو تم کیا کر سکتے
 کہ اس کے سبھی کھا لیں۔ اسپر لاکھ صاحب نے کہا کہ میں
 کبھی ایسا نہ کروں۔ میں بہت عمدہ ٹوٹ بنا سکتا ہوں جسکی
 ایک جوتے کی قیمت سو روپے ہوگی۔ چنانچہ اس کے بعد
 صاحب نے ایک قصبہ بنایا کہ کس طرح فلاں زمین میں وہ
 باسوسی کی خدمت پر تھے اور اسی ملک میں بنائے چند
 جاگہ کا کام کرتے رہتے تھے۔ ہم امید کرتے ہیں یہ قصبہ بھی ہوگا۔
 اور اب سے جو افلاں کو روہ راست پر نہکا سب دیکھا کھلتے
 ہو جا لگے گا۔ شنگاہ ہوئی تھی اس کے منتم سر جوہر
 تھی۔ جب انہوں نے مناش کا مکان بنانا شروع کیا تو انکے
 پاس بہت سے نوجوان ملازمت کی تلاش میں تھے۔ سر جوہر
 نے کہا اچھا میں آپ لوگوں کو تیس روپے ماہوار دوں گا اور
 جس قدر آپ لوگ لیاقت ظاہر کریں گے اسی قدر ترقی ہوتی
 جائیگی۔ یہ سن کر امیدواروں کی باچھیں کل گئیں۔ ان
 میں سے ایک نے آگے بڑھ کر ان کا شکریہ ادا کیا اور پوچھا کہ
 تم کو کس حاضر ہو نیکا حکم ہے۔ سر جوہر نے کہا اسی وقت
 کوٹ آنا کر شامل ہو جاؤ اور وہ سنو تو کھڑا کر لے اس میں
 مرد دو۔ امیدوار نے کہا حضور مجھے تو کوئی شرفیاء ملازمت
 چاہیے تھی نہ ضرور کی۔ سر جوہر نے کہا ہاں میں بھی
 تو نہیں شرفیاء ملازمت دیتا ہوں سو وہ دیکھو ایک بانٹکا
 نوجوان جو قمیص پہنے ہوئے سنو تو کھڑا کر لے میں مرد
 نہ کر سکتا وہ میرا اپنا بیٹا ہے اور وہ تم کو کھلا دینگا۔ کہ
 شرفیاء آدمی کس طرح کام کیا کرتے ہیں۔ یہ قصبہ حال میں
 سر ولیم ہنٹ نے جو ہندوستان کے معاملات میں مستم
 رہا دیکھنے میں انگلستان کے ایک کالج کے طلباء کے
 سامنے بطور نصیحت بیان کی کہ کہہ کہ انگلستان کی کامیابی کا

یہی راز ہے۔ تعجب کی بات ہے کہ اب جبکہ راجہ پٹت انہیں
 جو کہ ایک سے اب بھی ہندوستان کے لوگ اس کو اختیار کریں
 بہت سے لوگ حجت پیش کرتے ہیں کہ نوجوانوں کے پاس
 راس المال نہیں ہوتا وہ کام کہاں سے شروع کریں۔ خود
 ہے ان کو معلوم نہیں کہ دنیا میں جتنے لوگ تجارت سے
 دولت مند ہوئے ہیں ان میں زیادہ وہی لوگ تھے جن کے
 پاس کوئی راس المال نہیں تھا۔ اللہ کا کام کہے کو مضبوط
 ہاتھ اور سوچنے کو ایک صحیح دماغ تھا۔ نرا دھوکہ کے سابق
 ہمارا جہاں ہے تعلیم یافتہ اور عقلمند مشہور تھے۔ ہندوستان
 کے نوجوانوں کی اس بڑی حالت کو دیکھ کر انہوں نے کہا
 تھا کہ دوسری کی خاطر جیل کے پرکے قلم سے فلکیپ کے
 کاغذ پر چھ جھکر کر اپنی ذات کے لئے چھوڑی یا گڈاں سے
 زمین کھودے یا پائوں سے جہنم چلائے سے ایک ذرہ
 جہر بھی کم غرض کام نہیں پڑے

پادری صاحبان کی خود سری۔ ۱۲۔ مئی کے
 پیسہ اختیار کیا ایک سیالکوٹی سچی جو مراسلت دربار
 شکاٹ ایک پادری صاحب کے چھٹی تھی اسپر نرافت
 اپنے ۲۶ مئی کے راجہ میں وہ مراسلت معہ ہمارے
 راجا کس کے طبقہ نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں اور ایڈیٹر
 پبلشر اخبار نے راجہ کی تحریر پر پادری راجا کی ہے
 اور اگر وہ براہ مہربانی راجہ کے نام اور نیز ان پادری صاحب
 نام سے ہیں آگاہی چھٹیں تو ہم اس معلوم کی نسبت
 اپنی مناسب رائے ضرور لکھیں گے۔ لیکن تجلیاں دیانت
 مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم اس شکایت اور ایڈیٹر
 پبلشر اخبار کی رائے کو مجھے راج کریں۔ مجھے نرافت
 ہمارے راجا کو تو وہی لکھتے ہیں مگر اسپر بھی راجہ خوار
 پادری صاحب کا نام معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ ہم ان کو
 یقین دلاتے ہیں کہ ان دونوں صاحبوں کے نام ہمارے
 پاس موجود ہیں کہ جن میں سے پہلا نام ظاہر کر نیکی تو راجہ
 خط کی طرف سے اجازت نہیں اور دوسرا ہم نے شخص
 ایک شریف کو بدنامی سے بچانے کے لئے نہیں لکھا۔
 لیکن اگر آپ نیک فتنی سے اپنا فرض ادا کرنا چاہتے ہیں
 تو کوئی مشکل بات ہے۔ آپ سیالکوٹ سے دیانت
 کر لیں کہ کس پادری صاحب کی نامی سے تین وعظ
 کام چھوڑ گئے ہیں۔ تب آپ کو حقیقت حال معلوم
 ہو جائیگی۔ آج ایک اور صاحب کی مراسلت اسی
 بارہ میں پہنچی ہے۔ وہ بھی عیسائی ہیں اور عرصہ سے
 پیسہ اخبار کے خریداری ہیں پڑے

کشمیریت کو نسل کا جنرل ممبر اور مسلمان ہوا ہے۔
 گویم کو کچھ عرصہ سے معلوم ہے کہ ریاست کا ارادہ ہے
 کہ جنرل ممبر کا عہدہ ہی تحفیت کر دیا جاوے اور اسکا کام باقی
 ممبروں میں تقسیم کر دیا جاوے۔ چنانچہ اسی نظر سے اکیل نظر پر
 کے کام کیا جاتا ہے۔ لیکن ہمارا تجربہ و ثوق سے بیان کرتے کہ
 اس میں کو نسل کو سخت ناکامی ہوئی نظر آتی ہے۔ یہ کام ہرگز
 ایک زائد عہدہ کے نذر کے سوائے جیسا کہ کو نسلت سہنے سے
 میں کو نسل کے واسطے کر کیا تھا نہیں جیسا کہ بالفرض اگر
 ہمارا ج کسمیر اور ریڈیٹ صاحب بہادر بہ حال جنرل ممبر
 عہدہ کی تحفیت میں ہی لانا چاہتے ہیں تو ان کو چاہئے کہ اس
 عرض کو ضرور مد نظر رکھیں جو ابتدا میں اسپر لکھتے تھے
 اس عہدہ کے لئے ایک مسلمان افسر کے انتخاب میں بھی تھی۔
 اور جوڈیشل ممبر ایک مسلمان افسر کریں۔ کشمیر کی رعایا
 جس قدر مسلمانوں کی مقدار ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں
 اور جو کچھ راج کی کوشش حکومت میں ان کی حالت قابل
 رحم ہوگئی ہے وہ بھی محتاج بیان نہیں۔ پھر یہ بات بھی
 کوئی مزید بیوت نہیں طلب کرنی کہ کو نسل کی کوشش حکومت
 میں ایک مسلمان ممبر کی نگرانی سے ان مسلمانوں کو کس
 قدر فائدہ پہنچے ہیں۔ اور جیسا کہ ان کا پتہ چھٹی نہیں
 دیا ہے کسی مسلمان سرپرست کی عدم موجودگی میں ان کا
 چھپی جانا کسی سے پوشیدہ نہیں رہا۔ ہم اس قدر
 زیادہ تفصیل پسند کرتے ہیں کہ بعض مستند اخبارات
 میں پراپیگنڈہ بھی ہوئی کہ کو نسل کے اچھے کسی مسلمان ممبر
 کی ضرورت نہیں۔ خان بہادر غلام محی الدین خاں مرحوم
 نے جو کچھ اصلاح میں قبیل ریاست میں برکات و غیرہ کے
 بند کرنے اور کسی ایک مفید سلسلوں کے جاری کرنے
 سے داخل کی تھی وہ سب عنت رو رو ہو رہی ہے صرف
 اسی وجہ سے کہ جائز لوگ فقط مسلمان ہیں جن پر برکات کا
 زیادہ تہا اثر پڑتا ہے۔ یہ لکنا زیادہ ہی ثبوت اس بات
 کہ ہے کہ مسلمان ممبر کو نسل کے انتقال کی وجہ سے ریاست
 کی ملازمت سے مسلمانوں کو بھلے نقطہ کیا جا رہا ہے۔
 ہمارے پاس اس کی کوئی ایک نظیریں بھی ملتی ہیں۔ یہاں
 تک کہ جنرل ممبر کے سر شہد دار شیخ عطاء اللہ صاحب اور کچھ
 بہت ہی مسلمان اہلکار جو دھوکہ کرنا موقوف ہو کر رہے تھے۔ شیخ
 امام الدین صاحب افسر نوکس جنوں سے ہمیں باہر بھیجے
 کی خاطر وزیر داریت بنائے تھے۔ اور آپ اسپر بھی انکے نہیں
 کیا جاتا۔ کچھ خلاف جموں میں کچھ سارے ہیں جو یہی کہ کسی
 طرح انکو بدنام کر کے نکال دیا جاوے۔ ہم کو نسل کی اس شرم
 کارروائی سخت افسوس کرتے ہیں۔ اور ایسا کہ کو نسل کے
 صاحب بہادر بہت جلد گرد و پیش تو ایک مسلمان ممبر ریاست

کوئی کے تو نہیں کہیے۔ اور اس کی کسی صورت میں خان بہادر جو ادا ادا تھا جس جیسا کہ انکے اخبارات سے معلوم ہوتا ہے

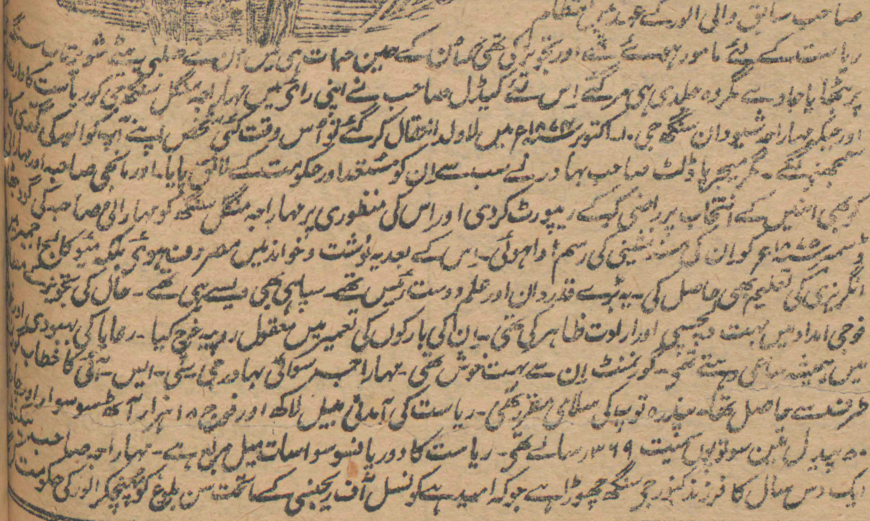
مجبور ہوا۔ جو جوان ہو کر مدرسہ میں گیا اگرچہ وہ کم سلفا ختمی کے
اسی مدرسہ میں تھا۔ وہ دیتا اور گھنٹی بجایا کرتا اور اسی کی محنت
سے روٹی کس کر بیٹھا کرتا تھا۔ آخر کار محنت کی مدولت صلوع
مختدمر کی کار پر سیٹھ بن گیا۔ جن ملکوں کے لوگ جو عزت
اس محنت اور شقت سے حاصل کرتے ہیں اس کے یاد
کرنے سے جھجکے تبیں اور نہ شرتاتے ہیں۔ وہ بخوبی جانتے ہیں
کہ دولت پیدا آتش کے ساتھ ہر ایک کو نہیں مل سکتی۔ پاکستان
کا ایک بہت بڑا امیر ہولارڈ کے خطا سے بھی مخاطب تھا۔
ایک روز انچو بیٹے کے ہمراہ بازار میں سے گزر رہا تھا کہ ایک چھوٹی
سی دوکان کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا۔ ”بیٹا جب میں
تمہاری عمر کا تھا تو اس دوکان میں بیٹھ کر لوگوں کی حاجتیں
بنایا کرتا تھا۔ کوئی پیشہ جو حدال کی روزی دیکھے اس کا اختیار
کرنا عیب کی بات نہیں۔ پیشہ کرنا تو اسے کو اس سے ہماری
مراوہ پیشہ نہیں جو بازاری عورتیں کرتی ہیں) خدا عز و جھٹتا
اور ان کی مدد کرتا ہے۔ کیا شرافت اسی کا نام ہے کہ جو بیک
بڑے بڑی راجپوت اور سید اور بہمن اور مغل اور چٹان بنو
پھرتے ہیں دوکانداری یا دستی محنت کا کام کرنے میں غار
کرتے ہیں چوری یا زنا کاری سے عار نہیں کرتے۔ محنت کرنا
ہرگز شرم کی بات نہیں۔ اہل اسلام کے بڑے بڑے بزرگ بلکہ
پیغمبر شرم کی محنت کر کے روٹی کھاتے رہے ہیں۔ نکلے باغی
کیوں نہ کی۔ اینٹیں بنائیں اور سب محنت کے کام کئے
ہمارے زمانہ میں سرکاری نوکری نے بہت سی لوگوں
کو غلط فہمی میں ڈال دیا ہے۔ جو لوگ مدرسہ میں پڑھتے تو
جانتے اس کا سینہ اسی شرم کی امیدوں سے گرم ہوتا ہے
کہ جبے ہو کر ضرور نوکری کریں گے۔ روپیہ کما میں گے اور
عزت پائیں گے۔ مگر ایسے لوگوں کا کوئی قصور نہیں۔ وہ اپنے
سامنے دیکھتے ہیں کہ یہی ذریعہ عزت ہے اور اسی کے لئے
وہ طبعاً آرزو کرتے ہیں۔ اگر وہ جھجیں کہ سوداگروں کی
عز میں بڑی بڑی ہیں۔ زمینداروں کے پاس روپیہ گھنا ہوتا
ہے تو وہ ایسا ہی بننے کی کوشش کریں۔ اس وقت
سرکاری اور پرائیوٹ ملازمت میں ہزارا ایسے روشن دل
اور ہونا رہندوستانی نوجوان ہیں کہ اگر وہ تاجر ہوتے
دوکاندار ہوتے۔ صنایع ہوتے یا کاشتکار ہوتے تو اپنی پے
پیشوں میں بہت کچھ ترقی کرتے۔ ان کی اعلیٰ تعلیم اور روشن
و باغ ان کو سو سائچی اور ملک کے نئی موجودہ حالت سے زیادہ
ممتا اور کام کرنے والے عہد بناتے ہیں۔

(ممالک غیر)

امیر صاحب کے افغان جلاوطن سرداروں کو اس طرح
 کو نیکا سبب یہ بتلایا گیا کہ امیر صاحب کی سخت دشمنی کے وقت
 سردار امیر محمد یار کو کابل سے معہ تمام اوجھین کے جلاوطن
 ہوا پڑا تھا جہاں میں اس سردار کے ایک مرضی میں اپنی تمام
 مصیبتوں اور تکلیفوں کا نقشہ چھپے کہ امیر صاحب کی خدمت
 میں بھیجا جو اس کو ترک وطن کی پیش کش میں کہیں کہیں کیفیت
 بھرتے ہوئے دربار میں امیر صاحب کو سنا کی گئی کہ اس سردار کو
 امیر صاحب کے انسجاری ہوئے اور انکو دیا کہ سردار کو کابل
 میں واپس بلا کر اس کی حاکم واکو کر دیا جائے اور انہ کو ساری
 سے و نذر اور یہ سالانہ منقر کیا جاوے اس کے بعد اور بہت
 سرداروں کے بھی واپس بخانیکی اجازت حاصل کی ہے۔

عمر ارجہ سے سوائی منگل سنگھ صاحب والی امور

ہمارا وہ منگل کے صاحب
 بنوں کے لئے اسے بھی کو بیٹا بنی
 نالی بعارضہ موتیا وفات (۱۲۸۰)
 عالم شہید میں انتقال کیا ہے۔
 زانیہ کے راجدوت نزد کا خاندان
 میں سے ہے۔ جب یہ بچہ کوئی
 صاحب ہمارا اجہ شود لائی



مکتبہ اسلامی

۱۰ تعلیم ایک وہی ہے جس کا سامنا کرنا ہے ہی انسان
اور آدمی ان کا ایک ہے تعلیم ایک ریویس ہے جس سے انسان اور آدمی
جو فیہریت اور حسین و معلوم ہو رہا ہے۔ تاجی ایک ہے بہا جو ہے
بس کو میں کہ انسان مغزو و معارف نامہ ہے تعلیم ایک اور آدمی
کام جو میں کو سر پر ہکتی ہی انسان عامی حیوانانہ ہے لائق تہجیر
وہی آدمی اور سمجھا جاتا ہے۔ بغیر تعلیم کے انسان کا ہر کس ایک ہے
ان کی صورت ہے جس کے نہ کا پختہ اپنی موزوں میں نہ کا سامنا
ہے لیکن تعلیم اس کو خرد و چہرہ کار اور لیاقت کا دھندہ
دار لکھ ایک وہیں بنا دیتی ہے۔ بغیر تعلیم کے انسان بچہ کا ایک
ان کا خرد و عیاں ہے لیکن تعلیم اس کو اثرات و اثرات سے لیا کر
ہی ہے کہ گھنٹوں کو چھائیچہ اور چھ ہی میری نہ انسان ایک
ریہ مثلا اور قابل لغت صورت ہے لیکن تعلیم سے ہی صورت
پنی اصل خوبوں اور خدائی کیوں کے رنگ و روپ و کھانک
ہے ایک دلا و زار لائق رہتیش شکل نہ جاتی ہے (دراست طور)
صداقت صاف صبیحی راہ رہنما رنگ و اشا ہے جو

عمر و نامسا کو پاک ڈنڈا میں پر چھینکی نسبت کہ جن پر لوگ
شرائعت قبول جاتے ہیں بہت جلدی منزل مقصود پر
پہنچا دیتی ہے۔
(کائنات)

[illegible]

نہ کی حرکت کی جس نے کچھ قدر دانی
 تو بہتر سے سال و ماضی و حال اس کہانی
 اگر کچھ انسان کہ میں خود کو پہچانی
 میں کیسے منتقل ہوں زمانہ کی پہچانی
 اگر دیکھو اسل خود انجام اپنا
 تو بہتر نہ کہو سے پہچانی

عجمیہ عجمیہ

کا گلبن نامی نائش کرنے والا باشندہ میری آج کل آباد ہے۔
اس شخص نے اعلیٰ تعلیم سے دوایہ ڈرامہ بھی سیکھا ہے۔ اس نے لکھنؤ سے
جبرام لکچر بھی سیکھا ہے۔ کہیں کے سینکڑی ہندی فلمیں بھی دیکھی ہیں۔ اور باقی
سب قدامتداریوں کے انسانی بات چیت کے بھی اچھے سمجھنے والے ہیں۔۔۔ بچے
لکھنؤ کے کچھ خاصہ ایک موضوع ڈیپا میں پیدا ہوئے۔ اس
وقت ساڑھے تین سال عمر کے تھے۔ شکل صورت میں دیکھا
نہیں کہ وہ بڑا ہی دلکش ہے۔ اس میں ایک سا کا نام دیوگا اور دوسرے کا نام
دوہوگا ہے۔ اور انہی دواری زبان میں خوب ہوتے اور گانے سناتے ہیں۔
وہ کا گلبن۔۔۔ ڈیپا کے کچھ بچے ہیں اور اس سے روک کر کچھ اور بچے
ہیں۔ اس سے ان کو زیورٹ سے خود آراستہ کیا جاتا ہے۔ صاف
ارادہ ہے کہ وہ دواؤں سے دوا لے کر آباؤ میں ان کی نائش کرے اور
وہاں سے علیحدہ ہو کر دھارم سے جیلور سے بھی رہا کر کچھ مدت
قبلا ہو گا۔ جتنی سے بڑے بچے وہاں ہو گا اور وہاں کچھ مدت جا رہا
ہے۔ نائش کرے گا۔ اور پھر شہرک وقت پر کھانوں کی نائش کا کام سر
سارے بچے جیسے صاف سے تھانے سے لے کر ان کو کھانے کی نائش سے
ان کے اس پورے دنیا کی نائش گاہ میں ایک اور پورے عالم
ہوگی۔ اسی شخص نے بھی ہے ایک اور عجیب تعلقت آدمی کے
ساتھ بچانے کا انتظام کیا ہے۔ یہ بچانے جس کا ذکر صرف ۲۲
آج ہے اور پورے اتنی ہی ہے جو کھانوں تک پہنچی ہے۔ اس
کی عمر ۲۲ سال کی ہے اور جس سے بچا بکار ہے والا ہے۔
اس وقت ان کو میں ہے۔ یورپ دے گئے تھے خوش نصیب
کہ اپنے ملک میں تو ملے ہیں کہ جب ہمارے ملک میں آئے
ہیں تو یہاں بھی نہیں کو کھانے کے سامان مل جاتے ہیں۔
نایمہ پر کھنکی نہ رہے کہ بڑے تو آپ نے لکھنؤ سے کھانے
ہم آپ کو کھنکی نام سے بنا کر کھاتے ہیں کسی شہر کی کھنکیوں کے
جیسے ہے ایک کھنکی کو اگر کچھ خاصہ بڑے مثلاً چار یا پانچ میل پر بھی کر
چھوڑیں تو پھر وہ بہت جلد اپنے جیسے کو لوٹ آتی ہے۔ پس اس پر تو
کے ایک صاحب نے خیال کیا ہے کہ ان کھنکیوں کے درویش بھی
جو کام مل سکتے ہیں جو خطا یا بنیائے کمزوروں سے لیا جاسکتے
لیکن ان بچاری کھنکیوں کا قدرتنا چھوٹا ہوتا ہے کہ کھانیاں کچھ بڑے
پر نہیں لیا سکتیں۔ مگر وہ جس سے کہ یہ بچہ بچہ کھانے کے لیے
خدا کھنک کو تو گرفت اس کا بہت ہی چھوٹا انگلیس ایک ڈرامہ کا قندیر
ایسا جاوی ہے کہ اکثر لوگوں کو دیکھا ہو گا کہ انکھنکیوں یا قندیر میں
چھوٹی تصویر بھی ہوتی ہے اور اس کا قندیر بھی بار بار کھنکیوں میں
نے ملے ہیں۔ وہ ایسا ہے اور جہاں خدا کا چھوٹا منظر بھی آج
ہاں کے لوگ جب اس کا خدا کو خدا جانتے تو خود یہ کہہ دیتے

مناق

نورجہاں بیگم شہنشاہ نور الدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ کی
 چھٹی بیگم ٹری قلعہ شہر فرخ - حاضر جواب اور مدللہ بیخ عادت
 تھی۔ اس کے لئے شہنشاہ کے فراموش میں اس کو دروغ پوچھائی تھی کہ
 جہانگیر سے کدوا تھا، اس وقت راہ ایک سچے کتاب و دو پیالہ
 شراب بہتہ بیگم فرخ تھی، نورجہاں بیگم چونکہ ذاتی تمام بیگیاں
 کو ہمیشہ سنا کرتی تھی اور کوئی موقع گزرے نہیں دیتی تھی اس لئے
 دوسری بیگیاں بھی بھی اگر نہ پڑتا تو اس کو شہنشاہ کہہ نہ سکتی
 سوشش کر دیتے۔ مگر سوائے ایک معاملے اس کی اور کسی بات میں
 گرفت نہیں کسکتی تھیں اور وہ صرف یہی تھا کہ محل شاہی میں داخل
 ہونے سے پہلے وہ شہر افغان خان افغان کی بیوی تھی۔ چنانچہ اس
 کی چند مثالیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں:-

ایک مرتبہ بادشاہ راجپوت نے رانی اور نوجوانوں کو ساتھ ساتھ
نورجہاں سے ایک خط لکھا کہ تم کو قید خانہ میں رکھ دیتے ہیں۔
تو رانی نے بادشاہ سے درخواست کی کہ رانی کو بھی اس قید خانہ میں رکھ دو
تو بادشاہ نے اس کی بات مان لی۔ اور رانی کو بھی قید خانہ میں رکھ دیا۔
ایک مرتبہ بادشاہ راجپوت نے نورجہاں کو ایک خط لکھا کہ
ایک راجپوت رانی کے مکان میں آکر رہا ہے اس کے پاس شیر مکان
لٹکا ہوا تھا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ کس نے جواب دیا کہ تم کو اس کی
مشق چھین کر لائی گئی تھی کہ وہ اس وقت میں جان بچا لیں۔
اور جب تمہیں کابھو دی انجین کے ساتھ چلا دیتے تو اسی سے
پتہ چلتا کہ تم کو کس بادشاہ نے پوچھا وہ کیوں جواب دیا کہ تم
کسی دوسرے کی فعل میں نہ جھٹکنا کرتے۔

گھنٹھوں کی توڑ سے بھی ایک پیگم جہاں گیر کے محل میں تھی۔
ان لوگوں نے اس دستور پر ہنسے کہ عورتیں ایک گلیا پکا پانی میں جس
و تمام ایسی عورتیں تھاتی ہیں جن کی شادی دوبارہ نہ ہوئی
ہو۔ چنانچہ جب ایک مرتبہ اس نے ایسی رنگی ایکائی تو زور بھا
پیگم بھی دے دیتی تھی۔ اس نے بھی سب بیگمات شہر سے آدیں
ورنہ داخل فرما دیں۔ مگر کوئی ایسی اس میں سے نہیں کھا سکتی
تھی۔ دوسرے شوہر کا مسہ دیکھا ہو ۶

ایک مرتبہ ایک عورت نے مجھ کو یہ نذرانہ پیش کیا اور کہا کہ میں نے
 یہ نذرانہ جو غصہ اور کھانا اس میں ہے یہ میری ہی طرح تھا
 تو وہاں کرپے بظاہر زن است
 و صفیہ مردان زن شیر آگن است

انفیت علیہ کے شمار اور اعداد

ہندوستان کے فوجی اخراجات۔ اس سال کے
میں ۱۲ کروڑ ۵ لاکھ ۵ ہزار روپیہ فوج کے اخراجات میں رہا
اور کسی نقصان کے بغیر۔ یہ رقم خارج ملک کے شہریوں سے

... ۴۵۴۴۴۴۴۴

۱۹۲۵
۶۲۱۲۵۰۰

۱۰۹۸۰۰۰

1110...
1100...

۲۵۹۶۰۰
۲۵۹۷۰۰

۶۴۰۶۰۰
۶۱۵۰۰۰

۲۳۴۰۰۰
۲۳۴۵۰۰۰

۵۴۰۰۰
۱۴۰۰۰

ریاست خاندان کی ریاست قوم ہندوستان میں فوج کے قتل کی صورت میں

۱۵۳۰۰۰

۴۰۶۰۰

مبلغ کل ۲۵۰۰۰

در دشت تو هندوستان می بودی پس مگر شب زیل رفتی

[illegible]

٢٥٨٥...

۹۴۰۰۰
۱۸۰۰۰۰

۱۰۱۹۰۰۰

... کے ذوالی رحمیں حسب ذیل ہیں :-

۱۰۰

[illegible]

۶۵۴۳۰۰۰

... ۱۳۰۰ ...

سن خاندانی

[illegible]

چو ہدی محمد بخش سید وادیں وکری شیخ موضع
ساڈوال تحصیل پنڈو انجمن برادرو ہدی بخش صاحب تحصیلدار
بحیرہ شہ ۱۲۱۱ء کی کو انتقال کیا۔
سید محمود علی صاحب بی اسے فرزند سید بر علی صاحب
۱۲۱۱ء کی کو مرض رقان سے انتقال کیا۔ اسی سال بی اسے سکنت
پونہویشی کا انتقال پاں کیا تھا۔ عمر بیس سال کی تھی۔ بڑا
لائق اور نیک نوجوان تھا۔ سید احمد خاں بہادر کے حقیقی بڑے
مروم کا نواسہ تھا۔ سید صاحب نے بی تعلیم دلائی تھی۔ فوسوں
کہ خاص ہن کو اور مروم کے والدین کو سخت صدمہ پہنچا۔
سید سلج احسن خاں حقوی خلف نواب سید ابن
حسن خاں صاحب رئیس وائزیری مجسٹریٹ بریلی نے ۱۲۱۱ء کی کو
نوجوانی میں انتقال کیا۔
سید طافت حسین صاحب سکری انجمن تہذیب
الاسلام جھانگیر نے انتقال کیا۔
۱۲۱۲ء کی کو متہ شیر سنگھ انکار ریاست کشمیر نے ہنیہ
سے انتقال کیا۔ یہ صاحب ریاست کے بہت بڑے اور شہکار
اندر تھے۔ لٹ فہ میں ہمارا راجہ نہیں سکھ کے حکم سے گوشت
انگریزی کے کچھ واقعت بہم پہنچانے کو تجارت اور ترکستان
میں بھی گئے تھے۔
۱۲۱۳ء کی کو غشی نوکتر صاحب مالک مطیع اودھ اخبار
لکھنؤ والدہ صاحبہ نے وارس کی عمر میں انتقال کیا۔ اچھی
خوش نصیب عورت تھی کہ بیٹے کا نام شروع دیکھ دی۔
حاجیم غلام حسن خاں صاحب مالک مطیع خورشید آفاق
پیلی عیت نے داماد کو بعارضہ فالج انتقال کیا۔
اندر کی بات ہے کہ دیوان واسیل صاحب پندری
انگریز مجسٹریٹ لاہور نے وفات پائی مروم شیر تحصیلدار
اور رفیق سید رفیعہ اہل کرنے میں بہت شہرت حاصل کی
تھی۔ حال میں شیخ محمد رفیع الدین کٹر اسٹنٹ کشمیر نے اپنے
ایک مقدمہ مکان میں بعل کی تاش وائر کے کے کی پیکیوٹ
سے اجازت کی ہوئی تھی۔ جس سے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ
اس صدمہ سے ان کی موت جلدی وقوع میں آئی۔
۱۲۱۴ء کی کو راجہ ولیم سنگھ صاحب رئیس ٹھو جاکیر
وزیری روپی نے بیکایک انتقال کیا۔
۱۲۱۵ء کی کو سلطان رائے عرف آبا صاحب ماہور کر
خلف اکہ جگہ پوراؤ آبا صاحب ماہور کر دیوین گوالیار نے
شعبہ پچاس برس کی عمر میں انتقال کیا۔
جنرل ٹامس بیرن نے ۱۲۱۵ء کی کو لٹ میں انتقال
کیا۔ یہ صاحب پنجاب کی علیوال اور شہر کی انجمن میں افسر
خان بہادر بخش خاں کسٹنٹ ڈسٹرکٹ شیر ٹیٹ
پولیس ڈیو میں خاں نے انتقال کیا جو گوشت کے طور پر ہوتے
افسوس ہے کہ شیخ انوار حسین صاحب تہذیب وادے نے
جو تاجگانی اور فارسی وانی کے ایک بے بدل شاعر تھا۔ ارشاد
کو مقام مراد آباد حلت کی۔ آجکل بہر سکور معمر تھے۔ غشی نوکتر
کی بہن سی مطیع کرناہل برائی تھی جو آخر طبعیں لینکی۔
مشرور حسن صاحب نے ۱۲۱۵ء کی میں مقام لہرا

صلح ہو کر کہ پوپس نقضانی - ان صاحب نے قبل غدر کئے زمانہ میں ولایت سے اگر سرکار سے بہت سا جنگل آباؤ کرنے کے لئے لیا تھا جس میں ان کو بڑی محنت کے بعد کاسیابی نصب ہوئی ۔
منشی عبدالرزاق صاحب دہلوی افسر چھاپہ خانہ کابل نے انتقال کیا ۔
منشی پھر دیال صاحب سابق انٹیکس پولیس کو ایار حال نائب دیوان نے کو الیہ میں وفات پائی ۔
لالہ جگموجن لال ڈرائنگ ماسٹر خاص کالج رڑکی نے بہمنی کو انتقال کیا ۔ شہر دوریاجی گئی مینوفیکچر لائن آدمی تھے منشی سید محمد علی صاحب برادر بزرگ سید وصیت علی دانا رئیس منڈا اور نے انتقال کیا ۔
۱۲۔ اپریل کو سید علی حسین صاحب کو تال کوٹہ نے انتقال کیا۔
دانی صاحبہ ٹیکا صاحب ریاست فزیکوٹ نے انتقال کیا ۔ اس سے دور در پٹیالہ میں بھی ہٹ تال رہی ۔
کنوٹر سیکسٹھ صاحب برادر خوردراج صاحب جو گنگے بنجارہ منڈا ۱۹۔ اپریل کو عالم شہاب میں وفات پائی ۔
پاچر ۱۵۔ ای۔ بالڑیو صاحب گوری گنج شہن بریلی نے ۱۶۔ اپریل کو انتقال کیا ۔
۱۷۔ بہمنی کو پتھر گئی ماہ کی غلات کے بعد راجپوتی سنگھ صاحب والی پوچھ نے جموں میں انتقال کیا ۔ زیادہ حالات دوسرے موقع پر دیکھئے ۔ اور سر اجہ امر سنگھ صاحب واس پر پٹیٹ جموں سٹیٹ کونسل کے خورد سال میں فرزند بھی وفات پائی ۔
پاچہ شہاب داس صاحب ہمیں بنداس نے جو بڑے فیاض دولت مند تھے لاہور نقضانی ۔
حافظ لطاف حسین ملک بڈی کلکٹ بنارس سٹیٹ ملز کی لاڈر امبول جس نے ۱۱۔ مئی کو لندن میں وفات پائی تھی اس کی لاش جلائی گئی ۔
(افغانستان و سرحد)
گوزٹ نے جوہر اسلمہ عبدالرحمن خاں والی کابل کے پاس اس مضمون کا بھیجا تھا کہ وہ سیوات وغیرہ سرحدی مقامات پر دست اندازی نہ کریں ۔ کیونکہ سیوات کے جوہر کے صلح ہیں ۔
امیر صاحب نے اس کا جواب دیا ہے کہ ہمارا ارادہ دست اندازی کا نہیں ۔
امیر صاحب نے کچھ نہ کر رہی ہیں آفریدی سرداروں کو ایک مراسلہ بھیجا تھا جس میں ان کو کابل میں طلب کیا تھا مملوٹ میں کس غرض سے ۔
کابل میں حال ہیں سفینہ سے دو مشہور اور لائق سردار جو گورنمنٹ ہند کے خیر خواہ اور امیر صاحب کے شیر خوار انتقال کر گئے ہیں ۔ ایک تلو سب خاں جو شیخوں کا مشہور مولوی تھا اور دوسرا محمد ثنی خاں وسط ایشیا کا دو در درجہ کا شاعر کیونکہ اول درجہ کا شاعر ناصر الدین قاجار شاہ ایران سمجھے جاتے ہیں) یہ دو تفرہ یاس سرور تھے ۔ ان کی وفات پر امیر صاحب نے ہمس کے ساتھ عزت نامہ بھیجا کہ وہ جو جازے میں شامل نہیں ہو سکتے ۔
سردار محمد سرور خاں دو غنہ تھے پشاور کے حسب الطلب امیر خاں کابل کو روانہ ہو چکے ہیں ۔ سردار محمد عظیم خاں کو امیر صاحب نے ایک ہزار روپے مہمانہ اور روزانہ کیلئے فوراً کابل میں علی آؤ۔

گوت لگی ہوئی ہوتی ہے چسپان کرتا ہے۔ اور یہ اپنی نفل
 کفر لکھنا نہایت۔ ایڈیٹر بد قسمت ملک کشیش کرتا ہے۔
 ”طلعت حاشیہ والی رشتی چادر ہر قسم کی اطلاع کے پیش
 کرنی ضروری ہے۔“ آگے چکر یہ اخبار لکھتا ہے کہ امریکی
 ایک عورت نے ملک مظہر کی خدمت میں امریکہ کے بوائے
 ہوئے پھولوں کا ایک گل بستہ بھیجا تھا۔ جس کو حضور انور
 نے بڑی خوشی سے تین ماہ اپنے پاس رکھا۔ لیکن اتنے
 غصہ کے خاتمہ پر کہ جس سے زیادہ بار کے ضابطہ کے مطابق
 کسی چیز کو نہیں رکھ سکتی تھیں۔ انہوں نے ایک چٹھی میں
 یہ لکھا کہ ان کو وہاں بھیج دیا کہ بحیثیت ملک انگلستان کے
 ان کو کسی سے کوئی تحفہ قبول کرنے کی اجازت نہیں جس
 قدر اعتراض اگر میرے نام میں ان میں سے کوئی بھی
 برا نہیں۔ واقعی اتنی بڑی عالمی شان سلطنت کی ملک
 اور قصہ کوکب اتنے اخبارات کی دوسری اور ہر قسم کی خط
 و کتابت اور غرض شے کی ذمت مل سکتی ہے۔ البتہ
 اس اخبار کو حفظ مراتب کا خیال رکھنا چاہئے تھا۔

اشتراکات کی تصدیق اور ذمہ داری: مگر شہ
 ہرچہ میں ضلع علیگڑھ کے لالہ پیارے لال صاحب کی ایک
 چٹھی چھپ چکی ہے۔ جس میں وہ چلتے ہیں کہ بیسہ اخبار
 میں جو اشتراکات چھپا کر ان کی صداقت کا پیسہ اخبار
 ذمہ دار ٹھہرا یا جاوے۔ چٹائی میں ایک مثل ہے وہی
 دی دیتے دے وہی دی نہ دیتے۔ یعنی اپنے ہی کا حال
 بتانا چاہتے مگر اپنی بیٹی کے ہی کا حال نہیں بتا سکتے۔
 مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص دوسرے کی ایمانداری پر بڑی
 مشکل سے جبر و سرکسکتا ہے۔ ایسی سخت ذمہ داری جو
 ملک دنیا میں کسی اخبار نے نہیں اٹھائی کہ جو اشتراکات
 میں چھپے وہ ایسا ہی صحیح ہو جیسا کہ لفظ ہر کہے ہو۔
 آج ہندوستان میں باؤٹیر سب سے بڑا اخبار ہے اس
 میں ہجرت کا رویہ دیکر آپ جس قسم کا اشتراک چاہیں چھپا
 سکتے ہیں۔ راستہ دروغ گردن راوی۔ البتہ ایماندار
 اخبار نویس کا یہ فرض ہے کہ اگر اس کو اشتراک کی صداقت
 پر شبہ ہو تو وہ بلاشبہ اس کو مسترد کر دے۔ تاہم جس سرپرست
 میں چاہے دوست نے ہم کو یہ نیاک صلاح دی ہے وہ
 ہم کو مجبور کرتی ہے کہ ہم ضرور اپنے آپ کو آپ صاحب کے
 اعتبار کے قابل بنائیں۔ اور اس کے لئے آج سے
 زیادہ کوشش کرنا شروع کرتے ہیں۔ امید ہے کچھ عرصہ تک
 اس بار میں کچھ اصول شائع کریں گے۔

کشمیر ختم نظیر:۔ انوس کہ وہ کشمیر جسکی توفیق

ابن شرقی اور مغربی شعر اور آسمان زمیں کے تلاب
 ملا دے تھے۔ جس کو فخر دے گھائی۔ جنت نظیر اور کیا کیا
 کچھ کہا جاتا تھا آج جنم کا گھٹیا۔ نمونہ بنی ہوئی ہے۔
 خط ہے تو وہاں ہے۔ آہ تشریف ہے تو بڑی طرح کی۔
 بیض ہے تو الامان اور محض سخت ترین صورت کا عرض
 وہ ملک جس کی توفیق میں یہ لکھا گیا تھا۔ ہر
 سوختہ جانے کہ کشمیر وراثت گروہ کیاب است
 کہ بابا ل وراثت اور مورے لالہ جی جیسی کتاب
 لکھی تھی۔ آج نہایت ہی محسوس اور ہر ہی نوع انسان
 کی ہمدردی کا مستحق ہے۔

سالگرہ کے بقیہ خطابوں کی فہرست: مگر شہ
 مہفتہ میں جس قدر سالگرہ ملک مظہر کے خطابوں کی فہرست
 پیسہ اخبار میں درج کی گئی تھی اس میں خان بیگم
 کے خطاب شامل نہیں تھے جو اب درج کئے جاتے ہیں۔
 دوپان بہادر، راجہ بہادر لال جی پر مشورہ رائے غیو
 اسسٹنٹ ریزیڈنٹ برودہ۔ رئیس العلماء پر وغیرہ
 میرزا جت جتس آف دی پینس جی۔ دھما لہادیہ
 سٹ کرشنا ناتھ رئیس ندیا بنگال۔ ریڈنٹ ڈرگشاد
 جے پور دھان بہادر، مولوی عبد الباقی جی جی
 چوہدری بک بنگال۔ عبد الرحمن ڈپٹی کنسٹبل موگلا
 میسور۔ مولوی زمین العابدین پشور ساروہ منیت ج
 شمال وغیرہ۔ دادا بھائی ہر مری جی ٹھیکہ دار آبکاری
 بمبئی۔ احمد علیاں سب سرپرست تہہ پیا لال درو
 بہادر، لکنا کرشنا سابق چیئرمین میونسپل بورڈ
 سرپرست ہمدرد اس۔ رامار اور جنت دار امیریل سرپرست
 ترب میسور۔ سرکات میں سوامی سرپرست لکنا کرشنا
 ریڈنٹ لال وکیل ہجرت پور۔ رائے بہادر بابو
 راوہکار شاہ وکری سابق ڈسٹرکٹ انجینیر جیس پرگنہ
 بنگال۔ بابو رام کرشنا پشور سرپرستہ دار لکنا کرشنا
 سنگھ وکیل ریاست میسور راجہ وانا۔ بابو گوپال چندر
 مکر جی جی پشور میونسپل بورڈ کا شی پرپرست پور بنگال۔
 دشوہنٹ کشیو کنتی سرپرست ریاست دیواس۔ بابو
 لکنت موہن آزادی جی جی پشور مکر۔ پرناپ چند بیکر
 زعیدار الہ آباد۔ بابو کیر چندر پرست کلاس کراک مٹری
 کو شنت ڈیپارٹمنٹ۔ نہال چندر سٹیل اسسٹنٹ
 بنگال۔ بابو لشن چندر دت ڈپٹی پوسٹا سٹر جنرل شرقی
 بنگال۔ بابو پورن چندر جیس آزادی جی جی پشور
 پرگنہ۔ دھان صاحب ہمارت حمین سٹیل اسسٹنٹ
 جھوپال۔ درو صاحب اننتا راؤ جی جی میونسپل

بورڈ علی پانم صوبہ مدراس۔ بالاجی سری سابق ملازم سرپرست
 سندو بست جی۔ نارائن سوامی فٹ کلر کمپنی جنرل
 مدراس درائے صاحب لالہ مختار اداس سب انجینیر
 مٹری ورک ڈیپارٹمنٹ۔

الفقراء:۔ اس عنوان پر ایک مراسلت انجن حاشیہ
 اسلام کے مئی چندہ جمع کرنا والی کمیٹی کے سکریٹری صاحب کی طرف
 جن کا نام محنت توفیق نہیں ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ سرپرست
 انیا مطلب خطا پر کی گئی۔ ہم صرف اس قدر اس پر اور ٹھکانا
 چلتے ہیں کہ پنجاب کے بزرگوں نے جو محنت کا کج تاہم کرنا ہے
 اس کے واسطے روپیہ کی ضرورت ہے ان کو مجبور کیا ہے کہ وہ قوم کی
 بہتری کے لئے کڑی کریں۔ چنانچہ سچ کئی بزرگ اور خزانہ
 بھولی پھیلے دیو طلب کر رہے ہیں۔ توگ چاہتے ہیں کہ
 اس کے بعد وہاں کمپنیں آپ اس کے کام میں راہ کریں۔ ان کو پتہ
 سی ثابت ہو جائے کہ یہ بھی موجود ہیں اور ان میں سے بھی ہے مگر
 نکلنے والوں کی ضرورت ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں ہمارے دوست
 اپنی اس شہرہ (روغن ششی میں) کا سیاب ہوں۔
 مشفق مکرہ بابا ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار لاہور
 اسلام علیہ۔ ہمدردی سے سید ذیل چند بطور کو اپنے
 بیش قیمت اخبار میں جگہ دیکھو تو ہم نہیں۔ اور نہ صرف نقل ہی
 کریں۔ بلکہ اپنی (توفیق) پر مکرہ تو ہم کو اس ضروری مسئلہ کی
 طرف توجہ دلائیں۔
 آپ کو معلوم ہے کہ انجن حاشیہ اسلام لاہور نے قریباً تہ
 ہزار روپے کی ٹانگ سے ایک عالمی ان کان وسیع کوہ نور عوام کی
 پر مشتمل (صاحب متوفی) اپنی سروریاں کے لئے لکھی تھیں خیریت
 انجن پر پہلی ہی سے بہت سی فراہمات میں اور کثرت اس جاری
 رقم کا انجن فز میں سب سے جانا بہت گراں معلوم ہوا تھا۔ اس
 بنا پر چند ہمدردان و عوامان قوم نے ارادہ کیا کہ اس مسئلہ کے
 خاص طور پر قوم سے مدد چاہو اور کرمت باندہ کہ پہلے انارکلی بازار اور
 مکرگ میں توئی گئی تھی۔ پھر لکنا کرشنا کے قریب تھیں اور
 کامیابی ہوئی کہ پچھلے دو مہینوں میں ان کو نو سو روپے وعدہ و نقد
 فہرست ہوئی اور ان فقرائے کارا درم کو لاکھوں کی کاروائی مکمل کر کے
 پر خاتم میں ہی سلسلہ جاری کیا جاوے اور سب کو شکر اللہ اس میں
 سوامی کی ملک ملک اور کج فہرست کے قریب پہلی ہی اس صور حال میں
 انارکلی کے کارخانہ جیت التزم کیا گیا ہے کہ کم خواہ باپو سے متعارف
 لوگ ایسا ہی خواہ اس فز میں مل کریں۔ چنانچہ سب خوشی ایسا
 کیا اور کوئی شک محسوس نہیں ہوئی۔ اگر سالانہ ایسا ہو تو کافی ہے
 معاونان و ہمدردان انجن سے دیکھنا کہ جہاں کمپنیں وہ ہوں اس
 کاروائی کو جاتا تک مگر ہمدردان میں اور خاتم انتقال ہو تو
 ہمدردان کر فز میں کہ خاتم فز میں کہ کمپنیں وہ ہوں اس

اس کتابت کے لئے ہمدردان انجن سے دیکھنا کہ جہاں کمپنیں وہ ہوں اس کاروائی کو جاتا تک مگر ہمدردان میں اور خاتم انتقال ہو تو ہمدردان کر فز میں کہ خاتم فز میں کہ کمپنیں وہ ہوں اس

پہلیہ اخبار

لاہور۔ یومِ دو شنبہ۔ ۶ جون ۱۸۹۲ء

کھوس کرکری چھوٹیں پیدا کر کے کا کارخانہ بنانا
 پھر زبردستی سے
 سبکی بیوی بیٹی لنگوں اور پکڑوں پر گھس لگاتے
 والی ہے۔ مگر معلوم نہیں وصول کیسے کرے گی
 لاہور میں کرکری کی شدت ہے لیکن شکر ہے کہ سفید کا
 نا اہل نام نہیں۔ ورنہ بانی صوبہ کے اکثر مقامات سے قاروانوں
 کی خبریں اترتی رہتی۔

(مکالمات سب سے)

سبکی اور قریب کرکری سکات کے سخت جس کرکری
 فرج نے جیسے کا متاثر کیا تھا اس نے چار روز کی سخت لڑائی
 کے بعد فتح پائی۔ جس میں جو تعداد میں سات خزانے ہکا بکا
 اور مکا بادشاہ مارا گیا۔ چار سے چھویں زیرِ علاج ہیں۔
 ان کی جدید وزارت میں ہر گز ہونے کی س نے معمولی فوجی
 اخراجات میں ہر گز کوئی تخفیف تجویز کی ہے۔ مگر اس وزارت
 سے بہت اختلاف کی امید ہے۔

زار روس سے واپس کے شہنشاہ جرمنی کی ملاقات کو بھی کچھ
 خبریں مصر سے جیسے سکات کی اصلاح کے اظہار
 خوشنودی میں ان کو تہنید یہ عنایت کیا۔
 آخر کار شاہ ایران نے روس کا رخصتہ لاکھ پونڈ کا منظور
 کیا اور شاہی ایک سے کہ میں وہ خود بھی ہمتہ دار ہیں ازمنہ
 تکیہ خلیج فارس کی آمدنی منہل کر دی۔

روسی پولینڈ کے مقام کوڑے کے تیس ہزار روسیوں نے
 میرجی سے واپس کیے ہو دیوں پر حملہ کیا کہ واپس سے کل جاہل
 ہو دیوں نے جان و مال کو متاثر کیا۔ جاہلین سے کئی مار گئے۔
 تب فوج سے انگریزوں سے نساؤ فرس کیا۔
 وائیکنگ (امریکہ) میں ایک کسے کی کان کے چٹنے
 سے ۴۰ ہزار واپس کر گئے۔

ہنگری میں ایک سو سو دوروں کی ہواں بیکے ایک
 دریا سے کشتی پر چھوڑ کر چلتے کہ کشتی غروب ہوئی اور سارا قافلہ
 غرق ہو گیا۔

مغول شاہ میلان پیرس میں ہوا بھیل رہے تھے
 کہ اتفاقاً ایک بڑی بازی جیت لی۔ ۱۔ پیر ایک امیر سے کہا۔ کہ
 وکیل کے قتل سے بازی جیتی ہے۔ مغول شاہ میلان کو جیتنے
 کہ اس کلب سے ہاتھ کو نکھڑا دینا کا آپ کل جاؤ گے۔ آخر اس
 بیچارے نے معافی مانگی کہ آپ نے ایسا انداز سے بازی جیتی اور
 میں غلطی سے الزام لگا یا۔ یوں کہ ہندو جوارے ہیں۔
 پیرس کے پولیس میں گیارہ سو چار ان کی نصیحت چھائی
 جاو گئی۔ اور پولیس کی توجہ پڑھائی گئی تھی۔
 سنیت پیرس بزرگ میں ایک کشن سو کر رہی ہے کہ
 افغانستان سے ہونے والی روسی علاقہ میں نہ پھیلنا پائے۔
 لارڈ سائرس نے وزیر خزانہ انگلستان نے بیان کیا کہ اگر
 آرمینیا کو قوم بدل لیا تو یقیناً ہے کہ ہندوستان کو بہت
 خطرہ پہنچے گا۔

آرمینیا کی گرینل نوینٹ میں نے ایک کوڑی عورت پر
 میں اس کی سخت تباہی ہو چکی ہے اور وہ قید کا سزا پا ہوا۔

سرکار کی مجبوری سے اپنی عورتوں کی وہ تاجی خانی عظمت
 اور مشرقی فداواری دوستی اور تابعداری بحال نہیں رکھ
 سکتے یا نہیں رکھنا چاہئے۔
 ہمیں تفاوت راہ از بجاست تا بجھا

غلہ کی گرانی حکام کی توجہ کے قابل ہے۔ ۱۸۹۱ء
 میں جو حال غلہ کی گرانی کا موسم ہوا میں تھا۔ ۱۸۹۲ء میں
 عین اس وقت جبکہ فصل کٹ چکے اور غلہ تیار ہو گیا ہے
 اس سے بھی جو حال ہے۔ روپیہ کی ۱۲ سیر گہوں اور ۱۲ سیر
 آٹا ملتا ہے جس سے غریب اور متوسط الحال لوگ سخت
 حیران ہیں۔ اوپر سے ہسی سخت و صوبہ ٹرٹی ہے بارش کا
 نام و نشان نہیں۔ غلہ جو کچھ گزشتہ فصل میں تیار ہوا
 بھی تھا وہ ولایت کو لایا جاتا ہے۔ یورپ میں کارخانے
 آجی سے اس جیتی سے غلہ کو لے جا رہے ہیں کہ بازار میں
 اور دوکانوں میں بکے نہیں رہتے۔ اگر چند سے ہی لے لیا
 رہا تو نتیجہ چھاپا نہیں نکلیگا۔ باوجودیکہ ملک کے مختلف
 اضلاع میں کھانا پڑا ہوا ہے۔ بعض دیگر مقامات میں گرانی
 کی شکایت ہے مگر جہاں زرا پیداوار اچھی ہوتی ہے۔
 وہاں سے زرا پڑی ہوئی نوک خون چوستی جاتی ہے۔

”کوٹن کٹوریا“ اصل امریکہ کی نظر سے۔ ضلع
 متحدہ اور کچھ شہر میں فرانس کو سے ایک اخبار نام
 فرانس کو اگر امیر شائع ہوتا ہے اس شہر میں سب
 اخبارات سے زیادہ اشاعت کا دعویٰ رکھتا ہے حال
 میں اس اخبار نے اپنے مسورات کے کام میں ایک
 حضور ملکہ عظمیٰ کی بابت لکھا ہے کہ جس سے انگلستان
 تمام اخبارات نے اس پر سخت ناراضگی ظاہر کی ہے۔ وہ
 اپنی معمولی چھوڑی (آزاد) عالمی لکچر میں ملاحظہ
 لکھتا ہے۔ ”انگلستان کی عورت و کٹوریا“ اس کا کھنے
 والا اخبار کرتا ہے کہ کسی کو کٹوریا کو وہ بہت سارے حقوق
 بھی حاصل نہیں جو اس کی ادنیٰ ترین رعایا کو حاصل ہیں
 مثلاً اس کو کوئی رسالہ۔ کوئی اخبار اور کوئی خط کسی شخص
 ہاتھ سے سولے لینے لے کے دیوں کے لینے کی اجازت
 نہیں۔ اور شاہی خاندان کے کسی شخص کو اجازت نہیں
 ہے کہ کسی اخبار و رسالہ سے کوئی خبر اس کو شائع
 و قیمت جو ملے کہ حاصل کر لے کی اجازت ہے وہ سب ایک
 شخص اپنی سمجھ کے مطابق انتخاب کرتا ہے جس کو یہی کام
 ہے کہ بعض اخبارات میں سے جو کچھ وہ سمجھتا ہے اس
 کو جلتی خوشامی کوئی کاٹ لیتا ہے۔ تب وہ ان کاغذ
 کے ٹکڑوں کو ایک ریشم کی چادر پر کہ جس کے گرد سنہری

مندوستان کی عورتیں۔ ٹاڈ گولہ کی ایک
 راجپوتی ایک فیلیبان کے ہمراہ جاکر گئی ہے۔ ایک مختصر
 لکھتا ہے۔ وہی راجپوت عورتیں ہیں جو ایک سو سال
 اپنے شوہروں کی لاش کے ساتھ جلتے مر گئے اور چھوٹی تھیں
 اور اب اپنے شوہروں کو چھوڑ کر ان کے حربیوں کے ساتھ
 جاکر گئی ہیں۔ وہ اپنی مٹی شائستگی اور تعلیم سے
 ہندوستان کے اس مشرقی گوشہ میں بہت فرق کیا
 عورتیں بہت آزاد ہو گئی ہیں اور انگریزی قانون اور طرز
 معاشرت انہیں اور بھی سے شرم نہ رہے ہیں۔ کسی
 پچھلے رجحان میں ہم نے ریشم کی ریشم کی ریشم
 کی عورتوں کی بابت لکھی تھی جس سے صاف ظاہر ہے
 کہ اب انگریز بھی اپنی عورتوں کے چلن سے متاثر ہو کر ہندوستان
 کی عورتوں کی اس فوجی بیٹھیا اور تابعداری کی قدر کرنے
 گئے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں کسی اخبار سے نظر سے گزرا
 ہے کہ اس سفر انس اور امیر میں اگر کوئی شوہر اپنی بی بی کو
 کسی غیر کے ساتھ تاجا کر حرکت میں لیتا دیکھ لے اور ایسے
 وقت میں اشتعال طبع سے حریت کو قتل کر دے تو اس کو
 جو نہیں سمجھا جاتا۔ لیکن اس کے اس اشتعال کی وجہ سے
 اس کو معذور سمجھا جاتا ہے۔ جاری رائے میں نتیجہ یہ مشرقی
 حالات کے اہل مغرب پر زیادہ دباؤ ہے۔ وہ منہ بجا بیگنا
 اور ہندوستان کے لوگ کچھ ایسی بے وقوفی اور کچھ قانون

روئے زمین کی خبریں

دہندوستان

برودان میں ایک ہندو نے اپنی بیوی کی بد فعلی سے
 گاہہ ہو کر مار ڈالا تھا۔ جج نے اس کو بھائی کی سزا دی۔
 بریلی کوٹوال کے ایک کانسٹبل ست پر شاہ نے اپنی موتی
 کی پیل ولایت تک پہنچا دی۔ اور پارلیمنٹ میں سپر سوال پچھا گیا۔
 جیکارہ پر ایک نئی تحصیل تعمیر ہوگی جس پر رازدہ کی
 فاکت سے جس سے ڈیرہ دون کے جاگیر پر گئے کے بھڑا دول کی
 پرورش ہوگی۔

پنج جو لائی سے میرٹھ کالج قائم ہونے کا باضابطہ
 نوٹس دیا گیا۔

گزشتہ پیر کو بنارس میں آنی اور کٹی درخت
 اکھڑ گئے۔ قریب کا ایک سو فٹ آگ سے آدھا جل گیا۔ بادل
 جھک رہے ہیں گنگی بڑی زیادہ ہے۔
 ابر بہا میں تو ناموں (دوسری بارش) شروع ہوگئی۔

جس سے امید ہے کہ خطی کھسبت حد رخص ہو جائیگی۔
 ۲۰ مئی کو ۵ ہجرات کے پولیشیل کچھٹ منی پور کو خبر

لی کہ منی پور میں فساد ہونے والا ہے۔ لوگ سویرے ہی اپنی دوغٹیں
 بند کر گئے تھے۔ فوراً پورے ڈل گئے تھے اور ہر جگہ ہرے مقرر ہو
 گئے۔ منی پور کو ہمہ اورد کا چاکے، مبین کی سرگ پڑی ایک گاڑو
 ہتھول گئے کو بچھا گیا۔

۲۷ مئی کو تمام ہندوستان میں زیادہ گرم جگہ تک آبو
 مندرجہ جہاں ۱۱۶ درجہ حرارت تھی۔ دوم درجہ پنجاب میں ملتان
 میں ۱۱۳ درجہ۔ سوم درجہ سولی پیم مدراس میں ۱۱۲ درجہ اور چرام
 درجہ اگرہ و نطاع مغربی و شمالی میں ۱۱۰ درجہ ہے۔

جب تک کہ خطی خوفناک صورت نہ بدل جاوے اس
 سال گورنمنٹ مدراس ہمارے پر سجا بیگی۔

گورنمنٹ ہند غریب صاحب سکریٹری آف سٹیٹ کی
 منظوری سے وہ ہنگامہ جو کچھٹ انگریزی منتبت گلگت نے ہمارا
 اگلی آئندہ حکومت کے لئے جو بنے ہیں منظور کر دیگی۔

مسٹر سی وی ویلر سابق جج جو نیورے اپنے مقدمہ کی
 کیسٹن کی رپورٹ پر اعتراضات قلمبند کر کے گورنمنٹ سند کی خدمت
 میں بھیج دیئے اور اپنی آپ کو کل الزامات سے بری ثابت کیا۔
 اس سال کوہ آبو بہت سے اچیت درجس جمع ہیں

ان میں ہمارا اور صاحب کوٹا۔ ہمارا اور صاحب سرہی۔ ہمارا جہ
 صاحب بیکانیر جہ صاحب کشن گڑھ۔ راؤ اور صاحب لیکر۔
 چٹا گڑھ صاحب جیپور موجود ہیں اور ہمارا اور صاحب
 جیپور اور کئی دوسرے چھوٹے میں آئے و لے ہیں۔

سے کوہ سیاہ پر تا حال بالکل خاموشی ہے۔ فوج جو اگلی پر
 تھکے ہوئے اس کی وجہ سے جن علی پہاڑی مٹل میں چھڑاؤ پیدا
 ہوا ہے اس کا سکتا۔

اس سال جو پیر شول کا امتحان ہوا اس میں مندرجہ ذیل
 عملات کو اسناد ملیں۔ محمد احمد الدین۔ پٹواری۔ عبدالحکیم خان۔

سید حسن امام موتی لال کاسٹھ۔ سید محمد حسن۔ عبدالحکیم خان۔
 فتح چند ہندو۔ بیگم جی مودی۔ شاہ نور اللہ راوچی۔ بھائی لال
 پال۔ محمد شفیع میختر۔ رائے داس سرب۔ باسنت۔ محمد بطور۔ منجہ ۹۹۔
 اصیداواروں کے ۶۹ شخصوں نے پاس کیا۔ اور ان حضرات نے
 روسن لائیں کامیابی حاصل کی سید ظہیر الدین احمد۔ علی احمد۔
 حسن علی پٹواری لال بھائی داس ساہوئی۔ اچان سنگھ۔ جگل
 کسور سنگھ۔ فروجی بیگم جی۔ تیار خان۔ منجہ ۱۰۹۔ سید واروں
 کے ۶۰ نے کامیابی حاصل کی بیگم میں اتنے ہی لوگوں کے
 نام درج تھے۔

(دوسری ریاستیں)

۲۷ مئی کو سری نگر میں ۴۷۷۔ ہینیکل نئی وارو میں
 ہو میں اور ۲۳۔ نہیں وقوع میں آئیں۔ اس وقت ۱۷۷۹۔
 مرلیض زیر علاج تھے۔ ۲۵ مئی کو ۳۲ وارو میں ۲۳۲۔ موتیں
 وقوع میں آئیں اور ۶۱۶ مرلیض زیر علاج تھے۔ ۲۶ کو ۸۱ وارو
 اور ۲۸ موتیں واقع ہوئیں۔ سری نگر کے مصلحتات میں جیلری پور
 رہی ہے ۱۵ مئی کو ۱۱ وارو آئیں اور ۳۲ موتیں ہوئیں جو ۲۶ کو ۱۳۲
 ۶۳۔ ہنر تیب ہو گئیں۔

ہم نے پچھلے ہفتے میں لکھا تھا کہ ریاست اور کے وزیر
 لالہ کچ بھلی لال صاحب ہمارا اور سوائی منگل سنگھ جو سی ہیں
 آئی کے انتقال کے بعد قتل کئے گئے۔ مگر حقیقت میں وہ ایک سارو
 ہمارا اور کی وفات سے بعد قتل کئے گئے تھے۔ اور کی اس ناگہانی
 مصیبت سے متنبہ ہوتا ہے کہ نہیں رام پور کے روزنامہ اس کو دیکھنے
 نصیب ہوا کہ لکھ بھائی منگل کی تحقیقات درپیش ہے اور جب
 نہیں کہ کوئی انگریز کو اس آف یعنی کارپریڈنٹ بنا یا جاوے۔
 نوجوان و موجد کی عمر گیارہ سال سے زیادہ نہیں۔

حال کی بارش سے میسور میں بچ فائدہ کچھ اڑاں ہو گیا۔
 ہمارا اور صاحب و ہمارے فالج کی خوشی تھی۔
 علاقہ میٹالہ میں جو سر۔ ہنر کی کھدائی کا کام جاری ہے
 اور وہاں پر عاضی مکان بنے ہوئے ہیں ۲۶ مئی کو آدھی کے
 طوفان سے بہت سونکا ناکہ پتھر اور چھتیں ہو گئیں۔ اور
 آدمی رات کو بارش میں لوگوں کو تکلیف پہنچی۔

راجپوتانہ میں فصل کی حالت ترقی کر رہی ہے۔ ہفتہ
 مختصر ۷ مئی کو بیکانیر اور جو پور میں خفیف بارش ہوئی اور سوائی
 جیپور کے ذراعت کی حالت کسی قدر بہتر ہو رہی ہے۔ جہاں قلت
 پانی کی وجہ سے کپاس کی فصل نہیں بولی گئی۔

(حیدر آباد دکن)

لکھا گیا ہے کہ مسٹر لیڈن نے جس زمانہ میں ریڈیسی
 حیدر آباد کا چارج لیا تو خزانے کے حساب کا امتحان کیا گیا اس
 سے معلوم ہوا کہ بعض اخبارات کو بھی بطور ریزد یا سٹک کچھ لاپتہ
 بعض اخراجات وزارت دکن کے تبادلوں خبریہ رہیں
 ہم جہاں تک کچھ تھے اس کی کوئی حلیت نہیں جانتے۔ محض
 غلط خبر ہے۔ اور یہ بھی نہیں کہ جو موجود وزارت بلی جاوے۔
 نواب ذوالملک مولوی محمد شائق حسین خان صاحب
 انصاف جناب بہادر کا یاؤں چمت سے پچھلا اوکھی قد چوٹ آئی۔
 حیدر آباد میں سبھل اس منڈل کی نسبت جو نواب

امدی سن ناں کے خلاف انگریزی میں سٹاک ہوا ہے سٹ کچھ گری
 پھلی ہوئی جو شائع شدہ لکاش ہو رہی ہے مگر کچھ پڑ نہیں سکتا۔
 حضور نظام نے منگلتہ کے دورہ میں وہاں کے سٹک خانہ کا
 بھی ملاحظہ کیا۔ اور وہاں میں تقسیم انعام کے بعد جو سٹیج دی اس میں
 فرمایا کہ جو بچہ ہمارے مدارس میں تعلیم پا رہے ہیں سب کو سہولت
 میں ان کا امتحان بمقابلہ دوسرے لوگوں کے جنوں نے ہمارے
 یہاں مدارس میں تعلیم نہیں پائی زیادہ ہوگا۔

حیدر آباد میں مجلس اثرۃ المعارف کا اسباب طبعیہ سٹ
 سے اگر مطبع قائم ہوگا اور یہ سٹیل سورہ فاضل تقسیم غرضی از علامہ
 شیخ صدر الدین توفی شروع ہوگئی ہے۔ ہر جہاں جو اب انڈیا

مسٹر فریدون جی جیجی معتمد خانی سرکار کے سپرد ہیں
 کشتہ اخبارات کی خدمات دیتی ہیں۔ اور حکمہ برس ریوٹر جو فنانس
 کے متعلق تھا ان کے یہاں منتقل ہو گیا۔ مولوی سید برہم صاحب
 عضو بطور نائب پریس ریوٹر کے کام کریں گے۔

نواب سرخو شید جواد خٹیل آپ وہو کے لٹریچر ناٹیفک
 کے گٹھ ہوئے تھے جمعہ کو لکھ میں وہیں پہنچ گئے۔

(لوکل و پراونشل)

گرمی شدت کی بڑتی ہے۔ تمام پنجاب میں بارش کی سخت
 ضرورت ہے۔ نہ میں ششک ہوئی حالت میں۔ فصلوں کا حال اچھا
 نہیں۔ ہینیک کی بیماری جا بجا ہے۔

نواب ناصر علیاں صاحب میں لاہور زیارت کر ملائے
 محلی کو جا تو لے ہیں۔ تیاری ہو چکی ہے کہ بلا شریف میں بھی
 نواب صاحب کی کچھ جاؤا رہے۔

سولہ مئی کو پہلی سہ ماہی میں پنجاب میں ۶۹۶۔ منی
 کتابیر چھپیں۔

کرنال کے تمام ضلع میں ہینیک پھیلے ہوئے۔ کیتھل کو
 بعض دیگر دیہات میں کئی موتیں واقع ہوئیں۔ حکام افسران
 ملکی کام میں مشغول ہیں۔ کیتھل کے نواح کے علاقہ ریاست
 پشمال میں بھی ہینیک سے متاثر ہوئی ہوئی ہیں۔

ضلع منٹری کی پولیس نے ایک بڑے مجرم ملکی
 کو پکڑا ہے جو ۱۴ میں جیل خانہ سے بھاگ گیا تھا۔ یہ بڑا کچھ
 ہے اور کئی مرتبہ بھاگ چکا ہے۔ ایک مرتبہ بیڑیوں جھکڑیوں
 سمیت چلی گاڑی سے بھی بھاگ گیا تھا۔

صاحب ڈپٹی کمشنر خزانہ نے جو عرض ہینیک کے لاہ
 ایشوراس اسٹنٹ انسپکٹر مدراس کے مرنائے اسکی ہڈیاں
 دیکھ کر لکھا گی کو بھانے سے روک دیں جو اتفاقاً ہینیک سے
 ایٹ آباد میں مرا تھا۔

ملی کا مدرسہ غازی الدین حیدر خان کہ جس میں پولیس
 لائن جی مسٹر آرکارڈ ڈپٹی کمشنر مدراس کی سفارش سے گورنمنٹ
 نے وہاں کے سربراہ سکول کو دینا منظور کیا۔ چنانچہ ۳۰ مئی کو
 مدرسہ اپنے نئے بلڈر نے مکان میں آگیا۔ ملی کے مسلمانوں کو
 مبارک اور ڈپٹی کمشنر صاحب کا شکریہ۔

پنجاب کے لاٹ صاحب نے دوراندیشی سے سہلہ کی
 ہر سالی کے بھنگڑے کے فیصلے کے لکھی ایک چھوٹی سی کانفرنس کی
 جس میں سب معاملہ آسانی سے طے ہو جائیگا۔

واقفیت علیہ کے لئے شمار اور اعداد

[illegible][illegible]

ایک نامور نقشبندی شہسوار سے معلوم ہو کہ ہندوستان میں
حال کاغذ سازی کی جو نگینیں ہیں ان کا سرمایہ یا پانچ لاکھ روپے
ہے۔ سب سے بڑی کل بانی ہے جو ہر سال میں بیس ہزار
سوسون کاغذ بناتی ہے۔ تمام ملکوں کی سالانہ آمدنی اور کوڑ
کا کھر وسیع ہوتی ہے۔ اور تین ہزار سالو آدمی ان پر روزانہ
مکمل ہیں۔ نقشبندی شہسوار ہے کہ کاغذ سازی کو ہر سال ترقی
دے رہا ہے۔ ان ملکوں میں سے پانچ تہائی سو روپے کا مالک
معلوم ہو گیا اور مال میں سے

[illegible][illegible]

مذاق

ایک یادری صاحب مری تقاری کے ساتھ مری و غرض
رہے تھے۔ ان کی تقریر کو پسند کر کے ایک دیہاتی نے پوچھا کہ
صاحب دنیا کی تجارت دینے والے حضرت عیسیٰ کون ہیں اور
کہاں رہتے ہیں۔ یادری صاحب نے فرمایا کہ وہ خدا کا بیٹا
ہے اور خدا ہی کے ساتھ رہتا ہے۔ دیہاتی نے پوچھا خدا
کبھی جیتے ہیں یا مر گئے۔ یادری صاحب نے کہا خدا کی وہ
کبھی مرنے کا نہیں ہے۔ نور دینی کی بول اٹھا کہ کیا آپ باپ بیٹے
میں پھیر کر آیا جاتے ہیں کہ باپ کی زندگی میں ہم سے کہتے
ہیں تجارت بنانا دیکھا۔ ہم سے یہ کہیں چال تو ایسی نہیں ہے۔
لہذا ہر توبہ تک باپ زندہ ہے یہ کہہ کر اسی کو باپ میں لگا کر
اسی کے سب کچھ لائیں گے۔ عجب وہ نہ چلے گا تب تو بیٹا
ہی مانگ رہا ہے +

ایک شخص بہت دیر جا رہا ہو گیا تھا اور پوچھ پیری کے ساتھ اس کو
اکثر اس پر کھانسی ہو کر تھی اس کے دو بیٹے جوان تھے
ان میں سے ایک نے ایک روز اپنے بھائی سے شکایت کی
کہ تیری شکل کی مانند ہے کہ باپ دادا ساری رات جاگتا اور
کھانا تیار رہتا ہے جس سے ہم بھی بیمار ہوتے ہیں۔ دوسرے
بھائی نے کہا میں انسان کا بیٹا ہے۔ رات کو جاگنے سے لڑکھڑکی
خیر داری کہانی نہیں بڑی۔ تم سمجھ کر گھو کہ وہ اب کا بابا اور تیری
کتنی چہرہ کی شکل والی لکھا کا کام بھی بابا ہیں دیکھ سکتے ہیں۔

ایک صاحب جو کہ برقی کے نام تک سو چڑھے تھو۔ کھانا تو کھاتا
اس کے کسی سے سوال کیا کہ صاحب آپ کو کیا غصیاں اور لہذا تھا
جو اس قدر بڑا وہ فقرت کیوں ہو۔ اس کے جواب میں یہ منوں نے
کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس لفظ کی ترکیب میں فی موجود ہے
پھر مکرر لکھتے کھا سکتا ہوں۔ مسائل سے کہہ سکا کہ برقی کا حذر
خیزاؤ فی فہمے۔ لیکن آپ کی لفظ وہ میں یہ فی مکرر علم ہو گیا
و اس کا پڑا ہے انہوں نے یہ دیکھا ہے کہ کلام معقول ہو لیکن
عقل اس درجے نقطہ نزدیک خیال اگر آپ کو نہا تو ہرگز آپ
مجھے یہ سوال نہ کرتے

ایک تانبہ گچہ جس کے سر پر ایک جی بال تھکھیا تاکہ باطن
نفاذ ہو سکے۔ ایک بال چھانکھو کہ کون سے خفا ہو کر گھاسے۔ یہ
اں کیا ہے۔ کون کون لائیے جھنوی کا ہو گا۔ آگیاں جو
ت سے بہت خوش ہوئے۔ اس کے شک کے شک کہنگ
کر کو انعام دیا ۹

سید

مجموعہ اختلافات اور کیا یہ نکتہ میں دو درجہ کی
شترک دینے کی ہوتی ہے شری ہوئی ہیں۔ ان کو اگر چار سال کی
ہے۔ اور نہایت نادر ہوتا ہے۔ ان کو ایک ہی وقت میں
گنتی ہے۔ ایک ہی وقت میں ہوتی ہیں۔ ایک ہی وقت میں
ہوتی ہیں۔ تمام حرکات و آفات ایک ہی وقت میں ظاہر ہوتے
ہیں۔ اور خیال بھی ایک ہی وقت کرتے ہیں۔ اگر ایک فقرہ کو
ایک لفظ کی شریعت کہتے ہیں۔ اور دوسرے اس کو دفعہ کہتے ہیں۔ ان
کو سمجھ کر ان میں ایک ہو کر ہیں۔ انہیں شکار کہیں۔ بجا رہتے ہیں۔
ایک ایک قبضہ۔ یہ سمجھنا کہ ایک ہی وقت میں ایک ہی
قبضہ ہے۔ اور دیکھنا کہ کتنا مہل سے وہاں بھی روشنی ہوتی
ہے۔ نہ کہ ایک ہی وقت میں ان کے جہاں روکنے والے بھی
کی روشنی کی جاتی ہے۔ کہ وہ کہہ والے کو اپنے برابر رہتے ہیں۔
مقام کو کہیں ان کی روشنی۔ اور یہ ہے کہ شری ایک لفظ
ہوتی ہے۔ اور یہ بھی ہے۔ اور ان کی ایک روشنی کو ایک فقرہ کہتے
ہیں۔ شری کہ وہ کہہ اس وقت آتا۔ بالکل صحیح نہیں رہتا۔
وہ اور کچھ جانتے ہیں۔ اس سے وہ قبضہ جس کی روشنی سے
روشن رہتا ہے۔ اور بھی کی روشنی نہیں کرتی۔ بلکہ کی روشنی
میں لعل مل سکے۔ اور یہ بھی ہے۔ اور ان کی جہاں اس قدر
نیزی کے ساتھ ہوتی ہے کہ قبضہ جس میں ہیں روشنی کے ہیں۔
ولات کا ایک کثیر الاولاد و ائدالان۔ یہ انگلستان میں
تشریک شہر ہے۔ یہاں جاں جہاں نامی ایک شخص رہتا تھا۔
کو تھا معمولی غیر کرسی کا ڈال لیکن کاشی جہاں تخلیقات میں اس
نے وہ وہ مولی ہو رہا تھا کہ اس کی تہمت میں کرسی سے گزر
کر عرش و عرس کی تہمتی۔ یہاں حال میں گریبا لیکن جس نے اپنی
جھوٹی زندقہ تصور پر جاننا کہ ان کے لہجہ میں اس کے تہمتی
اور اس کو وہ نہیں کہتے۔ اس کو وہ اس میں قبل اس سے شکاری
کی بھی ۲۰ لڑکوں کا باب ہو کر اس کو بچھوڑا اس سے زیادہ اس کی
قابل تہمت ہے کہ جس نے یہ تہمتی جھوٹی ہیں۔ اس کے کھانے کو مافوق
غوش سنگی سے کیا ہے۔ اور کیا شہر و دن کی رحمت کی بہت کچھ
تخصیص کی۔ اور کچھ دوسرے وقت میں اس سے زیادہ کام کیا۔ یہ چھوٹے
لہجہ جو اور اس کی عمر کوئی ۷۰ برس کی ہے۔ اب اس کی عمر ۱۰۰ اور اس
کہ گئی ہیں۔ پانچ لڑکے اور پانچ لڑکیاں۔ ان میں سے ۲۰ و ۶۰ تو وہ
میں جو ان کا پیدا ہوئے ہیں۔ کسی لڑکے کے اخبار سے شہر کیا تھا
کہ جو عورت سب سے زیادہ لڑکوں کی مال جو وہ کہے اس کو اس
میں قدر انعام دیا جائے گا۔ مفاد و اعتبار بھی۔ ان کے غلامی
میں اس کی مجال تھی کہ یہ انعام۔ لے لیتی غرض پالا نہیں
کے کا پھر پاتا۔

کیا آپ نے آج تک کتابیں نہیں منلوئیں؟

از روش فضا شد عرفی بمثل انظر سید کورس فیهیت مسجد

پانسون لطیف حصہ اول :- شرقی اور مغربی مذاق کے
نہایت عمدہ اور چمپٹہ مصاحف پانسون لطیف در کئی گئے ہیں
اچھے اور برے ہوں کیا فیصلہ ناظرین ہی پر جمود نہیں ہونا
تو فرمایا نہ تو پانسون سے سوایا سوئی ہو سکتے ہیں اور نہ کٹ
سکتے ہیں طبعیت مذاق پسند ہے تو ضرور خرید لیتے - ختم غلط
کے لئے یہ نہایت عمدہ اور حق ہے قیمت صرف

عجیب و غریب و محب و محبت انگیز مسائل

نجوم و ریل کی عجب و غریب کتاب :- دوسرا

(۱) ۱۸۱۱ء میں انگریز کانسیجی ۲۵۹ قیمت سے محصول
 اس کتاب میں صد ہا انگریزی عربی مختلف مضامین کے صد ہا
 واٹک صد ہا چھپا ہوا اخبار - شہرہ داروں اور تاجروں کے نام -
 صد ہا نمونے کے خطے اور نہایت کارآمد مفید ہدایتیں - قانونی
 کارڈ - میموریل - ایڈریس - اسناد وغیرہ وغیرہ - اور صد ہا کارڈ
 ترجمہ ہر صفحہ کے محاذی میں (۲) تیسرا اطرقتہ دوم صفحہ ۱۶۰
 قیمت ۲۰ اس میں نہایت ہی اعلیٰ درجہ میں مذاق کے شگفتہ
 خطوط مع ترجمہ اردو - ایک نہایت حیرت انگیز طرقتہ صنعت کی
 چھٹی - انگریزی طرقتہ معاشرت کے بہت ہی کارآمد قواعد - دستے کے
 حکم کی ہدایتیں - واٹک لکھنا - مسودہ کرنا - سلیبندی کرنا وغیرہ
 تمام مع ترجمہ پریسیڈیاں - جیسٹان - معنی الفاظ وادب امرائے
 (۳) پراٹرقتہ اول انگریزی و اردو - و انگریزی و ہندی مع ۵۲
 قیمت ہر ایک ۳۰ - انگریزی کے مفیدی کے واسطے اس سے بہتر
 خود مکمل کتاب ہونی (۴) پراٹرقتہ دوم انگریزی و اردو صفحہ
 ۲۴۷ قیمت ۲۰ - اس کتاب میں نہایت مفید کارآمد ہدایتیں
 مع ترجمہ صد ہا انگریزی محاورے کے خطے - یا ضرب الامثال خطے
 بات چیت - چھپا ہوا تمام مع ترجمہ ہندو - مگر گریٹر انگریزی کی کامل مع ترجمہ
 اردو و حصوں میں قیمت ہر (۵) اولم - اس کتاب میں اس
 پر از انگریزی محاورے کے خطے مع شرح ترجمہ اردو کے ہیں سو قندیل
 میں صفحہ ۴۰ قیمت مع ۵۰ - ہرگز انگلش صد ہا کارڈ کا خلا
 ہر جو طلباء مکمل اور انگریز کا امتحان دیتے ہیں ان کی معنی
 کامیابی کی ذمہ داری کرنی ہے قیمت مع جدول وغیرہ کتاب کے
 ملاحظہ سے تصدیق ہوگی (۶) انگریزی ضرب الامثال ترجمہ ہندی
 (۷) ہر ایک کی تلاش ہندی پراٹرقتہ ترجمہ ہندی قیمت ہر ۲۰
 ہی مفید انگریزی کی تدبیر جو صد ہا قسم کے خواہی وغیرہ ہیں
 (۸) ہر ایک کی تلاش ہندی پراٹرقتہ ترجمہ ہندی قیمت ہر ۲۰
 (۹) ہر ایک کی تلاش ہندی پراٹرقتہ ترجمہ ہندی قیمت ہر ۲۰
 (۱۰) ہر ایک کی تلاش ہندی پراٹرقتہ ترجمہ ہندی قیمت ہر ۲۰

چون در کرم بانی می گفتم که این کلمه از اوستیا می باشد و طریقه
که جلده کسی قسم کاغذ برین شنبلیله یا بیت فی رطبه در حصه و لک خط
کار خانه میسره خیار لا جزو است لکن مستطیبه

حضرت شاہ نے ملک یونان یعنی روس میں بیچیم کیلئے سفر کیا
 اعلیٰ آفسر یا ترکی وغیرہ کے حالات شناسا یونان کے ہر ایک کے مدارات
 مہما ناری کا حال اور عجائبات ملک اس کتاب میں لکھے ہیں

قیمت مع محصول مع تصویر عکسی شاپان پور محمد عظیم سادات
عبد خاری سفر ناموں کی شرح لغات علی محمد تیار علی
المشتر حقیر فری مولو خاری و صاحبہ اسپر بھگوان شری نال

کی خوب و برقی اور صفائی دیکھتی ہو تو ان کی اصلاح مولوی صاحب نے
سکارخانہ ناسخ و میٹر لائن کو آراک مسٹر لہو میں تشریف لایا

جو ملک لدرج کے بہادروں سے بڑی محنت اور توسل سے حاصل کر کے بنایا گیا ہے۔ جن لوگوں کی آنکھوں میں کسی قسم کی بیماری یا عروزی یا اور کسی طرح کا کوئی نقص ہو۔ اس سے شریعہ آرام ہوتا ہے۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں اس کے استعمال کو گتے سے امید نہیں کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری ہو۔ کئی ایک بڑی بڑی معتز انگریزوں اور لائق دکانوں اور تعلیم یافتہ لوگوں نے اس میرے کے عرصے کا پورا پورا تجربہ کر کے سائنٹیفک تحریر فرماتے ہیں۔ چنانچہ حال میں گورنمنٹ پنجاب کے سسٹنٹ کمیشنر انڈیا میں صاحب کہ جن کو ہم نے امتحان لکھیادی کے لکھی۔ سترہ ہوا تھا بعد امتحان کیلانی کے اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ میرے کا سترہ مینا سنگھ کا تیار کیا ہوا مشہر اجڑا سے بالکل پاک اور فاضل اعلیٰ قسم کے شرمو اور ایک سفید بڑی بوٹی (صوفیہ میری) سے مرکب ثابت ہوا۔ جن سے ہماری بیان کی دوسری تصدیق ہوتی ہے بڑی بڑے لائق ڈاکٹر ایڈیٹر حکیم بھاجو اور دوسرے کے شفا خانوں میں اب اس شرمو کا استعمال کرتے ہیں جس بوٹی پر میری شرمو وہ جھلی بچھی جاتے۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے واسطے کافی ہے مبلغ دو روپے جو صاحب میرے کا سیاہ سترہ استعمال نہ کرنا چاہیں وہ میرے کا سفید سترہ منگوا سکتے ہیں۔ قیمت فی تولہ میرے کا سفید سترہ شہرہ نوح ڈاک وسمہ خریدار قیمت فاضل میری ماشہ مبلغ مختلفہ

المشتر مینا سنگھ اہلو والہ

اور ترقی نماز کرنے والا اور طاقت دینے والا ہے ۶

[illegible]

ارو رو بان کا ایک ماریجی جھوٹا مال ہو جی کی کڑی سزا
نبیات الدین کی فتح راجہ جی دلی کی قسمت کا ایک باثر قصہ غلام
اسلام مراد علی راجپوت کی شجاعت کا ایک اعلیٰ نمونہ جس کے
روز نیاز عشق کے سوز و ساز کی ایک اہلی تصویر جس کے قصہ کی
عما کی مضامین اور سندش جتنی سے ظاہر ہوگی سنگوار ہے جلد
مکمل ہر قریب المشہور یہ اخبار و سچا ہر ملک کی محسوس کامیابی

استنهارات



صرف پیسہ اخبار لاہور
ہندوستان بھر کے تمام آرٹ
خبرات میں زیادہ تھیں والا
پیسے کی ادائیگی پر ہر قسم کے
اشتہارات مشترک کرنے کے لیے
اس سے بڑھ کر کوئی اور
مفسر ذریعہ نہیں ہے

تہا بھارت

اردو پر مذاق - پرپ اول صفحہ ۲۲۸ - خوشخط قیمت ۴۰
مصولہ اک عشرہ اشترامہ شیکہ دار کب انار جہان

باجلاس جناب اللہ ہری رام صاحب
تخصیص اریشین

اشتهار حسب دفعه ۸۶ - ایکٹ ۱۸۶۶ء
 راولپنڈی پول فائٹ ہٹری بنیام کریک جوٹش وڈن جو قوم نوپا سکن
 مکن اپانڈر ہوسٹان موضع وڈر تحصیل ضلع جالندہ
 دہرا علیہ

وعوی منی

بقدر صدر مرعا علیہ بیوش ہے۔ اور مار جو ملاش کے کچھ
مرعا علیہ نہیں ملا۔ اس کے لیے اشتہار دیا جائے کہ اگر مرعا علیہ
ملا رہا ہے تو ۲۴ مار جون ۱۹۴۷ء احصائے پاؤں کا مشاہدات
اور بروی مقدمہ نہیں کر سکتا تو بموجب دفعہ ۱۰ اضافہ دیوانی
اور مقدمہ کی طرف عمل میں آجیگی۔
میری دستخط اور مقررہ حالت سے آج تاریخ ۷ مئی ۱۹۴۷ء جاری ہوا

6

اہلس میں مشہور و معروف لکھنے والے عزیز درجیت عزیز بادل سحر
 لکھی کو شرف آفت نشان دور بار بلند کے اسرار کا خزینہ سالکی صورت
 کا نام چھوڑا بیاض تہ بہ تہ صفت سالانہ بیاضی ۱۹۹۷ء تک کے
 اور پہلی جلد کی قیمت جو لاکھ اسی تھوڑی سی رقم تھی وہ بیکار چھوڑ
 انصار پنجاب گزٹ سیا گزٹ
 اہلس میں پرنٹنگ مل اور سوشل مضامین پریس تھانہ اور
 لکھی سے بحث کی جاتی ہے پرنٹنگ مل مضامین کے لحاظ سے یہ

پروچہ قابل دید ہے قیمت سالانہ پیشگی تے ۵۰
اسحق

(۱۳) یہ ہے کہ ان کے پاس ایک نیا ہیرو ہے جسے چار سالوں
پہلے لکھا گیا تھا۔ یہ ہیرو بہت کم عمر کا ہے اور اس کے
چھپا ہوتے ہوئے قیمت ساڑھے بیس روپے
المشتر مقام دار صاحب کو فروخت کر دینا سزا گوار

(۳) ایسے استاد کی ضرورت ہے

جو ایکنو در نیکنار دل کے عالم کلم کو تقبیح دے سکے۔ کہ سے کم
دل پاس ضرور ہو۔ اور اگر نری میں نیابت غمہ رکھتا ہو۔
خواہ کے باری میں مشتر سے بندہ مضطرب و رافت ہو سکتا ہے اور
حبیب اسلام ہو۔ ورنہ دوست میں اپنی عروا دے سکوت و
دلت و غیر کا حال ضرور چرچ ہو۔ مشتر مندور رنجنا پڑی
از ناگہ سے۔ تھانہ و در و دل صلح اہل سیر

شماره

لنگی - شکہ - کلاہ پرزہ - کلاہ - نیمہ - سرخندہ - شیخی - شیخی
 لوتی - گبرون - باناقت - لدھیانہ کلاختہ - مذکورہ بالا
 میاویہ میری معرفت نہایت سبستی اور موافق مرضی خریداروں
 روانہ کیا جا سکتا ہے بہر قسم اور ہر رنگ کے تیرین و سادہ
 مول و پیش می اور مذکورہ خریداران - علاوہ اس کے بلوچ
 سیل بھی روانہ کیا جا سکتا ہے بہر قسم محمد کرم الدین
 علی قین - علی محمدی کے انکو شہد کاک بلوچستان

بسم الله الرحمن الرحيم

ایک کپڑے کے مشورے پہلے کا ترجمہ جس کے ترجمہ سے جناب
 محمد امین زعلی صاحب نے اپنے اپنی اعلیٰ انصاف کو ظاہر کیا اور
 نام کی برائیات باحوالہ تعلیم اور تفسیر آدو ملک کسما متفیش
 کتابت کماذکر اور بہت خوشنودی کے ساتھ چھپائی گئی ہے
 جس میں جو قیمت نہ محصول عمر سفار او بیلیوے ہل
 دین شکر کے ساتھ چھاپی ہو۔

شہر لاہور کے مشہور شیشی ازار بند

ہر لاکھوں کے ریشی از ارشد بنی مشہور و غایت ہی جس کے لئے
از ارشد بنی سے بڑی اشتیاق کے ساتھ درویشیں آتی ہیں
نئے بند و بست کیا گیا ہے کہ عہدہ سے عہدہ اور اعلیٰ سے
از ارشد بنی پادشاہ اور پادشاہ کے جن میں دشا اور دھوکا پر
تفصیل کو واجب بنی پر ہم چھپا ہے جائیں۔ رنگ گہری
چھپا ہے ہر رنگ کے از ارشد بنی پر پلے گئے۔ یہ
لاہور میں اول درجہ کے کھجوروں کے باغوں سے چلے
تے ہوئے۔ بنی حسب ذیل ہوئے۔

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

صحت کا عرق وافع ہرینہ !!!

غمو آؤ ستور ہے کہ جب ہفتہ جیسی اُٹلک بیاری بالکل ہی
 دہائی ہے۔ اور جانبر ہوئی اسید کوئی باقی نہیں رہ جاتی تو اس
 وقت اگر اس کو کوئی جانبر ہو سکی اسید دہائی جاوے تو بیمار اور
 حیثیت سبکدوں اور نذر لڑوں روپے مریض پر قربان کر دینے کو تیار
 ہوتا ہے۔ اصل میں ایسا ہرگز نہیں چاہیے۔ کیسے مریض کی دوائیاں
 جو تیرہ ہفتہ ہوں چھتیس مہینے موجود رکھتی رہتی چاہئیں۔ بالکل
 اسی قسم کا ایک واقعہ سیدھے عرفی تارگر کرکھا گیا ہے جو کہ بااثر
 جا چکا ہے۔ اور اسی نے اب احمقان کے ساتھ اس کو تیرہ
 ہفتہ کنے کی جرأت کجائی ہے جس کی قیمت لاگت کے بالکل
 قریب قریب نصف ایک روپیہ ہے۔ جسے اولاد کو مسخر دیا اس کو
 منت علد ملو اگر آپ کو کوئی دوا یا کیشیاں منور موجود تھے۔
 کہ وقت پر پہنچنا نہ پڑے۔ اور اپنے احباب کو بھی اس خوشخبری سے
 مطلع فرما دیجئے۔ تاکہ وہ بھی محروم نہ رہیں۔

زندگی بچنے والی گولیاں

[illegible]

بیاں لایا و اس طرح طے کیا کہ میں میری اس مرض میں یہ کتب و کتب
والی جو کہ یہ کتب یا انہوں نے صرف یہی دو کتب اس مرض میں لایا
تھے کہ ان کے دستوں سے نسخہ لکھا کہ اس مرض کا آئینہ و قیاس

ان کو لیوں کو کھائے
 یہ گولیاں دینی قبض کے دور کرتے ہیں کسیر ہیں۔ بدن کو تازہ
 ہیں۔ علاوہ اس کے اور اسی ذیل کو فائدہ نہیں۔ دوسرے
 دوسرے ضعف نصارت۔ وجع مفاصل پر شعلہ اور سو آئی اسکے رخ کو
 سے دور کرنا نہیں گولیاں کا کام ہے۔ سزاوت وجود میں طریق
 ال ہر دو جس کیفیت فی کس جس میں یہ گولیاں ہیں صرف ہر
 بیشتر شہر علیہ السلام۔ دروازہ شاہ عالمی لاہور۔ طایفہ شہر
 اسٹہر ہر کتابا علم ہر شاہ شہر ہر
 ہر جس میں حکیم تیار ہوئے۔ فی علیہ ہر نصف سال سختی ہے
 اٹھتے ہر اوعلہ اور سہ ہر اوعلہ

بقیہ مراسلات

مکسر ضلع فیروز پور

۲۴ مئی ۱۹۲۱ء کو صبح کے ۹ بجے ریلوے سٹیشن پر ایک بہت بڑا مجمع معزز اور عام زمینداروں کا مجمع ہوا۔ اور یہ پندرہ موقع پر ایک ایسا بارونین مجمع آپ کے مراسلہ نویس نے مکسر کے ریلوے سٹیشن پر دیکھا ہے۔ یہ معزز اور قدر شناس لوگ ایک افسر کے ہر کے المود کے واسطے جمع ہوئے تھے کہ جس کا نام نامی سردار دیال سنگھ صاحب مان ضلعی ایئر سروس میں ہے۔ جن کی نوبت فیروز پور ڈویژن کے گورنر ڈیوڈن مسقطہ جناب سرکل کی ہوتی تھی۔ ان زمینداروں میں ہتھول اور تھوٹے کچے لوگ بھی تھے۔ اور انہوں نے ایک شہری ایڈیشن لکھنا اس پر دغیر بنی اور دانت و دانت و ملاز و دغانت منصبی فراموش بہانہ کہنے کے دیا جو کہ سردار صاحب موصوف سے اس پر زمانہ قیام اس نواح میں ظہور میں آئے تھے اور جن سے کہ زمینداروں کے فوائد مسقطہ آب پاشی کو ترقی ہوتی تھی۔ جس پر اس کی ایک کاپی نظم میں بھی اور وہ منشی کریم رامہنا ماس میں مدد مسکتے حسب تقاضا زمینداروں کے تیاری تھی۔ افسران مال اور خصوصاً صنیہ آب پاشی کے تعلقات زمینداران سے خاص متوجہ کی لایکل پیچیدگی رکھتے ہیں۔ اور اس پر ایک اندازہ رکھیں کہ اس درجہ تک رعایا کے مقصد کی خوشنودی حاصل کرنا اسی مقصد کا کام تھا جس کی مثال کی زیادتی اس صنیہ میں معلوم ہے۔ اور جو ہر اعلیٰ افسران نہ کو خاص توجہ مبذول کر لی چاہئے۔

سردار دیال سنگھ صاحب تعلیم یافتہ لائق شائستہ اور اپنی معزز قوم زمانہ کے فخر ہیں۔ میں یقین کرتا ہوں کہ صاحبان صنیہ ان کی قدر کریں گے۔ کیونکہ ایسے آدمیوں کا کسی خاص سرشتہ میں پایا جانا اس سرشتہ کی خوش نصیبی ہے۔

مرافقہ کے ازماعین

آسٹریلیا

جناب میں آپ کو چونکہ ایک آسٹریلیا کے حالات لکھنے کا بہت شوق ہے اس لئے میں آپ سے یہ دریافت کرتا ہوں کہ وہاں پر ہر دوری پیشہ لوگ کیسے جاتے ہیں۔ اور آپ کی رائے میں وہاں کی تمام زبانوں میں کونسا ایسا مقام ہے کہ جہاں انسان تہذیب کی عام حالت بھی رکھ کر بہت سارے وسیلہ سکنا ہے۔ آپ یہ بات بتا سکتے ہیں کہ ہندوستانی مزدوروں کو اعلیٰ درجہ کی مزدوری کون سے ملک کے کس حصہ میں مل سکتی ہوگی۔ آسٹریلیا کے بلکہ یہ دینے کے لئے بھی کہ آپ کو خبر فرماتے تاکہ بہت سارے ہندوستانی غریب زبان پر جاتے ہیں یہاں کی آفتوں سے نجات پائیں۔ مگر ایسا اخبار کسی جگہ سے ملتا ہے کہ جس میں تمام دنیا کے حصوں کی مزدوری کا مقابلہ کیا جاتا ہو۔ کہ کس کس مقام پر یہ مزدوری ہے۔

مرافقہ دلی احمد۔ بلند شہر

۱] ہم نے آسٹریلیا کے ایک معتبر اور مشہور شخص سے خط کتابت شروع کی ہے اس لئے کہ کچھ عرصہ تک مفقول اور ضروری حالات بغیر انکا ہی ناظرین پہلے اخبار میں چھاپ دے جائیں گے۔ ایڈیٹر پہلے اخبار

حجرت نشینے نمبر ۵

نمبران ایڈیٹر صاحب تسلیم ہائماں یہ ہے کہ چند شخصیات ارسال خدمت میں۔ ان کو ہر ناظرین پر دیاویں۔ یہ فوجی ہیکری ریان بشارت میں بغیر چھ رتی جوان آدمی کو بیعت آسنے سے تھمتہ دو تھمتہ پیشہ ترقی ملی ہے۔ نوبت رک جاتی ہے۔ لیکن اس کا بہت لحاظ رکھنا چاہئے کہ عامہ عورتوں کو دیکھنے سے احتیاط ہو جائے۔ ہرگز ہرگز دیویں اور بھائی عمر کے بچوں کے لئے خوراک کم کر دیوں۔ ہر ایک قسم کے بے لڑی میں مصیبت ہے۔ مرض طحال کا علاج۔ یہ کھانسی کے خشک دھت میسر جوان آدمی کو بغیر جارحی کے دلوں سے لکھن یا بالائی میں طار کھلاویں۔ ایک ہفتہ تک سارا دست کریں اس سے باقائدہ سرخ رنگ کا آنا ہے۔ پھر اندیشہ نہ کریں۔ براہے تحلیل مرض طحال۔ ہیکری ڈیڑھ رتی عوطیا پیرتی اس کی ایک پڑی بنائیں۔ ایسی تین پڑیاں دن میں چھوٹ شربت دینا استعمال کریں۔ پڑ بال کا علاج۔

اول سے پہلے سے باوں کو کھینچ لیں اور پھر ایک بتی رسالہ کی لیکر ان بالوں کی جگہ پر جو کچھ ہے اس کو خوب چھو کر پھیریں۔ دو تین بار کون سے بہت فائدہ ہوگا۔

مرافقہ عبد الصمد۔ میڈیکل شاہ ظفر وال

تقصیح

کرم بندہ تسلیم خراج غالی میں نے جو شکل اول بخیر اعلیٰ میں منظوم آپ کی خدمت میں بھیجی تھی وہ آپ نے اپنے اخیار کرم میں ۲۰ مئی ۱۹۲۱ء کے پرچم میں درج فرمائی ہے کہ میں آپ کا بہت مشکور اور ممنون ہوں۔ لیکن ہر دو کا تہ سے دو شعر چھپنے سے رہ گئے جس کی وجہ سے شکل کے کچھ نہیں وقت ہو گئی ہے۔

دبان خط کو اس پر خوشحال کر خدا رب کے ہر خیال اس کے اجدید و شعر چاہئے۔

ڈوکی جو دھڑک رہی نام۔ رو مرکز مسکا جو سنگینام روٹ خط اس پر خوشحال۔ روٹ خط کے برابر کھیاں

مرافقہ شیخ عبداللہ احمد سوداگر جو کہ بازار بلند شہر

نیک صلاح

عنایت فرمایا من جناب ایڈیٹر صاحب پہلے اخبار تسلیم جو کچھ میں اس وقت عرض کرنا چاہتا ہوں۔ وہ بہت عرصہ سے میں ضبط کر رہا تھا۔ وہ ہے کہ انکا پیشہ جو آپ سے لائق فائق ایڈیٹر کے ذریعہ شائع ہوا ہے اسے عرصہ ہو چکا ہے اور ہر دن مضامین عنایت کے جن کے ہر مطالعہ کا شوق ہر شہر کے قاریوں کو ہر تہا ہے۔ ہر ضروری

بات پر آپ بڑے زور سے اور بالقصد بحث کرتے اور رائے دیتی ہیں۔ مگر ہر دوری میں آپ بہت لکھتے دیکھتے ہیں۔ میں نہیں کہ سکتا کہ نہ معلوم آپ علم غیب سے واقف ہیں یا کیا محبت ہے کہ جن جن مضامین کی طرف ہم لوگوں کی آنکھیں ہوتی ہیں وہی مضامین مفصل آپ کے ہفتے کے پرچم میں نظر آتے ہیں۔ جناب میں تو سخت انتظار میں رہتا ہوں کہ آپ کا پرچہ چھپی سالانہ لیور کیسے اور کب اس کو ایک سا خط طالعہ کر لوں۔ اگر سوئی پر بیٹھا ہوتا ہوں تو اس کو بھی چھو کر شوق کے ماری ہوتے اس کو ایک نظر لکھ جاتا ہوں اور پھر دوسری باری تک پڑا ہوا گزار انتظار رہتا ہے۔ آپ کا پرچہ تو روزانہ ہوتا ہے کچھ کیفیت اتنی۔ خبر اگر اس وقت روزانہ نہ ملے تو نہیں تو میں اسے دے سکتا ہوں کہ آپ اس کو ایک ماہ میں آٹھ بار اس مرتبہ نکالیں اور پھر جو جس قدر حصول ہوتے گا وہی سے دینے کو تیار ہو جائیں گے۔

تو تہ فی صدی اخبار دے لے ہندوی کی شکایت میں دریا گئے ہیں مگر وہ خودی اخبار نویس کی لیاقت نہیں رکھتے صرف وہی سیاہ کر دیا کرتے ہیں اور جو کچھ ہے کچھ فغان باہر کر دیتے ہیں۔ کیا بھی آپ کو یاد ہندی کی شکایت کا موقع آج تک ہوا ہے شاید بھی نہیں۔

ایک رسالہ شہری اور بہت کتاب اس دہرہ کو اختیار کریں تو از حد ہر ہوگا کہ آپ اپنے اخبار کے اور ہر ہنر شہر کے اشتہار رکھیں آپ اس عمل کی تصدیق آپ کو بھی ہوگی ہے۔ آپ اپنی ہمت کی عرض سے ہر شہر کے چھوٹے بڑے اخبار کو یہ چھاپا کریں۔ تو اس صورت میں آپ کو یاد رہے کہ ہر قسم کے پختہ ہو جائیں گے اور آپ کے اعتبار پر ہر شہر کے سامان خریدیں گے۔ ایک رسالہ اس میں آپ کے اخبار کی ایک نئی قسم کی وقعت ہوگی۔ دوسری آپ کی بخوشی سے عبارت ملا سب لکھ کافی ہوا کرے اور بہت سے کالم خالی ہجاریں گے کہ ان میں اور اشتہارات لکھ جائیں۔

کیونکہ ہم آپ کا اعتبار ہے اور آپ کا ہمارا ایک قسم کا تعلق ہے۔ چنانچہ کو تو آپ سے نہایت محبت صرف اس وجہ سے کہ آپ ایسے آزادانہ مضامین لکھتے ہیں اور انکی دیکھ کر مقنا میں ہجاری خفاہر تلاش کر کے لکھا کرتے ہیں۔

الشیوہ آپ کی روز افزادن ترقی کو کہے۔ نیاز

مرافقہ بلند پیاری علی بروٹھا۔ ہر دو گنج ضلع علی گڑھ۔ ۱۴ مئی ۱۹۲۱ء

کتنی حیرانگہ خبر ہے کہ ہمارا صاحب صاحبان نے انوار گزشتہ کی رات کو بقیہ منی مال کی ایک بابت انتقال کیا۔ ہمارا صاحب بڑی حالی دماغ تنظیم اور قیہ میں سرگرم تھے۔ اور اس سے دو روز پہلے میرے دن ۲۰ مئی کو ان کے دیوان کو ریاست انیس کسی نے نقش کر دیا۔ اسی مفصل حالات معلوم نہیں ہیں۔

اللہ العزیز و من صاحب اس وقت اسکا پیر ہاں اس نے ضلع کو ہاں میں دو رہ کر تھے ہجاری ایک گاؤں میں جنہ سے انتقال کیا۔ یہ خبر ہمارا درمیان میں ہجاریوں کی ہجاریوں کے سامنے سچ سچ باتیں کو کہنے کے جرم میں انکا شہر

ریاست پٹیالہ کی آمدنی یہ تین بیڑ ہواں
 شہر ہے ایک اخبار کو دیکھ کر سمجھ سکتے ہیں اخبارات سے
 لکھ دیا ہے کہ جب سے ہمارا صاحب حال پٹیالہ کی
 گدی پر بیٹھے ہیں ریاست کی آمدنی میں اضافہ ہوا ہے
 سے لگ بھگ ۱۵۰۰۰۰ روپے سالانہ کی نو فیصد ہو گئی ہے
 نئی تعریف کی بات ہے۔ مگر دوسری بات یہ ہے کہ
 لی کہ ہمارا صاحب حال کی آمدنی اس قدر ہے کہ اگرچہ اس
 کس قدر تو فیروز ہوئی ہے۔ خزانہ میں جس قدر روپیہ آئے
 اختیارات حکومت حاصل کرنے کے وقت جی جی صاحب
 بھی ہے۔ مخارج میں قدر پید ہوتے اب اس سے کم ہونے
 ہیں۔ اگر ان باتوں کا جواب نفی ہے تو ہم نہیں سمجھتے
 کہ ریاست کی آمدنی کے بڑھ جانے سے موجودہ حکومت
 کے لوگوں کا کیا بیڑ ہے ؟

لکھ میں جو بارہا رشتے باز دیگر باشندوں پر رستہ باز رہ کر
 اپنے چلتے ہیں۔ سر رہنمائی چار گھنٹے پہلے اور ہوتے
 ہیں۔ یا تو ان میں سینکڑوں ہاتھ ہوتے ہوتے ہیں کہ
 جن سے کسی شخص کا زمین پر چلنا بھی دشوار ہوتا ہے
 بچا ہے ایسی زبان و کھول کا تماشہ ہے ہیں اور ہر
 منت اور خوشامد کو شہر اور رستہ دیتے ہیں کہ ایک یہ
 دو۔ غرض لوگ تماشہ دیکھ کر ہلکے دھڑکے چلے جاتے
 ہیں۔ اگر کسی کو کہ صاحب بہادر ہوتے اور اپنے ہی کرتب
 دکھاتے ہیں کہ وہ صاحب دھڑکے ہیں۔ مگر وہ پردوں
 اور قناؤں کے اندر غلط ٹیکر تو کسی لان کی تعریف
 ہوتی ہے۔ یہ تو بات ہے کہ ہندوستانیوں کا سونا بھی مٹی
 ہے۔ اور یہ والوں کی مٹی بھی سونا ہے ؟

میں نے چار گھنٹے نہیں۔ لاہور کے ارد گرد لوگ اس
 فصیل شہر کے کچے پھینڈے کے ٹپے بہت ہیں۔ چند مہینے
 گزرتے ہیں کہ لاہور کے ارد گرد کے ٹپے دو تین ایک سو
 واراٹ کی خبر سننے لگی تھی۔ اب لاہور کے ایک اخبار پبلشر
 نے لکھا ہے کہ لاہور کے ارد گرد کے ٹپے کے قریب ایک شخصوں کے رات کے
 وقت ایک ٹیٹر ڈاکٹر کو لٹ لیا۔ آخری درجہ کی دوا دی کہ
 کہ دارالطقت میں یا میں ایوان گورنری کے زیر سایہ چور
 اسی سید زوریاں کریں۔ یہاں تو یہ شخص اس کو مارنے کے
 اندھیرا تو اردو ہے جو لاہور کے درستی ہے۔ لکھ اس سے بھی
 بڑھ کر کہ لاہور کے ارد گرد کے زیادہ واراٹ ہیں جو مٹی میں لٹا
 نہیں ہو سکتا۔ اب دیکھئے کیا نتیجہ ہے ؟

لکھ بہمن

معمروں کی آہیں

اخبارات کے مشہور والی ریاست پٹیالہ میں
 اشتہار دہ رہے ہیں کہ سوائے دیہہ کے کسی
 کرنل۔ ستارہ مند اور زوردار گھڑ سوار کسی اخبار
 کی خریداری اس کو منظور نہیں۔ فرما ہے کہ اس کی قابلیت
 کو کافی نہیں ہے۔ یہ بھی معلوم ہوئی ہے کہ انور سنے
 اس مذاق کے اخبارات پڑھ سکتے ہیں۔ اگر اب بھی
 کوئی اخبار نویس ایسا اخبار بھیجے تو میرج اس کی اپنی
 نفی ہے ؟

اخبار نگاروں کے لئے اخبار کے لئے لکھنے کے لئے
 کی طرف توجہ دلائے کہ جن کو بہت کم خواہر بہت سخت
 کرنی پڑتی ہے جن کو لکھنے کے لئے ہر روز دیر کا کام
 ہے اور جن سے کسی سخت محنت ہوتی ہے وہ اس سے
 بھی خواہ کے مستحق ہیں۔ اس وقت تو ان سے کسی اور
 چیز کی نسبت زیادہ تر غلطی کرتا ہوں کہ انہما کے لئے
 کی طرح کام لیا جاتا ہے۔ ہر اخبار نویس کو بھی یہ خیال
 اس ضمنوں کو چھاپ کر اس کی تائید کی جوت ؟

جو پر گزرتے ہیں ایک وفات کی خبر ہے جو سطح
 ہے۔ یہ مٹی یوم پشیمان کو تیرہ ایک سو لکھ دن سے مٹی کی
 سری حضور زوردارم اقبال کو سری امرا بی بی صاحبہ کن گہ
 کی دفتر ایک آخر نفس بن رہے تیار حالت فرما رہی۔ سینک
 ہے کہ ایک ایک خبر ہے ان کے نام کے ساتھ ہر شخص
 پر خود نام اقبال کے برابر ہے ضروری تھا
 اس جو پر گزرتے ہیں ان سال سے ایک ہفتہ کا گنت
 سیکر میں کے جنوری کے پرچہ کا چھپنا ہے اور اس کے چھپنا
 ہوا ہے کہ ابھی شائع ہوا ہے۔ ایک مشہور کی جوت بھی
 تو ہے۔ یہ اشتہار انگریزی میں ہے۔ حکومتی ہوتا ہے دینی

بھوتنا خیال :- عام لوگوں میں یہ گمان سم
 ہے کہ صاحب فضل کے ہوتے ہیں کہیں نہیں
 ہی لکھتے ہیں۔ غلط فہمی ہے۔ اخبارات سے
 اس وقت تو سنے کی بددی بھی نہیں چاہتے۔ اگر
 اب بارش ہو گئی تو غلطی ہو جائیگا۔ اس لئے
 اس لوگوں کو اصلاح دینا ہے کہ بہت وقت میں
 بارش کی آمد دیکھیں۔ دھواں اٹکے گا۔ بارش کی
 ہو جائے۔ اتنا ہی ہو گا کہ لکھ جائے۔
 اور صورت میں ہی وقت آجائے گا کہ ان میں
 لکھنا اور لکھنا۔ اور ان کے ہر گز نہیں
 نہیں بارش کیگا۔ کیونکہ لکھت یا تو اس زمانہ کے
 کام کا ہوتا ہے۔ ہر نام اپنے لکھنے پیداوار سے
 بہت بھر کر لکھا کر دے۔ کیا یہ صلاح پسند نہیں ؟

چراغ لکھ اندھیرے کے عنوان سے جو ٹیڈیا غار
 میں چھپنا تھا ہر محروک اور اور تہوں نے اس کی تائید
 کر کے اس کی اصلاح کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کوہ نور کھیا کر
 کہ بقول پیدیا اخبار کے دافنی ٹیڈیا ہے کہ اگر لکھ
 پنجاب میں جو کوئی شائستگی کا کر ہے ایسی دانتا ہو
 اور نہیں اس کا کچھ انتظام کر دے۔ چاہے کہ اس موقع
 پر پولیس میں سختی جائے جو گیارہ بجے لکھ کہ رستہ
 چلتا رہے اس دورہ کے رہیں ؟

اخبارات ایسے ضروری اس کی طرف کہ جن سے عوام کی دوس
 میں ان کی کتنی ضرورت ہے۔ ایسے آج کے لوگوں میں بہت
 خاصہ کچھ لکھنے کی ضرورت ہے۔ ہر اخبار نویس کی
 پہنچ سے ایک حصہ پر جو یہ اخبار کے نام لکھ رہے ہیں
 اعتراض ہو اٹھا۔ ہر شہر و رستے نامی کے پرچہ میں اس
 اعتراض کا غلط کیا ہے۔ اس طرح ہر اخبار نویس کو
 نے ہوا ہے کہ کتنی بہت ضرورت ہے کہ اپنے اپنے اخبارات
 میں اس کو دیکھ لیتے ہیں۔ ہر کو اس میں اس بات کا کہ
 کہ آدو پر نہیں بھی ہو جی وقت حاصل نہیں کر سکتا ہے
 تک کہ اس کی کوئی شے نہ ہو۔ سچ ہے ہمارا یہ غلط ہے
 کہ جس روز یہ اخبار میں ملے اور ہر دن کے ساتھ یا ہر
 چھپنا تھا اس سے آگے نہیں چاہتے تھا کہ تمام موزی
 اخبارات میں کیا جان ہو کہ یہ راستے غلط جانی جس سے نہ صرف
 رائی کو قوت ہو جاتی بلکہ اخبارات کی قدر بھی بھونڈا ایک مضبوط
 جتنا ہونے کے مستحق ہے ؟

معمروں کی آہیں

میں نے چار گھنٹے نہیں۔ لاہور کے ارد گرد لوگ اس
 فصیل شہر کے کچے پھینڈے کے ٹپے بہت ہیں۔ چند مہینے
 گزرتے ہیں کہ لاہور کے ارد گرد کے ٹپے دو تین ایک سو
 واراٹ کی خبر سننے لگی تھی۔ اب لاہور کے ایک اخبار پبلشر
 نے لکھا ہے کہ لاہور کے ارد گرد کے ٹپے کے قریب ایک شخصوں کے رات کے
 وقت ایک ٹیٹر ڈاکٹر کو لٹ لیا۔ آخری درجہ کی دوا دی کہ
 کہ دارالطقت میں یا میں ایوان گورنری کے زیر سایہ چور
 اسی سید زوریاں کریں۔ یہاں تو یہ شخص اس کو مارنے کے
 اندھیرا تو اردو ہے جو لاہور کے درستی ہے۔ لکھ اس سے بھی
 بڑھ کر کہ لاہور کے ارد گرد کے زیادہ واراٹ ہیں جو مٹی میں لٹا
 نہیں ہو سکتا۔ اب دیکھئے کیا نتیجہ ہے ؟

میں نے چار گھنٹے نہیں۔ لاہور کے ارد گرد لوگ اس
 فصیل شہر کے کچے پھینڈے کے ٹپے بہت ہیں۔ چند مہینے
 گزرتے ہیں کہ لاہور کے ارد گرد کے ٹپے دو تین ایک سو
 واراٹ کی خبر سننے لگی تھی۔ اب لاہور کے ایک اخبار پبلشر
 نے لکھا ہے کہ لاہور کے ارد گرد کے ٹپے کے قریب ایک شخصوں کے رات کے
 وقت ایک ٹیٹر ڈاکٹر کو لٹ لیا۔ آخری درجہ کی دوا دی کہ
 کہ دارالطقت میں یا میں ایوان گورنری کے زیر سایہ چور
 اسی سید زوریاں کریں۔ یہاں تو یہ شخص اس کو مارنے کے
 اندھیرا تو اردو ہے جو لاہور کے درستی ہے۔ لکھ اس سے بھی
 بڑھ کر کہ لاہور کے ارد گرد کے زیادہ واراٹ ہیں جو مٹی میں لٹا
 نہیں ہو سکتا۔ اب دیکھئے کیا نتیجہ ہے ؟

میں نے چار گھنٹے نہیں۔ لاہور کے ارد گرد لوگ اس
 فصیل شہر کے کچے پھینڈے کے ٹپے بہت ہیں۔ چند مہینے
 گزرتے ہیں کہ لاہور کے ارد گرد کے ٹپے دو تین ایک سو
 واراٹ کی خبر سننے لگی تھی۔ اب لاہور کے ایک اخبار پبلشر
 نے لکھا ہے کہ لاہور کے ارد گرد کے ٹپے کے قریب ایک شخصوں کے رات کے
 وقت ایک ٹیٹر ڈاکٹر کو لٹ لیا۔ آخری درجہ کی دوا دی کہ
 کہ دارالطقت میں یا میں ایوان گورنری کے زیر سایہ چور
 اسی سید زوریاں کریں۔ یہاں تو یہ شخص اس کو مارنے کے
 اندھیرا تو اردو ہے جو لاہور کے درستی ہے۔ لکھ اس سے بھی
 بڑھ کر کہ لاہور کے ارد گرد کے زیادہ واراٹ ہیں جو مٹی میں لٹا
 نہیں ہو سکتا۔ اب دیکھئے کیا نتیجہ ہے ؟

پہلی خبر

لاہور۔ یوم دو شنبہ۔ ۳۰۔ مئی ۱۸۹۲ء

دھماکے غمزدہ
۲۰ مئی کی قاہرہ کی ایک تاریخی مجلس کے مصروف مقام
مست اہمال میں کچھ کس کے مکانات انتشار کی تباہ ہو
گئی۔ نقصان ایک لاکھ پونڈ سے زیادہ کا ہوا۔
ملکہ مظفر الملکستان نے خاریو مصر کو منع کر دیا کہ اس
آفت دی باخدا عنایت کیا۔

برازیل کا ایک جنگی فولادی ہمارے سمندر میں غرق ہو گیا
۱۲۵۔ جہاز غرق ہوئے۔ صرف پانچ کس زندہ بچے۔
اصلاح متحد میں جو سب لوٹس اور علاقہ متعلقہ
دریاے سیسی بیٹھانی سے جانوں کا نقصان ہو کر قطع
نظر اس کے ایک کروڑ روپے لاکھ ڈالر کا نقصان مال کا ہوا۔ اور
۵۔ اسو میں سیل زمین غرقاب ہو گئی۔
فرانس میں دو دنوں اپنی اپنی فوج کی اصلاح میں تھیں
اور کیم میں آئندہ انتخاب بریڈیٹ کے موقع کے
لئے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ مسٹر بلین تو غریب دیجاتی ہے کہ وہ
اپنے آپ کو امیدوار بنا میں جو غالباً کامیاب ہو جائیں گے
اگر وہ امیدوار ہوتے تو ستر ہویں کے انتخاب کی امید
یقینی ہے۔

زادہ اس اپنی سیمیت کو بن سگین میں لے ساس
سہرے عین شاہ و بادشاہ کے گرد نگار کے گولڈن میر جو شادی
کی پچاسویں سالگرہ منانے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ زار
بلن سے ہو کر نہیں آئے کسی کہ میں بھی
حضور فقہ کی سالگرہ کی تقریب پر ولایت میں مندرجہ
ذیل اعزاز میں گزرتے ہیں شائع ہوئے۔
ہزاروں پائیس پرنس جارج آف ویلکوٹوک آف پارک
ارل آف الونس اور پرنس آف کمری کے اعزاء عطا ہوئے۔
سر سہری جان سلون آئین اور سر ایوان سیرنگ کو پیر کا خطاب
عنایت ہوا۔ سر جرج لینٹن پانسفورٹ نائب گریٹر کراس آف دی
بافتہ بن گئے۔ اور مندرجہ ذیل درجہ سنیٹ محل اور سنیٹ جارج
کے ممبر بن گئے۔ سر ہورس رسولہ رنیر انجیری متعینہ
ہسک۔ اور سر وائس کرسٹفل نامت گریٹر کراس مقرر ہوئے۔
آئرلینڈ جان جو سٹ کا لڈ ویل ایبٹ وزیر اعظم کیپٹن۔ مسٹر
ایلیٹ پامر اور مسٹر جارجس الیسا سٹرش کا لڈ جنرل مقام
کا مشن نامت کمانڈر مقرر ہوئے۔ مسٹر۔ ایو سوئس پیم
اور مسٹر جنرل سیلین۔ مسٹر شیفورڈ سٹریٹس سٹیٹس اور ورس
پاشا کمپینین مقرر ہوئے۔

جزیرہ موریشس میں سخت طوفان آیا جہازوں
اور دیگر تمام کاروبار کو سخت صدمہ پہنچا بحیث غرق ہو گئے۔
جہد سوڈی پورٹ لوٹس میں۔ تین سو اندرون ملک میں مرے۔
ایک ہزار زخمی ہوئے۔ لندن کے لارڈ میئر نے مصیبت
روگان کے لئے چند لکھ ڈلا۔ (۲۱۔ مئی)
روٹ کی ایک تارے معلوم ہوئے کہ مشرق وسطیٰ میں
میں تحریک کی کہ ناخاندانہ لوگ پارلیمنٹ کے لئے سمیرا کے انتخاب
کیا حق رکھتے ہیں ۶۶ ممبروں کی کثرت راہے منظر کی گئی۔
ہندوستان کے بیوہ پیل وڈروں کی کیا راہ ہے ؟

منشور ملاحظت منشور حضرت شاہ کجک خان
اہل اسلام ہندوستان کے فرمولوی سید امیر علی صاحب
رج مائی کورٹ فکلتہ مصنف کتاب دلائل آف محمد نے
حال میں انگریزی زبان میں ایک بہت بڑی جامع اور
حاوی کتاب باقی اسلام اور ان کی تعلیم پر بنام وکالت
ایڈیٹنگ آف محمد الموسوم یہ سیرت آہن اسلام
تصنیف کی ہے جو کہ حجم میں بڑی تفصیل کے سات سو
صفحوں کے قریب ہے۔ گوچر نے اس کتاب کو
ابھی تک دیکھا نہیں لیکن سنا گیا ہے کہ دین اسلام
کی تعلیم اور ان تمام اعتراضات کی تردید کے لئے جو
اسپر وارد ہو سکتے ہیں کتاب کافی ہے۔ جیسا کہ شخص
جانتے اس زمانہ میں ایک ایسی تصنیف کی نہایت ہی
ضرورت تھی۔ احمد لکھڑے مولوی صاحب نے اس کو
کمال خوبی کے ساتھ پورا کر دیا ہے۔ چنانچہ جب یہ کتاب
طبع ہو چکی تو اس کی ایک ایک کاپی سلطان اعظم
ٹرکی اور شاہ کجک خان ایران کی خدمت میں تحفہ بھیجی گئی
چنانچہ شاہ ایران نے اس کو متول فرما کر مندرجہ ذیل
منشور سے مولوی صاحب کو عزت بخشی ہے۔ اس موقع
پر اس کا مجسمہ درج کرنا لطف سے خالی نہ ہوگا۔ وہ ہذا۔
جناب محاسن و محمد آداب و فضل و فضائل

نصاب سلاطین و دومان مصطفوی و نجیہ خاندان
و تصنیف امیر علی و نوی بتوفیقات یزدانی و
تائیدات سبحانی موفوق و مؤید ماو۔
ازاں ہمارے فتنہ فضاں کسی و ذاتی و فاضل
فضائل ذاتی و صفاتی شیوہ اسلاف طوکی انصاف و شہد
احد و قدس نہاد و طاہر عن صلوة اللہ آک و سلام علیہم
اجمعین را ازک مذامہ و در بحر متابعت و مطاعت
آرنا نہادہ و بہتیت فرغ بعضی ثبات و کشف و رنج و محملہ
از چہرہ آیات بتینت و انوار حقیقت دین میں اسلام و
بیان اساس طریقت و شریعت حضرت سید الانام کتابے
بہت و عبارت آشکش تصنیف و قلوب بعیدہ از ہر مقام
رمانش و نالہت نمودہ یک نسخہ از اہل کتاب شریف را
باریں صواب و اقتضا اہا و خاطر شریعت محمدیہ بار اترن
ہجرت و فنا و سرت و صفانمودہ بودیدہ اندام حضرت لکھار

سرور شفق از وصول این صدمہ بہ آملی بیستہ کتاب
با صواب فائق عالی بصدد و اس منشور ملاحظت نشوایم
و مقرر سے فرمایم کہ از دست تحقیقت و انصاف و ہوش
جنات انصاف و ہوش سرش ضرورت و اعراف و دلائل
و سزاوار ہزاران تحید و تحسین و تقدیر و اوصاف است۔
خامہ آں را در کتاب خانہ مخصوص منقبط و معانی آں را
تقلب خود مرتبہ و اشتم۔ و ہواہ از ازاں جناب خواہشمند
کہ در مطابق استیانت دعوت مارا فراموش نہ کردہ بتوفیق
جہانی موفوق باشد۔
محمد ناصر الدین شاہ حرہ فی شہر جمادی الاول ۱۲۱۰
قاسم سلطان بن سلطان

امریکہ کی عظیم آشاں ناگنگا میں فرسی مباحثہ۔
اس مشہور اور عالمگیر دانش کو بالکل عادی اور کامل کرنے
کے لئے اس کے ساتھ ایک مذہبی کانگرس بھی متعلق کی
گئی ہے کہ جس میں روسے زمین کے تمام ٹپے ٹپے
مذاہب کی حفاظت اور ان کی تاثیروں کے متعلق جو دنیا
میں ان سے ظہور میں آئی ہیں بحث ہوگی۔ اس سے
امید ہے کہ تمام مذاہب کے لوگ اس میں شریک ہو کر
غیبا میں کا تو ذکر کریں نہیں ہے کیونکہ ان کے کوٹری
بات ہے۔ وہ اپنے فیہد سے جدیدہ علم شامل کر سکتے ہیں
بڑے گفت و شنید و غیہ مذاہب سے ہم کو سروسر نہیں
رہے اب ہندو اور مسلمان اب ہندو میں بھی کوئی فرق
ہوئے ہیں۔ کوئی بڑھو ہیں۔ کوئی آریا ہیں یا کوئی سائن
دھرمی۔ سنا گیا ہے کہ بڑھو کی طرف سے تو کھٹ کے شہ
بابو موزدارا جانے کے لئے منتخب کئے گئے ہیں۔ آریا سلج
بھی ایک وقت قائم مقام چھوٹے کو تیار ہے اور ایک دلیل ان کا
پہلے ہی امریکہ کے صوبہ فلادلفیا میں موجود ہے جہاں وہ
کوئی پیشہ چکر رہے ہیں۔ اس کا نام سوامی ہے اسکا مذہب
باقی رہے مسلمان۔ اب تک معلوم نہیں ہوگا کہ عرب
یا ترکی سے یا مصر سے یا افریقہ کے کسی اور ملک سے
یا انگلستان کے نو مسلموں کے یا ہندوستان کے غیر انڈیا
اہل اسلام کی آبادی سے امریکہ کی مذہبی کانگرس میں
اپنی قوم کی وکالت کرنے کے لئے کوئی منتخب ہوا ہے
یا نہیں۔ ہندوستان کی بات بھی ہم اب تک نہ جانی
میں پڑے ہوئے ہیں۔ البتہ ایک مہمصر نے چند روز
گزرتے میں لکھا تھا کہ نواب عماد الملک سید علی صاحب
ملک امری نے شکاگو کے اس جلسہ میں دانا مسلموں کے
اگر ہر کو ایک جلسہ کے تو ہندوستان کے اہل اسلام کی
نہایت خوبی کے ساتھ سرپرست کر دیا ہے۔

روئے زمین کی خبریں

(ہندوستان)

پراسرار ہندو ریشیاں ایسوی ایشن کی کونسل نے آخر کار غور کے بعد رپورٹ شائع کی ہے جس میں بتلایا کہ ہندو ریشیاں لوگوں کو پوچھنے سے بچاؤ کی خواہ پر زیادہ مدت کی عزت وغیرہ کی شرائط ضروری ملارہے ہیں لہذا پلے پلے صاحب گورنمنٹ اس خط زدہ علاقہ کا دورہ ۱۹۰۰ میل ہندو پول اور ۲۰۰ میل سواری اسپر کا طبی وغیرہ کے ۱۹ ہزار مل دیکھو واپس آئے۔ (۲۰ مئی) سر اگنیو کالون کی میاں دھندہ لکھتہ گورنری اضلاع مغربی شمالی ۷۰ نومبر تک ختم ہو جائیگی۔ سیدہ افواہ ہے کہ گورنمنٹ ہندو کے موجودہ سرکاریوں سے کسی خوش قلبی کو یہ غم ہے گا۔

بنگال ناگپور ریلوے کا ساہراہ کاشل از زمین پل پر مشتمل ہے یہ تعمیر خراب ختم ہوا ہے ساہراہ سارٹے چار لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے۔

ہندو کی میوہ پلانٹ نے گوشت پر کھس لگا دیا۔ بہار میں ایک فتر کے چاول جو ۱۰ سیر روپیہ کے لئے تھا اب ۱۱ سیر نہیں ملے۔

برہمن میں بھی قانون کی تعلیم کے لئے ایک جماعت قائم ہوئی ہے۔ یہ اس ملک کی زیادہ تباہی کی علامت ہے۔

بھٹی میں ہوا سنڈل کے نام سے سنانن مھر سہا نام ہوئی۔

راہیت میں بیان ہوا کہ بہار کی کشمیر پراپاش کا بیج مری ایکڑ سے زیادہ ہو گا۔

بنگالی لوگ ایک سفر کرنے والوں (سیاحوں) کی جماعت امریکہ کی ٹرانس گاہ ورن شکاگو کے دیکھنے کے لئے نئی یورپ کے رہے ہیں۔ یہ لوگ یورپ ہندو وضع اور دستور لباس اور خوراک میں ملحدانہ نہیں گئے۔

ہنگ کانگ رجسٹرڈ ڈیرکان میوہ پور واپس مقام پر بحیرہ مت بھیج گئی۔

گورنمنٹ پنجاب ہندو کے مابین قرارداد ہوئی ہے کہ آئندہ شمال مغربی سرحد کی چوکیوں یا سڑکوں کا بیج حیرہ پٹنیا یا سڑی اور پیش پانچ متعین ہے وہ لوکل گورنمنٹ ڈپٹی اور جین صرف ملٹی فوج ہے وہ امپیریکل گورنمنٹ کے فرائض ہو گا۔

ضلع جھوک کے ایک گاؤں میں ایک ٹرھٹی نے اپنی خانی سے سخت ناراض ہو کر گھر کے چیمبر میں آگ لگادی اور مکان جل گیا۔ عدالت سے اس جرم میں اس کو پانچ سال قید کی سزا ہوئی۔

سالو کے آخر از ۲۰۲۰ مئی لاشعہ مقام شلمہ ششاکٹ اٹھایا۔ دناٹ گرجا گھر کا مندر ہندو ریشیاں ہمارا ہے صاحب جوں و کشمیر دناٹ گرجا مندر سر اگنیو کالون

لاٹ صاحب اضلاع مغربی شمالی۔ آنری لیج۔ ای سٹوٹس مدوس۔ ہمارا جہ پیر شمشیر جنگ وزیر اعظم نہال۔ ہمارا جہ مناکر ماہار زامورن کالی کٹ۔ دکنپٹن۔ سرای۔ سی۔ ایک۔ آنریبل ہے۔ ایس کاشن۔ سر جن جنرل راس مکمل اعلیٰ جی ہوم۔ میوہ سٹوٹس۔ ہنی پور۔ سر جن سچو۔ ایس۔ رابرٹن۔ حضور وائسراے کے آنری لیج کالنگ کا نمبر۔ لکھتہ کرنل بلی بھی دانتیرس۔ میوہ برہمنہ میں آنری لیج وائسیرس۔ انڈین امپیا ٹرڈ جی۔ ایس۔ ایس۔ آئی۔ سر جین لال۔ سر سیاتی اندا جیتی۔ راجہ جے پاش لال دیوان ہمارا جہ صاحب ڈیٹراول۔ ہمارا دادا خان سہ۔ دیوان گنپت رائے بلوچیان۔ رو میٹھنڈرت محوٹریٹ بنگال ہندو کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ مسٹر جاسپ پونجی ٹکس۔ مسٹر ایچ۔ ایچ۔ ہودھ۔ مسٹر پارلیمنٹ۔ مسٹر جسٹس موٹو سوامی اثر۔ آنریبل ہے۔ انکی ملی ایلوس۔ مسٹر ای۔ سی کے آئیوٹ پولیٹیکل انسٹرکٹور۔ دکنپٹن۔ مسٹر بٹلن ڈاٹر متعلقہ کنگا ڈاٹس۔ لکھتہ کرنل اولی پنجاب۔ مسٹر ایف۔ ای۔ رابرٹن جیف انجینری۔ آئی ریلوے۔ مسٹر ای۔ جی۔ ہوتو سپرنٹنڈنٹ انجینر اضلاع مغربی شمالی۔ مسٹر ڈیلو کلرک سی۔ ای۔ مسٹر ایل۔ ایف۔ مٹکلن۔ اگنٹو انجینر فیکٹی۔ ہر پنجاب۔ لکھتہ ڈاٹر شمشیر رائے ستھائے شان۔ مسٹر روتھامقام ڈپٹی میجر نارنج دیو۔ ڈپٹی ڈپٹی اعضا۔ ہر ایک سینیٹری وائسراے سندھ ذیل اشخاص کو دھان بہادر کا اعزاز عنایت کیے ہیں۔ میر وزیر علی آنری لیج جھٹریٹ لکھتہ۔ سید محمد لطیف اکشر اسٹنٹ مشنر پنجاب۔ سید امیر شاہ کچھڑی لاہور ڈپٹی سٹنٹ مشنر احمد یار دھان انسپکٹر کونٹرو ویشن پولیس۔ درائے بہادر راجی شوسہا ٹول ملی۔ میان زائن سنگھ سابق متعلقہ پنجاب پولیس۔ بابو یو تول چندر پٹریٹی فیلو پنجاب یونیورسٹی۔ دسردا بہادر جی۔ آئی۔ آئی۔ آنری لیج جھٹریٹ جھڑولی ضلع انبالہ۔ زبدر سنگھ اکشر اسٹنٹ مشنر لاہور دھان صاحب حسن خاں بھٹی گجراتوالہ۔ درائی صاحب۔ چودھری نانک چندر ملی جھٹریٹ جھجھ۔ دسردا۔ ہیر سنگھ اسٹنٹ کنسروٹریٹ بنگلات جمیر سیر وائے۔

(دلی ریاستیں)

۱۰ مئی ۱۹۱۹ء کو راجہ صاحب بہادر کپورتھلے کے یہاں ولیم پیڈا ہوا۔ جس کی خوشی میں راجہ صاحب نے بہت داد و دھن کی۔

بہاؤ پور میں میونسپلٹی نے حکم دیا کہ کوئی ناخواندہ شخص کسی ہفتیہ کے مریض کا علاج نہ کرے۔

ہمارا جہ ٹراڈ کو کرے تلاء وان میں ایک لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ کا سونا خرچ ہوا۔

ریاست تیلیا نے لوکل گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ دھور سے جو ضرب شدید اور قتل عمد کے الزاموں سے چھٹ کوٹ سے بچ گئے ہیں ان کے مقدمہ کی پھر تحقیقات ہونی چاہیے۔ گورنمنٹ نے چھٹ کوٹ کے کاغذات طلب کیے ہیں۔

سری گنیش ہفتیہ کی واردا توں کی دورانہ واسطہ دو سو کے قریب ہے۔ خط اور بیماری سے لوگ حیران ہیں۔

ہمارا جہ صاحب جوں نے بالفصل بوجہ بیماری ہفتیہ جوں سے سری گنیش جانا ملتوی کر دیا ہے۔

سوانعتا متعلقہ ملکوں میں ہفتیہ کا یہ برا حال ہے کہ لوگ جھڑولی طرح مریض ہیں۔

ہمارا جہ کالنگا نے بوجہ بوجہ کو روانہ ہونے سے پہلے حکم دیا کہ ان کی ریاست کے بیج ذات کے لوگوں کے لئے دس آؤر دس سرکاری خرچ سے بنائے جائیں۔

(لوکل رپورٹس)

انسوس ہے ہم اس وقت تک لاہور پنجاب کی سٹیشن میں ہونے والی سٹیشن کا یہ مفصل کیفیت بوجہ عدم کفایت نہیں چھاپ سکے۔ یہ سٹیشن ملک کے ٹریسٹ ہفتیہ ہوئی جس کی کیفیت آئندہ درج ہوگی۔

ڈیوہ غازیال کے کشتیوں کیل سے آمدورفت بند کی گئی۔ اب ریلوے کی داخلی کشتی ریاستیں وار پار سٹیشن پر آئے۔ گورنمنٹوں کا پل بھی موجود ہے۔

تلی کی پتھر دیں کان میں جو مزدور کام کر رہے تھے ان میں دفعہ ہفتیہ چھوٹ پڑا اور ۱۰۰ وارڈن سٹوٹس جن میں سے ۲۷ شخص مریض اور ہفتیہ سے لوگ پور کر بھاگ گئے تھے ان میں سے کئی مریض ہیں۔

لاہور وارڈن کس کے آئین تیرہ تھے ہر روز پانی نکلتے تھے تاہم شہر کے پندرہ گاؤں میں پانی جلجی ختم ہو جاتا ہے۔ بیجی سطح پر دن بھر پانی رہتا ہے۔

غان ہار دفعہ سید جمال الدین صاحب نے کتب خانہ کی عربی فارسی کی کتابیں مشروط پندرہ لکھ پنجاب پبلک لائبریری کو دیدیں۔ یہ خبر صحت طلب ہے گو معتبر اخبارات میں درج ہو چکی ہے۔

دلی کے ایک صاحب شرسکر راجہ صاحب ہند کوٹ پر کسی زمین کے زمین کے مقدمہ پر باجارت گورنمنٹ نائش کرے دے ہیں۔

راجی وندھ ضلع لاہور کے قریب موضع پریم نگر ہفتیہ سے تباہ ہو گیا ہے۔

سردار دیال سنگھ چھاچی رئیس وزیر آباد کے گھر میں فرزند تولد ہوا۔

بیجا راجی کو گورنمنٹ نے سابق نائب سٹیشن ماسٹر سنگھ کے منرائی جیف کوٹ نے بارہ ہفتیہ کی قید اور پڑھاوی کیونکہ پہلی سزا کافی نہیں تھی۔

بیار شہہ گورنمنٹ کو لاہور لوہاری سڑی کے اندر ایک خلوئی کی دوکان کو آگ لگی۔ دو دوکان بالفصل جل گئی۔

اگر آگ بجھانے میں پتھر کی نیچائی تو اوپر سے مکاناں جلتے۔

قصور ایک جھوٹا سا ہفتیہ ہے گڑیاں کا اخبار لکھتا ہے کہ خاص دیال پٹین انگریزی کینیوں کے ایکٹ فٹہ خریدنے کے لئے موجود ہیں۔ جتنا علاقہ تہے جھٹ خرید لیتے ہیں۔

مراسلات

اگر گورنر جنرل - گورنر ان ولشت گورنر ان - بل کے سفر میں یا دوروں کے ایام میں زمینوں - گاؤں اور فصلوں کی حالت کی طرف توجہ سے دیکھتے یا کہیں - اور یہی نوع انسان کی حالت پر نظر کرتے جاتیں - مخصوص بچوں کو بھی اور سر دی کے ایام میں برہنہ سر پہ لکھ مارا اور برہنہ حالت میں دیکھتے جاتیں - اس سے ذرہ بڑوں کو برہنہ پاؤں سال مویشی کے پیچھے و صوب میں جھپٹے ہوئے اور ان کے والدین کو نصیب کی حالت میں عین دور پہر کی دھوپ میں ہل جاتے ہوئے اگھاس کاٹتے ہوئے یا اسی قسم کے دیگر کام کرتے ہوئے دیکھتے جاتیں اور مزید بڑوں بعض ریلوے سٹیشنوں پر گیند کے انار اور میٹھا پوریال رالی برادری کی جان کو روٹی ہوتی ہے تو ان کو بہت کچھ معلومات حاصل ہوجا یا کریں کہ اسی حالت ملک کی کیلیے - بھوکے - تنگے - پیاسے ہے خلاصہ یہ کہ - تنگے بچے بچوں کو کھڑے - علاج و ضروری پریش سے محروم کر کے - مال مویشیوں کو چارہ کے نہ ہونے کی بجائے انھوں کے سارے سمٹے ہوئے اور ملک نہ ملنے سے مرہم ہوئے دیکھ کر گنت عالیہ کا مالیک کسی کسی طرح سے ادا کر دیتے ہیں - اور یہ خالیان عمارتوں میں مڑے آڑا سنے والوں کو اپنی رحم نہیں آتا - اور ایک ادنیٰ شخص ملک تک بھی صاف نہیں ہو سکتا - انھوں - اگر حضرت رعایا کا دیہات میں ہی حال ہے جو اب بیان ہوا ہے - اور یہ حالت شرمعت سے بڑھتی جاتی ہے اور ناراضگی پھیلتی جاتی ہے - سرپرستوں کی رائے سے جو خوشامدی بھار کر کے اور ستر دن دھار کوئی خطاب حاصل کرنا چاہے - اور اگر کہیں گورنمنٹ اس کے میان پر اعتماد کر لیں تو اس سے زیادہ افسوسناک بات اور کیا ہوگی - جو شخص ملک کے افلاس اور رعایا کی ناراضگی سے اہل ہند ہو کر بھار کر رہے وہ راستی کا خون کرتا ہے - شاید اس دفعہ کے سفر میں میں نے آئے ہوتے سے سٹیشنوں پر غلہ گند کے انبار لگے ہوئے دیکھے ہو گئے - جو دلات کے لئے جمع کیا جا رہا ہے مگر انھوں کہ ان کا سفر لاہور سے کالکتا تک اپنے میدان ختم ہوئے ملک رات کے وقت تھا اور رات بھی اندھیری - یہ عام کا خیال ہے کہ پولیس اور پول کے ملازموں کی ریوڑوں پر اور حکام کی رائوں پر ملک کی حالت کا اندازہ مختصر ہے - اگر ایک اعلیٰ حکم ایک ضلع سے گزرتے اور چشم خود فصل کو تباہ حالت میں دیکھتے - مگر ضلع - کشمیری اور قندھاری سے اسی فصل کی بابت اطمینان بخش ریوڑا دیکھتے تو وہ کیا کر سکتا ہے - لہذا اس کو ضلع کی رپورٹ پر اعتبار کرنا چاہیے جو لوگ محض خیالی خبر خراسی اعلیٰ حالت ظاہر کہتے ہیں انھوں کہ وہی بدخواہ بھی جانتے ہیں - میں جانتا ہوں کہ یہ پرچہ پول کے پاس بھیجا جاوے کہ وہ بھی اس طرح غور فرمائیں -

مراسلہ - رعایا

رسالہ جہاد

دو مہینہ کی کبھی نوک کام ہوا - واہ تیری قدرت - جہاد کا مسئلہ اور اس پر لکھنا شروع کیا - اس سال لکھنا نہ پوئیا ان کے تصنیف کرنا کیا - اس سال کے مطالعہ سے پابجا تا ہے کہ اگر تعصب اور ضد کی دنیا میں کوئی حد بھی تو نہایت لیکچر صاحب اس سے بھی گزر گئے - بلکہ گزرتے گزرتے جاہ حالت میں گر گئے - اور گزرتے گزرتے میں بھٹس گئے - بیشتر اس کے کہ مصنف مصنف کے نقد سے نہایت ہی شرمائے - مگر سلسلہ عبارت کے لئے لکھنا بڑا ہی کیاقت و دیگر حالات لکھے جاتیں اور جہاد کے بارے میں اشارتاً کچھ کہا جائے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کی اندرونی و بیرونی نا بینائی پر تعصب سے جو بہات و گراہی کے بیشتر کابیت مونا سا کوٹ کیا ہو لے اسکا حقوڑا سا ذکر کیا جائے - اس زمانہ کے دانیان اہل اسلام و اہل ہندو اس بات کی فکر کو کشش میں رہتے ہیں کہ دونو قوموں میں اتفاق اور اتحاد قائم کیا جائے تاکہ ملک میں امن اور محبت سے سرسبز ہو جائے - بعض تعصب - عداوت کو درمیان سے دور کیا جاوے - اپنی اپنے مذہب سے کام نہ لیں اور ملکی معاملات میں ایک ہوں - مگر افسوس کہ لیکچر رام جیسے فساد ہی ہونے نہیں ہوئے جو ماقبہ شتا تک ویتے - دل دھکتے اور فساد اور نفرت بڑھاتے رہتے ہیں آپ کی کیاقت کا یہ حال ہے کہ معمولی عبارت لکھتے ہیں بھی یہ سطر میں فضول کو اس کے علاوہ کئی غلطیاں کرتے ہیں پھر اشتادہ اندر غری کی عبارت لکھتے ہیں اور اس کے ترجموں میں بحث اور دست اندازی بھی کرتے ہیں - نمونے کے انہی اسی رسالے کے سرورق کا حال پیش کیا جاتا ہے جو جب ذیل سے ہے - رسالہ جہاد دیکھنے وین بھٹکی کی مینا مصنفہ نہایت لیکچر رام آریہ سا فرمبر آریہ سراج پشاور - اب آپ کی کیاقت اور ترجمے کے رو سے دین اسلام کی مینا و نہایت ہی کار سا ہوا - اگر سالہ کا لفظ نہ لکھتا یا یعنی کی جگہ پر کا لفظ ڈال دیتا تو بھی سیاق عبارت درست رہتا - جس قدر کہ میں آپ سے چھوٹی ہوں سب میں اسی طرح اہم غلط ہوا ہے - ایسا ہی آپ کا وعظ ہوتا ہے - ایک دفعہ لاہور میں دیکھنے کا اتفاق ہوا - ان کا وجود ہی تعصب کی آگ سے بھر کا ہوا دیکھا - ایسے جوش و خروش میں وعظ کر رہے تھے کہ شکل اپنی کی گنجی جاتی تھی - لکھا بھٹ گیا تھا - کہہ رہے ہو ہو جاتے تھے - یہ ڈھنگوں کا ٹونوں کی مانند ہے طرح غوغا - راک الاپ رہے تھے - سارا زور ان کا اسی بات پر تھا کہ اسلام کو اسے پھیلا ہے - معلوم نہیں کہ سجاد کے ساتھ کسی مسلمان نے کیا جی جی کی ہے یا اس کے تھا و اجاد کے ہوا تو اس سال لکھ گیا ہے کہ سارا زور اس کا مسلمان کو اور ان کے بڑوں کو کہنے پر حث ہوتا ہے - بیشک مسلمان اپنے دین کی حفاظت کے لئے اور اس کو بجا تو ہیں سے جانے کے لئے جہاد کرتے رہتے ہیں - اگر یہ مان بھی لیا جائے - کہ اسلام بڑے شہر پھیلا گیا اور لوگوں کو توجہ دھکیلا گئی -

نت رستی سے بجا یا کفر سے نکالا - تو آپ کیا کریں گے اور کونسا فساد آپ کا پورا ہوا گا - بڑی شرم کی بات ہے کہ آپ اور آپ کے اخیال لوگ اس زندہ مثال کو دیکھ کر بھی شرمندہ اور خائف نہیں رہتے جو دین حق نے پور پور میں قائم کی ہے - وہاں کون سی تلوار اٹھتی تھی کہ البتہ اسلام کی صداقت و وحدانیت کی تلوار اگر کو تو ضرور وہاں جا چکی ہے - جب نہایت ہی قرآن شریف پر اعتقاد نہیں رکھتے پھر کون سے علم یا مکتبے یا دلیل سے اس کی آیتوں کا حوالہ دیتے ہیں کہ یہ وہ بات ہے کہ دین اور روشنی دیکھ کر بھی آفتاب کے وجود سے انکار کیا جاتا ہے - انہوں نے یہ جالاکیاں پولیس پشاور میں سجھی ہوئی جہاں وہ لوگ گیلے اپنے اپنے اسامی پر ملازم تھے اور قتل ریت لکھا کرتے تھے - آپ کے حالات سے میں خوب واقف ہوں - لیکن یہاں گنجائش نہیں رہی - آپ کی فضول و تحقیقات (۱) کا جواب لکھنے میں اپنی تنگ سمجھتا ہوں - میں تو اس شخص کو ہندو مسلمان و دونوں کا دشمن سمجھتا ہوں - شاید ایسے فضول رسالے چھپوانے سے آپ کا مدعا مسلمانوں کی طرف سے گورنمنٹ کو بظاہر نہ لگتا ہوگا مگر حقیقت میں آپ جیسے کسی فساد ہی بدخواہ ملک میں کہ جہاد وغیرہ کو شہرت دیکر بھڑکاتے ہیں - یا دیکھنا چاہتے کہ آپ جیسے شخصوں سے بہتر اور بھار گورنمنٹ اہل اسلام کے حالات و عقائد سے واقف اور ماہر ہے - اگر ہنوز صاحب کی دشمنی آف اسلام دیکھی ہوئی تو ابھی ہمہ دانی اور کیاقت سے شرمندہ ہوتے - آپ جیسے کسی بدخواہ اسلام کے برخلاف کو کشش کرتے پاگل ہو گئے - اگر گزشتہ نذر شیش بسوزہ چرخو راکہ ایڈیو فرورڈ - مراقبہ - ایک مسلمان -

آئینہ لیکچر صاحب کا رسالہ جہاد بعض ریوڑوں پر ماس کچھ نہایت سے آیا ہوا اڑا ہے - ہم مترق ہیں مگر خصوصاً کتب کار ریوڑوں کے میں ہم سے بہت توقف ہو جاتا ہے کہ یہ بڑا زندہ داری اور غور و فکر کا کام ہے - حال میں ایک مسلمان صاحب نے اسی رسالے کی بات کچھ حالات ہمارے پاس لکھ کر روانہ کئے ہیں - تو ہم پشیمہ اخبار میں مذہبی اور بھگت سے کرنے والے مضامین چھاپنا پسند نہیں کرتے لیکن وہاں سے اس مضمون کو رد نہیں کرتے - اول یہ کہ نہایت ہی کار دیکھنا ہمارے ذمہ تھا جو کسی قدر اس تحریر سے ادا ہوا ہے دوئم یہ ہے نازک زمانے میں جبکہ ملک میں امن اور آس میں مختلف قوموں کے اتحاد اور محبت کی ضرورت ہے ایسے رسالے چھپائے جاتے ہیں جو کہ سخت نامناسب بلکہ ملک سے دشمنی کر نیکا ڈھنگ ہے - ہر شخص اپنے مذہب کی حفاظت اور ملک میں کوشش کرے تو یہاں تک تو نیک دلی اور خوبی کا کام ہے - لیکن جب اس سے بڑھ کر کسی دوسرے مذہب کی دشمنی اور تباہی کرے تو وہ کوئی اچھا کام نہیں کرتا - وانا لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنا فرض ادا کیا - ایڈیٹر پشیمہ اخبار -

بنگال میں انگریزی خواہاں کتنے ہیں :-
 ماردم شمارنی سے معلوم ہوتا ہے کہ بنگال میں انگریزی کتنے
 ہونے والے ۱۷۱۳ء میں ۲۴۰۰۰۰ پر گئے میں ۱۷۵۰ء تک پہنچ گئے
 ۸۰۰۰ ہونے میں ۸۰۰۰ اور بدوان میں ۵۲۱۳ آدمی ہیں
 اصلاخ مغربی شمال میں گہوڑوں کی پیداوار ہے
 مغربی شمال کی زمین سے شہنشاہ اکبر کے زمانہ میں
 ۱۱۰۰ ہونے کی ایک کے حساب سے گہوڑوں کی پیداوار ہوتی تھی
 مال میں صرف بحساب ۸۰۰ ہونے کی ایک پیداوار ہوتی ہے
 مال کی کل ارضی زیر کاشت غلہ خوردنی سے ۶۰ فیصد کی گہوڑوں
 کاشت کی جاتی ہے
 ہندوستان کے محفوظ جنگلات : ہندوستان میں کل ۵۹۲۲
 جنگلات ہیں جو سرکاری حفاظت اور جدیدی میں ہیں :

بیٹا سوچیکے :- اچھا تو آپ یہی خطا ہو جائے یہ
 ڈاکٹر غصہ ہو کر سوچے کہ میں تمہاری سہیلی کا بھائی
 ہو گیا ہوں تمہارے بھائی کی اشناہت بڑھادی لیکن اب تم اس
 میں تنہو نہیں دیتے یہ مریض نہ کہ اس سہیلی کو تو فی ثانیہ سہیلی
 تم نے کیوں ایسی دوا دی جس سے مجھ اس قدر بھوک لگی ہے کہ
 ناروید میں آپ کو بیٹا جانتا ہوں کھائے نہیں صرف ہوا کھائے

مروم آئی۔ ان کا شمار ہمیشہ سے سجدے کے عجائبات میں ہے۔
 سرائے ان کے تعجب خیز حسن اور طاقت کے بھاریں بہت و
 لرھتے ہیں۔ جو رفان فطرت نے بھی اس کی تصدیق کی ہے۔ اہل
 کے کہ کماہت فطرت نے اگر دیو کی انسان پیدا نہیں کئے تو پڑھ
 پڑی واسے جانوروں کا سلسلہ پورا نہیں کیا۔ مثلاً میں
 مہر و دریاؤں کے کناں چھپایاں پکڑتے ہوئے بھجا گیا
 اس کے حاکم نے چھپنے تک اس کو اپنے پاس رکھا۔ لنگویر
 لٹکا رکھا۔ کیناں چر ڈنے کھا۔ مثلاً میں ایک دریائی عورت نے
 شوق تمام ملی۔ میں کے سر کے گرد بہت نیلوان مارباں جلوہ
 ک خوف زدہ ہو گئے۔ لوگ اس کی طرف جلتے ہوئے ڈرتے تھے۔
 وہ چھپتی تھی۔ ایک شخص نے اس کے سر پر ایک ضرب
 کی۔ جس سے اس نے کشتی چھوڑ دی مگر وہ اور کشتیوں کی
 نکلی۔ اور لوگ کنارے کی طرف بھاگے۔

دریائے اراک

بقا مہر بلالہ خلیفہ احمد رضا
 میں نے میرے کا سرور و شرف سے تیار کیا ہے
 انھوں نے کہا ہر ایک کے لئے نہایت مفید پایا ہے
 اور تازہ کر کے والا اور طاقت دین والا ہے
 ۱۔ اور لینڈ مارک ہمارے دیس میں
 بنابین تعمیر کیا گیا ہے اور
 یہاں پر تعمیر ہو رہی ہے
 اور پھر میری طرف سے
 اور پھر میری طرف سے
 اور پھر میری طرف سے

از هم و بر هم

اُردو زبان کا ایک تاریخی مجموعہ ماریٹل اوتھور کی عطائی سے
عیناٹ الدین کی فتح راجہ جیہند کی شکست کا ایک ماسا اثر ہے
غازیان اسلام و علیہ ان راجہ جیہند کی شہادت کا ایک اعلیٰ نمونہ
سکھ راز و نیاز عشق کے سوز و ساز کی ایک اعلیٰ تصویر جس کے
عہد کی مضامین اور بندش و کھینچ سے ظاہر ہوگی۔ سنگو
مٹاوانی! حقیقت ایک شہر تیرہ میلہ پوربھی بن گیا

نئی خود معلم کتابوں کا اعلان

۱۸۱) اٹھ آٹھ میں انگریزی کا لغت بھی ۱۵۰ صفحہ پر محیط ہے۔ یہ لغت حاصل
اس کتاب میں بعد انگریزی عرض و انش کے مختلف مضامین کے ساتھ
تاکٹ صدر جمعیات احباب شہ داروں اور تاجروں کے نام۔
صدر انونٹ کے خط اور نہایت کارآمد مفید ہدایتیں۔ و عشق
کار و مہم پر دل۔ ایڈیشن سائنس اور وغیرہ اور ب کا اردو
برجہ ہر صفحہ کے محاذی ۱۵ (۱۵) تیسرا نمبر حصہ دوم صفحہ ۱۶۔
قیمت ۸۔ اس میں نہایت ہی باطنیت پر مبنی مذاق کے قیہ
خطوط مع ترجمہ اردو۔ ایک نہایت حیرت انگیز اور فصاحت کی
چٹھی۔ انگریزی طرز معاشرت کے بہت ہی کارآمد قواعد و فرائض
حکم کی ہدایتیں۔ دولت کھانا۔ ستودہ گنا۔ سلسلہ کی کرنا وغیرہ
تمام مترجمہ پمیلیاں قیمت ۱۰۔ افسانہ و آداب امریکا
(۲) پرانہ حصہ اول انگریزی و اردو۔ و انگریزی ہندی بھی ۱۵
قیمت ہر ایک ۲۔ انگریزی کے ابتدائی کے واسطے اس سے بہتر
خود بخود کتاب نہ ہوگی۔ (۳) پرانہ حصہ دوم انگریزی و اردو
۲۴ قیمت ۱۵۔ اس کتاب میں نہایت مفید کارآمد ہدایتیں
مترجمہ۔ صدر انگریزی محاورے کے ساتھ صدر غائب الاشمال
بات حیرت جمعیات تمام مترجمہ جدیدہ۔ اگرچہ انگریزی کا اصل مترجمہ
اردو و حصوں میں قیمت ۸۔ (۴) اولیٰ اس کتاب میں وہی
پرانہ انگریزی محاورے کے ساتھ مترجمہ اردو کہیں نہ ہو
میں بھی ۱۵ قیمت ۱۵۔ (۵) قبل انگلش صدر انگریزی کا
خلاصہ ہے جو گلیساٹل اور انیش کا ترجمان اور تیسرا ان کی
حکمی کامیابی و ذرا کی قیمت ۱۵۔ (۶) حاصل
مترجمہ ہندی و اردو (۷) انگریزی اشمال مترجمہ اردو قیمت
۱۵۔ (۸) پرانہ کلاس ہندی پر مترجمہ ہندی قیمت ۱۵۔
نہایت ہی مفید انگریزی کی روایت صدر انش مع ہوشی وغیرہ
اس ۱۵ مترجمہ مولوی ذریعہ حاصل۔ اسے۔ بریلی

[illegible][illegible]

کیا آپ نے آج تک یہ کتابیں نہیں منگوائیں؟

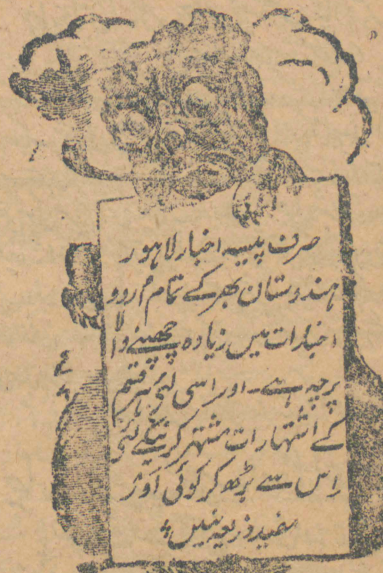
چارویں کتاب میں جو اس مقدمہ میں کیا ہوگی
 دیکھو یہ اس اخبار کے نام پر دیکھا گیا ہے
 میرے لئے مختصر سوانح عمری بہترین بیانات اور ناخوشاں حقیقتیں
 ایک شہرانی کی سچی سرگزشت یہ اس کتاب کی غور سے
 نام سے ہی ظاہر ہے۔ پاکستان کے ایک مشہور شہرانی کی اپنی فکر کی
 بکھی ہوئی سوانح عمری جس میں وہ اپنے زائد ہجرت شریابی بدولت
 تنقید کا خاکہ بھی دیکھ سکتے ہیں۔ کوئی شخص جو کسی شہرانی
 ایک دفعہ اس کو پڑھے۔ پھر کبھی شریابی کے نام نہ لے گا
 مخالفین سے ان کی کوئی اور اس کتاب کی تشہیر کرنی چاہئے قیمت
 فی جلد صرف ۱۰ روپے
 ضرور شرح قصائد عمری بشیر احمد شریابی کے اس قیمت فی جلد

چار نام عجیب مغیب اور نایاب مولیٰ
پانچویں حصہ اول - شرقی اور مغربی مذاق کے
نہایت عمدہ اور بیش بہا محاکر یا انو پیفہ جو کہ کئی
اجے اور پستے جو نہیکاشیہ ہم اکثر ان پر چھوڑتے ہیں
توفیق سے تو انو پیفہ سے نواپانوی ہو سکتے ہیں اور
سکتے ہیں - حیثیت و ان سے نہایت عمدہ و نازک
کے لہذا نہایت عمدہ و حق پستے - قیمت صرف
حصہ اول و اول ہمارے اردو زبان کا چھوٹا ناول
کلام عجیب فقہ میں ایک شعر جنتیا - خندہ دور
جو جانتے اور اس کے ناول کا حال نہ کہنے - حصہ اول
افسر عرفیہ کی جانفشانی اور کاوش کے بعد سرخ
تر آقاں میں ایک جانتے کے کہنا - مقتول
بیٹے کا کہنے - شکر شخص کی بدولت جو یہاں پیش
بالآخر از سرستہ کہنے سے عجیب غریب پیدا ہوا ہے

[illegible]

پنجم ورنہ کی عجیب و غریب کتاب (موسو) کا
 تقدیر ایسے انسانی فہم کا فیصلہ نہ ہوا اور کتاب ایک
 بڑا شور مچا رہا تھا کہ کتاب کا ترجمہ ہندوؤں کے لیے کیا
 ہے میں سوالات نہ کی محض سوچا ہوا ہے کہ وہ ہیں
 کہ اگر وہ زبان پر آج تک کوئی کتاب شائع نہیں
 ہوئی کہ قیامت حضرت علامہ غلام احمد علیہ السلام
 ایسے دیکھ کر دنگ ہو جائیں گے

اشتهارات



حق تصنیف و تخریر اشاعت گشت

۱۔ جو عالمانِ انگریزی و عربی و فارسی و سنسکرت
عالماتِ فصاحت و تزیین کسی کتاب کا کر سکتے ہوں یا کوئی
کتاب تصنیف کر کے مطبعِ پیسہ اخبار کو دے سکتے
ہوں۔ تو وہ ہماری فضا کو اپنے ارادہ اور اعتقاد
سے اس کارخانہ کو مطلع فرمائیں۔ انشاء اللہ باری
خدا و کتابت سے مناسب بندہ دست کیا جائیگا۔
۲۔ جو بزرگوار صرف اشاعتِ علوم کے خیال سے
کوئی ایسی کتاب چھپانے کے لئے مطبع کو دیں جو
مستحقِ چھپی نہیں۔ یا اب چھپی ہوئی ملتی نہیں۔ تو
مطبع بشرطِ پسند اس کو خوشی سے جہاں شروع کرے گا
اصل کتاب معہ ایک یا چند مطبوعہ نسخوں کے
ان تمام فزائوں کی خدمت میں بھیج دیا جائیگا۔ جو
ماسب چاہیں ہم سے خط و کتابت کریں۔
المشتر مہتمم پیسہ اخبار لاہور

تا ولسیت

افسوس کہ میں مشہور معروف لطف خیز اور حیرت انگیز ناول مسٹر
 ڈی کوکسٹن لندن (در بار لندن کے نام) کا ترجمہ رسالہ مسٹر
 صفحہ نمبر ۱۰۱۰ پر شائع ہوا ہے جس میں مسلمانانہ پیشگی شہادہ کے
 تحت ایک ایسی جگہ ہے کہ اس میں جو کچھ لکھا ہے وہ خود کار پرچہ
 اخبار سنجاب گزٹ سپانکوت
 جس میں ان وقتیں مارل اور سٹیل مضامین بڑی مانتا اور
 اس کے تحت بھی لکھا ہے۔ پوٹیل مضامین کے لحاظ سے یہ
 ناول وہ ہے جس میں مسلمانانہ پیشگی شہادہ کے
 اسحق

دس بیہوش معصوم بچوں کو سارے بالکل نامیسی ہو چکے تھے چار سالوں
میں گدھانے کا سب سے زیادہ شکر کے پھیر گئے ہوئے تھے چار سالوں
چھپاپے۔ میت سالانہ شکر کے پھیر گئے ہوئے تھے چار سالوں
المشہر غلام قادر فصیح پنجاب پریس لاکوٹ

انجمن حمایت اسلام مقرر

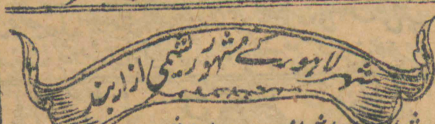
اعلام کے پھر روئی کی خدمت میں التماس کیا جاتا ہے کہ
محکم دلائل سے مزین و متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
کو اردو بیورو اور انور سہتقد جو ناظر پایا ہے جس میں ملاوٹ ملک
کے لائق سپیکروں کیجیروں و غنظوں اور ناظموں کے موثر اور
دروغ نکالنے کے کچھ جس کی سالانہ رپورٹ و دس سناڑا اور مقبوض
کی کارروائی پیش کیجائیے کی قوم کے پھر داور حامی شامل جلسہ
پھر کہ اسلامی جمہوریہ اور ازبائیس اور دواصل ثواب ہوں
المستتر ناک محمد عبدالرزاق جو ناظر پایا ہے جس میں ملاوٹ ملک

1891

النبی - کلامہ ترتر - کلامہ نیم تر سر بند - سبھی - سبھی - سبھی - سبھی
 رمال - تونی - گہروں - بات - لہجہ کلامہ - مذکورہ
 الاشیاء میری معرفت نہایت مستفی اور واضح رضی خیر اور
 نے روانہ کیا جا سکتا ہے - ہر قسم دہرنگ کے زین و سادہ -
 حصول و کمیشن مبنی اور دہرنگ خیر اراں - علاوہ اس کے
 طبعیہ سبب سے اہل بھی روانہ کیا جا سکتا ہے
 القسطنطنیہ محمد اکرم الدین رائے مدینہ گمنی ان کو ملک ملوستان

ایک ایسے استاد کی ضرورت ہے

جو اینکلو و میکل نائل لکھنا تعلیم کو تعلیم دے سکے۔ کم
کم کے لٹل باس ضرور ہو۔ اور انگریزی میں لیاقت ضرور چھٹی
رہے۔ اس کے بارے میں مشہور سے بڑا رعبہ خط دریافت ہو گیا
اور نہ سب اہل علم ہوں جو اس میں اپنی عمر اور جان کو گنوار
دے دوں۔ و خیر کا حال ضرور سچ ہو۔ المشہور مندرجہ بالا
اثری ہزار ناگ کے سچانہ دیر و وال ضلع اور تھر



ہندوؤں کے ریشمی ازمندہت مری تہذیب و تمدن کے لیے
 دراز شہر دل کی بڑے اشتیاق کے ساتھ درخواستیں آتی
 تھیں۔ اس کو بندوبست کیا گیا کہ کمرہ سے کمرہ اور اعلیٰ
 سے اتریں۔ پانچ سو پچھتر رنگ کے جن میں دغا اور دھوکا
 خوشاقتین کو واجب فرخ پر ہم پہنچائے جائیں۔ رنگ
 ی اور علیحدہ علیحدہ ہر رنگ کے ازمندہ ایک ہی تخت پر بیٹھتے
 ازمندہ لاچار بچہ بیٹھیں اور درجہ کے کارکنوں کے ہاتھوں
 سے ہر کوئی ہوئے۔ فرخ حسب ذیل ہوئے:-

اولی درجه یعنی قسم اول عصائی تولد - قسم دوم ۱۲ فی تولد -
 سوم ۸ فی تولد - قسم چهارم ۶ فی تولد که حساب است -
 استخوان کی عیسیٰ بن مریم و عیسیٰ بن ایل یا فخر مقدس است
 الشهد بن مریم یا خا لا حور

ان گولیوں کو کھائے

یہ گولیاں دہلی قبض کے دور کرتے ہیں اس کے برہم سپاہی کو تازہ
کر دیں۔ علاوہ اس کے اراضی ذیل کو فائدہ مند ہیں۔ دوسرے
دوسرے ضعف نصارت۔ وجہ مفصل برہم اور ساری سیک کے
بدن سے دور کرنا نہیں گولیاں کا کام ہے سزاوت جو میں طریق
استعمال ہر ایک قیمت فی جس میں برہم چاس گولیاں ہر وقتہ
المشترکہ بندہ بی نام دروازہ شاہ عالمی لاہور۔ ایڈیٹر

مندی بخشنے والی گولیاں

[illegible]

نت کا عرق - دافع ہیضہ

کہو اور سوچو کہ جب میرے جیسی کتاب بیاری یا کمال بیاری
 ہے۔ اور جاننے والے نے کہ ان کی اسید باقی نہیں رہ جاتی تو اس
 اگر اس کو کوئی جاننے والا کی امید دلائی جائے تو یہاں روار
 حیثیت کیسے دل اور ہزاروں روپیہ ارض پر قربان کر دینے کو
 تائب۔ اصل میں انیہا پر گریہ نہیں چاہیے۔ ایسے ارض کی
 یاں جو تیر بہد ضاہوں قیاس گھر میں ہو جو درمی ہنی چاہیں۔
 اسی قسم کا ایک واضح ہضمہ عرق تیار کر اگر کھلا گیا ہے جو کہ بار بار
 چا چکا ہے۔ اور اسی کی تمام اطمینان کے ساتھ اس کو تیر بہد
 حرارت کیجاتا ہے جس کی قیمت لاکھ کے بالکل قریب بہد
 وقت ایک روپیہ ہے جو کہ اولاد کو تیر تیار۔ اس کو بہت جلد لگتا
 گھر میں دو ایک شیشیاں ضرور موجود رکھئے۔ تاکہ وقت پر
 پڑ سکے۔ اور اپنے احباب کو بھی اس خوشخبری سے مطلع فرما
 تاکہ وہ بھی محروم نہ رہیں۔

است تمام بنویسید اخبار را هر روز
شما کتابخانه تصوف بنویسید مراد
بنویسید تاریخ بنویسید اخبار بنویسید

کائے گورے کا ایک اور چوڑا :- بنگلہ میں
جو کشتی کا ونگل ۱۴۔ اپریل کو :- بچہ شام کے کپتان ونگل
سی اس اور غلام قادر خلیفہ ساکن امپیسر کے دریاں بہوا
اُس کی رنگ آمیزی کیفیت پائتھریوں لکھتا ہے جس سے
ماظرین خود تیرہ نکال سکتے ہیں :-

تعلیم کے لئے ایک کتاب لکھی ہے۔ اس میں سے وہ مندرجہ ذیل چند فقرات بطور مشق نمونہ خروار نقل کر کے بھیجئے ہیں۔ فرما ہوا :-

(2) He committed suicide.

(۲) وہ آپ سے آپ
گوشت مارا

He begged me very much to go with him.

(6) How many times (4) تم کتنی بار پانی

enough to hear what
he said.

(9) Was the light strong enough to en-
 ۹) کیا سب چیزیں

(10) You ought not to رقم ۱۰

any assistance.

(12) Sunstroke. (۱۲) وُضوب ماراؤ

اور نوکری تلاش کرو۔ ایک ہفتہ کے بعد اس کے گھر پر ایک نوکری آئی۔

شعله بنوا که بنده پویه زیاده شایسته کی است بسیار آن را که بنده پویه

پاس مشہور ہو گئی۔ یہاں اہل کتاب کے کسی جو کسری ملازمت کے فرائض میں

قد و فرست او را نهایت کل دنیا کو سخت بدنام گردید - ای پسر زیاده

کے
پہر میں نذر اور بکارت کا میدان پر وسیع ہے۔ جسکی حدود کو اس کی
کی محیط ہے۔ اس میں تمہاری طبع آزمائی ضرور نتیجہ خیز ہوگی۔

باقی حالات معمولی ہیں۔ اس وقت کچھ ضااحت ہمارے پاس
(اس کے بعد) کسی کو انتقال کرے۔ ایڈیٹر) سری حضور ہمارے

نقدہ لائیں مرزا صاحب یہاں دوسری افسر کے پیش ہوا
تھا۔ کہ پوچھا اس کے کہ وہ صاحب فریڈی کٹر کے پیش ہوا تھا۔

سنائے کہ پھر میں گئے شہر
تھی تک کشمیر جانے کی کوئی صورت نہیں۔ شہنشاہی راجہ

سخت بیمار ہو کر شفا یاب ہوئے۔ مولوی نور الدین صاحب
مرض مرغیہ سے جان بچ کر شفا یاب ہوئے۔

دلہا: سو تم کرم کرم ہے۔ ایک بیٹ بیٹہ عدنیہ میں
میں واپس ہے جس وقت عدالتیں جا ہیگا اس کا سب مل
لکھو نکالو

سہیلی صاحب فرمیدے کہ میرے پاس ایک کتاب ہے جس کا نام ہے "تاریخ ہندوستان"۔
 سہیلی صاحب فرمیدے کہ میرے پاس ایک کتاب ہے جس کا نام ہے "تاریخ ہندوستان"۔
 سہیلی صاحب فرمیدے کہ میرے پاس ایک کتاب ہے جس کا نام ہے "تاریخ ہندوستان"۔

سری احمد علی شکر صاحب الی پڑھ کر کہتا تھا نہایت
فہرست کی بات ہے کہ آخر کار کئی اہل تعلیم نے والی بھاری کے بعد احمد

[illegible][illegible][illegible]

پلوتراست کا خرمیہ معمر کی بیٹی تھی اس کا بھی ایک شوگر-عربا یا مکمل شال
و فرمال ہے کہ یہ ایک خوب صورت اور نیکو شخص تھا۔

[illegible]

۲۰ انتقامی ہونے کا قائل تھ کہ اگر اس جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے کہ تم کو مجھ کو کس شاعری کا اور خصوصاً ان کے ان لوگوں کو کچھ کہنے کے لئے اس حد میں مل جائے اور وہی ہے کہ

روئے زمین کی خبریں

(ہندوستان)

الہ آباد یونیورسٹی میں گزشتہ تین سال میں چالیس ہندو امتحان انجمن سے پاس ہوئے ہیں جو پچھلے سال میں گزشتہ سال کے امتحان میں سے تین تھیں۔ اور سال گزشتہ کے امتحان میں سے ۲۳ کے ہندو کے امتحان میں ۲۳ سلمان کامیاب ہوئے۔

بہار کے بعض اضلاع میں ہندو کاروبار میں پیش کاروں کے اجلاس سالانہ شہر کے ریپورٹ شائع ہو گئی۔ ناگپور کے اجلاس میں جو جمعہ حاضر تھے انکی تعداد ۸۱۲ تھی۔ تمام انگریزی نوآبادیوں میں ہندوستانی قلمی جہتی قیدیوں کو ناکارہ ثابت کر رہے ہیں۔

پربہار کے خطہ زوہ اضلاع میں قریب ایک لاکھ سے زیادہ کے خراج ارضی معاف کیا گیا۔

کرل کوڈ کے گارڈن اب ہندوستان کو نہیں دینگے اس لئے ان کے بجائے کرل سرجیت مستقل ڈاکٹر کرل سیریل ریلو جات ہندوستان کے گئے۔

بنگلہ کے قضاویوں نے اس کام چھوڑ دیا ہے کہ ان کو پورٹھان میں یونیورسٹی کیلئے چھوٹے فروخت کرنے سے منع کیا تھا۔

مس دھن بائی زود پوئی باناجی پکھ پارسا لکھنے نے دستکاری کی کیفیت کی وجہ سے کئی۔ ماس اور پونہ کی کئی لکھن گاہوں سے انجام حاصل کئے ہیں۔ اب وہ ولایت کو گئی ہے کہ دستکاری میں اور بھی ترقی کرے۔

بیل ہندوستان داغ دہلی کا تیسرا دیوان اردو مسمیٰ بہ ہمتاب داغ حیدر آباد دکن میں چھپ گیا۔ کلکتہ کے اخبار سے معلوم ہوا کہ علاقہ لوشانی کی ادائی ختم ہو گئی۔

حضور قہر سہا لینے ہندوستانی راج کے ملازموں پر اس قدر ہرانی رہا ہے کہ ان کو سفر میں بھی ساتھ رکھتی ہیں ان کی عزت اور آسائش کے سلمان کا کافی لحاظ کیا جا رہا ہے۔ سفر میں پورا کمرہ ملتا ہے۔ ریل کی سواری میں کھانا کھانے کو ہوش پر دوسرے ملازموں کی طرح نہیں جانا پڑتا بلکہ گاڑی میں کھانا ملتا ہے۔ دوسرے حاجات اس پر سرحد کرتے ہیں اخبار کے ملازم ہندوستانی نوکروں پر اس قدر لطف مرعی رکھتے ہیں کہ ان کا ہر کام پورا ہوتا ہے۔

شہر ناسک سے شیخ کو غلبہ ہونے پر وہاں سے اسباب لٹ گیا۔

سرور اور مل متعلقہ محکمہ تعمیرات اضلاع مغربی شمالی ہندوستان کے ہندو اور شوالہ کے خاص ڈپٹی پربخوب عور سے دیکھ کر آئے ہیں مئی سال پرانے ایک رپورٹ کچھ ہے کہ ہندوستان میں اگر وہ چھپے بادشہ نہ ہوتی تو وہاں بھی ہندو ہیبت کا اندیشہ ہے۔

رام پور کا اخبار لکھتا ہے کہ نواب صاحب رامپور نے

مئی سال پر تمام ماہ صیام روزے رکھے اور عید کے دن راجا عت نماز پڑھی۔

ریاست مسلم کے کل حاصل چھینا ۸۶۴۷ روپیہ ہیں۔ مهم منی پور کے لیے بھی تعدادیہ ولایت میں متفرک کیا گیا۔ سکس میں کاروبار ریاست سرحد سے سی وراثت اجیت انگریزی مشورہ گورنر کے ریاست ہوتا ہے۔

ہمداراج صاحب ہو لکھنے انڈین اضلاع پونہ اور حیدر کے پاس ۲۵ سو روپیہ بھیجا ہے کہ مصیبت زدگان غلطی امداد میں صرف کریں۔

پانڈی کوکری میں ہے کہ امیر صاحب ہندوستان کے ایک لکھ لکھن اخبارات کے مترجمان کے جواب میں ایک رسالہ تیار کر رہے ہیں۔

گورنمنٹ ہند نے امیر صاحب سے جواب طلب کیا تھا عمر خان پر باور میں حکمران کیا کیوں ارادہ رکھتے ہو اس کی رسید امیر صاحب سے پہنچ گئی۔

دلوکل وراثت

بابو ظلام محمد ڈپٹی انسپکٹر پولیس جن کو مقدمہ رشوت ستانی میں یکم صاحب ڈپٹی کشن راکھ سال فیکٹی سزائی گئی تھی خوشی کی بات ہے کہ ڈپٹی کل کورٹ میں اپیل سے صاف بری ہو کر لین میں اپنے ہمدرہ پریشیت ہو گیا ہے۔

ضلع ہزارہ میں ہفتہ پھیلانہ جو پیل تحصیل ہری پور سے شروع ہوا تھا۔

ہزارہ لکھن گورنر بہادر پنجاب پیر کی شام کو ہفتے شملہ کو روانہ ہوئے۔ سلائی کی شلک دوسری روز صبح کو طے ہوئی۔

صفت سال ختمہ اسٹوٹسمبر ۱۹۲۷ء میں لاہور کے سٹیشن سے کل ۲۰۶۹۔ مسافر ریل پر سوار ہوئے۔ بیو قریبا ۱۰۰ روزانہ کے حساب سے۔

لالہ کوکل حیدر خٹ راجپوتی رام صاحب شیخ فیروز آباد میں سول سروس کے امتحان مقابلہ کے لیے ہفتہ گزشتہ کی شام کو انجمنستان کو روانہ ہوئے۔

راجہ جاما داغ صاحب اکثر اسسٹنٹ کسٹرن جمل نے ایک ماہ کی رہائی شصت حاصل کی ہے جس سے وہ ۳۰ مئی یا جس تاریخ آمد سے چاہیں استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔ منشی نقی علی صاحب اکثر اسسٹنٹ کسٹرن لاکر چنید کی میں روٹی رخصت میں رجب سال کا زورٹ دہلی کا کام کریں گے۔

لالہ زائد اس صاحب آلود الیہ کسٹرن اور ڈپٹی اسسٹنٹ کسٹرن مشر جے ای اسٹیشن سے ڈسٹرکٹ جی راولپنڈی کا چارج لینے جو وہاں کے ٹیکس جوں سے رہائی رخصت پر جا رہے ہیں۔

سر جرن سرجن ایم۔ او۔ ڈوٹر صاحب سول سرجن جہان پور ۱۷ مئی سے تین ماہ کی رخصت پر جا رہے ہیں۔ ان کی جگہ اسسٹنٹ سرجن لالہ کھنڈاس دوم قائم مقام سول سرجن ہو گئے۔

علاقہ کوکھل میں دو گوروں نے ایک مور کو شکار کیا۔ اور پور کے مالک سے دست و گریبان ہونے میں اس کو زخم گئے کہ انڈیا انصر نے ان دونوں کو سزا دی۔

مسٹر جیلر ڈپٹی سٹیشنر پولیس ٹریننگ سکول چنید و کلکتہ حال میں سولر ایک ایسا ہی سکول قائم کرنے کے ارادہ سے آیا۔ جس میں تعلیم یافتہ شرفاء کے داخل ہونے کا تعلیم حاصل کرنے کے بعد ان کو ڈپٹی انسپکٹر مفتاح بنایا جاوے گا۔

موضوع بوڈی ضلع اجمالہ میں وہاں کے مشورہ شیخزادہ جلال ڈپٹی کسٹرن مشر گلبرگ سٹوڈن کی ہدایت کے مطابق چاہا آسانی کے ڈھول چوہلیوں میں کسی قدر اصلاح کی گئی جو موجودہ طریقہ کی نسبت بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ یہ کنواں چائے چلوں کی چوڑی کے ایک ٹوٹے سے چلتا ہے۔

۱۹۲۷ء ۱۹۲۸ء اور ۱۹۲۹ء کے سالوں کی کٹری تاریخ کو پنجاب کے سرکاری خزانوں اور پبلک ٹریسٹس بنکوں میں گورنمنٹ کے ذمہ تفریق ۳۰۰ لاکھ روپے۔ ۱۹۲۶-۱۹۲۷-۱۹۲۸-۱۹۲۹-۱۹۳۰-۱۹۳۱-۱۹۳۲-۱۹۳۳-۱۹۳۴-۱۹۳۵-۱۹۳۶-۱۹۳۷-۱۹۳۸-۱۹۳۹-۱۹۴۰-۱۹۴۱-۱۹۴۲-۱۹۴۳-۱۹۴۴-۱۹۴۵-۱۹۴۶-۱۹۴۷-۱۹۴۸-۱۹۴۹-۱۹۵۰-۱۹۵۱-۱۹۵۲-۱۹۵۳-۱۹۵۴-۱۹۵۵-۱۹۵۶-۱۹۵۷-۱۹۵۸-۱۹۵۹-۱۹۶۰-۱۹۶۱-۱۹۶۲-۱۹۶۳-۱۹۶۴-۱۹۶۵-۱۹۶۶-۱۹۶۷-۱۹۶۸-۱۹۶۹-۱۹۷۰-۱۹۷۱-۱۹۷۲-۱۹۷۳-۱۹۷۴-۱۹۷۵-۱۹۷۶-۱۹۷۷-۱۹۷۸-۱۹۷۹-۱۹۸۰-۱۹۸۱-۱۹۸۲-۱۹۸۳-۱۹۸۴-۱۹۸۵-۱۹۸۶-۱۹۸۷-۱۹۸۸-۱۹۸۹-۱۹۹۰-۱۹۹۱-۱۹۹۲-۱۹۹۳-۱۹۹۴-۱۹۹۵-۱۹۹۶-۱۹۹۷-۱۹۹۸-۱۹۹۹-۲۰۰۰-۲۰۰۱-۲۰۰۲-۲۰۰۳-۲۰۰۴-۲۰۰۵-۲۰۰۶-۲۰۰۷-۲۰۰۸-۲۰۰۹-۲۰۱۰-۲۰۱۱-۲۰۱۲-۲۰۱۳-۲۰۱۴-۲۰۱۵-۲۰۱۶-۲۰۱۷-۲۰۱۸-۲۰۱۹-۲۰۲۰-۲۰۲۱-۲۰۲۲-۲۰۲۳-۲۰۲۴-۲۰۲۵-۲۰۲۶-۲۰۲۷-۲۰۲۸-۲۰۲۹-۲۰۳۰-۲۰۳۱-۲۰۳۲-۲۰۳۳-۲۰۳۴-۲۰۳۵-۲۰۳۶-۲۰۳۷-۲۰۳۸-۲۰۳۹-۲۰۴۰-۲۰۴۱-۲۰۴۲-۲۰۴۳-۲۰۴۴-۲۰۴۵-۲۰۴۶-۲۰۴۷-۲۰۴۸-۲۰۴۹-۲۰۵۰-۲۰۵۱-۲۰۵۲-۲۰۵۳-۲۰۵۴-۲۰۵۵-۲۰۵۶-۲۰۵۷-۲۰۵۸-۲۰۵۹-۲۰۶۰-۲۰۶۱-۲۰۶۲-۲۰۶۳-۲۰۶۴-۲۰۶۵-۲۰۶۶-۲۰۶۷-۲۰۶۸-۲۰۶۹-۲۰۷۰-۲۰۷۱-۲۰۷۲-۲۰۷۳-۲۰۷۴-۲۰۷۵-۲۰۷۶-۲۰۷۷-۲۰۷۸-۲۰۷۹-۲۰۸۰-۲۰۸۱-۲۰۸۲-۲۰۸۳-۲۰۸۴-۲۰۸۵-۲۰۸۶-۲۰۸۷-۲۰۸۸-۲۰۸۹-۲۰۹۰-۲۰۹۱-۲۰۹۲-۲۰۹۳-۲۰۹۴-۲۰۹۵-۲۰۹۶-۲۰۹۷-۲۰۹۸-۲۰۹۹-۲۱۰۰-۲۱۰۱-۲۱۰۲-۲۱۰۳-۲۱۰۴-۲۱۰۵-۲۱۰۶-۲۱۰۷-۲۱۰۸-۲۱۰۹-۲۱۱۰-۲۱۱۱-۲۱۱۲-۲۱۱۳-۲۱۱۴-۲۱۱۵-۲۱۱۶-۲۱۱۷-۲۱۱۸-۲۱۱۹-۲۱۲۰-۲۱۲۱-۲۱۲۲-۲۱۲۳-۲۱۲۴-۲۱۲۵-۲۱۲۶-۲۱۲۷-۲۱۲۸-۲۱۲۹-۲۱۳۰-۲۱۳۱-۲۱۳۲-۲۱۳۳-۲۱۳۴-۲۱۳۵-۲۱۳۶-۲۱۳۷-۲۱۳۸-۲۱۳۹-۲۱۴۰-۲۱۴۱-۲۱۴۲-۲۱۴۳-۲۱۴۴-۲۱۴۵-۲۱۴۶-۲۱۴۷-۲۱۴۸-۲۱۴۹-۲۱۵۰-۲۱۵۱-۲۱۵۲-۲۱۵۳-۲۱۵۴-۲۱۵۵-۲۱۵۶-۲۱۵۷-۲۱۵۸-۲۱۵۹-۲۱۶۰-۲۱۶۱-۲۱۶۲-۲۱۶۳-۲۱۶۴-۲۱۶۵-۲۱۶۶-۲۱۶۷-۲۱۶۸-۲۱۶۹-۲۱۷۰-۲۱۷۱-۲۱۷۲-۲۱۷۳-۲۱۷۴-۲۱۷۵-۲۱۷۶-۲۱۷۷-۲۱۷۸-۲۱۷۹-۲۱۸۰-۲۱۸۱-۲۱۸۲-۲۱۸۳-۲۱۸۴-۲۱۸۵-۲۱۸۶-۲۱۸۷-۲۱۸۸-۲۱۸۹-۲۱۹۰-۲۱۹۱-۲۱۹۲-۲۱۹۳-۲۱۹۴-۲۱۹۵-۲۱۹۶-۲۱۹۷-۲۱۹۸-۲۱۹۹-۲۲۰۰-۲۲۰۱-۲۲۰۲-۲۲۰۳-۲۲۰۴-۲۲۰۵-۲۲۰۶-۲۲۰۷-۲۲۰۸-۲۲۰۹-۲۲۱۰-۲۲۱۱-۲۲۱۲-۲۲۱۳-۲۲۱۴-۲۲۱۵-۲۲۱۶-۲۲۱۷-۲۲۱۸-۲۲۱۹-۲۲۲۰-۲۲۲۱-۲۲۲۲-۲۲۲۳-۲۲۲۴-۲۲۲۵-۲۲۲۶-۲۲۲۷-۲۲۲۸-۲۲۲۹-۲۲۳۰-۲۲۳۱-۲۲۳۲-۲۲۳۳-۲۲۳۴-۲۲۳۵-۲۲۳۶-۲۲۳۷-۲۲۳۸-۲۲۳۹-۲۲۴۰-۲۲۴۱-۲۲۴۲-۲۲۴۳-۲۲۴۴-۲۲۴۵-۲۲۴۶-۲۲۴۷-۲۲۴۸-۲۲۴۹-۲۲۵۰-۲۲۵۱-۲۲۵۲-۲۲۵۳-۲۲۵۴-۲۲۵۵-۲۲۵۶-۲۲۵۷-۲۲۵۸-۲۲۵۹-۲۲۶۰-۲۲۶۱-۲۲۶۲-۲۲۶۳-۲۲۶۴-۲۲۶۵-۲۲۶۶-۲۲۶۷-۲۲۶۸-۲۲۶۹-۲۲۷۰-۲۲۷۱-۲۲۷۲-۲۲۷۳-۲۲۷۴-۲۲۷۵-۲۲۷۶-۲۲۷۷-۲۲۷۸-۲۲۷۹-۲۲۸۰-۲۲۸۱-۲۲۸۲-۲۲۸۳-۲۲۸۴-۲۲۸۵-۲۲۸۶-۲۲۸۷-۲۲۸۸-۲۲۸۹-۲۲۹۰-۲۲۹۱-۲۲۹۲-۲۲۹۳-۲۲۹۴-۲۲۹۵-۲۲۹۶-۲۲۹۷-۲۲۹۸-۲۲۹۹-۲۳۰۰-۲۳۰۱-۲۳۰۲-۲۳۰۳-۲۳۰۴-۲۳۰۵-۲۳۰۶-۲۳۰۷-۲۳۰۸-۲۳۰۹-۲۳۱۰-۲۳۱۱-۲۳۱۲-۲۳۱۳-۲۳۱۴-۲۳۱۵-۲۳۱۶-۲۳۱۷-۲۳۱۸-۲۳۱۹-۲۳۲۰-۲۳۲۱-۲۳۲۲-۲۳۲۳-۲۳۲۴-۲۳۲۵-۲۳۲۶-۲۳۲۷-۲۳۲۸-۲۳۲۹-۲۳۳۰-۲۳۳۱-۲۳۳۲-۲۳۳۳-۲۳۳۴-۲۳۳۵-۲۳۳۶-۲۳۳۷-۲۳۳۸-۲۳۳۹-۲۳۴۰-۲۳۴۱-۲۳۴۲-۲۳۴۳-۲۳۴۴-۲۳۴۵-۲۳۴۶-۲۳۴۷-۲۳۴۸-۲۳۴۹-۲۳۵۰-۲۳۵۱-۲۳۵۲-۲۳۵۳-۲۳۵۴-۲۳۵۵-۲۳۵۶-۲۳۵۷-۲۳۵۸-۲۳۵۹-۲۳۶۰-۲۳۶۱-۲۳۶۲-۲۳۶۳-۲۳۶۴-۲۳۶۵-۲۳۶۶-۲۳۶۷-۲۳۶۸-۲۳۶۹-۲۳۷۰-۲۳۷۱-۲۳۷۲-۲۳۷۳-۲۳۷۴-۲۳۷۵-۲۳۷۶-۲۳۷۷-۲۳۷۸-۲۳۷۹-۲۳۸۰-۲۳۸۱-۲۳۸۲-۲۳۸۳-۲۳۸۴-۲۳۸۵-۲۳۸۶-۲۳۸۷-۲۳۸۸-۲۳۸۹-۲۳۹۰-۲۳۹۱-۲۳۹۲-۲۳۹۳-۲۳۹۴-۲۳۹۵-۲۳۹۶-۲۳۹۷-۲۳۹۸-۲۳۹۹-۲۴۰۰-۲۴۰۱-۲۴۰۲-۲۴۰۳-۲۴۰۴-۲۴۰۵-۲۴۰۶-۲۴۰۷-۲۴۰۸-۲۴۰۹-۲۴۱۰-۲۴۱۱-۲۴۱۲-۲۴۱۳-۲۴۱۴-۲۴۱۵-۲۴۱۶-۲۴۱۷-۲۴۱۸-۲۴۱۹-۲۴۲۰-۲۴۲۱-۲۴۲۲-۲۴۲۳-۲۴۲۴-۲۴۲۵-۲۴۲۶-۲۴۲۷-۲۴۲۸-۲۴۲۹-۲۴۳۰-۲۴۳۱-۲۴۳۲-۲۴۳۳-۲۴۳۴-۲۴۳۵-۲۴۳۶-۲۴۳۷-۲۴۳۸-۲۴۳۹-۲۴۴۰-۲۴۴۱-۲۴۴۲-۲۴۴۳-۲۴۴۴-۲۴۴۵-۲۴۴۶-۲۴۴۷-۲۴۴۸-۲۴۴۹-۲۴۵۰-۲۴۵۱-۲۴۵۲-۲۴۵۳-۲۴۵۴-۲۴۵۵-۲۴۵۶-۲۴۵۷-۲۴۵۸-۲۴۵۹-۲۴۶۰-۲۴۶۱-۲۴۶۲-۲۴۶۳-۲۴۶۴-۲۴۶۵-۲۴۶۶-۲۴۶۷-۲۴۶۸-۲۴۶۹-۲۴۷۰-۲۴۷۱-۲۴۷۲-۲۴۷۳-۲۴۷۴-۲۴۷۵-۲۴۷۶-۲۴۷۷-۲۴۷۸-۲۴۷۹-۲۴۸۰-۲۴۸۱-۲۴۸۲-۲۴۸۳-۲۴۸۴-۲۴۸۵-۲۴۸۶-۲۴۸۷-۲۴۸۸-۲۴۸۹-۲۴۹۰-۲۴۹۱-۲۴۹۲-۲۴۹۳-۲۴۹۴-۲۴۹۵-۲۴۹۶-۲۴۹۷-۲۴۹۸-۲۴۹۹-۲۵۰۰-۲۵۰۱-۲۵۰۲-۲۵۰۳-۲۵۰۴-۲۵۰۵-۲۵۰۶-۲۵۰۷-۲۵۰۸-۲۵۰۹-۲۵۱۰-۲۵۱۱-۲۵۱۲-۲۵۱۳-۲۵۱۴-۲۵۱۵-۲۵۱۶-۲۵۱۷-۲۵۱۸-۲۵۱۹-۲۵۲۰-۲۵۲۱-۲۵۲۲-۲۵۲۳-۲۵۲۴-۲۵۲۵-۲۵۲۶-۲۵۲۷-۲۵۲۸-۲۵۲۹-۲۵۳۰-۲۵۳۱-۲۵۳۲-۲۵۳۳-۲۵۳۴-۲۵۳۵-۲۵۳۶-۲۵۳۷-۲۵۳۸-۲۵۳۹-۲۵۴۰-۲۵۴۱-۲۵۴۲-۲۵۴۳-۲۵۴۴-۲۵۴۵-۲۵۴۶-۲۵۴۷-۲۵۴۸-۲۵۴۹-۲۵۵۰-۲۵۵۱-۲۵۵۲-۲۵۵۳-۲۵۵۴-۲۵۵۵-۲۵۵۶-۲۵۵۷-۲۵۵۸-۲۵۵۹-۲۵۶۰-۲۵۶۱-۲۵۶۲-۲۵۶۳-۲۵۶۴-۲۵۶۵-۲۵۶۶-۲۵۶۷-۲۵۶۸-۲۵۶۹-۲۵۷۰-۲۵۷۱-۲۵۷۲-۲۵۷۳-۲۵۷۴-۲۵۷۵-۲۵۷۶-۲۵۷۷-۲۵۷۸-۲۵۷۹-۲۵۸۰-۲۵۸۱-۲۵۸۲-۲۵۸۳-۲۵۸۴-۲۵۸۵-۲۵۸۶-۲۵۸۷-۲۵۸۸-۲۵۸۹-۲۵۹۰-۲۵۹۱-۲۵۹۲-۲۵۹۳-۲۵۹۴-۲۵۹۵-۲۵۹۶-۲۵۹۷-۲۵۹۸-۲۵۹۹-۲۶۰۰-۲۶۰۱-۲۶۰۲-۲۶۰۳-۲۶۰۴-۲۶۰۵-۲۶۰۶-۲۶۰۷-۲۶۰۸-۲۶۰۹-۲۶۱۰-۲۶۱۱-۲۶۱۲-۲۶۱۳-۲۶۱۴-۲۶۱۵-۲۶۱۶-۲۶۱۷-۲۶۱۸-۲۶۱۹-۲۶۲۰-۲۶۲۱-۲۶۲۲-۲۶۲۳-۲۶۲۴-۲۶۲۵-۲۶۲۶-۲۶۲۷-۲۶۲۸-۲۶۲۹-۲۶۳۰-۲۶۳۱-۲۶۳۲-۲۶۳۳-۲۶۳۴-۲۶۳۵-۲۶۳۶-۲۶۳۷-۲۶۳۸-۲۶۳۹-۲۶۴۰-۲۶۴۱-۲۶۴۲-۲۶۴۳-۲۶۴۴-۲۶۴۵-۲۶۴۶-۲۶۴۷-۲۶۴۸-۲۶۴۹-۲۶۵۰-۲۶۵۱-۲۶۵۲-۲۶۵۳-۲۶۵۴-۲۶۵۵-۲۶۵۶-۲۶۵۷-۲۶۵۸-۲۶۵۹-۲۶۶۰-۲۶۶۱-۲۶۶۲-۲۶۶۳-۲۶۶۴-۲۶۶۵-۲۶۶۶-۲۶۶۷-۲۶۶۸-۲۶۶۹-۲۶۷۰-۲۶۷۱-۲۶۷۲-۲۶۷۳-۲۶۷۴-۲۶۷۵-۲۶۷۶-۲۶۷۷-۲۶۷۸-۲۶۷۹-۲۶۸۰-۲۶۸۱-۲۶۸۲-۲۶۸۳-۲۶۸۴-۲۶۸۵-۲۶۸۶-۲۶۸۷-۲۶۸۸-۲۶۸۹-۲۶۹۰-۲۶۹۱-۲۶۹۲-۲۶۹۳-۲۶۹۴-۲۶۹۵-۲۶۹۶-۲۶۹۷-۲۶۹۸-۲۶۹۹-۲۷۰۰-۲۷۰۱-۲۷۰۲-۲۷۰۳-۲۷۰۴-۲۷۰۵-۲۷۰۶-۲۷۰۷-۲۷۰۸-۲۷۰۹-۲۷۱۰-۲۷۱۱-۲۷۱۲-۲۷۱۳-۲۷۱۴-۲۷۱۵-۲۷۱۶-۲۷۱۷-۲۷۱۸-۲۷۱۹-۲۷۲۰-۲۷۲۱-۲۷۲۲-۲۷۲۳-۲۷۲۴-۲۷۲۵-۲۷۲۶-۲۷۲۷-۲۷۲۸-۲۷۲۹-۲۷۳۰-۲۷۳۱-۲۷۳۲-۲۷۳۳-۲۷۳۴-۲۷۳۵-۲۷۳۶-۲۷۳۷-۲۷۳۸-۲۷۳۹-۲۷۴۰-۲۷۴۱-۲۷۴۲-۲۷۴۳-۲۷۴۴-۲۷۴۵-۲۷۴۶-۲۷۴۷-۲۷۴۸-۲۷۴۹-۲۷۵۰-۲۷۵۱-۲۷۵۲-۲۷۵۳-۲۷۵۴-۲۷۵۵-۲۷۵۶-۲۷۵۷-۲۷۵۸-۲۷۵۹-۲۷۶۰-۲۷۶۱-۲۷۶۲-۲۷۶۳-۲۷۶۴-۲۷۶۵-۲۷۶۶-۲۷۶۷-۲۷۶۸-۲۷۶۹-۲۷۷۰-۲۷۷۱-۲۷۷۲-۲۷۷۳-۲۷۷۴-۲۷۷۵-۲۷۷۶-۲۷۷۷-۲۷۷۸-۲۷۷۹-۲۷۸۰-۲۷۸۱-۲۷۸۲-۲۷۸۳-۲۷۸۴-۲۷۸۵-۲۷۸۶-۲۷۸۷-۲۷۸۸-۲۷۸۹-۲۷۹۰-۲۷۹۱-۲۷۹۲-۲۷۹۳-۲۷۹۴-۲۷۹۵-۲۷۹۶-۲۷۹۷-۲۷۹۸-۲۷۹۹-۲۸۰۰-۲۸۰۱-۲۸۰۲-۲۸۰۳-۲۸۰۴-۲۸۰۵-۲۸۰۶-۲۸۰۷-۲۸۰۸-۲۸۰۹-۲۸۱۰-۲۸۱۱-۲۸۱۲-۲۸۱۳-۲۸۱۴-۲۸۱۵-۲۸۱۶-۲۸۱۷-۲۸۱۸-۲۸۱۹-۲۸۲۰-۲۸۲۱-۲۸۲۲-۲۸۲۳-۲۸۲۴-۲۸۲۵-۲۸۲۶-۲۸۲۷-۲۸۲۸-۲۸۲۹-۲۸۳۰-۲۸۳۱-۲۸۳۲-۲۸۳۳-۲۸۳۴-۲۸۳۵-۲۸۳۶-۲۸۳۷-۲۸۳۸-۲۸۳۹-۲۸۴۰-۲۸۴۱-۲۸۴۲-۲۸۴۳-۲۸۴۴-۲۸۴۵-۲۸۴۶-۲۸۴۷-۲۸۴۸-۲۸۴۹-۲۸۵۰-۲۸۵۱-۲۸۵۲-۲۸۵۳-۲۸۵۴-۲۸۵۵-۲۸۵۶-۲۸۵۷-۲۸۵۸-۲۸۵۹-۲۸۶۰-۲۸۶۱-۲۸۶۲-۲۸۶۳-۲۸۶۴-۲۸۶۵-۲۸۶۶-۲۸۶۷-۲۸۶۸-۲۸۶۹-۲۸۷۰-۲۸۷۱-۲۸۷۲-۲۸۷۳-۲۸۷۴-۲۸۷۵-۲۸۷۶-۲۸۷۷-۲۸۷۸-۲۸۷۹-۲۸۸۰-۲۸۸۱-۲۸۸۲-۲۸۸۳-۲۸۸۴-۲۸۸۵-۲۸۸۶-۲۸۸۷-۲۸۸۸-۲۸۸۹-۲۸۹۰-۲۸۹۱-۲۸۹۲-۲۸۹۳-۲۸۹۴-۲۸۹۵-۲۸۹۶-۲۸۹۷-۲۸۹۸-۲۸۹۹-۲۹۰۰-۲۹۰۱-۲۹۰۲-۲۹۰۳-۲۹۰۴-۲۹۰۵-۲۹۰۶-۲۹۰۷-۲۹۰۸-۲۹۰۹-۲۹۱۰-۲۹۱۱-۲۹۱۲-۲۹۱۳-۲۹۱۴-۲۹۱۵-۲۹۱۶-۲۹۱۷-۲۹۱۸-۲۹۱۹-۲۹۲۰-۲۹۲۱-۲۹۲۲-۲۹۲۳-۲۹۲۴-۲۹۲۵-۲۹۲۶-۲۹۲۷-۲۹۲۸-۲۹۲۹-۲۹۳۰-۲۹۳۱-۲۹۳۲-۲۹۳۳-۲۹۳۴-۲۹۳۵-۲۹۳۶-۲۹۳۷-۲۹۳۸-۲۹۳۹-۲۹۴۰-۲۹۴۱-۲۹۴۲-۲۹۴۳-۲۹۴۴-۲۹۴۵-۲۹۴۶-۲۹۴۷-۲۹۴۸-۲۹۴۹-۲۹۵۰-۲۹۵۱-۲۹۵۲-۲۹۵۳-۲

ذکور و انات کا تباہی و تباہی :- مختلف ممالک روئے
زمین میں ہر تھوڑے کے نیچے مندرجہ ذیل اقدار و غور و قوت کی
موج ہو رہی ہے :-

اسطیٰ اور فنیکی معاشرت۔ پہلی جو وسط اور قریب سے
کے ساتھ جاری ہے اس میں سے ایک شخص کے لئے جو ہمارے
پیری میں چھپا ہوتا ہے اس طرح کے ملک کے باشندوں کی فنیکی
اس طور پر رہتا ہے۔ وہ ہمارے جیک ہارورڈ کے ساتھ
تو لوگوں کی پچھائی کر کے اور اندام نہانی پر ایک ہفتہ کے
مکمل ساتھ۔ اس سے آگے جیک فقط اندام نہانی پر پچھائی کر کے
باقی مذاہن۔ مقام صوفی ملک میں صورت یہی ہے۔ اور صوفی
ملک میں ایک ملک کے لئے کے لئے اس کے اندام نہانی پر
کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
بنا اس نقدیہ کے ذریعہ سے نہیں مرقی بلکہ بالعموم اس
ہوئے ہوئے بلکہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
پیک کی قریب ایک پیک کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
نہیں بلکہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

ایک شخص کا بیل کھو گیا۔ تلاش کو لکھا تو راستہ میں جس
 حیرت انگیز آتا وہیں یہ وعدہ کر دیا کہ اگر میرا بیل مل گیا
 تو اس پر زبرد پارچہ روپیے نذرانہ چڑھاؤ گا۔ اس کے ساتھی
 نے کہا کہ میں روپیے کا بیل ہوں اور مجھ سے روپیہ نذرانہ
 وعدہ کر چکے ہو۔ بیل واسطے کہا کہ بیل کے سنہوں کو میرا ہاتھ پڑ
 لیتے دو۔ چھریہ سپر مجھ سے لیتے ہی رہیں گے۔

۱۲-۶۱۲
۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰

۱۲-۶۱۲
۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰

میریو کا ستر

یہ ستر جو خالص مصری ستر اور خالص میریو سے جو ملک لبرک کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کر کے بنایا گیا ہے جن لوگوں کی آنکھوں میں کسی قسم کی بیماری یا کمزوری یا اور کسی طرح کا کوئی نقص ہو اس سے شرطیہ آرام ہوتا ہے۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ آنکھوں کی تیزی کی حالت میں اس کے استعمال کرنے سے اسید نہیں کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری ہو۔ کئی ایک بڑے بڑے معزز انگریزوں اور لائق ڈاکٹروں اور تعلیم یافتہ لوگوں نے اس میریو کا ستر کا پورا پورا تجربہ کر کے سائنٹفک تجزیہ فرماتے ہیں۔ جن سے ہمارے بیان کی پوری پوری تصدیق ہوتی ہے۔ بڑے بڑے لائق ڈاکٹر اور معزز حکیم، پاجائی اور ادویہ کے شفا خانوں میں اب اس ستر کے استعمال کرتے ہیں۔ جس بوڑھے پر میریو ٹھہر نہ وہ جعلی سمجھنی چاہئے۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے واسطے کافی ہے مبلغ دو روپے۔ جو صاحب عیبت کا سیاہ ستر استعمال نہ کرنا چاہیں وہ میریو کا سفید ستر منکوا سکتے ہیں۔ قیمت فی تولہ میریو کا سفید ستر سے برونج ڈاک ذمہ خریداریہ قیمت خالص میریو فی ماشہ مبلغ ۵۰۰۰

المشتر ستر سنگھ آہلو والیہ بمقام بنالہ ضلع گورداسپور میں نے میریو کا ستر تیار کردہ ڈاکٹر ستر سنگھ صاحب آہلو والیہ استعمال کیا ہے۔ اور اس کو بہت مفید پایا ہے۔ درحقیقت ستر مذکور آنکھ کو ٹھنڈا رکھتا ہے اور توت بگھٹتا ہے اور اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ یہ نہ صرف امراض کے روکنے بلکہ ان کے رخنہ کرنے میں بھی کمال اثر رکھتا ہے میریو رانچی میں یہ نہایت ارزاں قیمت پر فروخت ہوتا ہے اور جن اصحاب کو کوئی حقیقی مفوی بصیر و مطلوب ہو میں ان کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ ضرور یہ ستر خرید کریں۔ لکھنؤ میں ستر سو اس قدر ترقی حاصل ہوئی ہے کہ یہ اور بھی میریو کا ستر اپنی پاس رکھنے کے واسطے منکوا لیتے پر مجبور ہوں۔

مدد دار بنالہ و مدد دار اجدر سنگھ جاکر دار آفرینی مجسٹریٹ و سرہ اول کاٹھ گڑھ۔ چوبیسار پور۔ ۲۲۔ اپریل ۱۹۱۶ء

نصویر عیسیٰ

کی خوبصورتی اور صفائی دیکھنی ہوتی ہے۔ ان کی طبیعت لطافت علی ہیں کارخانہ نارنگ ویشن نوٹو گراٹھک سٹار لاہور میں نشر و ترویج لائیں۔

خبردار رہنا چاہئے

کہ آج کل ولایت کے مشہور مشہور کار خانوں کے مقابلے پر اکثر اسی نام کے نقلی کارخانے بھی ہیں۔ جن کے اندر نقلی نام کی گھڑیاں تیار ہوتی ہیں اور اکثر نا تجربہ کار نئے دکاندار دھوکہ کھا کر نقلی مال اصلی سمجھ کر بہت ارزاں خرید لیتے ہیں۔ اور پھر محض سے ارزاں فروخت کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں اور اپنے لیے چھوٹے اشتہاروں میں جھوٹی توفیق کر کے عوام کو دھوکہ دیتے ہیں۔ مگر شک ہے کہ ان کی گندم نہائی اور جو فروشی جلدی خاسر ہو جاتی ہے۔ اصلی کو نقلی کب پہنچ سکتا ہے۔ مجھ کو عرصہ چھ سال کے تجربے سے ہمیشہ خیال رہا ہے کہ مال اصلی کارخانوں سے براہ راست ولایت سے منکوا کر قیمت میں جہاں تک گنجائش ہو۔ ارزاں فروخت کیا جاوے جس کے ثبوت میں سینکڑوں سترفیکٹ موجود ہیں۔ اور کارخانہ دن بہ دن ترقی پر ہے۔ محصول قیمت انگریزی یا اردو ایک پیسہ کا کارڈ بھیج کر مفت طلب فرمادیں پھر جس جگہ سے دل چاہے خرید فرمادیں۔

المشتر لکشن سنگھ سوداگر جیب گھڑیاں وغیرہ و نوٹو گراٹر امرت سر۔ ہال بازار

تحفہ قیمت

حضور ملک معظمہ قیصرین کی عالیشان شہنشاہی تصویر سو اکر لمبی اور ایک گز چوڑی یہ تصویر خاص طور پر ولایت سے تیار ہو کر آئی ہیں جو صاف ان کی تزیین کے شائق ہوں جلد مطلع فرماویں۔ ہمارے پاس اس تصویر کی متعدد کاپیاں ہیں جن کے فروخت ہو جانے کی جلدی اس لیے ہے کہ اطلاع خریداری جس قدر جلد آوے بہتر ہے۔ تصویر نہایت عمدہ اور عالیشان ہے اور خاص کاپی لائٹ سے ولایت میں تیار ہوئی ہیں۔ اسیر دل اور شائقینوں کے کر دل کی سجاوٹ کے لیے ایک ناز و زیور ہے۔ یہی تصویر لاہور کے ایک کارخانہ سے اب بھی پہنچ رہی ہے اور فروخت ہو رہی ہے اور ہمارے ہاں آج تک میں روپے کو فروخت ہوتی رہی ہے۔ لیکن اب چار مقرر کردہ دیکھی ہے۔ درخواستیں جلد آویں۔

المشتر ستر سنگھ اخبار لاہور

خصوصی نوٹ آف کلیرنس اینڈ اوائیل مرحوم کی تصویر

کئی رنگوں میں پلیٹ پر ولایت کی چھپی ہوئی۔ آمین میں لکوائے کے قابل۔ ۱۰۔ اپریل ۱۹۱۶ء۔ پڑھو طول قیمت فی کاپی ۲۰۔ محصول ڈاک ارڈ۔ المشتر ستر سنگھ اخبار لاہور

کیا آپ نے ستر کتابیں نہیں منگوائیں؟

رہنوی پیشہ اخبار کے نام درخواست بھیج دیں) پاسو لطیفہ حصہ اول:- مشرقی اور مغربی مذاق کے نہایت عمدہ اور نئے مصاحیر اور پاسو لطیفہ دیکھ کر کہیں۔ اچھا اور بڑے ہونے کا فیصلہ ہم ناظرین ہی پر چھوڑتے ہیں۔ ہائی توفیق سے نہ تو پاسو سے سو پاسو ہی ہو سکتے ہیں اور نہ ٹھٹ سکتے ہیں طبیعت مذاق پسند نہ تو ضرور منگوائیں۔ عزم غلط کرنے کے لیے نہایت عمدہ رفیق ہے۔ قیمت صرف ۸۔

۸۔ حامد اور دل بہار:- مرد و زنان کا اچھوتا ناول۔ بالکینو کلام۔ دیکھیں قیمت جس میں ایک صفحہ منتخبہ کے مفید طور پر نقل ہو جائے اور اس کے قائلوں کا حال دیکھئے۔ قیمت دوپیس کے

۶۔ افسر عیبت کی بی بی جانفشانی اور کاوش کے بعد صراغ ہونے پر جانے قزاقان ہرن کی ایک بڑی جماعت کے گرفتار ہونے پر مقتول کے بیٹے حامد کے ہمشکل شخص کی بدولت پیچیدگیاں پیش آئے۔ اور بالآخر از سرستہ کے ٹھٹے سے عجیب لطف پیدا ہوتا ہے۔

۷۔ بادل اپنی طرح کا کیلا ہے۔ جس کو نشی ارشاد نبی صاحب وکیل فنگری نے تصنیف کیا۔ اور کارخانہ پیشہ اخبار نے حق تصنیف حاصل کر کے چھاپا قیمت فی جلد

۵۔ عجیب و غریب۔ دیکھیں اور حیرت انگیز فضائل کا مختصر سلسلہ۔ اس سلسلے میں اسے عجیب و غریب اور حیرت انگیز فضائل اور قصے نہایت مختصر تیار ہیں جن کے کہیں کہیں جن کے مطالعے سے طبیعت نہایت خوش ہوتی ہے۔

۵۔ اپنی توفیق یہ ہے کہ ایک فسانہ کو شروع کے ختم کرنے سے پہلے چھوڑنے کو مجبوریں چاہتا۔ ہر حصہ میں دس فسانے ہوں گے۔ حصہ اول تیار ہے۔ قیمت

۵۔ نجوم و رمل کی عجیب و غریب کتاب دوسوم ہ نوشتہ تقدیر۔ یعنی انسانی قسمت کا فیصلہ۔ یہ نادر کتاب ایک

بہت ہی مشہور انگریز مال کی کتاب کا ترجمہ ہے۔ اس میں حکیم فیثاغورس کے تیس سوالات زندگی کے معنی و سوالات کے درج ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اردو زبان میں آج تک کوئی ایسی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ ہم نے بڑی محنت اور جانفشانی سے اس

ترجمہ کیا ہے اور صرف اس خیال سے کہ ہمارے ملک کے مستبرک علم کو فروغ دیا جائے۔ اس کی قیمت صرف دو روپے و چار

روپے۔ اس کی کاپی ہے کہ یہ کتاب بڑے بڑے لائق لوگوں کے ہاتھ میں ہوگی۔ سکران علم رمل بھی اسے دیکھ کر دنگ ہو جائے

جو صاحب خریداری میں وقت نہ لگائے نہیں مگر طبعی فی کا ہمارا ہونا محبوب الامثال:- اس دوسرے صفحہ کی کتاب میں پانچ

زبانوں انگریزی عربی فارسی پنجابی اور اردو کی پانچزار سے بھی زیادہ ہم معنی اور ہم مطلب ضرب انشیں بالمقابل درج ہیں۔ ایک

مصنف لوح شخص سمجھ سکتا ہے کہ مصنف نے کس محنت سے ان زبان کی ضرب المثل کے لکھے اس کی ہم مطلب اور ہم معنی جاننا ان کی مشابہت تلاش کر کے جمع کی ہوگی کیونکہ وہ ان زبانوں میں

جمع ضرب المثل یا لایناؤ آسان کام ہے۔ باوجود اس غامض و گمشدہ کے قیمت صرف عصر ہے ۵

مراسلات

ڈیرہ اسماعیل خان

۱۱ مارچ ۱۹۱۱ء اور اس کے گرد و نواح کی بستیوں میں خطرناک مہینہ پھیل رہا ہے۔ حکام صلیح اس کے دکنے میں نہایت سرگرم ہیں۔ دو ڈاکٹر باہر کے سروس کے لئے ہیں۔ ایک مکمل میں اور دوسرا ٹانگ میں مبتلا ہے۔ صرف ایسی مرض کے علاج میں مشغول ہیں۔

۲۰ مارچ ۱۹۱۱ء کو ڈیرہ اسماعیل خان بہار خدیج بخش خان اسٹیشن سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ایسی مرض سے مکمل میں انتقال کیا۔ ان کی وفات سے صلیح کے سلسلہ میں کوئی نہایت بڑے ہولیم امید کو ہے کہ سرکار انگریزی ان کی جگہ کو سنا بعد اسکا منظور ہو جائیگی۔

۲۳ مہینہ کی رات کو اتارا ام اسیدوار امتحان انٹرنس نامانی موت مراکتے ہیں رات کو دس گیارہ بجے ایک دوستوں کے ساتھ پھرتا رہا۔ صلیح صلیح اس کی موت کی خبر سن گئی۔ شاید اس سے کوئی نہ پھر کھائی ہوگی کیونکہ وہ اس دن اس سے امتحان میں اپنی ناکامیابی کی خبر سن گئی تھی۔

مراقبہ - پکا تاباں - مختار نواز خان - ۱۰ مئی ۱۹۱۱ء

محبت اور رحمتی

سچا دوست اپنے دوست سے دل محبت رکھتا ہے۔ اور ایسی ہے وہ ہمیشہ اس سے سچ بولتا ہے پس یہاں دل سے سچا عشق اپنے دل میں رکھنا چاہئے اطلاق کو شائستہ بنا دیتا ہے اور اس سے سچائی کی رتی ہوتی ہے۔ بعض وقت ہماری کسی خاص شخص سے بہت بڑھ جاتی ہے یہاں تک کہ ہم اپنی زندگی کے تمام ایک افعال کا مقصد ہیچا اور دوست کو پریشان کرنا چاہتے ہیں۔ پس ان بے اختیار کے افعال سے انسان کے مادہ بھر دی میں ترقی ہوتی ہے۔

ہم کو سب سے محبت کرنا چاہئے کیونکہ دنیا میں کوئی بھی قابل نفرت معلوم نہیں اور ہر ایک کو اپنا سچا دوست خیال کرنا چاہئے کیونکہ اس خیال کے دل میں جانتے سے ہر شخص سے وہ فیض اٹھائے اور فیض پہنچانے کے قابل خیال کیا جاتا ہو۔ یہ خیال کہ دنیا میں ہمارا کوئی دوست نہیں ہو جو قبول نہ ہو۔ اس کی کائنات نفس بیاہت ہے۔ اپنے دل کی بات ہر ایک کو کہہ دینی چاہئے اور سب کو اپنا ازادان دوست خیال کرنا چاہئے۔ اگر کسی کو یہ اعتراض سے متوجہ ہے کہ اس سے ہر ایک شخص کی بیعتی کا خوف ہے۔ تو کہتے ہیں کہ اس کو اپنے خیالات کو ایسا پاک و صاف رکھنا چاہئے جس سے کسی کو اس سے نفرت نہ کرے نہ کسی سے ہراس حاصل ہو۔

محبت اور رحمتی کے تمام افعال انسان کو روحانی مسرت بخشنے ہیں۔ الفو لنس - فیپ لس - اولی کے بادشاہ میں رحمتی کی مقدار اس قدر معلوم ہوتی ہے جو کسی شخص کی اور تاریخ میں بہت کم پائی جاتی ہے۔ وہ آہستہ رحمتی انسان کا

۲۶ مارچ ۱۹۱۱ء اور کوک میں ۲۶ اپریل تک ۱۹۱۱ء اور راجپوتانہ میں ۲۶ اپریل تک ۱۹۱۱ء۔ آدمی موجود تھا۔ کیسے افسوس کا مقام ہے کہ اس وقت ہندوستان کے تقریباً تمام علاقہ جات میں محض سے رعایا کا حال تباہ ہے اور گرائی تو ایک معمولی بات ہے۔ سرکاری کاغذات سے واضح ہوتا ہے کہ سرحد بہار لاہور و صیفان لوگوں کی ہے جو سرکاری امدادی کاموں پر مشقت کر کے نہ دلی بحال رکھ سکتے ہیں۔ تاکہ یہ سوچنا کتنی دردناک بات ہے کہ کسی علاقہ میں محض کے ایسی امدادی کام اس وقت جاری ہوتے ہیں جبکہ وہاں کے لوگ جھوٹے مرنے لگتے ہیں۔ سگریٹ سپر بھی ملک کا خزانہ ملک میں سے نہیں دیا جاتا۔

منشی نو لکھنؤ صاحب کی مجبوری سے ہونشی نگار شاد مالک اخبار ہندوستانی پر ایک اشتہار پر مطلع کا نام نہ چھاپنے پر بھی اور مزم پر ایک سو روپیہ جرمانہ دیا تھا اسلئے پھر پتہ پانچ روپیہ رو گیا منشی نو لکھنؤ صاحب کی یہ حرکت قابل افسوس ہے۔

مولوی حکیم محمد حسن صاحب امر دی سابق مدرس اول عربیہ کالج حال نشتر طبیب نے معلوم فلسفہ طب و تاریخ علی الخصوص آیات کتب مقدس کے کھنڈے میں بہت مدلی رکھتے ہیں۔ اپنی رسالہ آثار مجتہدین جو الہ آباد کائنات ہو چکا تو ایک ڈاکٹر ایب ہولن کا پیشگی کوئی کی ہے۔ ۱۹۱۰ء میں اس سلطنت ترکی باکل غارت ہو چکا ہے۔ اعلیٰ مبادیہ انگلستان کی فتح کر گئی۔ اس کے بعد یاجوج ماجوج جیسے روسی و انگریز ملکہ تمام دنیا کی سلطنتوں کو فتح کر چکے۔ ہر ہندو مسلمان سرور ان سے لڑتے ہیں۔ اس کے جوں پر لوگ کھٹکھٹاتے ہیں۔ سب سے بڑا نازل ہو کر یاجوج ماجوج سے ۲۰ سال تک لڑتے ہیں۔ گے گرفتار ہونے۔ پھر ہندی آخر الزمان تشریف لائے ان کی دعا سے روسیوں وغیرہ کی فتح میں وہ نازل ہو گئی کہ رات بھر میں لاکھوں فارت ہو جائیگے۔ حضرت مسیح اور ہندی توفیق ہو کر یاجوج ماجوج کو شکست دیکر پھر ان اسلامی سلطنت قائم کر دیگے۔ یہ یاقین خیم اور ایک جنگالی جو شکی پیشگی ہوں گے۔ ہم نے محل سے کچھ مرض اخبار نہیں کی تھیں۔ مگر مولوی صاحب جو کہ تھک اسی کے اعتبار پر پیشگی کر رہے ہیں ہم نے کچھ دی ہے۔

گوشت ہند نے فیصلہ کیا کہ ہر جن لوگوں پر دفعہ ۲۰ ایکٹ کے تحت کے مطابق شکر لگایا گیا ہے وہ اپنی غلہ داری بڑھ کر لوگوں کی خدمت میں بھیجے گئے ہیں۔ ایسی غلہ داری جائز بھی جائیگی۔

حق ہے اور مجبوری دوسرے جانوروں کا۔ چار ہزار یونانی جب یوشیا والوں نے قید کر کے اور انہوں نے اپنی ظالمانہ حرکت سے کسی کی ناک۔ کسی کے کان کاٹ ڈالے اور فیض کے متذکرہ کم نو سے داغ دیدیا تو اس وقت ممکن نہ رہا۔ جب دیکھا تو اس کا دل ایسا بھڑک اٹھا کہ وہ اپنے آپ کو روکنے سے باز نہیں آ سکا۔ پھر اس نے اپنی محبت سے جب ان کی مدد کی تو نے دل میں بہت ہی خوشی محسوس کی۔ جو صرف دو مہینے کے شہرہ کو نے اس وقت اپنے سچے دل سے خراشاں کر دیا تھا جبکہ اس نے ایک نہایت غریب شخص کی مدد کی تھی۔

شریف کی لڑائی میں سر قلب سبکی کی لڑائی مثال آخر چار سے ایک عورت فخریتو انداز ہو سکتی ہے۔ ہوتا ڈکے حالات پڑھ کر ہم کو اپنے انسوں کو قیمتی بنائیگی بڑی زور سے خوش پیدا ہوتی ہے۔ لاؤڈ اس موقوفہ کھنڈے کہ کچھ کسب سے زیادہ خوشی اس وقت ہوئی تھی کہ جب نے ایک دوست سے کہے کچھ کو اپنی جان خزانہ میں ڈال کر صلیح و سلا نکال دیا۔ میرا اس مصروف پر بہت کچھ لکھتا تھا مگر افسوس ہے کہ اس مقرر خاص کے قیمتی کاموں میں نہایت ضروری مضامین ہونے سے کچھ کٹ گئے ہیں۔

مراقبہ - سید محمد حسین شاہنوی طالب علم از لاہور

اسلامیہ کالج لاہور

الحمد للہ کہ انجمن کائنات اسلام لاہور نے اپنی معمولی رفا ترقی کے مطابق اس ماہ مئی ۱۹۱۱ء میں سکول کو کالج تک وسعت دیکر اعلیٰ کے سہ سال کی حاجت کھول دی اس میں دینی تعلیم کو نمٹ کالج کے مطابق دیا جائے گی۔ اور اس کے ساتھ ہی دینی تعلیم بھی لازمی طور پر جاری کی جائے گی۔ میں ترجمہ کلام اللہ اور فقہ وحدیث ہر روز ایک گھنٹہ پڑھائے جائیں گے۔ مسلمان بھائیوں کی مالی حالت کو مد نظر رکھ کر غلہ اس سال معاف دینا اور فیس سب ذیل ہوگی۔

جس طالب علم کے ولی کی آمد نہ ہو اس سے

چونکہ امتحانوں میں عربی اور فارسی کا ترجمہ انگریزی زبان میں کرنا چاہیے۔ اس لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ خاص اطفال میں یہ ترجمہ کے بجائے انگریزی میں کرنا ہوں گے۔ طلبہ کو چاہئے کہ ۱۰ مئی سے پہلے نام درج کر لیں تاکہ جلد باقاعدہ تعلیم شروع ہو جاوے۔ انشعور و ہری بخش کی اپر پیل سلائیہ کالج لاہور سوال حل طلب

کرم مندر جناب ایڈیٹر صاحب انشعور راہ ہرانی ذیل کا سوال درج اخبار ذرا مکر شاور زمانہ۔ اسے حل کی کئی ضرورت ہے۔ رقم مولوی امی بخش۔ اگر ایک شخص کی بیوی فوت ہوگی اور وہ بیوی کی ہمیشہ سے جس نے خود سالی میں سونہ کا دو دو پیادہ ہوا شادی کیلئے اور دو دھپے کی گواہ بھی دو عورتیں اور ایک مرد و عورت کی والدہ کی زبانی موجد ہوں تو بتا دیہ کچھ شرع کے رو سے جائز ہے یا نہیں؟

حالیہ خیالات بہت خراب ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں کہ تمام مشرقی ممالک میں اور تمام مشرقی خیالات کے مطابق میں سچم بخوبی آگاہ ہیں پولیس کو بجائے محافظ امن اور مظلوم کے معاون کے ظالم اور سنگار سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ اس قاعدے سے یہ صورت حال بھی مستثنیٰ نہیں۔ اور سب سے دل آزاری تحقیقات میں جس بات میں ہم حیران ہونے لگے وہ یہ تھی کہ پولیس سے بہت بہت متوجہی نہایت خوف پیدا ہو رہی ہے۔ بہت سے گواہ کہ جنہوں نے شروع میں پولیس کی بد نظمی اور طریق عمل پر شہادت دینے سے سرت سے انکار ہی کر دیا تھا سوالات کے جواب دینے میں ثابت کر دیا تھا کہ ان کی یہ لاعلمی خاموشی پر مبنی تھی مگر وہ دہستے تھے کہ سہارا جو باتیں وہ کمیشن کے سامنے کہیں گے اگر وہ ظاہر ہو گئیں تو انہیں وبال آ جاوے گا۔ یہ بات بھی عوام انسان کے خیال سے ہمارے دل پر نقش ہو گئی ہے کہ جب لوگوں کو کہا گیا کہ وہ پولیس کو زیادہ کار آمد بنانے کے متعلق کچھ اصلاحیں اور تجویزیں پیش کریں تو انہوں نے سوائے پولیس کو دینے افغانستان سے محروم کر دینے کے کچھ نہ فرمایا۔ وہ فرما کر کہتے ہیں اور کچھ بتلایا۔ ایک آؤ پہلو شہادت کا کہ جس کی صحت پر ہم کو زور دینے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی ہے کہ پولیس کی طاعت سے ویسی ہی نفرت کیا جاتی ہے جیسی کہ خود طاعت ان پولیس کو کیا جاتی ہے۔ اس کے بعد پولیس کی اصلاح کے متعلق مختلف تجاویز پر غور کر کے ان کے بعد کمیشن نے پولیس کی مالی اصلاح پر بحث کرتی ہے۔ ابھی تک مفصل رپورٹ تو ہماری نظر سے نہیں گزری لیکن جس قدر اس کی بات اس وقت تک ہم کو معلوم ہو چکا ہے اس سے ظاہر ہے کہ کمیشن نے بہت محنت کے ساتھ شہادت کو جمع کیا ہے اور بہت غور سے اس ضروری محکمہ خرابیوں پر بحث کی۔ اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ موجودہ انتظام محکمہ پولیس کا ایسا ناقص اور مختصر ہے کہ ہرگز قابل رعایا اس قدر کو محافظ امن اور مظلوم نہیں سمجھ سکتے۔ بھی تاک ملک کے ادنیٰ لوگوں کو ہرگز معلوم نہیں کہ پولیس کے اختیارات کیا ہیں اور حکام کی باتوں میں کس قدر کم اعتبار کرتے ہیں جب کسٹبل لوگ اپنے ادنیٰ بات پر ایسے لوگوں پر ایسا شدید جھگڑا کرتے ہیں کہ جو کھانا ان کی پولیس کے ہاتھ سے خونی چھریوں کے ساتھ بھی غل میں نہیں آتا تو لوگ جھگڑ کر زرجلتے ہیں۔ ہم نے میسجوں سے سوچوں پر پولیس والوں کو نظم اور ناجائز ماموریت کرتے اور اسباب چھیننے تو دیکھا ہے مگر ایسا کہ دیکھ کر کسی مظلوم کو ظالم کے ہاتھ سے بچایا ہو۔ تو پھر اس طرح پولیس محافظ امن اور مظلوم کا معاون سمجھا جاتا ہے۔

کیا یہ ٹھیک ہے؟ یہ کہو تو ہر حال جنگ باشی کلکتہ کھتا ہے کہ سنی پور کے شاہی خاندان کو ہونہر ہوئی خواہ وہ بھانسی دے دے یا کالے پانی پیچھے لگی اس کی نسبت تو ہم کو اس کا کچھ شکارت نہیں۔ وہ تو جو ان کی بد قسمتی سے ہونا تھا وہ ہو چکا۔ اب ہمارے کل حیدر کی رانی اور کل حیدت سے سالار کی زوجہ پر یہ سب کیا گیا کہ ان کا تمام زیور پارچہ۔ اسباب چھین کر ان کو نکال دیا گیا کہ وہ پاساؤہ آسام کو چلی جائیں جہاں ان کے رہنے کا حکم ہوا ہے۔ تین تین روپے یا چار ان کے گزارہ کے لیے منظور کر کے دیے ہیں۔ چنانچہ وہ بد قسمت رانیاں اپنے نابالغ بچے راجہ مار سمیت فقیروں کی طرح یا پیادہ چکر مار رہو کے مندر تک پہنچی ہیں۔ ان کے پاس ایک بھوتی کوڑی بھی نہیں تھی جو آپ کھائیں یا اپنے بچوں کو کھلائیں۔ اگر یہ سچ ہے تو ہمارے ایسی ہی مذہب کو کسٹبل سے محض ہفت روپے دیے اور بچوں کے ساتھ ایسا سلوک کرنا سخت تعجب پیدا کرتا ہے۔ تصور واروی لوگ تھے جن کو ہونہر ہو چکی۔ رانیاں اور نابالغ شہزادے دھڑ بھڑا رہے تھے۔ ان کے زیور اور ضروری اسباب چھین لینا اور ان کو ان کے مرتبہ کے خلاف پیادہ گھر سے نکال دینا کیا کسی شائستہ گورنمنٹ کا کام ہے ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ گورنمنٹ مندر سے کوئی ایسا حکم ان کی نسبت صادر کیا ہو۔ مگر افسوس ہے کہ چونکہ اب تک گورنمنٹ سے اس خبر کی تردید نہیں کی۔ اس لیے صحیح معلوم ہوتی ہے۔

۲۹ مئی کی عید کا بل: ایک ہمسے کے نام لکھا ہے کہ اس سال افغانستان میں بھی عید الفطر جمعہ کے روز ہوئی۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جمعہ کی عید بادشاہ کے حق میں دو خطبتیں عید اور جمعہ کے سبب منحوس ہے کیونکہ وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ اسی روز میں دوسرا خطبہ بادشاہ جدید کے لئے ہے۔ چنانچہ خان بہادر سردار محمد افغانستان میں دولت برطانیہ نے ایک شخص مولوی عبد الرحیم خطبہ سے ایک قصیدہ اس مضمون کا تصنیف کروا کر پڑھایا جس سے عید اور جمعہ کے اگلے ہونے کو اسے صائب کے حق میں رکت کی خال بتلایا گیا تھا۔ سپر سیرانگریزی نے قصیدہ سمجھنے والے کو صدمہ میں ایک سو روپیہ انعام دیا۔ اشعار قصیدہ حسب ذیل ہیں:-

ہمایوں مید روز جمعہ از سال ہمایوں است
منہیں من اتفاق از قبائل ہمایوں است
قیام از خطبہ اول دوام از خطبہ ثانی
ہمایوں فال شاہی مال بر حال ہمایوں است

سبار کیا و کس عیدت بایں بقصیر خوش تقریر
دلیل عزت و اقبال و اجلال ہمایوں است
سردار محمد فضل خان صاحب کی یہ لیاقت اور خدمت توفیق کے قابل ہیں۔

جنگ و جدل: ملتان سے ایک صاحب جو اپنے آپ کو ایک دانشور سمجھتے ہیں سخت زراعت میں کہ میٹل غلہ یوں تو بہت عمدہ نہیں دیتا ہے لیکن جنگ و جدل کا حال بالکل نہیں سمجھتا۔ ہم تعجب کرتے ہیں جبکہ یہ اخبار میں ہر قسم کی اور ہر ملک کی خبریں لکھی جاتی ہیں تو کیا ان میں جنگ و جدل کی خبریں نہیں ہوتیں۔ کیا ان سے معلوم نہیں ہوتا کہ فلاں فلاں ملک یا قوم یا گروہ کے تعلقات ایسے ہیں یا فوجی حالت ایسی ہے۔ مگر ہمارے ناظرین ہم کیسے بھی توقع نہ رکھیں کہ ہم اپنے اخبار میں بھی ایسا منحوس کالم قائم کریں گے۔ ہمارے پاس یورپ۔ امریکہ وغیرہ ممالک اور ہندوستان کے اکثر اخبارات آتے ہیں ان میں سے کسی میں جنگ و جدل کا ایسا التزام نہیں ہے کہ خواہ دنیا میں ہر طرف امن و امان ہو خواہ کوئی جنگ کی خبر سبقتاب نہ ہو کہ مگر اخبار کی ہر شاعت میں اس عنوان کے نیچے ضرور کچھ لکھا جاتا ہے۔ خواہ اس کے پیچ و رس کے سر یا کسی ہی کیفیت لکھی جاوے یا ہمارا جو ولیپ سنگھ کے کافی لکھنے کے ہی حالات ہوں۔ مگر خواہ مخواہ بیچنے والوں کو ان جنگ و جدل کی صورت میں لانا ضرور ہے۔ یہ اخبار کی غرض یہ ہے کہ اپنے ناظرین کو صحیح اور عمدہ خبریں پہنچاؤ نہ کہ وہی اور خیالی خرافات سے ان کے کان بھر کرے۔ ہر روز جھوٹی۔ من گھڑت۔ منحوس جنگی خبریں سے اپنی کالم سیاہ کیا کرے۔ ملک کے اخبارات بہت کم ایسا فرض ادا کرنا جانتے ہیں ملک کی مالی معاشی اور اخلاقی حالت میں ان کی کوشش سے ترقی ہو سکتی ہے مگر یہ تو وہ کرنا نہیں جانتے۔ البتہ روم۔ روس۔ افغانستان۔ چین۔ ایران۔ فرانس۔ جرمنی۔ انگلستان کی پولیٹیکل کارڈیں ہر راجہ ضرور دیں گے۔ کیونکہ اس سے ملک اور قوم کو بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ اور ان ممالک کے ہر راجہ اخبارات کو ضرور دیکھتے ہیں۔ امریکہ کے اخبارات کی طرح ہمارے اخبارات کا بھی بڑا کام ہی ہونا چاہئے کہ فنی رائوں کی نسبت صحیح خبریں ہم پہنچانے پر اپنی ہمت صرف کریں۔

خط کی مقدار: امدادی کمال پرنٹریس میں ۲۳۔
اپریل تک ۱۹۶۰۔۲۱۔ آدمی تھے مئی میں ۲۰۔ اپریل تک ۱۹۶۱۔
جنگل میں ۲۶۔ اپریل تک ۳۳۳۳۔ برہما میں ۲۳۔ اپریل

پیشہ اخبار

لاہور یوم دوشنبہ ۱۶ مئی ۱۸۵۶ء

سپاہیہ کا ایک مشہور فسادہ نگار حال میں بوجھ و بوجھ میں
مفسس ہو کر رہا ہے جس نے ساری عمر میں کم از کم سوس لاکھ روپے
اپنے پیشہ سے کمائے ہونگے۔

جاپان کے بعض مہاجرین ہیں کہ خلافت روس انگلستان
سے جاپان کا تختہ بوجھاوے۔ کیونکہ روس انگلستان کے جنگ
کی صورت میں جاپان انگلستان کے بہت کام چاہتا ہوگا۔

برلن میں بس اہل نے اس شخص کو گستاخی سے پیش
آئے پر بد وقت سے مار ڈالا تھا۔ شہنشاہ جرمن نے از دست
اس کا عہدہ ہٹا کر اسکی ترقی کی ہے۔ اس سے برلن میں اس
بہت مت آدمی کو بد وقت سے مایہ جائے بہت نا اعلیٰ چھٹی ہوئی ہے
ریش کنینٹ ایک بل تیار کر رہی ہے جس کے مطابق تمام
کھیتیں غریبوں کے باشندوں کو انگلستان سے خارج کر دیا جائیگا۔
اضلاع متحدہ امریکہ میں اس سال فصل گپاس ۱۶ سے
۱۸ فیصدی کم ہونے کی امید ہے۔

جنرل کوئٹہ دیکھ کر سفر کر کے لوٹ کر جائیگا بعد
انگلستان میں سخت علیل ہیں۔
انگلستان کے کل محصول کی مقدار ۴ کروڑ روپہ ہے۔
جس میں سے ۴ کروڑ روپہ اس سال صرف ہستی عرقوں سے حاصل
کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر والکر صاحب کی رپورٹ متعلقہ تحقیقات و اصلاح
زراعت ہندوستان میں پیش کی گئی ہے۔
ملک سوشلزمز زمین میں کل دنیا کے ممالک سے زیادہ
جہ بھڑیاں ہوتی ہیں۔ سال کوئٹہ میں اس ملک سے کل ۱۰ لاکھ
پونڈ کی مالیت کی کھڑیاں غیر ممالک کو بھیجی گئیں۔
روسی سرحد افغانستان اور ایران پر اسناد افسانہ کی بڑی
کوشش کر رہے ہیں۔

لندن کے ڈاکس رہما زوں سے اسباب آزار کی
جگہ ہیں بھر مزدوروں نے فساد کر دیا اور خطرہ ہے کہ شہر میں
طرح بھر ایکار کے کام نہ بند کر دیں۔

ایم گر سیر جیٹ میٹر بزرگ کا اعلیٰ انفرولیس کا ہے
بوجہ ہنسٹوں کی سازش سے بڑھا جائیگا۔ بزوات میں ہے
الین پاشا کی وفات کی خبر آئی ہے اس کی تصدیق
نہیں ہوئی۔ البتہ برلن میں یہ معلوم ہے کہ وہ محض نابینا ہو گیا ہے۔
یہ اسین پاشا افریقہ کی شہرت کے ایک مشہور آدمی ہیں۔

روکل و پراونشل
جیفکوٹ پنجاب کی عمارت میں کچھ ترقی اور مرت کر نیکی
لئے ایک لاکھ روپہ منظور ہوا ہے۔

یکم جنوری کو لاہور میں ایک جلسہ ٹائٹلنگ
صوبہ پنجاب منعقد ہوگا۔ زیادہ حالات دوسری شاعت میں سچ ہوئے
خاندان باغبان پورہ کے دوسرے نو نبال میان محمد شفیع
نے ولایت میں سیرسٹری کا امتحان پاس کر لیا ہے۔

راولپنڈی میں ریلوے سروس کے ایک کلرک گنگرام کو
۴ سو روپے عین کے لیے جو میں ایک لاکھ روپہ جرمانہ اور ۲ سال قیدیت نرا ملے
ریلوے سٹیشن لاہور پر ایک شیشنگ ایجن ایک فلی کی
ٹانگوں پر سے گزر گیا جو پچا رہتھوڑی ویر بعد مر گیا۔

ہیں۔ پولیس توجہ نہیں کرتی کہ ادھر اس سے زیادہ آباد
راستہ میں یہ حال پیش آنے لگا ہے۔ لاہور والوں کا اللہ
حافظ! ہزار ہا سفر فریشک اگر پولیس کو اس خواب فرگوش
سہ جگانے میں کامیاب ہونگے تو لاہور ان کا ٹرام ٹھکر ہوگا۔
لوگ کہتے ہیں جی کاٹھیا وار میں ڈاکے پڑتے ہیں۔ ادھر
جنگل جو ہیں۔ اچی حضرت لاہور ہی میں دیکھ لیجئے آؤ ڈاک
کیا ہوتا ہے۔ مینو پیل کشی نے جب اپنی معمولی دولت لاشی
سے شہر بیاہ کر وادی تو شہر کے اندر وارداتیں بڑھ جائیگی
جی ہماری پیشینگوئی صحیح نکلتی گی۔

ڈاک کے ہر کاروں کی دردناک حالت
آج کے پرچہ میں ایک صاحب ڈاکخانہ کے ہر کاروں کی عمارت
دردناک اور کس شہر میں حالت کو پیش کر کے ان ہیزبان گرد
مازان سہ کار کے حق میں رحم کے مستعدی ہوئے ہیں۔
کیونکہ چار روپے لاہور پر ایسی سخت اور ذمہ داری کی خدمت
دینا ایسی محنت سال کے زمانہ میں بہت ہی سخت محنت
ہے۔ انگلستان کے کئی نامور مذہب کے ہیں کہ ہندوستان
میں دولت بہت ہے۔ لیکن وہ ادھر ذرا توجہ کریں اور
دیکھیں کہ اگر ملک میں دولت بہت ہوتی تو ایک مضبوط
مزدور کب چار روپے ماہوار کے لئے ایسی سخت محنت
منظور کرتا۔ دولت تو انگلستان میں ہے کہ جہاں کے فرد
دن میں دو تین روپے سے کم مزدوری نہیں ملتے۔ البتہ
جماعت اور ہوتی کی ہندوستانیوں میں ہوتی ہے۔ کہ
بلکہ تین چار روپے مزدور کی معمولی بومیہ مزدوری کی شرح ہے
تو وہ دو آنہ مزدور پر ایسی سخت محنت منظور کر لیتے ہیں۔ یاں
لوگوں کی حالت زیادہ تو اس لئے قابل رحم ہے کہ ہندو
مزدوری ہی کم ملتی ہے بلکہ کام بڑا سخت ہے۔ معلوم نہیں
ہمارے ملک کا حکم ڈاکخانہ تک انسان کی زندگی کی
قد کرنا سکے گا۔ اس کے ملازموں کو سخت جو ابھی اور
محنت کا کام ملا ہوئے۔ تنخواہیں اسی کم ہیں کہ لوگوں
کی مشکل سے گزارا ہوتی ہے۔ ڈاک کے ہر کاروں کی
بابت صرف اتنا گورنمنٹ عالیہ کو ضرور غور کرنا چاہیے
جیکہ اسناد و ظلم جو انات کے لکھ کر شہ سال میں ایک بار
کر دیا گیا ہے تو کیا وجہ ہے کہ اسناد و ظلم انسان کی طرف
توجہ نہیں کی جاتی ہے۔

پولیس اضلاع مغربی شمالی میں۔ پولیس کٹی
نے جو ان اضلاع کی پولیس کی اصلاح کے لئے چھٹائی
گئی تھی اپنی رپورٹ شائع کر دی ہے۔ اس میں کٹی نے
نہایت استعجاب کے ساتھ لکھا ہے کہ پولیس کی

چراغ تلے اندھیرا۔ آپ کہیں گے یہ تو ایک
معمولی بات ہے۔ چراغ کے نیچے اندھیرا ہوا ہی کرتا ہے
پھر شکایت کس بات کی۔ مگر ہمارے پاس شکایت کی وجہ
ہے۔ کیونکہ اس روشنی کے زمانہ میں اسی لئے تو چراغ کو
چھوڑ دیا گیا ہے کہ اس کے نیچے اندھیرا ہوا کرتا تھا۔ اب
گلوب والیمپ کا استعمال ہوتا ہے۔ اب بھی اس کے نیچے
اگر اندھیرا ہو تو ہم حق بجانب ہیں یا نہیں۔ لاہور پنجاب کا
دارالحکومت ہے۔ صوبہ کی شان سنگی کا مرکز ہے یہاں جو
بدعنوانی نظر آتی ہے اس سے ہماری طبیعت نہایت گھبراتی
ہے۔ چند روز کا ذکر ہے کہ الیڈا اینڈ کمپنی دو افروشان لاہور
کے میجر ڈاکٹر ادیش صاحب شام کے بعد غائب ہو گئے
قریب ریلوے سٹیشن پر ایک دوست کو چھوڑ کر پیدل شہر
کو آ رہے تھے۔ سواری سٹیشن سے نکل کر جی جب اکبری
دروازہ کے مقابل کی سڑک پر کہ جس کے دونوں طرف
ذخیرہ گئے ہوئے ہیں اور کیلور کے باغات ہیں۔ مچکے تو
تو فوراً اچھے جوان ہاتھوں میں لاکھٹا لے دوڑوں طرف
کے باغوں سے نکل آئے اور پچاڑی ڈاکٹر کو کہہ کر اگر جان
کی خبر چاہتے ہو تو چھکے ہی کیپٹ آتارو اور جو کچھ پاس ہے
لکھو۔ ورنہ میں سمجھو کہ جان نہیں۔ یہاں تک کہ سفاروں
لے باوجود اس بچے ماش کی منت سماجت کے پاچار تک
نہ بن پر چھوڑا۔ اور بڑی التجا و الحاح کے بعد اس کو ایک
کیپٹ سے لنگوٹی بھاڑ دی۔ جو مال چھینا گیا ہے اس
میں ایک گھڑی۔ ایک پچیس روپے کی طمانی لکھی۔ نقد
پانچ روپے۔ تمام بدن کے کیپٹے۔ بوٹ۔ لیسڈارٹولی۔
اور کل قریب اسی روپے کی مالیت کا تھا کتنے اندھیر کی بات
ہے کہ گورنمنٹ ہاؤس سے ایک ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر۔
شہر کے ایک دروازہ سے سو قدم پر۔ موری دروازہ کی پولیس
کی چوکی سے دو تین سو قدم کی مسافت پر ایک سفید پوش
لوٹا جاوے۔ اسی طرح سنا گیا ہے کہ کچھ مدت گزری ہے
منشی فضل الدین صاحب مالک مطبع دہلی پنج کو بھی اسی موقع
کے قریب ایسے ہی مشار کے وقت بد معاشر نے کیپٹ
چھین کر برہنہ مادرزاد کر دیا تھا۔ ہم کچھ عرصہ سے افسوس
کرتے تھے کہ باوادی بارغ کے سٹیشن سے روشنائی دروازہ تک
چوری کی وارداتیں ہونے لگی ہیں۔ ناواقف مسافر لوٹے گئے

کیشن بائسن اتنی تعلیم شدہ لڑکی کہ جس کا گرافٹ کرنا ہے
جو کہ بڑا ایک عجیب نظام ہے



یہ تصویر لڑکی کی سیرنگ سے نقل کی گئی ہے

بیچارہ لڑکے پکڑوں کی دھمک تھاتا

گزشتہ ماہ کے بندہ جناب ایڈیٹر صاحب یہ اخبار لاہور
تسلیم چونکہ آپ کا اخبار آزاد ہے اگر آپ برادر انسانی
جو دوسری دولتی ملازمان ڈاک کی مصیبت کی کہانی اور فریاد
گورنمنٹ تک پہنچا دیں تو ضرور مدد کی درگاہ سے نواب پاویں
ہر کارہ ڈاک کو صرف پانچ روپے تنخواہ ملتی ہے اور دس میل
سے جڑہ میل تک بھاری لوہے اٹھانے کا روزمرہ سواست
کرتی پڑتی ہے۔ اور یہ بوجھ باعث ریونیوٹی آڈٹر پریشواران
کو ڈاک خانے سے فٹن مٹنے اور کافیات حکم بندوبست کے بہت
بڑھ گیا ہے۔ موسم گرما کی دہر کو جبکہ تمام جڑ ورنہ بھی ساتھ
میں آرام کرتے ہیں اور سردی کی رات کو جبکہ تمام لوگ گرم کپڑوں
میں گرم کپڑوں کی دھمک لے اٹھائیں گے ہیں۔ بیچارے
دو روپے پیت کے لڑ بچہ منٹل گدھے کے اٹھانے پڑتے ہیں اور
عین وقت پڑا کھانا نہیں ڈاک پہنچاتے ہیں۔ اگر وقت مقررہ
پر ڈاک نہ پہنچا دیں تو بیچاروں کے لئے قیامت برپا ہو جاوے گی۔
بلکہ پوسٹ ماسٹران ہر وہ ڈاک کی شکایت کر کے انٹران بالا
سے پڑے جرات کروا دیتے ہیں۔ خواہ کتنی ہی دیرینہ ملازم ہو
اور اشد درجہ کی بیماری اور ضرورت رخصت کی ہو مگر عائی
رخصت کا نوٹ ان کے لئے نہ دیکر ہی نہیں۔ بلکہ فصل کاٹنے کو
پہلے ہی ہر واجات تاکیدی جھجک پکڑا دیں کہ وہ قید کیا جاتا ہے
کہ اگر کوئی دیکھنے کاٹنے فصل یا خوش چینی کے دھواست
رخصت کی کر لیا تو اس کو عدالت سے سزا دلوانی جاوے گی۔ خواہ
۲۵۔ برس کی ملازمت ہو مگر ترقی اور فٹن کا نام نہیں۔ اور پوسٹ

کے لئے درخواست کرے اس کو حکم ثبات یا جاتا ہے کہ سرشت
میں ایسا کوئی کاغذ نہیں ہے جس سے تمہاری ملازمت ظاہر
ہو۔ گزشتہ سال میں بیاض نکلنے اسیدواران ملازمت پکڑ
کے بعد ہر کارگان نے جو کہ ایک خدائیں آدمی ہے ریورٹ
حکم عالیہ ڈاک خانے میں کی تھی کہ ملازمی ہر روز کی پوسٹ
ہے اس تنخواہ کو کوئی آدمی ملازمت ہر کارہ کو پسند نہیں کرتا۔
سرشت سے لوکل گورنمنٹ سے جواب طلب کیا تھا کہ مزدور
کی ہجرت پوسٹ کیا ہے اور کس تنخواہ پر آدمی ملازم ہر کارہ رہ
سکتا ہے۔ لوکل گورنمنٹ نے جواب میں لکھا تھا کہ اجرت
پوسٹ مزدور ۳۔ اور ۴۔ ہے اور بیاض نکلنے عطف سالی کے
اس تنخواہ کو کوئی شخص ملازم ہر کارہ نہیں رہ سکتا۔ جس کا
نتیجہ آج تک کچھ بھی نہیں برآمد ہوا۔ جو سلوک ڈاک کے پکڑ
کے ساتھ ہو رہا ہے وہ لہجہ لہجہ کے ساتھ بھی پوز
خدائیں یا اینا مال ہونے کے نہیں کرتا۔ وہ بھی ایسی شدت
کی دھوپ اور گزشتہ جڑ سے میں نہیں ملے بیان لیکر
چلتا اور وقت سیاری نہیں چارہ اور آرام دیتا ہے جس افسر
کو اس تحریر پر اعتبار نہیں آتا وہ قصور سے لیکر ترقی تک موسم گرما
میں دھوپ کے وقت اور سردی میں رات کے وقت حادثے
میں چکر لگا کر خط کر کے اس سے کہ عادل گورنمنٹ ہندوستانی
زندگی اور جان کی قیمت کا خیال ہر کارہ نہیں کرتی۔ ایڈیٹر صاحب
برادر انسانی ہمدردی اور خدائیں کے آپ اس فریاد ہر کارگان
کو گورنمنٹ عالیہ تک پہنچا دیں اور ترقی تنخواہ و عطف کے رخصت
فی سال ایک ماہ اور فٹن ہر کارگان کے لئے عادل گورنمنٹ
کو متوجہ کریں۔

مراقبہ ہمدردی

ایک کے خیر خواہ جناب ایڈیٹر صاحب دام غنا شکم
تسلیم۔ براہ نوازیش خاکسار کی چند سطروں کو اپنے احباب میں
دیکر خاکسار کو مشکور فرما دیں۔ ممنون ہو لگتا۔ ماہ گزشتہ سال
میں بین سچی و غفلت سے تنگ آکر پادری صاحب کو
خلعت سے کام چھوڑ دیا۔ اس وجہ کہ پادری صاحب موصوف
ناشائستہ الغافلوں سے تباہ و کشتے کے تو بہر ہی جلی و آگ میں
مفصل تحریر کر دیں تو موجودہ سچکٹ کے لڑی ایک کافی کامل ہر کارگان
اور نہ میں چاہتا ہوں کہ ایک اعلیٰ درجہ کے افسر کے کام کو
بیہودہ اور گنہ سے غفلت سے سرگرداں رہا۔ مثلاً
علی ہر القیاس نیزہ صرف پادری موصوف صاحب بلکہ ایک مشنری
ولایتی صاحب سے بھی ایسی ہی الغافلوں سے سوا کر گیا۔ لہذا میں
اپنی ویسی ہمتیں بجا نہیں دیتا اس کے کہ ان کو لگا کر تاجوں کے
کوئی بھولا بھٹکا اگر اس کے لئے چڑھنا چاہتے تو سوچ سچے کر قدم لگاتے
ورنہ سچے وادلا حاصل ہو گا۔ اگر روح القدس سے ہر وہ پادری صاحبان
میں ایسا ہی کر گیا ہوا ہے تو یہ سمجھتے اور پدمین کا لفظ اس جہاں سے
بہت جلد ہی مفہوم ہو جانا چاہئے۔ اور انشاء اللہ وہاں سے انہیں
بے کہ کیا یہی حد کی روح ہے جو پادری صاحبان میں ہوتی چاہئے
مراقبہ۔ ایک سچی سیاستچی

پہلے اخبار

نمبر ۱۹ No 19
یوم دوشنبہ ۱۶ مئی ۱۲۹۷ھ
Vol VI. Monday, May 16, 1842

Vol VI. Monday, May 16, 1842

واقفیت علیہ کے لئے شمار اور اعداد

دنیا میں جھیروں کی تعداد۔ انگلستان اور بعض دیگر ممالک دنیا میں جھیروں کی تعداد حسب تفصیل ذیل ہے:-

انگلستان	۱۵۸۳۹۸۸۲
ویلز	۲۸۲۰۶۸۹
سکاٹ لینڈ	۶۹۵۱۲۲۹
آئر لینڈ	۳۶۸۹۴۲۹
جزیرہ مین	۶۳۱۲۵۰۰
ہیزان کل برطانیہ کلاں	۲۹۸۸۸۶۶۳۰
کینیڈا	۲۵۰۰۰۰۰
نیو ساؤتھ ویلز	۳۶۵۰۳۲۶۹
وائٹوریا	۱۰۸۰۵۹۸۲
جنوبی آسٹریلیا	۶۶۹۴۲۰۶
مغربی آسٹریلیا	۲۱۱۲۳۹۲
کونین لینڈ	۱۳۳۲۲۰۰۵۰
ہیزان کل آسٹریلیا	۶۹۵۶۱۹۵۲
ٹسمانیہ	۱۲۳۰۰۰۶۵
نیوزیلینڈ	۱۵۱۲۱۲۳۳
آئر لینڈ	۶۹۹۶
ہیزان کل آسٹریلیا	۹۶۱۲۱۲۳۳
لاس امیر	۱۳۳۶۳۳۵۰
سلیکون	۶۵۰۶۵۰
سائبرین	۲۸۹۸۳۶۰
جزائر فاک لینڈ	۵۸۲۲۱۹۰
جیکا	۱۲۳۹۹۰
فالتا	۱۲۶۰۹۰
باریشس	۳۰۰۰۰۰
نٹال	۶۰۹۸۰۵۰
نیو فاؤنڈ لینڈ	۲۰۳۲۶۰
اسٹریا	۳۸۴۱۳۲۰۰
سنگری	۱۰۵۹۸۳۱۰
پینج	۳۶۵۲۰۰۰
ڈنمارک	۱۲۲۵۱۹۶۰
فرانس	۲۲۸۸۰۱۹۰
سربین	۱۹۱۸۹۶۱۵
ایسٹ	۸۰۳۳۰۰
ناروے	۸۵۹۶۱۰۸۰
روس دیورین علاقہ پولینڈ	۱۶۸۶۳۰۶۰
سوڈین	۲۶۶۱۳۶۳۶۰
اصول متحدہ	۱۳۶۶۶۸۵۰
	۲۳۵۹۹۰۶۹

مذاق

فوج میں ایک جاٹ ایک دفعہ ایک عربی کھوڑا لیا سیر کے پاس آیا اور بیچنے کی التجاس کی میرے قیمت پوچھی جاٹ نے کہا ۲۰۰ روپے صاحب نے کہا کہ اصل فرماؤ جو لیا ہے جاٹ نے کہا کہ "ہم کو جو پھر سنا تھا سو پھر دیا"

ایک قاضی ایک دفعہ لوگوں کو عربی کا سبق پڑھا ہے جو سبق میں "دیکھئے سیاہ آیا۔ قاضی صاحب نے تشریح کی کہ لیتے جو جھون کی معشوقہ تھی وہ بھی اسی لفظ سے ہے اس پر لوگوں نے کہا کہ لیتے جھون کی معشوقہ تھی تو سیاہ تھی اس پر کہو نہ کر عاشق ہو گیا۔ قاضی نے کہا وہ لیتے راہیم جھون باندوید۔ اس پر ایک لڑکے نے جواب دیا کہ آپ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے دو دل آگیا کہ صی پر تو ہی کیا چیز؟
(راقم دیوانہ کچھ جھجھکا)

ایک مراسی جب فاقوں سے بہت تنگ ہو گیا تو فیوں کی روٹی کھانی منظور کی دیکھو نہ ان لوگوں کو نرم ذات کہتے ہیں اور یہ جہاں تک ممکن ہو موٹا جھوٹا کھانا پسند نہیں کرتے ایک روز جب جنوں کی روٹی کھاتا تھا تا تک آگیا تو پختہ بانو کر روٹی کے سامنے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا "جہاں جنوں تمہارے کھاتے جاتے ہیں تو نہ زیادہ ہوتے ہیں۔ کیڑے اور بھلے بھی کیسے اچھے بنے ہیں۔ ہوئیں کیا اور وال کیا سب کچھ اپنی اپنی جگہ مزیدار ہوتا ہے مگر معلوم نہیں تو سے پرہیز کر کے کھانا کھانے کی مار پڑ جاتی ہے کہ کھانے کے کام نہیں رہتے؟"

ایک مراسی کو گھر میں روٹی کے ساتھ ہر روز پیاز ملتا تھا جس کو کھاتا تھا تو وہ تنگ آگیا۔ ایک روز دریا پارسی دوسری گاؤں میں کسی چٹان کے گھر میں چلا گیا۔ وہ بھی عزیز آدمی تھا اس نے روٹی پر پیاز میلا رکھ دیا۔ مراسی نے سیاہ کے سامنے پختہ بانو کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا "جہاں میں تو فلاں میں دکھا تھا کہ ہم کو کڑا پیاز ملتا ہے تم مجھے اسے ہی اسے کس طرح پہنچ گئے؟"

ایک شخص کا ذکر ہے کہ ایک مراسی اپنے زمینداروں کے گھر میں کسی دوسرے گاؤں میں رات کے وقت چلا گیا۔ بیجاری زمینداروں کے گھر میں کھوڑا لایا گیا تھا اور قہر اسٹیل کا دو ایک مٹر کا سیاہ رنگ عظیم ہوتا ہے اور اس کی روٹی سیاہ رنگ کی تھی جی زمیندار نے لپاس کی روٹی اور ایک مٹر کی روٹی کے لئے کھی۔ مراسی نے مٹر کی روٹی مانا اور اس کی روٹی اسٹیل کا کھانا کھا کر کہو "بے توجہی روٹی کے ساتھ ہی آگیا ہوس اس کو اٹھا لو"

عجیب عجیب باتیں

عجیب طرح کی پوجا:- ۵ نامہ۔ اپریل کو ایک کہیں برہمن سری واسا نامی نے مقام کہ بالی علاقہ حفر بادو مہا دوسے مندر میں اپنے ہاتھ اپنی جان کھودی۔ اس طور پر کہ وہ کسی آرزو کے لئے مہادیو کی موتی کے سامنے پوجا کرنے لگا۔ تین شب روز گزرنے لگے مگر کچھ اثر نہوا۔ تب اس کے دل میں خیال آیا کہ اگر ہمارے پاس کے پاؤں میں اپنا لہو بہاؤں تو شاید برہمن یہ اس نے دو اچھے گہرا زخم ماراں دیے۔ اور گلے کی ٹری رگ بھی اتنی کاٹی کہ خون بہنے لگا۔ جب خون بہت سا بہ چکا تو اس کو اتنی عقل آئی کہ زخم باندھ دئے۔ مگر کڑوری اتنی تھی کہ کھانے سے کھا بیہوش ہو کر گر پڑا۔ پتھوڑی دیر میں مندر کا پوجاری آیا تو یہ کیفیت دیکھ کر دوڑ گیا اور موضع سے جا کر فوجدار اور حکم کو بلا لیا۔ بعض ہسپتال میں جا کر مر گیا۔ گورنر نے سہ ہسپتال نکلیں کر سنا تھا مگر اتنا کاغذ پڑھا کہ کچھ کو کسی نے مارا انہیں میں سے خود مہادیو کے سامنے گل پوجا بھی جس کا یہ پھل ہے؟

اتنی بیویاں:- اور بنگال میں ایک برہمنوں کی ذات کھن کے نام سے مشہور ہے۔ یہ لوگ بہت شادیاں کرتے ہیں اس لئے کہ دھرم کے لوگ اس ذات کے برہمنوں کو اپنی بیٹیاں دینا باعث ثواب سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ایک ایک اس ذات کے برہمن کے حوالہ نکاح میں دس دس۔ بیس بیس۔ پچاس پچاس۔ سو سو عورت ہوتی ہے۔ بلکہ حال میں ایک اخبار فطرت نے لکھا ہے کہ ایشور چندر نامی ایک بنگالی باشندہ موضع انک کاٹی ضلع میرا واقع ٹشٹ بنگال ایک سوسات بیویوں کا شوہر ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان شوہروں کو بارہ اپنی بارہ بیویوں کے نام بھی معلوم نہیں ہوتے۔ بیوی معمولی رسم نکاح کے اور کچھ بعد اپنے باپ کے گھر میں رہتی ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ شوہر صاحب اس ایک روز کے نکاح کے بعد اس کو گھر نہیں دیکھے۔ جیت ہے اس قسم کی شادیوں پر

ہندوؤں کے بعض شگون:- اہل ہندو میں وہ شخص جس کا ماں باپ زندہ ہوں مگر نہی دھوئی نہیں باندھتا۔ جھکا پاپ زندہ ہو وہ جنوب کی طرف منہ کر کے کھائے نہیں بیٹھتا جس کو کو بیٹھا جیتا ہو وہ شمال کی جانب منہ کر کے کھائے نہیں کھاتا۔ اگر سفر کو جاتے وقت کوئی شخص خالی برتن لیکر پیٹے کسی کو سامنے سے ملے تو اسی بر شگون کی بھی جاتی ہے کہ وہ کام پورا نہوگا اگر پورا ہو تو اس کو کوئی ملے گا تو یہ شگون کا کہہ دست ہو جائیگا جیسا کہ انہی نماشا گاہ شگالو:- اس نماشا گاہ کے لڑکی اس قدر وسیع مکانات کی ضرورت ہوتی کہ ان کی چھتوں پر ۷۰ ایکو مشینہ خچ ہو گا جس کی موٹائی ۳۸۶۔ پچھ ہونگی؟



حضرت پیدیا اخبار لاہور
رستان بھر کے تمام اردو
رات میں زیادہ چھپے والا
ہے اور اسی لئے شرم
مفتراں شرم کر کے لکھ
یہ بڑھ کر کوئی اور مفید
فرست نہیں دے

عارضی اشتہار ایجوکالوں کے لئے ضروری ہے

۱) یہیہ اخبار تمام ایسے مقامات اور علاقہ جات میں جاری ہے جہاں
لہان اور وہابی یا کبھی جاتی ہے بلکہ اسکے علاوہ بھی کسی حکم جانا چاہیے
۲) نقشہ ہندوستان کے کسی حصہ میں کوئی مشہور شہر ایسا
نہیں آتا جہاں یہیہ اخبار پڑھا نہ جاتا ہو
۳) ہر درجہ ہر پیشہ ہر فرقہ اور ہر مذہب کے لوگوں میں
اخبار پڑھا جاتا ہے

۱۴) ہر شیعہ کے شہدائے اس میں شامل ہونے سے امتیاز شہدائے
کونستہیں یعنی کسی اور درود زبان کے اظہار میں نہیں کر سکتے۔
وہ خارجی واقعات یعنی تولد اور وفات کے استہواران کے اعتبار میں
متعلق ہوتے ہیں گئے تاکہ لوگوں کو ان کے اندراج کا فائدہ
معلوم ہو جاوے۔ تولد و وفات کی تاریخوں کا یاد دہناؤں شہر ہو جاتا
ہے۔ ضروری ہے۔ تمام درویشیوں کے اعتبارات میں مخصوص
تاریخیں برپا کام نہ ہو کر رہیں۔ اگر کسی میں تولد کی تاریخ
معلوم ہو تو ہم بشرہ او مسلمانوں میں تاریخ نام یا تاریخ
مسلک ہیں۔ احادیث میں تاریخ کی جگہ ایک شیعہ نام یا ہوا ہو
وہ ہر اس طرح سے شہدائے اس میں شامل ہونے کے لیے صرف
کس کو ثابت شہدائے اس میں گئے کسی شیعہ کو نہ جاسکے۔ اگر کوئی
شعبہ اپنی کوئی تاریخ یا تاریخ یا تاریخ کا شہدائے اس میں
شعبہ کے اس وقت میں پیدا ہوئے۔ کسی شخص کو نہ جاسکے یا شہدائے
شعبہ کے اس وقت میں پیدا ہوئے۔ کسی شخص کو نہ جاسکے یا شہدائے
شعبہ کے اس وقت میں پیدا ہوئے۔ کسی شخص کو نہ جاسکے یا شہدائے

[illegible]

ان گویوں کو کھائے

یہ گولیاں دائمی خض کے دور کرنے میں اکیسویں صدی کو تازہ
کرتی ہیں۔ علاوہ اس کے امراض ذیل کو ناکارہ سمجھیں۔ دور دور
دور سے ضعف بصارت۔ وجع مفاصل۔ ہشتم اور سو اسی اس کے
سیخ گولیاں سے دور کرنا انہیں گولیاں کا کام ہے۔ سڑت و خجرت
طریق استعمال ہر ایکس قیمت فی بیس بیس گولیاں میں ہر شش
المشہدہ بلی رام روزانہ شاہ عالمی لاہور۔ یا پھر مفتی

زندگی بخشنے والی گولیاں

زمانہ سلف میں ہیفیہ اکثر کہیں ہوں میں خود اور ہرگز ناخدا نہیں
حال میں یہ فصلی بخار کی طرح ہر شے کو مہربان سے مٹا گئی کی طرح
راں ہونے لگا۔ وہ اندر بڑھا گیا جس کو اٹھوں پھیلوں سے جڑیں میں بل دوار
سے غلبے سے جھیم زون میں نکلے ہو جاتی ہیں۔ عرصہ ہوا کہ کاسہ
گتھو کہ اس ٹھکانہ میں دوائی جو بھیت سے کم تھی ایک سنیا سی
فہرے ہر محنت و دستاویز ہوئی خاکسار جگہ کس و ناس کو بلا
کسی طرح نفسانی کے نادر کار ہر ایرائے اس جوں کوئی صحت
پائی۔ چاہے کبیا ہر مریض دست ہے۔ دو حکم رفتگی سے جو کہ اس
مرض کے آثار میں تنگ ہو یہ گوہیاں گتھو میں آرام بخشی ہیں
اب صرف یہ ایک کی ہمدردی کے لیے یہ پیشہ کر جاتا ہے کہ کوئی صاحب
ان محنت کو یوں سے خود نہ ہر قیمت کلاں نہ لگی ہو کہ کعام
عائدہ آٹھ میں۔ بدلت کی کافی کو یوں کے جس کے ہر اوہر قیمت فی
جس میں اس ۲۴۔ گوہیاں میں صرف عرصہ ہوا ملاک و ہر حیرت
المشہر بتاؤ اس جو پڑو۔ لارو۔ کو باری سنڈی۔ جملہ جو پڑو یاں

صحت کا عرق !! وافع ہیضہ !!!

عموماً دستور ہے کہ جب سفید جیسی رنگ بجائی
بالکل ہی آدھائی ہے اور جائز ہو چکی کوئی سفید بانی
نہیں پہچانتی تو اس وقت اگر اس کو کوئی جائز ہو جیسی سفید
دلانی چاہو تو بیمار دار حسب حیثیت سفیدوں اور ہزاروں
روپیہ صرف یہ فرمان کر دینے کو تیار ہوتا ہے۔ اصل میں
ایسا ہرگز نہیں چلتے۔ ایسی امراض کی دوائیاں جو
تیر ہفتہ ہوں ہمیشہ گھر میں موجود دھبی ہوتی جاتی ہیں۔
آج کل ایسی قسم کا ایک دافع سفید عرق تیار کرنا کہ
کھانگیا ہے جو کہ بارہ آنایا جا چکا ہے اور اسی
لئے اب اطمینان کے ساتھ اس کو تیر ہفتہ کہنے کی
حجرت کی جاتی ہے جس کی قیمت لاکھ کے بالکل
قریب قریباً ہے۔ صرف ایک روپیہ ہے۔ معمولی
ڈاک و ذمہ خریدار۔ اس کو بہت جلد سکوا کر پینے
اپنے گھر میں دو ایک شیشیاں ضرور ہونا
رہتے۔ تاکہ وقت پر پہنچا نہ چکے۔ اور اپنے
احباب کو بھی اس خوش خبری سے مطلع فرما دیتے۔
تاکہ وہ بھی محروم نہ رہیں۔

اور کس حد کیا لو کہی کی ہے و اگر کہیں اس کو پیشتر کی ہو تو ایسے
حالات کا خلاصہ اخبار میں ایک مرتبہ چھاپ دیا جائیگا جہاں کسی کو
مذاہم کی ضرورت ہوگی اس قسم کا وہی پیش کرنا ہیہا گیا۔ جس سے
امید ہے بہت مستعد لوگوں کو معاش و تجارت میں
دراجن لوگوں کو کسی قسم کے نوکر کی ضرورت نہ ہو ایک روپیہ کے
پہرہ ایسی ضرورت کا اشتہار بھیجی یا کہیں پیچیدہ اخبار کے ذریعہ
سو ان کو عہدہ دہی مل سکے گی امید یہ تھی چلی ہے۔
نوٹ: ہم زیادہ غور سے قابل یہ امر ہے کہ اس قسم کا مسئلہ اشتہار
کو ترجیح دینے اور دوسرے پیشہ کے کسی بھی قسم کے اشتہار سے بہت ہی کم
رکھا ہے اور ہمیں بالکل مشتعل کر دیا ہے۔ کیونکہ یہ بھی ملک کی
ایک ضروری خدمت ہے جو فوری اشاعت کے اخبارات ادا کر
سکتے ہیں اور جیسے کہ مذکورہ مجالس میں دستور ہے اس کے بعد
ہے کہ ناظرین اس مسئلہ کو توجہ دینے لگیں۔
المشتہرینہ پیچیدہ اخبار لاہور

خبردار رہنا چاہئے

کہ آج کل ولایت کے مشہور مشہور
کارخانوں کے مقابلے پر اکثر اسی نام کے
نقلی کارخانے بھی ہیں۔ جن کے اندر نقلی نام
کی گھڑیاں تیار ہوتی ہیں اور اکثر ناجوہ کار
کے دوکان دار دعوٰ کو کھا کر نقلی مال اصلی
سمجھ کر بہت ارزاں خرید لیتے ہیں۔ اور پھر
خود سے ارزاں فروخت کرنے کا دعویٰ کرتے
ہیں اور اپنے لئے جوڑے اشتہاروں میں
جنوبی تعریف کر کے عوام کو دعوٰ کہ دیتے ہیں
مگر شک ہے کہ ان کی گیم نہائی اور جو فروش حلیقہ
عام ہو جاتی ہے۔ اصلی کو نقلی کب پہنچ سکتا ہے۔
مجھ کو عرصہ چھ سال کے تجزیہ سے تعینہ خیال رہا
ہے کہ مال اصلی کارخانوں سے براہ راست ولایت
لے سکنا کر قیمت میں یہاں تک گنجائش ہوگی
ازان فروخت کیا جاوے گا جس کے قیمت میں سیکنڈ
برقیات موجود ہیں اور کارخانہ والی زبان ترقی
پڑے گی۔ مستقل قیمت فیکٹری یا اردو
ایسوسی ایٹس کا کارڈ بھیج کر قیمت طلب کروائیں پھر
جس جگہ سے دل چاہے خرید فرماویں
اشہد ہر شے سنگ سو اگر جیب گھڑیاں
وغیرہ و نوڈ گراف انشر مال بازار

قصه

این نویسنده ای که در صفاتی که در این کتاب ذکر شده است و در این کتاب
بسیار کار کرده است و در این کتاب که در این کتاب ذکر شده است و در این کتاب
اشتهار است که در این کتاب ذکر شده است و در این کتاب
در این کتاب ذکر شده است و در این کتاب
در این کتاب ذکر شده است و در این کتاب
در این کتاب ذکر شده است و در این کتاب

ان کا حوالہ دینا بہت ضروری ہے۔ اس میں خدا خواستہ نقل کر نیوالے اخبار کی سرشاران نہیں بلکہ وہ ثابت کرتا ہے کہ اس نے جس مضمون کو عکسہ کراپے ناظرین کے پیش کر نیکیے لیونیک نیکی سے منتخب کیا ہے وہ ظال اخبار سے لیا گیا۔ اتنے میں منقول عن اخبار کا حق محنت مل جاتا ہے۔ اس نے یا اس کے نام نگار نے جو مضمون اپنے صحیفہ کے لئے پسند کیا تھا اور محنت سے تیار کیا تھا بارہ ایک دوسری ہم پیشہ نے اس کو اس قابل سمجھا کہ وہ اس کے اخبار میں بھی درج ہوا۔ افسوس ہے کہ بعض ہوشیار نویس بات کا ذرا بھی لحاظ نہیں کرتے اور بے محابا جس قدر مضامین چاہتے ہیں اپنی اخبارات میں چھاپا پتہ دیتے ہیں۔ ترج کوہ نور کے ایک نام نگار نے اس نامور طریقہ کی زبردستی ہے تو ہمیں بھی اس کی تائید کرنی پڑی ہے۔ کیونکہ ہمیشہ اخبار سے جس قدر مضامین دیگر اخبارات میں بلا اعتراض ماخذ کے درج کئے جاتے ہیں وہ روزمرہ اس کثرت سے دیکھنے میں آتے ہیں جس کا حساب نہیں ہو سکتا۔ مگر وہ بیچارہ ایڈیٹر بھی سمجھ سکتا ہے جو ان مضامین کو کھنڈلے اور پھر قریب دوسو کے تبادلہ کے اخبارات میں سے اکثر میں لگی نقلیں جا بجا پاتا ہے بیشک ایسے اچھے اخبارات بھی موجود ہیں جن کو مضمون نقل کر نیکی ضرورت نہیں پڑتی۔ وہ جس مضمون کو پسند کرتے ہیں اس حوالہ دیکر ذکر کرتے ہیں۔ ایسی ہی شکایت برسوں کے تیر اعظم مراد آباد میں نظریے گزری ہے کہ لاہور کے ایک اخبار نے ان کے ایک الہ آبادی نام نگار کا مضمون سارا اپنے صفحہ مراسلات میں نقل کر لیا ہے۔ ہم ان کو کہتے ہیں کہ اسی ڈاک میں ایک پرچہ آپ کے مراد آباد سے آیا ہے جس نے اپنے ایڈیٹر میں دہن درستان میں محکمہ کی کاپی کی ترقی کی تاریخ کا مضمون پیشہ اخبار کی ناو خبری شہر سے لفظ لفظ نقل کر لیا ہے اور نام تک نہیں لکھا۔ اس پر کیا حصہ ہے اگر اسی وقت کی ڈاک میں جس قدر اخبارات آئیں اس میں سے پیشہ اخبار سے منقول مضامین کو نام بنانا کچھ کر بتلایا جاوے تو آپ کو تعجب ہو۔ بعض نیکو لوگ وہی مضامین جب کسی ناقل اخبار میں دیکھتے ہیں اور ان کو نقل کرنا چاہتے ہیں تو وہ خود اس اخبار کا نام لکھ دیتے ہیں جس کو ہم دیکھ کر ادھی حیران ہوتے ہیں۔ کہ مضمون لکھتے والاکون ہے اور وہ کس کے نام سے ہمیں اخباری دنیا میں گشت کر رہا ہے۔ اگر کسی صاحب سے ایک آدھ دفعہ ہوا منقول عن کا حوالہ دینا فراموش ہو جاوے یا مضمون نقل کر وہ میں کوئی رسد کشاں ہو بلکہ صرف کوئی خبر یا عام بات ہو تو حوالہ کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔

پروفیسر لارنس کا عباہ لاہور میں۔ لارنس

صاحب نے پہلے اشتہار دیا تھا کہ وہ ۲۳ اپریل کو اپنا عباہ پہلی مرتبہ لاہور میں آئیں گے جس میں آدھ میل تک آسمان میں جالیں گے اور پھر ٹری خوبی سے چھاتے کے ذریعہ سوچھے آئیں گے۔ پڑا علی نے کہ اور جانا ہی کا تماشا ہوگا۔ یہ ہوگا۔ وہ ہوگا۔ ۲۳ اپریل کو تو آنا بھی چل رہی تھی پروفیسر صاحب نے دجو اپنے آپ کو امریکن تلاتے ہیں۔ ۳۰۔ اپریل ۶ بجے شام کا وقت عباہ اڑانے کا مقرر کیا۔ اور اپنے اشتہار پر لکھوایا کہ سیر پرستی نیز انیسویں ٹری پیٹرک فٹسٹ گورنر بہادر جناب عباہ اڑا یا جاوے گا۔ اس روز لاہور کے شوقین ۲۰ بجے دن سے والتیر پریدہ گراؤنڈ واقع ملتان روڈ پر جہاں عباہ اڑنے کو تھا جمع ہونے لگے۔ لاہور کے اس طرف اتنا گروہ ہے کہ اس کو کسی اخبار نویس کا قلم صحت کے ساتھ نہیں بتلا سکتا۔ اگر ہم یہ لکھ دیں کہ چونکہ اس سڑک کا نام ملتان کی سڑک ہے اس کی برکت سے وہاں ملتان کے برابر گروہ پایا ہو گیا ہے تو یہ اس موقع کی صریح حق تلفی ہے۔ کیونکہ ملتان کا گروہ ہر چند کہ ضرب اشل ہے مگر اس موقع کے گروہ سے کوئی نسبت نہیں رکھتا۔ خاص سڑک سے تماشا گاہ تک جاتے ہوئے لوگ گھنٹوں تک مٹی میں دھنسن جاتے تھے۔ اب پروفیسر صاحب نے اپنے احاطہ کا جو انتظام کیا تھا وہ بالکل نامعقول تھا۔ اندھا کر اٹھ آنے والے اور دور دے والے ٹکٹوں کے خریدنے والوں کو یکساں جگہ ملتی تھی جھپٹے عباہ اڑانیکا وقت مقرر تھا۔ مگر انہوں نے چھپچھپ اس میں دھواں بھرا شروع کیا۔ ہم جلتے ہیں کہ عباہ میں گاس بھری جانی ہے مگر یہ گاس نہیں تھی بھاری سائے لکڑیاں جلا کر ایک گھنٹہ میں دھوئیں سے عباہ بھر گیا تھا۔ ہم نے اس سے پہلے سٹر انجینڈر بنگالی کا عباہ دیکھا تھا جس پرچہ کو نے قریب ایک ہزار روپے کے تیراں گن جھک اور صحت پر بیچ کر کے دن بھر میں بڑی مشقت سے گاس تیار کر کے عباہ بھر تھا۔ پروفیسر صاحب نے جنہوں نے عباہ اڑانے کے اصول پر بیچ دیے کا بھی وعدہ کیا ہوا تھا بلکہ گاس کے صرف لکڑیوں کے ٹکڑوں سے عباہ بھر لیا۔ سات بجے قریب جبکہ لوگ انتظار میں حیران تھے پروفیسر صاحب نے عباہ ہوا میں چھوڑا اور سوار ہو کر چل نکلے۔ لوگ خوش ہو گئے۔ ابھی کوئی سو گڑ کے قریب عباہ گیا ہوگا کہ عباہ بجھ گیا۔ ایک طرف سے ٹریٹھا ہوا تو دھواں بھی نکل گیا۔ شام کا وقت تھا گروہ عباہ کی تادیبی اور سپر کمپی کے سیاہ دھوئیں سے رات کا عالم ہو گیا۔ عاقل کے باہر کے تاشین جو بے شمار دار لوگ تھے اس کے آتا پر انہوں نے لاہور میں کم دیکھا گیا ہے شہر کی طرف چل پڑے۔ اس وقت جبکہ ہجوم کی کثرت سے شہر سے شہر چھٹتا تھا اور گروہ سے ناگ۔ شہر بکان۔ پچھس پڑ ہو گئی تھیں نزع کا نام ہو رہا تھا۔ کوئی دور دست اس پھیر میں لکھتے رہے۔ اس وقت کے صحیح حالات لکھنا بے فائدہ تھا جابجگاس اس کے اسی پر لکھا گیا جانا ہے کہ ایسی تکلیف کم

دیکھنے میں آئی تھی جو ان پروفیسر صاحب کی بدولت دیکھی گئی ہے۔ اگر کسی ہندوستانی عباہ باز سے یہ یہ عنوانی طور پر آتی تو عباہ باز نے اس سے کیا سلوک کیا جاتا۔ ہم کو سب سے زیادہ اس بات کا افسوس ہے کہ بیٹنی سے عباہ باز سے گاس کے بجائے دھواں بھرا گیا۔ بھلا وہ کیوں ہوا اس کا افسوس تھا۔ اس واقعہ کے دوسرے روز ہم نے کسی شخصوں سے یہ شکایت سنی کہ سڑک کے پروفیسر لارنس کو صرف انگریزوں کی وجہ سے یہ تماشا کرنے کی اجازت دی کہ جہاں ایسے خوب موسم میں اپنی مفاوق کا ہجوم ہو جاتا تھا۔ بجائیکہ صحت ہجوم کے ڈر سے ہندو مسلمانوں کے کسی مہر میں سے متورول کے محلہ بن گئے تھے۔ حقیقت میں ان لاہور کو پروفیسر لارنس کی عباہ بازی دیکھنے کی بدولت بڑی تکلیف ہوئی ہے۔ اور پروفیسر صاحب کے ہتھکھنڈ سے لوگ اس قدر شغریہ گئے ہیں کہ اگر کوئی لائق عباہ باز بھی لاہور میں آدی تو لوگ اس کا بھی اعتبار نہیں کریں گے۔

جدید پراوشل سروس کا ہتھوڑہ۔ گورنمنٹ آف انڈیا بم ڈیپارٹمنٹ سے دیسی عمدہ دارول کو اعلیٰ اور وسیع ملازمت میں داخل کرنے کے لیے ایک ریلیوشن اس مضمون میں اس کی بات ہے کہ ہر ایک صوبہ میں مفصل ذیل عمر سے مٹی کا پراوشل سروس کے لئے کھول دئے جائیں۔ مدراس میں دو صاحبان ضلع جارج ٹاؤن راج۔ سات سب میڈر اسسٹنٹ کلکٹر ایک سکرٹری بورڈ آف ریونیو ایک ناٹریسٹری کوئی کل بندرہ۔ پنجاب میں دو صاحبان ضلع۔ دو ڈوٹرل راج۔ ڈسٹرکٹ راج۔ تین اسسٹنٹ کسٹرنایک جوئیر سکرٹری محکمہ مال۔ دو کلکٹر بندوبست۔ کل بارہ۔ مٹی میں کل اٹھارہ جنگل میں ہیں۔ اضلاع مغربی و شمالی میں اکیس عمدہ دارلیم ہی رکھے جائیں گے۔ مدراس میں ججوں کی تنخواہ بارہ سو سے سولہ سو تک۔ کلکٹر وں کی تنخواہ بھی بارہ سو سے سولہ سو تک۔ سکرٹری کی ایک ہزار۔ اندر سکرٹری کی سات سو۔ پنجاب میں ججوں کی تنخواہ آٹھ سو سے سولہ سو تک۔ کلکٹر وں کی ایک ہزار سے سولہ سو تک۔ کلکٹر وں کی آٹھ سو سے ایک ہزار تک۔ جوئیر سکرٹری کی چھ سو۔ گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ انڈیا میں عمارت بھی ڈیپٹی جیسٹریٹوں اور کلکٹر وں کے موجودہ وجوں سے ساتھ ملا دئے جائیں۔ یہ عمر سے مدراس کے لئے سات سو۔ پنجاب کے لئے تین سو تھے۔ حقیقت میں اس رزلوشن کی آشا کی تاریخ سے ہنرستان کے لئے ایک نیا زمانہ پیدا ہو گیا ہے کہ جس کے لئے ہم گورنمنٹ کی غنائیات کے شکوہ میں پبلک سروس کمیشن کا دستہ جولاڈ ڈفرن کے عہد میں لگا یا تھا حال میں یہ خوشگوار رہا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ گورنمنٹ عادل کے ساتھ عافیت میں یہ آڈر بھی چھپے گئے گا اور اس سے اچھا بھلا لائیگا۔

صاحبزادہ نوزیدہ علی حضرت حضور نظام نے جو شکوہ محبوبہ کے لیون سے کوئی مہینہ بھر پہلے پیدا ہوا تھا جرات ۲۳ رمضان کو انتقال کیا۔

کئی ایک اور نقص بھی پیدا ہو گئے۔ (۱) یقین کیا جاسکتا ہے کہ چوری کی وارداتیں زیادہ ہو کر گئیں گی۔ اور فیصل کے ہونیکی وجہ سے بعض مقدمات کی تفتیش اور سرخ رسانی میں جو اب سہولت حاصل ہے وہ نہیں رہے گی۔ لوگوں کے مال و جان ایسے محفوظ نہیں رہیں گے جیسے کہ اب ہیں۔ (۲) گورنر انگریزی کے پرانے عہد میں کسی بیرونی حملے کا تو اندیشہ نہیں لیکن خدا نخواستہ کسی شہری بلوچ کے ہونیکی صورت میں جیسے کہ ملتان وغیرہ مقامات میں ہوتے ہیں۔ برعکس لوگ شہر والوں کو زیادہ تکلیف پہنچا سکتے ہیں اور سرکاری انتظام کے بحال کر نہیں دیتے۔ (۳) میونسپل کمیٹی کو جس محصول جنگی کی آمدنی پر پرانا ہے اس میں بہت نقصان ہو جانا یقینی ہے۔ جب شہر کی فیصل نہری توجہ دے کر کوئی چارہ نکالو تو بہت کام حاصل مال شہر کے اندر بلا اندیشہ لجا سیکے گا۔ اس کے سوا اور بھی کئی اعتراض شہر نہا کے لیے جاتے ہیں جو کہ ہم نہیں سمجھتے ہیں کیا یہ سب کچھ صرف اینٹیں برفست کر کے لے کر کیا گیا ہے؟ پہلے ایسی ہی خام خیالی اور شہر کا گھسالی دروازہ اور مسجد شاہی اور قلعہ کے درمیان کے مکانات گر گئے ہیں کہ جن کی نظیر لاہور میں نہ دس صدیوں میں بھی پیش نہیں کر سکتا۔ ہمارے ناداروں آف میں ہمارے غرض ہو جانا چاہئے کہ وہ اپنے شہر کی ایسی ایسی باتیں کر لیں جو اس کی فخرت اور عزت کا باعث نہ ہوں تو اس کے لئے ہم کو اس کی گھسالی دروازہ کی تاریخی عظمت اور قدیم اور تاریخی قدر پر گورنمنٹ ہند کی قدیم حکمرانانہ کے محافظ حکمرانوں کو بوجھ کر تو وہ ضرور ایسے دروازہ کے ٹوٹے جاتے پڑیں گے کہ وہ نہ رہیں گے۔

شہر نہا کا ہونا کئی وجوہات سے شہر لاہور کے لئے نقصان دہ ہے اور ہم کو بتایا گیا ہے کہ ایک مرتبہ پہلے بھی جبکہ یہ میونسپلٹی نے اس کو گرائے کا ارادہ کیا تھا تو سروسز لائل سنگھ انہیں وجوہات پر اس کو منظور نہیں کیا تھا۔ اسید کجانی نے کہا کہ اب بھی ان کے جانشین بہتر سروسز میں ٹرنس فیر کر اس معاملہ کو اپنی معمولی شرف نگاہ سے چھان کر دیوار کا گرا ہوا نشانہ بنائیں نہیں کریں گے؟

ہم جانتے ہیں اور ممبروں کو اپنی جگہ حاصل کرنے کے لئے اپنے منتخب کرنے والوں کی بڑی منت و خوشامد کرنی پڑتی ہے۔ اس وقت ہر طرح کی لجاجت اور سماجت کر کے ان کو یقین دلایا جاتا ہے کہ وہ ان کے حقوق کی کافی نگرانی کریں گے۔ لیکن جب وہ ممبر مقرر ہو جاتے ہیں تو حاشا اللہ جو کسی بھیدے مانس کو یا کسی رہتا ہو کہ اس کے حقوق اور شکایت اور انٹرسٹ کی نگہداشت ان کے ذمہ ہے۔ اب یا تو انسانی حق کو کافی سمجھا جاتا ہے کہ کمیٹی میں بھٹکے کو سروسز آدمیوں کے ہمراہ ان کو بھی کر سکتی ہے۔ اور صاحب ڈپٹی کمشنر یا کسی اور سروسز آدمی کی جو پریسیڈنٹ کو رائے کی تاکید کر دیتی ہے۔ یا اگر کچھ زیادہ سمجھ ہو تو اپنے رفیق کی طرف سے ضروری بھیجی جاتی ہے۔ مگر اپنی بھاری ذمہ داری اور فرض کو سمجھنے والے ممبر تو بہت ہی کم پائے جاتے ہیں۔ بلکہ ان کے پارلیمنٹ کے ممبروں کا قاعدہ ہے کہ پارلیمنٹ میں جب کوئی مسئلہ پیش ہوتا ہے تو اسے منتخب کر نیوالوں کی رائے کا اس بارے میں استصواب کر لیتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ میری فانی رائے پارلیمنٹ میں نہیں طلب کی جاتی بلکہ میں تو ان لوگوں کی طرف سے ایک فائتمقام ہوں۔ اور بالفرض اگر کسی معاملے میں کوئی ممبر پارلیمنٹ اپنے انتخاب کر نیوالوں کی رائے سے اختلاف کرتا ہے تو اس کو یقین رکھنا چاہئے کہ وہ لوگ دوسری مرتبہ اس کو پرگزرتہ منتخب نہیں کریں گے۔ مگر یہاں بھی اسے منتخب کر کے خود اس ذمہ داری سے واقف نہیں۔ کوئی منت نہ کرے کہ کوئی لحاظ اور کوئی ڈل علیہ السلام کی معرفت ان کی خوشنودی حاصل کر لیتا ہے۔ کھنڈ کی میونسپلٹی نے زندگی کی ایسی ناچنچل پر جیسے کہ گہریوں اور کپڑا میں محصول پٹھانوں کی بڑی غلطی کی ہے۔ اس کا اثر صرف عامہ ظالم پر اور زیادہ غریبوں پر پڑے گا۔ ایک دوا سے روز کے غریب کو بھی اس میں اتنا ہی حصہ دینا پڑے گا۔ حالیکہ ایسے محسوس بھی ہو سکتے ہیں کہ جن میں اس سے ان کے مفدور کے مطابق حصہ لیا جاتا ہے اور ان کو گراں بھی نہ گزرتا ہے۔ کیوں نہیں اشیائے منشی اور اسباب عیش پر گھس لگایا جاتا ایسی چیزیں پر کہ جن کا استعمال غریب لوگ نہیں کر سکتے۔ ہم اپنی میونسپلٹیوں کے معتز ممبروں سے انتظار کرتے ہیں کہ وہ ہمیشہ اپنی بھاری ذمہ داری کے فرائض کو سمجھ سوجھ کر ادا کیا کریں۔ صرف کسی ڈپٹی کمشنر یا کمشنر بلاٹ صاحب کی مرضی کے مطابق رائے دیدینا کہ جس میں غریب اہل شہر کو تکلیف پہنچتی ہو جو حاصل غداری اور مکاری ہے۔

مضمون جو اخبارات ۱۔ ہم نے بار بار ممبروں کو یاد دلایا ہے کہ جن اخبارات سے جو مضامین اخذ کر کے لکھے جاتے ہیں

لاہور میونسٹرل کل کا فساد۔ جس فساد کی خبر پچھلے مہینے میں لکھی گئی تھی اس کی رابیت زیادہ حالات اس کے معلوم ہوئے ہیں کہ ایک جمہور نے کسی قیدی کو قتل کیا۔ تو قیدی نے جمہور پر یا فساد پھینک دیا۔ اسپریم کورٹ نے اس پر وارنٹ جیل کے حکم دیا کہ یہ یا فساد کسی قیدی کے منہ میں ڈالا جاسے۔ وہاں اس نادر شاہی حکم کے مراغہ اور اس کی نوبت انش ہی نہ تھی پھر جو یہ ہے سے سے جیل میں ہوئے قیدی کے منہ میں گولہ لگا گیا۔ لوگ شہر کے منہ میں کہ شام یہ وارنٹ صراحت کا حکم نہ ہو جمہور نے خود بخود السبا لکھا ہو۔ خواہ کچھ ہی ہو بہر صورت قیدی کے منہ میں غلاظت ڈال دی گئی اس وقت شام کے سات بجے تھے یہ خبر تمام جیل میں پھیل گئی۔ قیدی جیل بند ہو چکا تھا اور نصف آجی باقی تھا کہ عید سو قیدیوں نے بگڑ کر بند ہونے سے انکار کر دیا۔ اس نے رات کے ستر بجے جیل بند کرنے سے سمجھا کر انہیں بند کیا۔ دوسرے روز تمام جیلانی باگ لگیا اور قریب بارہ سو قیدیوں نے کام پر جانے سے انکار کیا اور بھوکو پوپ کی سٹرک کا اثر جیلانیوں کی تاب نہ لے کر میں بھی پھیلنا چاہتا ہے۔ بمشکل تمام انہیں منایا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ قیدی وارنٹ کی جان کے کورے ہیں کہ جس نے ان کے خیال میں ایک قیدی کو بے یقین کر دیا صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور نے لالہ بہادر صاحب اس کے لئے کشتہ کر دیا۔ قیدیوں کے لئے تعینات کیا ہے۔ اس میں بہت تحقیقات کے بعد صحیح حقائق معلوم ہو جائیں گے۔ لیکن اس قدر تو ابھی واضح ہے کہ جیلانیوں کے کسی تحفظ نے ایک انسان کے منہ میں جو بصورت ایک عاجز قیدی کے اس کے اختیار میں تھا اڑا لیا۔ انہیں ہی انسان کا عاقبت اللہ ہی سے غلط و غصب کی حالت میں خود کے ثبوت یا انتقام کی غرض سے کیا کچھ کر وہ حرکت کر رہے ہیں جیلانیوں کی حفاظت کر نیوالے اگر بھیں تو وہ قیدیوں کے گھبراہٹ ہیں۔ ان کے قصاب نہیں۔ قیدیوں کی قید کی تلاسفی کی بات اگر دیکھا جاوے تو جیلانی نے حقیقت میں ریفارمیٹوری دینے اصلح کر نیکیے مکانات ہوتے ہیں۔ ایک انسان کس طرح گوارا کر سکتا ہے کہ اس کا ایک بھائی جو یا برنجیے اختیار اس کے قابو میں ہے اسپریم کورٹ کے حکم کے یہ چٹیک ہے کہ جیلانیوں کے محافظ ہم سے زیادہ قیدیوں کو جانتے ہیں جو کہ ملک کے برعکس انتخاب ہوتے ہیں مگر تاہم ان میں بعض بھلے باشعور بھی ہوتے ہیں۔ اور یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ جسے لوگ نیاک سلوک سے تو سہرے ہیں مگر جسے سلوک سے اور بھی بگڑے ہوئے ہیں۔ جیلخانے والوں کو نیکی کر نیکیا بہت کچھ موقع دیا گیا ہے۔

مضمون جو اخبارات ۱۔ ہم نے بار بار ممبروں کو یاد دلایا ہے کہ جن اخبارات سے جو مضامین اخذ کر کے لکھے جاتے ہیں

(اول محل مراد او شل)
سر ڈھنڈھیں خیرہ کے لئے کیا میاں طلبا کی تحفہ جیسے کا
میں ۲۔ سکا کو پوچھا کہ انعام تقسیم فرمائے و
۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ اپریل کو ۲۹۔ تارہ دار میں برصید کی
میں چوڑی چن میں سے ۱۸۔ احوال و خروج میں آئیں و

تھوڑا سا چٹ گیا۔ آپ نے اس ہمارے دعویٰ دائر کیا کہ ان کا کیا
 گون کسی مصرف کا نہیں ۱۰ اور یہ ملک میں ان کو اس وقت شری
 جونی۔ اس نے دل پر صدمہ پہنچا۔ چٹ عداوت سے بھری
 حاصل کی۔ اب اگر کوئی کہے کہ یہ بائیں اور یہ حصے امیری غریبی
 پر تھوڑے تو یہ بات کچھ وقعت نہیں رکھتی ہے۔ اصل وجہ یہ
 کہ ان لوگوں کی اول تو تعلیم بہت اچھی ہے۔ دوم ان کو
 اپنے آرام اور سلف رسکٹ اپنی عزت آپ کرنا کام اور لحاظ
 رہتا ہے جو ہم نہیں ہیں۔ اس میں امیری غریبی کی کوئی
 بات نہیں ہے۔

ہندوستان کی ملک کو خوب سمجھ لینا چاہیے کہ ریوت
 کا بنیادی اصول رفہ عام ہے۔ اس لئے ملک اور ملک
 ریوت کا تعلق آپس میں بہت گہرا ہے۔ ملک کا کل حجاز جو
 کہ اپنی انکلیف کو اس کے افسروں کے روبرو دشواری سے
 پیش کر کے جواب مانگے جس وقت سے ملک خریدیا گیا ہے اس
 وقت سے ریوت اس شخص کے پاس اور برابری درجہ والی
 کی ذمہ دار ہو جاتی ہے۔ اس کو ہر طرح کا آرام پہنچانا اس کا
 ہو جاتا ہے۔ طرہ امت کے لحاظ سے اس امریکہ کو آج میں ختم کر
 چوں۔ آئندہ آؤ گئے کا ارادہ ہے۔ میری التجاہ ہے کہ ہر ایک
 شخص کو سمجھنے دینے کی قابلیت رکھتا ہے جب کبھی کوئی ریوت کا
 ایسا نقص دیکھے کہ اس کا تعلق ملک سے ہو اس کو جیسا
 ہو سکے ممکنہ کے اختیارات کے ذریعہ ریوت کے بالادست
 افسروں کے کان تک پہنچائے۔ اگر خود نہ دیکھ سکے تو ان کے
 انھو کر دیکھے۔ اس طرح سے نہ رختہ ملک اور زمین کو زور دینا
 جا رہا ہے۔ اور پھر جب ملک اور زمین کو زور دینا کو پھر ایسی
 کوئی ہی اصلاح ہے جو نہیں ہو سکتی۔ امید ہے کہ اس پر
 ناظرین پوری توجہ دیں گے۔ (باقی آئندہ)

مراقبہ۔ ایک ملک کا خیر خواہ

ایک مقدمہ لائبل

ہم نے نہایت افسوس کے ساتھ معلوم کیا کہ ریوت
 جموں کے ایک ایکار کی طرف سے ذریعہ انہار یا نکوٹ پر
 لائبل کا مقدمہ دائر کیا گیا ہے۔ گویا کہ جو کوئی پر تو چاہا نہ جموں
 گیا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہمارے بعض معاصرین
 اپنی حالت کو بہت ہی گرا دیاتے اور انہوں نے احتیاط سے
 نگھنا تو بہت چھوڑی دیاتے۔ تاہم ایسے لوگوں کو انہیں کی
 رحمت کی حالت پر چھوڑ دینا کافی کوتاہی ہے۔ ہم نہیں خیال
 کرتے کہ ایسے مفدمات سے کیا نتیجہ ہو سکتی ہے۔ یہ پہلا ہی
 موقع ہے کہ ریوت جموں کے کسی آدمی کی طرف سے بھی کسی
 اخبار پر مقدمہ دائر ہوا۔ اب بولکالی پر منو صاحب اس مقدمے میں
 تحقیقات کی طرف سے دلیل ہوئی اور لطف یہ ہے کہ عرضی ہوئی
 دائر کرنے کے بعد بھی درجہ بالکل معمول کا تھا۔ بالوصاحب کو ساگو
 نہ لگتا تھا۔ اسے فضول اور براغلی وکار کے اصراف نے تھکا
 اور انہوں نے اپنی طرف اکر دیا کیا جاتے تو ہمیں لوگوں کا یہ کہنا عجیب
 نہیں معلوم ہوتا کہ یہاں بھی سرخسوں کے روپے پھیلانا چاہو گا
 مقدمہ کے حالات سے ہم ناظرین کو اطلاع دینگے۔ مل محمدا انصاف

روئے زمین کی خیریں

(دہندوستان)

روٹی کا کج کی تعلیم کو زمانہ حال کے مطابق زیادہ کو
 لی اس میں کچھ تغیرات کیے جائیں گے۔ اور ٹیکنیکل کیشن کی
 رپورٹ کے مراتب پر بھی غور ہونے والا ہے۔
 روٹی کے نزدیک نیزہ بازی کہتے ہوئے لکشت ہٹ
 مستحقہ بنگال سپر سگھوٹ سے گر کر گر گیا۔
 گورنمنٹ اضلاع مغربی شمالی واو دھنے دہان کی پوس
 کے انتظام کی ترمیم کے جو مراتب حسب منشا پوس کیٹی وولٹ
 گورنمنٹ ہند سکریٹری آف سٹیٹ ہند کی خدمت میں بھیجے گئے
 وہ خفیہ تغیرات کے ساتھ منظور ہو گئے۔

مسٹر ویل سانی سٹیشن جج جو نور کے مقدمے میں کوشش
 تحقیقات کی رپورٹ سر کلینڈ کا لون کی گورنمنٹ کے گورنمنٹ
 ہند کی خدمت میں بھیجی تھی وہ وہاں طبع کی گئی ہے اور اس کی
 ایک نقل مسٹر ولکے پاس بھیجی گئی ہے کہ وہ چند روز کے
 عرصہ میں اس کی بابت جو کچھ گورنمنٹ ہند کی خدمت میں فائبر
 کرنا چاہتا ہے کر دے۔

گلگتہ کے اخبار ایمین انجیرنگ پرائس کی نائش ہار پوٹی
 جیسا کہ ہمیں اور مدراس میں دوسرے اضلاع مغربی
 شمالی واو دھ میں بھی وہاں ہائی منصفوں کی تقرری کو کل گورنمنٹ نے
 وفاق ہار پوٹی کے منظرہ کر لیا ہے۔ ہم یہ کہہ رہے ہیں
 قانون مرتب کیا جا رہا ہے۔

بمبئی کے پارسیوں نے کلاک ٹاور کے مقدمہ خون کی
 بابت سمیو ریل دلائل بھیجے۔ یہ وہ مقدمہ ہے جس میں دوپارہ کی
 لیدریاں گھنٹہ گھڑتے گر کر گئی تھیں۔

۲۔ سنی کو خیر اعظم الدین خاں کے قتل کی تحقیقات
 خاص کیشن کے روبرو جس میں کرنل نیو بری اور مسٹر آر۔ ایس
 ایچین کے مقام رام پور ہوئی۔

۲۶۔ اپریل کو ۱۴ بجو شام کے میو میکسویل پولیٹیل
 ایجٹ و سپرنٹنڈنٹ ریاست سنی پور نے وہاں کے ذوالان راجہ
 چورانہ کو جو راجہ نور سنگھ کا پوتا ہے کدی پر جھلکے کی سند دی
 اور ہم ادائی میو میکسویل نے اپنی تقریر میں راجہ کو پڑھنے کی
 طرف ترغیب دلائی اور ریاست میں جوہر چالیں روز میں دس روپے
 چرخص سے بیکار رہنے کا دستور خداداد معاف کر کے دو روپے فی
 گھر رکھیں لگنا مقرر کیا۔ تجارت خدامان آج کی تاریخ سے ہند کی
 گئی پچھلے غلام آج سے پانچ سال کے بعد آزاد ہو جائیگے۔
 ریاست میں میکا چیک کا ٹھکانہ قائم کیا جا رہا ہے اور پانی بہم
 پہنچایا جا رہا ہے۔

گانگوار برودہ میں ۱۰ کے لکھنؤ انگلستان کے ہیں
 خان بہادر عبدالکریم خاں سی۔ اس ہائی رئیس میرٹھ
 نے وہاں کے مجوزہ کالج کے لئے چھ ہزار روپے دیو کا دیا گیا ہے
 سید علی حسین خاں صاحب خان بہادر میرٹھ مال کونسل
 ریاست رام پور ریاست کے فرمانرواؤں کی ایک مختصر تاریخ لکھ رہی ہے

برہم کا تھانہ دارگڑ شہ سلیم دور سے ایک پتھر چوٹی
 عورت چھپا رکھنے کے جرم میں سٹیشن سپرو کیا گیا ہے۔
 ہمارے بحث تھی کہ کبھی ناگاری باؤر دھیس سے کس
 زبان کو عدالت کی زبان قرار دیا جاسکے۔ آخر کبھی تحریری اور ہند
 تقریری زبانیں قرار پائیں۔

مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی برقیہ مدرستہ العلوم
 علیگڑھ چھ ماہ کی رخصت تھیں مسطفتہ اور تھیں جانیو اسے
 میں آگے دیاں کے کتب خانوں سے عمر و عمرہ توئی کتب میں دیکھ کر
 لائیں۔ آؤں ہے مولوی صاحب کی ہمت پر۔
 اند آباد میں دو مندر و ممال بیوی ایک ہی وقت میں یکا
 ہوئے۔ ایک ہی وقت میں ان کی بیوی رخصتی کی۔ ایک ہی دن
 ایک ہی رخصتہ اور ایک ہی منشا میں دونوں نے جان دی۔ لوگ
 حیران ہیں۔

موراگانوں ضلع انا کے تعلقہ دار لاد دیو دیال نے
 حال میں وفات پائی ہے اور اپنی جائیداد کو ٹرسٹ قابل قدر بقعہ
 سنیو کیا ہے۔ چھ سو روپے سال ایک سنسکرت پات شالکے
 لئے چار ہزار ایک سو سالانہ فاد رکھنے کی ایکویٹی کی شادی
 گوٹہ کے کئی چار سو روپے سال ایک دوسری شغافانہ کو ملاں۔
 پچاس روپے سال انبار پتھری لیکار کی کو امداد دیا جاسکے۔

مسٹر کیم جی۔ جعفر جی سید اگر نے مسلمانان سنی کے
 نئی ایک مہی سیلون دلنگا میں تعمیر کی ہے۔ یہ سنیو چرچ کا مقصد
 چندہ ہزار روپے تھا اگر اس سے زیادہ خرچ ہو گیا ہے۔
 مطابق جیسا انوں کی تعداد گزشتہ سال میں ۳۲۶۷۷ سے
 ۲۲۹۵۵ رہنے لگا ہے۔ فیصدی کے ٹریڈ کی ہے۔

آخر کار کھنڈ والوں کی کوشش پٹنگل کے بعض ناجائز
 ٹکسوں کے خلاف رائگانہ لگئی۔ لوکل گورنمنٹ نے ٹریڈ پر
 پچاس فیصدی محصول منظور نہیں کیا۔ اور پھر ٹول کے کوٹ
 پر بھی ایسا بھاری ٹکس پسند نہ کیا۔ معلوم نہیں یہوں کی پٹنگل
 کا کیا حال ہو گا۔

ایڈیٹر لیسٹون نامہ جوالی میں ولایت سے ہندوستان
 میں واپس آجائیں گی۔

ممبئی میں ایک تعلیم یافتہ ہندوستانی گری بائی نے عدالت
 میں دعویٰ کیا کہ میری شادی چچا میں ہوئی تھی۔ شہر کے کسی
 ایسے حامل شہر کے پاس نہیں جانا چاہتی عدالت ابتدائی سے دعویٰ خارج
 کیا اگر میکورٹ میں مفاد پرش ہے۔ ہندو مفید کے سطر
 ۳۰۔ ممبئی کے کاون کول کھنڈ میں تعلیم شروع ہو رہی ہے
 جس میں تعلقہ داران اووہ کے ایسے تعلیم پائیں گے۔
 ریاست نیپال کے سیاسی کو اجازت ہے جہاں ہی
 چاہے رہے مگر ریاست کے وقت ضرور حاضر ہو جاسکے۔

(مصدقہ جی خبریں)

حسن زئی۔ کانی اور ماہ میں ولایت میں حال کر
 کو سیاہ میں فساد کرنے سے روکنے کے کو متفق ہو گئے ہیں۔
 فتنے جانتے ہیں کہ گورنمنٹ ہند سے جو ان کے معاہدہ ہو چکے ہیں
 ان کو دیا نذرانی سے پورے کریں ساوران کے کام میں مدد دینا

واقفیت عالمہ کے لئے شمار اور اعداد

کائنات کی حدود - ہماری زمین کا قطر ۷۹۰۰ میل ہے اور اس کا گرد ۲۷۹۰۰ میل ہے۔ وزن اس کا عالم ان وزین کے گرد ۲۷۹۰۰ میل ہے۔ حساب سے معلوم کیا ہے زمین سورج کے گرد گھومتی ہے سورج زمین سے ۸۸ لاکھ فٹ پر ہے اور ۸ لاکھ انچاری۔ سورج کے گرد ہماری زمین سے پانچ سو گنا جلتا اور چھوٹے زمین سے ۲۷۹۰۰ گنا گھومتے ہیں۔ سورج سے زمین کا فاصلہ ساڑھو نو کروڑ میل ہے اور سب سے دور کے سیارے کا ۷۸ ارب میل جیسے اسے دور کے فاصلوں کے لیے میل کا پیمانہ درست نہیں تھا۔ انداز شدہ پھر ہر سال کے عالم اس فاصلے کو نکلیں میل (دو سو لاکھ میل) ہیں کہتے تھے۔ رومر تحقیقات نے علم ثابت کہ بہت ترقی دی ہے۔ اس سے روشنی کی رفتار معلوم کی ہے اور اب اس کے نزدیک ایک مقام سے دوسرے مقام پہنچتی ہے اور اس میں کچھ دیر کی ضرورت ہے۔ وقت اگر آپس سے کبھی ٹوٹ گیا ہو گا تو معلوم کیا ہو گا کہ روک کا شعلہ آواز کے گھرنے سے پہلے دکھائی دیتا ہے غبار سے کہ اگر کبھی آواز پیدا ہوتی ہے لیکن یہاں ہم تک آنے میں آواز پہنچے پہلے یہ روشنی آواز کی نسبت بہت تیز دوڑتی ہے۔ آواز کی رفتار ایک سیکنڈ میں ۱۱۰۰ فٹ اور روشنی کی ۲۷۹۰۰ میل اس حساب سے سورج کی روشنی زمین تک پہنچنے میں ۸۷ ثانیہ صرف گزرتی ہے اور سورج کی روشنی سے جو سورج کی نسبت سے دور کی حکومت ہے ۸۷ ثانیہ۔ جب ہمیں سورج دکھانا ہو دکھائی دیتا ہے اصل میں اس سے ۸۷ ثانیہ پہلے فرق برآ جاتا ہے اور اسی طرح شام کو دھند سے دھند بعد تک دکھائی دیتا ہے۔ گزرتی چند سالوں میں ستاروں کے فاصلے دریافت کر سکی بہت کوشش کی گئی ہے۔ آہستہ آہستہ کوئی دس بارہ کا فاصلہ معلوم کیا گیا ہے۔ سب سے نزدیک کا ستارہ ہم سے اتنی دور ہے کہ اس کی روشنی کو ہم تک پہنچنے میں ۷۸ برس کا عرصہ لگتا ہے۔ اس لیے ستارے ہیں ان سے روشنی دس برس میں آتی ہے۔ ستاروں سے پچاس برس ہیں۔ کتنوں سے ہزار برس ہیں۔ کتنوں سے لاکھ برس ہیں۔ حتیٰ کہ جب سے ہماری زمین پیدا ہوئی ہے اس سے اس سے کہ ان کی روشنی اب تک زمین تک نہیں پہنچی۔

تمام دنیا کی خودشیاں :- اندازہ کیا گیا ہے
 تمام دنیا میں ہر سال قریب ایک لاکھ استیغیر دریں سے
 خودشیاں ہوتی ہیں۔ جو محاسب فی لاکھ ۱۲ سو تیس عورتیں بہ نسبت
 مردوں کی زیادہ خودشی کرتی ہیں پ
 چند نشان کے ذریعہ سے ہندوستان میں ۳۲ ہزار ویشی میں
 ۱۱ سالہ بچوں کو ۱۱ سالہ بچوں کو ۱۱ سالہ بچوں کو اور اس وقت

1871

اشتہارات



صرف پیشہ اخبار لاہور
ہندوستان بھر کے تمام اردو
اخبارات میں زیادہ چھپنے والا
پرچہ ہے اور اسی پرچہ پر شتم
کے اشتہارات شہر کرینیکہ کو
اس سے بڑھ کر کوئی اور مفید
ذریعہ نہیں ہے

ترجمہ و سفرنامہ یو پ خضر شاہ ایران

حضرت شاہ نے مالک یو پ یعنی یو پ۔ زمین بچیم۔ کلید خزان
الی۔ آسٹریا۔ ترکی وغیرہ کے حالات۔ شانان یو پ کے مارات
یہا ندری کا حال اور شہادت مالک اس کتاب میں لکھے ہیں
حکمت معہ حصول معہ قصد و عکسی شاہان یو پ علیہ غیر سادہ نگار
فارسی سطرانوں کی شرح لغات عجیبہ ہے یہ
المشتر مشرقی است افغانی کو اب صاحب رام اور مقام سنی ال

ان گولیوں کو کھائے

یہ گولیاں ادوی مقبض کے دور کرنے کے لیے ہیں۔ بدن کو تازہ
رہتی ہیں۔ علاوہ اس کے امراض قبل کو فائدہ مند ہیں۔ درد سر۔
اور سر ضعف بصارت۔ وجہ مفاسل پر شتم اور سوائی اس کے
ان گولیاں سے دور کرنا انہیں ان گولیوں کا کام ہے۔ دنیا کو جو
ان گولیاں چاروں مکس قیمت کی ہیں جن میں پیاس گولیاں ہیں۔ شہر
المشتر شاہ علی نام دروازہ شاہ عالمی لاہور۔ یاد پڑھائی

تصویر عکسی

کی خوبصورتی اور صفائی دیکھنی ہو تو تاریکی احاطہ ہوئی لطافت علی
میں کا رخا نہ رکتا دیرین خود کرافٹ سٹیو لاہور میں شرف لائی

بال اڑانے کا عجیب پاؤدر

یہ پاؤدر گرم پانی سے لگانے سے دم بھر میں
بال بالکل اڑا دیتا ہے۔ اور طرفہ یہ ہے۔ کہ
جلد کو کسی قسم کا ضرر نہیں پہنچاتا۔ قیمت فی ڈبہ
محصول ڈاک علاوہ
کارخانہ پیشہ اخبار لاہور سے مل سکتا ہے

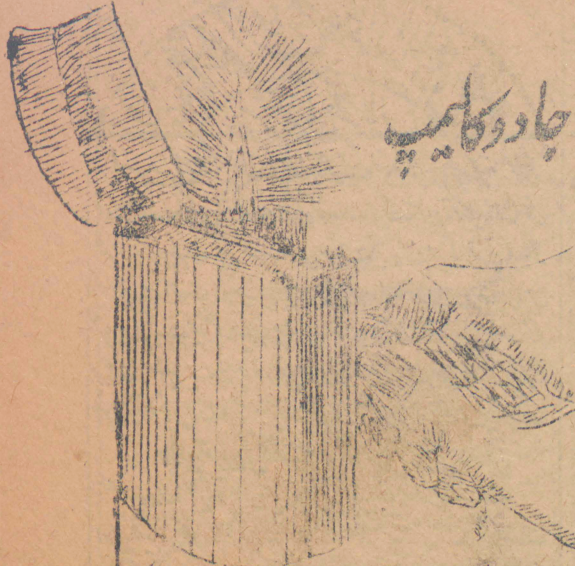
سب سے سستا پنجاب میں گھڑیوں کا نیا کارخانہ

عام ہریانہ معاملہ داروں اور دوستوں نے میری معاملہ کی
صفائی دیکھ کر اور اکثر دوکانداروں کے گندم کا جو فروش سے
تنگ آکر باصرہ مجھے مجبور کیا کہ ہر قسم کی گھڑیاں۔ کلاک ڈر
بھی اس مکان میں منگوائے جائیں گے۔ گواہ میری فرس
کرنا چاہتے تھے مگر میری خداوند تبارک کے فضل سے میری دکان
کی خوش معاملگی سے جو اعتبار ملک میں حاصل کیا ہے
وہ میرے لئے بڑی بھاری سند ہے۔ اور اس سے رعلے
عزت میں نے ہمیشہ خوش معاملگی کو ترقی کا پہلا اصول سمجھا
ہے۔ اور یہی وجہ میرے معاملہ داروں کے اصرار کی ہے۔
جس کو میں نے سرور چشم منظور کر کے دنیا کے ہرے ہرے
مشہور کارخانوں کی عمدہ سے عمدہ جیبی گھڑیاں۔ کلاک ڈر وغیرہ
منگوائے ہیں۔ میرے معاملہ دار غور سے مقابلہ کر کے کہیں
کہ میری دوکان کی عجیب و غریب اور سارے دواؤں کی طرح
یہ گھڑیاں بھی کس قدر فائدہ مند ہیں۔ ہر قسم مفصل تیار
ہو رہی ہے۔ بال فعل مختصر اشیاء ذیل ہے۔
دو برس کی گارنٹی کی گھڑیاں قیمت ۵۰۰۔ ۶۰۰۔ ۷۰۰۔
معمولی قسم ۸۰۰۔ ۹۰۰۔
مشہور و لیٹ اینڈ وایچ کمپنی کی کھلا مٹہ کیلیں۔ لیور
کل سلور۔ سول یا کمپنیز کی
۱۰۰۔ ۱۲۰۔ ۱۴۰۔ ۱۶۰۔ ۱۸۰۔ ۲۰۰۔
اور چاندی کی گھڑی

ریلیٹ گارڈ ۵۰۰۔ ۶۰۰۔ ۷۰۰۔ ۸۰۰۔ ۹۰۰۔ ۱۰۰۰۔
پیاس سال کی گارنٹی کی گھڑیاں مشہور اصل گارڈز فری
کے کارخانہ کی۔ میل کیلیں۔ کھلا مٹہ کیلیں۔
ایضاً چاندی کی
بند کیلیں چاندی یعنی ہنسیگ
نوٹ

قیمت سب سے ارزاں میں گھڑی منگوا لیجیے
جیب میں نہ ڈالئے۔ پہنچنے کے بعد دیوہ کے
اندر واپس کر سکتے ہیں یا تبدیل کر سکتے ہیں
محصول ڈاک و کمیشن مئی اوڈر ذمہ خریدار
فیروز الدین سوداگر ادویات و جیبی گھڑیاں
وغیرہ۔ مال بازار۔ امرتسر۔ پنجاب
ہر قسم کی انگریزی پیٹنٹ ادویات اس
دوکان سے ارزاں مل سکتی ہیں

جادو کا لیمپ



یہ کوئی کھلونا نہیں بلکہ ایک کارآمد کل ہے جو جسم میں ایک
جیب گھڑی یا ایک دیال کی ڈبیکے برابر ہے۔ بال پرچہ کی
حکمت نے۔ ایسا عجیب لیمپ بنا دیا ہے جس کو صرف ایک جگہ
سی دیا دینے سے وہ خود بخود شعلہ روشن ہو جاتا ہے۔ باسالی کی بھی
مزدور نہیں رہتی۔ رات کو سارے روم اپنی جیب میں چراغ روشن
سمجھ سکتا ہے یا منزل پر روشن کر سکتا ہے۔ ایک بار تیار بار
جل سکتا ہے۔ لیکن کسی مرتبہ جلا جھکنے کے بعد اس میں پھر نئی شیشیاں
داخل کرنی پڑتی ہیں کہیں کا ایک کپس یا خود قبائل رکھنے والا
کو جلا جھکنے سے۔ جادو کے لیمپ کی قیمت چار روپے سے۔ پچھونڈاں
سوانح۔ یہ قابل دید عجیب و غریب لیمپ اندر واپس کیلے بل بازار
کارخانہ پیشہ اخبار لاہور سے مل سکتا ہے

نہ مکی شیشے والی گولیاں

زمانہ سلف میں شیشہ اکثر کپس بریل میں نمودار ہوا کرتا تھا لیکن
حال میں یہ فصلی شیشہ کی طرح ہر قسم پر لایا گیا ہے۔ ان گولیوں کی طرح
ازل ہوا ہے اور ان گولیاں بالکل شیشہ کی گولیاں ہیں۔ ان گولیاں
کے نہ مکی شیشے ہیں جن میں شیشہ ہوا جاتی ہیں۔ ہر قسم سال کا ہوا ہے
کہ جگہ کو اس شیشہ کی روشنی دوائی جو آجیا شیشہ کہ نہ بھی ایک شیشہ
نقیر سے ہزار محنت و سلاطین ہر قسم شیشہ کی گولیاں ہر قسم شیشہ کی گولیاں
یا کسی طرح انسانی کے اندر کارا۔ ہر قسم شیشہ کی گولیاں ہر قسم شیشہ کی گولیاں
پانی۔ چاہے کہ ہوا یا ہوا یا ہوا۔ ہر قسم شیشہ کی گولیاں ہر قسم شیشہ کی گولیاں
اس طرح کے آثار ہیں۔ شیشہ کی گولیاں ہر قسم شیشہ کی گولیاں ہر قسم شیشہ کی گولیاں
اس صفت شیشہ کی گولیاں ہر قسم شیشہ کی گولیاں ہر قسم شیشہ کی گولیاں
ان گولیاں ہر قسم شیشہ کی گولیاں ہر قسم شیشہ کی گولیاں ہر قسم شیشہ کی گولیاں
فائدہ آجیا ہیں۔ بالکل کی گولیاں ہر قسم شیشہ کی گولیاں ہر قسم شیشہ کی گولیاں
جس میں ۲۰۔ ۳۰۔ ۴۰۔ ۵۰۔ ۶۰۔ ۷۰۔ ۸۰۔ ۹۰۔ ۱۰۰۔ ۱۲۰۔ ۱۴۰۔ ۱۶۰۔ ۱۸۰۔ ۲۰۰۔
المشتر شاہ علی نام دروازہ شاہ عالمی لاہور۔ یاد پڑھائی

اشتہار کتاب علم تصوف۔ شہسوی مراد
۱۰۰۔ ۱۲۰۔ ۱۴۰۔ ۱۶۰۔ ۱۸۰۔ ۲۰۰۔
المشتر شاہ علی نام دروازہ شاہ عالمی لاہور۔ یاد پڑھائی

شکل اول علمی - مقالہ اول تحریر اقلیدس

ایک یہ معلوم خط مستقیم
 اسپر ہر پانچ شش نیک نام
 زمین کے سطح عقل سلیم
 اور یہ وہ محمد و احمد و سلیم
 جس کا ہر عبادی الاصل نام
 اب یہ معلوم خط مستقیم



(د) مرکز مان کراسے دی کر
 وار کر کا نام دینا بلکہ
 نقطہ (د) پر ہم دو وار سے
 (د) ہر دو بار ہر خط کا نصف پہنچ
 و مختلف دینا (د) ایسا کیا نام
 (د) میں جو کہ ایک وار کر
 (د) خط کو اس کی آخری طرف
 او بیانی میں چمکاتے ایسا
 (د) خط اور (د) ہر ایک خط
 ایک کھمبہ جو بن جو ہر طرف میں چمک
 خط (د) میں اس کی آخری طرف
 میں ہر دو (د) اور خط (د)
 میں برابر جو کر کے بننا
 میں ہر دو (د) اس کے سیمہ
 جس کا ہر متساوی الماضی نام

ہم کو پتہ مطلوب یا ہر ہر دینے
 جس کا ہر متساوی الماضی نام
 (د) ہر دو (د) ہر دو ہر دو ہر دو
 شکل کا اشیاء یا اس کے کر
 (د) ہر دو یہ ہر ہر دو ہر دو ہر دو
 یہ جو ہر دو ہر دو ہر دو ہر دو
 ایک ہر دو ہر دو ہر دو ہر دو
 (د) ہر دو (د) ہر دو ہر دو ہر دو
 ہر دو ہر دو ہر دو ہر دو ہر دو
 اس کا ہر دو ہر دو ہر دو ہر دو
 (د) ہر دو ہر دو ہر دو ہر دو
 (د) ہر دو ہر دو ہر دو ہر دو
 اس کی ہر دو ہر دو ہر دو ہر دو
 (د) ہر دو ہر دو ہر دو ہر دو
 اور خط (د) ہر دو ہر دو ہر دو
 کچھ نہیں ہر دو ہر دو ہر دو
 اک مختلف بن گیا ہر دو ہر دو
 اور یہ ہر دو ہر دو ہر دو ہر دو

سجدت جناب کرم مندره فشی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر
بیمہ اخبار لاہور۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مزین شریف

نوشی کفر جہان سے ۲۳۔ ماہِ حال کو مدرسۃ المسلمین کا ملاحظہ فرمایا۔ اور انتظام کی خوبی۔ مددِ حسین کی کوششوں اور بورڈ کے ہوس کے حمہ انتظام سے خوش ہو کر دس روپے انعام اپنے حبیب سے طلبا کو کھائی کی کے واسطے عطا فرمائے۔ اور پلنگہ وقت انجمن اور سیدنا سرگودھا سکول کی روزانہ ذی ترقی پر مبارک دی۔ اور سکول کی آئینہ ترقی کے واسطے پروردگار سے دعا فرمائی۔

۱۷۴۰ء کو یوسف علی خاں ایلیکٹرڈ اس حلقہ ڈیرہ جاز
نے ۲۴ ماہ حال کو بشکول لڑ کر کامیاب فرمایا۔ اس کی رائے
قرآن کریم میں لکھی گئی تھی۔ ترجمہ ہے:-

فائقوں مرنے لگیں گے۔ اس لئے کسی طور سے ہم روس کے
نو دوست نہیں بن سکتے۔ مگر چونکہ انگریزوں کو ہمارے ملک
سے گزرنے کی کوئی آزدی نہیں وہ اپنے ملک میں اس چاہتے
ہیں جس سے ہمارے ملک میں بھی خلل نہیں پیدا ہوگا۔
اس لئے وہ ہمارے دوست ہیں۔ کیا اب بھی کوتاہ فہم دانش
اخلاعات امیر صاحب کو سرکار کا دشمن سمجھیں گے؟

(بقية كلام اول جعفر ع)

شہر راولپنڈی کی تاریخ میں ایک عجیب و غریب واقعہ پیش آیا جس کا بیان
پانزدہ روزہ روزنامہ "پاکستان" میں پنجاب میں ایک بھی سیفیہ
کی وارادت منوئی تھی۔

مرشد کبیر شریفی نے نہایت نازک فیصلہ کر لیا وہ مصر پر ہوا
مرشد کبیر شریفی نے یہ فیصلہ کیا کہ امرتسر کے گیسو میں ساجا جاتا طلب
کی ہے کہ بازاریں بچھ دیکھیں امرتسر پر لائسنس کی مالش داران کو جسے جو
اس نے اپنے اخبار سنگھ سماج میں افسر کی ہے

فیروز پور کے یونہی سپاہیوں میں چند ہندو کی
وارداتیں ہوئیں اور یہ تمام کچھ وارداتیں ہوئیں :

بمقام ستوری قبول کے نواح میں بیٹھنے کی دوسرے ارباب میں سے
میر نور محمد علاقہ حیدر میں بھی بیٹھنے میں ملو گیا۔ ۱۸۹۹ء میں جو شہر

میں خوفناک پریشانی پیدا تھا۔ وہ بھی جوں ہی سے ہمارے اچھے صاحب کے کمپ کے ہمراہ گیا تھا۔ خدا نہ کرے کہ اب اس کے الیا ہو۔

جو الامیکی کا نگرہ سے بھی ہیندہ پھوٹتی کی خبر آئی ہے
میر محمد بشا اور پرکھ باٹ ویلے کے قریب ٹیڑھی دل پھوٹا

کرو است که بعد از ایشان در است لطف از نیکی انتقام شروع کنی
گرفته بعدی شام کو موزی می ایستد باش و گوئی

اوچی تو میں پر رن پربت کی
ہفتہ کی شام کو مسدوی اور سملہ پر بھی بارش ہو گئی ہے

ابو جعفر قاسم بن ابی سعید شمس الدین شمس الدین شمس الدین
الکامل فی الدینی و العلم و الفنون و الحرف و الفنون و الحرف و الفنون

مصور ہیں یہاں یہ دنیا کے دیوالیہوں کے لئے ہے
 طرہ پر ہے یہاں۔ گو دنیا کے دیوالیہوں کے لئے ہے

لوگوں کے ڈاکٹر کسٹرون نام سے یہ عجیب بیفیدہ رکھا ہے
 راولپنڈی میں جو روٹے آؤں گی اس کو ایک شخص امرت کے ٹکے

عالم کو پہنچا تو ان کی چوری کے وقت شور مچانے سے سناٹا ملا۔
خسرو اور اہل شہر کے خلاف قیدی قلیب میں بیٹھ چھپا رہے تھے۔

سردار احمد علی خان پسران لاکه و ابرو صاحبزاده کی شادی
کے لئے کیا کاد کے حصہ لی ہو اس کے بجائے شیخ ضیاء اللہ صاحب کو توالی اور گھر پر چارج ہو

پنجاب کے امتحان طبی انسپکٹران کے پرچہ اس سال بھی منظر
اور امتحان کی تاریخ بدلتی ہوئی۔ کہتے ہیں کسی میں بدلنے کی

پروچوں کی اصل حرف محروف صاحب اسکے پورے دوسرے کی خدمت میں بھیج
دی تھی سوال یہ ہے اس کتاب کے پورے کتب خانے میں کون سا کتاب خانہ ہے

آج صبح میں سنے مدرسۃ المسلمین کا معائنہ بشیرو لیت جناب غلیف
 حاکم الدین صاحب مدرسہ کے کتب خانہ کے دروازے پر آکر اس کے پاس

صاحب نے براہِ ہرمانی مجھے مختلف جماعتوں کا معائنہ کرایا۔
لیکن انھوں نے کہیں تکرم وقت اور حصے میں جماعتوں کا معائنہ

نہ کر سکا۔ سکول کی تمام حالت اور سرپرستین کے کام کرنے کی طرز
سب مجھے از حد خوشی حاصل ہوئی۔ بیشک سکول ایک عمدہ ادارہ

روز افزوں ترقی کی حالت میں ہے۔ اور میں انجمن اور پیڈیاٹر صاحب کو اس کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں۔ درجہ میں

دیہی اور دیوبندی دونوں قسم کی تعلیم مسلمان بچوں کو دیہی بچوں کو
اور پیشک اس قسم کی تعلیم کی مسلمانوں کو بہت ضرورت ہے
مجھے امید ہے کہ صدر کتبہ اس کے کامیاب ہو گا۔

اسلام اسی مدرسہ کے نمونے پر مختلف مقامات میں سکول قائم فرما دیں گے :

و مستحق مولوی یوسف علی خاں - السیکرٹری مارس
ڈیرہ جات کل پنجاب - لاہور - ۲۴ - اپریل ۱۹۹۲ء

دسہ ماہ رمضان المبارک میں سب بورڈروں نے سوا سو سو سال
مال پتوں کے روزے رکھے۔ اور ان کو حافظ قاری احمد حسین

سول رات قرآن مجید ختم ہوا۔ اور اس موقع پر بیٹھ یا سترتہ

نافذ شیخ محی الدین صاحب صوفی وکیل انجمن - دیوبند میں

مذکورہ بالا باتوں پر غور کرنے سے مسلمان بھائیوں کو معلوم

تہ ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ تقی اور علیہ اور وزیر ترقی پر ہے۔

یہ سبھی پنجاب کے مختلف حصوں کے مسلمان بھائی اس مفید گول
مالا مالہ کے لئے ہم کو تمہارے لئے ہے کہ تمہارے لئے ہے

اوس گئے اور عند الناس مشکور اور عند اللہ ماجور کے مصداق بن گئے۔

چو دهری بنی خوشی است ایام طهر عید است ایام طهر عید است ایام طهر عید است
ایام طهر عید است ایام طهر عید است ایام طهر عید است ایام طهر عید است

فری کے پیغمبر کے درویش حالات جناب سلیم الدین صاحب جملہ فری
ہیں۔ چونکہ اس خط کے اندر اس وقت ہو گیا ہے اس لئے اس کا

و صاحب سکرٹری اندر سے طبیعت و دل کا شکریہ اور توفیق الہی کے فیض پر شکر

اس موقع پر دوسرے نو ہند کے بچے میں مار مارا کرے ہیں اور جن

نہایت محنت و ایثار سے یہ نوبی میں فیض رفاہ عام برائے اخراج اخبار
مال خاصہ میں:۔ نسخہ اول) شیکھر سنہین ابو ندہ شیکھر ایچ ایم

ایک اونس۔ ایک غوراک ہے اسی خطہ کے جس طرح کے پورے خطوں

.. On 10/11/1914

مضر نون کو شہدہ دہ کے ساتھ بیان کیا تھا۔ ابھی اس وقت تک وہ صوبہ اخبارات بند نہیں ہو گئے تھے جون بعد ہمارے خیال کے مطابق یکے بعد دیگرے چلے گئے۔ اور آخر کار حیدر آباد کے لوگوں کو اخبارات کے نہ ہونے سے نہات افسوس ہوا۔ کسی کچھلے مہفتہ میں ہم نے ایک پیر گراف میں وہاں کے اخبارات کی بابت ریمارک کیا تھا کہ حیدر آباد میں اخبارات کے نہ ہونے سے تاریکی پھیل چکی ہے۔ صحیح خبروں کا یہ نہیں ملتا اور اسی کو وہ ریاست اس پہلو میں گویا سو سال پیچھے چلی گئی ہے۔ خوشی کی بات ہے کہ اب معلوم ہوا ہے کہ دونوں اخبارات ایک انگریزی اور ایک اردو علاقہ ریز پرنسپل سے نکلنے والے ہیں۔ کو یقین نہیں کہ ضرور نکلیں؟

جون پور کے قاضی :- جون پور کے قاضی کا قصبہ تو مشہور ہی تھا مگر اب جون پور کے جج دسٹریکٹ کے مقدمہ کا قصبہ بھی ہر اخبار میں پڑھا جاتا ہے۔ اشارہ کیٹیشن کی تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ آپ اس شہر کے اول درجہ کے قاضی مہو بیکی لیاقت رکھتے تھے۔

سچی عزت اور حقیقی نیکی نامی کیا ہے :- بہار میں بنگال کے فٹنٹ گورنر بہادر فطرت زوں کا حال بچشم خود دیکھنے گئے تھے۔ ایک میونسپلٹی کے میونسپل شہر نے چاندی کے صندوق میں رکھ کر ایڈریس پیش کیا۔ لاٹ صاحب نے ناراض ہو کر کہا ایسا جس شخص کے رہنے سے بنوانا چاہیے تھا میونسپلٹی کا روپیہ مال نفقت نہیں ہے۔ سچی خورشاد میونسپل شہر میں کو شرم آتی چاہئے۔ ہمارے ملک میں میونسپل کمنشنر یا دیگر رؤسا اور دیسی حکام سرکاری خطابوں کے حاصل کرنے کے لئے جو کوشش اور تہذیب کرتے ہیں اسی سے ثابت ہے کہ وہ لوگ سچی عزت اور اصلی نیکی نامی کے لئے بھی نہیں سمجھتے۔ خان بہادر دیرا کے بہادر بننے کو خواہ ان سے کوئی گھر بار سے بیدخل کھولے خواہ خوشامد پسند حکام کی دربار داری میں کسی ہی سے عزتی ہو مگر ان کو کچھ پروا نہیں۔ اور میر مہذب ممالک میں بڑے بڑے لائق اور سچی عزت لوگ صرف اسی بنا پر سرکاری اعزازی خطابوں کے قبول کرنے سے انکار کر دیتے ہیں کہ اس صورت میں سمجھا جاوے گا کہ ان کی عزت صرف اس خطاب کی بدولت ہے۔ ذاتی عزت حاصل نہیں۔ پرش بہار کا کو سابق شہنشاہ جرمنی نے ٹیوک بنانا چاہا تھا مگر ان سے اس وجہ سے انکار کر دیا کہ وہ اس عہدے کے مطابق

اپنی حیثیت درست نہیں کر سکیگا۔ یاد کیا کرتے ہیں لائق زیر بار ہوگا۔ انگلستان کے ڈگریہ اور ان میں ایسے بہت بڑے بڑے آدمی مسٹر گلبرگ سٹون ہی کا حال دیکھنا چاہیے۔ دو مرتبہ ملکہ مغفلہ تقیرہ ہند کا وزیر اعظم رہ چکا ہے۔ صدر ہاگوں کو ناٹ اور بیرن اور لارڈ ہا چکلیے مگر خود سے کہ کوئی بھی خطاب اپنے نام کے ساتھ سزا دکر نا سنو نہیں کیا۔ اور صرف مسٹر گلبرگ سٹون ہونے پر فخر کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کے نام کی عزت کسی صفاتی یا اعزازی خطاب کے مستزاد کرنے سے بڑھ نہیں سکتی۔ اہل انگلستان کے دلوں پر اس کی عزت کی ٹھہری ہے۔ کیا ہمارے ملک کے لائق اور ہی خواہ لوگ صرف اس جھوٹی عزت کی بدولت اپنی زندگیاں بیچتے رہیں گے۔ کیا وہ نہیں چاہتے کہ بجائے اس چند روزہ ناموری کے زمانہ دراز تاب ان کا نام یاد رہے اور وہ اپنا فرض پورا کر کے اس دنیا کو چھوڑیں؟

کیا گورنمنٹ بہری بھی ہے :- ہاں کچھ ہے تو کیونکہ اگر بہری نہ ہوتی تو دیسی اخبارات کی معقول شکایتیں سننی۔ افسوس تو یہی ہے کہ گورنمنٹ خود دیسی اخباروں کو سخت اور بھڑکانے والی تحریریں شائع کرتے رہجو کرتی ہے۔ اور پھر خود ہی باز پرس کرتی ہے۔ کیونکہ اگر گورنمنٹ ہر معقول شکایت اور زیادہ پر متوجہ ہو کر اسے تو سخت اور ناملائم تحریریں خود بخود بند ہو جاوے گی مگر تحقیق طلب ہے کہ اس میں گورنمنٹ اپنے گورنران و فٹنٹ گورنران کا قصور ہے یا ان کے ماتحت کارکنان کا۔ اخبار نویس جب دیکھتے ہیں کہ معقول و سہلہ آواز سے گورنمنٹ نہیں سمجھتی تو شور و گلا سے کام لیتے ہیں۔ اس وقت سن لیتی ہے پس کہنا پڑتا ہے کہ گورنمنٹ کچھ بہری بھی ہے؟

حیدر آباد سندھ کی میونسپلٹی :- چیرمین میونسپل کمیٹی حیدر آباد سندھ جو کہ دیں ولاجلہ سے حصول چٹکی کے شہر میں ہوس ٹیکس لگانا مانسٹرو کر کے کی وجہ سے بر خاستگی کے قناب میں ہے کمیٹی کی طرف سے اپنی عذر میں بیان کرتا ہے۔ اس وقت اس شہر حیدر آباد میں کئی ایسے لوگ ہیں کہ جن کو اپنے بزرگوں سے سوا کوئی سکان مسکوئی کے کوئی چیز درمیان نہیں ملتی۔ ان میں سے بعض کے مکان و دروازہ بے قیمتہ کے ہونگے خواہ ان کی آمدنی کسی ہی قدر کم کیوں نہ ہو۔ اب اگر انہیں سکان کی قیمت کے لحاظ سے ٹیکس لگادیا تو ان کا نوپ بھر

نکل جائیگا۔ اس لئے اگر حصول چٹکی موقوف کر کے ہوس ٹیکس لگایا گیا تو لوگ اس سے ناراض ہو گئے۔ صاحب کمنشنر حیدر آباد اس سے یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ ایک دو تہہ سا ہو کار جو عہدہ مکان میں رہتا ہے اور گاڑی سواری کے لئے کھتا ہے کیا میونسپلٹی کی خدمت سے کسی قدر فائدہ اٹھاتا ہے جیسا کہ ایک فقیر اٹھاتا ہے جو ایک چھوٹے سے میں بسر اوقات کرتا ہے۔ تو حصول چٹکی کے لحاظ سے تو دونوں کو برا حصہ ادا کرنا پڑتا ہے مگر ہوس ٹیکس کی صورت میں غریب بچ جاتا ہے اور امیر صرف وہی حق ادا کرتا ہے۔ ہر چند کہ آخری دلیل بھی باہی النظر میں معقول معلوم ہوتی ہے مگر چونکہ ڈاکٹر ایسے بلا واسطہ ٹیکس ہمیشہ تکلیف دینے والے سمجھے جاتے ہیں اس لئے ہوس ٹیکس ہمیشہ لوگ حصول چٹکی کو ترجیح دیتے رہیں گے۔

افغانستان کس کا دوست ہے :- اکثر اوقات یہ سوال پیش کیا جاتا ہے کہ افغانستان کس کا دوست ہے؟ آریا روس کا یا انگلستان کا؟ مگر حال میں امیر صاحب نے خود ہی اس کا جواب دیدیا ہے اور چونکہ یہ جواب خود ان کے منہ سے نکلا ہوا ہے یا کم از کم ان کے منہ سے نکل گیا ہے اس لئے عوام الناس اس کو دلچسپی سے دیکھیں گے۔ یہ ایک قسم کا شہناہ ہے جس کا ترجمہ یہی گزرتا ہے انگریزی میں چھاپا ہے۔ بجائیکہ ہم کو ایک معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ بہت مدت ہوئی ہے امیر صاحب ایسا ہی کہا کرتے ہیں اور منوں نے سفیر انگریزی سفینہ کامل کو مطمئن کرنے کے لئے یہ راگ کیا کہی تیرہ گایا ہے۔ بہر حال اس کا خلاصہ یہ ہے۔ امیر صاحب فرماتے ہیں کہ چونکہ روسی بہر حال ہندوستان پر قابض ہونا چاہتے ہیں وہ افغانستان کی رامت گزرتی ہے۔ اب اگر افغان ان کی دوستی کا دم بھرینگے تو وہ افغانوں کے خلیا مانگیں گے جو تاریکین کی صورت میں افغان عورتوں کی مانند رہ جائینگے۔ اگر خلیا نہ گئے تو یوں دشمنی پیدا ہو جاوے گی اور اڑانی سے بہت کشت و خون ہوگا۔ اگر روسی سپاہی ہمارے ملک میں رہے تو چونکہ عیسائی اپنی عورتوں کے غیروں سے خلا ملانے کو پڑائیں گے اور افغان مارے غیرت کے مارے نہیں روسی سپاہی افغان عورتوں سے زناکاری کریگے۔ افغان کہتا ہے تاب برداشت کی سکتے ہیں وہ اپنی بیوی اور اس روسی سپاہی کو مار ڈالیں گے۔ پھر روسی امیر صاحب سے باز پرس کر لگا۔ تو بت ہذاں و قتال انہیں پیچھلی۔ ہمارے ملک کا اگر وہ غلہ کھائے تو پھر بھی افغان

پیشہ اخبار

لاہور۔ یوم ووشنبہ۔ ۲۔ مئی ۱۸۹۲ء

اٹلی نے اپنے فوجی اخراجات کے کم کرنے کی یہ خیالات سے سوائی
 سو واکسے انہی باقی مقبوضات واقعہ اولیٰ دست بردار نہ کیا ہے
 پیرس کی پولیس بہت سے انداز سے راجی لوگوں
 کو گرفتار کر رہی ہے
 انہاں سٹریٹ لائٹس کی نوز کے بانی برٹ اگر صاحب
 کی بیوہ تھیں ان کے برٹ کی ہے اور تریب لافٹ کوڑے جاکر کوئی
 ہنس سراپورڈ وائٹنس سے شادی کرنا چاہتی ہیں جو، برٹ کی
 جوڑے ہیں اور ایڈم سے ایک بہت بڑے رئیس اس بورڈوں کی
 شادی کے خلاف اس کا بیاہر ہے ہو رہے ہیں

لوکل وپراوشل

۱۔ ایرل کو سرحد تمام پنجاب میں زیادہ گرم مقام تھا جہاں
 ۱۱۵۶ اور جو حرارت سائیر میں تھی اور ٹیک آباد سڑکیں ۱۱۵۶
 موسم پنجاب میں ہندوستان کے دیگر حصوں کی نسبت زیادہ گرم ہے
 ریل میں علاوہ ہندوستان کے چھوٹے چھوٹے شہر کا ہے
 امرتسر کے میلہ سالہی میں ۵۰ ہزار روپے کی دخل ہوئے
 اور ان میں سے ۵۰ ہزار فروخت ہو گئے۔ ہمارے ہرگز نہیں ہوئی
 راجہ سنی سنگھ صاحب والی پوچھ سہری گڑ میں بہت بیاہر
 اور امرتسر سے حکیم عزیز الدین صاحب کے محل کے گئے ہیں
 جنگل پر اوٹشل روپے کے خیریت کے متعلق راجہ ہاؤس
 سرور شجانب سنگھ صاحب کے بل میں ایک ہندو ہوا راجی نرائن داس
 ایک ہاؤس صاحب نشین تھے بہت سے خیریت گئے
 منگل گڑھی کو امرتسر کے جیٹانہ کے چار قیدی فرار ہوئے
 تھے کہ پکڑے گئے اور اس شخص میں فریقین کو خیریت میں آئیں
 راولپنڈی میں ۱۰۰۰ روپے کو اسراج کا ایک ہندو صاحب
 میں لاہور روپوں میں سے کے روپوں کو اسراج کی خط
 بحال رہنے کے لیے روپے گئے

تو نہایت کہ ہر پنجاب اب سے دو چار بانی لائے اور چند
 رقبہ سیراب کر کے قابل کیا ہے اس کام کے لیے چار روپے
 لائٹ کا اور کھنہ کیا گیا ہے

غلام محمد خانہ دار کھوٹو منگل ضلع امرتسر کو عدالت صاحب
 پوچھی کہ شہر امرتسر سے جو رشوت ستانی ایک سال قید و سوز و پھر
 کی سزا ہوئی اس کا تھی اور دہر دلوں کو بھی تین تین ماہ قید اور سوز
 جرائی سزا ہوئی (دیکھو سہا)

کیتی آبرسانی شہر نیپالی دینو است پر ہمارا راجہ صاحب
 پٹیا لے پانچزار روپہ دیا

جوبلی ٹیمپل کیتی شہر کے پھر کے قتل میں جو امرتسر کے
 آٹھ گز گرفتار تھے ان میں سے سات مائل رہا ہو گئے اور ایک کو
 تین سال کی قید کی سزا ہوئی کیونکہ اس کا قتل عہد کار اور ثابت ہوا
 ریاست ملا سہو لکھنؤ نے ملے میں ملے ہوئے ہیں وہ
 چیت سٹیل کو نام نہاد پہل مرتبہ تھا پانچزار روپے کی دخل ہو
 آٹھ ہزار روپے کو پکے

تا تاریخ سے لاہور میں انجکشن کا نفرس کے اجلاس
 جاری ہیں

جلال پور جٹان ضلع گجرات میں انجمن اسلامی نے ایک
 پرائمری سکول کھولا

میں نہیں آ سکتا زیادہ چھپنے سے کس طرح پتہ ہو سکتی ہے
 کیا اس صورت میں خیر زیادہ نہیں ہوتا ہو کہ ہے
 بیشک خیر اور آمدنی میں بہت مختصر حاشیہ باقی رہے ہے
 جس اصول پر ہم نے کام شروع کیا ہے اس سے توقع ہے
 کہ کچھ مدت کے بعد ہیکس میں پچیس ہزار تک پیشہ اخبار کی خرید
 ہو گئی تو یہ کس شکل جاوے گی اور پھر پیشہ اخبار ملک اور قوم کی
 اتنی قیمت کر سکیگا کہ تمام اخبارات ملک میں کر سکیں

اکتیس برس پیشتر کے ہندوستانی ہمعصر
 انڈین گریفک بھٹا کے اتفاقاً اکتیس سال پیشتر یعنی
 ۳۱۔ اگست ۱۸۵۷ء کو کراچی کے پانچویں ہجری لفظ کے گزرا
 اس میں صفحہ ۱۰ کے پہلے کالم پر ہندو ذیل عبارت لیل
 ہندوستان کے حقوق و مراعات کی نسبت درج ہے۔ تو
 جبکہ اکتیس سال پیشتر ایسے ایسے مذہب پر زمین اہل مہاتوں
 کو اپنے ملک کے مناصب اعلیٰ کے لائق اور مغربی تعلیم
 سے موثر سمجھتے تھے تو کیا وجہ ہے کہ اب اہل کائنات کی
 حال لیکر کو قتل از وقت اور یہ وہ کہا جاتا ہے۔

دور جہہ انجمن ہندو لائڈن میں جناب سر راجہ صاحب
 نے نسبت ہندو ہی ہندوستان عمرہ پوچھا اور جناب دھڑا
 نور سائیکھ صاحب نے ان کی تقریر سے اتفاق کیا نسبت
 اس امر کے کہ اہل ہند کی رضا مندی کس طرح معلوم ہو سکے
 سرکار دھڑا صاحب ہمارے یہ جواب دیا کہ جب تک اہل
 ہند کو امور سلطنت میں دخل نہ دیا جائیگا اور جناب
 اعلیٰ پر تقریر نہ کیا جائیگا اس وقت تک رضا مندی کا
 مضمون ذہن میں نہ آئیگا۔ ابندامیں جو ہندوستانیوں
 کو لیاقت و قابلیت انتظامی حاصل نہ تھی اگر ترقی نص
 و دخلت بار انتظام نہ ہوئی تو کسی نے شکایت نہ کی
 اب تعلیم سے ہر طرح کی لیاقت حاصل ہوئی ہے پس ضرر
 ہے کہ وہ مناصب اعلیٰ پر سرفراز نہ جائیں اس واسطے
 کہ جب مریض کی معجون مقویہ سے قوت ہائے جسمانی عالی
 ہے تو غذا بھی حسب استحقاق بخور پاتی ہے۔ یہ کیونکر ہو
 سکتا ہے کہ قوت ہائے جسمانی قوت سے اور غذا میں قلت رہے
 پس ایسا مریض یا تو بھوک سے مرے یا چوری سے
 پیٹ بھرے۔ اس بات کو حاضرین بافرنگ نے
 قبول کیا

حیدر آباد وکن کے اخبارات: جب حیدر آباد
 وکن میں بنیا قانون اخبارات کے لئے جاری ہوا تھا کہ
 جس سے قریباً تمام اردو انڈیائی اخبارات تیس سال
 گئے تو ہم نے ایک میگزین آرٹیکل میں ایسے قانون کی

پیشہ اخبار کی بابت ایک واقفکار کی رائے۔
 جناب سیرا برہیم صاحب عفو جو ٹورنٹ حضور نظام کے
 پریس ریپورٹریں جو باقی ایک پڑے اخبار نویس اور
 صاحب تصنیف ہوئے کے اور اپنے حال کے منصف کے
 اخبارات کے عیب و صواب پر اندے دج کی رائے دینے کی
 قابلیت رکھتے ہیں اور جن کو کہ اخبارات کی رائے کے بارے
 میں ہم اتھارٹی دے سکتے ہیں وہ ایک برٹوئیٹ
 خط مورخہ ۱۸ رمضان ۱۳۱۱ھ میں حسب ذیل تحریر فرماتا
 ہیں۔

وہ آپ کا پرچہ دیکھنے سے اس قدر بہت خوش ہوئے
 کہ قابل بیان نہیں۔ درحقیقت صد ہا انگریزی اخبارات
 کے دیکھنے بغیر میں کس قدر معلومات کا ذخیرہ جمع
 ہو سکے خصوصاً آپ کے اخبار کا پہلا صفحہ علی لیاقت
 کا نمبر ہے۔ اگر آپ کے پاس پڑے اخبارات کے قابل
 ہوں تو ضرور دیکھ لیں۔ ایل میرٹ نام روانہ کر دیجئے
 اس کی معلومات اور طاقت و غیرہ جانتے قابل ہیں
 ہیں۔ ہماری بخت قوم کو کسی طرح کی معلومات ملتی
 نہیں۔ خواہ سرکار سے ملے میں اپنی ذات پر اس پرچہ
 کو خریدنا چاہتا ہوں میرے نام مکمل پرچہ چھپوایا جائے

ایک اور فاضل اہل الرائے کی رائے: کچھ
 عرصہ گزرا ہے کہ علی جناب نواب عماد نواز خانگ بہادر کشن
 اکاؤنڈر جو جرشن حیدر آباد وکن نے ایک عنایت نامہ میں
 لکھا تھا کہ پیشہ اخبار ہمارے غریب ملک کے لئے نہایت
 موزوں ہے اور میں اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوتا ہوں
 اگر ہم اس موقع پر اس بات پر ناز کریں کہ ہمارے ملک کے
 امرا میں بھی ایسے لوگ موجود ہوں گے ہیں جو اس غریب
 اخبار کی پالیسی کو سمجھ گئے ہیں تو کچھ بھی انہیں
 میں ارباں قسم کے اخبارات اور کتابوں سے ملک کی
 شائستگی میں حصہ لیا ہے وہ مخرج بیان نہیں اور پیشہ
 بھی ہندوستان میں ویسی ہی شکر تیار کر رہا ہے۔ پچھلے
 سہ ماہ میں ایک صاحب نے مجھے آپ کو سابق منصف
 بھوپال لکھا تھا تعجب سے ظاہر کیا تھا کہ اتنا بڑا اخبار کس
 طرح ایک پیسہ پر دیا جاتا ممکن ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ میری بچ

مد اس پونیورسٹی کے جلسہ کا نوٹیشن میں چند نوجوان
ہندوستانی عورتیں بھی بطور حاضرین کے شامل تھیں۔

شکر زیت نظام اپنی ضرورتیں اضلاع کے محظوظ دکان کے لیے اور ان کے لیے

مصر نے ترکی کو اقامہ اور تمام نسری فوجی محتانے جو عرب
کے ساحل بحر قزاق پر تھے دیدئے:

کار آمد اور بیش قیمت باتیں

حب گھڑی سے سلوک :- اگر بہت ہو کہ گھڑی بہت عمدہ وقت دے اور رنگ نہ بچے تو خود بھی اس کو باقاعدہ سلوک کیا کرو۔ یعنی ہر روز ایک ہی معین وقت پر اس کو چابی دیا کرو اور وقتاً فوقتاً یہ بھی نہ جاوے اس کو احتیاط سے کہیں رکھ دینا یا لٹکا دینا چاہیے۔ یہ یاد رکھو کہ ہر گھڑی اپنے دستور کے مطابق بینے کے وقت چوڑھا رکھتی ہے گھڑی پر لٹکا دینے کے وقت آؤر رکھتی ہے اور کسی جگہ پر لٹکے جائیے وقت آؤر رکھتی ہے۔ ڈبل لیس گھڑیوں میں گھڑی کا توڑھکنے چوشیش پر ہوتا ہے ایک رات بھی کھلا نہیں چھوڑنا چاہیے۔ چوڑھ سے غور سے بھی نظر آجائے گا کہ شیشہ پر گروہ کی باریک سی تصویر جاتی ہے جو کہیں کے باریک سے باریک سوراخوں کے بھی اندر جا کر گھڑی کی لیس خرابی سے آکر رہتا ہے۔ لوگوں کو چاہئے کہ شام کی نسبت گھڑی کے گھٹنے کا وقت صبح مقرر کریں۔ نہ اس لئے کہ شام کو سونے کی نسبت جاگنے کا وقت زیادہ باقاعدہ ہوتا ہے بلکہ اس لئے کہ اگر گھڑی تازہ کوئی ہو تو سیرنگ میں ایسا روڑھ جو جاتا ہے کہ گھڑی استعمال میں دیکھو کہ دن کا وقت ہی بینے کا ہے۔ ذرا بھی خراب نہیں ہوتی۔ اگر گھڑی کو احتیاط سے کوکا جاوے اور سرد مقامات میں حب سے لٹکا کر سردیوار سے رات بھر نہ لٹکایا جاوے تو گھڑیوں کے سیرنگ اتنی جلدی نہ ہوتا کہیں ہر سردی وستان جیسے ملک میں سردی سے گھڑی کو نقصان پہنچے گا کہ انہی سے۔ البتہ کہ اس سے اس کو بہت ہی بچا جائے۔ سرد مقامات پر گھڑیوں کے گرد غلاف ضرور چڑھا کر رکھنے چاہئیں۔

چار مہی باتیں :- ایک خدا کے دوست جن کا دل نہ حکمت و معرفت سے پر تھا فرماتے ہیں کہ اختیار کئے میں نے چار کلمے چکر کتابوں سے :- توحید مطہر ہے یہ کہ جو کوئی راضی ہوا اس چیز سے کہ وہ اس کو اللہ تعالیٰ نے راحت پائی اس سے دنیا و آخرتیں۔ اور اگر کلمہ حق ہے یہ کہ جس نے توبہ والا خواہشوں کو ترک کر دیا اور آخرت میں اللہ و روزگار شریف سے یہ کہ جو کوئی غلبہ ہو آدھیوں سے نجات پائی اس نے دنیا و آخرت میں اللہ و روزگار شریف سے یہ کہ جس نے لگا رکھا زبان کو سلامت رکھ دیا اور آخرت میں سبحان اللہ کہیام و باتیں ہیں۔

حضرت عبداللہ بن المبارک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے ایک عارف باللہ کو کہ انہوں نے بہت سی باتیں جمع کیں چکران میں سے انتخاب کیں چالیس ہزار۔ پھر چالیس ہزار میں سے منتخب کیں چار ہزار۔ پھر چار ہزار میں سے چھ چالیس چار سو۔ پھر چار سو میں سے منتخب کیں چالیس۔ پھر چالیس میں سے منتخب کتاب لکھنے چار کلمے۔ وہ چار یہ ہیں :- اول یہ کہ اعتقاد نہ کر عورت کا ہر حال میں۔ دوم یہ کہ غفلت میں نہ پڑنا زینتہ نہ ساقہ مال کے ہر حال میں۔ تیسرے یہ کہ موت ہو چکا تو ال اپنے معدہ میں اس کی حالت سے زیادہ۔ چوتھے یہ کہ جمع نہ کروہ غلم کہ لغت سے بچے کو۔

چند تعلیمی نکتے :- (۱) کسی گناہ کو خفیف نہ تصور کرنا چاہئے۔ کیونکہ نہایت خفیف گناہ بھی روح کی طاقت پر اثر ڈالتا ہے۔ کوئی شخص سمندر کے کنارے ڈوب مرے تو وہ بیچ میں غرق ہو دوڑوں برابر میں ڈوب خیرات دولت کے درخون کا ٹکڑا ہے۔ (۲) مبارک ہے وہ شخص جو غریبوں کو دیتا ہے گو ایک ٹوڑی دے۔ اور وہ شخص اور بھی مبارک ہے جو اپنی خیرات کے ساتھ مسکینوں سے اپنے لئے کادل خوش کرے۔ (۳) انسان کو غنی کا اندازہ ان اوصاف سے نہ کرنا چاہئے جو اس میں موجود ہوں بلکہ اس بات سے کہ وہ اپنے اوصاف کو کس طرح کام میں لاتا ہے۔ (۴) بڑے لوگوں کی لیاقت اکثر معصیت کے وقت ظاہر ہوتی ہے نہ دولت کے جیسے عود کی جنگل میں جب آگ لگتی ہے تب ہی اس کی خوشبو عمدہ طور پر پھیلتی ہے۔ (۵) اچھی صحبت ایسا کون شخص ہو گا جو نیکوں کی صحبت میں ہو پڑائی نہ حاصل کرے۔ پھول کے پتوں پر شبنم کے قطرے جب میں موتی کو بھی ملت کرتے ہیں۔ (۶) خاموش۔ ایک مرتبہ کوئلے نے بانسے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ سیری آواز نہ دیتی میٹھی اور پندہ ہے۔ ہر وقت اپنے راگوں سے میں سننے والوں کو خوش کرتی ہوں پھر بھی لوگ ہماری چاہ نہیں رکھتے۔ مجھے جنگلوں میں گائے اور چھاڑیوں میں بکرا نہ ہوتا ہے اور اگر اس کے تم بادشاہوں کے ہاتھوں پر بیٹھتے ہو۔ عمدہ غذا پاتے ہو۔ بازے جواب دیا کہ میں سیکڑوں ہماروں کی کام کرتا ہوں مگر کسی کا اظہار اپنے منہ سے نہیں کرتا اور تم ہماری ہونے کو شخص زبانی خج سے عزت حاصل کرو۔

طالبعلموں کو کچھ چیزوں سے بچنا چاہئے :- طلبہ کی بیماری اور کمزوری کی وجہ سرینی دھواہواؤں سے بول گئے تھے۔ (۱) ایک خراب مکان پر رہنا۔ (۲) جلد کھانا لینے ایسا کہ لغتہ انتوں میں پیسے اور نمز آوے۔ (۳) ناشتہ کا نہ کھانا۔ (۴) ورزش سے پرہیز۔ (۵) جسم اور کپڑوں کا صفا ہونا۔ (۶) آرام کی جانب سے غفلت۔ (۷) سخت محنت کے باعث کم نمید۔ (۸) خوراک میں عمدہ لکھی دودھ کی کمی۔ (۹) میں سال سے زائد عمر میں سوئی کا ہونا۔ (۱۰) عام طور پر چہرہ ہی نشاںات کے اشارات میں کمی۔ (۱۱) عام تعطیل کا بجائے آرام کے پڑنے میں صرف کرنا۔ (۱۲) امتحانات کے وقت ضرورت سے زیادہ فکر و تنگانی اس کی وجہ لکھتا ہے بہت سی حالتوں میں سوئی کا موجود ہونا کہ جب جو ان طالبعلم کو شادی نہ کرنی چاہئے۔

ہر تہ میں شیرینی :- واقفکاروں کا قول ہے کہ اگر مہرے میں آبانے پائکانے سے پہلے شیرینی ڈال دی جاوے تو وہ اس سے دو چند خرچ ہوتی ہے جو آبانے کے بعد ڈالی جاوے۔

ہمیشہ نقد قیمت ادا کیا کرو :- ہمارے اس ملک چندوستان کی شہرت بہ نسبت آؤر ملکوں کے فرض کی وجہ سے زیادہ ہے۔ روپیہ کی ضرورت کے وقت شریف اور زرہیل۔ غریب اور امیر ہاتھوں کے پاس جلتے ہیں اور پوشاک کی ضرورت کے

وقت بڑانگی و دکھانوں کی وجہ سے نہیں۔ غاہر ان لوگوں کو اس تکلف اور دولت کا خیال ہی نہیں ہونا جو فرض ادا کرنے میں ہوا کرتی ہے۔ حال کا خط اس سوچی زیادتی اور فرضیوں کے تقاضے کو کھلا دیتا ہے۔ اگر ان کو بیشتر سے معلوم ہو جاوے کہ تکلیفیں ایسی ہوتی ہیں جو اکثر فرض نہ لیا کریں۔ ایسے مخصوص کی اصلاح جن کی فرض لینے کی عادت نہ بہت مشکل ہے کیونکہ غلات چال و علن کے اصول پر منحصر ہوتی ہے جس کا تبدیل ہونا آسان نہیں۔ مگر جوان لڑکوں اور لڑکیوں کو جو فرض سے بری ہیں اس امر کی اطلاع دینا ضرور ہے کہ کھڑا فرض بعض اوقات ضرورت کی وجہ سے ہوتا ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ فرض اصل ضرورت کے لئے لیا جاتا۔ لوگوں کو افلاس سے شرم آتی ہے اور کوشش کرتے ہیں کہ افلاس کو بذریعہ فرض کے چھپا دیں۔ مسکین اور اگر ناشاک ہوں تو غرض نہیں۔ جبکہ کوئی شخص نفس پوشاک اور عمدہ مکان اور طبیعت غذا کو عزت کا ذریعہ خیال کرتا ہے تو دینی اصلی عزت سے بہت جا علیحدہ ہو جاوے گا۔ اور ایسی شرمندہ زندگی میں بسر کرے گا جس کو اس کے رفقاء اور رفقاء فتنہ افکار دیکھتے۔ ایک عالم کا مقولہ یہ کہ عورت وہی ہے جو نقد روپیہ حاصل ہوتی ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص محمود لئے فرض لپکے تو کسی روز کادل توڑنا ہے۔ عزت کے لئے فرض لینا اپنی جان آفت میں ڈالنا ہے۔ جس عزت کا کہ ٹوبہ طور پر فرض ادا نہیں ہو سکتا وہ زیادہ دوزخ کا درجہ ہے۔ جو جوان لوگ جن کا گزران آواز اور طوبہ ہوتی ہے اس کو یہ چوشش طبع ہوتی ہے کہ اس آملی سے زیادہ خرچ کریں۔ وہ ایسی غذا کھاتے ہیں جو عرصہ تک برابر قائم نہیں رکھ سکتے۔ پھر طبع ہوتی ہے کہ موجودہ حالت سے اور جس میں مزید ترقی حاصل کی ہو اس سے بچ کر چاہوں۔ اس حاجت میں جہاں کہ داخل ہونے کی دولت اور عمدہ کی ضرورت ہے وہاں اکثر دیکر معلوم ہوتی ہے۔ اور اس کی زیادہ طبع ہوتی ہے کہ فرض وہ چیز خرید کر لی جائے جس سے ہر روز ہر روز چاہوں۔ لیکن عزت قدر شخص سے اس کی بنا لیاقت اور چال چلن سے اور ظاہری سامان نہیں۔ غرضی اور کم اوقات کے لئے اسے نفس پر ہر حال میں بشرطیکہ کسی کو اس بات کے لئے کی جرات ہو کہ میری بات کے باہر ہے۔ پس ہر شخص پر فرض ہے کہ شے موجودہ برحق رہے جب تک کہ اسے کوئی بہت سے نہ لے۔ اپنی موجودہ حالت میں قائم رہے جب تک کہ وہ اپنے درجہ میں اپنا ملزلی سے ملزلی نہ کر لے۔ اسے پڑاے لباس سے کام لیا کرے۔ جب تک کہ کسی پوشاک خریدنے کے لئے فقر و ریمہ نہ ہو۔ چھوٹے مکان میں بوند رکھے جب تک کہ کرایہ بڑے مکان کا ممکن نہ ہو سکے۔ آواز کو چھوڑ دے جب تک ضروریات ہم نہ پہنچ جاویں۔ اس طریقہ برتناؤ سے مزاج میں تحمل اور انکساری پیدا ہو جائے گی۔ جو عورت اخیر قیمت نقد ادا کرنے کوئی شے سر نہ خریدے گی۔ جو عورت جلد حاصل ہو جاوے گی کسی کہ وہ قیمت ادا کرے گی اور ان تکلیفوں جو آمدنی سے زیادہ خرچ کرنے والوں کو برداشت کرنا پڑتی ہیں ان میں کسی۔ جو شخص تھوڑی آمدنی پر بسر نہیں کر سکتا وہ بھی پر بھی بسر نہیں کر سکتا۔ (رفیق سنان)

فریدار که کشین دیا جا لکنا محصله الک و منه شراب است
از شیرین را از شیرین و عسل و نخل و مالک سطح شکر است (اصلاح)

تحقیق قیمت
خسوسہ فخر قیصر ہند کی عایشان منشا ہی
سواگر بمبی اور ایک گز چوڑی
یہ تصویریں خاص طور پر ولایت سے تیار ہو کر آئی ہیں جو صفا
ان کی خریداری کے شائق ہیں جلد اطلاع فرمادیں۔ ہمارے پاس
اس تصویر کی متعدد کاپیاں ہیں جن کے فروخت ہو جانے کی جلدی
امید ہے لہذا اطلاع فرمادی کہ اس قدر جلد کے ساتھ یہ تصویر
نہایت عمدہ اور عالیشان ہے اور خاص ساجی رنگ سے ولایت
میں تیار ہوئی ہیں۔ امیروں اور شاہ فیصلوں کے کمرلوں کی عیادت
کے لیے ایک نادر چیز ہے۔ یہ تصویر ہمارے ایک کارخانہ سے اب
بھی نکالنے کے لیے کوشش ہو رہی ہے اور ہمارے ہاں آج تک
تین روپے کو فروخت ہوئی ہے لیکن اب یہ ستر گز کی بھی
نہایت خوش آئین تصویریں ہیں۔ افشہ قیصر ہند کے اخبار لاہور

مشرقی و مغربی کا اٹانی علاج مخصوص تلبی باپی

اس ہمارے عجیب اور غریب دوا کے استعمال سے بہت
مرض چند روز میں جاتی رہتی ہے۔ سو کبھی اور کبھی آدھ
ہوا کی وجہ سے جو کئی دفعہ جاتی ہے۔ اور سخت ہو جاتی ہے
خون کی آفتاب اور کی جوان اسباب سے واقع ہوتی ہیں آئیں
دفعہ کے واسطے ایک نسخہ دروایہ ہے۔ بہت عفو و تسکین کے
استعمال سے کئی غائب ہو جاتی ہے۔ دروایہ آج تیار ہے اور
علاجیت اور کورسوی جو اس مرض کی وجہ سے مرض پر وارد ہوتی ہیں
دو یا تین دفعہ ہو جاتی ہیں۔ اور جب تندرست اور صحت کی
حالت پر آجاتا ہے۔ ہر ایک شیشی پر چار اوڈی مار کر لکھ جاتا
ہے قیمت فی بوتل دو روپے
اشرفیہ شکر اور خوش معطر و لذیذ کو سیراب علی اسٹور

میں نے میرے کاشمرہ استعمال کیا۔ اور تمام
دیگر ادویات سے جو بازار میں مل سکتی ہیں بہتر پایا۔
میں ان اشخاص کے پاس اپنی سفارش کرتا ہوں۔ کہ جو
آنکھوں کے محفوظ رکھنے کے واسطے ادویہ استعمال کرنا چاہتے
ہیں۔ ان میں ان گھوس پیرسٹریٹ لا اور کویت پانی
کوٹ لکاتے۔ بیج۔ دراز۔ الہ آباد و چیف کوٹ پنجاب۔
۱۹۱۶ء مارچ ۱۹۱۶ء

میں نے میرے کاشمرہ استعمال کیا ہے اور اس کو
بہ نسبت کل دیگر ادویات کے جو مجھ کو معلوم ہیں اس میں
ختم میں زیادہ موثر پایا ہے۔
سبزدار دیال سنگھ
۱۹۱۶ء مارچ ۲۹ء

بخسوده جلی قلم کا اشتہار

منبر نوازان اسلام سپهر اربابانست علی قلم استخوان صحیح فارسی مرسوم و تهریلا
و روزن اعلی اور علم کا گنہگار محسن و مہربان یاسو و یاسا بخیر عفت اعلی
میں آج ملک میں جس طرح کا گنہگار محسن علی گڑھ کے راجہ کی بیوی
میں خوشنما محسن و مہربان اعلیٰ گنہگار محسن علی گڑھ کے راجہ کی بیوی
صحت کا انعام طبع سے عین شفا و بھلائی حاصل یافتہ محسن گنہگار
کاغذ نگین فی سبکدوش کاغذ نگین علی گڑھ کے راجہ کی بیوی و مرسوم و تهریلا
نگین صاحبہ علی گڑھ کے راجہ کی بیوی و مرسوم و تهریلا

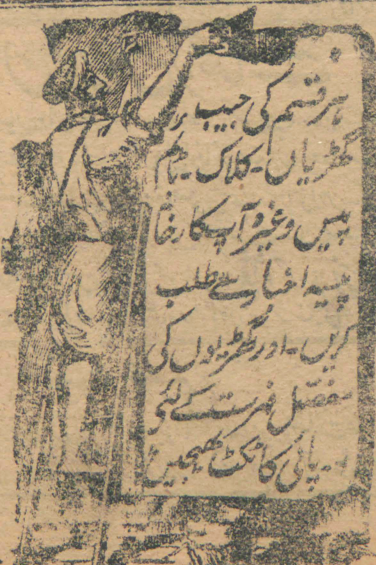
وینا چو اگر صبح و کلاک انار کی لایا
ہر قسم کی گھڑیاں

[illegible]

اور میں نہیں کھلے تھے کہے
 بیٹے پر وہ جان بڑھ گئے
 مسٹر کارخانہ کی کھڑیاں گارنٹی بہ سال
 نقل سلور کس مسٹر راج کبہ راج
 ای۔ ای۔ راج
 پیٹ لمبر کسل سلور کس۔ گارنٹی راج
 رست راج بیٹہ کلائی پر بارہ کی کھڑیاں گارنٹی بہ سال
 کسل سلور کس مسٹر راج کی ہیں۔ بہ رست
 خالص چاندی کی درجہ اول
 درجہ دوم
 آٹھ دن کی چاندی کا کلاک گارنٹی بہ سال
 درجہ اول چمکے اور آٹھ گھنٹہ اور آٹھ لارم بھی بجا تھیں
 گھٹ
 بڑھ گھٹ

طماکم چیس

بی نامہ میں تہ جس کا کارڈ واج کے برابر ہے۔ اور گارڈ
 جس کی دو سال ہے۔
 اگر وہ والی
 دینا ناخن واج چوبست بجاری فرمائش سے ہمارے کارخانہ میں
 کیا ہو کر آئی ہوں۔ جن کے لیے ہر ایک صاحب کو سفارش کر رہی ہوں
 ایک دفعہ وہ سنگو کرو گھیں۔ اگر پسند نہ تو وہ پس بھیجے۔
 شکل سا کو میں نہیں سہہ جاں لکھیں پر اور جو گولیکٹر
 ہر تہ ہے۔ ہمارے فارم میں لکھی ہر قسم کی مرمت بازو کی
 نسبت از مال فرخ پر اور پانچ ہر ہو سکتی ہے۔
 دینا ناخن سوداگر واج کا کارڈ واج کل لاہور



اشتہارات



خاصی اشتہار ادین والوں کے لئے ضروری امر

(۱) پیسہ اخبار تمام ایسے مقامات اور علاقہ جات میں جاتا ہے جہاں زبان اردو بولی یا سمجھی جاتی ہے۔ بلکہ ان کے علاوہ بھی کئی جگہ جات ہے۔ ہر نقشہ ہندوستان کے کسی حصہ پر کوئی مشہور شہر یا علاقہ نہیں آتا جہاں پیسہ اخبار پڑھنا نہ جاتا ہو۔

(۲) ہر رجب - ہر مہینہ - ہر فرقہ اور ہر مذہب کے لوگوں میں یہ اخبار پڑھا جاتا ہے۔

(۳) ہر قسم کے اشتہارات اس میں شائع ہونے سے اپنی شہرت حاصل کر سکتے ہیں جن کو کسی اور روزانہ کے اخبار میں نہیں کر سکتے۔

(۴) وہ خالص و اقیانے تو لڑ اور موت کے اشتہارات ہر قسم میں شائع شائع ہونے میں گے تاکہ لوگوں کو ان کے اندر کیا فائدہ معلوم ہو جاوے۔ تاکہ وہ وفات کی تاریخوں کا یاد دہنا اشتہار ہو جائے۔

(۵) ہر ضروری ہے تمام محکمہ ہمالیہ کے اشتہارات میں مقبول ہو جائے۔ یہ کار پر چھپا کر آگے ہیں۔ اگر بڑوں میں تو لڑ کی رہ سکتی۔

(۶) ان میں ہر قسم کے افراد مسلمانوں میں تاریخی نام یا تاریخ ایسی ضرورت شائع ہوں۔

(۷) اخبار میں تاریخ کا چھپنا ایک مستند کام ہو جاتا ہے۔

(۸) ہر جگہ سے چھوٹے اشتہارات ایک مرتبہ کے لئے صرف ۱۰ روپے میں ہو سکتے ہیں۔

(۹) اگر کوئی صاحب اپنی کوئی چیز بدلی یا بیچی چاہیں تو اس کا اشتہار شائع کرنے کے لئے اس وقت میں بھیج دیں۔ کسی شخص ان سے یا اس دفتر سے اشتہار شائع کر کے وہ چیز خریدیں گے۔ کسی ایسی چیز سے جو اشتہار صاحب چاہتے ہیں بدل دیں گے۔ ورنہ اس کے اشتہارات کے لئے اس کے نام سے لوگ بہت فائدہ اٹھاتے ہیں۔

(۱۰) جو شخص کو کسی کے امیدوار ہیں وہ ایک روپیہ بھیج کر اپنا نام حاصل کر لیں۔ اگر وہ کچھ بھیجیں اور ساتھی کچھ دین گاہ کی بات کسی قدر ہے کیا امتحان پاس کیا ہے (اگر کوئی کیا ہے) اس کے بعد کیا نوکری کی ہے (اگر نہیں اس سے پیشتر کیا ہو گا تو ایسے

جادو کا لیمپ



حالات کا خلاصہ اخبار میں ایک مرتبہ بھاپ دیا جائیگا۔ اور ہر ایک رچھڑ تمام ایسے امیدواروں کا ذکر کیا جائیگا۔ جہاں کسی کو ملازم کی ضرورت ہوگی اس قسم کا آدمی پیش کیا جائیگا جس سے امید ہے بہت سے لوگوں کو محال بھی پا کر پائی۔

۴۰۰ روپے کو کوئی قسم کے نوکری کی ضرورت ہو ایک روپیہ کے برابر ایسی ضرورت کا اشتہار بھیج کر اس سے پیسہ اخبار کے ذریعہ سے ان کو عمرہ آدمی مل سکتی امید دینی چاہئے۔

نو تھوڑے زیادہ عرصہ کے قابل ہر امر ہے کہ اس قسم کے سلسلہ اشتہار کو مزید کر کے اور نوکری دینے کے لئے ہم نے نئے نئے ہجرت بہت ہی کم رکھا ہے اور کمزور یا نکل ٹھٹھکا کر دیا ہے۔ کیونکہ یہ بھی ملک کی ایک ضروری خدمت ہے جو نئی اشاعت کے اشتہارات اور کر سکتے ہیں اور جیساکہ مرتبہ ہمالیہ میں دستور ہے۔ اس کو امید ہے کہ ان میں اس سلسلہ کو تقویت دینے کے لئے

المشتر شریعہ پیسہ اخبار لاہور

کر شیل ایجنسی :- اس کا رخاں میں ہر قسم کے مراد بادی طبی کے برتن طبی اور سیاہ علمی مکانی یا نڈال پشت پیرو وغیرہ اور سیاہ قلم دان اور مندرجہ ہر قیمت کے ہوتے ہیں۔ کلاہولی۔

ریشمی کشتی نما و گول ٹوٹی ہر قسم کی عکس سے رنگ کی موجود ہیں۔ اس کے علاوہ لکڑی تختہ لکڑی کے بکس اور انہوں کی کچھ بھی۔ کچھ قلم دان اور جملہ قسم کی نوکری اور گڈون کے تختان جس کی اگر بری پوشاک بہت عمدہ بنتی ہے تیار ہیں۔ یہ سب اسباب بذریعہ قیمت طلب پارسل آسکتے ہیں۔ یہ ہے۔

مینیو کارخانہ کشتل ایجنسی مراد آباد

ترجمہ و تفسیر نامہ یورپ حضرت شاہ ایران

حضرت شاہ شہنشاہ ملک یورپ اور ہندوستان میں ہر قسم کے تعلیم و تفریح اعلیٰ آسراہ لکڑی وغیرہ کے حالات۔ شایان یورپ کے سہارا۔

مہانداری کا حال اور عجائبات ملک اس کتاب میں لکھے ہیں۔ قیمت ۱۰ روپے۔

محمود محمود تفسیر علمی شایان یورپ مجلہ ہر سادہ جلد ۱۰ روپے۔

فارسی سفرناموں کی شرح لغات علیحدہ تیار ہے۔

المشتر بیرونی آستانہ فارسی زبان صاحب رام پور مقام نئی نال

ان گولیوں کو کھائے

یہ گولیاں دائمی نقص کے دور کرنے میں اسیر ہیں۔ بدن کو تازہ کرتی ہیں۔ علاوہ اس کے امراض ذیل کو فائدہ مند ہیں۔ دوسرے دور سے ضعف بصارت۔ وجہ مفاصل ہر قسم اور سواری اس کے برکت کو بدن سے دور کرنا نہیں گولیوں کا کام ہے۔ سندا موجود ہیں طریق استعمال ہر ایک قیمت میں جس میں چاس گولیاں ہیں۔

مرزا المشر سہیل نامہ دروازہ شاہ عالم لاہور۔ پانچ منڈی

نصو بر عکسی

کی خوبصورتی اور صفائی دیکھنی ہو تو انارکلی عاصمہ مولوی لطافت علی میں کارخانہ نازقہ ویسٹرن فوٹو گرافک سٹریو لاہور میں شریف دیا

زندگی بخشنے والی گولیاں

زمانہ سلف میں فیضہ اکثر کہیں برسوں میں منور ہوا کرتا تھا۔ لیکن حال میں یہ فصلی تجارتی طرح ہر طرح سے موسم پر ملائی گاہی کی طرح قابل ہوتا ہے۔ اور بڑا ہوا میں جو لاکھوں روپیوں کو خرچ ہوتی ہیں اس کا دلوانی کے نہ سنے سے چند زمان میں تلف ہو جاتی ہیں۔ ہر عرصہ ۱۲ سال کا موسم ہے کہ جھکو اس ملک مرض کی دوائی جو آب حیات سے کم نہیں۔ ایک سنا سی فقیر سے بھرا محنت و دستیاب ہوئی خاکسار قلمبرس و اس کو ملائی طبع نفسانی کے ناز کرنا رہا ہر بار ہنس اسے جو ان بونی سے صحت پائی۔ چلے کیا ہی مرض دست۔ تھے۔ درد شکم تشنگی سے جو کہ اس مرض کے آثار میں تنگ ہوئے گولیاں ہر جگہ ہر قسم میں دستیاب ہیں۔ اس صرف بیک کی بھر دی کے لئے یہ شہر کیا جاتا ہے کہ کئی صاحب ان خوب گولیوں سے محروم نہ ہو قیمت حسب آلات دیکھی گئی ہے عام فائدہ اٹھائیں۔ بدلت کی کاپی گولیوں کے بکس کے ہر جگہ قیمت کی بکس جس میں ۲۰ گولیاں ہیں صرف ۱۰ روپے۔

المشتر میاں داس چوڑہ۔ لاہور۔ لوہاری منڈی بیک چوڑیاں

اشتہار کتاب علم لکھنؤ مثنوی امر

۱۲۶۰ میں چھپ کر تیار ہوئی ہے۔ مثنوی جلد ۱۰ نصف سے مل سکتی ہے۔

المشتر مثنوی مثنوی سب اور سیر سیدان ضلع ملتان

حضور وال

مسند جہ بالا ایڈریس کے سولے اسی شام کو یعنی ۲۰ اپریل کو پہنچے شام کے وقت ہزار نے انہیں ایسی سی اینٹنہ خانہ پر لایا اور پنجاب پریس ایسوسی ایشن کے بھی ایڈریس جہاں جلسہ تھا کہ جن کے درجہ کرکٹ کی یہاں گنجائش نہیں۔ اور پھر جہاں ایڈریس سنگرا ایک ہی مرتبہ ٹھہرے ہو کر سب کا جواب اکٹھا دیا۔ یہاں پہنچے ہزار نے اس کے جواب میں فرمایا تھا اس کا ٹب لباس یہ ہے کہ میں نے پہلے پہل صوبہ پنجاب میں خدمت کی ہے اور یہاں سرکاری اور پرائیویٹ بہت سے لوگ میرے دوست تھے اب میں پنجاب میں ایسے طور پر آتا ہوں جیسا کہ کوئی ایسٹنڈنگ میں آتا ہے۔ البتہ وہ لوگ سب کے سب جنہیں میں جانتا تھا ان میں سے۔ آپ لوگوں نے اپنی اپنی ایڈریسیوں میں جن مختلف چیزوں کی بات کی تھی مجھے آرزو ہے میں سب کو پورا انداز میں کر سکتا ہوں کہ کیا خیال کھولنگا۔ جو لوگ سرکاری کام کی طرز سے واقف ہیں بخوبی جانتے ہیں کہ ایسی درخواستیں کس طرح پوری ہوتی ہیں۔ میرے کانوں تک جو جائز درخواستیں ایسی سوسائٹی یا پریس کے ذریعہ سے پہنچیں گی میں اپنے غور و فکر کے ساتھ ان میں ہر بات کا انصاف کرونگا مگر رعایت ہرگز نہیں کرونگا۔ حقیقت میں ہزار نے ایک بہت عمدہ اور مختصر تقریر کی تھی کہ جس کا خلاصہ جو دہائی یاد ہے یہاں درج کر دیا گیا ہے۔ جیسا کہ ہزار نے فرمایا ہے کہ رعایت نہیں مگر انصاف کر دیا گا یہی جہاں سے اس کی ضرورت ہے۔ اور ایسی ہی ہم کو امید ہے۔ ہزار نے سرسبز زمین نشتر چھڑک کر روشن ضمیر اور بااثر حکمران معلوم ہوتے ہیں جن کے انصاف کی نظر کے سامنے یوہ پوری اور دہلی برابر سمجھ جائیں گے اور عجب شہر کے انکشاف و ترقی کے لئے ایک سنگ میل بنانا شروع ہے۔

افینوں کے خیر خواہ بھی موجود ہیں۔ ہمارے دوست
مشرقی بھی بخش خوار صاحب ایڈیٹر انالین ہند کو خوش ہونا چاہتے
کہ ان کی طرح افینوں کی خاطر لڑیں اور لوگ بھی موجود ہیں۔
اور عجب نہیں کہ وہ بھی ان کی مانند اس کی محبت کے منوالے
ہی ہوں۔ مثلاً حال میں سر ولیم مورسابق سرجن جنرل اعلیٰ
مہتممی نے ولایت میں افینوں کی مخالفت کرنا شروع کر دی ہے
مضمون لکھ کر خوب ڈانٹ بتائی ہے اور ان کو افینوں کے صحیح
وصاف سے لاعلم ہونیکا الزام دیا ہے۔ مضمون دیکھ کر وہاں کے
افینوں کے سر ولیم مورس پر پانچ برس سزا کا حکم کرتے ہیں۔ (۱۳)
مختصری خوراک پر لیسر کرنل کی حفاظت (۱۴) جسمانی محنت کا پتہ
کرنال (۱۵) میلر کے انڈوں کو روکنے کی حفاظت (۱۶) تپ دہی
کے اسباب روکنے کی حفاظت رکھنا۔ (۱۷) دردناک انٹی امر
کی تکلیف سے بچانیکل حفاظت دینا۔ چونکہ یہ ایک مستند طبی
افسکری رائے ہے ہم اس کی تردید نہیں کرتے۔ تاہم اس کے
صحیح ہونیکل صورت میں بھی افینوں کو سخت مضر اور نقصان رسا
خیر خیال کرتے ہیں۔

ایران کی موجودہ حالت پر روسی اثر۔ اس عنوان
سے ایک مہمصر روس کے اس رسوخ اور طاقت کو دکھاتے ہیں
اس زمانہ میں وہ ایران پر کھتا ہے۔ جو مشکلات شاد نصیر لکھتے
لائی ایران اور ہر ایک مذہب مشیر کی ہیں بیشک روسی ساری
وجہ سے بہت بڑھ گئی ہیں۔ جب آئندہ کے قاف میں زبردست
روسی فوج ہے تو کاسپین روسی جھیل ہے اور اس روسی کا سپین
روسی فوجی صوبہ ہے تو ہر ایک مقام پر روسی ریلیٹ برابر جہ
خراسان پر ہے۔ شہنشاہ روس کو جو وقت قبضہ کرنے کے لئے
معلوم ہو نہی وقت قبضہ ہو جائیگا اندرونی فساد ایران سے
لے قبضہ کا باندہ نہ پیا ہو گا۔ اس عرصہ میں بھی اثر طاعت ہے
جساکہ اس کے اردو مداخلت کے بڑھتے ہیں۔ شاکل عمدہ فوج
اس طہران کی پلٹیں ہیں اس کو روسی طریقہ سے قواعد کھائی
اگر۔ اور روسی طریقہ پر گڑا ہے اور روسی امنی ان کی کمان
کرتے ہیں۔ روسی جہت تمام شمالی شہر دل ایران میں ہیں اور
بہت کچھ انعام لوکل خانوادہ میں تقسیم کرتے ہیں۔ ایک روسی
کائنات جنرل شہر مقدس میں ہے۔ خراسان کے لوگ روسیوں
باہر سے کہتے ہیں کہ ترکمان کشمیروں سے محفوظ رکھیں گے
صوبہ کی تمام تجارت روس کے ہاتھ میں ہے اور اس کے ساتھ
گرجائی ہر ایک صوبہ میں پھیلی ہوئی ہے۔ اندر الضیر الدین
نور محمد رسنا نہیں ہیں جو وہ روس کی کسی بات سے نکلا کر
سکے اور وہ ایران یا اس کی ضروری انتظامی حاجات پر ضرورت
نہیں ہو سکتی جہاں تک یہ بات ممکن تھی شاہ حال کی نادرانی
فائل تو یہ ہے۔ کیونکہ انہوں نے اس عمدہ انتظام کی جانب

بہت کوششیں کیں۔ مگر تاج شاہ اپنی طاقت کے مطابق
ملک میں بہت کچھ سوشل اور پولیٹیکل ترقی اور آسودگی پیدا
میں کامیاب ہوئے ہیں۔

اگر کالے گوروں کے ہاتھ سے مار جائیں تو
عین جہت ہے۔ لاہور کا اخبار سول ملٹری گزٹ لکھتا
ہے کہ کچھ دنوں میں گوروں کے کالوں کو شکار کرنے بہت
سے واقعات پیش آئے ہیں اور ہم امید کرتے ہیں کہ صاحب
کمانڈر جنرل آڈر جو اس بارہ میں شائع ہوئے وہ
ضرور ذکر کریگا۔ آگے چل کر آپ الپت ہیں کہ ایسے معاملات کو بھی
کبھی بہت سخت سمجھا جاتا ہے۔ یوں تو دیہاتی لوگ کھیت پر
کٹوس پر عورت پر یا کسی مفید پر ہمیشہ (ظہیر کر مارتے رہتے
ہیں مگر اس کی کچھ پروا نہیں کرتے۔ لیکن اگر کوئی شخص کسی
گورو کے ہاتھ سے مارا جاوے تو وہاں بات کا بکتر بنایا جاتا
ہے۔ اور ایسے واقعات کے پولیٹیکل نتائج کی خبری کو دور
تک پہنچایا جاتا ہے۔ اس موقع پر یہ بات نظر انداز نہیں کرنی
چاہیے کہ ایک فوجی گورو کو بھی حق حاصل ہے کہ جب اسکی
جان معرض خطیر ہو تو وہ اپنی حفاظت کر سکتا ہے۔ اور
ایسی صورت میں وہ فوج قابل الزام ہے کہ جس نے پیشانی
کی تھی۔ ہم کو انوس ہوتا ہے جبکہ ہم سول ایسے اخبار
کے لائق ایڈیٹروں کے فہم سے قومی طرفداری کے غلط فہمی
میں ایسے ہیو وہ خیالات نکلتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ آج تک
جس قدر گوروں نے کالوں کو مارا ہے ان سب کے مقدمات کی
کیفیت کے متعلق سے ہی نتیجہ نکلتا ہے کہ صاحب بہادری نے
پیشترستی کی تھی۔ وہ اپنی بارگ سے بدوق لیکر شکار کو لے
کسی غریب کے کھیت کو خراب کیا کسی پچاڑی کو جو درجہ
کیا۔ کسی کے مویشی کو تکلیف دی یا کسی کو غلطی سے اپنا شکار
بنایا۔ اسپر اگر مظلوم کے وراثت یا خیر خواہ جمع ہو گئے تو اس کا نام
دنگا اور گوروں کی جان لینے کو بلوہ رکھا گیا۔ انوس ہے
سول ملٹری گزٹ کو یہ معلوم نہیں کہ دیہاتی لوگ گوروں کی
شکل دیکھ کر ایسا جاتے ہیں جیسا کہ ایک الموت سے جھلا کسی
غریب ہندوستانی کی کبھی مجال ہے کہ کسی گوری پر بلا دھوکہ
کرے۔ وہ اس کو بھی غنیمت سمجھیں کہ گوروں سے ان کو ستار
ان کی جان چھوڑیں۔ بقول سول کے بیشک باہر جا کر فوجی
گوری کی جان ضرور معرض خطر میں پڑ جاتی ہے۔ کیونکہ یہ پچاڑی
خالی ہاتھ ہوتے ہیں حکومت کے نشہ اور شراب کے نشہ سے
وہ باغ خالی ہوتا ہے۔ مگر وہ حقان اور دیہاتی باشندہ
ستم کے باوجود جان بند دیتی ہے وقت ستم کرتے ہیں۔ نشہ
حکومت میں چور جب کوئی گوروہ سلسلے آیا جھٹ جھوٹا
کیوں جی ہے ناب تو درست۔

بائبل کے الفاظ کے اصل صحیح معنی۔ اس عنوان
سوا ایک چھی ہوئی چھٹی ایک صاحب سٹریٹ لونا کی طرف
اصلاح متحرک امریکہ کے مقام ماہر و علاقہ لوزی آتا ہے ہمارے
پاس بدخواست اندراج پیس اخبار کچھ مدت سے بھیجی ہوئی ہے
آج ہم اردو میں صرف اس کا لفظی ترجمہ درج کرتے ہیں تاکہ
ہیں اور بحث کی کجائش اپنے عیسائی دوستوں کے لئے چھوڑتے
ہیں۔ اگر ہم انگریزی میں مجتہد اس کو چھاپ سکتے تو اور بھی
اچھا ہوتا۔ مگر ہمارا اخبار اردو میں چھپتا ہے اس لئے وہ لفظ
حاصل نہیں ہو گا۔ تاہم اصل لفظ انگریزی میں چھوڑتے
گئے۔ اور ان کا لفظی ترجمہ مع ان کے معانی کے اردو ترجمہ
کے مثال کر دیا گیا ہے۔ وہو ہڈا۔

Adultery (خراستاری)۔ میل جول۔ دومردوں کا
ایک عورت سے۔

Angel (فرشتہ)۔ ایک مذکورہ اور۔

Baptize (دینتہ)۔ ڈبکی دینا۔

Fornication (زنا کاری)۔ حاملہ ہونا۔ محل کی برسی
ہوئی حالت کے بعد۔

God (خدا)۔ اچھا۔ اس نام کے سوا کسی خراب کچھ
Harlot (کچھنی)۔ فاحشہ۔ غریبی رزنا انچالی عورت۔

Holy (پاک)۔ سالم۔ تندرست۔ تمام۔ ناشکستہ۔

Hypocrite (دکان اکثر افعال)۔ بیچ پر تاشکر بنوا۔

Iniquity (بے انصافی)۔ خلافتدیل غیر مادی انصاف۔

Isaarus (لاڈل)۔ گورہی۔ جس میں سوروی
مرض ہو غیر مستعدی۔

Lord (سرو)۔ حاکم۔ سر۔ غیر تابع۔

Nazarite (شرابخوری سے تاب)۔ جو شرابی کہتے ہیں
آپ کو روکے۔ پاکیزگی میں رہتے۔

Perfect (کافی)۔ کمالیت۔ نقص سے پاک۔

Publican (مھول جمع کرنا والا)۔ عام قرائق۔

Saved (مقدس)۔ پوشیدہ۔ مخفی۔ سناٹا ہر۔

Saint (ولی)۔ زمیں پر پاک۔ خدا اور پیغمبر کے
قانون کی پیروی کرنے والا۔

Sanctification (ولایت)۔ پاک ہونا۔ سالم صحیح و تندرست۔

Sanctify (پاک کرنا)۔ پاکیزہ بنانے میں محنت ترقی کرو۔

Sin (دگناہ)۔ کسی چیز کے اثر سے موثر ہونا۔
اور کچھ نہیں۔

Soldier (سپاہی)۔ بکا ہوا جس نے اپنے آپ کو
لڑنے کے لئے بیچ دیا ہو۔

Transgression (قانون کا توڑنا)۔ مداخلت کر دینا۔
کئے ہوئے ریلوں میں چہنا۔

یہ تمام الفاظ بائبل کے معنی ہیں

پیشہ اخبار

لاہور - یوم ووشنبہ - ۲۵ - اپریل ۱۹۲۲ء

پیشہ اخبار لاہور کے تحت ہیں تا مبارک کام ہے

انجمن حمایت اسلام لاہور نے آخر کار کانگریس کی پیس سال کی جماعت کو ہودی جس پر صرف ایک سو تیس روپے ماہانہ تنخواہ کا اضافہ ہوا ہے اور دوسرے سال کے بعد ستر سال کی جماعت کیلئے چھ سو روپے ماہانہ تنخواہ کی شام کو لائسنس وال لاہور میں ہزار ہا نشست گویز مبادیہ قیام پائے انجمن اسلام لاہور - مخالفہ دیوان - ایڈیٹن ایڈیٹری ایڈیٹن اور پنجاب پریس ایڈیٹری ایڈیٹن کی طرف سے ایڈیٹن لیکچران کا جواب دیا

۲۰ - اپریل کی شام کو کوئٹہ کالج وال میں ان کے اسی ہڈ نے اپنی عجیب زبانی مسابا کی کھاتہ دکھائی جس کی ثابت راہنمائی کی سرپرست تھیں۔ یہ بوڑھا آدمی ہے اور لاہور کی گورنمنٹ کی ریشول کو زبانی میں تقریریں ضرب بقیہ تقسیم - حیدر - حیدر الکعبہ کے عمل کر سکتا ہے۔ اور یہی بہت جلدی فرم

۱۹ - تاریخ کو ایک شخص اس لٹن شہر بادشاہ مالابانے جرمین کے اخبار میں انگلستان و ہندوستان اورادی رتی پر ایک انگریزی میں طرہ کچھ دیا۔ اس شخص کی عمر ۲۷ سال کی ہے۔ اور چین - جاپان - ستریت سینکے و غیرہ ممالک کا سیر کر چکے ہیں۔ سب سے زیادہ ان کے مختلف مقامات میں چرچا ہے

۲۱ - تاریخ کی مارگریٹر معلوم ہو چکا ہے کہ یہ زیادہ ہو گیا ہے۔ تاریخ کو لالہ تارہ دارو اس ہڈ جن میں سے باج فی الصبر ماکت پر شمع ہو گئیں

۲۲ - تاریخ کو لاہور کے شہر میں میں شہر ہونے جیلخانہ کے قیدیوں سے لڑکر فساد کیا۔ قیدی مظلوم بیان کئے جاتے ہیں تحقیقات سے جو صحیح معلوم ہو گا لکھا جائیگا

۲۳ - تاریخ کو گوانو و گرنال کے بعض موصفات میں جہینہ چھوٹا - جہاں سے ۱۶ - اپریل تک تقریباً ۴۷ و ۶۷ اموات کی ریزورٹ ہوئی

۲۴ - تاریخ کو لاہور کے شہر میں چار فکریہ نیاوا کیسٹوں کے بھنڈوں کے متیم ہو گئے جہاں کے غریب باشندوں کے فکریہ انجام بہترین نظر آتا ہے۔ مگر میں بارش غوب سے فصل کی حالت بہت اتر چ

۲۵ - تاریخ کو لاہور کے شہر میں چار فکریہ نیاوا کیسٹوں کے بھنڈوں کے متیم ہو گئے جہاں کے غریب باشندوں کے فکریہ انجام بہترین نظر آتا ہے۔ مگر میں بارش غوب سے فصل کی حالت بہت اتر چ

۲۶ - تاریخ کو لاہور کے شہر میں چار فکریہ نیاوا کیسٹوں کے بھنڈوں کے متیم ہو گئے جہاں کے غریب باشندوں کے فکریہ انجام بہترین نظر آتا ہے۔ مگر میں بارش غوب سے فصل کی حالت بہت اتر چ

۲۷ - تاریخ کو لاہور کے شہر میں چار فکریہ نیاوا کیسٹوں کے بھنڈوں کے متیم ہو گئے جہاں کے غریب باشندوں کے فکریہ انجام بہترین نظر آتا ہے۔ مگر میں بارش غوب سے فصل کی حالت بہت اتر چ

۲۸ - تاریخ کو لاہور کے شہر میں چار فکریہ نیاوا کیسٹوں کے بھنڈوں کے متیم ہو گئے جہاں کے غریب باشندوں کے فکریہ انجام بہترین نظر آتا ہے۔ مگر میں بارش غوب سے فصل کی حالت بہت اتر چ

ایک انار صدمہ ہمارے - پیشہ اخبار اس قدر مختصر ہے کہ اس میں اس تمام خط و کتابت و مراسلات کا جو اس کے کمرے اور نامہ نگار کا ہے اس میں اندراج کے لئے نہیں ہے (نصف یا چھوٹا بھی داخل نہیں ہو سکتا - یہ نہ صرف ایسے بزرگوں کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ جن سے خدائیں یا خبریں بھی اندراج سے گزری ہیں - وہ وہ شکستہ نول بلکہ آئندہ اس سے عہد مضامین اور دھچک خبریں لکھنے کی کوشش کیا کریں کیونکہ عہدہ چھوٹا ہے اور صورت نامہ ہے اور صورت قلت گنجائش بھی اس کی ضرورت رہتی ہے - البتہ کبھی عہدہ مضامین بھی بوجہ پڑے ہوئے کے درج ہو سکتے ہیں)

کشمیر کونسل تو تیرہ کو ہے - ایک خبر و سید سے ہم کو اطلاع ملی ہے کہ گورنمنٹ ہمارے صاحب کشمیر نے سرور اور صاحب رائے ہمارے سابق گورنمنٹ کے ایک مختصر سنوڈ مارکر ان کو چار سو روپے سکے انگریزی کی ماہوار میں غلاماں ہے - اسی طرح امید ہے کہ ان ملازمان اور افسران کے تحقیق میں آجائے جو اکاؤنٹنٹ جنرل کے دفتر قائم ہوئے ہیں یعنی وہ کئے جاتے ہیں ان کو بھی بینٹیں دی جائیں گی - واقعی گورنمنٹ کشمیر کا یہ کام لطیف کے قابل ہے - اسی طرح ہم امید رکھتے ہیں کہ عہدہ خان ہمارے غلام محمد الدین خان سابق جنرل ممبر کونسل کے خاندان کی دشمنی کے لئے بھی کوئی مسئول و ذمہ دار کیا جائے گا کہ جنہوں نے سیاست کی خدمت میں قبول ایک انگریزی سجاد سے کئے جتے جتائے

جان دیدی خان ہمارے جو ہم کے دو سو سال پہلے اور باج بنیم کر کیا رہ گئی ہیں کہ جن میں سے کسی ایک کو بھی شادی نہیں ہو چکی - اس سال دو لڑکیوں کی شادی ہوئے والی تھی مگر شہادت ایزدی نہیں چاہتی کہ باپ اس موقع پر جو عہدہ کئے ہوئے تھے

کہا کرتے ہیں کہ انگریزی قانون کے مجرم ہمارے ملک کی شرع یا دھرم شائستہ مجرموں یا اخلاقی مجرموں کے سوا بھی بہت قسم کے ہیں - اور یہی وجہ ہے کہ خواہ کوئی شخص گستاخی محتال کیوں نہ ہو کیا ہی نیچریت کیوں نہ ہے وہ اپنے آپ کو ہمیشہ انگریزی قانون کے مطابق مجرم قرار دے کر جانے سے ہراساں رہے گا - خلا ایک شخص کے یہاں اگر کا سیرا ہوتا ہے - اسے اس کو انگریزی قانون کے مطابق بچ کا تو لڑ رہے ہر سال اس کا انگریزی گھر کے کسی آدمی کے گھر جاتے ہیں وہ درج رہے ہونا چاہئے کہ اگر کوئی شخص غلطی سے لڑے یا ذلت سہر نہیں کر سکتا تو وہ اپنی آپ کو ایک ایسے مجرم کا مجرم پاتا ہے جو شرعی یا اخلاقی تو نہیں مگر سرکاری قانون کا مجرم ہے - یہ ظاہر ہے کہ قانون مجرم قدر زیادہ ہو گئے اسی قدر مجرم نہیں گئے اور مجرم روز افزوں ہو گئے ہم انگریزی قانون کو مجاہد کے صرف انسان ہی کہہ سکتے ہیں - درمیان قہر دیا تھیں ہندو کرودہ باز مگنی کو کہ اس ترکمن شہنشاہ

پادری جب علی صاحب اور حیدر آباد وکن - دہری فضل محمد و خاں صاحب سید آباد وکن سے ایک اور کافی چھوٹ کر بھیجے ہیں اور اس مرتبہ پادری جب علی صاحب کی خوب خبر لی ہے - اس کا عہدہ حاصل یہ ہے کہ پادری جب علی نے کچھ جو کہ کسی عورت کی زنا کاری کے سبب شرم سے لگا لگا چکا ہے وہ پچھو مسس شہباز علی اور اہل گھنٹہ بارہ منکی سے جو کہ قوم کا کچھ اور انقلاب زمرہ کاری کے پاداش میں وہ درجن ضرب بیہ کا سزا یافتہ ہے وہ کوئی مشورہ بھی ۱۱ اور ایسا ہے اور ایسا ہی ایک کتاب عنون نظام وکن کی خدمت میں نذر کر کے دیکھ چکا ہے - اس میں اس نے اعتراض کیلئے کہ ہماری قوم اس پاک طاقت کو شہوت نفسانی سمجھنے کی وجہ سے پانچو چھپتے برس کے عہدہ کو نہ ہوتی ہے - اور میں قوم نے اس کو اپنا اصل مفہوم سمجھا ہے وہ صرف چھپتے سال میں وہ پینڈ ہو جاتی ہے - اس پر اقم مضمون نے نہایت از و خضہ چکر لکھا ہے کہ اسلام میں کثرت ازواج کی تعلیم کو شہوت پرستی قرار دیا ہے - جو کہ اقم مضمون سے ان کی اس مصیبت میں بہادر ہے کہ سارا حیدر آباد وکن کا کما نہیں لانتا اور مولوی چراغ علی جیسے اہل اسلام ارکان ریاست بقول ان کے پادری جب علی جیسے دشمن کی ہامانڈی کر رہے ہیں - ہم ان کو پیشتر کی طرح ہی دیتے ہیں کہ وہ اس کا بیکار ان کو جانے نہیں - پادری جب علی صاحب کی تحریر ان کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی - بتر ہونا باجوا اس کے کہ پادری جب علی کو گالیاں دی گئی ہیں جب زبانی سے روسا صاحب آباد کو آواہ کیا جاتا کہ ایک ایسی عسبانی کی کتاب شاہ وکن کی نذر میں پیش نہوے

روئے زمین کی خبریں

(ہندوستان)

حضور وائسرائے ۱۱۔ اپریل کو ۲۰ بجے سلم میں پہنچ گئے۔
 کاٹھیاواڑ کے آکر اس وقت میں راجسٹھان کے
 گھوڑوں میں سے جو انہوں نے صاحب گورنر کے واسطے ڈاک
 بھجائے اور ان کے لئے بارہ نہایت عمدہ جانور لے گئے۔ انہیں
 مہاراجہ نامی وہ گھوڑا تھا جو کاٹھیاواڑ کے پرنس کی باری تھا۔
 اس وقت پریشکلیت اور ۳۔ لاکھ کیوری کا ایک سکاڈرن
 ڈاکوں کے تعاقب میں گیلیا ہے۔

اس وقت مورہ ہاؤس ۲۰ فیصدی ادبی پیٹ بھر کر
 کھانا کھاتے ہیں اور باقی فائدہ کسی میں بٹکتا ہے۔
 ہندو اذیت الیچ کی دوا ہے بنارس میں واقع ہیں
 کچھو واپس ورس کے بیچ ہم بیچنے کو چاہیوں پر
 چنگی کا حصول ٹھہرایا تھا اس کے طمان چھ ہزار آدمیوں کا
 جلسہ ہوا جس جلسہ کا منشا تھا کہ اسی چیزوں پر جس پر چاہا جاو
 جو زیادہ میروں کے استعمال میں آتی ہیں۔

اصلاح مغربی شمالی کے امتحان وکالت کا نتیجہ اس طرح
 شائع ہوا۔ وکالت دہلی کورٹ میں ۲۳۔ امیدوار کامیاب ہوئے
 وکالت ضلع میں ۲۰۔ اور تھری میں ۱۶ کامیاب ہوئے۔ ان میں
 اہل اسلام کی تعداد ترتیب ۲۷ و ۵۵ ہے۔

ایک اخبار لکھتا ہے کہ ایک فلسفے کے مکتب صاحب تبارانی
 کی آمدنی بھی لگاتار بڑھتی ہے۔

۱۰ ماہ گزشتہ میں ۲۹۱۷ لوگوں نے کلکتہ کا عجائب خانہ دیکھا
 کلکتہ کا عجائب خانہ تھر لکھتا ہے کہ علی گڑھ ڈویژن میں ایک
 ایرانی خوبصورت عورت کو سسرال میں لیجا رہا تھا۔ راستہ میں تھانہ
 کے بعد ان کی نظر غریبیت پر پڑ گئی۔ ایک کوکھانہ توت پیش کر دی تھی
 بوی سے آشنا نہیں وہ سسرال میں گیا تھے بعد عورت کی صحت
 بگڑنے لگی عورت نے کہا مجھے تم سے شرم آتی ہے جو ہم سبھی
 پر تھی باندھ تو جو چاہے کرو۔ اس حق نے پٹی باندھ لی تو عورت نے
 اسی کی کچ سے اس کو مار ڈالا۔

کلکتہ میں ایک میم نے اپنے شوہر پر اس جرم پر نیشنل رائٹر
 کی ہے کہ اس نے اس کا خط بلا اجازت لکھ لیا۔

کلکتہ کے ایک اگھو بابو کی شادی ایک شخص نے اپنی خیار
 سال کی لڑکی سے کر دی۔ اگھو بابو نے دیکھا کہ ساس نوجوان ہے
 اور بی بی بھی مصروف ہے۔ ساس کو مارا اسے گوی۔ خسر صاحب
 عدالت کی خاک چھاتے چہرے ہیں۔

الہ آباد کی ایک تاریخی بیان کرتی ہے کہ ڈاکٹر واکر نے
 جو ذراعت ہندوستان کی حالت پر ایک رپورٹ لکھی ہے اس
 کی ایک کاپی ملی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے گورنمنٹ ہند کی
 کی اس بارچیس تائید کی ہے کہ ترقی زراعت کے لیے کوئی عملہ تیز
 سوا کے لائق واقفکاروں کی رہنمائی کے نہیں افغان کیا جاسکتی۔
 صاحب سکرٹری آف سٹیٹ نے احکام کر اس رپورٹ پر انتظار
 ہے بیشتر اس کے کوئی کاروائی کیا جو سے جو سال حال ہی

میں شروع کیا جو اسے گی۔
 یونان میں پولیس نے نو ڈاکوں کا ایک گروہ گرفتار کیا
 جو ہندو قتل اور تلواروں سے مسلح تھے۔ یہ حمل میں ڈاکو
 ایک ساہوکار کے گھر کو لوٹنے کے لیے آئے تھے مگر پولیس کو دھچک
 رہتی کر نیکیلے گئے۔ جہاں پولیس کی کوشش سے گرفتار ہو گئے۔
 مقررہ میں ایک ہفتہ کی واردات تکملہ ہو گئی۔ مگر
 اس کے بعد کوئی سختی نہیں گئی۔

بہی کی ٹریڈ جو کہنی کے دھوپ کی شترت کے باعث
 حال کے موسم گرما میں آج تک پندرہ گھوڑے مر گئے ہیں
 سال گزشتہ کے اسی موسم میں صرف دس گھوڑے مر چکے۔
 امتحانات کلکتہ یونیورسٹی میں دیوانگری کے خطا کارانی
 گردنہ سارے شہر سے شروع ہو گا۔ شہر سے نہیں۔

پھر نہیں آئے تھے جس کے فرائض سندھ کی سرحد سے
 یوٹی وی ڈی نور اور ہونے لگے۔ الامان
 بہی گزشتہ لکھتا ہے کہ مسٹر فیکس ضلع تارہ کے افسر
 حکمران نے ایک بچہ کو بندھ کر مار مار ڈالا۔ مگر وہ بچہ ایک
 ہندوستانی عورت تھی۔

ہندوستان کے بیچانیوں کی اوسط اموات سال گزشتہ
 میں اس سے پہلے سال سے بہتر ہو گئی ہے۔ یعنی ۱۶۷۲ سے
 ۲۰۳۸ فی ہزار ہو گئی ہے۔ صاحب سکرٹری آف سٹیٹ نے اس پر
 اطمینان ظاہر کیا ہے۔

۲۰ تاریخ کو پنجاب یونیورسٹی کے امتحان بی اے کا نتیجہ نکلا۔
 ڈیڑھ سو کے قریب امیدواروں سے صرف سترہ نکلے۔ کامیاب
 ہوئے۔ درجہ اول میں مارکون الدین۔ درجہ دوم دیو چند۔ سنیٹ
 کا تھی رام ہنسہ باور چند۔ جاگرتے۔ کچھ جین ناگہ۔ مولائیش۔
 فضل الہی۔ زامنڈاس۔ پرچھدیال۔ بیو رام بیروز الدین۔ چارلٹ

ناجین۔ توپی رام۔ دولت رام۔ اووہو داس۔ گرجل ملہا سنگھ
 اوشیر۔ شینھو ناگہ۔ اصغر علی طالب دین۔ بھگنداس ثانی بھٹ
 رام اگرال۔ شنداس گو۔ بٹھی۔ پریشک۔ سالار شاہ اور چند
 درجہ سوم کپھالال۔ دیویدیاں بھگوانداس۔ دیوین لال بٹھی۔
 انوپ چند۔ کش لال۔ بھگوانداس۔ گرجن دیو۔ گولک سنگھ۔ آرجو۔
 سرمد خاں۔ دھند۔ جلیل الرحمن۔ بھگوان سنگھ۔ جین داس

گردھاری لال۔
 دی کے شاہی خاندان کی باگداریز اقبال شاہ صاحب
 خلف امیر مرزا اسی خسر صاحب بہادر نے یہاں ہی مقیم ہیں۔ رمضان کو
 اقبال گیا۔ اور حضرت خواجہ قطب صاحب جرجی دیگا میں دفن ہو گئے
 خدا ان کے برادر مرزا کو تیار کیا بہادر واکر سے۔

۳۔ اپریل کو دیوان کے حکیم ممتاز الدین صاحب نے دیوانی
 کے حکیم جعفر صاحب مرحوم کے ہم سبق اور ۱۰ سال کے عمر قرضہ کی
 منشی بھگوان صاحب دیوان ریاست لکھنؤ میں جبرے
 مرتبہ اور منظم آدی تھے۔ اپریل کو انتقال کیا۔

۲۰ اپریل کو دیوان صاحب نے عظیم مرید شاہ اہل دیوبند کے
 انتقال کیا۔ صاحب گورنمنٹ کے حکیم اور ترقی یافتہ دیوبند میں
 ڈسٹرکٹ بورڈ کو دیوان ریاست خوار خاندان لکھنؤ میں سے ہے
 معزز عہدوں پر شاہان اسلام کے عہدے سے جلا بیات ہے۔

دھماکے غیر

لیدی لیسنڈلن صاحبہ ۲۵ اپریل کی شام کو لندن
 میں شہید ہو گئیں۔

پہلے یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ مختار بادشاہ کی کنٹرول
 عالی ستینہ مصر کے بار میں خبر دے مصر کے سلطان اعلیٰ نے
 کی تھی کہ وہ معاملات میں مداخلت کرے۔ اب روبرو کا ایک تار
 بیان کرتا ہے کہ سلطان نے مختار بادشاہ کو بدانت کی ہتھکڑی
 اندولی معاملات میں مداخلت نہ کریں۔

لوگوں کو دارالخلافہ پان ایک ہفتہ پر مشتمل ہے جو اس
 میں سیل کا قید کرنا ہے۔ اس میں اس کے اہل و عیال صرف ۲۰ فی ہزار
 اضلاع متحدہ اور اتنی کے باہر جو ناراہل یعنی سود
 فرو ہو گئی۔ اور سطح اضلاع متحدہ کو چھ روز میں بھیجا گیا۔
 انگلستان کے ہوس آف لارڈس میں تیس روزوں کا
 فرق کے لوگوں اور پولیس آف کاسٹس میں اتنی۔

پانچ دن کے واقعہ شریٹ سٹیٹ کا مذاق پر ہو گیا ہے
 مسٹر بیرس اور سٹوڈ کے قاتل گرفتار ہوئے۔ تحقیقات ہو گئی
 اخبار لندن نے جنے شہنشاہ جبریں کے قتل پر اس قدر
 لکھ چینی کی ہے کہ نوجوان شہنشاہ جبریں نے شہنشاہ کے قتل کا فیصلہ
 کر دیا ہے جو اگلے سال سے جبریں کے شاہی محل میں خیرہ بچا تھا۔

لندن کے ایک ڈاکٹر رافیلو چھلانیہ نے کہا ہے
 دل نامی سکھار خانہ پولیس نے قید کر لیا اور پھر گرفتار کیا
 ایک مسٹر کرناٹک کی نے اسے اسے قید کر لیا تھا۔
 ملک اعلیٰ کی وزارت میں تبدیلی کی گئی۔

(لوکل رپورٹس)

کھڑے ضلع انبار کے ایک برہمن نے جو لاکھ کی عمر میں
 اپنی زبان کاٹ کر چھادی۔

فریر بابا نانک میں ایک ستارہ اس کے رقیب نے
 روپے کے زیورات کے لیے ایک لڑکے کو رعبہ سو مار ڈالا۔ پھر اس کے
 تحقیقات درپیش ہیں۔

بھیرو کے لوگ اس قصبہ میں ایک ہائی سکول قائم کرنے
 دلیس میں جس کی ترقی اور انتظام کے لیے بھیرو کے لائق لائق ہیں
 کوشش کر رہے ہیں۔

لاہور گورنمنٹ کا بچے کے قتل جو کہ حالت وہ حکم تعین
 ۱۸ ہزار روپے کے عوض ہر بچے کا کتب خانہ رکھنے کے لیے مقرر کیا
 خبر ہے کہ راولپنڈی میں ایک آڈر آرڈر اخبار لکھ کر بار
 سابق لیڈر تاج انبار لکھنے والے ہیں۔

لاہور کے اہل مرحوم کی جگہ پوری کر کے نو وزیر آباد میں
 کا ایکشن ہو گیا ہے۔
 دیوان شکر لال دگل ایک برس اور پندرہ رکت رام سنگھ
 ماسٹر مشن سکول دوامید در ہیں۔

باؤنڈر کتا ہے شمش علیاں سرحد کو پہنچ کر تھوڑا سا
 مسٹر راجن سانی باؤنڈر کتا ہے شمش علیاں سکول پر
 ماسٹر چکرا کے اہل دیوبند کی ترقی کر کے تھوڑا سا
 آکر کار لاہور کی یونیورسٹی کے شہر کی تحصیل گادی اور دیکھ
 کام میں لایا کار لاہور میں پاس کر دیا۔ لوگ اس سے بہت ناخوش

کرنا چاہئے کہ اگر لوگ اس کی ضرورت کریں جو جی پر موت ہے ہر ایک صدمہ سے محفوظ رہتا ہے۔ جو مضبوطی کے ساتھ اپنے مذہب پر قائم رہتا ہے اس سے کوئی نہیں ہلتا۔ زوال پذیر چیز پر فخر کرنا حماقت ہے۔ غفلت سے مذمت ہوتی ہے۔ صداقت کا غل غلطی کا خمیر ہے۔ جھوٹا علاج مرض ہے۔ جھوٹا جنت یا ناراضہ مقتدر میں سے حالات سے عبرت حاصل کرنا اور گزشتہ حالات کو یاد رکھنا چاہیے۔ لوگ ظالم اور جاہل کی عزت کے خواہاں ہوتے ہیں۔ بادشاہ سے سزا و رعیت و مخالفت کرنے والا موت سے بے مرہا ہے۔ شرف ہمیشہ فترتیں اور قلع غنایں رہتا ہے۔ بادشاہ کا فرض ہے کہ رعیت کو بطور غلام اور مال کے نہ سمجھے۔ غلامی دلوں میں بعض پیدا کرتی ہے۔ جاہل کی زبان موت کی گنجی ہے حاجت حیلوں کے دروازے کھول دیتی ہے۔ ارسطو نے ایک نوجوان سے جو تحصیل علم میں مستی کرتا تھا کہا کہ اسے عزیز اگر تحصیل کی رشتوں اور مشاغل کی برداشت نہیں کر سکتا تو چھوڑ دو جس کی یاد گنجی کا مکمل ہونا چاہیے۔ ایک شخص کا اونٹ بدلت تھا اس دن تھار کا دھار ارسطو نے کہا زیادہ تھار کے کھانے سے قوت پیدا نہیں ہوتی بلکہ قوت اس غذا سے پیدا ہوتی ہے جو مفید ہو سکے۔ سیکھنے کے لیے تجربہ استاد ہے۔ زمانہ کا انقلاب نصیحت حاصل کرنے کے لیے عمدہ سبق ہے۔ ارسطو نے پوچھا کیا کہ وہ کوئی چیز ہے جو فی نفسہ عمدہ ہے اور اس کے افسردگی مخالفت کی گئی ہے۔ جواب دیا کہ اپنی عمدہ خصائص کی تعریف کرنا۔ ارسطو نے ایک شاگرد کو مسئلہ سمجھا کر دریافت کیا کہ آیا تو نے اس کو سمجھا ہے یا نہیں۔ اس نے بیان کیا یاں۔ ارسطو نے کہا مجھ کو تینا ہے سمجھنے کی علامتیں محسوس نہیں ہوتیں۔ اس نے پوچھا وہ کیا علامتیں ہیں۔ ارسطو نے جواب دیا کہ میں چھوڑ دو۔ نہیں پاتا۔ اور سترت سمجھنے کی دلیل ہے۔ ہر جدید شے عمدہ ہوتی ہے لیکن دوستی جس قدر بڑی ہوتی ہے اسی قدر عمدہ ہوتی ہے۔ ہر چیز کا ایک علیحدہ خاصہ ہے اور عقل کا خاصہ بھی بات اختیار کرنا ہے۔ شر کو اگرچہ شر ہی سے دفع کرنا چھلے مگر شر کو خیر سے دفع کرنا اس ہے۔ ارسطو نے سکندر کو مندرجہ ذیل نصیحتیں کی تھیں۔ جب ہر چیز خواہش کے موافق فتوحات عدا کے تو اس کے خلق پر غور جو اہم بھی تو اختیار کر۔ خود نہ کہو کہ فخر کرنے والے کا انجام خیر نہیں دیکھا گیا۔ سیاسی طرح شدہ کو خوشحال۔ سخی کو محسوس شریر و غنی۔ معزور کو آشاپرست بھی دیکھا گیا۔ ارسطو جب سکندر کو علوم متداولہ خصوصاً سیاست مانا اور سیاست منزل پر بھیجا تو سکندر سے چند مسائل پوچھے۔ سکندر نے نہایت حسن سیاست سے ہر سوال کا جواب دیا۔ ارسطو نے کہا اس کے کہ سکندر کا دل بھلا اس کے شرے پختہ مارا۔ بلکہ بظاہر ارسطو کی یہ حرکت بیہودہ معلوم ہوئی لوگوں نے سبب سمجھا۔ ارسطو نے بیان کیا کہ یہ لوگ بادشاہ ہیں اور مخلوق خدا کی ماحی فطرت میں ہے۔ اس نعل سے میری بغیر غمی کہ سکندر کو ظلم کا فرہ چکھا دلوں تاکہ وہ رعیت کے ساتھ رفق و ملامت باکرے۔ وہ کوٹنا ہے کہ ذلیل آدمی خوف سے طمع ہوتے ہیں اور بھلا آدمی خوش اخلاقی سے ان دونوں میں تیز کرنا چاہیے۔ بل آدمیوں کے ساتھ سختی کا بڑا مناسب ہے اور شر فوں کے

ساتھ عطا اور احسان کا۔ باوشاہوں کو تین چیزوں سے شہرت حاصل ہوتی ہے۔ اول رفاء، امین قافلوں، دوم فتح ممالک، سوم ویران ممالک کا آباد کرنا۔ ارسطو نے پوچھا گیا کہ حرکت اقبال کی تین دستم اور حرکت اوبار کی سیلج تیز کیوں ہے۔ اس نے جواب دیا کہ صاحب اقبال اور پڑھتا ہے اور اس لئے اس کی حرکت تیز نہیں ہوتی اور بد بخت کی مثال ایسی ہے جیسے ایک پتھر اوپر سے نیچر آگے اور اس کی حرکت تیز ہوتی ہے۔

ایگزیمینگز آفس کے کلرکوں کی تہذیبات

جناب امیر محمد صاحب سپہ اخبار لاہور
اخبارتہ معلوم ہو کہ ۱۰ اپریل ۱۳۹۷ء میں اگر کمیشنز ہونے کے
کل کو ان کی تکلیفات کے متعلق چند دستور مستخرج ہوئی ہیں اور جو جان
میں لکھا گیا ہے اس میں ذرا بھی شک کی گنجائش نہیں بلکہ واقعات
کی بنیاد پر لکھا گیا ہے۔ اس دفتر میں جو کلک ادلتے تنخواہ دینے دیا
ہو۔ روپے ماہوار لیتے ہیں ان سے اس قسم کا سلوک کیا جاتا ہے
تو یہ بھی پہلی جب کبھی ان کو رخصت ملتی ہے تو یہ تنخواہ نہیں
ملتی۔ چاہے ان کو کسی بھی سخت ضرورت کیوں نہ ہو۔ چنانچہ اس
قسم کا سلوک میرے ساتھ بھی جبکہ میرے والدین کو ان کی وفات پر
مجھے رخصت کی ضرورت ہوئی تو کیا گیا تھا۔ یہ موقع نہ ملا کہ ہونا
ہے۔ اس سے بڑھ کر جہلاً اؤس قسم کی ضرورت ہو سکتی ہے جب
ایسے ایسے موقعوں پر اس قسم کا سلوک کیا جاتا ہے تو دوسرے
موقعوں کا حال معلوم۔ ان کو کسی دوسرے دفتر میں بھی عرض کیجئے
لی سخت مخالفت ہے بلکہ اگر کسی دفتر کی کسی دوسری رائج میں کوئی
جگہ خالی ہو تو وہاں بھی عرض نہیں کیجئے کہ تنفی کا تو تھا قیام ہی گویا
سانپ کا ڈنسا ہے۔ اس قسم کی مثالیں بیش کیچا سستی ہیں کہ
ایک عرصہ سے دس ہند روپے ماہوار پر ہی بیٹھے ہوئے ہیں۔ بعض
وقعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو کلک دوسری رائج میں پیچھے سے ملازم
ہوتے ہیں وہ تو بڑھ جاتے ہیں اور پہلے منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ اگر
کوئی کلک پوشیدہ طور پر کچھ بندوبست کر بھی لیتا ہے تو اس کو وہاں
ملاصی ملتی مشکل بلکہ معلوم ہونے پر قہر بھڑاس کو وہاں سے نکالنے
کی کوشش کی جاتی ہے۔ یا اس نام کو نو سال میں دو دفعہ ملے کا حکم ہے
اگر جب تک اس قسم کی قیود لگائی گئی ہیں کہ بہت سے ان کا ملنا نہ ملتا
ہو ہے اور کام کی یہ حالت کہ سستی شکل کشن میں تو ہر شہما ہی سیکر
دوسری رائج کا کام یا تو وہاں پیچھے پیچھا کرنا پڑتا ہے اور ایکٹ میں
کرجس کے عوض ان کو کوئی اور کام کو جو نہیں دیا جاتا۔ خاص اس
عالم میں سطور رائج تو حد سے زیادہ کمی گزری۔ ان تکلیفات کے
ملاوہ کلکوں کو ایک اور بھی تکلیف ہے اور وہ یہ ہے کہ سب ہیڈز
وہاں بسے بڑے احتیادات حاصل ہیں۔ بلکہ ہی کتنا واجب ہے کہ
رکروں کے حق میں سیاہ و سفید کر کے دی مختلہ رکھیں۔ ذرا کسی
نچوں تک کی اور اس کی ثابت انگلی بس وہیں ہیڈ کے کان
ہرے گم اور حضرت محسن گئے۔ رخصت و لانا نہ لانا تو ان کے اختیار ہے
قیاس بھی جب کسی کے تعصب جاگیں تو یہ رکاوٹ پیا کر سکے ہیں
مض میں انک کہ اگر کمیشنز کی مفروضہ کردہ باتوں میں وہ دخل بیجا دے
تہیں میں ان باتوں کے کھنکے کی مجھے اس لئے عزت پہنچی کہ میں خود
کا حمانہ نہ تھا محکمہ کا۔ اس سے ساتھ ہی دینا خاص ضرورت کا

میرے کا سر

میرے سر پر جو خالص مصری سرسہ اور خالص میرے سے جو ایک لکھ کے بیانیوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کر کے بنایا گیا ہے۔ جن لوگوں کی آنکھوں میں کسی قسم کی بیماری یا کمزوری یا کسی طرح کا کوئی نقص ہو اس سے شریعت آرام ہوتا ہے۔ جس روز کے استعمال سے جیانی بہت بڑھ سکتی ہے۔ آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں اس کے استعمال کرنے سے ایسا نہیں کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری ہو۔ کسی ایک بچے کے سرسہ انگریزوں اور لائق ڈاکٹروں اور تعلیم یافتہ لوگوں نے اس میرے کے سرسہ کا پورا پورا تجربہ کر کے سائنٹفک حکم پر فرماتے ہیں جن سے ہمارے بیان کی پوری پوری تصدیق ہوتی ہے۔ بڑے بڑے لائق ڈاکٹر اور سرسہ حکیم بچائے اور ادویہ کے مشافعالوں میں اب اس سرسہ کا استعمال کرتے ہیں۔ جس پوٹیم پر میری نمونہ کی وہ جعلی بھی چاہے۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے واسطے کافی ہے دو روپے جو صاحب میرے کا سیاہ سرسہ استعمال نہ کرنا چاہیں وہ میرے کا سفید سرسہ منگوا سکتے ہیں۔ قیمت فی تولہ میرے کا سفید سرسہ بے خرچ ڈاک ذمہ فریاد۔ قیمت خالص میرے کی مائے مبلغ مائتہ۔

اشترتہ تاسکھ آہلو والیہ۔

مؤتہ چھاپہ خانہ۔ ٹریبون۔ انارکلی لاہور

میں نے میرے کا سرسہ جو مسٹر میا گھگھ نے تیار کیا ہے استعمال کیا۔ اور آنکھوں کی بیماریوں کے لئے نہایت مفید پایا۔ نیز یہ آنکھوں کو سرد اور تروتازہ کرنے والا اور طاقت دینے والا ہے۔

پی۔ او۔ برائڈر۔ مالک نارنگ و بیٹرن ریلوے ہوٹل لاہور۔ ۵۔ مئی ۱۸۹۲ء

جناب من۔ میرا بی کر کے آپ دو تولے اور میرے کا سرسہ ذریعہ قیمت طلب یا ریل میرے نام بھیج دیں۔ درحقیقت یہ سرسہ آنکھوں کی بیماریوں کے واسطے بہت ہی مفید ہے اور جو کچھ میرے کی تقریب سے جاتی تھی وہ دوس میں پائی جاتی ہے۔

ایل فیروزین عثم وکیل ائی گورٹ برلی ۱۶۔ جون ۱۸۹۲ء

دروگر وہ کا نادر علاج

نویجاد یا خاصہ شرف۔ دافع دروگر وہ ایک موسم کی بعض بیماریوں کے جو بہت شہل و گرمیہ اور بہت نہات محنت سے تیار کیا گیا ہے۔ اس مرض کی کوئی خاص دوا اب تک مشہور و مجرب نہیں دیکھی گئی۔ پانچ سال کے تجربے میں پائی گئی ہے۔ مفصل فراموش نہ کرنا کہ اس دوا کو دیا جائے تو دورہ دورہ دوسرے کیف سے نجات۔ بعد کے استعمال سے مستقل شفا مشورہ دینے کے لئے مشہور ہر وقت مستعد ہے قیمت

جنر فی تولہ۔ بچنوں کو کینٹین میں مقبول رعایت ہے

اشترتہ ای بخش مؤتہ چشمہ اخبار

تحقیق قیمت

حد و ملکہ معظّمہ قیسرہ کی عالیشان شہنشاہی تصویر

سوار لمبی اور ایک گریٹ پوری

یہ تصویریں خاص طور پر ولایت سے تیار ہو کر آئی ہیں جو صنایع کی خریداری کے شائق ہوں حیدر علی خان صاحب۔ ہمارے پاس اس تصویر کی متعدد کاپیاں ہیں جن کے فروخت ہو جانے کی جلدی اسد ہے۔ لہذا اطلاع فرمادیں جس قدر جلد اسے بہتر ہے۔ یہ تصویر نہایت عمدہ اور عالیشان ہے اور خاص کاپی رائٹ سے ولایت میں تیار ہوئی ہیں۔ سیریز اور شافیتہ کے کردار کی سجاوٹ کے لکھ ایک نادر زیور ہے۔ یہ تصویر ایک کاپی کا خانہ ہے۔ اب بھی باقی رہے ہیں کچھ فروخت ہو رہی ہے۔ اور ہمارے ہاں آج تک اس قین روپے کو فروخت نہیں ہوئی ہے۔ لیکن اب جو مختصر کردہ کی ہے۔ ۵۰ روپے میں جلد آویں

اشترتہ چشمہ اخبار لاہور

صحت نامے از دواج

یہ علم طب کی بنیاد پر کتاب جو زمانہ حال کی تحقیقات کے مطابق از دواج کی زندگی کی رکات ظاہر کر کے ان کے کمال رکھے اور ان کو نفع بخش دوا حاصل کر کے تیار ہے۔ ہر حال میں ڈاکٹر مرزا محمد اکبر بیگ صاحب خفہ جانا مرزا عظم بیگ صاحب پشاور اکسٹرا اسسٹنٹ کمنٹر لاپور سے تصدیق کی ہے اور قسطنطنیہ میں نہایت مشغول نائب کے چھاپے سے بالقہ بھیجی ہے۔ قابلہ یہ ہے۔ یہ نسخہ میں اس کا مفصل پڑھ چھپ چکے ہیں۔ زیادہ حالات مطالعہ کتاب سے معلوم ہوتے ہیں۔ جس فرسٹ کاپی کا ہر نسخہ پر بہت کچھ بڑا ڈاک ہے۔ ۱۶ روپے کتاب تیار کی گئی ہے۔ دو روپے میں ۱۶۰ روپے مرتبہ چھپ چکی ہے۔ اور دو روپے کی زبانوں میں موجود ہے۔ قیمت فی جلد دو روپے۔ کارخانہ چشمہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہے۔

پنجسورہ حلی قلم کا اشتہار

بظرافت و اہل سلام ہم ایک نہایت علمی قلم نوشتہ مجموعہ فارسی۔ اردو و ہندی والیوں و نڈل اقصیٰ اور عمدہ کاغذ کا خوبصورت چھپوایا ہے۔ اس مجموعہ قیمت قلم میں آج تک کسی نہیں چھپاؤں کا طرز نہایت علمی۔ اگر اوپر چھپاؤں میں خوشنما مینیو بیٹویوں میں تقریریں آکر دوسری مرتبہ چھپاؤں کی حالت کا اہتمام ملے ہے۔ صرف شائق چھپائی صاحب قیمت بہت کم۔ یہ کتاب انجمن فی حیدر علیہ کاغذ سفید پر خوشنما عربی اور اردو نوٹس پر لکھی جائے گی۔ یہ کتاب سفید و کاغذی خوشنما۔ سنسکرت کے خریدار کو کینٹین دیا جاوے گا۔ محصول ڈاک ذمہ فریاد۔

اشترتہ ڈاکٹر محمد عطاء اللہ مالک مطبعہ سنوٹ اسلام دہلی

اشترتہ کتاب علم لغت

یہ کتاب میں چھپ کر تیار ہوئی ہے۔ اس قدر پر مصنف ہو سکتی ہے۔

اشترتہ منشی مولوی سب اور دیگر سیوان ضلع ہریانہ

جادو کا لیب



یہ کوئی کھلونا نہیں بلکہ ایک کارآمد کتب ہے جو حجم میں ایک سب سے بڑی یا ایک ویاسلانی کی ڈیک کے برابر ہے۔ اہل یورپ کی محنت سے یہ ایسا عجیب لیب بنایا ہے جس کو صرف ایک جادو کار اپنے سے وہ خود بخود ٹھکانا و روشن ہو جاتا ہے۔ ویاسلانی کی بھی ضرورت نہیں رہتی۔ رات کو سا فرہ زم اپنی جیب میں چرخ روشن کر سکتا ہے یا منزل پر روشن کر سکتا ہے۔ یہ ایک زار مرتبہ بار بار عمل کرنا ہے۔ یہ ایک کتب ہے جس سے ہر شخص اپنے لیے ایک کتب بن سکتا ہے۔ اس میں ہر چیز تیار و دل کرنی ہوتی ہے۔ اس کو ایک کتب بن یا چھپتیاں لکھنے والا کو خود لکھتا ہے۔ ہمارے کے لیب کی قیمت چار روپے ہے۔ محصول ڈاک محاف۔ یہ قابل دید ہے۔

و غریب لیب ذریعہ ویلیو ایبل یا ریل کارخانہ عظیمہ اخبار لاہور سے مل سکتا ہے۔

تصویر عکسی

کی فوٹی اور صفائی دیکھنی ہو تو انارکلی احادہ مولوی لطافت علی سے کارخانہ نارنگ و بیٹرن نوٹنگ ڈاک سٹریٹ لاہور میں شریف لاہور

انڈیا اور کینیڈا لائٹنی علاج مرض تلی پالیٹ

اس نہایت عجیب اور غریب دوا کے استعمال سے یہ سخت مرض چند دنوں میں جاتی رہتی ہے۔ سو دھنسی اور تری آب و ہوا کی وجہ سے ہوتی بڑھ جاتی ہے اور سخت ہو جاتی ہے۔ اور خون کی آلائش اور کئی جوارن اسباب سے واقع ہوتی ہیں ان کے دفعہ کے واسطے ایک عجز اثر دوا ہے۔ بہت تھوڑے دن کے استعمال سے کئی غائب ہو جاتی ہے۔ دروہا گار نہا ہے اور طاقت اور کمزوری جو اس مرض کی وجہ سے مریض پر وارد ہوتی ہے وہ آنا فائز ہو جاتی ہیں اور جتنے تندرست اور صحت کی حالت یہ پر آ جاتا ہے۔ ہر ایک شیشی پر ہمارا ٹریڈ مارک لگا ہوتا ہے۔ قیمت فی بوتل دو روپے۔

اشترتہ ڈاکٹر ایچ بیٹن منشی مولوی سب اور دیگر سیوان ضلع ہریانہ

خبروں کے خطوط مرگ مفاجات

سخت رخ اور انیس سے کھانا مانا ہے کہ کل بتایا گیا ہے۔
 ۱۹۰۷ء کی شام کو خان بہادر شیخ غلام محی الدین صاحب مریخ
 کوئٹہ عالیہ جوں نے انتقال کیا۔ وفات بالکل ناگہانی اور دفعتاً
 واقع ہوئی۔ ۳۰ بجو شام کے خان صاحب مرحوم اپنے محکمے سے
 مکان کو سواری اسب تشریف لائے۔ کسی قدر دیرینہ کی شکایت
 بیان فرمائی۔ چلے ہوئے۔ ذرا کسی دوا کی استعمال نہیں کیا گیا۔
 بعد میں مدد کی قدر فرمائی۔ ڈاکٹر عکرم نے ناخن دیا۔
 مصروف ہوئے۔ اچھی کافی طور پر چاکھی ہو اٹھا کہ صاحب وقتاً
 دفعتاً بیکٹری رہی ملک لقا ہوئے۔ (ذی اللہ دانا الیہ الرجوع)
 مرحوم کی طبیعت اور صاف مزاجی کا ہر جگہ تذکرہ ہوتا ہے۔ ترجیح
 علیہ الفاضل شخص تاجو تاجین، جگر کے غدیر کے لیے ان کے وطن
 دجا چرائی خلد شاہ پور کو روانہ کی گئی۔ تمام کتبہ فائدہ کے کاروں
 سارا کی طرح سرسبز و خوشگیاں ہیں۔ پورا پورا۔ دو گڑیاں
 ریزو کرانی گئی تھیں۔ ایک میں گلاب اور خوشبو کی جھلک کرنا
 رکھا گیا۔ دو جاندار تھیں۔ تران کریم کے لیے ساتھ لکھے گئے۔
 دوسری گاڑی میں مسورت اور خادم سوار کی گئے۔ خان میں پیاد
 یا شک تہ حال شیخ تاجو تاجین۔ بیوہ بیکٹری عجب عہد کا
 نظارہ تھا۔ تمام شریف اور خیر مسلمان۔ مسلمانے اہلکار۔
 اہل ہندوستان۔ تھے۔ سراج باب انورہ نامی رکھائی دینا تھا۔
 خان بہادر کے فیاض اور خیر اور ذی جہل اور فہم تھے۔
 آدمی ان کی فیاضی سے پرورش پا رہے تھے۔ ایک بوری گاڑی
 بھی ان کے اہل کند اور بواحقوں کو کافی تھی۔ شان حند
 دیکھیں اس ایک ہی ناقابل باوجود میں کیا ہے کیا صورت ایک
 شریف تھلے کی ہوئی۔ سر جھنور میرا جو صاحب بہادر نے پستان
 کی طرح خاطر داری اور خیر کی۔ شیخ امام الدین صاحب انصر
 پر لیں قلم و جوت کے پاس سنی آئینہ بیام کے ساتھ ایک سو
 روپیہ اور دو شاہ بھی گیا اور ہائی کے اعطاف سے صلح دی۔
 راجہ ام سنگھ صاحب نے بھی تیار خانہ سلوک کی گئی۔ اس جرت
 آگیا بڑی سے جوں و کشمیر کے حد بدانتظام کا ایک رکن تک
 ہوا۔ ہمدرد عا کر تھے کہ خان بہادر کی اس باندہ مصوم اولاد کو
 باعزت و برکت کرے اور ان کے خونیوں کو صبر جمیل عطا ہو۔
 راجہ موتی سنگھ صاحب والی بونچہ جوں میں انگلیات آتے
 ہی جاد میں کسی قدر فائدہ بیان کیا جا رہا ہے۔

معا راجہ صاحب بہادر والی جہوں و شرمہ راجہ راجہ صاحبان و
 ممبران کونسل کے ۲۱ اپریل کو پورے انجیلینی کتا بندر چنگھ کسانا
 میں شہنشاہ۔ سلامی دینے اور ملاقات کے وقت بدستور تھے۔
 ایک سو دو ہزار ملاقات ہوئی تھی۔ اسی دن حضور مدوح نشان معہ
 چتر پھول کے اس دار الخلافہ چلے گئے۔ ۴۰۰ نامہ نگار
 مسرور و حار راجہ صاحب راجہ خاندان۔ انیسویں جہ کہ ایک
 عنایت نامہ اخبار میں جگہ نہیں پاسکتا۔ آپ نے جو حسن ظن سپہ
 اعتبار اور دفتر جمید انبار کی نادر خبر کی بابت فہر فرمایا ہے۔

منتخبات باقری حصہ اول دوم۔ منتخبات
 باقری جب پہلے پہل طبع ہوئی تھی تو ہم کو خیال پیا ہوا تھا
 کہ اس کتاب سے لوگوں کو بہت فائدہ پہنچے گا۔ بشرطیکہ لوگ
 اس کتاب کے شخص اور ترکیبوں کو صرف دیکھی اور کھیل نہ
 سمجھیں۔ چنانچہ ہم کو یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے کہ لوگوں نے
 اس کتاب کو شوق سے خریدا اور اس کی ترکیبوں میں سے
 بعض کو آدھا کر آدھا کر لیا۔ یہ بھی ایک خوب کتاب کے کارآمد
 ہو گیا ہے کہ اس کا ہر حصہ دو بارہ چھاپا گیا اور شاید سہ
 بار دیکھنے والے اور دوسرا حصہ بھی تیار ہو کر ملک کے
 پیش کیا گیا کتابیں تو ہر قسم کی بہت چھپ رہی ہیں اور
 قاعدہ ہی ہے کہ کسی ملک کی شان سنگی اور ترقی کے لئے
 کتابوں کا کثرت سے شائع ہونا بہت ضروری بات ہے۔
 لیکن اس وقت جبکہ ہندوستان میں لوگوں کی مختلف تھوڑو
 تھوڑے سے پرست ہو کر رو کر دکاش کرتے پھر نہیں کرنا نہیں
 ملک میں صحت و حریت اور پیشہ وری موجود نہیں۔ اگر صحت
 و حریت کو رونق دینے اور مختلف نئے پیشوں کو پیدا کرنے اور
 پالنے کے وقت پر کتابیں بھی جاری ہیں تو بہت ہی کارآمد
 ہوں گے۔ وقت میں ہم منتخبات باقری کا تیار ہونا نا
 طبیعت سمجھیں۔ اس میں بہت سے چیزیں ہیں جو
 اختیار کرنے اور ان کی کارآمد کالوں کے اختیار کرنے کی توجہیں
 لگنی ہیں کہ جن میں سے اگر ایک بھی تجویز سے صحیح کے وقت
 پر جائے۔ اسے ہرگز سمجھ کر دیکھنا نہ سکتے ہیں۔ ہم شہر
 خیر اور صاحب سکریٹری شہنشاہ فائدہ دولت عثمانیہ واقع
 رہی صحت کتاب ہرے و خواست کرتے ہیں کہ اب وہی
 ایک ایسی مفصل کتابیں لکھیں کہ جن میں سے ایک میں صرف
 انگریزی کی کتابیاں ہو۔ اور صرف کتاب کے پڑھنے سے فائدہ
 کا ذکر اگر نہیں ہے۔ ایک میں صرف طبعی کی کتابیاں ہو۔ کسی
 میں صرف طبکاریان بنانے یا ایسی کتابیات کا ذکر ہو اور ان کے
 مطالعہ کرنے والے کسی دوسرے استاد کی مدد سے مستحق ہو
 جاد میں بہت حصہ اول ایک روپیہ حصہ دوم ایک روپیہ
 حصہ ایک ہر ایک چار جات آئے۔ درخواست پر کتابیں مصنف
 یا کارکنان سپہ اخبار سے مل سکتی ہیں۔

منتخب گزشتہ گھنٹہ کا۔ تاریخ کا مریخ کی حالت سے تیار
 کیا گیا ہے۔ کشش پچھپا ہو چکی۔ ایسی ہی صفائی سے ہوتا۔
 ہوا۔ اور تصویریں دیکھنے کے ایٹمیں گزشتہ کو عالم تصویریں
 ہے۔ اور ہوا صفائی چھپائی کے کہ جس سے تصویریں رونق
 دے جاتی ہے عالم تصویر کا پھر اپنے حریف سے بڑھا ہوا ہے۔
 مارچ کے گزشتہ کے ممبرین پریس ڈسٹرکٹ میں کی ٹیپیں اور ان
 تصویریں اور جہان کے تصویریں راج میں۔ شہزاد کے سول
 عمر سے کل اخبار چھپے۔ اس پر چھپ کی قیمت ۲ روپے ہے۔

اور تاکہ کی ہے کہ اس کو اخبار میں دیکھا جاوے۔ ہماری طرف
 سے ایسے مضامین کا چھاپنا خود دستی انجامد ہے۔ آپ اپنی
 معرفت ایسے خیالات طر فرما سکتے ہیں۔ ہمیں معاف رکھئے۔
 ہم آپ کے مشکور ہیں۔

ولید اور خاں صاحب زمیندار و صولی ضلع ملتان شہر۔
 ہم آپ کے مشکور ہیں کہ آپ نے سپہ اخبار کے لئے بہت سے خبریں
 پیدا کئے ہیں۔ اور آمندہ بھی اس بار میں ایسی ہی کوشش
 کرنا وعدہ فرماتے ہیں۔ حقیقت میں۔ سپہ اخبار احسان نہیں
 کرتے بلکہ ملک احسان کرتے ہیں کہ جس کے ایک خادم دیکھا
 کی خدمات کی قدر فرمائی فرما کر آپ اس کو اور بھی ملی خوش سے خدمت
 کرتے فرمادہ کرتے ہیں۔ آپ کے شریک ملک کو ایسے عزیز انبار
 کی نفس الامریں اللہ تعالیٰ ہی اور ہے۔

جی۔ ایم۔ عنایت اللہ صاحب از ناہارہ۔
 سپہ اخبار کے کسی پرچم میں آتم بھتی مرحوم بیارہ۔۔۔۔۔ الخ کے
 عنوان سے ایک مضمون چھپا تھا۔ جسکی اصل عبارت اس طرح ہے
 "موت بھتی مت بیارہ۔" لکھنا چاکری کے کتور۔ یہ کار و اس
 واسطہ لکھا ہے کہ ایک اخبار داغ و بیک و دہ سے اس قدر سپہ
 عامیت کہ بہت لوگ تفراس کرتے ہیں۔ چنانچہ آج کی سپاریش
 سپہ امیر علی صاحب اسپیکر ریس اور دانیالہ کی بہت چنانچہ
 سپہ آمندہ سے اخبار ان کے نام جاری کر دیں۔ ایک سے
 تو اس طرح بھی ہو سکتے ہیں جس طرح آپ نے لکھا ہے۔ آتم
 کہ بہت سے بھتی اور بہت سے عقل بہت بیارہ اصل کتابت
 الخ۔ کہ چھپ اس شکل کی عرض لوگوں کو نہ باعث کی ہوئی کا نہیں
 دلائے تجارت تو اس سے اگر کتابت کرنے اور نوکی کو نہ
 اور بھیک سے اور بہت دیت کی ہے اس کے صحیح قوی ہے
 جو سپہ اخبار مطبوعہ ۲۹۔ فروری اس چھپ چکا ہے۔ آتم
 راجی، بھتی، ۲۰۰۰ اس سے اگر کر لینے متوسط بیارہ۔ اور
 لکھنا بہت جاری ہے۔ اور بھیک بالکل نڈان رتب سے آخر
 ایڈیٹر سپہ اخبار (۲)

نامہ نگار رجمنان۔ بتایا۔ ہمارے سپہ کو لاد
 شکھریاں پوری کا کتا جس کی عمر تقریباً ۷۰ سال کی تھی کم ہوا
 تمام رات بولیں اور جی آدمی تلاش کرتے رہے لیکن نہیں پتہ
 ملا۔ آج ۳۱۔ مارچ ۱۹۰۷ء کو شہزاد کے کھڑے میں سے ۱۲ بجے
 دن کے اس کم سن کی لاش پائی گئی اس کو پتہ خود دیکھا ہے۔
 کہ اسے قاتل پرچھنے پڑی بہرہ دی سے قتل کیا۔ پولیس سرگرم
 تحقیقات ہے۔ جو کم سن نہیں ملا۔
 جاوور دی۔ یہ دو ماہ کا کتا اور ہر طرح مرام پر ایک ایک
 گھر کے دس دس بارہو جو کتا کے کتا بار کے بازار ہیں۔ راجان کا
 کو حوت بالکل براب ہو گیا۔ کتا کے دباں آئے جانکی معافت سرکاری ہو
 ہوئی لوگوں نے مکان چھوڑ دی۔ سب سے زیادہ انہوں نے ایک ایک
 نیو روڈ میں گاڑ دیا۔ جو شہر میں اسے ۱۰ سال سو بیٹے ہی قاتل
 حق ہوئے ایک شخص کے تین بیٹے۔ ان اور خود دیکھا۔
 دن بھر صاف ہو گئے۔ پتہ نہ پڑا۔ کی ہوئی نہیں۔
 راجہ راجی۔ انیسویں جہ کہ ایک ایک لکھنا اور کتا کے کتا
 حکیم جو جان خاں دیوئی کے کتا راجی ایک ایک لکھنا۔

ترجیح دینگی و

ہاں لگے زمانہ میں جو اب ہے کی ایک ایسی قوم تھی جو چرخہ
 کھاتا جانتی تھی مگر جب سے مسیح نے پناہ دینا چاہا ہے ان
 کو بھی یہ بن یا دینیں رہا۔ میں وہ شخص جس نے سے ضابطہ حفظ
 میں اس قسم کی شرط لگائی ہے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ماسکے
 رواج سے قطعی نااہل ہے۔ اس ضابطہ میں ایک محتاج خانہ
 کا بھی ذکر ہے جس کی تشریف ہے کہ وہ ایک احاطہ ہوگا مگر
 میں لکھا ہوا تھا اس شرط پر لگا کر کیا کہ یا نہ والا اس احاطہ
 میں ہو دوا باش رکھے۔ یہ محتاج خانہ صلیت میں ان لوگوں
 کے ہی ہوگا کہ جن کے گھر نہیں ہیں یا جنہوں نے اپنے گھروں
 سے نفع تعلق کر دیا ہے اور کسی قسم کا کام بھی نہیں کر سکتے۔
 یا پیشہ ور فقیر یا دیگر قسم کے سال میں جو حقیقت محتاج ہیں
 البتہ بند ویسے احاطہ میں کھانا کھانے سے جہاں ذات کا دخل
 ہو مرناس نہ کر گیا۔ بلکہ تمام مسلمان بھی ایسی جگہ میں جانا مستور
 نہ کریں گے۔ میں اس محتاج خانہ سے بھی بہت ہی کم آدمیوں کو
 (اور ہوگی) اور بشا بد غرض بھی یہی ہو کہ کوئی نہ آوے۔
 فتنہ مخضر سب سے فری کی بات یہ ہے کہ خط کا بارگورنٹ پر
 ہوگا بلکہ ڈسٹرکٹ بورڈ پر ہوگا۔ گورنٹ ڈسٹرکٹ بورڈوں کو
 اس معاملہ کے متعلق نہایت نرم اور پرسوز آواز سے وعظ کرتی ہے
 اور اس ضابطہ میں فرمائی ہے کہ یہ ہمارا فرض ہے کہ خط کے
 ذریعہ میں سب قسم کے صرف متادی کے کہ جان پہچانے کی طرف
 توجہ کرو۔ اور صرف ایسے حصوں میں جہاں خط ہونا نہ ضروری
 کام ہوں۔ باقی کل روپیہ فقط زول کی امداد میں لگایا جاوے۔
 اس پر مگر یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ گورنٹ سے روپیہ کی امداد
 طلب نہیں کر سکتے بلکہ جب گورنٹ کو مناسب معلوم ہوگا تو
 خود ہی خبر لے کر ڈسٹرکٹ بورڈ میں روپیہ رہا کیا جوتا ہے۔
 اس لئے حقیقت گورنٹ نے رعایا کی مصیبت رعایا ہی کے
 سر رکھی جو خط کا ٹکس دیتی ہے۔ کہا جس لگاتے وقت گورنٹ
 دے یہ پکا وعدہ نہیں کیا تھا کہ جو خط ابواب کا روپیہ آ لیا۔ وہ
 رعایا ہی کے اہتمام سے صرف ہوگا۔ غرض یہ وہی شل ہوئی کہ
 ایک شخص گھر کے درخت پر چڑھ گیا جب چوٹی پر پہنچا تو نیچے سے آواز
 ہوا۔ اس وقت اس نے خدا سے دعا مانگی کہ اگر سلامتی میں پہنچو آجاؤں
 تو آؤں ورنہ میں تم سے موتا بل قربان کروں غرض میں کچھ دوڑنے لگا
 تو بلا کہ بل نہیں کر ایک عیشہ ضروری قربان کر کے عرض جب چڑھے
 تو بہ پہنچا تو بلا کہ چھتریں گرج میں کچھ جھٹ ہوگی۔ پس زمین پر
 لگی نظر اٹھو کر کہنے لگا کہ خدا کو جان سے غرض ہے۔ بل ہو۔
 بھیر ہوئے مرغ ہو۔ کچھ ہی ہو پس جوں کافی ہے اور جو نہ سکے مگر
 خدا نے پیدا کی ہیں اس لئے وہ ایک جوں اپنی ہی پیار کے اور واسطے
 آخر کار یہ کہہ دیتا ہوا۔ اسی طرح گورنٹ نے غلط زول کی امداد کا
 وعدہ کیا اور پھر غلط زول کا کام کا غلط زول ہی کے سپرد کر دیا۔

حضور نظام دکن کو خطاب بادشاہ راجا اور
بعض اہلکاروں نے سلسلہ شہنشاہی کی ہے کہ ہر مہینے مالی
دکن آئندہ مجاہد نظام دکن کے شاہ دکن کے نام سے
مخاطب کیے جائیں تو بہت متعجب ہو۔ ہم تو پہلے ہی اہل کو
شاہ دکن سمجھتے ہیں۔ اور ان کی ملکیت کی دست اور آبادی
اور خرچ کے مفقود کو یورپ اور ایشیا کی کئی بادشاہتوں سے
زادہ جانتے ہیں۔ اس فطرتی بحث سے ہم کو کچھ ہکا بھکا نہیں
ہاں اگر کوئی ڈیپٹیکل مراعات نظام دکن کے ساتھ کیا اور ان
آؤں کو حیدر آباد کے اندر اور باہر سب جگہ عزت کی نگاہ سے دیکھا
جائے گا۔

محکمہ ریلوے کی ایک ناجائز آمدنی :- جو رگ
ریل پر لباس سفر کرتے ہیں آخر ان کو ضرورت معلوم ہوتی ہے
کہ کچھ کھائیں پیئیں آرام کریں اس ضرورت کی وجہ سے
ریل کے سٹیشنوں پر ایک خاصی تجارت کھانے کی چیزوں
مثلاً بیویات و مٹھائی وغیرہ کی جاری ہو گئی ہے اس پر ریل
والوں نے ٹھیکہ مقرر کر دیا کہ جو لوگ سٹیشنوں پر کھانے کی
چیزیں فروخت کریں وہ اس قدر دیر سالاہ ادا کیا کریں۔
یہاں تک تو کچھ خرابی نہیں پیدا ہوئی تھی مگر اب سال بسال
مظاہر کی وجہ سے ٹھیکہ ہر سال شروع ہوا۔ اور ٹھیکہ وغیرہ والوں
نے مسافروں کا گلا کاٹنا شروع کیا جو ایک پیسہ لیکر ایک
وٹری کی چیز نہیں دیتے۔ عورتیں اور بچے گھوٹا اور موٹی اکثر
افادات کو بچہ بڑا بھلا اور پیسہ نہایت گراں لیتا تھا بے لیکر صبر
کرتے ہیں۔ اور جو بھی اس حد کی گرائی کا سبب پوچھا جاتا ہے
تو بچہ و لے کہتے ہیں ہم کو کسے لاکر کھڑا ہی دے دیئے گئے ہیں۔
ریل والوں کی رقم بھی تو یہیں سے ادا کرتی ہے خلق خدا کو اس
سے بڑی ظلمتیں ملتی ہیں۔ چنانچہ ریل والوں کا دعویٰ سازندہ کہ
آرام دینے کا ہے۔ ان کو چاہئے کہ ٹھیکہ ایسے خیال سے بنیاد کیا
کریں کہ ٹھیکہ دار مسافروں کو لوٹنے پر ہی کہہ نہ سکیں۔

لاڑوانو کوک زراعت پر۔ نر جیلمنی لاڑوانو کوک
 نور محمد اس نے وہاں کے کچن کوک کے ساتھ جلد پر
 تقریر کی ہے جو فرمایا کہ میں نے اس کی تعلیم کی حالت کا غرض
 معائنہ کیا ہے۔ گو اہل ملک اعلیٰ تعلیم کی ترقی کے لیے اپنے
 آپ کو سہا کرنا کہہ سکتے ہیں مگر اس نے جو کہہ لوگوں کا تعلیم
 یافتہ لوگوں سے رابطہ استقامت رہے۔ جس سے لڑائی تعلیم کی
 ترقی کی بڑی ضرورت ہے۔ اس ملک میں تعلیم یافتہ لوگوں کے
 بیشہ زراعت کو خاص توجہ اور نہایت یقین کے ساتھ دینا
 لینے کے لیے بڑی کوشاں ہیں۔ اور اگر تعلیم یافتہ لوگ کشمیری
 شروع کریں تو وہ اس ذریعہ کے ملک کو بہت فائدہ پہنچا سکتے

ہیں حقیقت میں لارڈ وائیک کو خوب دور کی سوجھی ہے۔ اور یہ
دوسری بات ہے جس کو ہم کئی سال سے چلا چلا کر کہہ رہے ہیں :-

ریاست میسور میں عہدہ بنایا وہ اس سے پیشتر سیسی
ریاستوں میں حیدر آباد میں بڑے سردار جنگ مرحوم کی
بدولت اپنے افسروں کے انتخاب اور سیول اور جوڈیشل لائن
کی ذمہ داریاں دست کے حاصل کرنے میں کامیاب کیا جا سکتا
تھا۔ حال میں میسور کے روشن و شاہ والی نے بھی انجیو
سروس کے لئے اپنی ذمہ دہی کے آدمیوں سے بارہ بار مقابلہ کیا
انتخاب کر لیا اور دیکھا ہے۔ ایہ اے اور بی اے کے ڈگری یافتہ
کو چند مضامین مقررہ میں مقابلہ کا امتحان دینا پڑیگا اور پھر
تھوڑی پر ویش کے بعد ان کو اسٹنٹ کسٹری مجسٹریٹی
ڈپٹی کسٹری۔ افسران۔ جج ہائی کورٹ۔ سکرٹریان گوورنمنٹ کے
عہدوں پر مقرر کیا جا کر لگتا۔ اور ان عہدوں کی تنخواہ
ارضائی سو روپے سے بارہ سو روپے تک ہوگی۔ ایسے لاکھ
آدمیوں کی خدمات سے ریاست ضرور کامیابی حاصل کرے گی۔

قابل تفصیل اصلاح :- صاحب مدعی کی کشتی اٹلہ میں
اور غریب ماتحت ملازمان سرکار کے جس قدر خیر خواہ اور دلی
محبت سے ان کی بہتری کے لیے کام کرے وہ سے ہیں کاش
اس خداوندان اصلاح سے ہوتے تو یہجا بل ہندوستان
ترقی کے میدان میں بیا قدم آگے بڑھ جاتا۔ ابھی تجھے ہی غفہ
میں معلوم ہوا ہے کہ مسٹر گلپسٹون صاحب بھاونے
زمینداروں کی امداد کے لئے ایک آئین ترقی زراعت لایا ہیں
فارم کی ہے اور اب معلوم ہو رہا ہے کہ انہوں نے پٹواریوں پر ایک
بڑا احسان کیا ہے۔ اس سے پیشتر ہمیشہ پٹواریوں کو اپنے حقوق
چھوڑ کر خوامینے کے لئے صدر مقام میں جانا پڑتا تھا کہ جس کو
سرکاری کام کا بہت نقصان ہوتا تھا اب صاحب مدعی کی کشتی
نہال سے بخوبی جانتے ہیں کہ مئی آرڈر کے ذریعہ سے پٹواریوں کو اپنے
حقوق میں تنخواہ پہنچ جایا کہے۔ اور نجی فیس مئی آرڈر نصف مذمہ
سرکار اور نصف مذمہ پٹواری ہے۔ اس پر ہمہ رسول مدعی کرش
راہی ہوتا ہے کہ چونکہ معاملہ بہت پیچیدہ ہے سرکار و ملحدادی کل
نجی فیس مئی آرڈر کا اور دیا کہے۔ کیونکہ اس کو نجی لوگ نہادی
فیس پڑا بلکہ صرف مدیونہ ذمہ ڈالنا تھا جس حساب سے منتقل کرنا
ہوتا ہے۔ اور عدادہ ہیں چونکہ اس انتظام سے صرف اس
پرچ کا مذمہ و سبب ہو گیا ہے جو سرکاری کام میں ہوتا ہے۔
اس لئے سرکار کو یہ خرچ دینا چاہئے :-

پنجاب خیرلے ایک تحفہ لاہور
ہر قسم اور سر علم و فن کی کتابیں بہم پہنچا سکتی ہے

بہارِ ملیف کا فہم نہ تھا کہ گورنمنٹ نے سخاوت میں صرف وہ کرنی شروع کی جس وقت اس وقت اور تہہ گورنمنٹ نے چھینکنا شروع کیا کہ سرمایہ نہیں ہے۔ گو اس وقت افغانستان پر چڑھائی کر نیکو سرمایہ بہت تھا۔ اس وقت گورنمنٹ کی سخت ولی کی چیمپنگار کو روک سکے کے لئے نہیں انیسویں صدی قائم ہوئی۔ اس وقت سرکار نے عہد کیا تھا کہ اس کے صلے میں ہندوستان کا ایک متفقہ بھی قحط نہ مرے پانچ لاکھ۔ لیکن اس وقت گورنمنٹ بہت ترقی محاکوس کو چکی تھی۔ کیونکہ سرسبیل سید کی طرح لارڈ کیننگ کو نہیں لکھا لیکھ انہوں نے لکھوں لارڈسوں کو قحط سے مرے دیا۔

اس طرح گورنمنٹ نے اور بھی عروج بالکس کرنا جاری رکھا کیونکہ اس وقت ان پونڈریٹ ریٹ (pound relief rate) کا چکر لگا ہوا۔ عوام کا خیال ہے کہ اس گس کے اصلی موجود ہر جریدہ میں تھا تھے۔ لیکن چاہت کوئی موجود ہو اس کو سرور پائس گسین "ascent two pice Chumpton" نے خوب زور دیا تھا۔ اب گورنمنٹ نے پہلے کے روبرو ایک نیا ضابطہ قحط اور پیش کیا ہے۔ ہم لائٹ اور ترقی جانوں کے چند اصول سے بحث کریں گے۔ ناظرین ان اصول کا اس اصول سے مقابل کریں جنوں نے سرسبیل سید کو ہنگام سے نکال دیا اور مار پھینکا۔ کہ یہ چھ گورنمنٹ کے یہ عہد تھا کہ ایک مردہ عورت یا بچہ بھی قاتل کشی سے مرے پانچ لاکھ۔ لیکن یہ ضابطہ کے بموجب متفقہ ذیل اقسام کے لوگ قحط میں منتقلی امداد پانچ لاکھ تھی۔ "سچوہہ اشخاص اور وہ قیام کیا اور وہاں ہیں؟ مخدوب، مخدوب، نابینا اور تمام وہ جو بوجہ کسری یا بوجہ طبعی کمزوریوں کے کچھ کما نہیں سکتے، بھلاؤ انہیں گورنمنٹ ان کے چھوڑ دے اور انہیں "جن کے اس قابل شدہ موجود ہونے کے بموجب رواج ملک انکی پرورش کے ذمہ وار ہیں۔" اس امداد میں بھی شرط لگی ہوئی ہے۔ باوجود یہ دریافت کرتے ہیں ہر ایک ضابطہ میں اس قسم کے لوگ چھوڑا اور فکر ہوتے موجود ہیں کہ جن کے لئے وہ موجود ہوں، ہمارا خیال ہے کہ ایسے لوگوں کی تعداد ہستانی کم ہوگی۔ اس اگر سمجھ تو قابل امداد وہیں تو گورنمنٹ کو کچھ پروا نہیں وہ شوق سے سر جاتیں۔

گورنمنٹ پر وہ نشین عورت کو بھی امداد دی مگر اس سوا کے عوض ان کو بچہ کا نام دیا۔ لیکن گورنمنٹ کو یہ معلوم تھا کہ ہندوستانی پر وہ نشین یہ جانتی بھی نہیں کہ چرخہ کا سانس کتنے ہیں۔ بلکہ اس شرط پر امداد حاصل کرنے پر مرے کو ہر طرح سے بدنام راجہ اندر چند سنگھ نے سرور اس بھاشن لکھا۔

گورنمنٹ کا کرنا تھا۔

یہ ضابطہ کی عمل عبارت ہے:

روئے زمین کی خبریں

(ہندوستان)

لاڈ پیرس گورنمنٹ ۲۰ اپریل کو پریس سے دوری روانہ ہوئے۔ جہاں سے لوٹ کر سبیشور کو جا میں گئے کہ جہاں گورنٹ جہر کام شروع کر چکی ہے۔

علاقہ پنجب کے قحط کے تازہ حالات سے واضح ہوتا ہے کہ صرف دھواں لیگام اور یو پی میں ۱۰۰۳۴۹۰۰ آری اور یو پی کا مورا ہر پریس پنج اجناس گراں نہیں ہوئے۔ غلہ کافی ہے۔

لاڈ وکٹر وکٹر کا تدارک چھپ ہندو ۱۰۴۰۰ اپریل کو مکہ میں پہنچیں گے جہاں بیو بیسیٹی ان کو درجہ پیر لارڈ حاصل کرنی خوشی میں سب کا وکا پذیریں دیگی۔

نہر انٹرنیشنل گورنمنٹ لارڈ لارڈ مغربی شمالی روڈ کی بہنوں اور سہا پور سے لوٹنے ہوئے مشکل کو شہ کو براہ ریل یعنی مال کو چنے گئے۔

سرجن سچو ڈبلو ڈی کو پریس بجائے سرتن میچ پھینچ کر ایکٹر سرتن جینی خات بنگال لارڈ لارڈ پور سے۔

کلکتہ ڈاؤن بنگال میں غورنوں کی خود کشی کی تعداد سال سال بڑھتی جاتی ہے جو اپنی ساسوں اور شوہروں کے قلم سے ستانی جا کر خود کشی کر لیتی ہیں۔ زیادہ تر افیون سے

ایسی وارداتیں عمل میں آتی ہیں جس سے افیون کی بکری عام طور پر بند کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔

پٹنہ اور بھارت کے درمیان بات میں اتفاق اور باہمی صورت میں پھیلا رہا ہے۔

مہندی لینڈ دن لاڈ ولیم پورڈ وکٹان رکاوٹوں اور بھارت کے چارہ ۲۰ اپریل کو پریس سے ولایت کی گئی ہیں۔ اور

لاڈ لینڈ دن ان کو نہایت کیسے پریس سے بھاری ہوئے ہوئے جہاں سے ۲۰ اپریل کو پنجاب کو شریف لائیں گئے۔

گورنٹ مدراس نے سٹریٹس ٹریڈ نوٹس رگدا ویاگر کو حکم دیا ہے کہ جنوبی سہارا علاقائی اور مالیاتی ترقی بیا ایک سرکاری پورٹ لکھے۔

بوجہ بیچہ بیچہ کھیت کے پورہ دون ریلہ سراج کا سالانہ جلسہ ۲۰ مارچ سے فتویٰ کیا گیا۔

کلکتہ میں ایکسپریس کے ٹکری یافتہ بنگالی باہو صا نے پشاری کی دوکان کھولی۔

گلکسٹر جہت کے جاگروں سے نوکارتے دیوں کو سہوق سے ختم کیا تھا اور لینڈ ریس میں ان کی تحقیقات اور پیش ہے عنقریب اجیر میں ان کا مقصد پیش ہے گا۔

پریس میں ایکسپریس کے انہوں نے نقل کرنے کی غرض سے نہیں لکھا۔

آج تک خان میں ویلیو پیس اور ہندوستان کے پریس جاسکا تھا۔ اب جاوے ایک کرٹھا وال سے لکھتے ہیں۔

رینڈران بنگال دہلی سے سرخیزہ جیڈ سٹرل سرویور پشاش کشنوار کی مخالفت تو ہوتی ہے مگر صاحب سکرٹری آف سٹٹ نارنڈ لیتے آخری حکم دیدیا کہ پشاش ضرور ہوگی تو اب وہ لوگ بھی خاموش ہو گئے ہیں۔ مگر جسے جسے زمیندار بھی سمجھتے ہیں کہ اگر سرخیزہ پشاش ہوگی تو ان کو اپنے مزارع میں سے پورا پورا مالکانہ حاصل کرنے میں سہولیت حاصل ہوگی۔

بنگال کے ٹینیسی ایکٹ (ایکٹ مزارعین) کے اثر سے ٹینیسی بنگال کے بہت سے ٹیٹے ٹیٹے تعلقات چھوٹی چھوٹی زمینداریاں ہوتی جاتی ہیں۔ زمینداروں نے گورنٹ سے درخواست کی ہے کہ یا سستی اغراض کو مقرر ہو سکے اسکا استعمال کیا جاوے۔ مگر اب وہ زمیندار کہ سرکار انگریزی کے مزارعین کا حکم چھوٹی چھوٹی زمینداروں کو ترجیح دیتے ہیں۔

ڈھاکہ کی عدالت نے ڈھاکہ کالج کے انگریزی زبان کے پروفیسر سٹر پلورڈ پچاس روپے برابہ کیا۔ پروفیسر نے ایک کانسٹبل کو سلام نہ کرے پرخفا ہو کر جاگ مارا تھا۔ کانسٹبل نے ناش کر دی۔ پروفیسر صاحب نے عدالت میں شکایت کی کہ سب کا لا

لوگ ہم کو سلام کیا کرتے ہیں تو اس سے کیوں نہیں کیا۔ لی۔ بی۔ اوری۔ بی۔ ریلوے کی گاڑیاں برقی روشنی اور روشن کی گئی ہیں۔ پہلی گاڑی برقی ہے میں کاسیائی ہوتی ہے۔

اس وقت ہندوستان میں شری لکٹی کینیاں ۱۸۰۰ ہیں اور ان کا مجموعہ پچاس ہزار ۲۲۴۸ لاکھ روپیہ ہے۔

کوئٹہ میں ایک اور بنگال کو ایک ریل کے فرو کردہ ضرب پتھی کے گھم میں پھانسی دی گئی۔ یہ اس ماہ پریس میں واقع ہے۔

بہی میں ایک شخص گھوڑے کے کاٹنے سے سر گیا بی ڈاکٹر وکٹر کی رائے تھی۔

میونسپلٹی اجیر میں پتیل ریل پچھول ۴۴ فی فی تھا۔ پیرائلک صاف کیا گیا۔ ایک کیر وین پتیل صاف رہا اور باقی پر قسم کے پتیل پر وہی میں حصول ہو گیا۔ سرکار نے اطلاع اجیر

وسیر واکھ سے جانوروں کا کھنکھ بائل ہو گیا۔ اس وقت کلکتہ میں چھ سہارا اخبار انگریزی کے لکھتے ہیں۔

بہا و سہارا اخبار لکھتا ہے کہ وہ بنگال کو جانوروں کے فرو کردہ کو نہ دیکھا گیا۔ اس پر ایک اخبار لکھتا ہے کہ ٹوٹا ہے۔

شان کو لالائی سہارا جانوروں کا گیا ہے تو اس پتیل وینیت سر سہارا ہے ہمارا شہنہ کا روزہ ہوا۔

لکھی انکار پشاور مالک اخبار ہندوستانی کو سور پتہ جرنل سے عفت میں ہوا کہ ایک اشتہار پشاور مطبعہ کام نہیں چھاپا تھا اور مطبعہ شش لکھتے تھے کہ اشتہار نے غلطی کی تھی۔

کلکتہ کی آبادی میں یورپین اور یورپین شہر کے اس قدر زیادہ ہیں کہ تحقیقات سے وہ کل آبادی میں سولہ فیصد ثابت ہوئے۔ ان لوگوں کا بھیکہ رخصت برگر آرہے۔

کلکتہ کے کوڑے ہمارے کی اوسطا آخری سالگشتہ میں روزانہ رہی ہے۔ اور کل تیرے اس سال کا ۱۱۲۴۰۰۰ ہے تھا۔

ڈھاکہ کے ایک دریا سے ایک مچھلی ۱۹ فٹ لمبی اور ۱۹ فٹ چوڑی پائی گئی۔ اس کا گوشت بہت نکت تھا جو کتوں اور گیدڑوں کے لیے چھوڑا اور ڈھیر ایک زمیندار سے رکھ لیا۔

علی پور ٹکٹ میں جو قذافی بازی کے وقتہ نورج کے سپاہیوں نے بلوہ کے پولیس کو ٹھونکنا تھا اسپر لکھتے ہیں بھارت کہ صاحب کمانڈر ایچ صاحب جج ایک وکٹ جنرل سے اس بارے میں گفتگو میں کہ پولیس پر ہی الزام دار ہو تا ہے۔ اور کہ زیادہ تحقیقات سے کچھ مچھلی کی اسید نہیں۔

صاحب سکرٹری آف سٹٹ ہند کی ہندوئی سے سدرجہ ذیل مقامات فوج میں خاص خاص اقوام کے زبردست پری لکھتے ہیں سکر کے گئے ہیں۔ پشاور کی فوج میں تمام علاقہ زبردست سدرجہ شامل ہے۔ شمالی سدرجہ اور جہت ان کے چٹانوں کی بھرتی کے لیے ہے۔ راولپنڈی چٹانوں کے لیے۔ رام سکرٹوں کے واسطے۔ جالندھر وکٹر کے لیے۔ علی جانوں اور ہندوستانی سداؤں کے لیے۔ لکھنؤ ہندوستانی سداؤں اور گورنر کو بھائی کے لیے۔ اس کام پر صاحب کمانڈر ایچ جی جی کر مونسے افسر۔

زریا لکھتے ہیں۔

(ایسی ریاستیں)

جنرل اعظم الانجیاں مرحوم کے مقدمہ قتل کے متعلق جہڑوں کی تحقیقات سٹن کوٹ برلی میں ۱۰ سالہ حال کر شروع ہوگی۔

ابتدائی تحقیقات رام پور میں ہو چکی ہے۔

موجودہ نظام کے کشادہ دولت میں ایک اور بنگال کشتہ کے روز ہوا۔ اجناس وقت دیکھ اور ایک ہی زندہ ہو جو میں

نوشہ جانوں رائل ریکرڈی ہار کینیاں جو کچھ چھاپا کی وکٹ سدرجہ ام پور کے متصل متعین تھیں باقی رجنٹ میں شامل

ہوئے کو زمانہ پورے والی ہیں۔

ریاست کشمیر کے جہاد فیر کا وکٹس رسالت ستر کر مینڈ ۱۲ اپریل پتہ جہڑوں تھا گئے ہیں۔ جہاں سے موم گراہر

کر مینڈ کشمیر کے جہاد فیر کا وکٹس رسالت ستر کر مینڈ ۱۲ اپریل پتہ جہڑوں تھا گئے ہیں۔ جہاں سے موم گراہر

دھات کی کشتہ کے ایک لاکھ روپے منظور ہو چکے ہیں۔

کینیاں بنگال ہندوستان کے وکٹ ڈاک میں ولایت سے آئے ہیں اس سٹٹ بر پتہ کشمیر پتہ ہوئے۔

خان بہادر غلام محمد ابن خیل جنرل ممبر ریاست کشمیر نے ایک ایک انتقال کیا۔ ان کے بھائی کو شل ریاست میں جنرل ممبر منتخب ہوئے۔

نوشہ کے کچھ کچھ مسلمان ڈیٹی صاحبان پنجاب سول سٹٹ سے زور لگاتے ہیں۔ رنجھیں کو نہ خوش نصیب کا سیاب ہوتا ہے۔

۲۰ مارچ کو کشمیر لائبریری رسرکاری کتب خانہ ریاست رام پور کا افتتاح ہوا جس میں ۱۲ ہزار کتابیں ہیں۔ ان میں پانچ سو انگریزی اور باقی مشرقی زبانوں میں ہیں۔ صرف ۱۳۵۰ مقراں ہیں۔

۲۰ مارچ کو کوئٹہ میں بھی ایک آڈیو لکچر ہری چھاپے کے کھولنے کی رسم اور گزشتہ رات کو ایک صاحب جاووں پر پشاور کو شل

رجنٹس کو لیا گیا۔ اوکی۔ اس میں چھاپے میں شہر میں آڈیو لکچر ہری

ریاست رام پور میں ۲۰ مارچ کو ایک شہر کو پشاور کی ستر

می۔ اس سے پہلے اس ریاست میں قتل کی ستر قصاص رہا ہے۔

شہر مقرر تھی۔ یہ پہلی چھاپی ہے۔

انتخاب اخبارات ٹرکی

ترجمہ جبار فضیلت، تاب ڈاکٹر مرزا محمد اکبر، صاحب آفیس

ٹرکی ڈاکٹر وکل ہند میں آنا اور بیفے کی پیدائش کی جگہ

جینا ماہ پیشتر "میں" کے شہر میں جو ایک بڑا میڈیکل کالج ہے وہاں اس میں بیفہ کی نسبت بہت سی گفتگو ہوئی۔ یہ بیفہ جو کہ روز بروز بڑھتی جا رہی ہے اکثر مالک میں اور خصوصاً سبب آمد و رفت جالان کے خطہ تجار اور اشیائے ٹرکی میں زیادہ ہلکا فرما رہا ہے اس کا منبع تلاش کرنا اور اس کے سبب حصول اور دفع کرنے کی تہہ سیرس ڈھونڈنے کی طرف سب کو مجبوریت حاصل ہوئی خصوصاً ٹرک ڈرائیوروں کے لئے جو کہ سبب قریب ہندوستان کے دوسروں سے زیادہ اس مرض کے مدفرت ہیں اس بارے میں زیادہ توجہ کی اور جو ڈاکٹر ٹرک ڈرائیوروں کی طرف سے اس کا کلاس میں شامل ہونے کے سلطان اعظم نے ان کو بیفے کی بنیاد اور اسباب مرض اور دفع مرض کی توجہ کے تجربے کے لئے مقرر فرمایا جہاں ڈاکٹر شاکر یاشا آفندی جو سیر یا شاکر کے سہیل کا بڑا ڈاکٹر ہے۔ اور بونگو سکی یا شاکر آفندی جو کہ سلامت عالی اور صحت کا کیمپ ہے اور شاکر ان کے ساتھ چند آدمی دوسرے بھی بطور اسسٹنٹ کے ہونگے۔ یہ لوگ قسطنطنیہ پہنچ چکے ہیں۔ اور شام صبح و فحشا سے ہو کر رات دن اب بھی سیر اور دھونڈنے اور وہاں سے مدراس تک لگاتار اور دریا کی لنگ کے بعض کناروں کو گشت گزار کرتے ہوئے وہیں ماہ تک ہندوستان میں قیام رکھیں گے اور پھر واپس جائیں گے۔ سنا گیا ہے کہ سلطان اعظم نے واسطے ملاحظہ کے دریائے گنگا کا پانی منگوایا ہے۔

یورپول کے نو مسلموں کی سلطان اعظم کی طرف سے

جو قتل کی سرحد اشد کو تسلیم اور یورپول کے نو مسلموں کو سلطان اعظم کے ساتھ یہاں رہنے کے لئے تاج کشاکش قبول کے اخبارات سے ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور امید ہے کہ یہاں ہندوستان کے اخبارات میں بھی جیسے رہتے ہونگے۔ اس دفعہ ایک واقعہ جو ہم کو خاص طور پر محظوم ہوا ہے اس کا ذکر یہاں مناسب دیکھتے ہیں۔

یورپول کے نو مسلموں کی کمیٹی کے ممبروں نے ایک شخص نے چند ماہ پیشتر وفات پا کر جس کے چار بیٹے اور بیٹوں کی والدہ تکیں رہ رہ کر ہندوستان کے سلطان اعظم کے پاس ایک درخواست لکھ کر آفندی کے ساتھ شادی کر دی۔ اور ٹرکی سلطان کے نو مسلموں کے لئے کوہستان اور وادیوں میں جو رہائے ایک عرضی یا بی سرگشت کی قیادت کے ساتھ بیسیوں میں پیش کی۔ سلطان اعظم نے اس کی توجہ سے اور یہودیہ کو کہنے کے لئے دینے میں کامیاب اور دھوکے کی اور ان کی گرفتار کرنے کے لئے ایک بھی صورت مقرر فرمائی۔ اور وہ بیفہ کی طرح میں تحصیل کے لئے چھوڑ دیا۔ چھوٹے بیٹے جو خود سالانہ کے چھوٹے اپنی والدہ کے پاس رہتے ہیں۔

حسب قانون کا بیج کے مفتہ میں صرف ایک دن اور ایک رات ان کو چھٹی ملا کر کے۔ اور جمعہ کے دن و شادی میں ملے۔ وہاں ہزاروں بیفے۔ باقی تمام ایام اور بیانی کا بیج میں رہتے۔ اسی کانج کے ایک پروفیسر نے کہا کہ لڑکوں کی والدہ ہندو بیفہ کی طرح کو دیکھنے کے لئے آئی تھی۔ اور اپنی اور اپنے بیٹوں کی خوشحالی دیکھ کر اپنے آپ کو نہایت مسعود اور خوشیاں سمجھتی ہے۔ اور مسلمانوں کے دین کی صفات اور لڑکوں کے اخلاق و محبت کو دیکھ کر حیران ہوئی اور اپنے آپ کو ابھی سے زردوں علی میں گمان کرتی ہے۔

خاندان مغلیہ کے مشہور باغات

جناب آئیڈیو صاحب پیشہ اخبار لاہور

تسلیم آپ نے اپنی بیوی سے مفتہ کی اشاعت میں جس خوبی ساتھ شالامار کے باغ اور ایک رات واقعہ میں آپ کی کا حصہ تھا۔ خدا جانتا ہے ہمارے ملک کے اردو اخبارات میں آپ کے نام اور اخبارات کی جدت کی روح چھوٹ کر رہی ہے جب میں اخبار کی عمر میں مضامین کی خوبی مطالب کی تھی اور مال کی ازبانی کی طرف دیکھتا ہوں تو سیر اول باغ باغ ہوتا ہے کیونکہ میں نے کبھی سالانہ لکھ کر اخبارات کو منگوایا کہ اگر آپ کے مطالعے سے توجہ نہ کریں تو آپ کے اخبار کی عمر میں نہ جگہ دیں اس لئے صرف اتنا کہ کہ بیفہ اخبارات کے اردو کی ازبانی اخبار نویس میں اپنے لئے نیا راستہ نکالنے کا مطلب کی طرف غور کرتا ہوں۔

آج کے عریضہ لکھنے کی اصل غرض یہی ہے کہ شالامار کے حالات جو آپ نے گزشتہ نمبر میں چھاپے ہیں ان سے مجھے ترغیب ہوئی ہے کہ خاندان مغلیہ کے تمام بادشاہوں نے جس قدر عالی شان اور بے نظیر باغات تعمیر کرائے ہیں ان کی ایک فہرست آپ کے اخبار میں چھپا دوں جس سے شائقین تاریخ کو ناریجی کا ہی۔ قومی مشریت کے لئے والوں کو حسرت کا دفتر اور اہل بصیرت کے لئے عبرت کا ایک نوٹ سبق ملے۔ وہ فہرست یہ ہے۔

ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ فیاضی - عہد سلطنت ۱۵۱۹ء

اس بادشاہ نے مقام پانی پت عظیم میں ابراہیم شاہ بودھی پرانی فتح کی یادگار میں ایک باغ اور مسجد بنام کابل باغ تعمیر کرائی۔ اب صرف مسجد کے کتبہ باقی ہیں جو موجود ہے۔ باغ کا نام و نشان باقی نہیں۔ پہلے باغ کی لاش لکھ کر کے باغ میں بدلیا رہا تھا۔ جس کی کمی تھی۔ جو بعد کابل بھیج دی گئی۔ تاجران کے بھائی کاہران مرزا نے اپنے زبانی حکومت میں لاہور میں باغ کھٹا کے متصل ایک باغ کی بنیاد ڈالی تھی جہاں اب میم کا باغ مشہور ہے۔ اور اس باغ کی ایک مضبوط عمارت اب باغ و گل موجود ہے۔

ظہیر الدین محمد بھگوانی بادشاہ - عہد سلطنت ۱۵۵۶ء

اس بادشاہ کا مقبرہ ایک بہت عمدہ باغ میں موجود ہے جو پہلے توپ تھی جسے بہت عذاب ہو گیا تھا کہ اب گورنمنٹ کی توڑ سے آراستہ ہے۔

دشہنشاہ علاؤ الدین اکبر عظیم - عہد سلطنت ۱۵۵۶ء

ابو افضل لکھتا ہے کہ اگر نے ایرانی باشندان لاہور میں انگو اور خروڑ سے تیار کرنے کے لئے منگوائے تھے۔ اس بادشاہ نے منگو سیکری میں باغ تیار کرائے لیکن دولت عظیم الشان اس کے عہد میں واقعہ مان لکھتے تھے جو کہ محل اس کے متصل جھیل تال کوئارہ کے ہندو ردارام باغ تعمیر کیا تھا۔ اور اوچے میں پھول محل کا باغ بھی اسی بادشاہ کے عہد میں تعمیر ہوا تھا۔

[نور الدین جہانگیر بادشاہ - عہد سلطنت ۱۶۰۶ء]

یہ بادشاہ جو خود بہت اچھا باغبان تھا اپنے زمانہ میں بہت سی عجیب و غریب باغات تیار کرائے۔

دارالام باغ واقع مری نگر کشمیر اس بادشاہ کے باغات میں بہت اعلیٰ درجہ رکھتا ہے۔ ۱۶۲۵ء اور اس کے اب کے کتبہ واقع سکندر کے گروہی اس کے عہد میں باغ لکھا گیا تھا جہاں کی چاہی ملکہ نور جہاں میگم نے مندرجہ ذیل مقامات میں باغات کے لئے جگہ بند کی تھی۔ ۱۶۳۰ء ریم باغ۔ ۱۶۳۵ء نشاط باغ۔ ۱۶۳۵ء باغ۔ اور ۱۶۴۰ء وزیر باغ جو چاروں کشمیر میں واقع ہیں ان کے علاوہ اس بادشاہ کے عہد میں جو مشہور باغات تعمیر ہوئے تھے ان کے نام یہ ہیں ۱۶۴۰ء فطو لاہور میں خواجہ کا باغ۔ ۱۶۴۰ء جو اب موجود نہیں۔ ۱۶۴۰ء دولت باغ واقع احمدیہ۔ ۱۶۴۰ء اور ۱۶۴۰ء پور کے محللات جگ مندر اور جگ نواس کے باغات۔ ۱۶۴۰ء منور باغ واقع اکبر آباد۔ ۱۶۴۰ء غنم الدار علی کے واقع آگرہ کا باغ۔ ۱۶۴۰ء نور جہاں نے جو شادریہ میں اپنے شوہر کے مقبرے کے گرد باغ نصب کیا۔ ۱۶۴۰ء شہنشاہ شاہ جہاں عہد سلطنت ۱۶۵۸ء۔

جو باغات اس بادشاہ نے خود تعمیر کرائے وہ ہیں ۱۶۵۸ء شادی باغ احمد آباد زمانہ شہزادی میں۔ ۱۶۵۸ء شالامار باغ لاہور۔ ۱۶۵۸ء باغ حیات بخش واقع قلعہ دہلی۔ ۱۶۵۸ء ویران ہو گیا ہے۔ ۱۶۵۸ء انکوری باغ واقع قلعہ آگرہ۔ ۱۶۵۸ء باغات حوالی روضہ تاج محل آگرہ۔ ۱۶۵۸ء آگرہ کا قندھاری باغ جہاں اس بادشاہ کی ایک ملکہ فرشتہ تھی۔ ۱۶۵۸ء قلعہ لاہور میں چھوٹی خواجہ کا باغ۔ اور جو باغات اس بادشاہ کے عہد میں تعمیر ہوئے یہ ہیں ۱۶۵۸ء جگم باغ یا باغ جہان آباد دہلی۔ ۱۶۵۸ء باغ زیب النساء لاہور جس کا صرف دروازہ باقی ہے جو نامہ جو بھی مشہور ہے۔ ۱۶۵۸ء باغ روشن آباد دہلی۔ ۱۶۵۸ء باغات پیچور نواح کاشمیر۔ ۱۶۵۸ء گلشنی باغ لاہور جس کا اب صرف ایک دروازہ باقی ہے۔

[شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر عہد سلطنت ۱۶۵۸ء]

اس بادشاہ کے نمائندہ کوئی مشہور باغات تعمیر نہیں ہوئے۔

[عہد سلطنت کے بعد کے زمانہ کے باغات]

۱۶۵۸ء باغ قادیانہ بیکہ دہلی۔ ۱۶۵۸ء باغ مقبرہ صفیہ جنگ دہلی۔ ۱۶۵۸ء رام باغ احمدشہر۔ ۱۶۵۸ء حضور باغ لاہور۔ ۱۶۵۸ء دونوں باغ رعیت کے زمانہ میں تعمیر ہوئے۔ ۱۶۵۸ء بنگال بھوپال کے باغات۔ ۱۶۵۸ء باری محل لاہور میں ایک عجیب باغ دوسری منزل بہت ہے۔ ۱۶۵۸ء نامہ نگار (نور جہاں) عظیم ابراہیم سلطنت کو یہاں ایک سادہ ہونے اپنی زبان چاقو کے کاٹ ڈالی۔ خوش اعتقادوں جھوٹی کو برتن کرنے کے لئے کمر بستہ ہو گئے ہیں۔ دن رات جھین جھین کی آواز کالوں میں آ رہی ہے۔ نتیجہ یہ ہے۔

کر فیل گا۔

روئے زمین کی خبریں

ایندوستان

لارڈ میرس گورنمنٹی کا اپیل کو کمیٹی سے دور کر دیا اور انہوں نے جہیل سے لوٹ کر مہا بدیشور کو جا نہیں گئے کہ جہاں ان کو کورنٹ پر کام شروع کرنا چاہیے۔

علاقہ پنجاب کے نقطہ کے تازہ حالات سے وضع ہوتا ہے
صرف دھواں، لنگم اور یو۔ پی میں ۱۰۴۶ آدمی املائی کاموں پر
ہیں، پنج اجناس کے ان بنیوں میں ۱۰۴۶ غلہ کافی ہے۔

لاہور و برٹش کمانڈر اسٹیف ہندو ۱۰ اپریل کو سلاہ میں
 خلیں گے جہاں میونسپلٹی ان کو درجہ پیر راجا کو حاصل کر رہی
 تھی میں مبارکباد کا اظہار میں دیتی

ہزار نفیست گورنر اضلاع مغربی شمالی روڑکی سبھو راوہ
بار پورٹ کوٹے ہوئے مشکل گزشتہ کو برادر بیلی بنی تالی کو
گئے تھے

سرخ سحر ڈبلوئی کو منس بجائے سرخ سحر میجر لیفٹیننٹ

کلمہ در اور عموما بنگال میں، عورتوں کی خودکشی کی
 دو سو سال پہلے برہمنی جاتی ہے جو اپنی ساسوں اور شوہروں
 کے سامنے سستی کا خودکشی کرتی ہے۔ - مادہ ۱۲۱ (۱۲۱)

یہ وارث علی میں آئی ہیں جس سے انہوں نے بکری کی عام طور
پر بکر بننے کی درخواست کی تھی ہے۔

ت میں پھیلا رہا ہے۔
نہیہ کی کیفیت دل لارڈ ولیم برنٹوفورڈ کے کہنا کے

نہایت سے چمک رہا تھا۔ اس کی ہر طرف سے وہی آواز آ رہی تھی کہ "ہاں ہاں ہاں"۔
 ان کی خوش نصیبی کہ ان کی ساری ساری قوم کو وہی آواز آ رہی تھی کہ "ہاں ہاں ہاں"۔
 اس سے پہلے ان کو خیابان کو منتقل کیا گیا تھا۔

دریاست که جنوبی هند کسی اخلاقی اورمانی ترقی پر ایک مسکادی

بوجہ بعضہ بنیو ٹیٹو کے قہر و دل اس پر پہنچ کر
 زنجار ۲۰۰ پاچ سے تھوڑی کر گیا
 کلکتہ میں اس کی اس کے ٹوٹ کر رہ گیا

پنہاری کی دوکان قسوی
کلا سطر جہت کے ہا گوریل سے جو کلا سے تو یہا
ہندو سے رنجی کے ساتھ اور نرسا آباد سے جو کلا سے تحقیق سے

اس وقت شوقیہ و محبتیں میں جس کا مفاد ہمیشہ پیش ہو گا۔ خود ہی
کیا ہے کہ انہوں نے اس کے لئے کسی غرض سے نہیں کیا

یہ پیدا ان مشکل وہاں سے ہر عید ہر گیت سحر
سرو ہر چائش کشتواں کی محالیت تو بہت کی محبت صاف
سکر عمری آف سلیٹ فارا نڈا ہے ہری علم دید کہ چائش ضرور
ہوگا تو اب وہ لوگ بھی خاموش ہو گئے ہیں۔ لیکن یہ ہے
یہ پیدا بھی سمجھنے کے ہیں کہ اگر صحیح چائش ہو گئی تو ان کو
بیشمار عین سے پورا پورا ناکہ نہ حاصل کریں گے۔ سرویت
حاصل ہوگا۔

نیکوکار سے شیفینی ایکٹ (ایکٹ مزارعین) کے لئے
شیفینی نیکوکار کے لئے ہے۔

پسوی رسیدہ ریال پوری کیا جاتی رہی۔ رسیدہ روپیہ سے نو سو روپے
سے دوا سو روپے کی قیمت کہہ کر یا سو سو روپے کی اعتراض کو مچھوڑ رکھ کر اسکا
انتظام کیا جاوے۔ گلاب وہ زبان ہے کہ سرکار انگریزی کے

میرزا حسن کا کہنا تھا کہ میرزا حسن نے میرزا حسن کے ایک اور بیٹے کو بھی لیا ہے۔
 میرزا حسن نے کہا کہ میرزا حسن نے میرزا حسن کے ایک اور بیٹے کو بھی لیا ہے۔

ایک کاسمیل کو سلام نہ کرے پرخانہ کو کہ ایک ما اعتقاد کاسمیل
سے ناشر کر دی۔ پروفیسر صاحب نے تحریر کیا کہ جبکہ سب کا لا
لوگ ہم کو سلام کیا کرتے ہیں تو اس سے کہوں نہیں کیا پڑ

روشن کجیاں کی۔ پہلی گاڑی ریلوے میں کاسیاں پہنچتی ہے۔
اس وقت ہندوستان میں شریستی گینٹاں ۱۸۹۰ء۔

پس اور ان کا حج پر ان کے ساتھ لاکھ روپیہ ساتھ
 کوٹہ کے ایک اور عیال کو ایک ریل کے متروک
 عربی شہر کے ایک عیال دی گئی۔ (اسی نام سے)

بہن میں ایک مقض گھوڑی کے کاٹنے سے مر گیا یہی

میں نے اس کی طرف سے ایک خط بھیج دیا تھا۔

اس وقت کلمت میں تھیں۔ ان اخبار انگریزی کے

بہاد پور کا اخبار لکھتا ہے کہ وہاں ہر منزل کو چھ روز دیکھ کر
تھوڑے روز کی گلیاں رام پور کا اخبار لکھتا ہے کہ ٹو ماہ میں ۲۹۔

شماره اول از این کتاب به شماره چهارده و پنجاه و یک گیاره نویسنده
میرزا محمد علی شایسته کار فرمای
محمد علی آقا میرزا شاد و در سالک اخبار سند و ستانی که مورد

رمانہ اس وقت میں ہوا کہ ایک استوار سردار بطریق کا نام نہیں
 تھا یا تھا اور شیعہ مسلک کے ایک شخص نے اس کی تعریف کی
 کہ جس کی آواز میں لوگوں میں اور پورے شہر میں

وہ کہ جو اس کے تحقیق سے وہ کل آبادی میں سولہ فیصدی ثابت
ہوئے ان لوگوں کا بھی کیا پرچہ بن کر آرہے ہے

زبان بڑی جنت۔ اور کل خیر اس سال کی ۲۴۴۴ اور پستھانہ

وہاں کہہ آئے اور یہ کہ ایک مچھلی ۹ فٹ لمبی اور ۱۱ فٹ چوڑی پائی گئی۔ اس کا گوشت بہت سخت تھا جو کتوں اور

100

1874

حسب قانون کالج کے مفت میں صرف ایک دن اور ایک رات
 اُن کو چھٹی ملا کر کے گی۔ اور جمعہ کے دن وہ شاہی پولیس میں
 مہمان ہو کر بیٹھے۔ باقی تمام ایام اور ایامی کالج میں رہیں گے۔
 اسی کالج کے ایک برفستہ کھیتے ہیں کہ لڑکوں کی والدہ صاحبہ
 اپنے بچوں کو دیکھنے کے لئے آتی تھی۔ اور اپنی اور اپنے بچوں کی
 خوشحالی دیکھ کر آپ کو نہایت مسعود اور بخشنیہ سمجھتی ہے۔
 اور مسلمانوں کے دین کی صفیوت اور نگر کوئی کے اخلاق و رحمت
 کو دیکھ کر خیران ہو جاتی اور اپنے آپ کو ابھی سے مزدوں علی میں
 لگانا کرتی ہے۔

خاندان مغلیہ کے مشہور باغات

مناب آئینہ مصاب بیسہ اخبار الامور
تسلیم آپ نے اپنی بیوی سے تہنیک کی اشتاعت میں جس خوبی
ساتھ شالامہ بیکرا حق اور کیا ہے وہ حقیقت میں آپ ہی کا حصہ
تھا۔ خدا جانتا ہے ہمارے ملک کے اردو اخبارات میں آپ کے
ناور اخبار نے جدت کی روح پھونک دی ہے جب میں اخبار کی عمر کی
مضامین کی خوبی مطالب کی تعجبی اور مال کی ارزانی کی طرف دیکھتا
ہوں تو یہ اول بلخ اور محانات کیونکہ میں نے کئی سال آگے
اخبارات کو منگو، سنگو، اکراب ان کے مطالعے سے توبہ کر دی تھی۔ مگر آپ کے
اخبار کی خوبیوں نے تو مجھ کو دیدہ بکریا ہے۔ میں اڑتا ہوں کہ میری
واقعی ترقی صاف نہ سمجھی جاوے اور آپ اس کو خود ستائی سمجھ کر
اخبار میں نہ جگہ دیں۔ اس لئے صرف اتنا کہ کہ بیسہ اخبار لے آؤ
ی ارز اں اخبار نویسی میں اپنے لئے نیازتہ نکال لیتے ہمیں طلب
کی طرف غور کرتا ہوں۔

آج کے عریضہ لکھنے کی اصل غرض یہی کہ کشا لاما کے حوالہ
 جو آپ نے گزشتہ نمبر میں چھاپا ہے میں اُن سے مجھے ترغیب ہوئی
 ہے کہ غامدان محلہ کے تمام باشندانہوں سے جس قدر عالیشان
 اور بے نظیر باغات تعمیر کرائیں میں اُن کی ایک فہرست آپ کے اخبار
 میں چھپوا دوں جس سے شائقین ناز و گوار بھی آگاہی ہوگی۔
 مرثیہ پڑھنے والوں کو حسرت کا دفر اور اہل بصیرت کے لئے عبرت
 کا ایک موثر سبق یاد آجائے۔ وہ فہرست یہ ہے:-

۱ نصیر الدین محمد بابر بادشاہ غازی۔ ۱۵۱۹ء
 ۲ اس بادشاہ نے مقام پانی پت فتح کیا اور اسے شاہ لودھی
 پراپی فتح کیا اور اسے ایک باغ اور مسجد بنایا۔ کمال باغ نصیر گڑھی
 اب صرف مسجد کے ساتھ باقی موجود ہے۔ باغ کا نام و نشان باقی
 نہیں۔ محلے ہمارے کی لاش اگر گھر کے باغ میں پھیلے امانت وافر
 کی گئی تھی۔ جو وہ گھر کا باغ بھی ہے۔ گھڑیوں کے بھائی کامران
 مرزا نے اپنے زمانہ حکومت میں لاہور میں راج گھاٹ کے متصل ایک
 باغ کی بنیاد ڈالی تھی جہاں اب عظیم کمال باغ مشہور ہے۔ اور اس
 باغ کی ایک مضبوط عمارت اب تک وہاں موجود ہے۔
 ۳ نصیر الدین محمد بابر بادشاہ۔ ۱۵۱۹ء
 ۴ اس بادشاہ کا مقبرہ اب بہت عرصہ باغ میں موجود ہے جو
 پہلے تو سب سے اچھے بہت خراب ہو گیا تھا کہ اب گورنمنٹ کی
 قوت سے آراستہ ہے۔
 ۵ شہنشاہ جلال الدین اکبر شہنشاہ۔ ۱۵۵۶ء
 ۶ ۱۵۵۶ء

(۱) شالامار باغ واقع سری نگر کشمیر، اس بادشاہ کے باغات میں بہت اعلیٰ درجہ رکھتے ہیں (۲) اور اس کے باپ اکبر کے مقبرہ واقع سکندرنہ کے گرد بھی اس کے عہد میں باغ لگایا گیا تھا۔ چنانچہ کی جاہلی ملک نورجہاں میگہ نے مندرجہ ذیل نقشات میں باغات کے لئے جبکہ پسند کی تھی (۳) اس میں باغ (۴) نشاط باغ (۵) سنیل باغ (۶) اور (۷) ورن باغ (۸) جو چاروں کشمیر میں واقع ہیں، ان کے علاوہ اس بادشاہ کے عہد میں جو شہر باغات تعمیر ہوئے تھے ان کے نام یہ ہیں (۹) نفعہ لاپور میں خواجہ کا باغ (۱۰) جو اب موجود نہیں (۱۱) دولت باغ واقع اجمیر (۱۲) اور (۱۳) اور بے پور کے محلات جگ مندر اور جگ نواس کے باغات (۱۴) خسرو باغ واقع اکبر آباد (۱۵) اشفا الدین کی قبر واقع گڑھ کا باغ (۱۶) نورجہاں نے جو شاہدرہ میں اپنے شوہر کے مقبرہ کے گرد باغ نصب کیا یہ دشت منشاہ شاہ جہاں جہدۃ العزت کے لئے خاص تھا۔

[شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر نے غرضتہ میں سے شاعر] ۱۷
 اس بادشاہ کے زمانہ میں کوئی مشہور باغات تعمیر نہیں ہوئے
 [شاعر کے بعد کے زمانہ کے باغات]
 [دراہنہ قدسیہ سنگ دہلی - ۱۷۴۸] باغ مقبرہ صفیہ جنگ دہلی (۱۷۴۸)
 رام باغ امرتسر (۱۷۴۸) خصوصی باغ لاہور یہ دو نولوں باغ و عینت
 کے زمانہ میں تعمیر ہوئے ۱۷۴۸ بنیکات بھوپال کے باغات (۱۷۴۸)
 باری محل اودھ بونیر ایک عجیب باغ دوسری منزل پرستہ
 نامہ نگار (دیس کو بھول) بیچر اہل شطرنج کو یہاں لایا
 ساوھو نے اپنی زبان جاگو سے کاٹ ڈالی - خوش اعتقاد لوگ
 چھوٹی کوہر میں کرتے تھے کہ رستہ ہو گئے ہیں - دن رات
 چھین چھین کی آواز کانوں میں آ رہی ہے - نتیجہ پھر عرض
 کر دیں گا

مذاق

واقفیت عامہ کے لئے شمار اور اعداد

[illegible]

صحت منائے ازدواج

یہ علم طبعی کی ہے نظیر کتاب جو زمانہ حال کی تحقیقات کے مطابق
راہ وراج کی زندگی کی رکھات ظاہر کر کے نیکو بجا لکھنے اور ان سے
خوشحالی حاصل کرنے کی راہ بتا رہا ہے۔ حال میں ڈاکٹر مرزا
محمد انور صاحب خلف جناب مرزا اعظم بیگ صاحب پیشتر
کے اس سائنسیت کثیر لکھنوں سے تصنیف کی ہے اور تنظیم میں
مرزا تاج محمد صاحب نے کچھ اضافہ باقی جو بھی ہے۔ قابل دید ہے
عید اخبار میں اس کا منقصل ریویو چھپ چکا ہے۔ زوہ حالات اطلاع
کتاب سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ میں فراموشی کی کتاب سے ترجمہ بہت
بچھڑا کر کے یہ اردو کتاب تیار کی گئی ہے۔ وہ عربی میں مدد امر
چھپ چکی ہے۔ اور یورپ کی کئی زبانوں میں موجود ہے قیمت
نہرے دو روپے۔ کارخانہ عید اخبار لاہور سے مل سکتی ہے۔

تختیخت بیست
مظفر شیرازی عالیشان شهنشاهی تصد
سوارز بهی و اورامک از موطی

یہ تصویریں خاص طور پر ولایت سے تیار ہو کر آئی ہیں جو صاحب
دولت کی خریدنے کی کے شائق ہوں جلد قطع فرمائیں یہاں کے پاس
اس تصویر کی متعدد کاپیاں ہیں جن کے فروخت ہو جانے کی جلدی
امید ہے۔ لہذا اطلاع خریداری میں قدر جلد آدے بہتر ہے۔ یہ تصویر
نہایت عمدہ اور عالیشان ہے اور خاص کاپی انٹ سے ولایت
میں تیار ہوئی ہے۔ امیر نزل اور شائقینوں کے کمر کی بجائے
ایک ڈائری میں ہے۔ یہ تصویر لاہور کے ایک کافرانہ سے اب بھی
پانچ روپیہ سے فروخت ہو رہی ہے۔ اور ہمارے ہاں آج تک تین
روپیہ سے فروخت ہو رہی ہے۔ لیکن اب ہی مقبول کر دی گئی ہے
اور خوش قسمتی سے لاہور کے امیر نزل سے اخبار لاہور

پنج سو و چهل و یکم کا اشتہار

[illegible]

المشترک فی الشیء فیما بین مالک مطیع شوکت اسلام آباد
 استنباط کتاب علم الفنون - مقنونی مراد
 ۱۰۰ مجلدیں جسکی تیاری ہوئی ہے کہ فی چند ہر محقق سے ملتی ہے
 المشترک شریعتی سب اور سیر سلوان ضلع ساران

جو ملک بلخ کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کر کے بنایا گیا ہے۔ جن لوگوں کی آنکھوں میں کسی قسم کی بیماری یا کمزوری یا اور کسی طرح کا کوئی نقص ہو اس سے شوقیہ آرام ہوتا ہے۔ چند روز کے استعصال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں اس کے استعصال کرنے سے امید نہیں کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری ہو۔ کسی ایک برس تک معتدز انگریزوں اور لائق ڈاکٹروں اور تعظیم یافتہ یورپوں نے اس مہیرو کے سرمے کا پورا پورا تجربہ کر کے شلیٹ تحریر فرمائے ہیں جن سے ہمارے بیان کی پوری پوری تصدیق ہوتی ہے۔ بڑے بڑے لائق ڈاکٹر اور معتدز حکیم بچاؤ اور ادویہ کے شفا خانوں میں اب اس سرمے کا استعمال کرتے ہیں۔ جس پورٹی پر میری شہر فہرگی وہ جھلی بھی جا رہی تھی۔ تینت فی تولہ جو سال بھر کے دراصل کافی ہے دور دیکھ جو صاحب میری کا سیاہ سرمہ استعصال نہ کرنا چاہیں وہ میرے کا سفید سرمہ منگوا سکتے ہیں۔ تینت فی تولہ میری کا سفید سرمہ طے بیچ ڈاک ذمہ خرابہ۔ تینت خالص میری رابطہ مبلغ ششہ۔

بیٹے میری کاسٹرم جو سسٹرمیا سنگھ نے تیار کیا ہے
 استعمال کیا۔ اور آنکھوں کی بیماریوں کے لئے نہایت مفید پایا۔
 نیز یہ آنکھوں کو سرد اور تروتازہ کرنے والا اور طاقت دینے
 والا ہے۔
 پنی۔ اور پنیڈر۔ مالک نارنجی و سبھن
 دہلوی سے پیش لاہور۔ ۵۔ مئی۔ ۱۹۲۸ء

مناب میں مہربانی کر کے آپ دو تونے اور میرے
کا میرے بھائی بہت طلب پارس میرے نام بھیجیں۔ اور
حقیقت یہ میرے بھائیوں کی بیانیوں کے وسیع بہت ہی
مستند ہے اور جو کچھ میرے کی توفیق سے جاتی تھی وہ اس
میں پانی جاتی ہے۔ لیکن فریضین تھم زبیں مائی
کوشت بریلی ۲۷ جون ۱۹۴۸ء

ورد گزوه کا ناو و علاج

نویسندہ خواجہ مسعود - دانش ور گزشتہ ایک مضمون کی بعض سبکیوں
کے جوہر سے متنبہ ہو کر مفید اور بہتر نمائندگی محنت سے تیار کیا گیا ہے
اس مرض کی کوئی خاص دوا اب تک شہر و مہرب نہیں دیکھی گئی ہے
مال کے لئے اسے اکسیر پانی کی ہے مفصل نوٹ اور ترکیب استعمال ہمارے
دوا و دوا کا حکمت بھیج پر مل سکتی ہے۔ غور کرو اور دوا کا اثر دیکھنا
ہمارا شیر نذر دوا و دوا میں تکلیف سے نجات۔ بعد کے مستعمل
مستحق شہان مشہور دوا کے لئے مشہور دوا وقت مستحق سے ثابت

الضوا و کیمی کا لانا فی علاج مرض نایاب ملٹی

اس نہایت عجیب اور غریب دوا کے استعمال سے یہ سخت
مرض پیداوین میں جاتی رہتی ہے۔ سو بعضی اور بڑی آب و
ہوا کی وجہ سے جو تلی بڑھ جاتی ہے اور سخت ہو جاتی ہے۔ اور
خون کی آلائش اور کی جو ان اسباب سے خارج ہوتی ہیں اُن کے
دفعہ کے واسطے ایک معجز اثر دوا ہے۔ بہت کھوٹے دن کے
استعمال سے تلی غائب ہو جاتی ہے۔ درد جانا بہت سہ اور نفا
اور کمزوری جو اس مرض کی وجہ سے مریض پر وارد ہوتی ہیں۔
آفا نارفع ہو جاتی ہیں۔ اور جنبہ تندرست اور صحت کی حالت
پر آجاتے ہیں۔ ہر ایک شیشی پر ہمارا ٹیڈ مارک لگا ہوا ہے۔
قیمت فی بوتل نصف

تصویر عالی

کی غنوں اور صفائی دیکھنی ہو تو انارکلی احاطہ مولوی لطافت علی میں
نارنگہ ویسٹرن فوٹو گراف سٹڈیو لاہور میں تشریف لادیں :



یہ کوئی اچھلا نا نہیں ملکہ ایک کار آمد کل ہے جو جہاں میں ایک
جیب بکری یا ایک ویاسلائی کی دیکھ کر بہت اہل روپ کی حکمت
نے اسے اس جیب لیمپ بنا دیا ہے جس کو صرف ایک عکس سے بادی
سے وہ خود بخود ٹھکانہ روشن ہو جاتا ہے۔ ویاسلائی کی بھی ضرورت نہیں
ہوتی۔ رات کو مسافر ہر دم اپنی جیب میں چراغ روشن رکھ سکتا ہے۔
یا نٹریل روشن کر کتاب سے یہ انکیز رویتہ بار بار اچل سکتا ہے۔ لیکن
مردمہ جالبہ کے بعد اس میں پھر نئی بتیاں داخل کرنی پڑتی ہیں لیکن
ایک جیس یا چھو بتیاں رکھنے والا اس کو جہاں تک ہے۔ جا دوسرے
کی قیمت چار روپے ہے۔ مخصوص ایک مکان۔ یہ قابل دید
غریب لیمپ پڑی ویلیپے پلر یا رسل کارخانہ پیشہ اجا
لاہور سے مل سکتا ہے۔

اشتہارات



صرف پیشہ اخبار لاہور
ہندوستان بھر کے تمام اردو
اخبارات میں پادہ چھپنے والا
پرچم ہے اور اسی لئے ہر قسم
کے اشتہارات منتشر کرنے
کو اس سے بڑھ کر کوئی اور مفید
دریہ نہیں ہے

خاصی اشتہار دینے والوں کے لئے ضروری ہر

۱۔ یہ اخبار تمام پیشہ مقامات اور علاقہ جات میں جاتا ہے جہاں
ان کے اردو بولی یا سمجھی جاتی ہے بلکہ ان کے علاوہ بھی کئی جگہ جات ہے
۲۔ ہر نقشہ ہندوستان کے کسی حصہ میں کوئی مشہور شہر ایسا نظر
آئے گا جہاں یہ اخبار نہ جاتا ہو
۳۔ ہر درجہ ہر پیشہ ہر فرقہ اور ہر مذہب کے لوگوں میں یہ اخبار
پہنچاتا ہے

۴۔ ہر قسم کے اشتہارات اس میں شائع ہونے سے اتنی شہرت
پا کر سکتے ہیں جتنی کسی اور روزنامہ ان کے اخبار میں نہیں کر سکتے
۵۔ وہ خاصگی واقعات سے تو آواز دیتے ہیں اشتہارات ملانے میں
کثرت شائع ہوتے ہیں گے تاکہ لوگوں کو ان کے اندراج کا فائدہ
ملو ہو جاسکے۔ تو وہ وقایع کی تاریخوں کا یاد دہان اور مشہور ہو جاتا
۶۔ ضروری ہے۔ تمام مذہب مالک کے اخبارات میں مفتوں
۷۔ ان پر یہ کام نہیں کرتے ہیں۔ انگریزوں میں تو قدر کی رعایتی۔
۸۔ ان میں جہم پڑے اور مسلمانوں میں تاریخی نام یا تاریخ ایسی ضرورت
کے علاج ہیں۔ اخبار میں تاریخ کا چھپنا ایک شہرت کا کام ہو جاتا ہے
۹۔ ہر چار سطریں چھوٹے اشتہارات ایک رتبہ کے لئے صرف در
۱۰۔ ان میں سہولیت مشہورین کے لئے شائع کر دے جائینگے اگر کوئی
۱۱۔ صاحبانی کوئی چیز بدنامی یا بچی جانے ہو تو اس کا اشتہار آگے آئے
۱۲۔ محکمہ کے اس دفتر میں بھیجیں۔ کسی شخص ان سے یا اس دفتر
۱۳۔ سے خط لکھ کر کے وہ چیز خریدیں گے یا کسی ایسی چیز جو
۱۴۔ شہر صاحب چاہتے ہیں بدل دینگے۔ ولایت کے اخبارات کے
۱۵۔ مالک اشتہار کے لئے سے لوگ بہت فائدہ اٹھاتے ہیں

۱۶۔ ہر شخص کو کسی کے امیدوار ہیں وہ ایک روپیہ بھیج کر اپنا کوئی
۱۷۔ اصل کر لیا کرادہ کچھ بھیجیں کریں۔ اور ساتھ ہی لکھیں کہ ان کی
۱۸۔ کثرت کس قدر ہے کیا امتحان پاس کیا ہے اگر کوئی کیا ہے

ضرورت ہے

پنجابی ہائی سکول امرتسر کے لئے دو استادوں کی ضرورت
ہے۔ جن میں سے ایک تو انٹرنس انگریزی میں پاس ہو۔ اور
دوسرا فارسی کی تعلیم انٹرنس کلاس تک خاطر خواہ دے سکے۔
تجوہ ہیلے کی بندہ روپے کا مہوار۔ اور دوسرے کی دس سے
بندہ رنگ حسب نیابت دجائے گی۔ امیدواروں کا انتخاب لیادہ
کے مطابق ہوگا۔ مذہب کی کوئی قید نہیں۔ درخواستیں مع
نقلی سندت ۱۰۔ اپریل ۱۹۲۷ء سے ہیلے بنام لاہور وائی چند
ہی۔ اسے پینچک ٹاؤن گڑھ پنجابی ہائی سکول امرتسر۔ تعلیم کوڈ
کالج۔ پورٹنگ ہوس۔ لاہور دیکھئے

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوش

بارہ مولا اور سری نگر میں ٹرینیں کا کھلنا

یکم اپریل ۱۹۲۷ء اور اس کے بعد سے بمقام
بارہ مولا اور سری نگر آؤٹ ایجنسیاں قائم کیجائیں گی
اور ان کے اور نارتھ ویسٹرن ریلوے کے کسی
سٹیشن کے مابین براہ راولپنڈی ہر قسم کا اسباب
اور پارسل آمد و رفت کے لئے ملک کے جائیں
مفصل حالات پنج وغیرہ کے متعلق درخواست کرنا
پنج ایجنسیاں سرحد وچن جی ہائی وکینی راولپنڈی
ڈسٹرکٹ ٹریڈک سیرٹیفکٹ راول پنڈی۔ نارتھ
ویسٹرن ریلوے کے کسی سٹیشن ماسٹر اس دفتر
سے معلوم ہو سکتے ہیں

دستخط جی۔ ڈبلیو
سیچو۔ ٹریڈک
سیرٹیفکٹ
دفتہ صاحب ٹریڈک
سیرٹیفکٹ
لاہور۔ ۲۲۔ مارچ ۱۹۲۷ء

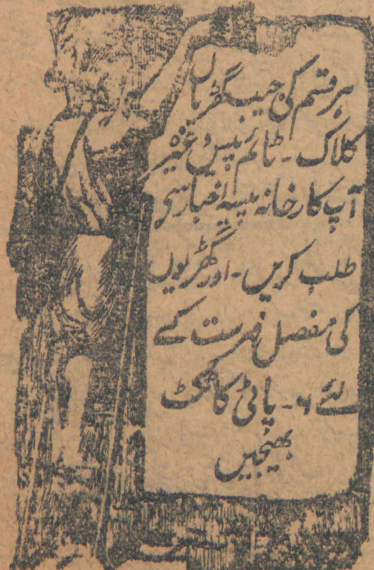
ان کو لیون کو کھاتے

یہ گویاں: انہی قبض کے دور کرتے ہیں کہیں میں۔ جہاں کو
تازہ کوئی ہیں۔ علاوہ اس کے امراض ذیل کو فائدہ مند ہیں۔
۱۔ سردی و سردی بھارت۔ وجہ مفصل ہر قسم اور
اس کے بچ کو بدن سے دور کرنا نہیں گویاں کا کام ہے۔ سنا
موجود ہیں۔ طریق استعمال ہر ایک۔ قیمت فی بکس جس میں
گویاں میں صرف ۵۰۰ اشتہار ہے۔ نام و وار شاہ علی لکھنؤ پرنٹری

رسالہ انفوائزرا

انفوائزرا اپنے رکام وبائی کے نام سے اخبار پڑھنے
والے بچوں واقف ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ
سوڈی مرض ہمارے ملک میں بھی آگیا ہے۔ مگر
ابھی یہاں کے آدمی اس کی علامات و علاج سے
واقف نہیں ہیں لہذا یہ رسالہ لکھا گیا ہے جس میں اس
مرض کی حقیقت۔ تاریخی حالات۔ اسباب۔ علامات۔ مندرہ
خاص علامات۔ انگریزی علاج۔ دینی علاج۔ مجرب علاج
کا ذکر ہے۔ جو دوائیں اس میں بھی گئی ہیں ان کا
مختصر حال بھی ہے۔ قیمت چار آنے۔ بکٹ بھیجنے پر
تو محصول کے لئے آدھ آنے کا ٹکٹ قیمت کے علاوہ
بھیجنا چاہئے۔ ویلیو پی ایل سنگانہ ہو تو علاوہ قیمت
کے تین آنے صرف ہونگے

کتاب ذیل بھی فروخت کے لئے موجود ہیں:-
رسالہ امراض و دندان ہر۔ اسٹو کے سونچ عمری ار
رسالہ مروتوں کو ایک سے زیادہ شادی کرنا ہو۔ نقشہ خط
صحت زمانہ ار نقشہ حفظ صحت عام مر نقشہ سوئی ادویہ
رسالہ علاج آواز ار رسالہ جہان مر رسالہ قضا ار رسالہ بد
جنسی ۱۲۔ مذکور بالا قیمت میں محصول دیکھ کر کچھ شال نہیں
المشتہر سید محمد حسین سیر حسین۔ منہ۔ قلع گڑھ کاٹوہ



ہر قسم کی حب گھڑا
کلاک۔ شام پین وغیرہ
آپ کا خانہ پیشہ اخبارات
طلب کریں۔ اور ٹرینوں
کی مفصل قیمت کے
لئے۔ پانی کا ٹکٹ
بھیجیں

مراسلات

حاج انتظام میلہ ہر دور

۱) ایک نئی جاتی اصطلاح منظوری ہدایت سابقہ تشخیص ہو۔
 جو کسی شخص کے ناگوار خاطر نہ تھا۔
 ۲) باشندگان جو لاہور کنکھل یا مخصوص فی آدمی ۲۰ ایک امر
 جدید کیا گیا۔ اول گھنٹہ کار وائی فونی۔
 ۳) حجاب سے ایک روپہ کی کس وصول کیا گیا۔ جو کسی نہیں
 جاتا تھا صرف ماحصول نمکس واسطے خراج صفائی میلہ کے سابق میں ۲۰ تھا۔
 ۴) اور گاڑی گھوڑی کا محصول بڑھا دیا گیا۔ بہ نسبت پہلے کے
 اور چھپا دیا گیا۔
 ۵) دھرم پھر حکم جاری ہوا کہ گھوڑی دودھ بارسد کا سامان جو ہر دور
 میں لاتے ہیں۔ ان سے ہر دور محصول جدید لیا جائے۔ یا ٹوٹا سے
 جالوں سے بچا چھین سکھ بڑھی مجب شریٹ۔
 ۶) مکانات جو ہر دور میں پختہ بنے ہوئے ہیں۔ ان میں تعداد
 قائم کر دی گئی کہ اس قدر آدمی سے زیادہ آدمی نہیں۔ ورنہ قیوم قائم
 ہو گا اور سزا ہوگی۔ اور جس مکان میں زیادہ آدمی پائے گئے مکان
 سے باہر نکال دئے گئے۔
 ۷) جو لوگ خواہ مخواہ دے تھے ان کو پکڑ کر نکال دیا گیا۔
 باوجودیکہ ان سے عرصہ یا درجہ مار پیٹ کر کے محصول لیا گیا۔ اور کمال
 درجہ کی سختی ہوئی۔
 ۸) مکانات والوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ہر ایک جنگلی صفائی کے
 واسطے مقرر کردئے گئے۔ اور ان کی تنخواہ مالک مکان کے ذمہ رکھی
 باوجودیکہ یہ جلدیج آمدنی یونیسیٹی اور آمدنی میلہ سے متعلق تھا۔ مگر
 اور کثرت مزاج اور کارگزاری خودی کا باعث ہوا۔ حلقہ فی اور دیگر کو ڈارڈ
 کو حکم ہوا۔ اس سے پہلے سے سدا شکوہ انتظام کے بھی ہوتا۔ آروگندم
 ۱۰) چینی ہمارے وقت کریں۔ غرض اس طرح جبر پر چڑھ کر کچھ صرف
 ملازمان انتظام کے واسطے مقرر ہوا۔
 ۱۱) بعض انتخابی ملازمان نے یہ کارروائی کی کہ نہ کچھ تھا اور
 ہمارے کو نکھایا کچھ اور جب وقت قیمت طلب کرینکے ہوا تو کچھ دکھایا
 لی اور جواب دیا کہ ہمارا نام یہ نہیں۔ اگر کماحقہ نے زیادہ کہہ تو اسکو
 پیٹ کیا اور وہ ہمیں چالان کر کے سزا کرادی۔
 ۱۲) ہمارے پانچ مشنہ کو رات کے وقت ایک خاص کمیٹی باجمہان
 اشخاص کی ہوئی جو ہر زمان اور دیگر اشخاص جو لاہور وغیرہ سے ہوجہ
 پیش ہونے ناٹش میلہ سابق رو بروئے میٹریں صاحب مجب شریٹ سے
 ناٹش تھے منعقد ہوئی اور سچو ہوا کہ ان لوگوں سے اس وقت اور
 اس میلہ میں اپنا انتظام لینا چاہئے۔
 ۱۳) اسی اثنا میں جس وقت ریل گاڑی میں مسافر زیادہ آئے۔ او
 انڈیا ہم نہ سکا اور ۲۰۰۰ دی بھیریں اور ہر مہندہ ہر مہندہ۔ تنظیم
 صاحب سے کچھ اور متنبہ بن گئی۔ مگر یہ اختیار کی اور پھر ناٹش سابق کا
 یاد آئے۔ اسی وقت مجب شریٹ مندر کو دفعتاً کثرت ہر چند اشخاص اطلاع
 کی اور ریل گاڑی کی کہ میلہ نہ سکا جاوے ورنہ بہت سے آدمی ہماری صفینہ
 میں مرا جاتے تھے۔ صاحب مجب شریٹ نے جس وقت ڈاکٹر صاحب کو بلا دیا
 تو ان لوگوں نے ہر ہفتہ ان کے کارکن تھے اور بعض پہلا طبیعت میں

بھرا ہوا تھا۔ اپنی سخت پیشہ وروں میں ڈاکٹر لوگوں کو ستریک روٹ
 جاری دیا کی گئی۔ ڈاکٹر صاحب نے آکر کھدیا کہ بیماری وبائی
 ہو جاوے گی اگر زیادہ آدمی جمع ہوگا۔
 ۱۴) تنظیم میلہ سے بیماری کی روک تھام کا تو کچھ انتظام نہ ہو سکا اور میلہ کا
 ہر مہندہ ہر مہندہ ہر مہندہ۔ اپنی یہ خیال ہوا کہ روٹ کر دے۔ چنانچہ
 گوشت کو روٹ کر دیا۔ اور کچھ آگ میں نیک مینی سے اٹھ کر ہر مہندہ
 ورنہ بہت آدمی مرا جاتے۔ وہاں سے تو کچھ چھک ہوا۔ اور یہاں ان
 لوگوں نے دیکھا کہ پکڑ کر روٹ کے مسافر بند کر دئے۔ اور پھر میں
 آدمی آئے تھے ان کو اسی وقت ریل کے ریل میں ہی بھری کی بھری
 گھاٹی لوٹا دی۔ اور ٹین ریل پر ان کو آٹھ دیا اور نہ پانی پیے
 دیا۔ سینکڑوں آدمی پانی کے واسطے ریل میں پڑتا ہوا ہو گئے۔
 ۱۵) مقام ہر دور میں بیکہ جاری کر دیا کہ جس قدر آدمی میں سب
 آٹھ جاؤ۔ ورنہ نکال دئے جائے۔ چنانچہ اس قدر بیکہ سختی کی گئی۔
 کہ جسے ششہ میں رعایا کی بناوٹ کی تھی اور مار پیٹ کی گئی۔ اسباب
 ان کا لنگاچی میں بھی بیکہ دیا گیا۔ بال بچہ امن کے ان سے علیحدہ
 ہو گئے اور وہ علیحدہ ہو گئے۔ ورنہ پتے ریل تک پہنچے جو سڑ
 میں کھڑی ہوئی تھی۔ تو اس وقت بھی لاٹھی اور جوتے سے مار پیٹ
 ہوئی اور پانی تک پہنچ نہیں دیا۔ نہانا تو لنگاچی میں رکنا رہے۔
 ۱۶) جو باشندگان جو لاہور کنکھل۔ ہر دور سے انکو قطعی
 ہر دور سے نکال دیا گیا۔ اور کسی بہن کو لنگاچی پر یا کسی جگہ جانے
 نہیں دیا۔ اور ان کو گردن پکڑ کر نکال دیا۔ اور تیری کسی ہندو کو
 سزا دیا یا پکڑ کر دیا۔ دوکات ہر مہندہ سے دوکانداروں کی بند کرادی
 گئیں۔ مسافروں کو کھانا تک نہیں ملا۔ اور کسی نے کچھ آٹا مال بھی
 سے لیا تھا تو اس کے پیٹ سے گرا دیا۔
 ۱۷) پھر ایک ہر دور کا روٹ کر دیا۔ وہی سے ایک کمیٹی سفینہ
 پلان کی اور کچھ کوٹ لائے گئے۔ اور جس قدر آدمی تھے ان سب کو
 مکانات ہر دور سے زبردستی کھینچ کر مار پیٹ کی اور ایک ملوانی چٹائی
 کا روٹکا صدمہ جو شہر سے ایک آدمی سے مر گیا اور جلد ہی رہا کر کے
 لنگاچی میں ڈال دیا گیا۔ نہات سختی کی گئی اور حکومت اپنے ختم
 خاص کی دکھائی تھی اور خوب خوش ہو کر کہا اس قدر بیکہ ہے۔
 ۱۸) اور جو شخص اس ظلم سے بیکہ بھاڑ۔ جنگل اور دیات گردنواح
 میں بھاگ کر چلے گئے تھے۔ ان کا بھی پکڑ کر پکڑ کر پکڑ کر دیا۔ اور اگر
 وہ شخص کسی راہبہ یا ہر رنگ کے کناری نہاتے بھی تھے جس تو وہاں
 بھی ان کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا گیا اور سدا سے دلوں کو
 وہاں جلنے سے بند کر دیا۔ اور ان کو بھی مار پیٹ کی۔ اور جو شخص کسی
 قصبہ یا شہر میں رسد لینے کے واسطے آیا۔ تو اس کو بھی جاتے نہیں
 دیا۔ درجہ فاخت سختی کی گئی۔
 ۱۹) ریل کی ریل بھری ہوئی مسافروں کی دوس کی گئی۔ ایک عورت
 کا بچہ ایک مہینہ کا تھا۔ وہ شہین و جو ہند پرتھوڑی اور اس کے
 ساتھ دئے سفردہ گئے۔ اور پتے اس کا بچہ جو ان کے پاس تھا وہ بچہ
 پیاسا تپ تپ کر مر گیا۔ فرزند کسان تک تکلیف اور صدمہ مسافروں
 کے خیر کر دئے کسی باشندہ کو گھر سے باہر تک لے نہیں دیا۔ جگہ
 جگہ پتے کھڑے کر دئے۔ ہائے! افسوس گوشت کی عملداری
 میں ایسا ظلم۔ جانب میں کیا ہی انتظام کے موقع ہیں۔ چلے تو کبھی
 ایسا نہیں ہوا۔ اگر انتظام نہیں ہو سکتا تھا تو کیا کوئی اور مجب شریٹ

مالک مغربی شمالی میں نہیں تھا ہوا انتظام کرنا۔ گورے سفینہ اور دوس
 کے ظلم قابل تحریر نہیں۔ زبان پر ان کا نام لائے سے یہ اختیار اٹھ
 کھوں سے نکل آتے ہیں۔ ریل کے مسافروں کی وقت جو گاڑی میں
 ہزاروں کو اس سے بندہ آئے تھے اس قدر بیکہ روٹ کر دئی تھی جو زبان قلم
 اور زبان انسان کے بیان سے باہر ہے۔ ایک دینی مجب شریٹ کھسکا
 نامہ نامن سکھ جو وہ بے اختیار تھا۔ البتہ اس سختی پر افسوس کرتا
 تھا۔ مانتی کا حال بہر سو گھٹا۔
 ۱۸) میلہ جو انتظام ہوا کرتا تھا اس میں سے ہوتا تھا کہ اول
 کمیٹی کی جو شخص کمیٹی نے بیان کئے ان کا انتظام ہو گیا۔ یہاں
 کٹی رہتا تھا۔ اس میں سے نوا آدمی ہی بناتے۔ نئے نئے حکم کیلئے سو
 خیال نہ تھا کہ انتظام کیا ہو جائے اور کیا ہوگا۔ کیوں محصول نکال گیا۔
 اور جب ملک و سب سے فقیر کے لئے اپنی باندھی اور سنگدل اور خوش
 کاغذ آباد کر کے یہ عمل کیا گیا۔ پہلے یہ امر ضرور ہوتا تھا۔ کہ صرف عادی
 کرانی جاتی تھی۔ کہ ہر دور میں بیماری ہے۔
 ۱۹) مگر اسی سخت ممانعت اور جبر نہیں ہوتا تھا کہ جو شخص میلہ میں
 موجود تھے اور جو شخص اپنا کام میڈ اور ہندوان سرورہ کرنا تھا اس کو
 فوراً ہی لات ماری اور فوراً ہی لٹھا گیا مگر کسی نے ہماری گوشت کی
 ترائی بھلائی یہ خیال نہ کیا۔ کہ کام ہندوستان میں رسوائی ہوگی۔ اور یہ
 میلہ کسی کا نام نہ کرنا چاہئیں۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ مجب شریٹ ضلع
 ہمارے میلہ کا کچھ انتظام کوٹ۔ انتظام ہونے یا نہ ہونے سے ہمارا کیا بچے
 مگر ہماری تیرتہ جائز اور پرستش دہوتی کیوں بند کر دیا ہے اور کیا
 دست اندازی ہو۔ اور جب گوشت انتظام کرنا ہے خواہ وہ اسی
 نیکی ہی اور آسائش رعایا کے۔ اور یہ سب خراج ضمیمہ میونسپلٹی سے ہوتا ہے۔
 اس میں گوشت کا تو کچھ صرف نہیں ہوتا گوشت خواہ مخواہ ہر دور سے
 ایسا انتظام کیوں کر کرے جو رعایا کے جان و مال اور موروثی سے متعلق
 باعث نقصان کا مقصور ہو۔ اور ہماری میونسپلٹی کی طرف سے اس وقت
 تک اسال کوئی درخواست یہ انتظام کی بات نہیں ہے۔ خواہ خواہ ان
 شکام کو جو پہلے یہاں سے رخ اٹھتے تھے وہ کو بھی ایک موقع تھا گیا۔
 اور ہمارے ساتھ یہ بدسلوکی ہوئی۔
 ۲۰) ہر مہندہ میں بھی کسی نے نہیں ماری تھی اور باوجودیکہ
 گوشت ہند کی ممانعت ہے اور نوش انگریز کا پھر رنگ ہوا ہے۔ مگر
 ایمان پولیس نے جو زمین افسر تھے۔ ہندو ہال کے پکڑ دئے۔ جو
 سدا رہا دیکھا تھا اسپر کسی ہندو کو جل تک چڑھنے نہیں دیا۔ بیماری
 وبا کی قطعی نہیں تھی اور یہ موقع ہر مہندہ زول سرکار نہیں ہے۔ ملک
 ملکیت ہمارا رسوائی مان سکھ جی دلی جو پکڑا ہے۔ ہر مہندہ اسوا عمل
 چولہے کے جیسا باغیوں کے ساتھ شہر میں ہوا تھا۔ اور تمام بہن
 لوگ گردن پکڑ کر کھائے نکال دئے گئے۔
 ۲۱) شہین ریل اور ڈاکٹر دونوں ہر ممانعت کر دئی گئی۔ روز
 تک کسی کا نام گوشت کو نہ دئے۔ جو بیکہ سرکاری کے نہیں معلوم کہ
 یہ بھی ششانی گوشت سے حکم جاری ہوا تھا۔ کیا حال تھا۔
 ۲۲) اب تین روز تک۔ راکھ ہے کل ساڑیا باشندگان شہر لنگاچی
 کے آٹا ڈھک تجاویں جگہ جگہ پتے مقرر کر دی ہیں۔ بعض بعض ساڑیا
 اس وقت تک جنگل اور دیات میں پتے ہیں کہ کب تک لنگاچی کے شہر
 نہ کرینگے کھانا نہ کھا دیں گے۔ اور یہاں یہ کیفیت ہے۔
 ۲۳) مگر افسوس اس قدر ہے کہ حکم گوشت کا نہیں ورنہ گوشت

پہلے اخبار

لاہور یوم دو شنبہ ۱۷ اپریل ۱۹۲۲ء

اس مرتبہ کسی ایک ضروری مراسلات اور خطوط قابل المراج
اخبار کے جمع ہو جائیت ہم لینڈنگ آرگیکل کر کے نہیں پاسکتے اور یہی
نمونہ چند ضروری اخباریوں میں لوث دیکھ کر پراکتفا کرتے ہیں

سید ہرودار پر جاتیوں کی تکلیف اور محکمہ بلوچ
کی سختی :- سید ہرودار کی مفصل کیفیت اور اس صصیت
اور محسنان کے متعلق جو اس سال ہرودار میں پچان جاتیوں
کو پیش آیا ہے اور ریل میں جو ان کی گت ہوئی تھم نے ایک
مراسلت دیج کی ہے۔ اگر صاحب مراسلہ کی کل باؤں پر
اعتبار کر لیا جاسے تو انصیری ہو گیا ہے۔ عجب نہیں
کہ صاحب مراسلہ کی کل بائیں جاتیوں کی تکلیف اور
صعوت سفری صحیح ہوں کیونکہ ہم نے جیشم خود لاہور کے
ریلوں سٹیشن پر گزشتہ مہینہ میں جو حالت ہرودار کے جاتیوں
کی دیکھی ہے وہ ناگفتہ بہ ہے۔ پولیس والوں اور ریل کے
باؤں کے ہاتھ سے جو مصیبت ان ناکرد گناہ سے زبان
لوگوں کو پہنچی ہے وہ ناگفتہ بہ ہے۔ اگر اس دردناک فقتہ
کی تفصیل لکھی جائے تو اس کے واسطے ایک دفتر درکار ہو
اس لیے اس وقت صرف دو بائیں گورنٹ عالیہ کے انصاف
دوست کاڈل تک پہنچانی منظور ہیں۔ اڈل یہ کہ ہرودار میں
جس قدر ہینہ کا شور و شر مچایا گیا تھا وہ بالکل غلط ہے۔
جنسی اموات ہوئی ہیں وہ ضرور انہو کثیر کی وجہ سے ہوا کی
خرابی کے باعث ہوئی ہوگی۔ مگر جس کثیر مقدار کے ہجوم میں وہ
واقع ہوئی ہیں اس کی نسبت سے بہت تخفیف ہیں۔ زیادہ
صحت کے لئے ہم ان تمام اموات کی تعداد کو پیش کرتے ہیں
جو آتے دنوں میں ہرودار سے لاہور تک ریل پر ہوئی ہیں۔
۲۵۔ ماچ تک جرت ۲۸۔ تھیں کہ جن میں سے ۱۷ تھک ہوئیں
اب اگر ریل کے انتظام کی طرف دیکھا جائے کہ جہاں مسافروں
کو بھوس کی طرح برہمی سے کھوڑے گاڈیوں میں بند کیا جاتا
ہو۔ اور وہاں کی خواب ہوا اور پانی اور پاختانہ کی تکلیف سے
اگر اتنے دنوں میں صفت دیتی ہی وار دلیں ہوگی تو یہ
کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتیں۔ دو م سٹیل گورنٹوں کے
جہاں تھان سے ریل پٹے سے جاتیوں کو جو تکلیف پیش
آئی ہے اس کی کوئی نمائی نہیں ہو سکتی۔ رعایا کی جان کی
حفاظت کرنا گورنٹ کا فرض ہے اور اس لئے رعایا کی بری
کے خیال سے بھری ہوائی دس کرانی گئیں۔ اب یہ انوکھا
تاؤن پیدا ہوا کہ جہاں تک کوئی ریل پہنچی ہے وہاں تک کا
کرایہ کٹ کر باقی مسافروں کے حوالہ کیا جاسے۔ کیا جس
وقت ریل کا ٹکٹ خریدا جاتا ہے مسافروں اور دیوے کے
بجین ایک قسم کا عہد نامہ نہیں ہو جاتا کہ اس کرایہ پر تم کو

ملائی جگہ نہیں پایا جائیگا۔ تو کیا ریل والوں نے یہ عہد
پر رکھا۔ اور اگر مجبوراً مسافروں کو وہاں نہیں پہنچی سکے تو
ان سے کرایہ کیوں وضع کیا جاتا ہے۔ ہم نے لاکھوں
مخلوق کی مصیبت دیکھ کر ان کی بددی کو روکنے کے لئے
یہ التجا گورنٹ کے حضور میں کی ہے۔ اگر جواب مل
جاسے۔ تو عین خاوندی ہے۔ تاکہ عوام انسان اس کی تکلیف
پر سرکار کی توجہ نہ دیکھ کر سرکار کو اپنے رنج و راحت سے
بچھڑ سکیں۔ پھر اس سے انتظام حکومت میں بہت
کچھ نقص واقع ہو گیا اندیشہ ہے۔

اخبارات اور محکمہ خاص پولیس :- اس عنوان سے
میں اخبار میں جو آئیکل ۸۔ ذری گزشتہ کو چھپا تھا اس کا ضروری
ہونا تو ایسی سے خارج ہے کہ صوبہ کے سب سے بڑی انگریزی
اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ نے اس کی تائید کی اور امید ظاہر
کی کہ شاید اس بارہ میں بہت جلد ایسا حکم جاری ہوگا کہ محکمہ
خاص پولیس والے اپنی رپورٹوں میں صیف پولیس کی شکایتوں
کا خاص طور پر روش لیا کریں۔ کیونکہ پولیس اور عوام انسان کے
مابین جو تعلقات وابستہ ہیں وہ حفظ امن اور رضا مندی عام
تک خیال سے نہایت ضروری ہیں۔ حال میں لاہور کے دوسرے
انگریزی اخبار پنجاب پیٹریٹ نے اپنے ۲۸۔ ماچ کے پرچم میں گورنٹ
اور پریس کے عنوان سے ایک لیڈر لکھا ہے جس میں ظاہر کیا
ہے کہ پنجاب پریس ایسوسی ایشن ایک ایسے ضروری معاملہ کو اٹھانے
والی ہے جو تمام صوبہ کے دیسی زبان کے اخبارات کے لیے نہایت
اہم ہے۔ یعنی جس طور سے کہ پولیس کی موخت پس کا اہتمام
حال میں کیا جاتا ہے۔ یہاں سے میں اخبار کے آرگیکل کا
سالم ترجمہ دیج کیا گیا ہے جو عنریب گورنٹ پنجاب کی خدمت
میں پریس ایسوسی ایشن بذریعہ ایک میموریل کے پیش کرنا جاتی
ہو۔ جو محکمہ پنجاب پیٹریٹ نے ہماری رائے کو بہت سی مضبوط دلائل
کے ساتھ منظم کیا ہے۔ البتہ وہ ہمارے آخری فقرہ سے اختلاف
کرتے ہیں کہ جس میں ہم نے پنجاب پریس ایسوسی ایشن پر ہرگز
جبر لاک کی خدمت میں صرف خوشامدی ایڈیٹس پیش کرنا لازم
دیا تھا اور شکایت کی تھی کہ کیوں یہ یا اس قسم کی ضروری
تکالیف اہلیان پولیس کے پیش نہ کی گئیں۔ چونکہ یہ فقرہ امر
ذیر بحث سے ایسا متعلق نہیں ہے ہم اس کو ایسا ہی چھوڑتے
ہیں۔ اور پریس ایسوسی ایشن کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں
کہ یہ امر جو بالفعل اس نے اپنے صوبہ کے ہمارے محکمہ حکم کے
حضور میں پیش کر کے لئے اٹھا یا ہے اس کی کاپیائی پروردہ
کیونکہ پریس کو پولیس کی نگرانی اور انتظام میں رکھنا گورنٹ
کی پالیسی کے لئے ہی مقرر نہیں بلکہ پریس کی عزت اور وقار
پر ایک بد نما دھتہ ہے۔ اور گورنٹ کو رعایا کے صحیح حالات
کا اندازہ بنانے کے لیے عہدہ مقیاس نہیں ہے۔

سندھ میں قرضہ کا مشتکاران :- خان بہادر حسین
علی آفندی پلید و کرش کاسل نے سنٹرل محمدان ایسوسی
ایشن کراچی کی طرف سے دکن کے کیش قرضہ کے روبرو شہادت

دی کہ سندھ میں زمیندار اکثر مسلمان ہیں۔ ان کی حالت بوجہ
ساہوکاروں کے ستم اور قریب کے بہت تباہ ہے۔ سود ۳۰
فیصدی اور ۵۰ فیصدی بلکہ بھی ۱۵۰ فیصدی تک لیا جاتا
ہے۔ مثلاً ایک غریب شخص نے ساہوکار سے پانچ روپے بیکر
ایک آٹہ روپیہ روزانہ دینے کا متاک یکم اپریل سندھ کو لکھ
دیا مگر نہ اصل اور نہ سود ہی ادا کر سکا۔ ۲۲۔ ذری سندھ کو
پانچ روپے اصل زر اور ۲۰۹ روپے سود کی اسپر زائش دے
ہوئی۔ اس لئے سندھ میں بھی دکن طبعیہ ایک کا بتا رہا جاتا

امیر میر گل و امیر گل :- آخر کار خاں خاں کے حضور نظام
اور مشر حلیب جو پری کے ہیرے والے مقدمہ کا فیصلہ ہوا۔ حق
نظام نے ۴۰۔ ۱۹۲۱ اور دیکھ ہیرا لے لیا۔ بقول مشر حلیب کے
اصل قیمت جو نظام دینے پر راضی تھے وہ ۴۰ لاکھ تھی۔ میں
اب بھی ۲۸ لاکھ اور مقدمہ کا خرچہ جو کسی صورت میں کلکتہ کے
ریکیوں نے دس لاکھ سے اتنی بڑی مولی مرنے سے نہ لیا ہوگا
ملکر حضور نظام کو اسی قیمت سے ہیرا آٹا۔ ملاجی کی ملاجی دی
اور بائیں جگہ لکھے۔ آدھ مشر حلیب فایدہ میں ۲۸۔ ۲۱ لاکھ
لشٹن کے اس سینڈیکٹ کو ادا کر دیا جس سے ہیرا خریدا تھا۔
۲۸ لاکھ میں سے ڈیڑھ لاکھ مقدمہ میں خرچ کر دیا اور دو لاکھ
روپے کا معقول نفع اٹھا یا۔ اور جو اس کی قیمت یاد رہی کرتی
تو پندرہ لاکھ ہی اٹھا لے لیا تھا۔

جملوں میں شائستہ رتہ :- ہمارے صاحب جملوں کے
سے جو آریا سلج لاہور کے خبر جملوں کے پندوں سے شائستہ
میں بحث کرنے کو گئے تھے آریا تیرکا لاہور میں ماسٹر دیکھا پرشاد
صاحب نے جو بیان چھپوایا ہے اس کے مطابق آریا ہی اس
میں فتنہ فزوق معلوم ہوتے ہیں۔ ممکن ہے کہ چونکہ اس تصویب
کے مصدق آریا ہیں اس لئے وہ ایسا ظاہر کرتے ہیں۔ مگر جلسہ
عام میں آریاؤں کے دید سے بہت پرستی کی مخالفت ثابت کرنے
اور آریاؤں کے سوامی اچیتا مند کے سنان دھرمیوں کے ساتھ
برہما نند جہاڑی کو مسکرت زبان میں بحث کر کے پیکا چلیج کرنے کے
آخر الذکر کے اجدود ہماراچ کا اصرار کر کے منظور نہ کرنے کے
بی ثابت ہوتا ہے کہ جملوں کا میدان آریا سلج والوں کے
۲۸۔ ہماراچ کا آریا سلج فٹل میں پاسور روپیہ دان کرنا اور سوامی
اچیتا مند کو ایک سو روپیہ دینا ہی اسی کی تائید ظاہر کرتا ہے۔

امیر کابل ہندوستان میں آتے ہیں :- بعض اخبار
نے جیشوں حاشیے لگا دئے تھے کہ اب کیوں امیر صاحب
ماولیشی میں آتے ہیں جبکہ پہلے دعوت قبول کرنے سے انکار
کیا اور بجائے ہندوستان میں آنے کے ولایت کو جلتے تھے
اب پاؤنڈر نکھتا ہے کہ اس کو نہایت مستر ذریعہ سے خبر
ملی ہے کہ اس سال کے موسم بہار میں تو امیر صاحب ہیرنگ
ہندوستان میں نہیں آسکتے۔ چلو بالفعل چھٹی ہوئی پھر
دیکھا جائیگا۔ آخر امیر صاحب میں کہ گورنٹ ہند اس
قدر ناز بردار ہیں کہ نہیں ہے۔

اگر یہ حیران ہو رہا ہے کہ جبرہ تو ان کے اپنے لئے مسمیٰ
فی نہیں ہے

[illegible]

یہ گو کہ خط ملحق کے سپاہی سردار میں امر کوٹ مار کئے میں صاحب
لدا نگہ انیسرا انتظام فرمایا۔ حکام ملک شکاوت بہرہ کی ہے
انجن اسلام آباد اپنے مسلمان طلبہ کے ساتھ اٹھ منظر کے
چار روپے ماہوار کا وظیفہ ملتا تھا جو ملک گولہ پور میں انیسویں قیام
اور کھڑکی ضلع میں دو روپے ماہوار ملنے کی تعمید ہوئی۔ اسی
سے منظر کی سیکرانیہ مل کر پورسول اپنے تئیں آدمیں عربی کی تعلیم کے لیے
لے کر۔ مخوان انجن رنگی سید شخص کو فروغ دے کر ایک ماہ

استهنا کتاب علم نضوف مشنوی مراد

تخصیص قیمت!
 حضرت قاضی محمد علی غازی خان شہنشاہی صاحب
 سوانح لیبی اور آب گز چوڑی

یہ تصویریں خاص طور پر ملائیت کے تیار ہو کر آئی ہیں جو صاف
ان کی خریداری کے ساتھ انہوں نے ملے ہوئے ہیں۔ یہاں سے

[illegible][illegible]

تصویر عکسی

کی خوبصورتی اور صفائی دیکھنی ہو تو انارکلی احاطہ مولوی رشید
میں کا رہنا نہایت دیکھیں تو اگر انکے شہر و لاہور میں تشریف لائیں

در و گزیده کا نادر علاج

تو ایسا نہ تھا کہ سو فیصد واقعہ درود اور ایسا ہوسکتا ہے
 سب سے بڑی بات یہ ہے کہ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ
 تیار کیا گیا ہے۔ اس میں کسی کوئی خاص دوا یا تاکہ شہرہ و محراب نہیں
 دیکھی گئی۔ اس کے بعد سال کے محراب سے کہہ سکتا ہے کہ یہ ہے۔ مفصل فرمادو
 مگر کہیں یہ سوال نہ ہو کہ وہاں کوئی محراب ہے۔ یہ ہے۔ مفصل فرمادو
 خواہ کہ وہاں کوئی محراب نہ ہو۔ وہاں کوئی محراب نہ ہو۔ وہاں کوئی محراب نہ ہو۔
 سب سے بڑی بات یہ ہے کہ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ
 سب سے بڑی بات یہ ہے کہ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ
 سب سے بڑی بات یہ ہے کہ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ

اس کے نام کے ملک کے قرض کے ہمارے دوستی نہیں ہاں

نشی آسمانی نام دوائی اس مرض کو چوبہ سے دور کرنے میں
اعظم نایب ہو چکی ہے۔ لائانی دوائی سر ایک سہ کی دوا ہے
اسطو کچیاں مضیہ سے دوا سر کیسی ہی سخت ترانی و خضرائی
یا بادی کیوں نہ ہو اس کا دور کار جاری دوائی کا کام ہے
یہ تو دودن کے استعمال سے صحت مطلق حاصل ہوگی۔ بادی
اس کا نام و نشان اب بھی نہ بھلا کر دل کو اس سے بھلا
لی ہے۔ عینماں دوا عام کی خاص ہے بہت ہی کچھ کی کچھ
فرق استعمال دوائی کے برابر ہے۔ غلہ بہر ہر قسم کی
زی دوائی برعکس ازرائی صحت برل سکتی ہے
کارخانہ نمبر اخبار لاہور سے طلب کر سکتے ہو

دوا سر کیسی بادی بادی

ہماری بھاری صحت اور عزیز جان کا بقا ہے۔ بہت سی بھائی
وں سے کرب ہے۔ اور میں ان کا کوئی دھول کے واسطے جو
ہی سے ایسے ہو چکے ہیں ایک خاوا و خیر کچھنی چاہیے۔
وہ علاج ملی یہ دوا بیت کی ہوا۔ فسخ شرابی معده۔ سوہم
اور نام امراض معده کو دور دفع کرتی ہے جس میں ضرورت
ہے کہ کچھ خود ہی خویوں کا نفعہ پچائیں۔ ہزار بار لکھ جو
ہو فیضیاد ہو سکتے ہیں شہادت دینے کو تیار ہیں۔ ناظرین کو
انش کر دھیں۔

دشک آفت کہ خود ہو نہ کہ غفلت گو کہ سر ایک غافل ہیں
شیش ضروری ہونی چاہیے۔ سیاہاڑی ہنستہ خوں میں ہونی
اعظم شہادہ و کش علیہ الفرائد کو بیکہ متصل عجب گھرا لہور

صحت نہائے از دواج

المرکز الحاصل کر کے فی تداریس تسلیم فرماتے۔ حالانکہ اس طرح مرزا
اکبر بیک صاحب خلیفہ جناب مرزا اعظم بیک صاحب پیشہ

[illegible]

نارتھ ویسٹرن ریلوے ٹوٹس

بارہ مولا اور سری نگر میں پھنسے ہوئے گاھنا

بیم اپریل ۱۹۰۲ء اور اس کے بعد سے بمقام بارہ مولا و سری نگر آؤٹ پھنسیاں قائم کیا گیا تھا اور ان کے اور نارتھ ویسٹرن ریلوے کے کسی سٹیشن کے مابین براہ راولپنڈی ہر قسم کا اسباب اور پارسل آمد و رفت کے لئے رک کے جائے موقوف حالات پنج وغیرہ کے متعلق درخواست کرنے پر ایجنٹان سمرز دھن جی بانی و کمپنی راولپنڈی ڈسٹرکٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ راولپنڈی - نارتھ ویسٹرن ریلوے کے کسی سٹیشن ماسٹر یا اس دفتر سے معلوم ہو سکتے ہیں :

دفتر صاحب ٹریفک سپرنٹنڈنٹ لاہور - ۷۲ - مارچ ۱۹۰۲ء

وٹو جی ڈبلیو میٹھیو ٹریفک سپرنٹنڈنٹ

جادو کا لیمپ



یہ کوئی کھانا نہیں بلکہ ایک راز ہے جو جس ایک سب گھڑی یا ایک ویسٹرن کی دیکھ کے برابر ہے اہل یورپ کی حکمت نے یہ ایسا عجیب بنا دیا کہ سب کو صرف ایک جگہ پر دبا دینے سے وہ خود بخود چمک اٹھتا ہے اور اس کی بھی ضرورت نہیں رہتی رات کو ساؤنڈ میں جیسے چمک رہا ہے لیکن کبھی مرتبہ جلا جاتا ہے بعد میں پھر یہی غیبی داخل کرنی پڑتی ہیں کہ جھکا ایک کس اس وقت تک نہ والا کہ وہ غائب جادو کے لیمپ کی قیمت چار روپے ہو - یہ محصول اک - جان - لیمپ کے ہر تیل کے تیل کے جلاؤں سے یہ قابل دید عجیب و غریب لیمپ ذریعہ ویسٹرن ریلوے پارسل کارخانہ میسہ اخبار لاہور سے مل سکتے ہیں :

مندلعل بزاز

ڈبلی بزاز لاہور

کی طرف سے

میسہ شالامار بلغ

مبارک ہو

ایک ماسٹر کی ضرورت
مجھ کو تعلیم طلبہ کے لئے ایک ماسٹر کی ضرورت ہے جو کم از کم ایک ماہ پاس ہو اور تعلیم ترقی پزیر ہو سکے فی الحال شکہ روپے کی تنخواہ دی جاوے گی اور بصورت حال کی کام ترقی بھی دی جاوے گی اور بصورت تنخواہ عہدہ لیاقت کے کم از کم ایک سال کا حادہ دینا دینا جلدانی جاچیں
المشاہقہ باورام پر شاہ شیر و انر کرکھو وہ ضلع رہنما

نیا مال کی کیا
کشتی میں سوار ہو کر
بہ صاحب کو پیرا کرنا
گمراہی اور لیبانی کوٹ کی ضرورت نہیں
گمراہی اور لیبانی کوٹ کی ضرورت نہیں
گمراہی اور لیبانی کوٹ کی ضرورت نہیں

خصوصی طور پر کی ترک ضروری ہے - ایک دوسرے کی نفرت - خود غرضی اور خود پسندی کو خدا کے واسطے چھوڑ دو - پھر دی کی مقوی اور معتدل غذا کھاؤ - برونی تاثیرات اور مخالفت ہوا سے بچنے کے لئے سب سے مقدم یہ عمل ہے کہ اپنے پیار و دوس کی بی ہونی اشیاء مثلاً گیس سے دیگر ضروریات کی قدر کرو - خوشنما و جھوٹی بھڑک اور ولاستی تو بصورتی کام کر خیال نہ کرو - انہیں باتوں کے عمل ترک عمل پر تمہاری - تمہارے غریب دہیں کی - اور تمہاری عزیز اولاد کی بہتری و مسعودی منحصر ہے - ذرہ غور فرمائیے کہ
زاتفاق کس شہر ہو شود پیدا خدا چاہے لذت شیریں و اتفاق نہاد پس میری طرف سے آپ کو شالامار بلغ کے شیکہ کا یہی نسخہ ہے - خدا کو سے کہ قبول ہو جاوے - شالامار مبارک ! ملک کا خیر خواہ حلیم

اشتہارات

صرف میسہ اخبار لاہور
ہندوستان بھر کے تمام اردو اخبارات میں یہ یاد چسپے والا
پرچم ہے - اور اسی نے ہر قسم کے اشتہارات منتشر کرنے کے لئے اس ہی پرچم کو کوئی اور نہیں
ذریعہ نہیں ہے



رسالہ زمیندار باغبان و بریچار

جو کہ ہندوستان بھر میں مضامین نہایت باغبانی صلاحات و شہسنت و حرفت و تجارت کا اکیلا ماہولہ تصور کردہ رسالہ ہے قیمت عام سالانہ دو - امراتہ ص - حکام و اہلکاران راستے سے یہ نمونہ کی کافی ہو سکتی ہے ہر ایک ہندوستان کے خیر خواہ کا ہر قسم کے رسالہ رسالہ کی آمد کو اور اس فروع سکھدش ہو : المشافقہ مسم میسہ اخبار لاہور

مراسلات

غرس ماحولال حسین اور میلہ چراغان کی اصل حقیقت کیا ہے؟

یہ میلہ جو ہر سال مارچ کے اخیر کثیفہ کو لاہور میں ہوا کرتا ہے اصل میں یہ غرس ماحولال حسین کا ایک عظیمیہ ہے۔ جہاں قاضی ماحولال حسین ہر ایک شب اپنے ہونہار کیسے میلہ سے ایک روز بیشتر باغ کے مشعل چند سال سے نکلتے آتے ہیں۔ اس کی قریبی ہے۔ اور اس سبب سے یہ میلہ اب بجائے ایک روز کے دو روز منتقل ہوئے لگاتار ہے۔ گو کہ کثرت ہجوم دوسرے روز بھی ہوتی ہے۔

جو کہ یہ ایک مشہور میلہ بن گیا ہے اس لئے اس کے کچھ حالات تاریخی لکھنا خالی از لطف نہ ہوگا۔ کہتے ہیں کہ ایک زمانہ میں جسے صحت عرصہ نہیں گزر اور اس کے دیکھنے والے اب تک موجود ہیں اس میں اس قدر ہجوم ہوا کرتا تھا کہ قندار اب ہوا کرتا ہے۔ لیکہ خاقانہ ماحولال حسین پر جو لوگ بہت قریب غرس آیا کرتے تھے وہ ادھر سے ادھر کی لاہور میں چلے جا یا کرتے تھے اور صرف معدودے چند غرس سے فارغ ہو کر صبح کو شالامار کے سیر کو بغرض مرغ لگان جا یا کرتے تھے۔ رفتہ رفتہ یہ دستور اس کثرت سے رواج پایا کہ لوگ اصل غرض کو بھول گئے اور میلے ہی میں ہجوم ہونے لگا۔ یہاں تک کہ سینکڑوں بلکہ ہزاروں میں سے ایک آدمی ایسا ہو گا جو اس حال سے واقف ہو گا۔ زیادہ تر مشہور نام اس میلے کا سیکہ چراغان ہے اور اس کی وجہ یہی ہے کہ خاقانہ مذکورہ پر رات کو روشنی چراغان ہوا کرتی ہے۔ اس لئے اس میلے کا نام بھی میلہ چراغان قائم ہو گیا۔ سطور بالا سے یہ سمجھنا آتا ہے کہ خاقانہ مذکورہ اب غرس کا ہونا بھی جو توجہ ہو گیا ہے۔ بلکہ غرس پر ہونے والا ہے۔ گو اس کا وہ زور شور نہیں رہا۔ ماحولال اور حسین دو شخصوں کے نام ہیں۔ حسین ایک فقیر کسی پادشاہ لاہور کا بیٹا تھا۔ شہر میں پیدا ہوا ہے تقریباً ساڑھے تین سو سال کے۔ فیروز شاہ تغلق کے عہد میں مغل نے دین اسلام قبول کیا۔ اور کلام اللہ کا بہت ساتھ حفظ کر لیا۔ اور ایک بزرگ دیوبند بنی کی تہربانی سے جنہیں ولایت کا منصب حاصل تھا کلام اللہ پڑھ لیا۔ یہاں فقیر حسین نے جنگل دیہات میں یا دہی میں صرف کئے اور لاہور میں رہائش اختیار کی۔ حسین ہمیشہ رادھی میں مستغرق رہتا تھا اور اس سے بہت سی کرامات سرزد ہوتی تھیں۔ ایک موقع حسین نے عالم محویت ایک طالب علم کی کتاب ایک چاہہ مسئلہ میں بھینک دی اور عیسائیت معلوم کی حالت میں ہی نویانی کو کھو دیا کہ کتاب باہر بھینک دے چنانچہ فی الفور کتاب باہر آگئی۔ ایک روز موقع حسین کو گرفتار کر کے لے گئے۔ اور اسے مجبور کیا کہ بارش کے لئے دعا کرے چنانچہ خدا کی قدرت کاملہ سے اسی وقت بارش ہونے لگی۔ حسین بے انتقام

موجود ہیں۔ جو اس وقت کہ پیش ہوا ایک قریب چھیلے ہوئے ہیں۔ نقد شالامار کے صبح منع کثیفہ میں کوئی شال مارچ (Hall of desire) کوئی شامی عمارت (Royal edifice) سمجھ کر کثیفہ میں اس نام کے اخیر میں آتے ہیں بلاتے ہیں خیال نہ تو تابت کہ یہ نام شہرہ آفاق صبح ہو گا۔

سیستیل شکل کا باغ چاروں طرف سے تحید اور چ میں یہاں میں تقسیم ہے اور وسط میں ایک حوض ہے جس کے گرد نہایت خوبصورت اور اعلیٰ درجہ کی صنعت کاری کا جاشیہ ہے اور فواروں کے کئی تالینوں سے چمکتے ہیں اس میں ایک بشار گرتی ہے جو سنگ مرمر کے نہایت خوبصورت کام والے تھوڑے تھوڑے سے چمکتی ہے۔ چاروں طرف اہالی کے زمانہ میں جبکہ چاروں طرف کھلی تھی اس بلان کی طرف بھی سے تو ہی ہو گئی اور بہت سا آرائشی سامان دیواروں اور چاروں طرف سے تار لپکا یا چارباہت ہو گیا ہوا ہے نہایت سنگ لے مرمت تو کچھ کر لی لیکن سنگ مرمر کا بہت سا کام بارہ دیووں آٹرو لیا۔ جو رام باغ اور شہر میں استعمال کیے گئے اور لپکا یا تھا۔ دیکھتے ہیں شہر کے مغربہ کا حال ہے اور چھوڑی بلان میں جو بارہ دیوی ہے وہ ابھی کا لوٹ سے تیار کی گئی ہے بلکہ اس کے بجائے اینٹ اور چوڑے درخت کے دریاہ مثلاً لایع کو ملبوں اور جلیوں کے لئے اہل لاہور بہت پسند کرتے ہیں اور وہ دور سے مہملا سے لوگ آکر اسکو چمکتے ہیں۔ یہاں سے تمام اور کثیفہ کے درخت جب بہار دکھاتے ہیں۔ ہر موسم میں تھوڑی سی سطح درست کی گئی تھی اور تواریں کے ملبوں کی درستی اور انمیشل کام کی مرمت کی گئی تھی۔

مگر نہایت سند کے خاص حکم گرائی عمارت قدیمے ایک کتاب بنام پریشن آف شیشل باؤنٹس آف انڈیا شائع ہوئی ہے اس میں اس باغ کی بابت جو حالات درج ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے۔

۱۔ کثیفہ داروں کو معلوم ہوا تھا کہ لاہور کے گرد و دروں میں بہت سی تھکڑے تھکڑے کے کھنڈر تھے اور قبرستان تھے جو دیکھے ہیں جس پر معلوم ہوا ہے کہ شاہ جہاں کے عہد میں دیا جاوی ہے۔

شالامار ایک شہر سی شہر چھلچھلا ہوا ہو گا۔

۲۔ باغ شالامار نقد لاہور سے قریب چھیل جانب مشرق ۱۷۵۷ء میں شہنشاہ شاہ جہاں کے لکھو علیہ وراثت نے اس کے باپ جہانگیر کے سن شالامار کے نمونے طور پر بنایا تھا۔ جو سری نگر واقع کشمیر کی چھیل پر واقع ہے۔

۳۔ یہ باغ ایک سو میں بہت پہلے بنایا گیا تھا۔ باغیچہ تھوڑے دوچار ۱۷۵۷ء میں چھلچھلے اور چار تختوں میں مرتبہ تالینوں اور شالامار میں ہرگز نہ کی ہو گئی بارہ دیویاں ہی ہوئی ہیں جن میں سے سب سے زیادہ وسیع سے نفیس نورال سے گھری ہوئی ہے۔

۴۔ شالامار کا شمار ۱۷۵۷ء میں کر کے اور نہایت بلند کچھ تفصیل سے چھلچھلے میں ہی چھلچھلے۔ اور دربار بارہ دیویاں ہی ہوئی ہیں۔ مشرق کی طرف ایک حمام ہے۔ پانی نہر باہری دو سو چوبیس شالامار کو۔

رہائش باد پورہ کے نام سے مشہور تھا جسے اب باغیان پورہ کہتے ہیں۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ ایک بہمن کا ہوا جسکی پیشانی سے آثار فراست و دیانت آشکار تھے حسین کی بھوپتری کے آگے سے ایک گھوڑے پر سوار نکلا۔ اس لڑکے کا نام بادھو تھا۔ اور وہ اپنے والدین کے ساتھ شاہدرے میں رہا کرتا تھا حسین کو یہ لڑکا اچھا معلوم ہوا اور اس نے چاہا کہ اسے اپنا مہر بنالیا۔ چنانچہ اس ارادہ سے شاہدرے گیا اور فضل مذکور کے پاس پرشیدہ آمد و رفت شروع کی اور ایسے واقعات سے اسے آگے آگیا کہ تاج عہد راز کے بعد وقوع میں آئے۔ ماحولال حسینیت دیکھ کر حسین کام پر ہو گیا۔ گو اس کے والدین اس فعل سے نہایت ہی ناخوش ہوئے اور ہر طرح سعی ہوئے کہ اس کا قتل حسین سے ٹوٹ جائے۔ چنانچہ اس غرض سے ہنوں شہر سردار اختیار کیا اور اپنے لڑکے کو بھی بھوکھا کیا کہ اس کے ساتھ چلے۔ لافقیہ آئے چلنے نہ دیا اور اقرار کیا کہ وہ اسی آدمی مطلوبہ پر خود ہی بھیج دیگا تاکہ وہ صعوبات سفر سے نجات پاوے جب والدین بادھو سردار پہنچے۔ تو فقیر نے ادھر سے کہا۔ کہ آنکھیں بند کر کے اور میر زمین پر راتے اور پھر آنکھیں کھول دے۔ ماحولال حسین ایسا ہی کیا اور اپنے آپ کو اپنے والدین کے پاس بھرا پایا۔ اس امر سے اہل ہنود پر اثر کیا اور وہ بھی اس کے شے مصحف ہو گئے۔ جب حسین کا زمانہ وفات قریب آیا تو اس نے ماحولال کو مسلمان کر لیا اور رات کی کر راجہ مان سمجھ کی ملازمت اختیار کر کے جو دکن میں فوج کشی کر رہا تھا۔ راجہ شہر کا سیاب ہوا۔ مگر ماحولال حسین کو لاہور سے بلوایا اور راجہ کو مشورہ دیا کہ لڑائی از سر نو شروع کر دے۔ کہتے ہیں کہ اس موقع پر شہر فقیروں کے غول کے غول آسمان سے آرتے۔ دشمن کو یا کھال کر دیا۔ حسین نے اپنی وفات کے وقت وصیت کی کہ اس کی لاش شاہدرے میں دفن کی جائے اور یہاں لکھا کہ وہ ۱۷ سال تک رہیگا۔ اور اس اشار میں ماحولال شاہدرے میں سفر کیا اور اس کے جانشین کو نکال کر شالامار کے قریب دفن کر دیا۔ مزار حسین پر بادھو ۳۰ سال تک بطور اس کے جانشین کے رہا اور ۱۷۵۷ء سال کی عمر میں لافقیہ میں فوت ہوا۔ اس کی نش اہل ہنود نے جلائی جا رہی گرہ جلی۔ پھر مسلمانوں نے اسے دفن کر دیا۔

مراقم۔ ایک واقفکار

ہندوستانیوں کے لئے نسخہ اکسیر

میں ایک نہایت تجربہ و اکسیر نسخہ اپنے نکلے بھائیوں کے استعمال کے لئے عرض کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ اس پر توجہ دینا عمل کرنا مقصود ہو گا کہ کلی مشافعا حاصل کرینگے۔ نسخہ یہ ہے۔

اتفاق کا ہر روز یکم وقت کیا کرٹھ استعمال کیا جاوے اب چونکہ تباہی کے تپ و فک کی نوبت معتقرب سووم و ربکی ہے۔ غفلت کو دور کر۔ اور اتفاق کے نسخہ کا کلی احتیاط کے ساتھ استعمال کرو۔ لیکن ہر روز شرط ہے۔ جب ہر پری سے خواہ کیا ہی ہو۔ پھر و اکسیر نسخہ پر بھی فائدہ نہیں کرتا۔ لیکہ یہاں ہر حال کی مذہبی مباحث و اختلافات سے قطعی پرہیز کرنا ہے۔ اور وہی

باغ تھی اور نام ان کے بھی الگ الگ رکھے گئے تھے۔ اول انگوری باغ۔ یہ باغ شالامار باغ کے جنوب کی سمت ہے۔ اس باغ کو دریا جہانپت سنگھ نے سنگسپ کر دیا تھا اور اب تک پتھروں کے قطعہ میں ہے۔ اس باغ میں بادشاہ کے وقت صرف انگور کی بھلیں تھیں۔ اور دوسرا عنایت آباد باغ جو فیما بین انگوری باغ اور شالامار باغ کے ہے اب سرداران سندھانوالیہ پیر قاض ہیں۔ اور جس کو اب لوگ شالامار باغ کہتے ہیں وہ مجموعہ تین باغوں کا ہے۔ اول باغ فیض بخش جنوب کی سمت جس میں سے میجر میکری صاحب بہادر پڑی بکشنرے سنگین بارہ درہی کے اندر سے جدید دروازہ نکالا۔ اور اب تک جاری ہے۔ دوسرا حیات بخش جو اس سے نیچا ہے اور پرا حوض فوارہ دار و تخت شاہی اور آبشار اس میں واقع ہے۔ وہ بھی تین درجہ میں مقسم ہے۔ غریبی اور شرقی حصہ شیب میں ہے اور جس حصہ میں حوض ہے وہ فرائیں ہے اس میں وہ بارہ دریاں ہیں جن سے پتھر ترا گیا تھا اور محل سیانہ بارہ درہی کلاں اس کی جنوبی دیوار کے سر پر ہے شرقی غریبی زینے آگر اس میں جاتے ہیں حوض کے جنوبی کنارے پر آبشار کے پاس تخت شاہی سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے۔ ہمارا جو بخت سنگھ نے حکم دیدیا تھا کہ یہ تخت یہاں سے اٹھا کر دریا صاحب ام تیسرے پتھر یا جاوے تاکہ اس پر تخت صاحب رکھا جائے۔ مگر اٹھا لئے گئے وقت وہ ٹوٹ گیا چنانچہ اب تک وہ ٹوٹا ہوا ہے۔ کایکوں نے کہہ کر اسکا تابت اترنا اور میر قاض ہونا مشکل ہے۔ اس باغ کے گوشہ کھنی میں ایک حمام سنگین بنا ہے۔ حمام کے تین درجے ہیں۔ درجہ اول دھانی کی دو تار سے اور درجہ ثالث میں ایک حوض وغیرہ ہے اور درجہ چارے آبریز شیر و ان میں اس کے گوشہ ایوان میں خزانہ آب سرد و بطرف شرق خزانہ آب گرم ہے۔ اور مقام آستانہ ان باغ کے باہر مشرق کی سمت ہے اس باغ کے میانہ شمالی دیوار میں مقام سادون جھاووں سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے۔ اسپر شرقی غریبی دوبارہ دریاں ہیں جن کا پتھر آٹا ریا گیا ہے اور پتھر میں نیچا مکان سادون جھاووں طاقچہ دار بنا ہوا ہے۔ دونوں بارہ درہیوں کے نیچے اور طے تالاب کے کنارے کسٹرش کے نیچے پانی کثرت اس میں گرتا ہے۔ باغ قیاس اس کے اندر میں وہ بھی اندر چلتے ہیں اور رات کو چیل طاقچوں کے اندر چلے جاتے ہیں تو نباتات لطف نظر آتا ہے۔ تیسرا باغ فرح بخش ہے یہ باغ بلحیات بخش سے نشیب میں ہے۔ اور کے باغوں کا پانی سادون جھاووں کے ذریعہ سے اس باغ میں پورکٹل جاتا ہے۔ برابر نہیں ان باغوں میں جاری ہیں جس سے کمال لطف ہوتا ہے اس باغ کے آگے شمال کی سمت کو مینابی

باغ تھا گلاب ویران چارہوا ہے۔ باغ حیات بخش میں دو کلاں درواری بار شاہی عہد کے نباتات مکلف نے ہوئے ہیں۔ ایک شرقی و دوسرا غریبی۔ دونوں میں سے شرقی نباتات اور غریبی کھلا ہوا ہے۔ دونوں پر مکلف کام کاشی کا بنا ہوا ہے۔ اس باغ کے شمال کی طرف سیانہ میں ایک بارہ درہی اس میں ہے جنوبی باغ میں جانے کا راستہ تھا اور دروازے ہی ہمارا آجہ رخت سنگھ نے اس باغ میں کھلوئے تھے جن میں سے شرقی ایک بالائے باغ کا باقی ہے اور ایک غریبی چھوٹا سادون جو بارہ درہی کے ایک طرف موجود ہے۔ مینابی باغ کی دیواروں سرکار انگریزی کے وقت تک خستہ و شکستہ موجود تھیں۔ مگر سرکار نے سادون کے ہاتھ فروخت کر ڈالیں۔ اب اس میں آگ کے درخت ہیں۔ اور زراعت ہوتی ہے۔ سادون کلاں باغ یہ باغ شرق کی طرف شالامار کے تھا جس میں صرف گلزار ہر موسم میں ہوتے تھے گلاب اس کا نام نشان نہیں ہے۔ مکان نگار خانہ جو اس باغ میں مشہور ہے وہ اصل میں نگار خانہ ہے۔ یہ مکان شالامار باغ کے شرق کی طرف واقع ہے۔ اس کے چاروں طرف دیوار چتہ ہے۔ اور جنوب و شمال دو چتہ کلاں دروازے ہیں۔ بادشاہ خود بارہ درہی غریبی میں اجلاس فرما کر افواج شاہی کی حاضری لیتا تھا۔ ایک دروازے سے فوج آتی اور دوسرے دروازے سے نکل جاتی تھی۔ اس سبب سے اس مکان کا نام نگار خانہ مقرر تھا۔ شالامار باغ کی چار دیواری خام چتہ بنی ہوئی ہے چھ برجیاں سنگ مرمر حوضوں کے حوضوں پر بنی ہیں اور دروازہ آمد و رفت حال جنوب کی سمت ہے جو سنگسپ کا کلاں کی دیوار توڑ کر نکالا گیا ہے۔ ہر بھی باغ کے اندر اسی طرف سے آتی ہے۔ باغ کے اندر ہزاروں قسم کے درخت سر بفلک بلند ہیں۔ خصوصاً آگ کے درخت بہت ہیں۔ ہم بھی اس باغ کا نباتات لطیف شمع کا ہے۔ برسوں ہوا اس باغ کے اندر پڑا بھاری سید چراغان کا چوتنا ہے ہزاروں آدمی لاہور۔ امرتسر وغیرہ دور دور شہروں کے بسبب ریلوے کے جمع ہو جاتے ہیں۔ یہ ایک روز سید ہوتا تھا۔ اب سرکار نے دور دراز سیکر کر دی ہے۔ اور سوداگری اسباب فروخت کے لئے آگاہت۔ عرض سادون باغ کی خوبی اور خوش اسلوبی و طراوت و نظارت اور عمارت کے ساتھ کوئی باغ نہیں ملتا ہے۔ اگر فردوس بر دست زمین راست ہمیں است و ہمیں است ہمیں است اسی بر صاف تیش آتی ہے۔ ارضی جو اس باغ کے نیچے ہے وہ اس تفصیل کے ساتھ شمار کی جاتی ہے۔ باغ فیض بخش کے نیچے ساٹھ سیکر اس میں سے ۱۲ سیکر تو

ارکوں اور نیا باغوں اور تواروں اور حوضوں کے نیچے اور کچھ و خام سرکوں کے نیچے اور زیر اشجار چار تختوں میں بیٹھے ہیں۔ اور زمین باغ حیات بخش زیر اشجار چار تختوں میں اسی قدر میں قدر فیض بخش کی ہے اور اسی قدر دریا رک و سرک وغیرہ۔ غرض ان دونوں باغوں کا عرض و طول و مقدار برابر ہے اور زمین باغ فرح بخش زیر اشجار میں سیکر ایک و تالاب وغیرہ کے نیچے اس سیکر۔ محل چالیس سیکر۔ چھینا شمار کی گئی ہے۔ اور کل باغ کی زمین ایک سو ساٹھ سیکر ہے۔ لاہور کے گیزٹ میں جو گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ شالامار باغ کی حقیقت اس طرح درج ہے۔ شالامار باغ لاہور سے امرتسر کی سرک پر چار سیکر کے فاصلے پر واقع ہے۔ راستہ میں آدھی دور گلابی باغ کا مقام مرقع ہے اب یہ باغ لاہور میں گلاب اس کا دروازہ موجود ہے جو کاشی ورک کا سمندر ٹونڈ ہے۔ اس میں اب پولیس کی چوکی ہے۔ یہ باغ مشعلیہ میں ایک ایرانی شریف سلطان بیک نامی نے تعمیر کیا تھا اس شخص کو شہنشاہ شاہ جہاں کے داماد کے ذریعہ سے بادشاہ تک رسوخ حاصل ہو کر امیر لکھنؤ کا منصب ملا ہوا تھا۔ یہ پتھر نگار کا امت شوقین تھا اور شہنشاہ نے اس کو ایک مرتبہ ایک انگریزی ہندو بنو کے بغیر غنہ کے دی گئی اور اس کے بچے جانیے پتھر نگار کے قریب یہ شخص مر گیا تھا۔ اس باغ کے دروازے پر ایک یہ حصہ بھا ہوا ہے۔ خوش آں باغی دارالادب غنہ گل خورشید و ماہ و ماہ غنہ زخمیر خرمید غازی کلاں باغ شد تاریخ باغ غنہ اس خوبصورت دروازہ پر نقش نگار نباتات خوبی اور عمدگی میں بالکل ذریعہ خیال کی مسجد کے برابر ہے۔ شالامار باغ کے پہلو موضع جگہ پورہ اس جانب رہتا ہے۔ کلاں باغ کے مقابل کی طرف قریب ہی قلی مراد خاں کی قبہ ہے جو اس زمانہ کا مشہور مخبر اور مہر کو وینو الا تھا۔ اسی شخص نے قلی کی نہر نکالی تھی اور اسی نے باغ شالامار کی بنیاد ڈالی تھی۔ شہنشاہ شاہ جہاں کے حکم سے شاہا کی بنیاد رکھی تھی۔ ایک روایت اس طور بیان کی جاتی ہے کہ شہنشاہ شاہ جہاں ایک رات شاہد میں رہے۔ جہاں ان کے والد جہانگیر کا مقبرہ اس کی مویہ ٹکڑے بھی تعمیر کیا تھا۔ بادشاہ کو وہاں ایک نباتات عجیب خوبصورت تھی جس میں ایک ایسا باغ نظر آیا جو بہت بریں کا نمونہ تھا جس میں سونے کے پھل۔ سنگ مرمر کے فوارے۔ زرد کے درخت اور دیکش رونق تھے۔ شہنشاہ نے عید ہو کر علم بردار خاں اور ذیاب فضائل کو طلب کیا اور انکو حکم دیا کہ اس کے واسطے اسکی خواب کے مطابق ایک باغ تیار کریں۔ اس میں انہوں نے شاہا ایسے باغ کی بنیاد رکھی کہ جس میں بہت کے سات عقیقات کی طرح صاف تھی جو بہت کے گئے۔ اب ان میں سو چار تیار ہوئے ہیں۔ ان میں

الزور - يوم فوشنبه - ۲۰ - فایح ۱۰۹۲

یہ میلہ جو ہر سال شالامار باغ لاہور میں موسم بہار میں دینے
 ماہ مارچ کے اخیر اواخر کو ہوتا ہے تو ہر سال دو سو سو دو سو سو ہوتا
 کرتا ہے ہندوستان بھر میں اپنی شہرت کی وجہ سے یہ میلہ ہر
 یہاں دور دور سے ہر حق زندہ دل لوگ آگے میلہ میں شریک
 ہوتے ہیں۔ شالامار باغ میں ہر ایک بیٹے بیٹی عورت ہے مگر اس
 میں بانی پھوٹ جاتے۔ تو ان کے چلنے اور بشاروں کے
 جاری ہوجانے سے عجیب رونق اور بہار نظر آتی ہے۔ میلہ تو
 ایک مدت سے جاری ہے مگر حال میں کچھ عرصے سے منڈی سیان
 کا میلہ بھی اس موقع پر کیا جاتا ہے کہ جس سے شالامار کی
 رونق اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

یہ باغ سنہ ۱۰۷۵ھ میں بایں شاہ مغلی نے باغ شالامہ کشمیر کے

بوڑھے کے افسانے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں جو تجارتی شراکت
 دوکان نامہ کرشماتش فینکنگ کمپنی قائم ہوئی تھی ٹوٹ گئی۔ جنوس نے
 جاسٹس سٹاک رشرکٹری تجارت کی برکتوں سے لوگ اچھا نہیں۔ اور
 شراکت ایسے نیک کام سے ہرگز فائدہ نہیں اٹھاتے۔ یہاں شراکت
 کے ہی معنی سمجھے جاتے ہیں کہ دو آدمی
 لاہور کی میونسپل کمیٹی نے ٹیکس چھپک کا لگانا لازمی قرار
 دیا یہ ہے کہ یہ کام ایسا اچھا نہیں کیا جیسا کہ انہوں نے سمجھا ہے
 اور راج کو ڈاکٹر باوری فورمن صاحب دمی ڈی ٹی کے
 لاہور سے ۴۴ سال کی مشنری خدمت کے بعد وجہ پیری ایسٹن ٹن
 اور یہ کہ وہاں ایک موقع پریشن کالج میں تعلیم یافتہ لوگوں کی معقول عین
 سے ملکر ایڈریس دیتے ہیں اس ایک خط تعلیم اور ایک تعلیم یافتہ
 لوگوں کا طریقہ ہے تھا اس میں شبہ نہیں کہ گزشتہ ۴۴ سال اس
 عرصہ میں باوری صاحب نے اہل پنجاب میں تعلیم پھیلانے کی بہت
 کوشش کی ہے

مندان میں دو تین نووارد دھوکا بازوں نے اسی مکان پر
پچھلی طرف سے دروازے کی نالیکی کے اندر دیکھتے ہوئے جانچنے کے
مشہور فریب کے ذریعہ ایک صحن کا ۱۵-۱۶ سوکا چھڑا ڈالیا۔
چور غائب اور پولیس ستر افسر سرائی میں مشغول ہے تعجب ہے اب
ایسا ایسی فزب کے محل میں آنے کے آج تک بعض لوگ اس سے
قادر واقف ہیں سارے دھوکے میں آجاتے ہیں :-

چور و پیر کٹر دس مرحوم کی یادگار قائم کرنے کے لیے جمع کیا
 گیا تھا۔ چونکہ ایک بے کس سے زمین و طائفہ بندہ روپ ناموں
 کے زراعت قبضہ کو لوگوں کے حق کو جانشین پنجاب یونیورسٹی یاس کرس
 اور لاہور کے ویشری سکول میں پڑھیں دینے جا بیٹے شرفاؤں
 سے کہ جو بیٹے انٹرنس یاس کر کے بندہ روپ کے وظیفہ برتن چار
 سو بیسی کا علاج سیکھیں گے ان کو پہلے بندہ روپ کی نوکری مل سکتی
 راو لینڈی کے تاج الاخاریوں کے ملیدر مسیح شاہ
 صاحب نے ایک مقدمہ اپیل کے متعلق لائل کی ناش و انگریز جی
 تھی کہ جس میں اخیار مذکور نے میر صاحب کے چلن برائن کے ایک مقدمہ
 اپیل کے متعلق نامنا سب ریمارکس کے نتیجے میں تعلیم میں پڑے
 سرزمین لائل کے نام میں جی جی سرکاری تعمیرات پر

۲۶۲۷۹۲۸۱ - رومہ مخم ہوا ہے

لاہور میں پولیس کے پیشانیوں کے انکار کے کام چھوڑ دیا اور تھاں اب پھر
انگو کا کام کر لیا۔ یہی سچی وہ کہتے ہیں ہم کو بار بار جرم مانہ نہ لیا اور اوڑھ
بقبل تاج الاخلاص کے سر پر عثمان گھڑ صاحب تیس اور لایٹنگ کی
خدمات کے عوض میں سیکرٹری اعلیٰ ہزار گھنٹوں میں الغام دی ہے
نہ کیا کہہ کر تیس کے میلے بیکھی اور لاہور کے میلے چٹان ٹانگہ
ویشیرن ریلوی سٹیشن دو نو شہر کے مابین پولیس کا یہی کام کر دیا ہے

پرنقصیر کیا تھا۔ اس وقت انفراس عمارت کا نواب علیم دران خان
تھا اور اس کے ماتحت نواب فاضل خان میر عمارت تھا اور سی
جانی عمارت نقشہ اس باغ کا حسب منشا سے بادشاہ مرہٹہ
کے پیش کیا جو پسند کیا گیا۔ چونکہ خرمشکا باغبان اس میں
کا ناک تھا اس نے یہ زمین برضا مندی خود بادشاہ کی
مندی اور قیمت باوجود اصرار بادشاہ کے ملی چنانچہ باغبانی
اس باغ کی اس کے سپرد شد بعد پندرہ ہو گئی۔ اور اب تک
اس کی اولاد باغبان چلی آتی ہے۔ اس کی سرسبزی کے
واسطے مادھو پور سے خرمشکا والی گئی اور وہ نہایت نام نواب
علی مردان خان لاہور تک آئی۔ بارہ ہزار چاہ بھی کھدوایا
گیا اور چاہات بھی تیار ہوئے۔ غرض بادشاہ و اہل بیکاران
مکمل حال گئے اس باغ کو عمارت و اشجار گلزار سے وہ رونق
کو نہ نہ خلد برین کر دیا۔ کسی شاعر نے اس باغ کی تحسین کا
قطعہ تاریخ تختہ بادشاہ کے حضور میں پیش کیا ہے
چون شاہجہاں بادشاہ عالمی ہے۔ راست شالار باطن میں
تو بخ بناو اس رضوان چشم۔ لفتا نہ کیو۔ نمونہ خلد برین
بادشاہ نے براہ قدر دانی دس ہزار روپے لکھوا دیا
خلعت فاخرہ اس کو بخشا محمد شاہ بادشاہ کے عہد تک
اس باغ کی بھر گیری ہوئی اور نہایت رونق پر ہوا۔ پھر
جب سلطنت قطعی ضعیف ہو گئی اور سکھوں کا دور دورہ
شروع ہوا تو اس حکمران لاہور جو چتر میمنی اس میں پل
کھدوایا گئے۔ اور ایک حوض سنگ شمش جو لاکھوں روپے
کی لاگت کا تھا عظیم الشان باغبان نے ان کی نظر سے چھپا کر
اس پر خورشیدوں کی بنا رکھی تھی۔ آخر یہ بات بھی سبزی
اس کے ایک دشمن سعید نام نے لکھنا سکھ احمد شاہ
کے پاس آکر تجویز کر دی۔ چنانچہ وہ حوض لکھنا سکھ
کھدوایا اور ۲۵ ہزار روپے کو خاک کا لوگوں کے پاس
چتر فروخت کر دیا بعد ازاں اسی طرح بخت سکھ نے اپنے
قبضہ و علاقہ کی کے وقت سے شکار سنگ مرمر کی سلیں بھرت
عمارت دربار میں کے اتار دیں۔ یعنی بارہ درسی کلاں جو اب
آباد شاہ کے اسکاتام پھر پھر چالیوں سکے جو سدر میں
ہوئی تھیں اتار لیا اور دیوار دیوار بطور دیوار گریڈ کے سلیں
دیواروں پر چھوڑ دیں جو اب تک موجود ہیں۔ بعد ازاں
کے سفیدی سے دوسری کر دی گئی چھوٹی بارہ درویں زمین
باغ تو اسے داکا پھر بھی اتاروا گیا۔ غرض بہت پتھر اتار
سنگ شمش کی سلیں بھی آکر کر رام باغ کو لگائی گئیں
یہ باغ سرکار گردون و فارانجری کی ملکیت ہے اور ہر سال
اس کی مرمت کے لیاک کشن رقم کی منظوری سے کر دیتے
راحم کتاب ہند کے جو آکر کتب خانہ تعمیرات لاہور و دشون
مرمت ہوئی رہتی ہے۔ اصل میں یہ باغ ایک باغ کے

روئے زمین کی خبریں

(ہندوستان)

مشرقی ہندوستان سے ولایت کو روانہ ہو گئے۔ اس وقت ان کے دسویں دوستوں اور تقریباً نو لاکھوں کی طرف سے مشرور کیا گیا ہے۔ ان کا بار بار آن گئے ہیں ڈالنا چاہا۔ مشر ہوم نے کہا کہ اب تم لوگ جو انگریزی وضع کے پابند ہوئے جلتے ہو تم کو ایسی کسی عادت چھوڑ دینی چاہیے کہ جو صاحب کو لوں کو پسند نہیں۔ سپر جیمس صاحب کے گھر میں ڈالنا لگا ہے۔

انڈیا آفس کے زیر غور ہے کہ ہندوستان میں تنگ پٹری کی ریلوں کو آپس میں ملا دیا جائے گا۔
۱۔ مارچ کو میچ ایم۔ جی۔ بارلو آگرہ میں جوگان دیو اور کھیتے ہوئے اپنے گھوڑے سے گر گیا۔ سرس پورے آئی بیہوشی میں رہا۔ پھر اٹھ اٹھا۔ دو گھنٹے میں جان بحال ہو گئی۔
۲۔ انڈیا میں بنگال انفنٹری کا سلاستہ پانچویں انفنٹ بریگیڈ میں منتقل کیا۔ اس میں نو شاہی والوں سے مزاحمت نہیں کی۔

صوبہ بنگال کے موضع کل کاؤس دو شخصوں نے ایک دوسرے کو بائیس روپے زور سے مار مار کر ایک ایک کالی کے مندر میں لٹا کر دیوی کے سامنے ڈھک کر ڈالا۔ شدہ شدہ مقتول کی ماں کو سزا مل گیا۔ قاتلوں کو کچھ کر دیا گیا۔

بنگلور میں بارش بالکل سہمیکی وجہ سے پانی کی سخت قلت ہو گئی ہے۔ تمام تالاب خشک ہو چکے ہیں۔ سخت تکلیف کا شکار ہیں۔ وہاں کے تمام جسے بڑے بڑے کارخانہ داروں نے لکڑیاں بکھریں اور ان کے ہندوئی خدایت میں روانہ کیا ہے کہ جنرل فٹر صاحب نے جو پتھر مشہور نام میں بنگلور میں آب رسانی کی سہولیت کے لیے پیش کی تھی اس پر جلدی تو جاری ہے۔

ایڈیٹر جرنل اور کارڈر مارٹر جرنل ہرن کے دفاتر لکھنؤ سے ملے۔ مارچ ۲۷ء مارچ سے بند ہو گئے۔
کھنڈان اس۔ ایچ گاؤری کو ٹوٹے سے عہدہ اسسٹنٹ انجینئر ایڈمنسٹریشن سٹیشن زوب کے لیے روانہ ہو گئے۔
گورنمنٹ مدراس نے مسٹر تنگرا کو بیاکو مشنری رامارائو کے بجائے دیوان ٹراو کو مقرر کیا۔

اوائل اپریل میں مشر مارٹنل جو اب فامیل انٹر کے متعلق ہیں کرنل پاؤنٹ کو عہدہ کشتیری اچھی سے سکندر دیش کے لیے مشر ای۔ برسل انڈیا کے لیے انڈیا انٹیکل جگہ۔

برما انڈیا شپٹ عری کی فائش دان کی۔
صوبہ بنگال کے موضع انڈیا گرم ضلع فریڈ میں ایک ہمسال کے نوجوان شخص کی ۱۰-۱۱ سال کی۔ ایک ۲۰ سال کے شخص کی چار سال کی بیٹی اور ایک ۱۰ سال کے لڑکے نے بھی ساڑھوں لٹا دی تھیں۔

مشنری کا سالانہ سلیڈز بندوق سے ہوا۔
جس جہاں سے ہنگو شستہ روز فٹنٹ ممبرن کو جہاں کو تھیں مل کوئی کو شش کی تھی وہ پکڑ گیا اور اس کے لیے پھانسی کا

جگہ چاہیے۔ مارچ کے مطابق ۲۲ مارچ کو پھانسی کے لوہے کی لاش جلا دی گئی۔
سرداروشانی پر جیسا کہ گوشہ ضلع کی خبروں میں مشر سیک کے مزدور جمع کر کے روڈ گاؤں میں ہندو پیدائش کیا تھا وہ جھٹکا لیا ہے۔ اور زیادہ فوج کی اس کے ڈر کر گئے۔ ضرورت معلوم ہوئی ہے۔

حیدر آباد میں اس بارش کی سخت حاجت ہے۔ موسم زیادہ گرم ہوتا جا رہا ہے۔ پانی کی قلت سے فصل نقصان پہنچ رہی ہیں۔ انڈیا انٹر اس پر بھیج دیا گیا۔
راجہ رفیر سنگھ نے خراج کے مروجہ راجہ مال سنگھ کے بڑے بیٹے اور دیرہ دونوں میں سرکار کے پشتر میں حال میں ایک جنگلی بھی ہندو سے شکار کیا ہے۔ جو اس فوج میں لوگوں کو بڑی تکلیف دیتا تھا۔

دیرہ دونوں کے مدرسہ کنگلٹ کے لئے بھی ایک قاعدہ جو بڑا ایک لپٹ کر لٹ کا معلوم ہوا۔ وہاں لوگوں کے جنگلی شکاری ہو چکی ہوگی۔ ہندو لوگ اس پر ناراض ہو گئے کہ اس سے ان کو اس مدرسے کو فائدہ پہنچے گا۔
ہندوستان میں دو ایوانوں کے لئے کے علاج کے ایڈیٹر اس فوج کے مشورہ اکثر باسیور کے طریقہ علاج پر مشافا خانہ قائم کرنے کی تجویز ہے۔

حال کی مردہ شکاری سے شہر سنی ہی ان آبادی کے ہندوستان بھی ہیں اول نکلا ہے۔ کیونکہ بڑے بڑے جنگلی کوس کے کل تعداد آبادی کی ۸۱۶۶۷۷ ہوتی ہے۔ اس پر کلکتہ والے کہتے ہیں کہ اگر کلکتہ کے ساتھ ہونے کی آبادی مثال کی جاسے تو وہ ۹۱۸۶۶۲ ہوجاتی ہے۔

ہر دور کے رہائشی اور ہونے والے ۲۸۰۲۸ مارچ کو پکڑا گیا۔
بنگلال آسام بلیو کا پراسپیکٹس اور مینٹا کے پکڑا گیا۔
کی ضمانت کے ساتھ شائع ہو گیا۔

ترائی کا نوجوان راجس شورو کو پکڑ کر تھوڑے عورت کے روز بکٹ گورنمنٹ ترائی کے ہاتھ سے لگے۔
مس میں نسل ضابطہ ڈالنے والی ایم کو مقام ڈھاکہ غبارہ سے گئے سے جو چھپائی تھیں ان کے صدر سے جانبر ہو سکی۔ اور بعد کی صبح کو مرنے لگی۔

لکھنؤ لکھنؤ صاحب نے پوسٹ ہفتہ کے سنگل کے روز نوجوان طالب علموں کو گورنمنٹ ہاؤس میں دعوت دی جس میں ۲۴ طالب علم جمع ہوئے۔ ہر قسم کے بچوں کے کھیل تماشوں اور تفریحی کے ساتھ دعوت ختم ہوئی۔

حیدرآباد کے ڈاکٹر عوام الملک سادہ کی پھوٹی لکھی طبیہ بیگم نے امتحان میں سکول اول درجہ میں پاس کیا ہے۔

افغانستان و سرحد

پانچویں کو جنات معین خیل ہے اس سے فابریہ کہ امیر کابل اس موسم بہار میں ہندوستان میں نہیں آئے۔
امیر صاحب نے جنرل عطا اللہ خاں کو حکم دیا ہے کہ کابل سے عداوتی تو جانا۔ پانچ پلٹن پیادہ لکھنؤ فوج کو روانہ کیا۔
جنرل غلام حیدر خاں نے جو سرحد کنار پر مقیم ہے۔

صفدر خاں کو دو کی میں حکم دیا ہے کہ امیر صاحب کی فوج اس کے علاقہ میں آتی ہے۔ انتظام کو تیار رہے۔
جنرل غلام حیدر خاں کے سرکاری میں پہنچا مقیم ہے اور باہر بڑھنے کے لیے حکم کا منتظر ہے۔ فوج کے لیے ضروری سامان تو اس میں جمع ہے۔
کہا جاتا ہے کہ افغانستان کے کھادی محصول جنگی کی وجہ سے ہندوستان سے جو فوجی مال خاں میں پہنچ سکتا وہ کراچی سے دیر بارہ باہر کو براہ خلیج فارس و ایران افغانستان کو جاتا ہے۔

(محال غنیمت)

انڈان میں آجکل کو کو کے جن کان کنوں نے ایک کر کے کام بند کیا ہے۔ ان کی تعداد چار لاکھ ہے۔ اور اسی لئے کوئٹہ کا اتنا محنت ہے کہ کسی کا خانے ایندھن کے لیے کو کے سبب بند ہو کر ہیں۔
دوس میں ایک کا خانہ صرانی میں نیک کا دیوانہ لکھ جانیس بہت اندیشہ رہا ہے۔ برلن کو بھی اس کا فاس سے تعلق تھا۔
پیرس کا ایک نیک ٹوٹ گیا۔ ایک ڈاکٹر نے خود کشی کر لی۔ دو بھال گئے۔ اور ایک گرفتار ہو گیا۔
جرمن کے نوجوان تیز خراج شہنشاہ کو فرانس والے کہتے ہیں کہ بھی ان کی مزاج میں جھون آ جا رہا ہے۔ کیونکہ ان کی طرف سے ان کے سرگودا بھی جونی تھے۔

سوامی بھاشکر چند ایک آریہ سماجی ہندو جو فلاسوف اور ایک میں صنعت و حرفت کے پیشے کے رہائے بتانا ہے کہ سسکی بدلت دیاں آریہ سماج سے کسی لوگ ہمدردی دے پیدائش کے ہیں۔
ایوب پاشا کا سلطان اعظم کا فرمان تقریری لکھ مصر کو جانا ہے اور ملتی کر دیا گیا ہے کیونکہ زمان کی عیادت ہی ہے۔
دیرت ہندو میں نہیں آتی۔ مصر میں اس سے بہت تر تو ہے۔
ایک ڈیپوٹیشن نے بنگال میڈرڈ ہسپتال کے وزیر

اعظم کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کی کہ حرم مناسک کی کیا جاسے اور جانی کا سکہ چھوڑ دیا جاسے۔ یہوں نے کہا کہ جو کرنسی شش آجکل فنانس شست کر ہی ہو رہی ہے اس بار میں ہم سے شفق ہے۔

زنگبار سے خبر آئی کہ تمام دیوبند میں انگریزی فوج کو دسویں رعایا نے شکست دی اور ایک ٹوپ چھین کر سخت نقصان پہنچا دیا۔
سینی گیما اور فوج میں انگریزی ہم جو تھوڑے کھینچ گئی تھی اس کو وہاں کے محض سردار کے سخت دھک پہنچا رہے۔
انگریزی افیر کنیاں روس نسل اور بچہ بڑوں سخت مجروح ہو گئے۔ اور بچہ بچہ کیتان سمپیل اور میں جوان پولیس کو بغیر زخم آئی۔ اب مورے سے گورنمنٹری اور فوج دوست قوموں کی امداد سے پھر حملہ کریں گے۔ (۲۱- مارچ)

لندن کا اخبار رولڈ لکھتا ہے کہ پیرس کو شکر کی دفا پر شہنشاہ جرمن نے کچھ افسوس نہ کیا۔ جس سے نتیجہ یہ نکلا جاتا ہے کہ شاہی خاندان جرمن و افغانستان میں ناجائز ہے۔
ولایت کی تازہ ڈاک سے معلوم ہوا کہ گورنمنٹ میری صاحب پیرس حاج سے شادی نہیں کریں گی۔ پیرس حاج کی شادی شہنشاہ جرمن کی بیٹی سے بہت جلد ہوگی۔ ایک خبر سے بھی معلوم ہوا کہ شہنشاہ جرمن سے ناراضگی کی وجہ سے یہ شادی بھی ملتوی رہے گی۔

شتر مرغ

چم نے سید اخبار کے کسی گزشتہ پرچم میں بطور خبر کے لکھا تھا کہ لاہور کے چڑیا گھر میں سید اخبار صاحب شیلانے شتر مرغ کے بچوں کا ایک جوڑا بھیجا ہے۔ اس پرچم کے ایک کرم فرما بلوچستان سے لکھتے ہیں کہ اگر شتر مرغ کی تفصیل کیفیت بفرض آگاہی ناظرین کے پسہ اخبار میں چھاپ دیا جاسے تو بڑی سی خالی نہیں ہوگی۔

چنانچہ ہم آج اس عجیب جانور کی کیفیت اپنے ناظرین کے پیش کر رہے ہیں۔ اور سید اخبار صاحب نے اس کے آئندہ بھی بعض حوانات کے دلچسپ حالات لکھ کر یہ اخبار میں شتر مرغ کیا کریں گے۔ اور پتہ دیان کو زیادہ دلچسپ بنانے کے ہم اس میں چارچا تصویریں بھی دیا کریں گے۔ جو ایک عرصہ کے بعد علم حیوانہ انجیون کا اردو میں ایک کافی ذخیرہ شتر مرغ ہو جائیگا۔



قدیم سے جہاں ایک طرف سے اور دوسری طرف سے تھکتے جانور پیدا ہوتے ہیں وہ دوسری طرف شتر مرغ عجیب و غریب نشان جانور بھی پیدا کرتے ہیں۔ شتر مرغ دنیا کے تمام جانوروں سے بڑا جانور ہے۔ اس کا بصر کی جوتی سے ایک پاؤں تک ٹھوسا ٹھوسا ہوتا ہے۔ لیکن کبھی دوسرے شش تک بلند بھی شتر مرغ پائے جاتے ہیں۔ یہ جانور عرب اور افریقہ کے صحراؤں میں پیدا ہوتا ہے۔ جہاں اس کے چھانڈے کے چھانڈے پائے جاتے ہیں۔ اس کی خوراک بالکل نباتات اور پھل پھولوں کے پتے ہیں اور جن ملکوں میں یہ رہتا ہے وہاں کی اونچائی سے اونچی چھاؤں تک اس کی لمبی گردن پہنچ سکتی ہے۔

شتر مرغ صیاد کو اس کے نام کی ظاہر سے شکل میں اونٹ اور مرغ سے مشابہت رکھتا ہے۔ اپنی لمبی گردن اونٹ کی مانگوں سے بڑے سے اونٹ کا شائبہ سمجھا جاتا ہے۔ اور چونکہ یہ انہیں گھسانوں میں رہتے کے لیے بنایا گیا ہے کہ جہاں اونٹ گزارا کرتا ہے اس لیے اس کے پاؤں کی ساخت بھی اونٹ کی طرح ہے۔ چنانچہ ان میں اونٹ کی مانند صرف دو انگلیاں ہیں۔ اور بڑھتے بڑھتے بھی ویسے ہی ہیں۔ علاوہ اسکے اونٹ کی طرح شتر مرغ پیاس بھی بہت تک برداشت کر سکتا ہے۔ چھانڈے قدیم میں اس جانور کی نوع اور قسم میں بڑا اختلاف رہا ہے۔ حکیم رسلوٹے اس کو ایک قسم پر اور ایک حصہ پر بیان کیا ہے۔ اور لمبی کان بھی ہیں۔ ان کے بالانامہ پر وہاں کے جانور کے ہاضمہ قوت جنگلی حیوان کی طرح ہیں۔

جو مگر بعد کے علم حیوانہ انجیون نے نیچرل ہسٹری نے اسکو پرندوں کی قسم میں جگہ دی ہے۔ علم حوانات میں یہ ایک مسئلہ ہے کہ قدرت نے جس مخلوق کو جس حالت میں رہنے کے لیے پیدا کیا ہے اس میں وہ تمام اسباب کافی سہارا دیتے ہیں کہ جن کی اس کو ضرورت ہوتی ہے۔ یہی حال شتر مرغ کا ہے۔ شتر مرغ کے بہت چھوٹے ہوتے ہیں اور وہ ان کی مدد سے برفوں میں کر سکتا۔ گودھڑے کے وقت ان کے پھر چھلنے سے اس کو آگے بڑھنے میں بہت مدد ملتی ہے۔ یہ اس قدر چھوٹے ہوتے ہیں کہ وہ جب تک اس کی خوراک میں یہ سہارا کی کمی ہے۔ اور چونکہ وہ ایک ریگستانی اور گرم ملک میں درودور پائی جاتی ہے اس لیے اس کو انگلیں بہت لمبی دینی ہیں کہ جن کی مدد سے بہت جلد چل سکے اور اس کا جسم بہت بھاری بنا یا گیا ہے کہ جس کے اٹھانے کے لیے لوگ انگوں کا مضبوط لاپون ضروری ہے۔ چنانچہ ان کی ساخت میں بہت مضبوط اور موٹے موٹے پھلوں کی مدد ملتی ہے۔ اگر شتر مرغ کے بڑے پرواز کے قابل بنا دی جالتے تو اسے بھاری بوجھ اٹھانے کے لیے ان کی پرورش کے واسطے بہت سی عصبی طاقت کی ضرورت پڑتی۔ اور اس کے سہارے کے لیے جو خوراک بھی زیادہ درکار ہوتی جو ایسے ریگستانی جنگلوں میں بہت کمی دیکھی جاتا ہے۔

تاہم گو شتر مرغ کے چھوٹے ہوتے ہیں مگر یہ بہت ہی نرم اور ہلکا ہوتے ہیں۔ اور زیادہ تر یہی اس کی جان کا وبال ہو جاتے ہیں۔ چونکہ یہ خوبصورت پروریا اور رامیکس بہت سی خوبصورت اور مرغیوں کی ٹھوسوں پر لگتی ہیں۔ مگر بھی ان سے اپنی ٹھوسیاں اٹھاتے ہیں۔ چنانچہ برٹش آف ولز کی شاہی ٹوپی میں بھی میں ایسے پر فٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ آج کل شتر مرغ کے عمدہ پرکشت اوقات سرورینڈی نصف سیر جو قریب دو ہزار روپے سیر کے حساب سے فروخت ہوتے ہیں اور اسی کی جوتی افریقہ میں آج کل شتر مرغ پائے کے کاغذ سے قائم ہو گئی ہیں کہ جہاں ان کے پر وقتاً فوقتاً چھانٹے جاتے ہیں۔



شتر مرغ اونٹ سے نہایت تیز چلتا ہے اس کی گودھڑوں کے گھوڑوں سے آگے بڑھا جاتا ہے۔ مگر اس کے شکار کرنے والے اس کی عادت سے فائدہ ہوتے ہیں۔ یہ سید جان میں دوڑتا بلکہ چکر بناتا ہوا دوڑتا ہے اس کے شکاری اس کے پیچھے گھومتے نہیں دوڑتے اور فکر کا فکر اس کو ہلاکت میں۔ اس پر بھی کبھی کبھی دو دونوں تک قاپڑ نہیں آتا۔ مگر جب باپ جاناکے تو بچا رہے اس پر گورنر کو ہوجاتا ہے لیکن اس کے شکار کا اس ملک کے لوگوں میں اور سالانہ طریقہ بھی مروج ہے جو کہ مندرجہ بالا تصویر سے ظاہر ہے۔ ایک شکاری شتر مرغ کی کھال ایک اور اہل شکاری پر لٹا ہوا ہے۔



لیکر گردن ہلاتا ہوا اس کے چھانڈے کے قریب جاتا ہے اور جب وہ گردن لگتی ہیں تو بڑے سے ایک ایک کو مارا کرتا ہے۔

مادہ شتر مرغ
دس بارہ اونٹ سے
دیتی ہے جو ایک بچہ
کے سر سے ہر ہوتے
ہیں۔ اس کا کوئی
گھونسلہ تو ہمارے
نہیں۔ بلکہ میں
میں بھڑکی ہی جگہ لکھو کہ۔ اس میں انڈوں میں شتر مرغ کرتی ہے اور
بیکار سینے لگتی ہے۔ جس وقت سورج تیزی سے چمکتا ہے تو مادہ انڈوں
دھوپ میں کھلے چھوڑ کر خوراک کی تلاش میں جاتی ہے اور شام کو ان
اکبر انڈوں پر بیٹھ جاتی ہے۔ بلکہ کبھی اگر خوراک قریب نہ ملے تو خوراک
کی تلاش میں اپنی دور دراز جاتی ہے کہ کم از کم ۲۰ میل گھٹنے واس نہیں
گرجو تک ان گرم ملکوں میں رات کو اس میں ٹہری اور دن کی دھوپ میں
اس قدر گرم ہوتی ہے کہ رات کو بھی انڈوں کو کافی حرارت پہنچانے
ہو اس کے لیے یہ پیدا ہونے میں غلغل نہیں آتا۔ شتر مرغ کے انڈوں
معلق ایک اور امر نہایت ہی عجیب ہے جب مادہ انڈے سینے لگتی ہے
وقت بھی اور انڈے دینے نہ نہیں کرتی۔ مگر ان کو ان انڈوں میں طاق
بلکہ خدا رکھتی ہے۔ جیسا کہ تصویر سے واضح ہے اور جب بچہ پیدا
ہو تو چونکہ وہ کوئی سخت خوراک کھانے کے قابل نہیں ہوتے وہ ان
نذر رہتے ہیں شتر مرغ کے انڈوں کو اس طرف کے لوگ بیکار کھاتے
اور انڈے کھانا بنا لیتے ہیں۔ انڈے کے چھلکوں کی جوتی سے
ہیں ان کو لوگوں کے پیلے۔ انڈیاں اور انواع واقسام کے زیورات



کبھی کبھی وہ لوگ اس کو بیکار کر سدا لیتے ہیں اور اس پر
رہتے ہیں۔ چنانچہ مندرجہ بالا تصویر میں ایک حبشی لڑکا
پر سوار نظر آتا ہے۔ جو اس کو بیکار ہوا کی تیزی سے دوڑتا ہے
چو تلبے۔ شتر مرغ کا ہنہ نہایت قوی ہے اور انڈے کھانے
میان تک کہ بیکار کے ٹکڑے۔ سنگریچے اور روپے پیکل
بھی کھا جاتا ہے۔ اس کی وجہ قوی قرار دی جاتی ہے کہ اس میں
ایسے مقامات میں افراد سے موجود نہیں جہاں کہ یہ بیکار
اس نے متناہجہ حاصل کر کے بہت میں ڈالنا ہے۔ اس
قوت کا منہ اس میں سے غذا آیت کی تمام مقدار حاصل
ہے۔

وقفیت عامہ کے لئے شمار اور اعداد

گوشت اٹلی کی عجیب آمدنی :- گوشت اٹلی ہر سال صرف لاکھوں ڈالروں سے تیس لاکھ ۳۰۰۰۰۰ پونڈ تک لیتی ہے۔ ریشم کے کیڑے کا سفر :- ریشم بنانے والے کیڑے کا نرڈ کر کے ایک سو سیل روزانہ کے حساب سے سافٹ طور کرتا ہے۔ نخل بروئے زمین کا سونا :- نخل دنیائیں آٹنا سونا ہے کہ ایک کڑھ ۲۰۰ فیٹ لمبا۔ انتخابی چوڑا اور استہاری اونچا ہو اس سے بھر سکتا ہے۔

کل دنیا کے ریلوے مسافروں کی مقدار :- کل دنیا میں جس قدر ریلوے چلتی ہیں وہ ایک ہزار و چھ سو اوسطاً ہر پینچ لاکھ ۴۰۰۰۰۰ مسافروں کے بڑھتی ہیں۔ شلغم کس نسبت سے بڑھتا ہے :- شلغم کا تخمینہ کاشت کروایا جاوے تو حساب اوسط ہر سنہ کے عشر میں اپنے تخمینے کے وزن سے چھ گنا بڑھتا رہتا ہے۔ دریائے ستلج کی فصلوں ان :- دریائے ستلج اپنے ایک سو اسی میل کے رقبہ میں بارہ ہزار ۱۰۰۰۰۰ فیٹ وھلوان ہو گیا ہے۔ اور تمام دنیا کے بڑے دریاؤں میں تیز رفتاری کے لئے مشہور ہے۔

انگلستان میں صابن کا خرچ :- اس چھوٹے سے جزیرہ میں صابن کا استاخرج ہے کہ جس کو سن کر حیرت ہوتی ہے۔ لیٹے ہر سال میں چالیس کروڑ پونڈ صابن کے درجہ صابن انگلستان میں خرچ ہوتا ہے۔ اعلیٰ درجہ اور شگفتہ زبانیں :- تمام دنیا کے ریلوے کے ذریعہ ایک ہزار مختلف مذاہب کی سرحد سے اور تمام نئی نوج انسان قریب تین ہزار کے مختلف زبانیں تمام کر رہے ہیں۔

کاغذ کا خرچ :- دنیا کے ڈاکٹر و ڈول صاحب انداز لگاتے ہیں کہ کاغذ کا خرچ مختلف ملک میں اس نسبت سے ہوتا ہے۔ ہر ایک روسی سالانہ میں ایک پونڈ پونڈ نصف سیر کاغذ خرچ کرتا ہے۔ ایک ہسپانیہ کا باشندہ ڈیڑھ پونڈ۔ ایک وسط امریکی یا میکسیکو کا رہنے والا پونڈ۔ ایک اطالی یا آسٹریا کا رہنے والا پانچ پونڈ۔ ایک فرانسیسی سات پونڈ۔ ایک جرمن آٹھ پونڈ۔ ایک اٹلی متحدہ امریکا کا باشندہ سو اونس پونڈ۔ اور ایک انگریز ساڑھے گیارہ پونڈ کاغذ سالانہ میں خرچ کرتا ہے۔

سونی کس طرح بنتی ہے :- سونی کے کارخانہ میں ایک سونی کو ہر مختلف قسم کے عملوں میں سے گزرتا رہتا ہے اور پھر سونی تیار ہوتی ہے۔ سونی کو کچھ خیال رکھنا پڑتا ہے کہ سونی کو کچھ بھی

مذاق

کسی طوائف کا مقدمہ ایک سفید ریشمی دائرہ والے کے اجلاس میں پیش ہوا۔ حضرت نے اظہار کے وقت پوچھا۔ کہ کیوں لی تمہارے باپ کا کیا نام ہے؟ ریشمی نے عرض کیا۔ ہر۔ مگر پوچھا کہ کیوں نہیں بتاتی۔ شرابی کیوں ہو۔ مذہبی ظریف اور حاضر جواب بھی بول اٹھی۔ کس کا نام بتاؤں۔ حضور اپنا ہی نام لکھ لیں۔

صانع علیک میں ایک شاکر زندہ :- او کہنے کی علت میں حلیانہ کات رہے تھے۔ ڈگر دیکھ رہے تھے۔ باہر خرچ کے انداز پر لکھا تھا۔ ایک روز بیٹے نے انہیں کچھ خیال آیا ڈگر دیکھ کر لکھا تھا۔ پورا تکلیف کرو۔ یہاں تک کہ آؤ تو ہمارا اصرار ہو جائے۔ ناخدا کیا چاہتے دو انہیں ڈگر دیکھ کر لکھا تھا کہ صاحب نے فرمایا۔ وہ بھی مذمت ہے کہ میں یہاں بیٹھا رہتا ہوں۔ اور میری وجہ سے تمہاری آٹھ روپے پورا لگان ہوئے ہیں۔ خیر اپنا تو ایسا کچھ نہیں جتنا ہے۔ روپے باقی صرف ہر نیکیا نہایت سچ ہے معلوم نہیں اور بھی کتنا خرچ ہو چو کہ میں تمہارا نقصان گوارا نہیں کر سکتا اس لئے تم سے نفی کرنا چاہتا ہوں کہ تم بھی ایسا نہ ہو۔ رہا کرو اور آٹھ روپے کے چلو تین روپے دیا کرو باقی کے خرچ میں کات لیا کرو۔



ہمارے گزرتے امیٹ کو درزش جہان کی تعلیم حضرت سلامت ہیں جو مرد و اتھال گریستے ایسے بجا ہی بچہ جی باسانی اٹھاتے تھے ہیں۔ عجز ہے بھلا

عجیب عجیب باتیں

چینیوں کی شکل :- ایک چینی کے لئے چالیس سال کی عمر سے پیشتر ریشم بدلت رہتا رہتا نہیں تھا جتنا اب ایک سال کو دو بار کی کو جتنی جلدی والی تھی تھی۔ وہ غنیمت سمجھتا ہے۔ کیونکہ اس کی عمر میں ہوتی ہے کہ پوڑھا یا اویٹھ معلوم ہو سکتا ہے۔ اس سے رعب و دلپ والی صورت اختیار ہو جاتی ہے۔ ایسا ایک نوجوان افسر خیر نکات دائرہ والی کا نمونہ ہی بہتر سمجھتا ہے۔ اور کوئی دیکھتا ہے کہ کوئی دو چہرے کیسا نہیں بنائے مگر تاہم چینی کچھ ایسے لوگ ہیں کہ شہرہ کے لوگوں کے لئے ان میں سے ایک کا بچا بنا کر مشکل ہے۔

نہایت چھوٹی عنکبوت :- مگر بیاں جو حال انکارتی ہیں ان کی ایک قسم اتنی چھوٹی معلوم ہوتی ہے کہ جو کسی کے ایک دو سے بڑی نہیں ہوتی۔ اور اس کا حال ایسا باریک ہوتا ہے کہ اگر اس کے چار ہزار تار جوڑے جائیں تو ایک عام بال کے برابر ہوتے ہوئے ہیں۔

دائرہ والی عورتیں :- عورتوں کو بھی دائرہ والی پیدا ہو سکتی ہے۔ گوارا شاہ ذیچا گیا ہے۔ ولایت کا ایک اخبار اس کے متعلق یہ واقفیت صحیح کرتا ہے۔ پیر و ڈولس قدیم زمانہ کا مشہور مورخ بیان کرتا ہے کہ منرو کے سندھ میں چھوٹی عورتیں تھیں ان میں ایک کے دائرہ والی چھوٹی سی تھی۔ جب کبھی مصیبت پیش آئے فانی ہوتی۔ کون نہیں میں ایک محنت بامیں کاربھی گزرتی ہے جس کی دائرہ والی کرک لکھ کر تھی۔ شاہ چارلس وڈز ویم والی سویدن کے حملوں کی فوج میں ایک عورت ملازمہ تھی جو دائرہ والی اور بہت بالکل ایک مرد کی رہتی تھی۔ مارگرٹ ڈیٹر آف آسٹریا جو نیدرلینڈ کی رانی تھی۔ اپنی کسی دائرہ والی بھینکار کو مت نام کیا کرتی تھی۔ یہ حضور زمانہ گزرا ہے۔ البتہ ڈیوک آف ہیریما نے اطلاع دی تھی کہ اس کے ملازموں میں ایک نوجوان عورت ریشم سے مزین ہے۔

ناخنوں کے ناخنوں سے حال حلن بتانا :- کسی زبان میں لوگ ہاتھ کا ناخن نکھرتے اور چال چلن بتاتے ہیں بہت ہاتھ لکھتے تھے اور اب پھر وہی ہیں اور توجہ ہوتی ہے۔ ستلا جس شخص کے ناخنوں چوڑے ہوں وہ شریف مزاج متبرل اور شریف ہوتا ہے۔ ناخنوں کے قدیم نشان :- قسطنطنیہ کی علامت ہوتی ہے جن کے ناخنوں کا رنگ سبز ہو وہ عجم کی ناتی اور دوستوں یا ہمسایوں کی ناموافقت سے تکلیف میں ہوتے ہیں جن کے ناخن تنگ ہوتے ہیں وہ لڑکے اور بڑے دونوں کے رخصتی والے ہیں۔ غلبہ محبت کرنا والے اور ناخوش خیال آدمیوں کے ناخن گول ہوتے ہیں جن کو کھجک و جمل کا شوق ہوتا ہے۔ ان کے ناخن مسخ اور داغدار ہوتے ہیں جن کے گوشت میں ناخن پھنس

ہاتھ میں دو شیشے بند کر کے لے کر

یو ایمر کے لئے اکیر

اک نظر ضرور دیکھ لیجئے

بواسیر کے عموماً مرض کے پیارو یا دوسری غلیظ باتوں
 سے پیدا ہوتا ہے۔ نامی دوائی اس مرض کو جوڑے سے دور کرنے میں
 کثیر عظمیٰ شایع ہو چکی ہے۔ یہ لاثانی دوائی ہر ایک قسم کی، بواسیر
 کے واسطے کچھ سال مضبوط ہے۔ بواسیر بھی جی سخت پرانی خطر
 اک - خونی یا باری کیوں ہو اس کا دور کرنا چاہی دوائی کا کام
 ہے۔ خونی ہو تو دودھ کے استعمال سے سخت فکلی حاصل ہوگی -
 دوی ہو تو اس کا نام و نشان تک بھی نہ بچائے نہ روں کو اس سے
 نفا ہو چکی ہے۔ نسبت زیادہ عام کی غرض سے بہت ہی کم رنگی گئی
 ہے۔ یہ طریق استعمال دوائی کے ہر حصہ سے علاوہ میں ہر قسم کی
 گھڑی دوائی بہت مست دوائی قیمت پر لے سکتی ہے۔
 کارخانہ میں یہاں اعتبار لاہو سے غلبہ کو سہل گئی ہے

تقریبی الفاظ جو تھے اشہار و دیواروں نے سب استعمال کر ڈالے
مقام کا خاں کو اپنی اور اس کے خاص بیان کرنا بھی ہزار کروڑ
صرف کیا جانتے ہیں کہ ہمارے پاس مفصل فعل امراض کے مجزی
وجود میں صرف اس قدر تفصیل کافی ہے کہ اگر آدم ہو تو وہ ہم
نیکو بشر ملکہ حسب راست عمل کیا جاوے اور بعض ایسے مرض کو
بیان کر دے مگر جواب نظایا بہر متفصل ادویات کے نہ ہو محض
کہ ان لوگوں کا جواب تشنگ ہے فی مجلس سلوک ماہرین کی مجلس
طلوع افق فی شیشی جنابا بعد فی شیشی عرق سوزاک بھر فی
عمی میر اکل یعنی خوشبودار بالوں کا مقصد بل عم فی شیشی جواب
نسخی از فی مجلس جنوب تاب علی از فی مجلس المشرق کاش چند
دیروار سے روز نشی سر پہ لک مال - موجود الی - لا حور

الفرمانه

[illegible]

میں سال سے میرا پیشہ حکمت ہے۔ مگر نگاہیں
اپنی ادویات کی ترویج کرنی میری عادت نہیں
یہ غایب کرنا کافی ہے کہ میں یہ صبر بہت
دوران حکمت میں استعمال کر رہا ہوں۔ اور سزا
وں کو اس کے استعمال سے کلی صحت حاصل
میں کی تصدیق مشہور ڈاکٹروں اور مغیرہ شخصوں
ہے۔ مشرہ اس میں خیر اعظم ہے۔ اور اجڑی کھجور
کئی کچھ ضرورت نہیں۔ مگر فرضی مزید اس میں نہیں
طیبر مشرہ نظر کے قائم رکھنے اور ابتدائی امراض
بے افزوں کا کام دیتا ہے۔ امراض ذیل میں آج
مثلاً آنکھوں سے پانی کا نسا۔ کمزور ہونا۔ اندر
لکڑی کا پڑ جانا۔ مواد غلیظ کا نکلا۔ وغیرہ۔ غدا
وغیرہ قیمت حسب ذیل سے صبرہ سفید فی تولہ

سیاه فی تولد محمول ذراک علامه به

وہی سہی صدیق کرنا ہوں کہ سہی تھنا اُس سہی تھکی مختلف سہی
میں استعمال کیا ہے ورنہ اسکی شہبہ اور تھکی کے
کے چھوٹے تھکی تھکی ہے۔ تھکی تھکی تھکی تھکی
جواب اور تھکی کے تھکی تھکی تھکی تھکی تھکی

وَأَكْثَرُ كُلِّ خَالٍ وَتَشْتِطُّ

نہوں کا علاج کرتے اور نئے وقت لگاتے ہیں
لاہور۔ انارکلی۔ متصل ویجہ علاج

تقدیر

عقوبتی اور صفائی و چھنی ہو تو ان کی احوال سونوی مصافحت علی ہر کار
مشرق و دیگر افسر شدہ ناموس و مشرقی افسر شدہ ناموس

چ واک (۵۰۰)

بل کالج کی پاس کر دو تا سبیل

رساله زمیندار باغبان و بخیل

جو کہ ہندوستان بھر میں مضامین نذرعت۔ باغبانی۔ علاج البواسی صفت و حرقت و تجارت وغیرہ مضامین کا اکیلا ماہوار با تصویر اردو رسالہ ہے قیمت عام سالانہ ۱۰ روپے۔ ہمارے صدر حکام و والیان ریاست سے بے شمار نمونہ کی کاپی چار آنہ کو مل سکتی ہے۔ ایک ہندوستان کے خیر خواہ کا فرض ہے کہ اس نادر رسالہ کی امداد کرے اور اس فرض سے سبکدوش ہو۔ المشترق مستم پیہ اخبار لاہور

نامہ نگار بہادر لاہور :- ۱۰ حضور نواب صاحب بہادر
نے اور پڑھنے لکھنے صاحب پنجاب سے ملاقات کر کے سچن آلو میں
والیں تشریف لے گئے۔

(۲) ریاست کے وزیر اعظم میرا برہم علی صاحب ۱۱ ماہ
راج کو بہاول پور تشریف لے گئے میر صاحب کے استقبال کے
واسطے بہت سے معزز صاحبان سیشن پر موجود تھے۔ میر صاحب
بہادر ایک سے خندہ پیشانی سے پیش آئے۔ اور اب اپنے کام
میں خوب سرگرمی سے مشغول ہیں۔ زیادہ تر خوشی دینے والی بات
ہے کہ پہلی مرتبہ جو آپ کی ریاست کے معزز جین جی سید محمد نواز
شاہ صاحب سے شکر رنجی ہو گئی تھی اب بالکل صفائی ہو گئی ہے
اور کل شاہ صاحب بہادر میر صاحب بہادر وزیر اعظم کے در
دولت پر ملاقات کے واسطے تشریف بھی لے گئے تھے خدا کو
تمام ریاست کے کاروبار صاف ہی ہے انجام ہوتے رہا کریں۔
تو مبارک ہے۔ کیونکہ نازا فکی اور ہر روز کی کشمکش نے جو
نتیجہ دکھلایا ہے۔ وہ پبلک سے پوشیدہ نہیں۔ خدا وزیر صاحب
میرا برہم علی صاحب کی دہریت کو مبارک کرے۔

(۳) یہ بھی عام طور پر مشہور ہو رہا ہے کہ میر منشی صاحب
کو گورنمنٹ کی طرف سے مقرر ہو کر آئیں گے۔ یہاں خیال میں
لاہور لعل چند صاحب موجودہ میر منشی نہایت لائق اور شریف
شخص ہیں۔ اور زیادہ قابل لحاظ یہ امر ہے کہ وہ اسی ریاست
کے باشندے ہیں۔

(۴) بہاول پور سے دو کوس کے فاصلہ پر ایک شخص نے
اپنی عورت کو اپنی آشنا عورت کی تحریک پر مار ڈالا۔ تحقیقات
شروع ہے۔

(۵) پولیس کا تہہ ہار خوب زور شور سے سنایا جا رہا ہے۔
مہذب ہند واس میں شریک نہیں ہوئے۔

سوالات حل طلب متعلق آسٹریلیا

جناب ایڈیٹر صاحب مجھے آپ کے اخبار میں آسٹریلیا کے متعلق
کچھ حالات دیکھیں۔ کہ جس سے مجھ کو آپ کو یہ تفصیل دینے کی ترغیب
ہوتی۔ جو بانی کے سوالات ذیل اپنے اخبار کے کسی گوشہ میں بوج
فرمادیں۔ اگر کسی صاحب کو ان سوالات کے صحیح صحیح جوابات معلوم
ہوں تو وہی اخبار کے ذریعہ مطلع فرما کر مشکور فرمادیں۔

(۱) آسٹریلیا یہاں سے ذریعہ جہاز کتنے دن کا راستہ ہوتا
ہے۔ یہ سیر کے دن کا۔

(۲) صرف کرایہ دونوں صورتوں میں کتنا کتنا مبالغہ آرائی ہے۔

(۳) وہاں ایک دن کی ایک آدمی کی معمولی خوراک پر کیا خرچ ہوتا ہے۔

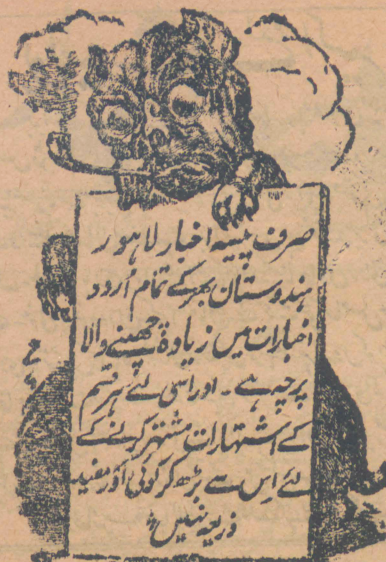
(۴) یہاں سے کس قدر دور یہ ساتھ لیکر (بہر سفر خرچ وغیرہ)
ایک آدمی کو جانا چاہیے۔

(۵) کون کونسی اشیاء کمزوری کی واسطہ ہیں اور نیز وہاں
پہنچنے کی ضرورت ہوتی۔

(۶) یہ کتنے دن تک ایک آدمی کو وہاں کسی کام کے ملنے کے
سے منظر رہنا پڑتا ہے۔

(۷) کس قسم کا کام ہے کی وہاں برآمد ہو سکتی ہے اور نیز
کس اجرت پر لیا ہے۔

متم۔ پی۔



صرف پسید اخبار لاہور
ہندوستان بھر کے تمام اردو
اخبارات میں زیادہ جھنجھٹ والا
پرچہ ہے۔ اور اس لئے ہر قسم
کے اشتہارات شہر کرنے کے
لئے اس سے بڑھ کر کوئی اور مفید
ذریعہ نہیں۔

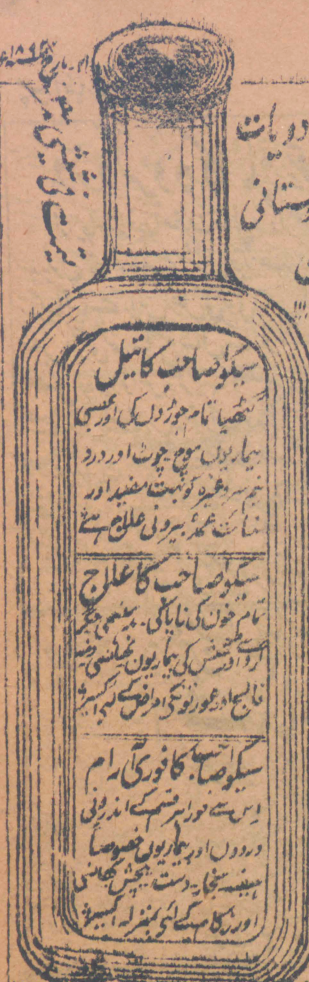
تحقیف قیمت! حضور مکہ معظمہ ہند کی عالیشان شہنشاہی تصویر سواگر ملٹی اور ایک ٹریڈ جری

یہ تصویریں خاص طور پر ولایت سے تیار ہو کر آئی ہیں۔ جو
صاحبان کی خریداری کے شائق ہوں جلد مطلع فرمادیں۔ ہمارے
پاس اس تصویر کی متعدد کاپیاں ہیں جن کے فروخت ہوجانے کی
امید ہے۔ لہذا اطلاع خریداری میں قدر جلد آوے بہتر ہے۔ یہ تصویر
نہایت عمدہ اور عالیشان ہے اور خاص کاپی رائٹ سے ولایت
میں تیار ہوئی ہے۔ ایروں اور شائقینوں کے کپڑوں کی سجاوٹ کے
لیکچر ایک نادر زیور ہے یہی تصویر لاہور کے ایک کارخانہ سے اب بھی
پانچ روپے کو فروخت ہو رہی ہے۔ اور ہمارے ہاں آج تک تین
روپے کو فروخت ہوتی رہی ہے۔ لیکن اب ہمارے مقرر کردہ کی ہے۔
ورنہ آئیں جلد آئیں۔
الشتہر متقمم پسید اخبار لاہور



حضور ٹیوک آف
طیئرس نیڈر اوٹریل جرم
کی خوبصورت صحیح تصویر
کئی رنگوں میں لپیٹ روالات
کی چھپی ہوئی۔ قیمتیں نیچے
قابل ۱۰۔ پچھتر عرض ۱۰۔ پچھتر
ہول قیمت فی کاپی ۱۰۔ پچھتر
الشتہر متقمم پسید اخبار لاہور

سیکھ صاحب کی ادویات
سیکھ صاحب کا ہندوستانی
منجن ہندان



سیکھ صاحب کا تیل
تھکھا نام جوڑوں کی کھجی
بیماریوں سے چوت اور درد
خیر سے دھن کو نیت مضبوط اور
نہایت عمدہ بیرونی علاج ہے
سیکھ صاحب کا علاج
تمام خون کی ناپاکی۔ بدھم بھج
اور اور کھش کی بیماریوں خلدی
فالج اور غور ہوگی اور فک کے کمپ
سیکھ صاحب کا فوری رام
اس سے نور سے فک اندولی
دردوں اور بیماریوں خصوصاً
ہستہ سنجی۔ دست بچش کھانسی
اور کھانسی کے کھنکھانے

دانت بالکل ٹوٹ کر
سیکھ صاحب کے
اصول برائیں کے
شاگرد ڈی۔ ڈی۔
سیکھ صاحب
بلادر کے کھانکھانے
پس
تمام بچہ سیکھ
لے سولہ سیکھ
ڈی۔ ڈی۔ سیکھ
سیکھ ایجنسی لاہور
یہ ادویات کا
پسید اخبار لاہور
سے بھی مل سکتی
ہیں۔

نیکیا کی
شہر شہر شہر
جس صاحب کو پوچھو کہ
گمنا سیکھ اور سبکی کوٹ کی ضرورت ہے
پسید اخبار لاہور

مراعات

جناب ایڈیٹر صاحب

تسلیم۔ جو شیش گجرانوالہ ریل ٹرکائی سے اس کی مفصل کیفیت اس طرح ہے کہ شیش لین برابک گاڑی آرکھڑی تھی۔ اور میں لین برابک گاڑی نے آٹھ گھنٹہ کے چلنے کی سٹیٹن۔ شیشی یہ مرنے لگی تھی کہ کامو کے سے جب گاڑی آجاسے مال گاڑی جو شیش لین برکھڑی ہے کامو کے کی طرف چلائی جاوے۔ اور جب تک یہ مال گاڑی شیش لین سے چلی نہ جاوے۔ تب تک اس گاڑی کو جو کھڑے چلی ہے سٹیٹن سے باہر نہ کھڑا جاوے۔ چنانچہ اس کے مطابق جہد راکھنے والے کو کھڑا کیا۔ ۵ بجے پر سنٹ گڑے ہیں۔ تو شیش ماسٹر نے کھڑکی گاڑی کی آواز دور سے آتے ہوئے سنی۔ مگر اس گاڑی نے سٹیٹن میں ہی صرف پھینوں کی آواز سنی۔ اور جہد راکھنے والے نے بھی دیکھا نہ فرشتا دکھایا۔ حال نکار کی مگر گاڑی راجل آئی۔ گاہے پر اگر خاصہ کی کوڑا اور گاڑی اس گاڑی سے جو شیش برکھڑی تھی ٹرکائی۔ سٹیٹن ماسٹر نے پھرتی سے کامو کے والی گاڑی کے دونوں سنگل اٹھا دی۔ اگر کی آدھوں کو دکھایا۔ کہ سٹیٹن والا اور باہر کا سنگل کھڑکی کی طرف کے چل رہے تھے۔ اور سٹیٹن ماسٹر نے دیکھا تو ڈراؤ اور گارڈ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے ٹرن گئے تھے۔ آہرین اور بنجی صرف ایک فافرین کھڑا ہے۔ سٹیٹن ماسٹر نے دوسرے پوچھا کہ تم نے کیا غضب کیا۔ یہ منوں نے کہا کہ دونوں سنگل گرتے ہوئے تھے اس لئے چلے آئے۔ جہد راجی دورا دورا آتا۔ اس نے کہا کہ دونوں سنگل کلاس گاڑی سے آہستہ میں چلنا ایک کل بھی اسی سنگل کلاس سے برآمد ہوا۔ جس کو گارڈ نے بولا کہ میرے۔ اور میں تو یہ اس گاڑی میں سو رہا تھا۔ وہاں منوں گیا۔ غلامی ہو کر اٹھا اسے سفید سی چوٹ لگی اور سپتال بھا گیا۔ گاڑیاں ٹکرائے سے تین گاڑیاں بالکل ٹوٹ گئیں۔ بن میں ٹکرا اور مختلف اشیا پھری تھیں اور چند گاڑیوں کو سخت چوٹ لگی بغیر گاڑیاں اٹھا لی گئیں اور سات گھنٹہ تک لین بھان ہوئی۔ چمکے اظہار لینے پر گارڈ اور ڈرائیو کے اخبار ایک تھے اور جو سپتال بھیجا گیا اس کا عین یہ کہانے والے اور سٹیٹن ماسٹر کے اظہار ایک ہی تھے۔ اور واضح ہو کہ یہ وہ پیشل گاڑی تھی جو کل چھ بجو یہاں سے گزری تھی۔ اور ہمارا صاحب جوں کو لیکر گئی تھی۔ اب واپس آ رہی تھی۔ اگر کامو کے والی گاڑی کا سنگل نہ اٹھایا جاتا۔ تو بڑا سخت صدمہ ہوتا۔ اور نیز خیال کرنے کی بات ہے کہ جب گاڑی کو بڑھ نشان دکھایا گیا۔ تو کونوں گاڑی چلی آئی۔ اور گاڑی والوں کے اظہار کیوں مختلف ہوئے کہل سنگل کلاس سے کیوں برآمد ہوا۔ گارڈ اور ڈرائیو نے کچھ گاڑی کے پیچھے سے کیوں آئے۔ اور نیز یہ گاڑی بجائے اس کے کہ نہ رنٹ میں پہنچتی۔ نہ رنٹ میں کیوں پہنچی۔ شیش نشان دکھانے اور سنگل کا شیش نشان ہونے کے بعد کی آوی گواہ ہیں۔ عدالت سے فیصلہ ہونے پر مفصل حال عرض ہوگا۔

لاہور سپتال نے موضع نہانک کے لایچے گندے پانی پھیننے کی مٹی ملائی۔ سیدت کے شیش پانی کھلنے کی طرف سے مالک جائے۔

دلوکل ویراوشل

لاہور میں ہولی کا تیوار جو صبا ہوا کرتا ہے ہوا۔ بہت سے نوے سال کے پورے ہوں کو بھی بوجھانی کا لطف آگیا ہوگا۔ دوروز تو بازاروں میں دیکھ کر بھیا اور سنا جاتا تھا کہ جس سے کچھ اور کان شرم کرتے تھے۔ انھیں سپہ ہولی کے تیوار کو اہل ہندو کے ایک ذرتے نے لایا اگر دلوکل۔ اور اس کا کام ہونے سے جو نامہ بزرگوں سے ترنٹر دیکھا تھا وہ انشا بدال جان ہو گیا ہے۔

اس سال ہولی کے متعلق پنجاب میویریٹی ایسوسی ایشن اور اس کے راج راج باہوز مدار (باہوز صاحب سے معلوم ہوا کہ اصل میں یہ لفظ جہد راکھنے) نے پنجہ قابل عین خدمت کی ہے۔ لاہور کی تمام تعلیم یافتہ آبادی اور خصوصاً مذہب اہل ہندو ان کے مشکور ہیں۔ کوہاری اور موری دروازوں کے مابین باغ میں ایک جگہ فرشتہ بچا کر اس کے گرد پھیں چلی گئیں۔ اس موقع پر میں روزنامہ شہر کے لائیو لوگوں سے موجودہ طرزی ہولی کی مشق توں اور اپنی سوشل حالت کی افواہیں صورت پر پوچھوئے۔ باجون کے ساتھ بچوں بھی بیٹھے چلے رہے۔ چونکہ موقع بہت عمدہ تھا حاضرین کا ہجوم ہزاروں تک پہنچ جاتا تھا۔ خواہ اور کچھ نامہ اس جلسہ سے ہوا ہوتا تھا۔ آٹھ گھنٹہ پر دروازوں کو بک جوشہ کے اندر ہولی کی کھڑاؤ غلامیابین ہتھیارے دواس کش شغل میں جو گونہ لہجہ بھی تھی شغل رہے۔ اس جلسہ کے متعلق ہم کو یہ دیکھ کر مناس خوشی ہوئی کہ بھائی ہر گھنٹہ صاحب سودا اگر شربانے اس جلسہ میں فروش کا انتظام بہت ذمہ دار اور باوجودیکہ بات بات پر بچہ راج کے پیشگی ذمت کرتے تھے کہ ماضی پر پھول برساتے رہے۔ تیرا کالج کے ماسٹر درگاہ شاد صاحب بھی اس جلسہ کے متعلق ذکر کے قابل ہیں۔ اور باہوز دروازہ صاحب کی حدات توفیق کے قابل ہیں۔ سٹیٹن کے ایک مقرر سرکاری ملازم رانائے جس کی خدمت کے لیے لائے ماری ہے۔

ذرتے پر شہر کے وزامور کے باہوز شیش اور ہر گھنٹہ ہولی۔ ایک شین راجن شیش کے کھلے غلط شریک پر چلا گیا جس کی گرتے کی گاڑیوں کو نقصان پہنچا۔

جس میں لال نے لاہور سے نصت ہوئے رسول مگر ٹرک اٹھنے کے کام کی صفائی کی بہت تعریف کی اور نہایت حاکمی پر شاد سطر ایک۔ سطر لیوں اور سطر ریز کو سن کار گزاری کی پٹھیاں دیں۔ اور کسی صاحبان کا شکر ادا کیا۔

ضلع لاہور کے فزینڈو سٹ نے مقام شریو پری زمیندار کو طلب کر کے ان کو تانیکہ کی شادی غنی کے اخراجات میں وہ ضرور کفایت کیلگی۔ اس بارہ میں تمام اضل کو ضلع انبالہ کے نیک نیت صاحب ضلع کی تانیکہ کرنی چاہیے۔

انجن اسلام آباد لاہور سے صوبہ کے نئے لفٹنٹ گورنر کو اہل اسلام کی طرف سے ایک ایڈریس پیش کر دیکر ان کی پیشکش پاس کیا۔

۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶

گو ان سے سیراب کر دیا ہے۔ مگر ہندو بدھ کی رتبہ زبردستی کا شت کے ایسی ہندو کا وجود ہوتا ہے جس میں نمک کی مثال ہے۔ جہاں ہندو نہیں پہنچ سکتیں وہاں آپاشی کے لگو تالاب اور کنوئیں کھودنے چاہئیں۔ یہ مضمون بہت وسیع ہے۔ اس نے بالفعل ہم اس کو میں چھوڑ کر ایک دوسرے کو زیادہ ضروری معاملہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اور یہ دہی پرانا قصہ ملک سے بے انداز غلہ غیر ممالک کو جانے دینے کا ہے۔

ہم انہیں کاموں میں ایک سے زیادہ مرتبہ بدل طور پر ثابت کر چکے ہیں کہ غلہ کے ملک سے باہر جانے پر ضرور کوئی ٹوکی قید عائد کرنی چاہیے۔ وہ ملک جس کے ہر کوٹے سے اس سال محض اور گرنی کی حد آ رہی ہے اس سال میں لاکھوں کروڑوں من غلہ یورپ کو نہر کر چکے۔ بیشک ہندوستان کو آزاد تجارت کی حاجت ہے۔ بیشک ہندوستان کی تجارت کو غلہ کے باہر بھیجنے سے تقویت بخشتی ہے لیکن بمقابلہ اس نقصان کے جو غلہ کے باہر بھیجنے سے عائد ہوتا ہے فائدہ بہت خفیف ہے۔ لندن کے ایک اخبار نے پچھلے سال میں لکھا تھا کہ سب دلائل کو یکسو رکھ کر ہم صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ اگر اس وقت ہندوستان میں کوئی ایسا بادشاہ ہوتا جو ہندوستان کا ہی بادشاہ نہ ہوتا تو کیا وہ گوارا کرتا کہ اپنی رعایا کو بھوک کے غلاب سے مرنا دیکھ کر کسی یورپین اور ہندوستانی تاجروں اور بالآخر اہل انگلستان کے خالص فائدہ کی خاطر اپنے ملک سے غلہ باہر جانے دے۔ ہم بار بار پیشتر بھی لکھ چکے ہیں اور سرکاری شیعروں کی کمنجنتہ العنکبوت ویلیوں کے پرچے اڑا چکے ہیں کہ فری ٹریڈ ہندوستان کے لیے رحمت نہیں بلکہ رحمت ہے۔ گو کمنٹ توجہ کرے اور پھر توجہ کرے کیونکہ غلہ کی کثیر مقدار ملک میں موجود ہونے سے ایک صوبہ کے محظروں کی آمد اور دوسرے صوبہ کے ارزاں غلہ سے بخوبی بڑھ سکتی ہے۔

۱۔ تاریخ کے سوال پٹری گزرتی ہیں۔ در زمانہ خیر بھی ہے کہ کہ غیر سیر فیروز الدین ساکن لاہور جو یہ صاحب کے ماتحت اچھے عہد رماور ہے بڑی شکل میں گرفتار ہے جہاں سولے موت کے اس کو رہائی نہیں ہوگی۔ امیر صاحب نے اس کی گزری خبروں کے لئے کچھ تحائف دئے تھے جو اس نے منہم کر لئے۔

۲۔ تاریخ کو علم میں آیا اور پھر دس کے مندر میں ایک لک لکھی۔ فارغین بہت جلد بیچ کا کام کر لے گا مگر ایک بچہ کا۔ اور ایک بچہ کا۔ صاحب اسرا اسٹنٹ کشنہ مشورہ بچہ ایک لک لکھ کر دئے ہیں بڑی کوشش کی اور آگ بھجائی۔ وافی راجہ صاحب جیسے باادار بہت واسے آدمی ہیں۔

لاہور کی پٹری دھونیکا کا رخا نہ۔ لاہور میں گزشتہ میں جو واشنگ کمپنی بیچنے پر دھونیکا کا رخا نہ کا جو اشتہار لگا رہا اس کو ہم نے زانیہ ایک مبارک علامت سمجھی ہیں۔ کیونکہ ہر شخص جو پٹری پہنتا ہے دھونیوں کی مختلف قسم کی تکلیفوں سے بچا ہوا نہیں۔ پٹریوں کو استعمال کرنا بھی کم کر جانا اور عموماً وعدہ خلافی کرنا تو ان کے بائیں ہاتھ کے کرتب ہیں۔ اگر اپنے وعدہ کے مطابق اس پٹری دھونے کے نیکو کار خانہ نے کام کیا تو ہم امید کرتے ہیں کہ یقیناً لوگ اس کے بہت شکوہ ہونگے۔ کون نہیں چاہتا کہ باقاعدہ انتظام کے ساتھ وقت مقررہ پر صاف آجے پٹری اس کو ملے ہیں اس لئے اس کا رخا نہ کی کامیابی بہت آسان ہوگی اگر صرف اپنے قرار دادہ قواعد کا ہی پابند ہے۔ جن لوگوں کا خیال ہے دھونیوں کی رزق مار ہوگی وہ غور کریں تو ان کو معلوم ہوگا کہ یہ کارخانہ دھونیوں سے ہی پٹری دھولایا گیا۔ البتہ جب لوگ کل سے کام کرنے لگے اس وقت دھونیوں کے کام کی اور بھی ضرورت پڑ جائیگی جیسا کہ آجکل حالات میں حال ہے۔

یورپوں کے نو مسلم۔ دہلی کا ایک مہجر لکھتا ہے کہ یورپوں کے لارڈ شپ نے وہاں کے نو مسلموں کی نسبت اپنا خیال خاص کر کیا ہے کہ یہ لوگ جہازوں کے خلاصی اور مزدوری پیشہ ہیں۔ ان کا سامان ہونا اس قابل نہیں کہ ہم اس کی طرف توجہ کریں۔ وہ مہجرت کرنا چاہتے ہیں کہ مسٹر کوٹلیک اور مسٹر رگ معزز لوگ ہیں اور نیز اسلام کو سب و نسب کی پروا نہیں۔ اور ہندوستان میں بہت سے دیسی عیسائی بیع دانوں کے لوگ ہیں۔ ہماری رائے میں لارڈ شپ صاحب کے سمجھانے کے لئے ان کو اہل کے عہد نامہ جدید سے حوالہ دینا چاہئے تھا تاکہ وہ مطمئن ہو جائے۔ کیونکہ وہاں سے یہ ملتا ہے کہ حضرت مسیح کے فلاں حواری بھی چھوٹے تھے اور فلاں محصول جمع کرنے سے تھے۔ کیا جہازوں کے خلاصیوں کی نسبت چھوٹے جیسے آدمی ہوتے ہیں مگر جہاز کی نسبت کتنی بڑی جہتی تو ہم یہ بھی مان لیتے۔ حقیقت میں ہم کو ان کی جواب دہی بھی خوش نہیں ہو سکتی۔ اور اس لئے اس موقع پر لارڈ شپ صاحب کو اتنا بھی لکھنا کافی ہے کہ جس طرح ایک بنگالی کی بیع عیسائی ہونے کے لئے دیسی ہی سمجھی ہے جیسی کہ ہندوستان کے کسی اور شریف کی تو کیا وجہ ہے کہ یورپوں کے خلاصیوں کو بیع اور ذیل سمجھا جاتا ہے۔

یادری جب علی صاحب حیدر آباد دکن میں۔ حیدر آباد سے ایک چھپا ہوا کاغذ یادری جب علی صاحب کی مخالفت میں جاری پاس ٹیپی ہے جس میں ایک صاحب

فضل محمود خاں جو اپنے آپ کو سابق ایڈیٹر سفیر دکن کہتے ہیں یادری صاحب کے منافقانہ جہل پر بہت فحش غبار کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ یادری جب علی جنہوں نے سڑکوں پر سیمائوں کے دین کی تحریک میں وعظ کر کے ہاں سفید کر کے ہیں اب ہر جگہ وہ مشن سے تعلق نہیں رکھتے مگر اب بھی مخفی طور پر لوگوں کو بہکتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ یادری صاحب کو بظاہر اپنے آپ کو کسی مذہب کا معتقد نہیں بتلاتے اور مسلمانوں میں بیٹھ کر ہر سول مقبول کی ترغیب دیتے ہیں انوار کے روز یادری گولڈ سٹیم کے مکان پر جا کر اسلام سخت چلے گئے ہیں۔ چونکہ کھلے دشمن کی نسبت چھپے دشمن زیادہ مضر ہوتا ہے اس لئے دکن کے مسلمانوں کو ان کے میل جول سے احتراز کرنا چاہئے۔ پنجاب میں یادری جب علی صاحب سے بہت لوگ نفرت ہیں اور اس واسطے لوگ ان کے مذہبی خیالات سے بچ رہے ہیں۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ حیدر آباد میں جا کر یادری صاحب نے پھر از سر نو مذہب کا پروپ بھرا ہوگا۔ بجا لیکہ ہم ان کو ایک فلسفی خیال کا جھٹلہ نہیں سمجھتے ہیں۔ مگر جہاں تک ہمارا خیال ہے یہ یادری کے اہل اسلام کو ان سے مذہبی مضرت نہیں پہنچ سکتی۔ ہم نے نیز اعظم میں وہ مضمون پڑھا ہے جو ملا عبد القیوم صاحب سے منسوب کیا جاتا ہے۔ مگر جو لوگ یادری صاحب کے مضامین دیکھ چکے ہیں وہ جھٹ تار گئے ہونگے کہ راجہ کون ہے۔ جبریدہ روٹکار سے ہم کو باقی کیفیت معلوم ہوگئی۔ یادری صاحب سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے۔ مگر اہل دکن سے پھر بھی ہم درخواست کرتے ہیں کہ ایسے مجزوی اختلافات پر ایسے عہد ان غزب کی حرارت میں کوتاہی نہ کریں۔ ملا عبد القیوم صاحب نے جو کام کیا ہے وہ تو رفیع سے مستغنی ہے۔

ہمارا اجداد ویک گھ کا ذکر نہیں۔ عبدالرزاق کشمیری کی بات سال ۱۳۸۶ میں یارمیت میں بہت کچھ جواب پڑی اور غزنی ہونی تھی اور سکرٹری آف سٹیٹ نے صرف اتنا جواب دیدیا تھا کہ یہ ہمارا اجداد ویک گھ کی حماحت میں ہندوستان میں بغاوت پھیلانے آیا تھا اور یہی میں جہاز سے آتے ہی گرفتار ہو کر کچھ عرصہ ایک قلعہ میں نظر بند رہا تھا اور پھر اپنی درخواست سے لندن کو واپس بھیجا گیا تھا اب معلوم ہو رہا ہے کہ یہ سب ایک انگلو انڈین اخبار لکھتا ہے کہ یہ بیچ بیچ ہمارا اجداد ویک گھ کا شریک ثابت ہوا ہے۔ جبکہ ہمارا جیسے ہر ممبر خیر و اندر ہر سال کے گزری میٹن کو قبول کیا تو سبیاں جہازوں کو اسید لگ گئی کہ ہمارا اجداد بہت عذر بھیجے بابت کھا بیٹھ رہا ہے یہ پیر میں اس لئے لکھا گیا۔ مگر ہمارا اجداد اسکو دیکھنے ہی نکلا گیا۔ اس پر عبدالرزاق صاحب نے جو کار و عدالت میں لائش غندی کہ مجھ کو جانا اور وہ اوام احیاء میں لائش جانا کہ مجھ کو دیکھنا ہے مگر ہمارا جیسے مذکر کیا عدالت لائش چھپنے قلعہ میں جلا سکتی ہے اگر

یادری صاحب کے خلاف غزب کی حرارت میں

روئے زمین کی خبریں

(ہندوستان)

ہفتہ گزشتہ میں مدراس۔ بمبئی۔ امیر بنگال اور بہار کے خط و دول میں سے ایک لاکھ بیس ہزار سرکاری امداد پر گزارہ کرتے رہے۔

حیدرآباد و دکن جہاں کسی ایک اردو انگریزی اخبار کا نکلا کرتے تھے انہوں نے کہ آج اخبارات کے لحاظ سے ایک سو سال پہلے جلا گیا ہے۔

انگریزوں کا وارٹس سکول گورنمنٹ کے حکم سے بند کیا گیا اور کالون انٹیلیجنٹ جو کھنوں میں ہر گزشتہ میں نکلتا ہے اب گورنمنٹ کے وارڈوں کو بھی قید دیا گیا ہے۔

غزنی ہند کی ایگری ہارٹیکچرل سوسائٹی رکیٹی زراعت و باغبانی، پھولوں میں زندہ ہو گئی ہے۔ جہاں لوکل گورنمنٹ نے ایمپریل گارڈنس و باغات کے حوالہ کر دیے ہیں۔

دو خان بہادر دکن جو ریٹس سے آزاد تھا اگر ۱۲ روز بھی میں بیٹھے ہیں اس کو دہر ہو گیا ہے۔ حکم کیا جاتا ہے کہ سمندری عرق نہ کیا ہو۔ یہ ایک ویسی کمیٹی کی ملکیت ہے کہ جس کا غرض حاجی خاص سے۔ کارخانہ ملک انڈسٹری نے اس جہاں کو حاجیوں کے قید بھیجے گئے ہیں کہ لٹو کر دیا گیا تھا۔ ابھی تک جہاں حاجی اسے آئے گئے نظر نہیں۔ اگر یہ بہانہ عرق ہو گیا ہے تو اس میں ۱۰۹ جہاں گرفت ہو گئے۔

اس وقت رائس اور کونسل میں بنگال فوجی پولیس کا مسودہ اور کورٹ آف وارڈس ایکٹ شدہ کی ترمیم پیش ہے۔ اور مدراس کی عدالت حقیقت کے لیے کی آخری رپورٹ پیش ہے۔

سچی کے گوشوں کی تازہ کار کا سال بڑی کامیابی سے ہوئی۔ گورنمنٹ کے گوشوں کو گزشتہ سالوں کی نسبت بہت اچھے تھے۔ اور بہت فروخت ہوئے۔ پہلے ان کا شمار ہوا۔

منشی انیار علی صاحب وزیر اعلیٰ بھوپال کے کلروری کی صاحبزادی کی شادی جو ان کے برادر زادہ لکھنؤ علی کے ساتھ قرار پائی تھی ۲۹۔ جب کہ بہت شان و شوکت سے ختم ہوئی۔

بیک صاحب بھوپال نے سات خلعت دارنار وزیر صاحب کو ان کے داماد و غور منتقلین کے لئے بھیجے تھے۔

امیر شریف میں پانی کی قلت سے بڑی تکلیف ہے۔ خاص کر ہولی اور شب برات کی وجہ سے پانی کے لئے بہت دقت آنی چاہی۔

آج کل کلکتہ کی کورٹ میں ایک لاکھ ۴۰۰ ہزار سو روپے دیکر حضور نظام کے مقبروں نے مشہور ایمپریل ہیرو سے کیا۔ بعد خرابی بصرہ۔

گوجرانو شادی کے مغربی کوئے کے دو مناسبت چھو دیات میں بناوت ہو گئی۔ سر سیکس موضع لال بڑی پولی میں تھا کہ ایک لوشانی موضع نے ان کو مدد سے انکار کیا۔ اور مانگا نون جلا کر حملہ کر دیا۔ تین سو سپاہیوں کو باغی کر ل۔ دیکر طلب کیا گیا ہے جو یکتائی شکر سے جا رہے ہیں۔

اور شیر بنگال انفنٹری کے تین سو سپاہیوں کو کھانیا ہے کہ تیار میں جو ان میں میراٹن کوئی جہاز کے ذریعہ سے روانہ ہوئے۔

جمہوریت گورنمنٹ کو حضور نظام کے کاشانہ دولت میں ایک فرزند تولد ہوا۔

کانپور کے جدید ڈفرن ہسپتال کا بیچ ۴۰ ہزار روپے سالانہ ہوئے۔

سب پور بنگال میں کارخانہ جوت محلو کہ ایکار کینی کو آگ لگی۔ ۱۰۰ ہزار جوت کے جل گئے۔ عمارت کو بھی نقصان پہنچا۔

کوشانی میں دو گوروں نے شکار میں ایک گیت کو مار ڈالا۔ گیت کے مالک اور اس کے عزیزوں نے ان کی مندر میں پھینکی جہاں۔ گوروں نے فائر کر دیا۔ دو شخص سخت زخمی ہوئے۔ جن میں سے ایک چل بسا اور دوسرے قریب المرگ ہے۔

مسٹر وائٹ وٹ فلکٹر میڈج میں ماہ کی خصیت پر ولادت گئے۔

سن بد ساگر ریوٹ کے نواح میں گرانی کی وجہ سے چوریاں بکرت ہوتی ہیں۔

گیاس علی کھانا کی اجازت مانگنے کے لئے شیدوگوں نے گورنمنٹ میں درخواست کی ہے کہ ایک اخبار نکھانے سنی لوگ اس سے متفق نہیں۔ عجیب نہیں جھلایہ کر دیں۔

کھنوں میں انتظام آب رسائی بڑھانے کے لئے جو روپے کی ضرورت ہے اس میں سے ایک لاکھ روپیہ حکم کی غلط پر محصول بڑھا کر جمع کر دیا گیا۔

انگریزی فوج قلعہ شیونگ واقع سرحد سکیم پر ایک سال تک اور کھنے کی ضرورت معلوم ہوئی ہے۔ اس نے فوج کے لئے ضروری ذخائر ہندوستان سے بھیجے جا رہے ہیں۔

جمہور گزشتہ گوریاست جو انڈسٹری پولیس کی ڈاکوں سے بچھیر ہوئی۔ ایک سو پولیس کا مار گیا۔ دو ڈاکو زخمی ہوئے۔

مگر علاقہ بروہہ میں بھاگ گئے۔ پولیس نے تعاقب کیا۔ اور تلاش میں مصروف ہے۔

سرکانڈ کالون بہار نے ۱۹ مارچ کو شاہجہاں پور میں ڈفرن وارڈس پوسٹل کو کھولا۔ اور اس کی تصدیق ملی۔ پرنٹرز نے اپنی پیسج میں مقام شاہجہاں پور بیان کیا کہ بعض نکتہ چینوں نے پیسج پر خطاب کیے کہ الزام لگایا ہے کہ پیسج نہیں۔

مروم مسٹر کوٹن کی یادگار قائم کر کے لئے جو چیز ہو اتھا مسٹر کوٹن کی مرضی سے جو چیز کی ہے کہ کھنوں کے ڈفرن پوسٹل کے ساتھ ایک اور وارڈ نام کوٹن میوریل وارڈ بڑھایا جاوے۔

۱۰ مارچ کی یادگاری سے معلوم ہوتا ہے کہ احاطہ مدراس کی زراعتی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ ہر شہریت زیادہ تر مریض جاتی ہے۔ گورنمنٹ انہیں اس نسبت سے نہیں بڑھا جو لوگ کام کرتے ہیں۔ ان کی فائدہ بخشی سے مرنے کی امید نہیں۔ مگر حالت بڑی ہے۔

لاٹو پیرس نے بمبئی میں ڈسپنٹل کھولے جو پارسل کی قیاضی سے تعمیر کیے گئے ہیں۔

کام کے لئے ایک انفراس ڈیوٹی پر فرائض کر رہا ہے۔

سری نگر میں ایک منشی جو خزانہ کٹ اشاپ میں جھلسا بی کر رہے ہیں اگر فرائض تحقیقات ہے۔

دہلی۔ انبالہ۔ کانکار ریوٹ لائن برادری کو ہجرات کے سیشن میں متعلق تھا انیس ہزار گزراں شکر انیس۔

کانٹے ولسکی غلطی سے نیوولی سائفر گاؤں سیشن لائن کی مال گاڑی سے ٹکرائی۔ کچھ گاڑیاں چور ہو گئیں۔

بہار۔ صاحب صاحب صاحب نے محرم لال کی یادگار میں لاہور کے پڑا گھر کی بنی کے لئے ایک ہزار روپے کا عطیہ دیا ہے۔

نواب صاحب بہار پور اور راج صاحب کپور خلیہ نے بھی ایسی ہی عطیہ دیے ہیں۔

۳۰ مارچ کو سری نگر میں خوب برف پڑی۔ اب فصل برف کا کوئی خوف نہیں رہا۔

بمبئی کی ایک تاریخی کامیابان ہے کہ مسٹر جیکب کے وکیل نے ایک اخبار کے نامہ نگار کو تالا دیا ہے کہ وہ حضور نظام سے با مشافہ ملکر میرے کام قدر فیصل کر آتا ہے۔ شرفاء فیصلہ ابھی بیان نہیں کریں۔

دیوان صاحب میونسٹری ضلع جھنگر کے خط و زوگان کے لئے میں ہزار روپے کی امداد منظور کی ہے۔

توزیرات دکن جمہور تو ان میں فوجی حیدرآباد کے تیار ہو کر گورنمنٹ سرکاری (خبردار اعلامیہ) میں بطور مسودہ شائع ہو گیا ہے۔ غرضیکہ منظور ہو جاوے گا۔

بہار۔ راج صاحب دیو پور تالا لکھنے ایک اور شادی علاقہ اجملہ میں کی۔

۱۰ فروری کو بہار راجہ علی راؤ بنگال سابق والی اندھ کی انش کی پڑیاں لاکھ لاکھ کے کنارے لگائیں۔ ڈالیں گئیں۔

اس وقت ۱۹۔ توپیں سلامی کی سرحد میں۔ اور قلعہ پر شاہی لشکر نصف جھٹکا گیا۔

۱۰ مارچ کی پہلی سہ ماہی میں ہندوستان کی کل پیدا کے حادثات میں ۲۲ لاکھ مقتول اور ۴۰ لاکھ بچے ہوئے۔

مقتول ۲۲ لاکھ جنوری ۱۹۱۷ء میں ہندوستان کی ریلوں کی کل آمدنی ۴۴۰۰۰۰۰ روپے ہوئی۔

وال راہادام سیشن پر جو مال گاڑیاں مارچ ویشن ریلوے پر گر آئیں۔ وہ شرف سیشن ۱۹۱۷ء سے چوتھا حادثہ اس قسم کا تھا۔ اس کی تحقیقات ریل والوں اور پولیس والوں کی طرف سے مشترکہ ہوئی۔

احکامات غیر

مفسد لوگوں کے فساد زدہ جانے کی وجہ سے سرس کے دو مسند لوگوں کے مقامات میں خطرہ پیدا ہو۔ جسے تالا مارچ کو کسی شخص نے ایک ڈائنامیٹ کسی کے مکان میں پھینک دیا۔ اور مکان گر گیا۔ اب پولیس تمام شہر لوگوں کے مکانات کی تلاشی لئے جاتی ہے۔ سرکاری مکانوں کی حفاظت کی جاتی ہے۔ اور پولیس کی چوکیوں پر جمعیت بڑھائی گئی ہے۔

انگلستان اور یورپ کے بہت سے مفسد لوگوں نے موسم خلیلا ہوا۔ برف اور یا اکثریت تیار ہے۔ ریل کی

مذاق

واقفیت عامہ کے لئے شمار اور اعداد

ایک محنت مزدوری کرنے والے کی لڑکی جو بیٹھنے ہی سے
 ایک کے پاس لڑکھچی جب کام کاج سے بہت تھک جاتی تو
 لہکا کرتی تھی کہ کاش میری شادی ہو جاتی تاکہ میری ہڈیوں
 کو کسی دن آرام تو پہنچنا۔ اُس کی ماکہ نے ایک دن اُسے
 یہی کہتے ہوئے سن لیا۔ اور معاً اُپر دس کے مزدور سے
 اُس کی شادی کر دی۔ کچھ دنوں بعد وہ لکھنؤ کی اُس کی خیر
 لینے گئی۔ اور بوجھا۔ "وَلَمْ يَمِرْ" البتہ تو یہی لڑکیوں کو بہت
 آرام پہنچنا ہوگا کہ لکھنؤ میری نے آہ کھینے کہا۔ "مَنْ لَمْ يَمِرْ"
 لڑکیوں کا حال تو یہ ہو چکا۔ مگر فی الحال نو خیر سے کی لڑکیاں
 بہت آرام کیا کرتی ہیں۔

ایک شخص نے نظام کی کتاب لکھی اور اس کو ایک مطبع
میں طبع کرایا۔ اس کے دوستوں نے اس کو مشورہ دیا کہ
عمداری کتاب فروخت نہیں ہوگی اور اس لئے کہ کو صحت
خسارہ ہوگا۔ پھر عہد کے بعد بیچارے شاعر نے نہایت خیر فر
واری کے ساتھ مالک مطبع کو چھٹی لکھی کہ ہماری اس کے اطلاع
دینے کے بعد میری کتاب کس قدر قابل تھی ہے اور کیا باقی آچکا
ہے یہ فرما کر لکھ دینے سے اس کے جواب میں مالک مطبع نے
لکھا کہ آپ کی کتاب کی ایک کاپی بھی نہیں رہی البتہ میں
پوڑا آپ کے دشمنوں کو بھیج دیتے یہ شاعر صاحب خوشی کے
آگے ساتھ اس آستان پر پہنچ گئے اور جہاں میں بیٹھنے سے
چھٹے چوتھے سال کے مطبع کی طرف چلے گئے۔ اور حاکم کو چھٹے
لکھ کر کتاب اس طرح فروخت ہوئی۔ تو معلوم ہوا کہ مطبع کا
نقصہ خراب چل گیا ہے۔ اس لئے کتاب تو کوئی باقی نہیں رہی مگر
ابھی تک جس قدر فروخت ہوئی تھی اس سے اصل مالک سے
جس پوڑا کو وصول ہوسکے تھا۔

نوجوان دلڑی کے باپ سے "غضب آپ کی ماہ بارہ لڑکے
سے حصار کرو دنیا میں زندگی کا شائبہ اب ہو جائیگا اس کے
آپ کا اختیار ہے۔" ٹوڑھا اب بڑو میاؤں کو جو اس
کو تم سے بھی گھٹے تو زندگی کے دن کا شائبہ سے زیادہ
ناگہ عذاب ہو گا۔

مفتوحہ: واللہ چاندنی رات کو کسی بہار کا سماں ہوتا ہے اس
خوشنما شگفتہ ہی چاندنی میں سیر کرنے پر حوصلہ حاصل ہوتا ہے
مسک بھی کوئی عجیبہ شوق پیدا کر کوئی بہار کے دل سے
بوجھ کر چاندنی راتیں اچھی میں یا اندھیاری

چھینوں کی غذا :- اسبابہاگرس کھتا ہے کہ چھینوں کی غذا کے بارے میں بہت سی غلط بیانی کی گئی ہیں۔ چند آدمی کہتے ہیں کہ چھین چوہے - کتے اور بیلوں تک کو نہیں چھوڑتے لیکن بات تو سننی میں نہیں جا رہی ہوگی۔ اگر حیدر آبادی ان جانوروں کو کھانے سے سبوں کو کوئی تعجب نہیں - لیکن یہ کہنا کہ یہ جانور بطور عام غذا کے رائج ہیں درست نہیں ہے۔ چانول نہایت سے سنا غلط ہے۔ اور یہ سب سے خوب چانول پر سبب اوقات کرتے اور واقعہ کے لئے کو بھی یا خشک پھلی ملا لیتے ہیں۔ شمال میں جہاں چانول سدا نہیں ہوتا تو کب عموماً جو راجہ دھارنگی بستر کے سر پر ہوتا ہے اس تمام قسم کی پھلی اور مٹی کھاتے ہیں اور یہ جس بہت عمدہ جگہ ہیں۔ اس میں سمندر کے گھونگے بھی قسمت سے کئے جاتے ہیں۔ گوشت کا واسطہ نہیں کیا جاتا۔ لیکن بکری یا بھیر کا گوشت - اور شور کا گوشت بہت پسند کیا جاتا ہے۔ چھینوں کی روٹیاں اچھی نہیں پختیں۔ وہ ہمیشہ بالائی جاتی ہیں۔ اور بہت سخت اور زنی ہوئی ہیں۔

مفصلہ ذیل آٹھ قسمی کھانے ہیں :- جو صرف چھینوں کی میز پر پختے جاتے ہیں :- (۱) رنجی کے پائے (۲) سرنگ کی دم (۳) مرغابی کی زبان - (۴) تندیرڈو پھلی کے پتے - (۵) اونٹ کا کولان - (۶) بیل کا بھیجا - (۷) بندر کے ہونٹ - (۸) کارب پھلی کی دم

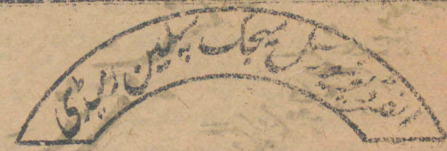
براعظم افریقہ کی سیاحت :- افریقہ میں کوئٹا کی افریقہ کہا جاتا ہے حقیقت میں قدیم الایام سے لیکر مذہب دنیا کے کسی باشندے کو اس کے اندرونی مالک کا کچھ حال معلوم نہیں ہوا۔ مگر شش نصف صدی میں یورپ کے سیر بہادر اور سچے ستاروں نے اس کو ایک جانب سے دوسری جانب تک پہنچ کر کھج مارا ہے چنانچہ سب سے پہلے یادری ڈاکٹر ہوگشتن نے اس نام کو انجام دیا اور اس کے بعد ملو اور ٹو ایک مزلنگالی نے تب عثمان میں بحیرہ نے اور عثمان میں عثمانی نے - شش میں سیر سپانٹ نے شش میں انالو سوجی نے - شش میں کپتان دمن اور ایک سکریج میں آرنٹ نے (جو مشرق سے مغرب کو گزرتے) پھر عثمان میں دو مزلنگالی سیاح آریک اور کیلو اور ایک آسٹریا کا باشندہ ڈی لیو بر اعظم میں سے ہو کر گزرتے - شش میں کانگو سیٹ کا ایک سوڈان کا نصرت کلیر - گزرا۔ اور اس کے بعد نیلی اور وہیں نے ایک دوسرا سفر ختم کیا۔ اور ان کے لوٹ آئے بعد از انسی کپتان ٹروور نے بھی سفر ختم کیا ہے۔ اور جو باقی صرف ۵ سال پیشتر کسی بشر کو اس عجیب سرنیز کی معلوم نہ تھیں اب وہ سب کتابوں میں موجود ہیں۔

مہابارنی و سوموتی میلہ ہر دو

دستخط
صاحب شریف
دستخط
صاحب شریف



موجودہ کی کافی مقدار میں ملتی ہے۔ ہر ایک ہندوستان
میں غیر خواتین کا نہیں ہوتا کہ اس نادر سالہ کی بارگاہ کرے
اور اس قدر فزونی ہے کہ ہر ایک ہندوستان میں پیدا ہوا ہو



ایک شخصی حضور میں آیا ہے۔ سب اہل ائیر رہنے سے فرمایا میں ہوتی
انستہ کہ اگر اوشن میں بحر الفرواق میں متصل عجاوب گھر لاہور

میںجہاں اسلام ہندوستان اس وقت واقع ہوئے ہیں کہ
ہندوستان کے مشہور شہر لورہیل میں خداوند جل شانہ کے پاک
شمار سے ابن اسلام کاظہور خاص اکثر نبیوں میں ہونا شروع
ہو گیا ہے۔ ان لوگوں کو سب سے مدفن وغیرہ مقامات پر تیار کرنے
کے لئے بہت رعب کی ضرورت ہے۔ اور یہاں انسان کے اکثر
مقامات سے کئی قوم ان کی امداد کے لئے بھی جا رہی ہیں جہت
کئی بھی احباب سے درخواست کی ہے کہ ان کا تھوڑا بہت ہند
ورپول کے نو مسلم بھائیوں کی مدد کے لئے کس ذریعہ سے بھیجا
جائے۔ اس لئے ہم اشتہار دیتے ہیں۔ کہ جو صاحب کچھ چندہ
سب استطاعت ایک پیسہ سے لیکر جس مقدار تک لورہیل کے
نوسلم بھائیوں کی امداد کے لئے بھیجا ہیں وہ کاغذ ایسیہ اخبار لاپوریں
بجھجوائیں ہم وریہ والے میں بھیجا کر یہ شہر کر دینگے۔ ووریہ سے
بجھجواتے ہیں والوں کے نام بھی ان کی اجازت سے پیسہ اخبار میں
شہر کے لئے بھیجئے۔
الحمد بحسب عالم اڈر پیسہ اخبار لاپور

سوا گز لمبی اور ایک گز چوڑی

یہ تصور میں خاص طور پر ولایت سے تیار ہو کر آئی ہیں۔ جو صاحبِ ان کی خریداری کے شائق ہوں حلیہ طلعہ فاقہ سے آپ اس تصور کی مستعد گاہیاں ہیں جن کے ذوق و جوش کی جلدی اس پر ہے۔ لہذا اطلاع خریداری اس قدر جلد اور سے بہتر ہے۔ یہ تصور ہر حالت شکہ اور اعلیٰ نشان ہے اور خاص کامیابی اس سے ولایت میں تیار ہوئی ہیں۔ یہ وہی اور شاہدین کے کردار کی سجاوٹ کے نتیجہ ایک نادر نوعیت ہے جو ملت و لاہور کے ایک کامرانہ سے اب بھی اپنے روئے کفر و خست ہو رہی ہے۔ اور جہاں اس کی آج تک نہیں دیکھ کر ذوق و جوش رہی ہے لیکن اب یہ جہاں پر کر دی گئی جو۔ درخشاں حلیہ اس پر۔

عاشق سولای سیرت و دایمی محرم حضرت مولوی محمد حسین مستحق قیصر
خدیو یوان وقت سولای کائنات و معجز کار و بی نظیر مقام شکر برین نظیر و مثال
نادر عالم است که چون در حیات بود و در مرتبه طبع و توحید و حقیقت علمای معصمه و ملک
المشتره و علماء اهرام انور می و در انبیا و پیشانی حج محمد ادری و الاصل

فی خوبصورتی این پنهانی و مخفی مودت را که ای امامیه بوسی نظم است علی من کافیه
ریخته و پشترن نو نو که افک سده اول و دوم من تشریف الداس

بیس سال سے میرا پیشہ حکمت ہے۔ مگر رنگین نہایت سے اپنی ادویات کی تعریف کرنی میری عادت نہیں۔ ضرورت یہ ظاہر کرنا کافی ہے کہ میں یہ سترہ بہت سالوں سے دورانی حکمت میں استعمال کر رہا ہوں۔ اور ہزاروں آدمیوں کو اس کے استعمال سے کُلّی صحت حاصل ہوئی ہے۔ جس کی تصدیق سنسور ڈاکٹروں اور مغزہ شخصوں نے کی ہے۔ سترہ اس میں جزو اعظم ہے۔ اور اجزاء کی تفصیل دینے کی کچھ ضرورت نہیں۔ مگر فرضیہ مریضوں میں نہیں ہے۔ یہ بنیابر سترہ نظر کے قائم رکھنے اور ابتدائی امراض چشم کے لمحہ افسوں کا کام دیتا ہے۔ امراض ذیل میں از حد مفید ہے۔ مثلاً آنکھوں سے پانی کا بہنا۔ کمزور ہونا۔ اندرونی پردوں میں ٹکروں کا پڑ جانا۔ مواد غلیظ کا نکلنا۔ دھند غبار۔ وغیرہ وغیرہ۔ بہت حسب ذیل ہے سترہ سفید فی تولہ ہما۔ سترہ سیاہ فی تولہ ہما۔ محصول ڈاک علاوہ پ

المشہر بشناس مالک میڈیکل ڈال ودرانہ شاہ عالمی لائبریری
میں خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہ ہمارا سربراہ کچھ کی مختلف قسم کی
چاروں میں استعمال کیا ہے اور یہ سب کو ایک قسم اور انھوں کی کیا ہے
انگوٹوں کے چھانے کی بہت مقدار یا یہ ایک خوشحالت یا یہ ایک
خجاب اور انھوں کے ایک قسم بہت قیمتی ہے والا ڈاکٹر لائبریری

سیدیل کلج کی پاس کردہ ہاسپٹل اسسٹنٹ عورتوں اور
بچوں کا علاج کرتی ہیں۔ ویو آئٹم۔ انارکلی۔ لاہور

مورخ فی الفاظ جوئے استہوار دینے والوں نے سب استعمال کر لیا۔
استہوار کا رمانوں کو اپنی ادویات کے خواص بیان کرنا بھی شہور کر دیا۔
ہم سرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہمارے یہاں اس مفسدہ ذیلی امراض کے سبب
خون جو موجود ہیں صرف اس قدر ترقیف کافی ہے کہ اگر آرام ہو تو وہ
پس بیلو شہ طبعی سبب ہر وقت عمل آیا جاوے اور مریض ایہ مرض کو
کوئی بیان کر دے۔ مگر جواب خطا راست مفضل ادویات کے لئے بحث
وانہ کرنا ہو گا۔ جوہ آشک بے فی کس۔ سرفت باہ ہر فی کس
عن طلاء کافہ شیشی۔ حصاب ہر فی شیشی۔ عرق سوزاک ہر فی
شیشی۔ آل لیم خوشبودار بالوں کا سفید تیل ہر فی شیشی۔ جوہ کھانسی
ہر فی کس۔ جوہ تاب تہی۔ اسرئی کس۔ الکستہ کش جینہ رنگ
دیہا طر سرنہ ہر فی شیشی۔ میڈیکل ہال۔ ویڈیوالی۔ ملاہور

میوں کا علاج کر کے اور سے دیت نکالے ہیں ۔
الزہرہ - نارنگی - مقصی - وہی - سماج

کتابخانه کی ادو لایویر کا خانیسا بھی مل سکتی ہیں

7

1871

نیایاں آگیا ہے
 ستے کرتا لو عہدے عہدہ لو
 جس صاحب جو کہ اسکو کرنا یا چاہے
 گزراپ کر اور باقی کی کٹ کر خود بخود
 آپ اپنے سلاسنے کے فائز و کامیاب

۱۶- چپ بول میبانی کا پی ۴ حصہ اولک علاوہ ۱۱ قسم کے پتھر پید قبارا ہو

۱۶- پچھول تسمیت فی کانی، مخصوط اک علاؤ الشمر منجر مسیلا مبارک ہو

مراسلات

ہمارا اچھا صاحب جموں

ہم نے بڑی خوشی سے معلوم کیا ہے کہ جناب ہمارا اچھا صاحب ہمارا جموں ملکی معاملات کو بڑی کوشش اور سرگرمی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ کب لاہور میں باوجودیکہ ہر ماہ میں تفریحاں وارفتہ اور باوجودیکہ آب و ہوا کی ناموافقیت کے سبب آپ کی طبیعت کچھ غلیل ہو رہی تھی تاہم تمام ریاست کی غور و پرداخت میں برابر مصروف رہے۔

یقیناً ہر ماہ میں بہت جلدی یہ ثابت کر کے دکھائی گئے کہ وہ کونسل کی سرپرستی کے ہمہ وجہ قابل ہیں۔ ممبران کونسل جو سرکار انگریزی کے معتبر اور منتخب افسر ہیں اس بات کو سمجھ گئے ہیں کہ ہر ماہ میں خوشی اور کشادہ دل سے بہبودی و نفعی کے خواہشمند ہیں اور ملکی انتظام کنندگان کی تجاویز کے لئے کسی قسم کی روک ٹوک ہونا پسند نہیں کرتے جموں و کشمیر کا موجودہ طریق حکومت جو ہر ایک پستی حضور و اشراف نے سابقہ مقام کشمیر میں تجویز کیا چند ضعیف تبدیلیوں کی ضرورت کے سوا نہایت معقول معلوم ہوتا ہے۔ عجیب نہیں ہے کہ یہی کمیٹی کونسل و زیادہ کی کونسل ہو اور سری حضور نیک نام ہمارا اچھا صاحب سرکار انگریزی کی روای کیسے رعایا جموں و کشمیر کو دل و جان سے سرکار انگریزی کی روشن فکر و سرکش پریڈ صاحب ریزنڈنٹ کشمیر کا شکر گزار ہونا چاہئے جن کی نیک تدابیر اور خواہ مخواہ فعل و معقولات نہ کرنے کی مصفا نہ عادت ہے ایسے نیک دن ان کی سرکار کو دکھائے۔

فی زمانہ اس امر کی بڑی ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ سربراہین کے چھوٹے اور لائق بھائی بھائی بن جائیں کہ وہ اپنے بزرگوار اور عالی مرتبہ بھائی کے وفادار اور عزیز ہیں۔ ابھی جموں کی حکومت کا مطلع سازوں کے گرد غیبا سے ڈھنڈلاہور رہا ہے اس کو ہر طرح کی احتیاط کی از حد ضرورت ہے۔ سب سے زیادہ لازمی یہ ہے کہ ہر ماہ میں اپنے دستخط کرنے میں ہر طرح سے محتاط رہیں اپنے بعض راز کو بہت ملازم بھی شبہ اور شک سے خالی نہیں ہیں مگر چکر ان کی پیشی کے آفتیل اہل فکروں کی بابت احتیاط کی سخت تر ضرورت ہے۔ ہمیں خوف ہے کہ ایسے کاغذات برائے سے نادرستہ دستخط حاصل نہ کئے جائیں جو ان کے لئے نقصان رسان یا کم از کم ان کے نشاؤں کے خلاف ہوں۔ اور اس طرح ان کی ذمہ داری کو ناما کا سیاب دکھائی کی کوشش کی جائے۔

راقم - ایک خزانہ و دیوان چند راجہ والہاں - بروز جمعرات ہجیر صبح کے دو گھنٹہ ایم میں ملائیں جن میں سے ایک تو پیشین ٹرین تھی جو ہمارا جموں کو چھوڑ کر گجرانوالہ کی طرف آ رہی تھی۔ اور دو کاٹریاں آگے منتظر رہ کر پڑی ہوئی تھیں۔ اس لئے وہ پیشین ٹرین جلا کر مکمل ڈاؤن نہیں ہوا تھا۔ پیشین کی طرف ٹرین بھی یہاں تک کہ وہ ایک گاڑی سے جو لاہور کو جانے والی تھی ٹکرانے سے کہ دو گاڑیاں بالکل پاش پاش ہو گئیں۔ اور دو گاڑیاں کسی خراب ہو گئی ہیں کہ ہر شکل سے بن سکتی ہیں اور ایک گاڑی کی

لوکل و پراوشل

مارٹن ڈیسن ریلوے کے سادی اور جملہ کے ٹپوں سے چھوٹے گڑا تاکر تے نکلتے جا رہے ہیں کیونکہ چھوٹے گڑوں سے ریلوں کو سخت خطرہ رہتا تھا اور یہ اصل میں تنگ لائن کے لئے بنائے گئے تھے۔

گورنر کا وہاں سے ایک دو تہہ ساہوکار کے یہاں سے ۵۲ ہزار روپے کا زور پوری کیا۔ وہ چورس کا سرائے لگانے والے کو ۱۲ ہزار روپے انجام دیتا ہے۔

امریکے کے ایک ویسی مجسٹریٹ کی عدالت سے جو بلی تھیریل کیل کیس کے سابق میجر خوشی کا شکی ناٹھ کے نمون کے مقدمہ میں نہایت اخصاص جو پیلے کیس کے ملازم تھے سیشن سپروائزر گئے۔ یہاں میٹروپولیٹن ایک جھنگی نے جو بیٹو کو کچن کھانا تھا اپنی آشنا کو جو ایک دوسرے شخص پر نظر رکھنے کے لئے تھی ایسا مارا کہ بڑی ہرجمیں لالہ۔ - آج کو مذکور پیشین ٹرین امرتسر تک تشریف لے گئے تھے۔ وہاں سے خواصہ کلج کا بنیادی پتھر رکھ کر معمولی ڈاک گاڑی میں سوار ہو گئے۔ اور امید ہے کہ پنجاب میں جس جہاد و یا فتنہ کے پاس سے گزرتے ہوئے سلامتی کی توہین سر ہوئی ہو گی۔

۵ - آج کو پنجاب گورنمنٹ گزٹ کے ایک غیر معمولی پرچہ میں سے لکھت گورنر صاحب ہمارا کی طرف سے اشتہار دیا گیا تھا جس میں راجو ڈھاکا ہمارا کا ادب و لحاظ کو ملحوظ رکھنے کی عرض ہے تمام اعتراضات و تعلیمات جن کے وہ بحیثیت لکھنؤ گورنر صاحب ہمارا سے سختی کے ان کے سوا نہیں رہتے تاکہ ہر صورت پر نظر رکھے جائیں۔

اندھی سرسہ کنال نہر جن کی ایک شاخ ہے جو اندھی لیکر جو کمال کے تھوڑی دور شمال و روہ واقع ہے، خشک تھیں تو باند اور فتح آباد اور وہاں سے سرسہ کو ہمارا چلی گئی اس کا کچھ حصہ جاری بھی ہے اس علاقہ کی پیداوار کو اٹھانے کے لئے جو کامیابیت ہنری آپا شکی کی وجہ سے بڑھ جائیگی ریل کی ایک شاخ کی ضرورت ہلکائی جاتی ہے۔

سرسہ میں جرجر جس جو امرتسر کی کالج کے پرنسپل تھے اور قدیم سے پنجاب کے بازاروں میں جمع کرنے میں مشغول تھے حال میں انہوں نے اپنے سکول کو مجبور گورنمنٹ کے پاس فروخت کر دیا۔ حقیقت میں اس قدیم زمانہ کی تاریخ لکھنے کے لئے کہ جس کے صحیح حالات معلوم نہیں۔ یہ ایسے بہت کارآمد ہو گئے۔

پنجاب کو تمام راجگان موجودہ لاہور سے متعلق ہونے والے نصیب گورنر کی ملاقات کی پہلے ہمارا اچھا صاحب جموں کے اندر بھی آمد و رفت کے وقت ۱۹-۱۹-۱۹ کی سلامتی سر ہوئی۔ پھر راجگان ناہن - جیندہ - کورنٹل اور جیندہ کے بعد دیوکت ملاقات کو گئے اور شہر اور ایک کی ملاقات کو رولڈنٹ جوس سے دو روزہ رہتے سلامتی کی شکلیں ہوئیں۔ اس روز ۱۹-۱۹-۱۹ توہین سلامتی کی سر ہوئیں۔

اسالی انجمن سکول لاہور سے ۱۵-۱۵-۱۵ سیدوارہ خان محل میں شامل ہوئے تھے ان میں سے ۱۱۰۰ کامیاب ہوئے۔ مولوی سید خیر الدین صاحب کا حسن انتظام توفیق کے قابل ہے۔

جس شخص نے لاہور میں رنگارنگ ناچ بخش سے چار دن چورہ تھے اس کو چار سال قید عتہ کی سزا دی۔

گٹاری کسی قدر خراب ہوئی اور ان کو بھی نقصان پہنچا جس میں ایک شخص کے سر کو ضرب شدید پہنچی۔ باقی اور کسی کو کسی طرح کا نقصان نہیں پہنچا۔ آپ ضرور اس واقعہ کو آئندہ اخبار میں شائع کریں تاکہ آپ کا نہایت ممنون ہوگا۔ و سادہ۔

نامہ نگار (سیانکوٹ) - نہایت خوشی سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ اس سکول کا جیسا کہ ہمیشہ سے نتیجہ عمدتے عمدہ رہتا رہا ہے اب کے بھی مقابلہ میں شہر کے سینوں کی باقی سکولوں کے منہ و برہنہ رہے۔ یعنی اس سکول سے بلکہ تعلیم پاس ہوئے۔ اور دوسرے دونوں سکولوں میں قریباً نصف نصف تعداد طلبہ کی کامیاب ہوئی۔ ہم اس سکول کے بانیوں اور ممبران میں بیسیلٹی کو مبارکباد دیتے ہیں کہ ان کی نیک نیتی اور سعی فراوان سے سکول نہایت ترقی کر رہا تھا ہے۔ جناب بابو کا نارائن صاحب کی اسے بہتر ماسٹر کی محنت اور جادو فانی اور نیک نیتی اور انتظام واقعی نہایت توفیق کے قابل ہے۔ آپ کی اعلیٰ درجہ کی کوششیں عمل حروت سے لکھنے کے قابل ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ بیسیلٹی ازراہ قدر دانی مدرسین کی خواہ اگر بڑھانے کے لئے توجہ قدر تحفیت کی ہے ضرور پورا کر دیں گے۔

نامہ نگار (دیرپور) - ۱۰ سال میر پور درہ راست جموں کے وزیر کلر ٹل سکول سے تین طلبہ امتحان ٹل میں شامل ہوئے تھے۔ جن کے فضل سے سینوں کامیاب ہوئے ہیں۔ یہ نہایت گھڑ ناخدا ہیں سید ماسٹر کی ذاتی لیاقت اور محنت کا نتیجہ ہے۔

بخدمت جناب ششی محبوب عالم صاحب محترم علیہ اخبار لاہور عرض ہے کہ قطعہ تاریخ وفات شہزادہ فیروز آف گلارنس مصنفہ خود ارسال کرتا ہوں۔ ازراہ ہر مانی اپنے اخبار میں جگہ دیجئے۔ احسان ہوگا۔

فغان جو فیروز پور و ملکہ انگلینڈ۔ بھائی اہ عدم کردہ گم در کیتا سرش گفت متناہنا جانکاہ کہ پیر خج کجا بڑی نوجوان را رقیمہ نیاز بندہ حکیم کیوں پرشاد و از گت انہا

انٹرمیڈیٹ کلاس اور ٹیولڈیز

پچھلے توہم اس بات کو جھجکا کرتے تھے کہ دیسی عورتوں کے لئے انٹرمیڈیٹ کلاس میں کافی کیا رہے نہیں اور ریلوے سٹیشنوں پر لکے لکے کوئی و ٹیک روم نہیں اس سبب سے ان کو سخت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ مگر ہر ایک اس کے کہ ریلوے افسر اسکی اصلاح کرتے انٹرمیڈیٹ کلاس کا کرایہ اور سٹینڈ کر دیا۔ کہ جس کے سبب سے انٹرمیڈیٹ کلاس کے مسافروں کو تھوڑا سا کلاس کے مسافروں کی منبت بہت زیادہ تکلیف ہوئے گی جو خصوصاً شریف عورت کو از حد تکلیف ہے اس کو لکھنے لکے انٹرمیڈیٹ کلاس کی گاڑی میں صرف ایک کمرہ ہوتا ہے۔ دیکھا جاتا ہے کہ وہ چچا یاں پڑی ہو کر سفر کرتی ہیں۔ اول اور دوم درجہ کی ہر ایک گاڑی میں لیزر کے لئے کیا کمرہ نہیں ہوتا۔ علاوہ اس کے اکثر اوقات شہر انگریزوں میں ہوا ہوتے ہیں تو اس خیال سے کہ لکھنے لکے جو کانا دیش ہے دیسی مشرقی اپنی عورت کو لیزر کیا کمرہ میں بھی نہیں سوار کر سکتے۔ تیسرے درجہ میں عام کمینہ اور سیلی عورتوں کی اس قدر ترقی ہوئی ہے کہ اس میں شریف سفید پوش عورتوں کو سخت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ تو اب بتا کر ٹیولڈیز پر جنھیں تو کسان جھپٹتے تھے ان کو

زندگیاں زبان کر دیتے ہیں۔ ایک جہل پوٹھ گنتی فوج کے باقی ہی کی مثال دیکھو۔ جس سرزمین میں بیسیوں قسم کے عیسائی مذہب کے چرچ اور فتنے تھے۔ صد ہاشم کی سوسائیاں باقاعدہ لاکھوں روپے کے چندے جمع کیا کرتی تھیں وہاں جہل پوٹھ کی سکیم کو بھی بید کامیابی ہو گئی۔ کیا روپے کے لحاظ سے اور کیا آدمیوں کے خیال سے۔ اس کے بعد حال میں جہل پوٹھ نے ولایت کے لنگھوں کی ہمدردی میں ایک کتاب بنام "ڈارکسٹ انگلینڈ" (The Darkest England) لکھنے سے ایک انگلستان کے کبھی اور اس میں تجویز پیش کی کہ ایسے لنگھوں کو جو روٹی کپڑے کے نہ ملنے سے مر رہے ہیں اور نسل کو منہ کر رہے ہیں غیر آباد اضلاع میں آباد کر کے کاشتکاری یا دوسری زندگی محنت اور ایما داری سے گزارنے کے پیشوں کی طرف متوجہ کرنا چاہئے۔ جب یہ کتاب شائع ہوئی تو جو لوگ جہل صاحب کے شن کے دشمن تھے انہوں نے بھی اس تجویز سے اتفاق کر کے ہزار ہا روپیہ چندہ دیا۔ غرض پہلے ہی سال کے اندر لاکھوں روپے جمع ہو کر کام شروع ہو گیا۔ ایک ہم لوگ ہیں کہ جس بات کو یہ دل سے پسند کرتے ہیں۔ جس کا ہونا ہماری زندگی کی آسائش اور دیرین کی بہتری سمجھا جاتا ہے اور ہم دل سے اس کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتے ہیں عمل سے اس کا ثبوت نہیں دے سکتے۔ یہ ریا کاری منافقانہ نہیں بلکہ قومی نجات سے عادت کا نتیجہ ہے یا یوں کہو کہ ایک قسم کی بے پردائی ہے۔

اس وقت ہم کو ایک مثال یاد آتی ہے۔ لاہور میں پیوستہ سقہ میں انجمن حمایت اسلام کا جلسہ تھا۔ اس میں جس قدر قابل یا دگار تقریریں ہوئی تھیں ان میں ڈپٹی مولوی نذیر احمد صاحب مولوی کی تقریر بہت تعریف کے قابل تھی۔ کیونکہ مولوی صاحب کو علاوہ اپنی زبان پر قادر الکلام ہونے اور سخن کی چاشنی دینے کے دنیا کے گم و سرودہت سے حالات معلوم ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریر میں موقع موقع پر ہنسیا اور دلایا۔ اور ایک موقع پر انجمن حمایت اسلام کی امداد کے واسطے اس نصاحت اور جوش سے تقریر کی کہ حاضرین اس سے نہایت متاثر ہوئے۔ اس وقت جہاں مولوی صاحب دنیا میں سب سے بڑی شخص انجمن حمایت اسلام کی امداد بتلا رہے تھے اگر ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیتے کہ دس ہزار روپے میں اپنی گروت چندہ میں دیتا ہوں کیونکہ خدا کے فضل سے اب تین چار لاکھ کی اسامی ہٹائے جاتے ہیں تو یقیناً واقف تھا کہ حاضرین میں سے کئی ایک آدمی جاہلادیں دے

دیو۔ اور بدن کے کپڑوں تک دیکر اٹھتے۔ مگر نہ وہ ہوا نہ یہ ہوا۔ اس تیشیل سے ہماری غرض صرف اسی قدر ظاہر کر چکی ہے کہ جو کچھ ہم بہتر سمجھتے ہیں اس کو حلی سے قبول کرنے کے لئے ہمارے درمیان آمادگی نہیں اور جب تک یہ کسی قوم میں موجود نہیں کبھی کسی قوم یا ملک نے ترقی کی وسعت میں کوئی قدم آگے نہیں بڑھایا۔

خالصہ کا کالج کانپوری پتھر اور سر جیمس لائل کی سچائی ہم نے خالصہ و سنوں کو آگے ترقی کا کالج کے بنیادی پتھر کی کامیابی کے ساتھ رکے جانے کو مبارکباد دیتے ہیں۔ سر جیمس لائل کہ جن کو خالصہ قوم سے ہمیشہ گہری ہمدردی رہی ہے جیسا کہ انہوں نے خود اپنی تقریر میں فرمایا ہے اسے بہتر فکروں کا کالج کانپوری پتھر رکھنے کے لئے دنیا مشکل تھا خالصہ کا کالج کی خوش نصیبی سے پہلے کہ لائل کا کالج لکھنؤ کے ریسڈنٹ جیمز اورین آباد ریل ڈاکٹر ٹیلگن نے یہ کام اپنے ذمہ لیا اور سر جیمز کے منصب کے لئے مشرٹل جیسا پتھر۔ کارایو کوشیٹ ان کو علاوہ اسکے ۲۰ لاکھ چندہ جو دایان ریاست کے پھلیاں نے دیا تھا تو ہم نے بھی ایک معقول رقم فراہم کر دی۔ لیکن خالصہ قوم کے لئے زیادہ خراج اس بات کا ہے کہ دس لاکھ چندہ نہایت اور فائنٹ گورنر پنجاب نے جیب خاص سے چندہ دیکر نوکال کالج قائم کر چکی عرات دلائی حال میں ہزار ہا سر جیمس لائل کو ایڈیٹر کا کالج شیشہ شست کیٹی نے دی ہے اس میں کالج کے لئے جس قسم کا ذریعہ تعلیم مقرر کیا گیا ہے اس سے سب کو کچھ مطبوع ہوگا مگر اگر اس کے اندر جس کے جواب میں خالصہ قوم کی بہت بڑھ کر تالیف کی ہے بلکہ خالصہ مذہب کی بھی اتنی تعریف کی ہے کہ جتنی کسی اور عیسائی سے ہم توقع نہیں کر سکتے تھے۔ مگر ہم کو بڑی صوبہ کے سابق فائنٹ گورنر کے خیالات شکر گو نہ مستر ہوئی ہے۔ ایک دوسرے موقع پر سر جیمس لائل قوم خالصہ کی بہاری کی تعریف کرتے ہوئے اس طرح فرماتے ہیں:-

Then and since I have always sympathized with the pride of the Sikhs in their old traditions, first the tradition of a long struggle for freedom against an oppressive and intolerant Government, and later on the tradition of Sikh victories in hard won fights and Sikh rule.

(ترجمہ) اس وقت اور اس کو بعد مجھ کو ہمیشہ سکھوں کے اس خیر سے جو ان کو ان قدیم روایات پرست ہمدردی رہی ہے پہلی روایت ایک عالم اور مستحب گورنٹ برطانیہ آزادی حاصل کرنے کے طول طویل بعد وجود ہے۔ اور دوسری روایت سکھوں کے جان توڑ کر لڑی ہوئی اداوں کی فتحیا بیاں اور نالہ و گدہ کو مستر اس فقرہ میں حال تک تھا خیال کام کرنا ہے ظالم اور مستحب گورنٹ سے اہل اسلام کی حکومت مراد ہے۔ اگر یہ فقرہ کسی ایسے انگریز کی بھی ہوئی تاج بندیں ہوا جو ہندوستان میں کبھی آیا نہیں تو ہم کو اسطرح سے نہایت نا پسند ایک فائنٹ گورنر جو مدت مذہب کے واسطے اس قوم سے ایک بڑے حصہ رکھتے ہوئے ہے ایک قوم کے بزرگوں کی تعریف کرتا ہو اور دوسری قوم کے بزرگوں کی توہین کرتا رہا یہاں نہیں معلوم ہوتا ہے۔

ہم جلدیت میں کہ کاش ہم اس فقرہ کا مطلب غلط سمجھ رہے۔ کیونکہ سر جیمس لائل جو ہمیشہ ہندو مسلمانوں اور سکھوں کے فیما بین ارتباط و یکجہانی میں سعی کرتے ہیں کبھی اس کو غلط سمجھنا خیال دل میں نہیں لاسکتے۔

ہندوؤں کا سمندر پار جانا۔ بنگال کے اہل ہندو میں دلالتا جاتے ہیں کہ مسٹر بہت بخت ہوئی ہے سناتن فرقہ کتنا ہے کہ جو لوگ دلالتا جاتے ہیں وہ اگر کسی ہندو ماہر طریقے پر وہاں بسر کریں تو کچھ مضائقہ نہیں مگر جو لوگ وہاں سے رد کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس قسم کا خیال محض نفوس جہاز پر اور لندن میں رہنا سنا کھانا پینا بالکل اور طرح کا ہوتا ہے۔ اس لئے اس مسئلہ کے ریفارم میں ہنور و زوال ہے۔ ہم افوس کرتے ہیں کہ اہل ہندو باوجود اس تمام تہذیب کے ابھی کالافانی عبور نہ کرنے کے عقیدے میں دیسی ہی جماعت کی سے گرتے ہیں جیسا کہ کبھی پہلے تھے۔ اگر آج کل کی تعلیم میں اسی قدر عملی تاثیر ہے تو اللہ حافظ!

ہیکہا جیک کالازی ہونا۔ یہی کی لکھنؤ کو نسل نے آخر کا ہیکہا جیک کالازی گردانے کا قانون پاس کر دیا۔ انوس ہے کہ ملک کی تنظیمیں سد انتظامیاں اور سرکاری ذمہ داریاں بھانے کے لئے لازماً ضرورت قانون پاس کیے جاتے ہیں۔ ہیکہا منتظر رہنا چاہئے کہ کل کو چارے پٹنے۔ یونے کھانے۔ پٹنے۔ بولنے چاہئے کہ یہ بھی سرکار کو قانون بنانے کی تکلیف گوارا کرنی پڑے گی۔ ہیکہا جیک کالازی گرداننا زیادہ تر اس وجہ سے نا واجب تھا کیونکہ ایسے لوگ ابھی موجود ہیں جو اس کے مفاد کے بالکل قابل نہیں سمجھا لیکہ دہن طلب میں سد مانے جاتے ہیں۔

پیشہ اخبار

لاہور۔ یوم دو شنبہ۔ ۱۷ مارچ ۱۹۲۲ء

عوام الناس کی آمادگی

ہم نے بارہا تقب کے ساتھ غور کیا ہے۔ کہ ہمارے ملک میں عوام الناس میں نیک کاموں کی طرف توجہ کرنے کے واسطے قوت اٹھانے کی بہت ضعیف ہے۔ مثلاً خواہ کوئی کام کیا ہی نیک اور مفید کیوں ہو۔ خواہ اس کی جانب توجہ کرنے کے لئے عوام الناس سے کیسی ہی درونگ اپیل کی جاوے بہت غٹوٹے لوگوں کو اس طرف توجہ کوٹے ہوئے پایا جائیگا۔ اس کی بڑی وجہ ہوائے اس کے اور کچھ نہیں ہو سکتی کہ عوام الناس میں ابھی ایسے اچھے کاموں کی قدر دانی کی غایت پیدا نہیں ہوئی۔ یورپ میں اگر ایک شخص کسی کام کے لئے چندہ جمع کرنا چاہتا ہے تو تھوڑی ہی مدت میں وہ لاکھوں روپے جمع کر سکتا ہے۔ تھوڑے زمانہ میں اس کے ارادہ کی خبر کل ملک میں بچہ تک پہنچ جاتی ہے۔ مگر ہمارے یہاں لاکھ سو بیٹھا کرو کسی کو خبر بھی نہیں ہوتی۔ قطع نظر عوام الناس میں قدر دانی کا ملکہ موجود نہ ہونے کے چاروں ملک میں یہ بھی ایک بڑی بھاری کمی ہے کہ اخبار کے مطالعہ کا شوق بہت کم ہے۔ اور اسی لئے اخبارات کی اشاعت بہت قلیل ہے۔ ہمارے یہاں اگر دو مہینے سو اخبارات میں اشتہار طبع کرایا جاوے تو اتنے لوگوں کو خبر نہیں ہوتی کہ انگلستان یا فرانس یا امریکہ کے ایک اخبار میں شہرہ کراوے سے اس سے زیادہ لوگوں میں شہرت ہو جاتی ہے۔ مثلاً لندن کا ڈیلی کرائیکل اخبار ایک لاکھ ۵۰ ہزار روزانہ شائع ہوتا ہے تو جو خبر اس میں چھپ جائے وہ لامحالہ اس قدر ناظرین کو معلوم ہو جائیگی۔ یا پیریا کالی میٹ جرنل ۱۰ لاکھ صفحہ دار چھپتا ہے تو جو اشتہار اس میں چھپ جائیگا وہ کم از کم دس لاکھ ناظرین کو تو معلوم ہو جائیگا۔ ایک مرتبہ ولایت کے ایک شخص نے ولایت کے ایک اخبار میں اشتہار

تھا کہ مجھ کو ایک خیراتی کام کی امداد کے لئے انگلستان کے ماسوا غیر مالک کے روی ڈاک کے ٹکٹوں کی ضرورت ہے۔ چند ماہ کے بعد ہی شخص اخبار میں چھپواتا ہے کہ میرے پاس اس قدر ٹکٹ پہنچ گئے ہیں کہ جن کا مصروف بھی اب مجھ کو نہیں ملتا۔ اس کا بیان ہے کہ کئی روز ڈاکخانہ سے روی ٹکٹوں کے پارسلوں اور ٹکٹوں کا چھکڑا بھر کر میرے پاس پہنچا رہا۔ اسی طرح لندن کے اخبار انگلش میل کے ایک گزشتہ پرچہ میں جو ڈاکخانہ انگلستان کی ریپورٹ شائع ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک عورت نے اشتہار دیا تھا کہ مجھ کو ایک خیراتی غرض کے لئے کچھ چندہ کی ضرورت ہے۔ ہر صاحب زمین تین پنس کے ٹکٹ بھیجیں۔ مگر اسی شمار میں اس عورت نے مکان بدل لیا اور ڈاکخانہ کو تبدیل پتہ سے اطلاع دی۔ لیکن جب چند روز کے بعد اس نے ڈاکخانہ کو نیا پتہ بتلایا تو اس کی ۱۰۴۸۔۱۰۴۸ چھپیاں امانت میں پڑی تھیں جو اس کو دی گئیں جن میں ۱۹۱ پونڈ کی رقم ملفوف تھی۔ کہا ہمارے ملک میں بھی کسی اپیل کا ایسا جواب ملنے کی توقع ہے؟ یہ ساری خیراتی اخبار بینی کا شوق نہ گھٹنے کی ہے۔ جب اخبار شوق اور توجہ سے پڑھے جائیں تو بہت سی دل اور ذہنی نیکیاں ترقی کر جاتی ہیں کہ جن سے انسان میں نیکی کی جانب آمادگی پیدا ہو جاتی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ تعلیم کی کمی کی وجہ سے ہمارے ملک میں ابھی سمجھ سے عمدہ تحریکیں اس قدر سے چل نہیں سکتیں کہ جس سے یورپ یا امریکہ میں چل سکتی ہیں۔ مگر ایک دن ملک کا افلاس بھی سنگ راہ ہے۔ غرض حالانکہ یا جنرل پبلک ہمارے ملک میں اس شائستگی کے زمانہ میں رہنے کی تلاش اور حاصل کرنے میں اس حد تک سرگردان اور حیران رہتی ہے کہ منگو اچھے کاموں میں سوچنے یا امداد دینے کا بہت کم موقع ملتا ہے۔ آج ایک عام مزدور۔ عام پیشہ۔ عام محترمہ جب تک صبح سے شام تک کام نہیں کرتا وہ اپنے اوپر بال بچوں کے لئے روٹی پانچا قین نہیں ترکتا۔ مگر یہ سب قباحتیں ہماری اپنی پیدا کی ہوئی ہیں۔ اب خدا کے فضل سے ملک میں تعلیم کی ترقی ہو رہی ہے مگر تعلیم و تربیت کا جو مقصد ہے وہ مفقود معلوم ہوتا ہے۔ انگلستان میں چھوٹی چھوٹی تحریکوں پر لکھوں اور کروڑوں روپے چندہ جمع ہو جاتا ہے ہزار ہا آدمی

ابھی نہیں۔ سپر گورنمنٹ کے حکم سے ایک بورڈ اٹھا کر رابطہ طلب کی گئی جس سے معلوم ہوا کہ سو ایک ایک پینے طالب پاشا کے جس کی منزل و مہم دانی ہے باقی سب کی سخت درست ہے۔ اس کو اجازت دی گئی کہ سمایر سسٹم سپیشلایا اس میں کسی مقام پر وہ جاسکتا ہے۔ نیز بارکس ہونٹ رائل کی عظیم الشان خدمات آئندہ گیسٹ خاکستر ہوگی۔ رات کو ہونٹ کو ایک لگی جیکبہٹ سے مسافر سو رہے۔ کئی آدمی جگ گئے اور اکثر جمل مرے۔

لارڈ ریڈرٹ جرنل اتنی مدت کی خاموشی کے بعد پھر پریسکل دنیا میں داخل ہو گئے۔

مہاسا اور دھوریا یا نائز ادو واقع افریقہ کے مابین ریلوے جاری کرنے کے لئے پیمائش کے واسطے ۲۰۰ ہزار پونڈ کی امداد کے لئے جو ہاؤس آف کامنز میں شریک ہوئی تھی باوجود مسٹر گلکسٹون کی مخالفت کے ۹۹۔۹۹ ممبروں کی کثرت رائے سے منظور ہو گئی۔

انگریزی سفیر متینہ صوفیا سفیر متینہ سیکین کے بجائے متینہ ہوا جو پچیسٹ واقع رومانیہ کو تبدیل ہو گیا ہے۔

کئی فرج والوں پر ہندوئی حامیوں نے ملکہ ولایت میں انگریز بھی ان سے اچھا سلوک نہیں کرتے حال میں انگلستان کے مقام ایٹ بورن میں ان کو روک کر ایک قلعہ کی سالگرہ کی رسم کے ادا کرنے میں لوگوں نے آمیزش کیا۔ پیچہ برسائے اور چندے سے بھرا ہے۔

ایڈنبرا میں ہندوستانی طالب علموں نے لارڈ بورن کی بہت میں ایک ایڈریس پیش کیا جس کے جواب میں لارڈ مصوف نے فرمایا کہ ہندوستان میں تعلیم کی ترقی کے ساتھ اسیدے ملک کی کوشلوں میں پر پریشانیوں کی لئے ملکی و ملکی اقتدار و معنی جاوے گی۔

گورنمنٹ ہرنگھال اپنے ملک کو مالی مشکلات اور قرضہ کی مصیبت سے بچانے کے لئے ایک شخص اور تحفہ نصارت سے کام لے رہی ہے۔ شاہ ہرنگھال نے ملازمان سلطنت کے مشاہروں اور شاہی مصارف سے پانچواں حصہ تخفیف کر دیا ہے۔

ملک مصر کے بجٹ میں ۱۰۰ لاکھ پونڈ کی زیادتی سال گزشتہ کی نسبت پائی جاتی ہے۔ اور گورنمنٹ کا ریزرو فنڈ ۲۰ لاکھ پونڈ کم گیا ہے۔

(وفات کی خبریں)

مرزا سلیمان بخت جو ملی کے خاندان شاہی سابق کے ایک رکن تھے اور انہوں میں سے بطور ایک پویشیکل قیدی کے رہے تھے وہیں پر ۹۔فروری کو سہ شنبہ کے روز انتقال کیا۔

سخت اخوس کا مقام ہے کہ مولوی احمد شفیع صاحب سابق نائب وزیر ریاست بہاولپور کے نوجوان صاحبزادہ محمد رفیع نے ۵ سال کی عمر میں عین عفوان شباب میں انتقال کیا مگر اس سال تھان انٹرنسٹ کلکزیونیورسٹی کی تیاری کر رہا تھا اور ایک سو ہزار روپے کا خداداد مولوی صاحب کو ہجرت قبل عطا فرمایا ہے۔

۱۔ فروری کو بمقام خان پور پھر خان وہان کے ہرگز فرزند رئیس راجہ فرخ خان نے ۵۰ سال کی عمر میں انتقال کیا۔ یہ راجہ صاحب بہت فیاض اور دلیر آدمی تھے۔ اور وفات سے صرف کچھ روز پیشہ ایک شادی کی تھی۔ ان کے چلے صاحبزادہ راجہ شیر احمد خاں بہت اچھے آدمی ہیں۔

کانپور کے شیخ الطاف حسین صاحب آئینہ سیرٹ نے ۲۰ فروری کو اس جہان فانی سے رحلت کی۔

لاگنٹ شاہ جابر جو گوجرانوالہ کے اول درجہ سپاہی اور رئیس

میں نظر نہیں دیا کی آپ وہو کی نامو فقت کی وجہ سے

سلطنت عثمانیہ کی خبریں

(اخبار سعادت سے مترجم)

سولے کے معدن :- اگرچہ ہر سال بہت سا نیا سونا تدارک میں داخل ہوتا ہے لیکن اس کی قیمت میں کچھ فرق نہیں آتا۔ اس کے چند سبب ہیں۔ ان میں ایک تو یہ ہے کہ بہت سا سونا بنگ اور زوہر دلت اور ظروف اور تزیینات میں لڑکھا جاتا ہے۔ اور بہت سی مقدار لوگوں کے پاس جمع بھی کیا جاتا ہے۔ گرو سولے اس کے ایک بات اور بھی قابل دید ہے کہ سونا جس قدر بچھا جاتا ہے اسی قدر چیرہ کا رخ بھی زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ ایشیا کا رخ زیادہ سونا سولے کی قیمت کے گھٹنے کی دلیل ہے۔ پھر ایسا خیال کرنا کہ سولے کی قیمت اسی طرح رہے جیسے کہ پہلی تھی یہ خیال باطل ہے۔

مگر ساتھ اس کے اس میں بھی کچھ شک نہیں کہ دوسرے سولے سے بھی جو اور بیان کیے گئے ہیں سونا ایک طرف سے تدارک کو خارج ہوتا رہتا ہے اس لئے اگر دوسری طرف سے نیا سونا داخل تدارک ہوتا تو سولے کی نہایت تنگی ہو جاتی۔ ششہ کے حسابوں سے معلوم ہوا ہے کہ ہر سال خیالاً ۱۵۰۰۰۰ سیر سونا معدنوں سے نکالا جاتا ہے۔ اس میں سے ۱۰۰۰۰۰ سیر تو ممالک مختلفہ امریکا میں نکلتا ہے۔ جو عدد اول کے تقریباً ایک ثلث کے برابر ہے۔

سنٹرل ایشیاء (۱۸۹۱ء) سیر نکلتا ہے کہ یہ بھی ایک معقول مقدار ہے۔

سولے کا استخراج ان ملکوں میں بہت رہتا ہے۔ پہلے جبکہ امریکا اور سنٹرل ایشیاء سے سونا نہیں آتا تھا اس وقت روس کے ملک سے تمام دنیا میں سونا جایا کرتا تھا اور اب بھی امریکا اور سنٹرل ایشیاء کے بعد سب سے زیادہ سولے کا استخراج روس کے ملک سے ہے۔ چنانچہ روس کے ملک سے سالانہ ۲۲۰۰۰ سیر سونا نکلتا ہے۔

اس کے بعد چین کا ملک ہے کہ وہاں سے سالانہ ۱۸۰۰۰ سیر سونا نکلتا ہے۔

اگرچہ مقدار ہر سال درجہ بالا کے مقابلے میں دوسری جگہوں کے حاصلات بہت کم ہیں۔ لیکن جب سے افریقہ اور توگو بیا اور شیلی۔ کینیڈا کے حاصلات بھی جو سدا لہ اشیاء میں سفوف کی شکل پر سونا دیتے ہیں قابل ذکر ہیں۔ ششہ میں افریقہ سے ۱۸۰۰۰ سیر اور شیلی سے ۱۳۰۰۰ سیر اور توگو بیا سے ۲۵۰۰ سیر اور کینیڈا سے ۲۰۰۰ سیر سونا نکالا گیا ہے۔

چین ملکوں کے حاصلات اوپر کے ملکوں سے بھی کم ہیں وہ ترتیب ذیل بیان کیے جاتے ہیں۔ جرمنی سے ۱۸۰۰۰ سیر۔ آسٹریا اور صوبہ ہنگری سے ۱۸۰۰۰ سیر۔ مسکیو سے ۱۲۰۰۰ سیر۔ جاپان سے ۵۰۰۰ سیر۔ برازیل سے ۲۰۰۰ سیر۔ مینازان کل جو اوپر بیان ہو چکی ہے اس کو پورا کرنے کے لیے جس قدر رقم باقی رہتی ہے اسے انگلستان اور آرمینی اور دولت علیہ اور سوڈان ناروی اور جمہوریہ ارمنستان شامل ہیں۔

ایک اسٹیک سے معلوم ہوا ہے کہ دنیا میں ۵۰ کروڑ آدمی بوری طرح سے ملتے ہیں۔ یعنی پوٹاش پتھرا ہے اور ۴۰ کروڑ آدمی بالکل چھینے اور ۶ کروڑ آدمی نیم ملتے ہیں۔ اسی طرح سے گھروں میں رہنے والے ۵۰ کروڑ آدمی چھوٹے یا غاروں میں رہنے والے ۵۰ کروڑ آدمی اور خانہ بدوش ۲۰ کروڑ شمار کیے گئے ہیں۔

کاڈو اور آئل :- کچھ مدت سے اس تیل کی شہرت سبب خواص دوائیہ کے زیادہ ہو گئی ہے۔ انٹروگوں کو معلوم ہو چکا کہ یہ تیل شمالی سمندروں کی کچھ دوس موڑ آتا۔ نام ایک پھلی کے پتھری سے نکلتا ہے۔ اس بدو دار تیل چالچو کے طور پر استعمال ہونے سے اس طرف کے باشندے صرف معمولی کھانے اور چھانے کے لئے استعمال کیا کرتے تھے۔ لیکن اب سبب خواص دوائیہ کے تمام دنیا میں پھیل چکا ہے۔ اگرچہ اس کا ہزار ہا سال دنیا کے ہر طرف پہنچا یا جاتا ہو چھلی کے شکار کی دھت اور انتظار پر دلالت کرتا ہے لیکن جو اسٹیک ششہ امریکی ہمارے ہاتھ میں آتی ہے اس کا مطالعہ اور بھی زیادہ حیرت انگیز ہے۔

ناروے کے ملک میں (جو کہ روس اور سوڈان کے مغرب میں واقع ہے۔ اور جانب عرب میں بحر شمالی سے محاط ہے) ششہ کے موسم میں (۱۸۱۶ء) جہاز جو کہ اس شکار کے لئے بنے ہوئے ہوتے ہیں ماہی گیری کو لئے۔ جن میں سپر ہنر شکاری موجود تھے۔ ان لوگوں نے پانچ کروڑ ۱۰ لاکھ چھال پکڑیں۔

۲۰۔ ہزار سات سو ۵۰۰ میں کاڈو اور آئل نکالا گیا۔

سعادت :- فروری ششہ امریکی ششہ بڑے سے ۶۔ فروری کے ایک تار سے معلوم ہوا ہے کہ روس کے بعض اضلاع میں جو محظوظ ہوا ہے وہاں کے محظوظوں کا حال امیر بخارا نے شکر سبب اس خلوص کے جو اس کو روسی سلطنت کے ساتھ ہے محظوظگان کو تقسیم کرنے کے لئے ایک لاکھ روپے دیا ہے۔

گزشتہ پینچھ کے روز شاہی میڈیکل کالج میں سر روبات خارجیہ کے اسٹنٹ پروفیسر میل ایک آئندہ نے ایک شخص کے گلے سے گواثر نام ورم نکالے تھے۔ یہ عملیہ نہایت نازک ہونے کے سبب سے اس کو ہاں ہم محظوظ اسباب بیان کرتے ہیں۔ احمد نام ایک شخص کے گلے پر گواثر کو برس سے گواثر "معدہ" نام ورم نمودار ہوئے تھے اور اس قدر بڑھ گئے تھے کہ شخص مریض سر ہٹا کر اس کی طرف نہیں کر سکتا تھا۔ اور جلنے یا دوسرے کسی کام کرنے سے تنفس میں بے انتہا تکلیف اٹھاتا تھا۔ یہ ورم پانچ سو سالے اور وزن میں ایک سیر تھے۔ اس نازک عمل کو میل ایک آئندہ نے نہایت مہارت کے ساتھ چالیس منٹ میں تمام کیا۔ حاضرین نے تحسین کے لئے تالی جانی اور آفرین دی۔

منبع آتشیں :- اٹلی کے اخباروں سے معلوم ہوا ہے کہ گو آسٹری نام تریہ میں کنواں بنانے کی غرض سے ۲۶ گز گہرا ایک گڑھا کھودا گیا تھا۔ اس اثنا میں خشتے سے ایک منبع آتشیں برآمد ہوا۔ اور میں گز عمیقی تک کھودا لاپانی آ

آگ کا شعلہ نکلنا شروع ہوا۔ مگر چونکہ کنواں بازا کے درمیان تھا اس لئے فوراً ریت وغیرہ ڈال کر بند کیا گیا۔ اگر باقی اوپر کا نکلنا تو سو قوت ہو گیا لیکن وہاں سے قوس دن تک ایک گز قطر اور دو گز کی لمبائی کا ایک شعلہ نکلتا رہا۔ اور گیس پڑ کی بدبو بھی تمام قریہ میں پھیلی رہی۔

وفادار پردہ نشین

خاوند :- یہ کیا وفاداری ہے کہ تم ایک اخبار میں اپنی نیت کا اظہار کرو کہ یورپ کی سی آزادی چاہتی ہو؟ بیوی کیا کروں۔ مدت سے دل بے ایمان ہو رہا تھا۔ ذرا معمولی تلاش بھی لفظ ذریعہ کے کئی تھے ہیں) آخر ایک عہدہ فروعہ مل گیا۔ تماش بیویوں پر تاشیر ڈالنے کا مدعا تھا جو کچھ قدر حاصل ہو گیا۔ خاوند :- اس کے کیا منے۔ ذریعہ کو نسا اور تاثیر بیسی۔ دل بے ایمان ہونے کے کیا منے؟ بیوی :- سچ پوچھتے تو ہیں۔ دل بے ایمان ہونے سے بچا آزادی مراد ہے۔ ذریعہ ایک "جو وفادار" کا بیباک ہو گیا۔ غیسا یوں کی حکیم ہم دونوں کے دل میں بیٹے سے ہی ایسا بازاری اثر پیدا کر تھا۔ اسلام کے اصول اور مشرقی غیرت کی بول سے ناہو ہو چکی تھی۔ چاہے کہ آؤ بیویوں کے دل پر کچھ اثر کر کے مردانہ میدان میں نکل پڑیں۔ جلد صر سبک سماں جل گھسیں۔ بقیہ زندگی آزادی سے مردوں میں بسر کریں۔ کیونکہ اصل تعلیم نے مرد و عورت کے حقوق میں کچھ بھی فرق نہیں رکھا۔ خاوند :- قدرت اور عقل کے مطابق ہے۔ خاوند :- میرے گھر میں کیا تکلیف ہے؟ او وہ سچ مطبوعہ انداز سے حال سے تو تمہاری ہی بے وفائی ثابت ہوئی ہے پھر "چہ دلاور است دزدے کے کھنچ چراغ دارو" خودی سرا ہو۔ بیوی :- بڑی بھاری تکلیف یہ ہے کہ جو دل چاہا نہیں کر سکتی۔ ایک وفادار اخبار مل گیا۔ دل کا مختار نکلا خوب تھا اور لوگ بھی میری تلاش میں مصروف ہو گئے تھے لائق پردہ نشین کس مصیبت میں چھنی ہوئی ہے۔ مگر ان کے ہونو شملان زندہ ہیں۔ اور ان کے اخباروں نے۔ مسایہ اخبار لاہور۔ ریاض ہند امرتسر اور دہلی پچ کھنڈے بے زبان عاجزہ کی مخالفت پر کر باندھ لی۔ مگر آفرین ہے "جو وفادار" کہ اس نے مخالفت کے بعد بھی میرا سا اب یہی دعا ہے کہ جلد ایک تابون آزادی زمان کا یاں جاوے۔ خاوند :- نعمت خدا کی۔ جاؤ بازا میں جاؤ یا یورپ چلی جاؤ اور فرسے کرو۔ مشنری لیڈروں کی تعلیم اونٹے نتیجہ ہے۔ ایسی بیوی کی ہواست خدا بچائے۔

راحم کیا کہنے ہیں!

گھاسی رام دھاسی پور پور :- ساہنسی رام صاحب پور ضلع بنوں میں ایک ہندی دوا کی فراخ نام دھاسی پور میں کھولتے ایک دیکر غیب ہرانیو ہو بلو کر نوکر رکھا ہے۔ چنانچہ اوہاں دعام کو قفٹ میں لگ کر دھاسی پور میں سیدہ حاتمہ امر گیارہ ہجری تک معذور ہو گا جو نہیں ساہو صاحب کے خرچ سے ہو گا۔ یہ

تحقیق قیمت حضور ملک مظفر قیصر ہند کی عالمی شان شہنشاہی تصویر

سو اکر لمبی اور ایک گز چوڑی

یہ تصویر خاص طور پر ولایت سے تیار ہو کر آئی ہے جس کا
ان کی خریداری کے شائق ہوں صلہ مطلع فرماویں۔ ہمارے پاس
اس تصویر کی مقدار کیا ہیں جن کے زرخیز ہو جانے کی حدی
امید ہے۔ لہذا اطلاع فرمادی ہے کہ ہر جگہ اسے بہتر سے۔ یہ تصویر
برائے عمر اور عالمی شان ہے اور خاص سیاحی راستے سے ولایت
میں تیار ہوئی ہے۔ امیروں اور شاہانہ قیدیوں کے کورس کی جگہ
ایک ایک نادر زیور ہے۔ یہی تصویر لاہور کے ایک کارخانہ سے ابھی
پانچ روپے کے نرخ پر تیار ہوئی ہے۔ اور ہمارے ہاں آج تک میں
روپے کو فروخت ہو چکی ہے۔ لیکن اب جا مقرر کر دی گئی ہے۔ درجنوں
جلد آویں۔ **المشہر مہتمم پیدہ اخبار لاہور**

مہرہ اکیر

بیس سال سے میرا پیشہ حکمت ہے۔ مگر رنگین عہد
سے اپنی ادویات کی تعریف کرنی میری عادت نہیں۔
صرف یہ ظاہر کرنا کافی ہے کہ میں یہ شہر بہت سالوں
سے دوران حکمت میں استعمال کر رہا ہوں۔ اور ہزاروں
آدمیوں کو اس کے استعمال سے کئی سختی حاصل ہوئی
ہے۔ جس کی تصدیق مشہور ڈاکٹروں اور مہتمم شخصوں سے
کی ہے۔ مہرہ اس میں جزو و غفہ ہے۔ اور اجزاء کی تفصیل
دینے کی کچھ ضرورت نہیں۔ مگر مہرہ امیروں میں نہیں ہے
یہ بیضیر شہرہ نظر کے قائم رکھنے اور ابتدائی امراض چشم
کے لیے انہوں کا کام دیتا ہے۔ امراض ذیل میں انہیں مفید
ہے۔ مثلاً آنکھوں کے پانی کا ہونا۔ گردہ ہونا۔ اندرونی دھوک
میں گھول کا چڑھنا۔ سودا غلیظ کا نکلنا۔ دھند غبار
وغیرہ وغیرہ۔ قیمت حب ذیل ہے۔ مہرہ سفیدی تو لہ۔
مہرہ سیاہ فی تولہ چار۔ محصول ڈاک علاوہ۔

المشہر شہزاد مالک سیلک مال دروازہ شاہ عالمی لاہور
میں خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں ہمارا مہرہ آنکھ کی مختلف قسم کی
بیماریوں میں استعمال کیلئے اور بے اسکو شہرہ اور آنکھوں کے پانی
بھرتے یا کھڑکے چھانکے لیے بہت مفید پایا ہے۔ دیکھ جیت کہ جو حقیقت
انہوں پر غبار اور آنکھوں کے لیے کچھ بہت ہی نادر اور نادر لاہور

ڈاکٹر کلن خاں دمنٹ

دانتوں کا علاج کرتے اور نئے دانت لگاتے ہیں۔
لاہور۔ اندر کی۔ متصل دیو سراج

ایک نظر ضرور دیکھ لیجئے

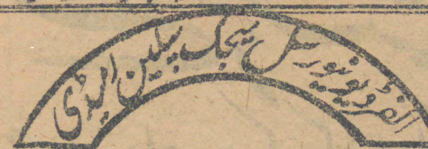
تقریبی الفاظ تھوٹے اشتہار کہنے والوں نے سب استعمال کر ڈیلا۔
راستہ باز کارخانوں کو اپنی ادویات کے خواص بیان کرنا بھی دشوار کر دیا۔
ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہمارے پاس مفصلہ ذیل امراض کے مجرب
نسخے موجود ہیں۔ صرف اس قدر تعریف کافی ہے کہ اگر آرام ہو تو دوام
و اس ایلو پیتھیکہ حسب ہدایت عمل کیا جائے اور مرض اپنے مرض کو
بخوبی بیان کر دے۔ اگر جواب خط یا فہرست مفصلہ ادویات کے پتہ تک
روانہ کرنا ہوگا۔ جو اب آتشک ہے جسے سفوف باہر بی بی کس۔ غرض
طلاعتی تیشی۔ عرق سوزک میری تیشی۔ قنطاریہ میری تیشی۔ ہر ایک
یعنی خوشبودار بالوں کا مفید تیل۔ میری تیشی۔ جو بکھانسی ۱۲ امرنی
کس۔ جو بکھانسی ۱۲ امرنی کس۔ **المشہر مہتمم پیدہ اخبار لاہور**
پر پراسر پر پراسر پیدہ لکھ لال و چھو والی۔ لاہور

ہوا سیر کے لئے اکیر

ہوا سیر کے تمام مرض کے ہمارا دواؤں میں نہیں پائے گئے ہیں۔
مگر اس نام دواؤں میں اس مرض کو دھڑے سے دور کر دے۔ اس اکیر
اعظم ثابت ہو چکی ہے۔ یہ لاتا ہے دوائی ہر ایک قسم کی ہوا سیر کے
و اسے کیساں مفید ہے۔ ہوا سیر کی سختی۔ ہر ایک خطرناک
خونی یا بادی کیوں ہوں اس کا دور کرنا ہماری دوائی کا کام ہے۔
خونی ہو تو دودن کے استعمال سے سخت کئی حاصل ہوئی۔
بادی ہو تو اس کا نام و نشان تک بھی نہ رہتا۔ ہزاروں کو اس سے
شفایا ہو چکی ہے۔ قیمت رفادہ عام کی غرض سے بہت ہی کم رکھی گئی
ہے۔ یہ طریق استعمال دوائی کے ہمارے۔ علاوہ ہر قسم کی
انگریزی دوائی برعادت ارزاں قیمت میں مل سکتی ہے۔
کارخانہ پیدہ اخبار لاہور سے طلب کر سکتے ہیں۔

تصویر عکسی

کی جو بصورتی اور صفائی دیکھی ہو تو ان کی حاطہ ہوگی لطافت علی اس
کارخانہ دار محمد و بیرون نوکرانہ فک شدیو لاہور میں شریف لائیں۔



ہماری بیماری حجت اور عرق ریزی کا نتیجہ ہے۔ بہت سی بناتی
چیزوں سے مرکب ہے۔ اور ان بیماریوں کے واسطے جو
تندرستی سے یوں ہونے میں ایک جگہ اور دوسری جگہ چلے۔
علاوہ علاج تک یہ دوا سیر کی ہو اندر مہرہ مہرہ۔ سو بہت ہی
قبض اور تمام امراض معدہ کو دور دھرتی ہے۔ ہم صرف تین
ہے کہ ہم خود اپنی خوبیوں کا انکار نہ کریں۔ ہر ایک لوگ جو اس کو
تصویر ہونے میں شہادت دیتے کرتا ہیں۔ ناظرین خود
آزمائش کر دیکھیں۔

دو شہر انت کہ خود بوندہ کہ عطا ہو گئے۔ ہر ایک خاندان میں
ایک شیشی ضرور ہونی چاہیے۔ سامان دیکھنے سے خراب نہیں ہوتی۔
المشہر ڈاکٹر امجدی بنو انوار دینو مقفل صاحب گھر لاہور

زیارات اہل اسلام کی عکسی تصویر

۱۰۔ مغلہ اور کعبۃ اللہ۔ ۱۱۔ طواف کعبہ۔ ۱۲۔ مدینہ منورہ۔
۱۳۔ روضہ مبارک آل حضرت صلعم۔ ۱۴۔ عید الفضحی کے روز
کوہ عرفات پر حجاج کا قیام۔
۱۵۔ زنگانہ اہل اسلام اپنے منکانات میں تصاویر کا آویزاں کرنا
پسند نہیں کرتے۔ مگر اس ترقی کے زمانہ میں ان کے منکانات کی
آرائش کے لئے بہت سامان چھوڑا ہے۔ جیسا کہ لاہور کے ایک کارخانہ
نوکرانہ ان نے سدر جلالا پانچ مقدس نقاروں کے عکسی نقشے
۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔
کی قیمت نمبر ہے۔ اب اس امر کی تعریف کرنا کہ صفائی اور خوبصورتی
ان نقوشوں کی کیسی ہے غرض ہے۔ کیونکہ عکسی میں۔ اور مقامات
کی حرمت اور عزت کی تعریف کسی کے بیان کی محتاج نہیں۔ یا بخیر
اکٹھ طلب کرنے والوں کو محصول ڈاک وغیرہ صاف۔ اس موقع کو بچانے
سے ہرگز نہیں۔ اور عہدہ مذکورہ ویلیو پیدہ اصل طلب فرمائیں۔
المشہر مہتمم کارخانہ پیدہ اخبار لاہور



رسالہ زیندار باغبان و مہیار

جو کہ ہندوستان بھر میں مضامین زراعت۔ باغبانی
علاج الماشی۔ صنعت و حرفت و تجارت وغیرہ مضامین
کا اکٹلا لاہور با تصویر اردو رسالہ ہے۔ قیمت عام سالانہ
نومہ آمد سے صر۔ نظام و والیان راست سے
نمونہ کی کافی ۴۴ کو مل سکتی ہے۔ ہر ایک ہندوستان
کے خیر خواہ کا فرض ہے کہ اس نادر رسالہ کی امداد کرے
اور اس فرض سے شکدوش ہو۔
المشہر مہتمم پیدہ اخبار لاہور

کلیات مدحیہ فقیر

عاشق رسول شہزاد حاجی محمد حسن دہلوی صاحب تصانیف
نقیدیوں دخت رسول کائنات مدح کو مدح و مقلات تکرار میں
قابل دیکھانے کے ہیں۔ دہلی کو دوری مرتبہ طبع ہوئے قیمت علاوہ محصول
۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔
۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔
۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔
۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔
۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔
۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔
۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔
۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔
۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔
۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔
۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔
۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔
۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔
۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔
۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔
۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔
۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔
۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔
۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔
۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔
۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔
۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔
۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔
۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔
۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔
۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔
۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔
۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔
۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔
۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔
۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔
۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔
۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔
۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔
۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔
۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔
۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔
۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔
۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔
۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔
۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔
۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔
۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔
۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔
۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔
۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔
۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔
۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔
۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔
۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔
۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔
۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔
۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔
۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔
۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰

لوکل ویراوشل

جیسا کہ کیا گیا ہے۔ اور آج انگلستان میں یہاں نہیں
 لکھنا صاحب سر ویشٹن شہر میں کے ایک لکھنا کا کام مختلف
 گزشتہ سال میں اس کے کونری انجام دیں گے۔ اور اگر کیا
 کر دینے یا سرٹیفیکٹ ڈاؤن اعلیٰ درجہ کا اعلیٰ درجہ کا امتحان پاس کر
 دیا تو وہ سرٹیفیکٹ کی بجائے پرائیویٹ سکرٹری ہو جائیگا۔
 تازہ ویشٹن ریلوے پر ایک لکھنا ہو گیا۔ یعنی مشکل کی
 تسخیر کو دو لکھنا لیا۔ ویشٹن والی راجہ رام پور لکھنا کے ایک لکھنا کو
 مختلف اطراف سے آنوالی دونوں گاڑیوں کا ایک ہی لکھنا پر
 لکھنا جس سے وہ دونوں لکھنا کو نقصان پہنچا۔ اور ایک لکھنا
 خارجی میں بھی چوٹ آئی جو شنگری کے سہیل میں بھیجا گیا۔
 انہیں حالت اسلام لاہور کا ساواں سالانہ جلسہ
 اس پر تہہ بڑی کامیابی سے ہوا۔ اور وہیں مولوی نذیر احمد صاحب
 کی تقریر اور انگریزی میں مسٹر شاہین صاحب برسر اسٹیشن لکھنا
 تقریر بہت عمدہ تھیں۔ اس کے علاوہ مولوی صاحبان نے
 بہت عمدہ وعظ فرمایا۔ انہیں کوکل چندہ تیرہ سو روپے کے تیرہ
 ہونڈیا معوضہ انہیں مذکور کے پچوش کارکنان کے خصوصی منیت
 کا باعث ہے۔

سماج کو لارنس ہال میں کرل دیں کی تصویر کے
 کھولنے کی رسم ادا ہوئی۔
 سچے کے نور او لینڈ میں ہائیں۔ اولوں اور دیکھی فنان
 اس موقع میں لاہور بوجہ پنجاب کے تمام دیہات راست
 کے تشریف لائے۔ ٹوب پر بندوق پور ہے۔ جا بجا راستی لکھنا
 کی زالی اور فوقی الجھک پوشا لیں نظر آتی ہیں۔
 ہم کو جیت سے معلوم ہوا کہ ایک راست کے ایک بہت
 جڑے رکن نے انارکلی میں جھٹی طور پر ایک چوہا مار کر پھینکا۔
 کہ نہیں کیونکہ کیمپ میں ان کا مکان تھا صرف رات کو چھپ کر بانیلو۔
 ہمارا صاحب بیٹا لکھنا کی رات کو لاہور سے اپنی
 ریاست کو معمولی ریل میں سواری کر چکے تھے۔ تعجب ہے کہ جبکہ وہ
 لکھنا صاحب کو دواغ آگئے اور ان کے لکھنا صاحب کو خیر مقدم کرنے تو
 ان کے تھوڑی جلدی پہنے کیوں گئے۔ ہر شخص اپنی جگہ کے مطابق
 راہ لگا گئے۔

پنجاب گورنمنٹ گزٹ میں مندرجہ ذیل اہتمام شائع ہوا ہے۔
 سر جیمز براؤنڈ لائل کے۔ ایس۔ ایس۔ آئی۔ ڈی۔ مارچ کو پورہ ہفتہ درجہ
 دوپہر کے بعد پریسیڈنٹ ٹرین لاہور سے رخصت ہونگے۔ اور انکی سہیل
 ہوئی۔ اور تمام انٹرن سول موجودہ لاہور سے حاضر ہوئیں۔ درخوست
 کیا جاتی ہے۔ اور ایسا ہی راست موجودہ لاہور کو حاضر ہوئے لکھنا
 کیا جائیگا۔ فرسٹ اور تھرڈ کلاس میں لکھنا کا کارڈ آف آڈر اور
 ٹرینوں کا ایک کارڈ آف آڈر موجود ہوگا۔ جبکہ ٹرین سٹیشن پر روانہ ہونگی
 سبزہ شلک سلامی سر ہوئی اور کارڈ آف آڈر پر فرسٹ کلاس کی جگہ
 اور دردی پہنتے ہیں وہ دردی ہیں آئیں گے۔ اور ہر شخص کے لباس میں
 حصہ میں ترقی نسل اسپان کی تائید میں مقام
 ہائی ایک میل دیویشی قائم کیا جائیگا۔ جو امید ہے کہ اکتوبر میں
 منظور ہو جائیگا۔

بقیہ مراسلات و خط و کتابت
 خوشامدانہ تعریف

لاہور کے ایک اخبار میں مناجات عبداللہ خاں انسپٹر پولیس
 متعینہ جیل گارڈ چننا والی ضلع گوجرانوالہ کرل او سو لڈ پٹری
 صاحب انسپٹر جنرل پولیس پنجاب کی حد سے زیادہ تعریف شائع
 ہوئی ہے۔ اس تحریر سے صاحب پایا جائیگا۔ کہ محض خوشامدانہ
 تعریف ہے۔ اور اس میں راقم موصوف کل ملازمان پولیس کو اپنے
 اختیار وسیع سے شامل کرنا ہے۔ شاید اس کا مدعا ہو کہ صاحب
 جہاد و روح اس کو بڑھ کر خوش ہو جائیں۔ اور علیحدہ ہونے سے
 بدلے میں سے ان کی تبدیلی کر دیں۔ ہم کو ذاتی اورج کے حالات
 کرل صاحب کے معلوم نہیں ہیں جو عبداللہ خاں صاحب کو ہوگا۔
 گو شخصیت عمدہ و کاردار سرکاری کے جو حامی برادر کرل صاحب
 کا محکمہ کے ملازموں کے ساتھ رہا ہے۔ اس سے نہ صرف اس
 محکمہ کی کارروائی سرکاری کو نقصان پہنچا ہے بلکہ سرکار اورایا
 کے تعلقات کو بھی ایک گونہ صدمہ پہنچا ہے۔ صاحب بہادر نے بہت
 سی بڑھیں اور پولیس میں لوگوں کو دیرینہ و حقدار ملازموں کا حق
 مار کر براہ راست ڈپٹی انسپکٹری اور انسپکٹری کے عہدے دینے
 ہیں اور یہ ان کی طبیعت کا انصاف خاطر کتابت سے بے خبری اور
 خشک مزاجی۔ یہی سبب نہ تو یہی جیسی صفات جو ایسے اعلیٰ
 عہدہ داروں کی طبیعت سے دور رہنی چاہئیں حیثیت عمدہ کے
 برتاؤ و محافضے و موصوف صاحب انسپکٹر جنرل میں
 پائے گئے ہیں۔ گورنمنٹ ہند نے جیسا کہ اکثر اخباروں میں دیکھا
 گیا تھا انسپکٹروں کی تنخواہ میں اضافہ فی وجہ ترقی کی صلاح دی
 تھی یعنی جیسے ایک سو چار سو ایک سو چار سو ایک سو چار سو ایک
 و دوسو کے دوسو چار سو اور ایسے ہی ڈپٹی انسپکٹروں کی۔ لیکن
 صاحب انسپکٹر جنرل نے کچھ ایسا نہ کیا اور اپنی معمولی مسکن غاؤ
 کے موافق بجائے تین چار روپے کر دیے۔ اور آخر تنخواہ وہی
 دوسو رہی۔ اول درجہ کو کچھ بھی فائدہ نہ پہنچا۔ اور کچھ تھوڑی سی
 ازادی ڈپٹی انسپکٹری کے درجوں میں برائے نام ترقی دی۔ مگر
 انہوں نے نہ بجا سے غریب لکھنا اور سواریوں کی تنخواہ میں ایسے
 قطعہ سالی کے زمانہ میں کچھ بھی اضافہ نہ کیا۔ سب سے اول ان
 ان کے تنخواہ داروں کی ترقی ہوئی چاہئے تھی۔ ان کے عہد میں
 ایک ملازم نے اپنی حقارت کی گورنمنٹ میں اسپل کی وہ آمندہ ترقی
 سے محروم کیا گیا۔ رعایا کی شکایت پر کبھی کوئی نوٹس نہیں
 لیا۔ بلکہ ان کا اثر مواہن کی بے پرواہی سے کسی کو دستہ کرل
 شیر ٹینڈنٹ بدنام ہو کر تبدیل ہونے پر ہمت عرصہ ایک ہی
 ضلع میں چھوڑ گئے تھے۔ اس حضرت ایڈیٹر صاحب صاف نہ
 بولتے۔ یہ غیر ملازم کو انفارمیشن دینے سے ڈرتا ہوں۔
 راقم ساجی بات سعد اللہ کے سب کے سن بڑا ترا ہے
 جناب ایڈیٹر صاحب

السلام علیکم۔ ہرمائی فکر اس مضمون کو اپنے اخبار میں شائع
 فرمادیں۔ اور اس پر نوٹس لیں۔ اور تمام مسلمان بھائیوں کی خدمت
 میں التماس ہے کہ سندرہ ذیل سچلت پر ایک عمدہ و عجیب مضامین

لکھنا اس نوی سیکل کا فیصلہ کرے۔
 (۱) اور پول کے مسلمانوں سے ہمارا کیا اعلق ہے۔ اور آیا وہ ہم
 کچھ حق رکھتے ہیں؟
 (۲) کیا ان کو اس وقت ہماری مدد کی ضرورت ہے؟
 (۳) کیا ہندوستان کے مسلمان ہماری ہمدردی کے زیادہ
 مستحق ہیں۔ یا یورپوں کے مسلمان۔ یا دونوں برابر؟
 (۴) ہم کو ان سے کس قسم کی ہمدردی یا مدد کرنی چاہئے؟
 (۵) اسی اس وقت ادا کرنے سے ہندوستان کے مسلمانوں
 کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے؟
 (۶) یورپوں کے مسلمانوں کے ساتھ ہندوستان کی سہلی
 انجنوں کو کیا سہاؤ کرنا چاہئے؟
 راقم۔ مولوی محمد تقی حسین قیصر لاہور
 واقفکار رجول۔ ایک مقدمہ اسفا محل کا بنام
 سہاؤ متوالی پولیس جنوں میں زیر تحقیقات ہے۔ مگر میاں لالہ
 ایک مشہور شخص کی خادمہ ہے۔ ابھی تک اس کے نتائج کی بابت
 زیادہ مہرست سے کھانا نہیں جاسکتا۔ پولیس جنوں اکثر مقدمات
 میں ہتھیار ثابت نہیں ہوتی۔ بہتر ہے کہ ایسے واقعات کو عبرت
 نامہ کے لئے نہ ہی سے برآمد کیا جاوے۔

اہل الرکس لاہور۔ جناب سردار روپ سنگھ صاحب
 بھی کب سری ہمارا جناب صاحب بہادر رجول و کشمیر میں وارد ہیں۔
 جن کو کشمیر سے واپس لایا گیا ہے۔ سول اخبارات ہر کرتا ہے
 کہ سردار صاحب موصوف شگفتی ہوا چاہتے ہیں۔ اگر یہ استعفا
 منظور ہو جاوے تو ہماری اس کے ڈاکٹر سوچ جل صاحب جیسے
 نیک نام اور گورکھ دیات کا موقع نہ لیا جائے۔ سردار صاحب کو بھی فائدہ
 لاہور کی سیر سے تفریح کے سامان میسر ہو رہے ہیں۔ جو علی غریب
 کہیں ان کی شکرگزاری کا اعتراف کرتی ہے۔ سیر کیمپ کے خیالات
 اگر اس طرح بھی ان کے خیال سے بھول جاوے تو غنیمت ہے۔

(بقیہ ممالک غرض)
 پارلیمنٹ انگلستان میں کاغذات انقضائے تعمیر ریلوے
 مابین ممبای اور جمیل و گوریا نیا نزا واقع افریقہ میں ہونے
 گورنمنٹ نے اس ریلوے کے سر وے کے خراج میں ہندو پونڈ دینا منظور
 کیا کیونکہ اس سے تجارت غلامان ہندو ہونگی اسیر ہے۔
 مثال افریقہ کی چاہا ہندو پونڈ کے قریب لندن
 میں ہنری نی پونڈ کے صاحب سے فروخت ہوئی۔ یہ چاہی بہت
 اچھی نہ تھی مگر غنیمت ہے کہ افریقہ کی جگہ تھی۔
 جرمنی کے ایک اخبار کوکل گزٹ پر لائل کی دانش وائر
 کی گئی کہ سر نے شہنشاہ جرمن کی ایک سیج پر جواں میں بریڈن
 برگ کی دعوت میں دی گئی تھی سخت ریمارکس کیے۔
 ایک خاص سفارت جو سلطان روٹم جووان خود پھر
 قاعدہ فرمان سلطنت دینے کے لیے قاہرہ جانیوالی ہے۔ سب سے
 شامل ہونے کے لیے قسطنطنیہ کے کئی ہمارا شوق رشتہ میں غلام
 بقول اخبارات و تھ کے ایک قسم کا مقابلہ ہو رہا ہے۔ کیونکہ باقائی
 سے حسب دستور سابق اس کام پر ہندو پونڈ انجام پھر رہے۔
 وائس اس وقت ہزاروں خاص فروغ دینے کے لیے
 ہیں۔ آجکل ایک سچلت اخبار کے مالک جو کوکل نوی قیصر لاہور

عرب پنجابی طلباء کے لئے وہاں کی تعلیم بھی بہت گراں ہے۔ وہ اس میں کوئی شک نہیں کہ جس غرض کے لئے وہ کالج قائم کیا گیا ہے یا جس غرض کے لئے لاہور میں ایسے کالج کے قیام کی ضرورت ہے وہ اس کالج سے نہایت سخن طریق سے پوری ہو رہی ہے اور ہو سکتی ہے۔ مگر یہی ایک گراں فیقیم کا مسئلہ ہے کہ جو وہاں عام لوگوں کو تعلیم کی خاطر جانے سے روکتا ہے۔ اگر وہاں بہ ادھر راہ بنو تا جو اس وقت ہندوستان کے تمام حصوں سے علیحدہ کالج ہیں اس قدر طالعہ داخل ہوتے کہ کالج کی عمارتیں ان کے لئے کافی ہو سکتیں۔

معرض صاحبان نے جس قدر اعتراض انجمن حمایت اسلام کے متعلق پنجاب میں ایک اسلامی کالج قائم ہونے کی نسبت پیش کئے ہیں ہم ان کو ب ذیل نصوص سہولیت بحث مرتب کرتے ہیں۔

۱) اہل اسلام بہت مفلس ہیں اور وہ اس قدر روپیہ فراہم نہیں کر سکتے کہ ایک کالج بلکہ کئی سے چل سکے۔

۲) پنجاب میں ابھی کسی کالج کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ لاہور میں کسی کالج موجود ہے جس کی تعلیم اسلامی کالج کی تعلیم کو ترجیح نہیں دیتی۔

۳) اگر ہر پنجاب کے اہل اسلام کو کسی اسلامی کالج پر تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت ہے تو علیحدہ کالج موجود ہے جو اس ضرورت کو پورا کر سکتا ہے۔

۴) اگر پنجاب میں کسی اسلامی کالج کی بنیاد ڈالی گئی تو مدرسہ العلوم علیحدہ کو اس سے نقصان پہنچے گا۔

۵) وہ جب تک کوئی کالج اتنے بڑی بجائے اور اتنی اعلیٰ اصولوں پر قائم کیا جاوے کہ جسے علیحدہ کالج واقع ہے وہ قوم کے لئے ہرگز مفید نہیں ہو سکتا۔

مندرجہ بالا بدعاج میں قریب قریب وہ تمام اعتراضات شامل ہیں جو اس وقت تک مختلف اخبارات یا زبانی تقریروں کے ذریعہ سے ملک میں پیش کیے گئے ہیں۔ اب ہم حق و باطل کا موازنہ کرتے ہیں۔

۱) ہم حق و باطل کا موازنہ کرتے ہیں۔ اب ہم حق و باطل کا موازنہ کرتے ہیں۔

۲) ہم حق و باطل کا موازنہ کرتے ہیں۔ اب ہم حق و باطل کا موازنہ کرتے ہیں۔

۳) ہم حق و باطل کا موازنہ کرتے ہیں۔ اب ہم حق و باطل کا موازنہ کرتے ہیں۔

کالج کی تعلیم تو ہر گز قابلہ خارج کے اس سے بہت غریب ہے۔ علیحدہ کالج کی تعلیم سے ہمارے متنازعین یہ کہہ لیتے ہیں کہ زیادہ تنخواہوں کے روئے فیروز تعلیم دیں۔

۴) شاید اس سے زیادہ اور عمل خیال کا پیدا ہونا ہی مشکل ہے کہ پنجاب کے اسلامی کالج سے علیحدہ کالج کی تعلیم حاصل کر سکیں۔

۵) پنجاب کا کل پچھتر ہزار مسلمان ہیں اور اس میں سے صرف ایک سو تیس ہی کالج میں داخل ہو سکتے ہیں۔

۶) پنجاب کے مسلمانوں میں سے صرف ایک سو تیس ہی کالج میں داخل ہو سکتے ہیں۔

۷) پنجاب کے مسلمانوں میں سے صرف ایک سو تیس ہی کالج میں داخل ہو سکتے ہیں۔

۸) پنجاب کے مسلمانوں میں سے صرف ایک سو تیس ہی کالج میں داخل ہو سکتے ہیں۔

۹) پنجاب کے مسلمانوں میں سے صرف ایک سو تیس ہی کالج میں داخل ہو سکتے ہیں۔

۱۰) پنجاب کے مسلمانوں میں سے صرف ایک سو تیس ہی کالج میں داخل ہو سکتے ہیں۔

۱۱) پنجاب کے مسلمانوں میں سے صرف ایک سو تیس ہی کالج میں داخل ہو سکتے ہیں۔

۱۲) پنجاب کے مسلمانوں میں سے صرف ایک سو تیس ہی کالج میں داخل ہو سکتے ہیں۔

۱۳) پنجاب کے مسلمانوں میں سے صرف ایک سو تیس ہی کالج میں داخل ہو سکتے ہیں۔

۱۴) پنجاب کے مسلمانوں میں سے صرف ایک سو تیس ہی کالج میں داخل ہو سکتے ہیں۔

۱۵) پنجاب کے مسلمانوں میں سے صرف ایک سو تیس ہی کالج میں داخل ہو سکتے ہیں۔

۱۶) پنجاب کے مسلمانوں میں سے صرف ایک سو تیس ہی کالج میں داخل ہو سکتے ہیں۔

چل رہے ہیں۔ ان میں بنگالی رو فیض بہت کم تھا۔ پہلے بہت سے عہدہ تیار کیا گیا تھا۔

۱) پہلے بہت سے عہدہ تیار کیا گیا تھا۔ پہلے بہت سے عہدہ تیار کیا گیا تھا۔

۲) پہلے بہت سے عہدہ تیار کیا گیا تھا۔ پہلے بہت سے عہدہ تیار کیا گیا تھا۔

۳) پہلے بہت سے عہدہ تیار کیا گیا تھا۔ پہلے بہت سے عہدہ تیار کیا گیا تھا۔

۴) پہلے بہت سے عہدہ تیار کیا گیا تھا۔ پہلے بہت سے عہدہ تیار کیا گیا تھا۔

۵) پہلے بہت سے عہدہ تیار کیا گیا تھا۔ پہلے بہت سے عہدہ تیار کیا گیا تھا۔

۶) پہلے بہت سے عہدہ تیار کیا گیا تھا۔ پہلے بہت سے عہدہ تیار کیا گیا تھا۔

۷) پہلے بہت سے عہدہ تیار کیا گیا تھا۔ پہلے بہت سے عہدہ تیار کیا گیا تھا۔

۸) پہلے بہت سے عہدہ تیار کیا گیا تھا۔ پہلے بہت سے عہدہ تیار کیا گیا تھا۔

۹) پہلے بہت سے عہدہ تیار کیا گیا تھا۔ پہلے بہت سے عہدہ تیار کیا گیا تھا۔

۱۰) پہلے بہت سے عہدہ تیار کیا گیا تھا۔ پہلے بہت سے عہدہ تیار کیا گیا تھا۔

۱۱) پہلے بہت سے عہدہ تیار کیا گیا تھا۔ پہلے بہت سے عہدہ تیار کیا گیا تھا۔

۱۲) پہلے بہت سے عہدہ تیار کیا گیا تھا۔ پہلے بہت سے عہدہ تیار کیا گیا تھا۔

۱۳) پہلے بہت سے عہدہ تیار کیا گیا تھا۔ پہلے بہت سے عہدہ تیار کیا گیا تھا۔

پسیدہ اخبار

لاہور۔ یوم دو شنبہ۔ ۶۔ مارچ ۱۹۲۸ء

انجمن حمایت اسلام لاہور۔ پنجاب میں محمدؐ کا حج کا قیام

جب سے انجمن حمایت اسلام لاہور کے وکیل نے گورنر ہاؤس میں جا کر سرکار لاہور کی امداد سے وہاں ایک جلسہ میں انجمن کے متعلق پنجاب میں ایک اسلامی کالج قائم کر دینے کی ضرورت کو تسلیم کر کے اسے کالج کے قیام کے متعلق حجت و تائید قوم کے پیش کی اس مختلف اطراف سے مخالفت کا بدل ٹھکرایا ہے۔ کئی صاحبوں نے اخبارات میں مضامین طبع کر کے اسے کج خیاب میں کسی اسلامی کالج کی ہرگز ضرورت نہیں۔ اور بالفرض اگر ضرورت ہوگی تو اتنا سرمایہ کہاں سے ہم پہنچ سکیں گے جس سے کالج کا کچھ مستقل طور پر چل سکے۔ کیونکہ تو بہت مفلس ہے اور علاوہ اس کے روپیہ کو تعلیم کے فوائد کی نسبت عزیز رکھتی ہے اس لیے پنجاب میں اہل اسلام کی طرف سے کالج کا قیام ہونا اور پھر اس کا کسی بہتر اصول پر مبنی تحت و شواہد میں ملکہ نامکن ہو۔ ہم نے برابر کچھ عرصہ تک اس قسم کی مخالفانہ تحریریں اپنی عادت کے مطابق جاری رکھیں۔ دیکھی ہیں اور مخالف اور موافق راؤں کا بڑی موازنہ کر کے بعد اب ہم اپنے آپ کو اس حیثیت میں پاتے ہیں کہ پنجاب میں اہل اسلام کا قومی کالج قائم ہونے کے لیے یہ فیصلہ رقم کر دیں۔

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اہل اسلام اپنی دیگر خصوصیتوں کے مقابلہ میں بہت مفلس اور نادان ہیں مگر تاہم ابھی ایسے گئے گزرتے ہیں کہ جس کام کو کرنا چاہیں کہ نہ سکیں پنجاب ایسے صوبہ میں کہ جس کی آبادی میں مسلمانوں کی اس قدر کثرت ہے اور جہاں کے مسلمانوں کی رنگ و جہت ابھی ایسی حسرت نہیں ہوئی اگر کوئی قومی جماعت باقاعدہ کے اصولوں کی بنا پر خلوص نیت سے کام کرے تو اسے تو بہت کم نہیں کہ غریب ایک اتنی بڑی رقم عوام الناس کے چند سے جمع نہ کرے کہ جتنا کسی اور قوم کے رئیسوں سے بھی نہیں دیا جاسکتا۔ ایک صاحب لاہور کے اخبار پنجاب پریٹرس میں لکھتے ہیں کہ مسلمانوں میں ہمارا ہر پشیمان کی طرح کون ایسا راجہ ہمارا جہت جو اپنے درباروں سمیت ان کے کالج کے لئے دو لاکھ کئی ہزار کی رقم ایک روز میں دیدہ کر ان میں باوجود کچھ عرصہ کی طرح کون ایسا نہ ہی پیش رو ہے جو

دو لاکھ کی رقم تحفہ کالج کے لئے دیا کر سکے۔ اسی طرح سرور گزشتہ کھتا ہے کہ پنجاب میں بہادر پور ایک مسلمانوں کی نامی ریاست ہے۔ کیا وہ پشیمان کی طرح دو لاکھ روپے ایک قومی درس گاہ کے لئے دے دیں گے؟ ایک مرتبہ علیحدہ کالج کی مسجد کے لئے دو ہزار روپے دے کر کھانا بیان کرنا بھی اس کے لئے نہایت نامی کا باعث ہے۔ ہم بیشک تسلیم کرتے ہیں کہ پنجاب میں اہل اسلام کا کوئی ہمارا راجہ صاحب پشیمان اور باروا حکیم سنگھ صاحب بیدی نہیں ہے لیکن ہم کو اسکا انصاف نہیں۔ ہم کو عوام اہل اسلام کی ذات پر کچھ وسایہ ہم قطہ قطہ جمع کر دو آگے دیا شود۔ ہمارے اصول سے واقف ہیں۔ ہم غریب لوگوں کے سامنے جھولیوں پھیلا کر ایک ایک پیسہ جمع کرنا موجودہ میں اوقافین رکھتے ہیں کہ اپنے نہ باریالے ارادوں سے کسی روز اس قدر سرمایہ جمع کر لیں گے جو ہم کو لاکھوں کے عطیوں سے مستثنیٰ کر دے لیکن جبکہ اہل پنجاب نے علیحدہ میں ایک کالج کے قیام کے لئے حتی المقدور اپنی قیامی و کھلائے میں کوتاہی نہ کی تھی تو اس طرح ہو سکتا ہے کہ اب اپنی پھر کی ضرورت کو رو کر اپنے سے باز رہیں۔

۲۔ لاہور میں کالج کو کسی موجودہ نہیں لیکن جس ضرورت ہے اور لوگوں کو گورنمنٹ کالج کے بجائے کالج قائم کرنے پر مجبور کیا ہے۔

۳۔ اہل اسلام کے لئے باقی ہے۔ اگر صرف گورنمنٹ کالج ہے تو اس کا اصل مسکن تو مسجد میں کالج قائم ہونا۔ اس کے بعد اگر یا کالج کے سناٹے کیوں ضرورت پڑتی۔ اور پھر فائدہ کالج کے لئے کئیوں محدود ہیں پنجابی حالانکہ اب ان کے کالج موجود ہیں مگر ابھی راجپوت اپنا پنجابی کالج چاہتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ اہل اسلام ایک ہی صوبہ کے کالج کے موجود ہیں تو یہی آرزو سے روکے جائیں۔ حالانکہ وہ صرف اسی لئے ایک کالج نہیں چاہتے کہ جس میں قومی و صوبائی تعلیم کے ساتھ شامل ہو۔ بلکہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ وہاں تو ہم نے غریب کے غریب سچو سچ اعلیٰ تعلیم سے مستفید ہو سکیں جو گورنمنٹ کالج کی فیس کے تحمل نہیں ہو سکتے۔ یا سن اور آریا کالجوں کی نصاب تعلیم کو پڑھنا نہیں چاہتے۔ اسی صورت میں کس قدر ضروری ہے کہ مسلمانان پنجاب بھی ایک کالج بنائیں کہ جس میں ان کے بچوں کو بلاشبہ ہی دست اندازی کے اعلیٰ تعلیم ان کے شہر دیں اور گروں کے قریب ریجاوے۔ نجم الدین خان بہادر محمد حیات خاں صاحب انجمن حمایت اسلام کے سالانہ جلسہ کی پریسڈنٹس بیچ میں اس بات پر زور دیا تھا کہ پنجاب میں مسلم کالج کی ضرورت ہرگز نہیں ہوگی اس وقت قریب ۲۰۰ کے پنجاب کے مختلف اضلاع کے علمائے علیحدہ کالج میں تعلیم پاتے ہیں۔ ہم انہیں کی دلیل کو اس کے مطلب کے متناقض پاتے ہیں۔ اگر اس وقت لاہور میں کوئی اسلامی کالج ہو تو اس میں بچائے، مظلوموں کے سوسے بھی زیادہ علم موجود ہوتے اور علیحدہ میں شاگردان میں سے پانچ فیصد بھی جہان کی تکلیف کو ادا نہ کرتے۔

۴۔ ہم کو کو علیحدہ کالج چوخی بیوں کے گھروں سے دور ہے

کرل بی ٹی بیٹرسن سپرنٹنڈنٹ ٹھکی وکٹری ریزڈنٹ میونسپل کورپوریشن۔ ان کی جگہ سر جنرل پھر پھر چھپتے کشن لڑمان ہونیوالے تھے انٹر ٹھکی وکٹری ہوتے تھے۔

جس شہر یا جگہ سے مسلمانیں انٹر ٹھکی ہوتی ہوں کو مار ڈالا تھا اس کو مسٹر اسٹامسن انٹر ٹھکی جھگڑا سے پانچ گولیل سے مار ڈالا۔

سرور پھر پھر اور ان کا بیٹا حیدر آباد میں بطور نظام دکن کے حمان کے رہے ہیں۔

ہر اس کی ایک تار بقی سے معلوم ہوا کہ مکمل گزشتہ کے روز ہمارا صاحب میونسپل کورپوریشن کے کونسل کے کچھ عرصہ تک وجہ سے پاش پاش ہو گئی۔ ہمارا صاحب کو دکر مال بال بچ گئے۔ ہر مقام پر قید کر کے ضلع میونسپل کے پھر کی پھر کی پھر سے ہو کر اسٹوک کے کچھ نوٹیں ملے۔

(انفانتان وغیرہ)

ایر صاحب کے منزل غلام حیدر خاں نے سار جون کی لڑائی کے بعد وہ پھر پھر قبضہ کر لیا۔ دونوں طرف سے کسی آدمی مرے۔ اور منزل کو گزرتے قریب چاس کے قیدی پکڑ لئے۔ باقی لوگ بھاگ گئے۔

ڈاکٹر گیسٹ ایر صاحب کا مہاجرج و لاسٹ سے وہیں ہندوستان میں پہنچ کر کابل کو روانہ ہوئے والہ ہے۔

ایر صاحب بھی کوہستان نیچان کے مکان میں فروکش ہیں۔ گو اب کابل میں ہضیہ کے دوبارہ چھوٹے کا کوئی خطرہ نہیں رہا۔

گورنمنٹ روس نے کرل یا نوٹ کی اس کارروائی کو جو کہ تان سنگ ہینڈ کو باہر سے نکالنے میں اس سے عمل میں آئی تھی اس پر نہیں کیا۔ اور گورنمنٹ انگریزی سے ایسی حرکت کے لئے انہیں انصاف نہ کیا ہے۔ جو انگریزی حکمت عملی کی بہت بڑی فتح ہے۔

(ممالک غبر)

روس میں سوئی کرل نے سخت کو ترقی دینے کی غرض سے گورنمنٹ نے قانون شہر کیا ہے کہ جو تاجر باس کے تمام پیداوار ہر سے لائیں گے ان کو محصول و راجہ عاف کیا جاوے گا۔

فرانس کی وزارت شکست ہوئی ہے۔ جو ترقی وزارت قائم ہوئی ہے۔ اس میں ایم رورٹ نے وزیر اعظم کے ساتھ وزیر وائے کا کام بھی لے لیا ہے۔ اور ایم فریٹس۔ ایم رورٹ اور ایم راجٹ نے بتریب جنگ مال اور امر خارجہ کی وزارتیں قبول کی ہیں جو پہلی وزارت میں بھی نہیں کے پاس تھیں۔ فرانس کے اخبارات نے اس نئی وزارت کو بہت پسند نہیں کیا۔

فرانس میں جو پوزیشنل فرقہ شہنشاہی حکومت کا حامی بنا کر گشت تھا اب اس نے جمہوریہ اصول کو قبول کر لیا ہے۔ اور ایک کسٹروٹھ فرقہ بن گیا ہے۔

۵۔ مغربی گورن میں زور و زور اور کارگر وینٹنی شوش بریائی کی جگہ نہاد ہوئے۔ سو اور پیدل پولیس سے بیکاروں کی کئی جگہ مذبح ہوئی۔

۶۔ فرانس جو فرانس نے ہنگری کی پارلیمنٹ ۱۲ مغربی کو کھولی اور فرانس سے خارجہ کیا کہ مالک غیر سے تعلقات دوستانہ ہیں۔

دوسرے اخبار کے دباؤ سے ایک منٹ میں جھجھک چکا تھا لیکن
جوشنا سے تعجب انگیز اور دیکھنے والوں کو حیرت بخشتی ہے۔ اس
نکل کے چلانے کے لئے نجانہ پیرا گینے دو عمو دی ونگوں کی شکل
لفٹ سے فکڑے بنا کر کارخانہ میں دی ہے۔ اور ان کی بناوٹ
بھی شروع ہے۔ ان ونگوں کا علیحدہ بنایا جانا اس مقصد پر مبنی
ہے کہ جب جہاز کی کلوں میں نجانہ اس وقت سے یہ چھوٹی دھجیں
گرم کر کے یہ نکل چلائی جاسے۔ اور جہاز کے "پروپیلٹر" اور دوسری
سب جگہ کی لمپیں روشن کیا سکیں۔

اس جگہ کے کارخانہ میں ایک بہت سی عمدہ اور عجیب کلیں
بن چکی ہیں کچن کو اگر جمع کیا جائے تو ایک اچھا نمونے خاندان
سمت ہے۔ جنگی جہازوں کے لہجہ ایک اور کل بھی کچن کی روشنی کے
لئے بنائی گئی ہے جس کو نجانہ کی کچھ ضرورت نہیں۔ صرف دو شخص
اس کو پھر سکتے ہیں۔ لیکن یہ کل صرف نجانہ کی لال ٹینوں کو روشن
کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ اس قسم کی کلیں وہ سلطانہ اور
"اسٹینول" دو مسعودیہ، دو آئینہ رواق، دو احاطہ نام پڑے
جنگی جہازوں میں رکھی جا چکی ہیں۔ اور دوسری جنگی جہازوں میں
بھی رکھی جا رہی ہیں۔

روئے زمین کی خبریں

(ہندوستان)

ہندوستان کی کونسلوں کا بل دس آف لارڈز کی
تمام نمائندگیوں کو رکھے دس آف کانگریس میں ہوا
ترجمانی کے لئے پڑھنے والوں میں الفو ابتر اچھلا ہوا
جہاز اٹھا جو ٹوٹ گیا تھا وہ مدراس کے ایک دہی نے دس ہزار
روپے کو خرید لیا۔

بھجی کارپوریشن نے ارادہ کیا ہے کہ دس لمپیں ٹھکانے
ضرورت نہیں۔ اور اس بارہ میں گورنمنٹ بھی اور گورنمنٹ ہند
کے فیصلہ کی اپیل صاحب سکرٹری آف سٹیٹ کی خدمت میں لکھا
گزشتہ سال میں دس مسافروں کے جہازوں کے ایک
کے متعلق جن کمیشن نے شہادت دی تھی اس کی کارروائی اب
گورنمنٹ ہند کے زیرِ غور ہے۔ تمام لوگ گورنمنٹ کی رائے بھی
وصول ہو چکی ہیں۔ اور ترمیمات جو کمیشن نے پیش کی ہیں وہ غیر
مشترکہ کی جا رہی ہیں۔

احاطہ جی میں خط کی آمد کے لئے دیپاے رباست
پالن بورڈ ایک ریلوے لائن کی تعمیر غیر شروع ہونے والی ہے
یہ لائن بھی اسی اصول پر بننے بطور پڑے جس کے تیار ہو چکے
اور پالن بورڈ کے مابین تیار ہو چکی ہیں۔ جو حسب ضرورت براؤڈ گیزٹری
لیج میں بنی ہے۔ حیدر آباد مارکٹ لائن دیپانک ٹرکانی جا رہی ہے
صاحب گورنمنٹ اس لئے مدراس کے فائن آرٹ آرگنائزیشن
دکھا شگاہ خونی لطیف کاروبار کرتے ہوئے ذکر کیا کہ لال ہندوستان
لئے نوٹو گرافٹیں بہتر بنی گئی ہیں اور ہندوستان کے ساختہ فنیسی
لکڑ سے بھرا ریشمی سامان کو دیگر ممالک میں بوجہ سخت مقابلے
کے فروغ نہیں ہو سکتا۔

پرنس میکڈونل روسی شہزادہ برہما سے لون کر کلکتہ

میں آگیا۔ اب اس کا ارادہ مسلوں دیکھنے کا بھی ہے۔ وہاں
سے براہِ سما کی ہندوستانی کو روانہ ہو جا دیگا۔ اور اپنے جو اسکا ارادہ
براہِ کیمبرلڈج کے کاغذ اب وہ پورا نہیں ہو گا۔

کلکتہ کی کورٹ میں جج پریسڈنسی ججسٹریٹ نے ایک
مقررہ جج صاحب جس میں ایک طالب علم جلی سٹیفیکٹ کے ذریعہ سے
یونیورسٹی کے امتحان انٹرنل میں شامل ہو گیا تھا عدالت نے
فیصلہ دیا کہ مقررہ سے کوئی جرم سرزد نہیں ہوا اس لئے ایک
افسوسناک حرکت وقوع میں آئی ہے۔ یونیورسٹی کے ویل نے
بہتری تقریر پیش کی ایک نہ سنی گئی۔

کلکتہ کی عدالت علی پور میں ایک ویس ماسٹر کو اس
جرم میں ججہ ہا قید سخت کی سزا ہوئی کہ اس نے دوسرے ایک
سی طالب علم کو مختلف ناموں سے انعام لینے کے لئے پیش کیا۔
ایک دوسرے ماسٹر کو تین ماہ قید سخت کی سزا ملی جس نے کئی
سال سے ایک ہی طالب علم کو اس امتحان میں بھجایا تھا۔
بہی کے اکثر محض زدہ اسٹیل سے خبریں پہنچی ہیں کہ
ریخ اجناس مستقل ہیں۔

ممبئی ان کمیشن قرضہ اضلاع میں ایک قرضہ رندارنا
کی کارروائیوں کی کیفیت دریافت کر کے پوائس واپس آ گئے
ہیں جہاں وہ اس بارہ میں کاغذات سرکاری کا معاملہ کر رہے
جو کم از کم دو ہفتے میں ختم ہو گا۔ اور کاغذات سرکاری کے ساتھ
کے بعد پھر لوگوں سے شہادت لینی شروع ہوگی۔

پنگال مقفل میونسپلٹیوں کے بل میں کئی امور اس
وجہ سے کہیں سے اہل پنگال خوش نہیں اور وہ اس کی مخالفت
کے لئے کمیشن رپرت ہیں۔ پنجاب کے میونسپل ایکٹ کے
مسودہ کے وقت باجوہ کی اور کے خلاف شہادت ہونے کے کئی
بھی مخالفت نہیں کی گئی تھی۔

علی گڑھ کی سالانہ نمائندگاہ میں آگ لگ گئی اور بہت
سابقہ نقصان ہوا۔ مگر کوئی جان تلف نہیں ہوئی۔

والا بار کے اکثر مقامات میں سفید دھواں بول رہا ہے۔
اہل ہندو کی مذہبی کامیوں جو پھیل رہے ہیں مقام شرابی
واقعہ احاطہ مدراس مقفل ہوئی تھی اس میں پانچ ہزار آدمی شامل
تھے اور تجویز لکھا تھا کہ مشائخ دھرم کی جہاں تک جو سیکے تائید
کیا جاسے۔

بنارس میں بھارت دھرم ہما منڈل کا اتہار کی جلسہ
بڑی دھوم دھام سے ہوا۔

جوجا ہی میں سال حج بیت اللہ کو جائینگے بخلاف شہین
ماہیہ کلہان میں دس روزہ تقریب گزارائیں گے کہ شیعہ اس سال میں
پانچ روزہ تقریب گزارا گیا۔ گو یہ پانچ روزہ بھی وبال جان ہیں۔
ایک صاحب احمد علیاں سہرا پوری نے مولانا شاہ احمد
صاحب لنگوٹی سے مل کر ایک خط لکھا ہے جس میں بتایا گیا
ہو کہ جو شخص مولوی احمد صاحب شہید بصفہ تقویۃ الامان
برادر زادہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب و مرید خاص و خلیفہ حضرت
سید احمد صاحب بریلوی کو کاغذ کتاب ہے وہ فاسق اور لافنی تغیر
ہے۔ اس کے پیچھے کارخانہ نہیں۔

حال میں جو مقام دارچانیا گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ

چین کے وکیلوں میں بحث ہوئی ہے اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ علاقہ
تبت میں ایک تجارتی منڈی قائم کیا جاسے۔ یہ قرار پایا ہے کہ
یہ منڈی بمقام یانتنگ مقفل ریجن کا ملک قائم ہو۔

۱۰۔ فروری کو سیام کے شہزادہ ڈیوگ بنارس میں
پہنچے۔ جہاں ہمارا ج صاحب بنارس کے مہمان ہیں۔ اور کو مہمان
صاحب نے ایک کارٹون پارٹی میں شہر کے موزین کو مدعو کیا۔

یونیورسٹی کمیشن جی کے ممبروں میں اس بات پر بحث ہوئی
کہ وائس کے کی تقریف آوری ریس قرضہ کیا جاسے۔ ایک ممبر نے
۵۰ ہزار روپے کا تحفہ بتلایا۔ سرکار وائس جی نے دس ہزار روپے
میں مجلس نے ۵۰ ہزار روپے کی سزا دے دیا۔ دس ہزار روپے کا تحفہ
کافی بتلایا مگر سزا فیصلہ نہیں ہوا۔

کلکتہ کے ہمارے ممبرانہ ممبرانہ کرشن نے تحریک کی ہے کہ
نوجوان ہوشیار مگر مفلس طالب علموں کو یورپ کی یونیورسٹیوں میں
تعلیم دینے کے لئے اعانت لیا جاسے۔ سرکار میں المیٹ صاحب
ہمارے انکسٹ گورنمنٹ کال نے ہمارا ج صاحب کی اس نیابتی
شکر ادا کیا ہے۔

کلکتہ میں جوتس کی تعلیم کے لئے ایک کالج بنانے کی تجویز
رہی جس کے لئے چھ روپے کی درخواست تمام دیسی راجاؤں سے کی
گئی ہے۔

من سندرہائی بووار ایک مندرستانی لکڑی انگلستان
میں جا کر تجارت ایوان کی مخالفت میں لکھ رہے ہیں۔
مقررہ میں براؤن کا ٹرمارسٹرل انجینٹ گورنمنٹ بلوچستان
مقرر کئے گئے۔

ہاؤس آف لارڈز سے انڈین کونسل میں اور انڈین پھیلو
بل دوسری خواندگی میں پاس ہو گئے۔

گورنمنٹ مدراس کے اس حکم کے کہ تمام ولایتی شہر ایک
لاسٹنڈرل کے لاسٹنڈرل بنیاد میں آئیں گے۔ تمام شہر فروش
گھبرا کر گورنمنٹ میں میورل میں کرے دے رہے ہیں۔

سمنٹ کارخانہ کلکتہ میں ایک روہیسی تعلیم دینے کا کام
کی گئی ہے۔ اس کام کے لئے کوئی کمیشن بنائی۔

روسی شہزادہ میکڈونل کلکتہ کے دیسی روس کے راولپ
جلسوں میں شامل ہو رہے۔ ایک کارٹون پارٹی جو حال میں ہمارے
جو تیندروں میں شہر کے کلکتہ کے طالب علموں کو دی گئی اس میں شہزادہ
اور وائس گورنمنٹ گورنمنٹ کال بھی شامل تھے۔ وائس راجہ بار
طلبائے کلکتہ میں بہت انٹرسٹ ہے۔ رہتے ہیں۔

(دیسی ریاستیں)

حیدرآباد میں مجلس دائرۃ المعارف جو سہ روزہ
نظام قائم ہوئی ہے وہ صرف کتاب اسلامی کی اشاعت کی
بلکہ ہر قسم کے علوم جدید کے لئے بھی پھیلنے کی۔

نے اجمال حیدرآباد میں کے جن تین تینوں میں خط کا
خوف ہے گورنمنٹ حضور نظام نے ان تینوں کے مویشی کے لئے
محفوظ جگہ کھول دی ہیں۔ اور اجازت عام دیدار کے علانیہ ہوتی
کو ان جنگلوں میں پتہ چا دی۔ راستہ میں مویشی کی خورداک کا خرچہ
سے لگیا۔ بعض اضلاع میں سرکار عالی مویشی کو بند پھیل لگایا
خرچہ بھی دینا چاہتی ہے۔

مراسلات

مخبرہ کو کم بندہ جناب ایچ صاحب بیچا خاں لاہور دام الطافک
 تسلیم انگلستان اور امریکہ میں اشاعت اسلام کی خبروں
 سے تمام مسلمانوں کو دل میں مسرت حاصل ہوئی ہے۔ کوئی صاحب
 یورپول کی مسجد کی تعمیر کے واسطے چندہ جمع کر رہے ہیں۔ کوئی
 صاحب نو سکول کے واسطے کتب مذہبی انگریزی زبان میں
 تالیف کر رہے ہیں۔ مجھ کو خیال آیا کہ اگر اشاعت اسلام کے
 متعلق جناب مخبرہ کی موصوفی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی
 سے تحریر کیا جاسکے تو غالباً کوئی مفید شکل نظر آئے گی۔ اس
 سبب سے میں نے نہایت ادب سے ایک نیاز نامہ خدمت میں
 مولانا موصوفی کی بھیجا اور اس امر کی ترغیب دی کہ وہ اشاعت
 اسلام کے واسطے یورپ اور امریکہ کا سفر کریں اور اپنی خدا داد
 لیاقت سے اسلام کی خوبیوں کو وہاں بیان کریں۔ چنانچہ
 وہ خط جناب گریٹ سیا کوٹ میں شائع ہو گیا۔ انھوں نے کہ
 ایچ صاحب سیا کوٹ نے مجھے اس امر کے کہ اس مضمون کی
 تائید کریں میری اس عاجزانہ درخواست کو نہ مانا۔ اور میری
 سخت الفاظ سے تعبیر کیا۔ میں شل ان کی اس امر کا اس وقت
 تک فائل نہیں ہوں کہ مرزا صاحب پیش مسیح ہیں۔ تاہم میں انکو
 ہندوستان کے تمام عالموں میں ایک نہایت ہی کارآمد شخص
 سمجھتا ہوں اور ان کی حماست اسلام کی ترویج کرتا ہوں۔ مگر
 ایک سنگ صیت مسیح میں ان کی رائے دیگر علماء سے خلاف
 ہے تو اس وجہ سے وہ امرکہ اسلام سے خارج نہیں ہو سکتے۔
 ناظرین کچھ اخبار کے مطالعہ کے واسطے مرزا صاحب موصوفی کا
 جواب بھیجتا ہوں۔ امید ہے کہ اپنے مغز اخبار میں شائع کر کے
 مسنون احسان فرمائیگا۔

راقم تحریر ریاض الدین احمد جنرل سکرٹری انجمن
 اشاعت اسلام بریلی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 سجدہ و فصلی۔ از حاجز غایب باللہ۔ المحمد بنجدت انویم
 مکرئی مولوی ریاض الدین احمد صاحب سلمہ
 اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا عنایت نامہ کل
 کی داک میں مجھ کو ملا۔ اس کے ہر ایک فقرے اور ہر ایک لفظ
 سے اخلاص، محبت اور ہمدردی اسلام کی خوش آتی ہے۔ اور
 آپ کی اہمیت بیشک ایسی ہے جس سے سچو خیر خواہ اسلام کے
 شکر کریں گے کہ اس خط الرجال میں ایسے عالی ہمت خادم
 دین بھی موجود ہیں۔ اس عاجزانہ خیال ہے کہ وطن اور گھر سے
 کچھ تعلق نہیں اور یہی دل چاہتا ہے کہ اللہ اور رسول کی راہ
 میں بقیہ زندگی خرچ ہو۔ مگر اس وقت کہ یہ عاجز اس لائق نہیں کہ
 یورپ یا امریکہ کا سفر کرے۔ اول تو زبان انگریزی سے محض
 ناواقف ہے اور ان ملکوں کے سفر کے کسی قدر انگریزی زبان
 سے واقفیت رکھنا ازیں ضروری ہے۔ دوسرے یہ کہ فرض طعنے
 دینے اور مراقبے دانگ ہو رہے ہیں کہ اب دن بھی عمدہ
 صحت کے ساتھ نہیں گزرتا اور دورہ مرض کے وقت کچھ امید
 زندگی کی نہیں ہوتی اور شدائد صبر کا تحمل نہیں۔ اکثر اوقات دورہ

مرض کی حالت میں ایسے گزرتے ہیں کہ گھر سے بھی ایک آنہ محال
 ہو جاتا ہے۔ حالانکہ سچی گھر کی دیوار کے ساتھ ہے۔ روح میں
 بہت قوت اور جوش ہے اور جسم ببعثت عواض لاحقہ کے
 ضعیف ہے اور عمر خطاطہ۔ لہذا یہ عاجزانہ کیفیات سے ذریعہ
 سے خدمت دے سکتا ہے اور اس میں بھی ایک دقت ہے اور
 وہ یہ کہ اللہ جل شانہ نے اپنی خاص ہدایت سے تمام مسلمانوں
 کے بعض خیالات سے مجھ کو الگ کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے
 اس عاجزانہ فتویٰ گھر بھی ہو گیا ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ آپ
 مجھ سے کہاں تک اتفاق کریں گے۔ اس میں تو کچھ شک
 نہیں کہ آپ اسلام کی محبت میں مجھ پر رہے ہیں۔ اگر لاہور میں
 کوئی جلسہ قرار دے تو میں انشاء اللہ الغر ز شل جلسہ ہو
 سکتا ہوں۔ آپ تجویز جلسہ کر کے مجھے اطلاع دیں۔ شاید کئی
 کوششوں سے کوئی صورت کامیابی کی شکل آوے۔ بیشک
 اس کام کے لئے ایک انجمن کا قیام یا ضروری ہے۔ چنانچہ ایک
 تقریر میں آپ کے بیان کو چمکا ہوں۔ مگر انجمن ایسی چاہیے
 کہ خاص دینی کام کے لئے جو کسی اور کام کی آمیزش نہ ہو۔ اسلام
 خاکسار غلام احمد قادیانی۔ ۶۔ جنوری ۱۳۵۷ھ

اخبارات ترکی کا انتخاب

احباب ڈاکٹر مرزا محمد الیگ صاحب ڈگری یافتہ تہمت
 العلوم علی شاہ مظفہ نے نہرانی فرما کر وعدہ فرمایا ہے
 کہ عوام الناس کو سلطنت عثمانیہ کے مجمع اور واقعی
 حالات سے مطلع کر کے غرض سے وہ اسلئے ترکی کے مہتر
 اخبارات سے مضامین مفید عام ترجمہ کر کے سپہ اخباریں
 چھاپنے کے لئے دیا کریں گے۔ ہم مرزا صاحب کی اس نیک
 کوشش پر شکر ہیں اور امید ہے کہ اگر وہ صحاب بھی اس
 مضمون سے دلچسپی رکھتے ہیں وہ ایسی صحیح خبروں کے لئے
 ان کے شکریہوں کے۔ ایڈیٹر یہ اخبار

روسی فوج :- یہ تو سب کو معلوم ہے کہ ملک روس
 میں سپاہ گری انگلش گورنٹ کی طرز پر نہیں ہے۔ روسی سپاہی
 بننا رعیت کی مرضی اور خوشی پر وہاں نہیں چھوڑا گیا۔ بلکہ ہر گاؤں
 اور ہر قصبے میں قزاق ڈالنے والے افسر جاتے ہیں۔ اور سب کو لوگ
 کے نام پر قزاق لایا جاتا ہے۔ جن کے نام قزاق رکھ لئے وہ سپاہی بن جاتے
 ہیں اور سپاہ گری کی خدمت ۲۰ برس کی عمر سے ۴۰ برس
 کی عمر تک کرنی پڑتی ہے۔ یعنی ہر شخص کو ۲۰ سال نوکری کرنی پڑتی
 ہے۔ اور اس نوکری کی تین تہیں ہیں۔ ان میں سے پہلی کا نام
 "نظامہ" ہے۔

جو لوگ پہلی فوج میں داخل کئے جاتے ہیں وہ اگر پیادہ یا
 توپخانہ میں ہیں تو پانچ برس تک اور اگر سالار میں ہیں تو پھر
 تک نوکری کرتے ہیں۔ اس قسم کے نوکروں کو "افواج نظامیہ"
 میں سے شمار کیا جاتا ہے۔ دوسری قسم کو "رولف" اور تیسری
 قسم کو "سختہ" سمجھا جاتا ہے۔ جو لوگ کہ مروندہ کو پانچ برس
 یا چھ برس اپنی نوکری پورا کر چکے ہیں وہ اپنے گھروں کو واپس
 جاتے ہیں۔ لیکن جب ضرورت پڑے وہ فوراً بلائے جاتے ہیں۔

اور بارہ برس رسالہ والوں کے لئے اور تیرہ برس پیادوں اور توپخانہ
 والوں کے لئے نوکری کی مدت روایت کے نام سے تعین ہے۔ اس
 بعد تیسری قسم میں داخل کئے جاتے ہیں جسے "سختہ" کہتے ہیں۔
 کوئی ہی لڑائی ہو یا کتنی ہی ضرورت پڑے جب تک روایت کی قسم
 کی فوج اس ضرورت کے لئے کافی ہو سکے تو اس تیسری قسم یعنی
 سختہ فوج کو ہرگز نہیں طلب کرتے۔ اور یہ لوگ اپنے اپنے ملک
 اور اپنے اپنے گھروں میں رہتے ہیں۔ لیکن اگر نہایت سخت ضرورت
 آئے کہ اس قسم کے دفع کرنے کے لئے نظامیہ فوج اور پھر روایت کا کافی
 نہ ہو تو پھر سختہ فوج ہی جمع کی جاتی ہے۔ سختہ فوج کی نوکری کی
 مدت پانچ برس ہے۔ جو شخص اس مدت کو بھی پورا کر چکا ہو وہ بالکل
 فوج کی نوکری سے معاف ہے۔

ششماہ کے عہدہ لوں سے معلوم ہوا ہے کہ روسی فوج میں
 ہر سال ۸۰۰۰۰۔ سپاہی نئے داخل ہوتے ہیں۔

جو مالک کہ روس کے تابع ہیں ان کی مردم شماری ۱۵۰۰۰۰۰۰
 ہے۔ اور مذکورہ مردم شماری کے دفتروں سے یہ بھی ظاہر ہوا ہے
 کہ ہر سال ۲۰۰۰۰۰۰ آدمی بڑھ جاتے ہیں۔ روس میں جنگی تعلیم
 کے لئے بڑے چار کل سچ ہو جو ہیں کہ ان میں سے ایک پیادہ اور
 ایک توپخانہ اور دو سالہ کی تعلیم کے لئے مقرر ہیں۔

اور فوجی حسابات سے معلوم ہوا ہے کہ روسی گورنٹ ایک کل
 لڑائی کے وقت اٹھائیس لاکھ فوج جمع کر سکتی ہے۔

از اخبار سعادت :- جنوری۔ ہزار چھلنی جوت باشا
 کی بیٹی عفت تاب خاطر علیہ خانم آغذی نے جو در محامرات کے نام
 سے ایک ناول تالیف کیا ہے اس کی ساتویں جزو آج شائع ہوئی ہے۔
 یہ ناول نہایت عالی خیالات اور عجیب واقعات سے ملبوس ہے۔

سعادت :- جنوری۔ ہزار چھلنی نام جنگی جہاز سنبھل
 کے جہازی کارخانہ میں بنکر تیار ہو چکے ہیں۔ اس جہاز کے تمام
 آلات و ادوات خاص اس کارخانہ میں بنائے گئے ہیں اور کئی
 کی روشنی کے لئے "ڈیٹا" نام مشین دیں بھی بجلی کے کارخانہ
 میں بنائی جا رہی ہے۔ یہ کئی اب تک جو اس قسم کی گلیں بنائی گئی
 ہیں ان سب سے بڑی ہوئی ہے۔

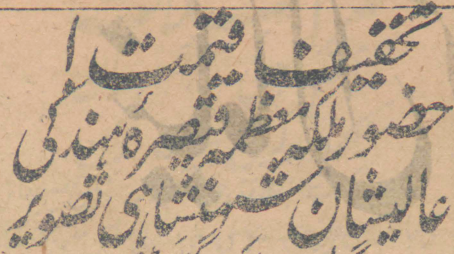
یکل ۱۰۰۰ آدمی اور ۵۰۰ ہولٹ کے درجہ تک بڑی بنائی
 گئی ہے تاکہ جہاز کے ان دوڑنے پر وہ کلروں کو جو نہایت دور تک
 سطح سمندر کو دیکھنے کے لئے رکھنے کے ہیں روشن کر کے علاوہ دوسرے
 بھی بجلی کے لمبوں کو جو جہاز کی اندرونی جگہوں کو روشن کرنے کے لئے
 لگائی گئی ہیں شعل کرے۔ ان دونوں بجلی کا کارخانہ بھی نہایت ترقی
 پر ہے۔ دن بدن اس کی داخلی ترقیات اور تقویت بڑھتے جاتے ہیں۔

کابج فون ٹرہ سے عقیدہ پایے ہوئے جو افسر کہ اس کارخانہ میں
 شامل کئے گئے ہیں ان کی سعی اور محنت اور ان کے شوق کے سبب یہ
 بے انتہا ترقی نظر آ رہی ہے۔ چنانچہ اس جنگی جہاز کے ڈیٹا مشین
 کے جلائیے نے جو جہاز کے کارخانہ میں بنائے گئے ہیں اس کی شکل
 کارخانہ کے اشکال و نمونہ افشت طلعت آغذی نے بنا کر معلوم
 کارخانوں کے نقشہ گھر میں بھی دی ہے۔ اور وہاں سے نقشہ بن کر
 بجلی کے کارخانہ میں یہ بخاری کی شکل شروع ہو گئی ہے۔

یکل ۵۰۰ گھوڑوں کی قوت رکھتی ہے۔ اس میں سے دو سالہ
 کا قطر ۶۔ اونچے۔ اور دوسری کا طول ۳۔ اونچے۔ یہ کل ۱۰۰۰۔

فرائس میں شادی کی عمر نہ ملک فرائس میں مرد ۲۰ سال
کے بعد اور عورت ۲۵ سال کے بعد شادی کر سکتے ہیں یہ سنوں
میں اس عمر میں پہنچ پیدا کر لیتے ہیں اور نیک تیاری ہو جاتی ہے

ایک دھقان: "تو تمہیں روپے اس گائے کی قیمت
 نہیں تھے؟" دوسرا دھقان: "دو تیس" بنگر گل
 تو تمہیں مجھ کو خود کہا تھا کہ تم اس کو بیس روپے پر فروخت
 کر دو گے۔ وہاں کل تو بیس کہا تھا۔ مگر اب میرا ارادہ
 بدلیں۔" کیا وجہ ہے؟" روئے کو معلوم ہے۔ گائے میری
 بیوی کی ہے۔ اور وہ مہنتی ہے کہ اگر تمہارے اس کو بیچ دیا۔ تو
 میں رو رو کر مال بنگالوں گی۔ تو گویا اس کو بیچ کر بیس روپے
 نہیں بیچ تو دو گنا۔ اور وہ کس طرح۔ اور ابھی میں روپے نکالو
 پھر اس کا روٹا ہونا دیکھ لیا جا رہا تھا۔



سو اگر مہی اور ایک گز چوڑی

یہ تصویریں خاص طور پر لائے گئے تیار ہو کر آئی ہیں جو صاحبِ ان کی خریداری کے شائق ہوں جلد مطلع فرمائیں۔ یہاں سے پاس اس تصویر کی مقدار کا پتہ چلے گا جس کے فروخت ہو جائیگی جلد ہی سامنے آئے۔ انہی اطلاع خریداری جس قدر جلد آئے بہتر ہے یہ تصویریں کچھ اور عالی شان ہیں اور خاص کام کی لائے گئے ہیں۔ تیار ہوئی ہے۔ امیر نزل اور شاہنشین کے کمرے کی بھی اور ان کے لئے ایک نادر روپے کی تصویر لائے گئے ایک ٹاٹا خانہ کے بار بھی پانچ روپے کو فروخت ہو رہی ہے۔ اور ہاں سے لائے گئے تین روپے کو فروخت ہوتی رہی ہے۔ لیکن اب چار روپے کر رہ گئی ہے۔ در خواستیں جلد آئیں۔

انٹرنیٹ پر دستیاب شدہ نسخہ

والمسلمين خا

انہوں کا علاج کرتے اور سوز دانت نکاتے ہیں۔
لاہور۔ ابار کلی۔ متصل دیوبند سٹاژ

شمره اکسیر

بیس سال سے میرا پیشہ حکمت ہے۔ مگر بنگلہ عمارت سے اپنی ادویات کی ترقیہ کرنی میری عادت نہیں۔ صرف یہ ظاہر کرنا کافی ہے کہ میں یہ سسرہ بہت سالوں سے دوران حکمت میں استعمال کر رہا ہوں۔ اور ہزاروں آدمیوں کو اس کے استعمال سے کئی صحت حاصل ہوئی ہے۔ جس کی تصدیق مشہور ڈاکٹروں اور مشہور شخصوں نے کی ہے۔ سسرہ اس میں بجز غلط ہے۔ اور اجڑا کئی فصل ایشیہ کی کچھ ضرورت نہیں۔ مگر رضیٰ خیمہ اس میں نہیں ہے۔ یہ بتیلیر سسرہ فخر کے قائم رہے اور اتالی (امریکی خیمہ کے لئے) انہوں کا کام دیتا ہے۔ امرائن ڈیل میں زہد سفید ہے۔ مثلاً آکھوں سے پانی کا بننا۔ کمزور ہونا۔ اور وہی پردوں میں گھروں کا ٹپر جانا۔ سواد غلیظ کا نقصان۔ مضطرب ہونا وغیرہ وغیرہ۔ قیمت حسب ذیل ہے سسرہ سفید فی تولہ ۱۰۰۔ سسرہ سیاہ فی تولہ ۱۰۰۔ ہر محصول ایک نلارہ ۱۰۰۔

المستشفى بنسحاب ملان ميكليل ال اور اور شاه عالمي الماور
من خوشي سے نفع ديتا ہوں کہ ميں تمہارا سر سہہ کی مختلف قسم
کی بیماریوں میں استعمال کرنا اور ميں اسکو اسبب بنوں اور کھول کے
اپنی جگر کے باقیہوں کے کھرا جانیے کہ ميں بغير باہر سے کوئی وجہ سے
جھٹ اور سر بنجاب اور انھوں کے کوئی شے تو ميں بنو الی الی اور



رساله زندار باغبان و برطار

جو کہ ہندوستان جہر میں مضامین زراعت - اعلیٰ
تاریخ المراثی - صنعت و حرفت و تجارت وغیرہ مضامین
کا کیا ماہوار یا ہفت روزہ رسالہ ہے۔ قیمت عام سالانہ
تین روپے سے صرف - حکام و اہلیان ریاست سے
مونی کی کاپی ہر کوئی مل سکتی ہے۔ ہر ایک ہندوستان
کے خیر خواہ کا فرض ہے کہ اس ماہر رسالہ کی امداد
کرے۔ اور اس فرض سے شگوش ہوئے
المستشرقین

زیارات اہل سلام کی عکس و تصویر

۱) مکہ معظمہ اور کعبۃ اللہ (۲) طواف کعبہ و سجدہ منیہ توبہ۔
 (۳) روضہ مبارک آنحضرت صلعم۔ (۴) عید الفصحی کے روز
 کو عرفات پر حجاج کا قیام ہے
 بزرگان اہل اسلام اپنے مکانات میں تصاویر کا آویز کرنا
 سزا نہیں کرتے۔ مگر اس ترقی کے زمانہ میں ان کے مکانات کی
 آرائش کے لئے بہت سامان پورا ہے۔ چنانچہ ناہور کے ایک کاخانہ
 نوادگر اذان نے مسدجہ بالا پانچ مقدس تصاویر کے غائبی نقشہ
 پر اپنے اپنے اور پانچ اپنے چوتھے کارڈ پر چھاپیں۔ ہر ایک نقشہ
 کی قیمت پندرہ ہے۔ اب اس امر کی تعریف کرنا کھٹاکی اور خوبصورتی
 ان نقوشوں کی کہیں ہے عجب ہے۔ یہ کچھ غلطی ہیں اور نقوشات
 کی غرضت اور عزت کی تعریف کسی کے بیان کی خارج نہیں۔ یا پھر
 اسے طلب کرنے والوں کو محصول لگا دیکر غیر مصلحت اس موقع
 کو بوجہ ہے ہرگز نہیں اور شاید بزرگوں کیلئے یہ اہل طلب فرمائیں
 المستندہ محترمہ کا رخانہ نیچے اخبار لاہور

۲۲- مارچ ۱۹۵۱ء

ڈاکٹر پرتھم دیوی

۲۲- مارچ ۱۹۵۱ء

میریکیل کالج کی پاس کروہ اسٹیشن سسٹم عورتوں کو
میں سے کا علاج کرتی ہیں یہ دوا آئینہ انارکلا لاہور

کلمات مدحیه مقتضیه
عاشق سول بشیر توحای کرمین شریف مولوی محمد حسین صاحب مختصر فیض
نصیب دیوان دشت سول غنیان و روح کرمه بنده مقامات شریفه کتب خطی و
مائل به کمال است و در این دیوان در هر مرتبه طبع شده است و متعلق و مخصوص
عبدالله الشیخ محمد زکریا زاده و فاضل خراسانی است و به محمد زکریا زاده

ہماری بھاری محنت اور عرق ریزی کا نتیجہ ہے بہت سی
مائی جیروں سے مرکب ہے۔ اور ان ہیچاروں فیض کے واسطے جو
تندرستی سے مایوس ہو چکے ہیں ایک خدا داد چیز کھنی چاہئے۔
علاوہ علاج ملی یہ دوا میٹ کی ہوا۔ نفع نثر شری خورد۔ سو ختمی نقص
اور تمام اعراض بخار کو دور دفع کرتی ہے۔ ہمیں ضرورت نہیں ہے
کہ یہ خود اپنی خوبیوں کا نفاذ بجا لیں۔ ہزار پلوں جو اس سے
فیضیاب ہوئے ہیں شہادت دیو کو تیار ہیں۔ ناظرین خود آرائش
کردیکھیں۔

و تائبان آستند که خود بپوشانند که عطا گویند هر یک خاندان میں
ایک شتی ضرور ہونی چاہیے۔ سالہا تیرہ سہ سو خراب نہیں ہوتی
المشہدہ و اکثر ان میں شجر الفرواں ہوتا ہے کہ متصل شجرات کھلا نور

پواسیر کے لئے اسیر

بواسیری کے محاذ مرض کے بیمار بواسیری نہیں دیکھ سکتے
 جس کو اس نام دوائی اس مرض کو مٹھ دے دور کرے میں
 اسیر اعظم ثابت ہو چکی ہے۔ یہ لاثانی دوائی ہر ایک قسم کی بواسیر
 کے واسطے یکساں مفید ہے۔ بواسیر کیسے ہی سخت۔ بڑی خطر
 ناک۔ خون یا بادی کیوں نہ ہو اس کا دور کرنا نہاری دوائی کا کام
 ہے۔ خون ہو تو دون کے استعمال سے سخت کھلی حاصل ہوگی۔
 بادی ہو تو اس کا نام و نشان تک بھی نہ رہے گا۔ ہزاروں کو اس سے
 شفا ہو چکی ہے۔ قیمت رفاد عام کی عرض سے بہت ہی کم بھی گئی
 ہے۔ عہد طریق استعمال دوائی کے ہر جہاز ہے۔ علاوہ بریں ہر قسم
 کی انگریزی دوائی برعادت ارزاں قیمت پر مل سکتی ہے۔
 سکارخا ہمدیہ افشار لاہور سے طلب کر کے پرل سکتی ہے

ایک نظر ضرور دیکھ لیجئے

تقریبی اعداد جیسے کہ انتہا و محدودیت سے سب استعمال کر دے
راستباز کا رخاؤں کو اپنی ادویات کے خواص بیان کرنا بھی دشوار کر دیا
ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہمارے پاس مفصل ذیل ادواض کے مجرب
تھے موجود ہیں صرف اس قدر تعریف کافی ہے کہ اگر آرام نہ تو دارم
و اس مایوسہ تلبیکہ سبب ہر ایت عمل کیا جائے اور فیض اپنے مرض کو
بخوئی بیان کر دے مگر جواب غایا نیست مفصل ادویات کے لئے ٹکٹ
روانہ کرنا ہو گا۔ جواب تشنگ ہے فی کس معجون بادعہ فی کس۔ روغن
اظہار فی ششی عرق سوزاک فی ششی۔ نضاب عہ فی ششی۔ سیرک
یعنی خوشبودار بالوں کا سفید تیل عہ فی ششی۔ جواب کھانسی اسنی
بکس۔ جواب تاب تلی اسنی بکس۔ المستشر کش چندی گل و پاپا
بریز پانی میڈیکل ہال۔ وچھو والی۔ لاہور

تصویر عکسی

ما رتبه و سطرین فواید اگر انک سستار لولایوس میس تشریف لاوس:

۴۔ جو اشخاص خریدنا چاہیں وہ بذریعہ درخواست
تجزیری جو ۴۰ ماہ کی شام تک صاحب دفتر حتم
آبادی گورنوالہ کی خدمت میں پہنچ جانا چاہئے بولی
دے سکتے ہیں۔ مگر ان کو ۳۰ روپے فی صدی
پینی بولی کا ہمراہ درخواست مذکور بھیجنا ہو گا۔ اور
نیلام سے پہلے ان کو اختیار ہو گا کہ صاحب موصوف
کو درخواست کر کے نیلام ہونے والی اراضیات کو
یکے یکے حسب احکم صاحب فائنل کسٹر بہادر
کے۔ ایچ ڈی صاحب سیکرٹری
سیکرٹری صاحب فائنل کسٹر بہادر

میراسکات

انتم کھیتی جسٹم بان

نچھہ نوکری بھیک ندان

بعض حکماء ہند کا قول یہ تھا کہ دنیا میں مقبیل معاش کی چار صورتیں ہیں سب سے پہلی اعلیٰ درجہ کی معاش تھی کاشتکاری ہے۔ دوم درجہ بیج بویا۔ تجارت اور دستکاری اور بدترین مقام آمدنی کی نوکری ہے۔ ذیل اور خوار ہے نوکری غلاموں کا حال ہے۔ تیسری صورتیں ان کے واسطے ہیں جو کام کرنا چاہتے ہوں اور نادان شخص بھیک مانگ کر اپنا پیٹ پالتا ہے جیسی اول درجہ کی اس واسطے مقرر ہوئی ہے کہ مدار بقائے نوع انسانی غذا پر ہے جس کو کاشتکار اپنے ذرا دوسے پیدا کرتے ہیں اور غلہ کی اقسام اپنے ہی نوع کے واسطے مٹی سے نکلتے ہیں۔ برزاق حقیقی تو پروردگار ہے مگر ذرا بچ اور دوساں پر انتقام برزق رسائی فرمایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے ہادی برحق اور بیٹوں کو مطلق حق کی تعلیم کے کاشتکاروں کی جس قدر طرح و مشا فرمائی ہے کسی پیشہ ور کو ایسے معزز القاب سے نہیں پکارتے اور تجارت کا درجہ دوم اس واسطے ہے کہ تجارت اور دستکاری کی سب کمیتیں ایسی نہیں ہیں جن سے اپنی بھلائی کے ساتھ اپنی نوع کی برآمد حاجات بھی شامل ہو بلکہ بعض تجارت اور حرفت محض کو انفرادی برحق شامل ہے۔ اگر ہمارا اقبال یاد ہو تو جس طرح عقل اور شرف نے ترتیب وار کسب معیشت کے درجے قائم کیے ہیں ہم بھی اسی ترتیب پر قائم رہتے مگر ہماری ہمت کی واٹر کوئی۔ ادب و دانشانی۔ عقلی اور حالت کی ترقی۔ لائبریری اور مینیا سے بھری۔ تجارت کی ذرا زوری سے ہم کو ملے آئے خیالات میں گرفتار کر دیا۔ اور ہماری تیز معاش کا درجہ چارم بنے بھیک مانگنے کو درجہ اول کر دیا۔ مقتضائے عقل اور شرف تو یہ ہے کہ محض نادان اور لاعقل بھیک مانگتے۔ ہماری ہمت کی خرابی دیکھتے کہ جس قدر علم اور کمال کی ہم ترقی کریں اسی قدر ہمارے دل میں سیاہی ہوگی کہ ایسی کوئی صورت پیدا ہو کہ بیٹھے بیٹھے ہی کہ ہمیں کسی غیرتی مدت ہماری روتی جلتی تو خوب ہوتا۔ آگے چلے کھدینے بدقوم خواہ بیچ قوم کے واسطے تیسرا درجہ نوکری کا ہے اس لئے کہ نوکر کو آقا سے وہی نسبت ہے جو غلام کو اپنے مولیٰ سے۔ نوکری کی ہستی کیا جملگی جو زبان پر۔ اگر کوئی نوکر تو نوکر جب کہ انہیں نوکر اسی وقت پر طرف ہوتے۔ پانی پر سے۔ آہی سے آئے۔ آگ لگے۔ طوفان آئے مگر نوکر کی مجال ہے کہ چل کر کہے۔ رات ہو تو نوکر۔ دن ہو تو نوکر۔ یہاں سے عزیز اور سرماں باب کا جائزہ ڈالے مگر نوکر کو اپنی نوکری بھلائی دیکھتے دیکھتے انھیں چھوٹ جائیں۔ ہاتھ ٹوٹ جائیں۔ چلے چلتے پاؤں ٹوٹ جائیں مگر نوکر کو کیا غصہ ہے جو آت کر کے۔ اور ان کی نوکرانہ اور ہمت خور۔ ذرا حاضر اور نوکری جو کرنا ہے۔ توبہ! توبہ!!

فقیر بھیک مانگنے والے بھی اگر دن کو بقدر حاجت روئی ٹکڑا پائے۔ رات کو تو آرام سے پاؤں چھپکا کر سوتے ہیں۔ نوکر کی رات بھی

(اوکل و پراوشل)
اس مقصد کے غیر لاہور میں دوسری والہان ریاست کا مرتبہ بھر جمع ہوئے۔ جوئے ان صاحب سے ملاقات کرنے اور کرنے لاث صاحب کو دوا کر دینا۔ بعض کے حسب لاہور میں پہنچ گئے۔ ماہو میرگزشتہ میں پنجاب میں ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴

مراج تقسیم کرنے کے لئے لیاقت کا کوئی معیار مقرر کیا جاوے اور کوئی امتحان مقرر کیا جاوے کہ جس کے نتیجے سے لائق اور محنت کش لوگ اپنے حق حاصل کر سکیں بجائے اس کے کہ آجکل بے وسیلہ لوگ خواہ وہ کیسے ہی لائق یا محنتی ہوں پیچھے پڑے مٹ جاتے ہیں۔ اور جو نوجوان اپنی لیاقت کے جوہر دکھلا کر ترقی کرنا چاہتے ہیں وہ تو اس محکمہ میں داخل ہونے سے بھی جھجکتے ہیں۔ اس لئے سب پوسٹ ماسٹروں مختلف درجوں کے محکمہ کو۔ پوسٹ ماسٹروں۔ انسپکٹروں اور سپرنٹنڈنٹوں کے لئے مختلف مراج کے امتحانات مقرر ہونے ضروری ہیں۔ اور خیال تجربہ و نظر رکھنے کے مدت ملازمت اور قدامت کے امتحانوں میں شریک ہونے کی شرط ملحوظ رہ سکتی ہے۔

دو گناؤں کے سپرنٹنڈنٹوں کو اپنے اختیار سے نہیں روپے تنخواہ تک کے ملازم رکھنے کی اجازت ہے۔ مگر چونکہ کوئی امتحان یا اور شرط موجود نہیں سفارش برابر چلتی ہے یا دوسرے افسروں میں رشوت لینے کے لئے کافی گنجائش ہے۔ ایسے ہی انسپکٹران ڈاکٹروں جی ایسے اختیار سے کچھ ملازم رکھ سکتے ہیں جو ہربانی یا سفارش کے قواعد کی پابندی سے عملدرآمد کرتے ہیں۔ اور اس طرح کئی بے رسید یا خوشامد نہ کر بیٹھے بد فیصلہ ملازم جس تنخواہ پر لوکر ہوئے تھے اسی پر پیش پا جاتے ہیں۔

ہمارا خیال ہے کہ پوسٹ ماسٹر جنرل کے آفس میں کوئی ایسٹ ملازمان ہر ڈویژن کی موجود نہیں ہوتی۔ مگر تعجب ہے اگر کوئی ایسی سٹ ہوا کرتی ہو۔ اور اگر ہوتی ہو تو چاہئے کہ جب کوئی تیس روپے سے زیادہ کی اسامی لکھے ان لوگوں کو بھی درجہ دار یا رکھا جاوے جو مفضلات میں شمتی ہیں۔ کہ پوسٹ ماسٹر جنرل کے دفتر واسے ہی ہمیشہ اس کے اجارہ دار سمجھے جاویں۔ اور اس وسیلہ سے لوگ ایک ڈویژن سے دوسرے ڈویژن میں تبدیل ہوا کریں۔

ڈاکٹرائجات کے ساتھ جب سے تار برقی کا محکمہ ملحق ہوا ہے تار کے سگنلروں کو زیادہ سے زیادہ تیس روپے تنخواہ دیا جاتی ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ اس بد فیصلہ کردہ میں کوئی نہ کوئی ہوشیار یا ہوا الغرم لوگ ہوتے ہیں جن کے حوصلے ترقی کرنا چاہتے ہیں۔ مگر نہیں ان کو محکمہ قضا و قدر ڈاکٹرانہ کی ملازمت میں رکھی ترقی کر دینا چاہئے نہیں دیا جاتا۔ اور گورنمنٹ کے محکمہ ٹیکسٹائل میں برابر سالانہ امتحان ہوتے ہیں اور

اسید وار ایجنج (اوسط) گڈ (خوب) اور سوپر گر (بہت خوب) مراج کے امتحان پاس کر کے ترقی پاتے ہیں لیکن ویسا ہی تار کی خبروں کا کام کرنے والے جو ڈاکٹرانہ کے قیاض دہن کے نیچے آ گئے ہیں وہ جیسے ترقی کی عنایت سے محروم رکھے جاتے ہیں۔ ہم کو کئی کے بہت سے شعبوں کے متعلق چند اصلاحیں پیش کر دینا ارادہ رکھتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ غلطی کے بعد دیگرے حکام اعلیٰ کے گوش گزار کیا جاسکیں۔

نوجوان خدیو عباس :- انگلستان کا اخبار گلوب ٹکھنٹ کہ عباس پاشا نے اپنی غریب رعایا پر ایسا احسان کیا ہے کہ خواہ مخواہ دل چاہتا ہے وہ جو اسے خدیو مقرر ہونے کے بعد رومان کا دایہ لے رہا تھا۔ کیونکہ اس نے اس خاتمہ میں سے محصول تک کو چالیس فیصدی کم کر دیا ہے۔ اور پیشہ ور لوگوں پر اور اتنا احسان کیا ہے کہ سب سے کم شخص صاف آڑا دیا جائیگا۔ واقعی نوجوان خدیو امر کام کے لچ بہت لائق معلوم ہو رہا ہے جو اس کے سپرنٹنڈنٹ کیا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ خدیو عباس کے زمانہ میں بہت کچھ آسودگی ہوگی کیونکہ ان کی تعلیم اور ذہانت ہے کہ جس کی مثالیں ابھی سے ہماری نظر سے گزرتی گئی ہیں۔ ہم نوجوان شہنشاہ جرنی کی قابلیت کی امید کرتے ہیں۔ ہاں خدیو ہر کے لئے شہنشاہ جرن سے زیادہ لائق اور بہتر ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ جرنی کی حالت پورے مبارک اور اس کے بادشاہ قیصر ولیم نے بہت ہی درست کر دی ہوئی تھی۔ چہ جائیکہ ہاں خدیو آرمیل پاشا نے پوسٹ و ٹیلیگراف توفیق پاشا نے بیٹے کی حکومت کو نہایت ہی پیچیدہ اور خطرناک بنا رکھے ہوئے ہیں۔

بارش کل سچ :- کس قدر عجیب بات ہے کہ اس موسم سرما میں دونوں مرتبہ کسی قدر بارش ہندوستان میں ہوئی ہے بخلاف سابق کہ سرحد بلوچستان کی طرف سے آکر پنجاب سے ہوتی ہوئی گزرتی تھی کراچی کی طرف سے ہندوستان میں داخل ہوئی ہے۔ اور ملک پر سے اضلاع مغربی شمالی اور ہما کی طرف ہوتی ہوئی گزرتی ہے۔ اس مرتبہ پیر کی صبح تک ہم گھٹنے میں اضلاع مغربی شمالی اور اودھ سب میں کم و بیش بارش ہوئی۔ چنانچہ گھٹنوں میں ایک انچ بارش ہند ہوئی۔ بنگال میں بھی بارش ہو گئی چنانچہ شہر بنی بنگال کے بعض مقامات میں ڈیڑھ انچ بارش رسی ہوئی تھی۔

سٹر انگ یعنی کام بند کرنا :- ہم گزشتہ ڈویژن سال

میں یورپ کی خبروں میں کثرت سے دیکھتے رہے ہیں کہ فلاں پیشہ کے مزدوروں یا ملازموں نے کسی شکایت کی وجہ سے ایک ایک کے کام چھوڑ دیئے۔ اس سے پہلے ہندوستان میں اس بات کا خیال لوگوں میں بہت کم تھا۔ لیکن اب جو یورپ کی آزادی کی ہوا سومی ہواؤں کے ساتھ ملکر ہندوستان میں پہنچ گئی ہے اب یہاں بھی چھوٹے چھوٹے ہمانڈ سٹریکٹس گورنمنٹ ہونے لگی ہیں۔ ہمایا گزشتہ ماہ سے آج تک صرف لاہور میں دس دس ایسے واقعات سن گئے ہیں۔ پہلے گاچی والوں نے سٹیوٹس پیلٹی کے حکمتے ناراض ہو کر کام بند کر دیا تھا۔ پھر سول وٹلر ٹی گزٹ کے کارخانہ میں یورٹیلر نے اور میڈیکل کالج کی برہا کلاس کے سٹاٹ کے کام بند کر دیا جو ہے۔ یہ کوئی اپنا ہی بات نہیں۔ کیونکہ ہمارے زمانہ کی تعلیم اور برتاؤ کا یہ لازمی نتیجہ ہے کہ لوگ اپنی حالت سے مطمئن نہ ہونے پورے حقوق طلب کریں اور زور سے مانگیں کریں۔ اور اسی لئے ہم اپنے ملک کے عوام کے لئے اس قسم کی روح کو ایک مبارک علامت تصور کرتے ہیں۔ بشرطیکہ اس اور ایمانداری سے جائز وسائل کے ساتھ برتاو کیا جاوے

لندن کے بدعاش :- صرف شہر لندن میں ۶۰۰ ہزار ایسے لوگ ہیں جو بدعاشیہ جرائم ای گزشتہ وقت کرتے ہیں۔ ہندوستانی ہم سے دریافت کرتے ہیں کہ ہم صاف طور سے اس مطلب کو دوائفا نہیں کیوں نہیں آوا کرتے اور کیوں اس قدر گھما کر انکا کرتے ہیں؟ اس کے لئے ہمارا یہ جواب ہے کہ بیشک ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ بدعاش ہیں یا انکا پیشہ بدعاشی ہے مگر صرف اتنا خیال ہے کہ انہیں بدعاش لوگ۔ اگر یہ لوگ ہندوستانی ہوتے تو سول ملٹری گزٹ صاف کہہ دیتا کہ ہندوستانیوں کو جیلخانوں میں جانیگا یا شوق ہے مگر اب کون سکے؟

ایک انگریزی اخبار کا بیان ہے کہ بہت کوشش کی جا رہی ہے کہ خدیو ہر کو رعیت بجاوے کہ سلطانہ میں جاکر سلطان کی ملازمت سے شرف ہو۔ پھر پاشا اس بارہ میں بہت سنجیدہ ہے۔

انگلستان کے مختلف تجارتی مقامات میں اس وقت ۱۱ ہزار انجینروں نے اور اسی قدر اور اس کے مزدوروں نے ایک ایک کے کام بند کر دیا ہے۔ اور ڈیڑھ بجے کو یہی حالت رہی ہے۔

دست کی خبریں :- محمد العصر حاجی ر الوافہ علیہ السلام نے شہرہ فخرت الاسلام جو کھنڈ کے ایک شیعہ عالم تھے اور ایک ماہ سے زیادہ کی مرض سے کرا میں تشریف رکھتے تھے۔ جمادی الاول کو وہیں انتقال کیا۔

جناب محمد زرخشاں صاحب نے شہرہ فخرت الاسلام علیہ السلام کے ایک پیغمبر زار علیہ السلام میں انتقال کیا اور جو کراچی کی گزشتہ روزی

پیلیہ اخبار

لاہور۔ یوم دو شنبہ۔ ۲۹۔ فروری ۱۹۵۲ء

محکمہ انجمن ہندوستان کی اصلاح

ہندوستان میں جس قدر سولیزیشن دشاتگی، محکمہ ڈاک سے حاصل ہوئی ہے اس کی کوئی انتہا نہیں۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ سولے برس کے اجراء کے سرشتہ ڈاک ہی سب سے مفید کام ہے جو برٹش گورنمنٹ کے ہاتھ سے ریاست کی پاداری اور رعایا کی سہولیت کے لئے بن رہا ہے تو بیجا نہیں۔ محکمہ ڈاک انجمن ہندوستان کی ترقی کی تاریخ پر غور کرنے سے پتہ لگ سکتا ہے کہ جس قدر اصلاحیں اس میں ہوتی گئی ہیں اسی قدر اس کے کام کو فروغ نصیب ہوتا رہا ہے۔ عتلاہ کی طرف لوٹ کر دیکھنے سے پتہ لگتا ہے کہ جس ڈاک میں رعایا کو خطوط تقسیم کرانیکا حق ہی حاصل نہیں تھا اور ششماہ تک کماصلے کے لحاظ سے ڈاک کا محصول لیا جاتا تھا آج اس کے مقابلے میں کائنات ہی پلٹ گئی ہے۔ ششماہ میں کل ٹاک میں ڈاک انجمن کی تعداد صرف ۲۰۱ تھی۔ مگر ششماہ میں ہندوستان کی وسیع سلطنت پر ۵۸۵۰ ڈاک انجمن قائم ہو گئے۔ ششماہ میں ایک کروڑ ۲۵ لاکھ خطوط ڈاک انجمن کی معرفت تقسیم ہوئے تھے۔ مگر ششماہ میں ۱۴ کروڑ ۵۵ لاکھ تقسیم ہوئے۔ اور ششماہ میں اس سے بھی بہت زیادہ تقسیم ہوئے ہو گئے۔ اخبارات جو ششماہ میں ۲۰ لاکھ سے بھی کم تقسیم ہوئے تھے ششماہ میں دو کروڑ ۲۲ لاکھ سے بھی زیادہ بڑھ گئے۔ اور اسی طرح ڈاک انجمن کے دیگر کاروبار کی ترقی کا حال ہے چند سال پیشتر جس مٹی آؤر اور سیونگ بینک کے سلسلے کا وجود بھی نہیں تھا اب وہ اس قدر مطبوع اور عام پسند ہو گیا کہ اس کے ثبوت کی حاجت نہیں۔ اور اسی لئے ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہندوستان میں سلسلہ ڈاک انجمن نے اپنے عمدہ انتظام کی وجہ سے بہت کچھ ترقی کی ہے۔ مگر بعض معاملات

کسی کی وزارت پر جو رشوت کا الزام لگایا گیا تھا اس کے تحقیقات کے بعد ریل فزیک کے نوکری کی وزارت سے قصور ہے۔ مگر ششماہ میں اس کو ریلوے فنڈ کا وسیعہ ناجائز طور پر چھین کر بیجا نجوم بھرتا ہے۔ وزارت فرائض نے شکست کھا کر استعفا دیدیا ہے۔ پرنس ڈی ونگ۔ علیج کو ہندوستان کی سیام کو روانہ ہوئے۔ حضور پرنس آف ویلز کے چھوٹے بیٹے پرنس جارج کو اپنے بڑے بھائی کا مکان جو قصر سینٹ جیمس میں ہے دیا جاوینگا۔ بعض لوگوں کی رائے ہے کہ حضور ہندوستان کو ٹرے بھائی کے القاب و مرتبہ دی جائیگی بلکہ انہوں نے ایمپائپر کیا ہے کہ شہزادی میری آن سکی سے ان کی شادی بھی ہو جاوے گی۔ حضور ملکہ حفصہ قصور ہند کے قصر اسبورن میں جو چندنے کوئے شمال کے لئے ہیں کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک میں ایک بہت بڑا مندر کا دیوتا رہتا ہے۔ نصب ہے۔ پرنس اور پرنس آف ویلز نے ڈاکٹر فرانسس لینڈ کو ایک بہت عمدہ چاندی کا فلڈن کیا۔ ڈاک انجمن کے دیابے جو ششماہ غورینٹ کے مرض موت اور دوسرے چھوٹے بیٹے کے بستر بخوری پودہ اور کتاب پڑھتے۔ عجیب کی بات ہے کہ آئینہ ہفتہ میں لندن میں فرقہ کشمیر کے تین مشہور اخبارات بند ہو گئے ہیں۔ وائس کے ایک اخبار نے لکھا ہے کہ نوجوان خدو عباس نے اپنی جماعت کے تمام نوجوان عیال بعلوں کو دعوت کی ہے کہ اس کی تعلیمات کی تقریب میں حاضر ہوں۔ اگر اس کو ملیں۔ پناہ ایک جہاز ان کو لائے گئے۔ لیکن عیال جاوینگا۔ سیام میں ایک کانجمن بننے والا ہے جہاں یورپ سے کسی پروفیسر بلائے جائیں گے۔ اخبار لندن ٹائمز نے پرنس کے نامہ لنگا کو تنخواہ سالانہ دو ہزار پونڈ عہدہ ایکٹو ریڈنچ اور ایک گاڑی کے اخراجات دیئے۔ مقام فریو کا اخبار لکھتا ہے کہ چین کے بعض کاشتکاروں نے چائے کی کاشت چھوڑ کر پوست دافون کی کاشت شروع کر دی ہے۔ چلو چلی ہوئی۔ اس کے میں ہی بٹ لگتے۔ مصر میں ملک کے محسن میں ۱۰۰ قیدی کی کمی ہے۔ اس سے فلاح میں دزخدار لوگ بہت خوش ہوئے ہیں۔ ۲۰۔ فروری کو بارلیٹ میں ایک عرضی تجارت افون کی مخالفت میں مسٹر سیورٹ ممبر پارلیمنٹ کی تحریک سے چرچہ مچی۔ ۲۱۔ ہزار ہرچوں اور ہندوستانوں کے دستخط تھے۔ افغانستان کے ضلع دین اور کارنوال میں قتلہ فرمایا کا طوفان آیا۔ ریلوں پر فوجیں جم گئیں۔ تاریقی سے لگے۔ اور کئی جھپٹوں کے لئے دب گئے۔ تمام انگلستان میں آج بھی کے طوفان آ رہے ہیں۔ انگلستان میں مرض انفلاونز کے اسباب علاج کی تحقیقات کے لئے ایک طبی کمیشن گورنمنٹ کے حکم سے بھیجی گئی۔ وائس ایک مہم سوان کے لئے تیار ہو رہی ہے جو ان پندرہ جہازیں تیار ہوں کہ ہمدی کے بچے سے آزار دینیکا ارادہ رکھتی ہے جو حال گرفتار میں ہے۔

میں بھی کچھ کسر باقی ہے۔ اس خیال سے کہ ڈاک کے انتظام کے اصلاح کی شکر گزاری سے ہم سبکدوش نہیں ہو سکتے اور نیز اس خیال سے کہ ڈاک انجمن کے قواعد میں ایک قاعدہ ہے جو باہر والوں کے لئے ہمیشہ ڈاک انجمن کے نقصوں کے ظاہر کرنے کے واسطے ایک عمدہ ترغیب ہے۔ ہم بھی ڈاک انجمن کی ایک بہت بڑی شکایت کو رفع کرنے کی نیت سے آج کا لیڈر نذر کرتے ہیں۔ اور امید رکھتے ہیں کہ ڈاک انجمن کے لئے افسر ہمارے عذر غور سے سنیں گے اور اپنی توجہ کریں گے۔ ہم جو روز مرہ جدہ باقم کے ڈاک انجمن کی چھوٹی چھوٹی شکایتیں سنتے رہتے ہیں ان کی طرف غور کرنے سے ہم نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ افسران ڈاک انجمن نے کبھی لائق آدمی حاصل کرنا کی طرف اپنی توجہ مبذول نہیں کی۔ جہاں تک ہماری واقفیت رہی کرتی ہے ہم کہہ سکتے ہیں کوئی قاعدہ یا قانون اس قسم کا موجود نہیں کہ جس کے ذریعہ سے ڈاک انجمن کے ملازمین کی لیاقت کا معیار مقرر ہو سکے۔ ہر شخص بہت تھوڑی لیاقت اور اردو یا انگریزی حروف کی شہدہ سے ڈاک انجمن کی ادنی ملازمت میں بھرتی ہو سکتا ہے اور اگر قسمت رہی کرے اور اس کے وسیلے سے خوشامد یا سفارش کی بدولت ترقی ہوتی جاوے تو وہ کسی روز اس محکمہ میں ایک اعلیٰ ترین عہدہ حاصل کر سکتا ہے۔ چنانچہ اس وقت ڈاک انجمن میں ہزار یا بیسے لوگ ایسے ہیں موجود ہیں جو سولس پڑھنے نہیں جانتے۔ اس سے ہماری یہ قرا نہیں کہ محکمہ ڈاک انجمن میں لائق یا عمدہ تعلیم کے آدمی موجود نہیں۔ ہیں اور ضرور ہیں مگر وہ بھی اتفاقات زمانہ سے بھرتی ہو گئے ہیں اور قدامت یا محنت کسی یا کسی حاکم کی نظر عنایت کی وجہ سے کسی ساحل پر پہنچ گئے ہیں کہ جہاں پہنچنا یقین کی نسبت زیادہ تر اتفاقات پر منحصر تھا۔ اب جبکہ اس محکمہ میں ہر درجہ کی تنخواہ اور ہر قسم کی ذمہ داری کے کام کے ملازم اور عمدہ وار موجود ہیں کہ جن کی تعداد علاوہ چھپی رسالوں اور ہر کاروں کے ۱۵ ہزار سے بھی زیادہ ہے تو کس قدر ضروری ہے کہ ان میں جو پوسٹ کمانڈ میں ایک رول ہے جس میں درج ہے کہ جب کسی شخص کو ڈاک انجمن کی کوئی شکایت ڈاک انجمن کے اعلیٰ افسروں کے پاس بھیجی مسطور ہو وہ ایک بینک لفافہ میں ایسی شکایت بھیجے اور لفافہ پر ڈاک انجمن کی شکایت کا فقرہ لکھ دے۔ اس خط کا محصول نہیں لیا جائیگا۔

چونکہ احاطہ مدارس میں قحط کی حالت محیط ہے وہاں
سی ڈی کلچر کو سوامی ڈاکٹری سرٹیفکیٹ کے اور کسی قدر پر
نہیں مل سکیگی۔

کوئی میں جس سیاحی صحیح محل سلفہ نسائیں بھی
منہ زبانی اس قدر کی نسبت کوئی آدمیوں کا خون کیا تھا اس نے
برای کیفیت اس دور پر کہ اس رات کو وہ اس کے تری
کے کام رکھا جب دوسرے سیاحی نے اس کو فارغ کیا تو کارڈ روم

(ممالک غنیمت)
 جاپان میں بنی یاریمینٹ قائم ہوئے سے تو ماہرین وقت
 ہو گئے۔ حال میں پانیمینٹ کے نئے انتخاب دہلی میں اور اسیر کوئل
 میں ڈاؤنٹن پھیلا ہوا ہے۔ دہلی کی تاریخی سے حاویم ہوئے کے انتخاب
 متعلقہ مقامات میں اس وقت کے لئے آدمی کے لئے اور بہت سی خیریت ہے۔

1875

قلی عورت

نبیل اور چارکی دار عمت اکثر ہندوستان میں انگریزوں کے ہاتھ میں ہے۔ وہی لوگ زیادہ تر ان دونوں اشتیاق کی کاشفکاری کے مالک ہیں۔ اور چھٹی لوگ اس کا پیش بہا فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ کوئی اور شخص اس کام میں ان کا ریف بھی نہیں ہے اور ان کو سب قسم کی ترقی کا موقع حاصل ہے تو بھی اس قدر ترقی کے لئے بعض دفعہ ہاتھ پاؤں مارے ہیں کہ وہ سروں کے نقصان کا خیال بھی ان کے دل سے دور ہو جاتا ہے۔ ان دونوں کاموں میں ہندوستانی قلیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہماری انگریزی سرکارت اس کے لئے ایک قانون بھی جاری کر رکھا ہے جس کی نسبت ہم کہہ سکتے ہیں کہ سرکارت اس میں اپنے انگریز بھائیوں کی رعایت کا بڑا خیال رکھتا ہے۔ لیکن بہت سی کارروائیاں اس قانون کے خلاف ہوتی ہیں۔ اور نہایت شرمناک قسم کے دھوکے جاہل قلیوں اور غریب قلی غوروں کو دئے جاتے ہیں۔ کلکتہ کے اخبارات میں اکثر ایسے واقعات کے حالات مسلسل شائع ہوتے رہتے ہیں۔ برسوں سے ہندوستانیوں کی شکایت چار اور نبیل والے صاحبوں کی نسبت ہے۔ بہت کچھ ان شکایتوں کا اظہار سرکار تک بھی ہو چکا ہے مگر سبوز روزاؤں ہے۔ باقاعدہ چار کے ٹیلوں کی شکایات کی طرف زیادہ تر خیال ہونے سے سنگال کے قلیوں سے انکار اس میں بھی اس کا ذکر اٹھانا چاہا ہو گا۔ یہ جھوٹا ٹکڑے ایک قسم کی شکایت ہونے سے منہ پھریا۔ بارہ بیٹ میں جن دونوں غیر فارانڈ یا ہندوستانی باتوں کا تذکرہ کیا کرتے اس معاملہ کا ذکر ہو چکا ہے۔ غرضیکہ یہ ایک مشہور مسئلہ ہے۔

لیکن آج ہمارا ایشیائے اسیات کی بحث اٹھانے کو نہیں ہے کہ کہو نہ کہ غریب قلیوں کو دھوکا دیکر ان کے وطن مافوق سے جدا کیا جاتا ہے اور برسوں کا جھوٹا عہد نامہ لکھو کر ان سے قلی گری کر دینی ہوتی ہے۔ بلکہ ایک ایسے شرمناک برتاؤ کا ذکر کرتے ہیں جو اکثر ان چار کے باغات میں ہو کر کرتا ہے۔ اور اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ اس ناپاک برتاؤ سے برٹش نیشن کی پاکیزگی اور فزشتہ سیرتی کے دامن سخت مدھما دھمہ لگتا ہے۔ بہت سے صاف دل اور سچے انگریز ہمارے اس قول کی ضرورت اندیکرہیں۔ جس دھوکہ بازی سے قلی جمع کیے جاتے ہیں اس میں بڑے بہت سی بدقسمت عورتیں بھی اپنے مال باب اور دھوکے لوگوں کو جدا ہو کر قلی بن جاتی ہیں اور برسوں ان کو چار کے باغوں میں زندانی پوری کرنا پڑتی ہے۔ ان میں اکثر جوان اور نوجوان عورتیں ہی ہوتی ہیں۔ ان بچاریوں کو شہوت پرست دھنسی گوروں کی ماتحتی میں رہنا پڑتا ہے۔ چار کے باغوں کے مالک کو سب سے کثیر اٹھانے اور ہر قسم کے اختیارات رکھنے سے نوابی مزاج کے ہو جاتے ہیں وہ ان کو خوف خدا اور خوف حاکم نہ سمجھتے۔ صرف شہوت پرستی سمجھتی ہے۔ اور اس سے وہ غریب قلی عورتوں کی عقمت و عصمت چھلکرتے ہیں۔ کون دیکھنے والا ہوتا ہے اور کون اس کا حساب کرتا ہے کہ کتنی بدقسمت عورتوں کو ان شہوت پرست گوروں کے ہاتھ سے اپنی عصمت تباہ کرنا پڑتی ہے۔

مگر کبھی کبھی کوئی باعصمت عورت ان سب قسم کے اختیار رکھنے والے گوروں کے ہاتھ سے بچ کر عدالت تک پہنچتی ہیں اور افشاں راز پھٹتا ہے۔ ایسے مقامات کی تعداد بھی کم نہیں ہوتی ہے۔ جس واقعہ کا ذکر کرتے ہیں وہ ایسا ہی دلہنہ و زواجی صوبہ آسام کے شیو ساگر شہر کے پاس ایک چار کا باغ ماہری کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے شیخ اور اشر مشہور مالک ہیں۔ آپ کی نگاہ ایک تیز جودہ سالہ لڑکی برٹش جو قوم سلطنت سے تھی اور اپنی ماں بھائی اور بہنوں کے ساتھ کام کرتی تھی۔ یہی تو صاحب بہادر نے اسے بھلا کر جب اس طرح کام نہ چلا۔ تو فریب کیا اور اس لڑکی کو جس کا نام خرم کی تھا اور دو عورتوں کے ساتھ اپنی خواہگاہ کے پاس ایک مکان لیولے کو مقرر کیا۔ اور وہاں کے وقت اسے ملا کر اپنا مالک مطلب ظاہر کیا۔ جب اس سے نہ مانا تو لڑکی سے زبردستی کرنا چاہا۔ مگر وہ بھاگ گئی۔ اس سے نواب مزاج والنگ صاحب کی بڑی ہمت ہوئی۔ آپ بچھے بچھے اور لڑکی کو کھو سنبول اور بعدوں سے پٹیا۔ اور پھر اس کے ساتھ کی عورتوں کو الگ کر کے اس کے ہاتھ پاؤں باندھ دئے اور اپنے حمام میں قید کیا۔ کجمنت لڑکی کی کجمنت ماں روتی ہوئی پولیس میں گئی۔ مگر ایک لڑکی ہمت چار دے صاحب کو پاؤں لٹائی بنوئی اور کہا کہ محض شرم کا اطلاع دیں گے۔ پس بات ٹل گئی صاحب نے پولیس کی اطلاع کا حال معلوم کر کے خرم کی کو نوکر باگیا گئے اس کے سینے کے گولوں کے تحت ہتھکڑیاں لگا دیں۔ اور حکم دیا کہ جتنا تک وہ صاحب ہمارے کی شیطانی خواہش پوری نہ کیگی اس کے گھر کے سب لوگ تنخواہ نہ پاویں گے۔ اس سے بھی کام نہ چلتا دیکھ کر صاحب نے خرم کی کو اپنے سینے کے پاس سبزی باغ میں بچھا کر کجمنت سے بٹھا کر عورت وہاں بھی چھوڑ گئی۔ صاحب نے کچھ دیر بعد یہاں آکر اس سے زبردستی کرنا چاہی۔ لڑکی کا منہ بھی اور بچاری نے کہا کہ زبردستی مت کرو اب میں تمہارے کچھ نہ سے چھوٹ نہیں سکتی میرا کو خود تمہارے سینے پر آؤں گی۔ صاحب خوش ہو کر لوٹ گئے۔ اور وہ دو دروں نے بھی یہ فرم کر دیا کہ خرم کی نے اب بھاگنے کا موقع پا کر دھنسی جانوروں سے بھرے ہوئے بن میں پناہ لی اور دو دن دوران وہیں چھپی رہی اس کے بعد اس کے بھائی نے ہمیں سے کچھ روپیہ جمع کر کے ڈپٹی کمشنر کے یہاں ناش کی کیونکہ بغیر روپے کے انگریزی عدالت میں تصدیق نہیں کیجاتے !!!

پولیس نے تحقیقات شروع کی اور ضابطہ خودیاری کی وفات ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ کے مطابق مشہور مالک مجرم کا چالان کیا۔ ڈپٹی کمشنر نے ایک جوری کی مدد بھی کی۔ جس کے مشورے سے چار کے صاحب لوگ تھے۔ انہوں نے رائے دی کہ مشہور مالک نے لڑکی پر زبردستی ضرور کی ہے مگر نہ کرنے کے لچ نہیں۔ مگر ڈپٹی کمشنر اس سے خوش ہوئے اور انہوں نے دیکھا کہ مجرم نے لڑکی کے ہاتھ پاؤں باندھ رکھے سو اس باتوں کو تسلیم کیا۔ اور ہاتھ پیرا نہ کر کے تمام میں ڈالنا گواہوں کے خلاف ثابت ہے۔ اور انہوں نے یہ بھی دیکھا کہ اپنی ماتحت قلی عورتوں کو مادہ کران کی عصمت لگا کر ان صاحب بہادر کی چٹانی

عادت ہے۔ ایک قلی عورت نے جس کا نام کانو تھا۔ اظہار کیا تھا کہ میری عصمت صاحب نے اسی طرح بائیں کر لی ہے۔ میں نے بھی خرم کی کی طرح اپنی عزت بچانی چاہی تھی مگر سینکڑوں صاحب نے مجھ سے مارا۔ جب مجھ سے یہ مظالم برداشت ہوئے تو میں نے مجبوراً صاحب سے اپنی عصمت کھوئی۔ اور یہ ظلم مجھے خرم کی سے پہلے ہو چکا ہے۔ یہ کمزور عورت نے اپنی پٹھو بیک کے دلغ دھلے۔ شرم کی بات ہے کہ ایسے صاف غوثوں نے جانے جوری کے ممبر کس غیرت کے شخص تھے کہ جو اپنے ہم پیش صاحب کی رعایت سے باندھے گئے اور ایسی گندی رائے دی۔ مگر باغیت مجھ سے اپنے اس رے کو بپنہ کیا اور خرم کو سوروں کے جرمانہ اور ایک ہفتہ کی قید یا مفتحت کی سزا دی اور کہا کہ ہتھکڑیاں چال چلنے لے کر تو مے کے نام پر دلغ لگا ہے اور اگر میں تمہارے قید نہ کروں گا تو انگریزی انصاف پر دلغ لگیا کرے گا۔

خرم نے یہ سب کیا ہے اور صرف دو دن قید پر کجمنت رہا ہو گیا ہے۔ ہندوستان کے انگریزوں کو عادت ہے اور لوگ اس میں اپنا کڑا حق سمجھتے ہیں کہ اپنے گھونگار بھائی کو سزات بچانے کے لئے شوریوں۔ اس سے ممکن ہے کہ خرم پر ہوجاے اگر وہ یہ بھی ہو جاوے تو کچھ ٹھیک بات نہیں ہے کہو نہ کہو دوسرا ایک ایسے مجرم کے لئے بہت کہنے۔ اور دہائی کے برابر ہے۔ ہندوستانیوں کی نظروں میں دنیا میں اس سے بڑھ کر ڈر کوئی نہیں ہے جو مشہور مالک سے سزا ہوا۔ ہم صاحب مجھ سے شکوہ ہیں کہ انہوں نے خرم کے مجرم کو انگریزی چال چلنے کا داغ سمجھا اور اسے قید نہ کرنا انگریزی انصاف کا کلنگ بتایا۔ مگر سوچا ہو تا کہ کیا یہ سزا ایسے مجرموں کے چال چلنے کو سزا دیا اور اس سے شرمناک زیادہ بات یہ ہوگی کہ عدالت اہل صاحب کو ربا کر دی۔ کیا اس کا یہ مطلب ہوگا کہ ایسے گناہ برٹش نیشن کے داس کو آدھ نہیں کر سکتے۔

میں سزا اور ہائی کی برائیاں ہیں۔ اس وقت صرف گھبراہٹ ان غریب عورتوں کی عصمت کے لئے ہے۔ جو اپنے وحشی گوروں کے ماتحت کام کرتی ہیں۔ ان کا کمال حال ہوتا ہے یا کیا حال ہوگا۔ یہ بھانک کارروائی کوئی ناگہان نہیں ہے نہیں ہے بلکہ ایک واقعہ ہے جس کا اظہار سر عدالت ہوا ہے اس سے انگریزی گورنمنٹ کے دل پر صدمہ نہ پہنچے گا۔ کیا اس بعد بھی یہ وحشیانہ کارروائی جاری رہے گی اگر یہی کی تو ہمارے لیم انجیسوں اور گورنمنٹ کے لئے شرم کا مقام ہے درہرہ۔

سنگ گریہ کا علاج :- ایک فرہشی ڈاکٹر نے دوا لے کھائے کا علاج اس طرح کامیابی سے دریافت کیا ہے کہ مریض عموماً تندرست ہوجاتا ہے۔ پانی اتنا گرم کیا جاوے کہ جس قدر دلی کا بدن بہا سکے۔ اس میں مریض کو دن میں آٹھ دس مرتبہ یا اس سے زیادہ اس گرم پانی میں نہلا یا جاوے۔ مگر ایسے جسم میں جہاں سرد ہوا داخل ہو۔ زخم کو ابو تباہ کے پانی سے دھوئیں اور گرم مشروبات پلائیں کہ خوب پسینہ آوے نہ لگے تو تنوں میں چھپے ہیں اور ورزش کرنے میں جلد روز میں صحت ہوجاتی ہے۔

وستوں کا علاج :- جو ایسا کرتا تھا ہے وستوں کے باجے کے عمدہ علاج یہ ہے کہ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

عمر بن الخطاب

شہنشاہ فاطمہ شہنشاہی بر سر گزشتہ شنبہ روز کا فائدہ کیا گیا
 سے پورا کر کے چھ ماہ اس مرتبہ روز کے فائدہ کا ارادہ کر کے روزہ
 منقطع کیا تھا۔ مگر ۴۰ روز کے فائدہ کے بعد ۲۱ جنوری کو فائدہ کو طے
 فرمایا۔

مجددوں پر ایمان نہیں۔ صوبہ جات متحدہ امریکہ میں ایک صوبہ کا نام جاری ہے۔ وہاں کی کونسل و اصفان قانون نے مجرو نوگوں پر ایک ٹیکس لگا ہے۔ اس صوبہ کا ہر شخص جو تیس سال کی عمر سے بعد شادی کرے گا اس کو ۲۵ ڈالر سالانہ ٹیکس دینا پڑے گا۔ جو سو تہ مجرو رہنے کے بعد دہر پانچ سال میں ۲۵ ڈالر جرہ جایا کرے گا۔ غرض ایک ساٹھ سال کی عمر کے شخص کو سو بی کا بوجھ نہ اٹھانے کے عوض میں ۲۵ ڈالر کا خرچہ اٹھانا پڑے گا۔

میں دروں کی زبان کاٹا لے لیا۔ مستر گارنر حیران رہ گیا کہ ایک شہر و راضیہ جس کے چھ حصے سے سیان گرناس کے قریب کی وجہ سے اس سے بندروں کی زبان سے دوسرے لفظ کیجھ کے ہیں۔ یاویل کہو کہ بوزن ایسی واریز دریا بہت کر لی ہیں جو بندر بوئے ہیں خیاں چاہ اپنی تحقیقات کا دائرہ وسیع کر کے لئے اسکا ارادہ افریقہ کے جنگلوں میں جا بیٹا ہے۔ اس کا یہ انتظار کیا گیا ہے کہ ایک سی فضا میں مستر گارنر کو بندر کے مضبوط درختوں سے فضا توڑیں سے جھڑو پانچا بیٹا کہ گورڈا کی قسم سے طافوڑ مستر اس فضا کو ٹوٹھکا کر اپنے غاروں میں نہ بچاویں۔ اسی فضا میں کی قسم کا سامان اور خورد و نوش کا انتظام بھی نہایا جائیگا۔ اور بندروں کی آواز بوضیف کرنے کے لئے آکر فونوگراف بھی ساڈھ لیا جائیگا کیجھ حصہ ہنگار راضیا صاحب اسی فضا میں بندر رہیں گے اور انعام و افتاح کے بندروں کے گروہ کے گروہ ان کی زیارت کو آیا کریں گے جس کے ممکن ہے کہ گار راضیا صاحب فصیح سے فصیح بندروں کی بہت سی بولی سیکھ جائیں۔

چین میں بوسہ کا نام نہیں :۔ ملک چین میں بوسہ
 لینے کا دستور نہیں اس لیے چینی زبان میں بوسہ کے لفظ کوئی
 لفظ عین نہیں۔ ایک چینی مصنف اہل انگلستان کے بوسہ کا دستور
 بتاتا ہوا لکھتا ہے کہ سچے آئینہ والدین کو جب ملے ہیں تو ان کی
 ٹھوڑی کے نیچے حصہ کو لب لگا کر ایک آواز سی نکال دیتے ہیں
 یعنی بوسہ لے لیتے ہیں :

پرنس آف ولز کے بیٹے۔ انڈیا کی تاریخ سے متعلق ہے کہ آج بھی سو سال گزشتہ ہے کہ بنگال کے کسی پرنس آف ولز نے ویدرسلطنت کے بیٹے کی شادی نہیں ہوئی۔ واقعی کسی عجیب بات ہے۔

نقد

ایک دو سال کے شور و آواز کے پاس ایک کھیتی دہانہ
شام کی روشنی لیکر گئی۔ وہ جاتی تھی کہ کتنی روٹیاں اس بھائی
صاحب کا پیٹ بھرتا ہے۔ اس لئے کہ وہ بیس روٹیاں لے گئی۔
اور جا کر اپنے بھائی جی میں روٹیاں لاتی ہوں۔ شور و آواز
جی غصہ ہو کر کہنے لگے کہ بھائی جی کوئی نگہداشت ہو بیس روٹیاں
کھا جائیگا۔ آج ہی روشنی توڑ لو۔ دیکھو کہ سائے آئیں روٹیاں
تو گدے کا کھا جائیں گی۔

ہنس :- ہنزل پنج نسیہ عیند سو اللات معبود ابانتا لکھے ہیں جو قابل مطالعہ

سوال: ہر اس فقرے کو کتب آزاد ہو جسے قاضی و مفتی آزاد ہو سکے
روئے کیونکر کریں گے؟

جواب :- یہ کہیں شے کہ تین تیرہ سو کے داب کہے۔ اور
 آزاد کے ۱۲ ہوئے ہیں۔

سوال :- عزت کیوں - اس کی ترکیب سنہی کیا ہوئی؟
جواب :- کہہ نہ سکتا ہوں عزت کا جوہر :-

سوال برائے عاشق نے اپنے معشوق سے کہا کہ دل
شہنشاہ رو میں معاملات مشرقی میں اٹکھا سوا ہے معشوق نے

جواب دیا کہ بغیر شہنشاہ روس کے جہیل ہو گئے کام نہ چلیگا۔
تلاو عاشق و معشوق کو ان بولوں سے کہا حشمت ہے ۹

جواب :- عاشق نے یہ کہا کہ دل زار زلف میں اچھکایا ہوئے
کوئی کہ شاہ روں کا لقب زار سے پس دل شاہ روں دل زار ہوا۔

اور معاملات مشرقی کو بوجہ پیچیدگیوں کے ذرائع سمجھا جا رہے ہیں۔

ہوئے ہیں یہ مراد ہے کہ آئین سے الق خارج کیا جاوے :

ایک وکیل مع اپنے محرم کے کسی گناہ کو بتقریب تحقیقات مقدمہ جاتے تھے۔ راستے میں محرم نے دریافت کیا کہ کیوں تو صاحب

قانون میں بھاری اصول کیا ہے ؟ وکیل نے جواب دیا کہ تم
اگر آج شام کے کھانکاخروج المے ماس سے دو تومس نلتا

ہوں۔ محو نے کہا قبول کیا۔ تو کس صاحب نے فرمایا کہ غلط

منزل مقصود پہنچنے تو وکیل نے حجر سے کہہ کر کہا اب وغذا فی نفس
 یہاں تک نہ گئے اور عینہ او طعاع محمد سے کہا کہ اس کے قہقہے

تم دو جیسا تم نے اقرار کیا ہے۔ محمدؐ نے جواب دیا۔ کہ جناب آپ کا

نواہ لہاں ہے۔ وہیں سرسارہ ہنور کی پٹی پھول رہا ہے۔

یقینیت علم کے لئے شمار اور اعداد

انگلستان میں انڈول کی قیمت دو گونہ اس سے
 ایک کیتھوڈرائٹول کی انگلستان میں بھی جاتی ہے لیکن
 اس سے چھاس لاکھ (۵۰۰۰۰۰) اڑسے ہر ہفتہ انگلستان میں

ہر سال انگلستان میں صرف پنیں بنائی جاتی ہیں۔ ۱۵۰۰

جیوانات کے جسم کی طبعی حرارت :- چوزے کے جسم
 ظہم حرارت ۱۱۱- درجہ فارن ہلٹ ہے۔ اور بڑا دھنک (شک) کی

۱۰۸۔ درجہ برمدول کے بعد خون کی حرارت کے لحاظ سے جو حیوان شہر میں آتا ہے وہ انسان نہیں ہے جس کا کہ عوام کا خیال

بجہ۔ بلکہ غالباً سردی ہے جس کی اندرونی حرارت ۱۰.۵- درجہ ہے۔ انسان
نسبت سبز کے خوار و کھر بھی حرارت زیادہ سے بغیر واسطہ ۱۰۔

۱۰۲۔ کمالیہ انسان کے جسم کی

سب سے گرم خون والا ہے اس کی معمولی حرارت ۸۸-۹۰ درجہ ہے۔ ایک زندہ کنکڑے کے مدد پر بخوانہ کہ حرارت ۲۰-۲۲ درجہ ہے شکار

پچھلی میں ۶۶ درجہ اور کئی قسم کے کیتروں میں حسب درجہ جنس

اصطلاح متقدم امریکہ کی مذہبی مروجہ شماری :- جدید

این مذہبی مردم ستاری کے مقابل میں ان فحشوں کے طعنیاتی امر کرنے کے
شعلع متخذهیں قیام رکھتے ہیں ان کی نقد اور اس طور پر ہے سب
سے زیادہ وہ ہنر نگار کے ہنر بخیر کہ ان کا ہنر وہ ہنر ہے

لیکن اگر جوں کی تعداد میں بڑھے ہوئے ہیں یعنی بمقابلہ رون کتھا

عالمی ادارہ کے ان کے اہلکاروں کی طرف سے۔ تھوٹوسٹ کے بعد نیٹ

۱۲۳۹ھ تک کے معقولات کثرت کے ساتھ ہیں پر سپیشل میں ۱۲۴۱ء میں -
لوٹننٹ (۱۲۵۰ء) اسکول ماسٹر (۱۲۶۰ء) ٹیچرنگ کالج سسٹ

۵۰۶۸۲۱ - امریکی یونیورسٹی اور یونیورسٹی لوگوں کی جائے پناہ

پارسی ۱۹۰۶ء اور گرجوں کے ممبر ۱۹۶۲ء میں :-

ہیں مشفق نے حساب لگایا تھا کہ برطانیہ کھان کی قومی آمدنی

۱۰۰ سالہ عرصے میں جو ملکوں کا شمار ہو گا۔

ابن ابي عمير = ۱۰ لاطم ۷

اشتهار نیلام

راضی بنجر سرکار بلبل نهر جناب

سیکریٹری صاحبہ فاضل کتب خانہ

راقم - ب

راقم۔ ب

ایک پر وہ نشین کار سیما ہوتی

برگشتن گویشت کی گشتیں

عنوان سے ایک مضمون دیا تھا۔ حقیقت میں انصاف سے

ایزتی ہے ۛ راتمہ سلمان

(اوکل و پراوشل)

دھکیلا کیا تھا کہ لایک م میں آٹ اگئی۔ مٹری سیاہی اٹھو
 لئے اور پوس والوں کو خوب ہلرا۔ آخر بڑے افسوس کے سمجھائے
 پر فیصلہ ہوا اور تاتبا بخوبی آرام کیا گیا۔ کاتھین آجکل مضمون
 شروع ہے۔ سات آدمی مارواڑی درزیوں کو یہ سخت ہوا احمد
 ایک خانہ فصل سے بچ گیا۔ خدا خبر کرے۔ نئی شکر بچ گئی۔ بچ
 سے سیدی سیالہ دشمن تانگا کی ہے تھوڑی سی تیار ہوئی بانی
 ہو گئی ہے۔ تیار ہونے لگیوں کو بہت آرام ہو گا۔

علی کو ہر (سہی) کہ آپ نے ہوائے ملک کی کیفیت لکھی ہے
جس کی آمدنی ۱۰۰ روپے ہے اس قابل میں کہ اخبار میں درج
ہو سکے۔ ابھی اس کتاب کو اور ترقی دینی چاہئے۔ پیشہ س کے
اخبارات میں اس کا حال چھپوایا جاوے۔ ایک بار کے پر شور
لھانے کے الزام کی خبر بھی اخبار میں درج نہیں ہو سکتی۔ ایڈیٹر
پ۔ ل۔ دھوشیاور۔ یہاں کا گورنل بھابھہ ایٹ
س کے پر شور یعنی جج کے لئے پر شور سے تیار کرنا ہے۔
معدت پانچ چھ ہزار میں ہوتے لوگ آئیں گے۔ پہلے پوچھا۔
آگے کہے۔ اور اخیر پوچھا۔ ۲۲۔ ماکہ کو۔ شری ہمارے منی راج اخبار
جی جان صاحب میں سے عنقریب دھوشیاور میں پریش کرینگے۔ اور
لال سکریٹری میں سے ایک دنگے۔

وہی فریاد مانی جس کو وزیر آباد کے شیخ کے احاطہ میں لگاڑی
ہوئی تھی کہ وہ اور جو کچھ شریف کی حالت میں بنا کر دیکھ کر بہرہ کا لہرایا ہو
ہو یا اچھا صاحب پشاور نے لہا پر کے چڑیا گھر کو دو شتر خرچ کے
کے تحفہ میں لئے ہیں۔

کراچی کا فارسی اخبار لکھتا ہے کہ ایک شخص صاحب دوستی کا بیٹا بھی
نور شہ آباد کے شکر ریلو کا دفتر میں مگر گیا تھا اور اس کو بیٹا کے لئے
لئے کا بھی شخص کی تحفہ پر لڑا تھا مگر کادو اور بیٹا بھی دس سال کا
ہو اس نے حکام ریلو پر یہ الزام لگایا کہ وہ غوی کیا ہے کہ یہ کچھ کہتا
دس سال میں کیسب تک نہ ہو اور لڑکا لکھنے کی پرورش کے قابل ہو اس پر
اس کو جج درکار ہے۔ وہ بھی کہتا ہے کہ اس پر کمال محکمہ جانتے ہیں
کہ اگر گرفتار ہو کر لے کر تو اس سے زبردستی لگاؤ

پہلے اس اقبال نامہ کو نکالتے۔ (خطاب ہادیہ مضمون)
آپ نے مجھے آپ کی کسی مجلس میں جھینسا چاہیے۔ اور دوسرا واقعہ
رواں کا بھی عام دیکھی نہیں رکھتا۔ ایڈیٹر
جیمز ایچ (روپیہ)۔ ریاست جھوپال کے مقام دیپ
پرس چاروں دیوں نے اپنے ایک رشتہ دار کو جو ان کے مکان پر عید
کا ایک راستہ قتل کر کے اور ہاتھ۔ پاؤں۔ سر جدا کر کے ایک اندھ
دیوانہ کو دے دیں۔ کئی دنوں کے اندر ہر اس کی لاش جھینک اوی۔ عند
تحقیقات بری شکل سے خاتموں کا سراغ ملا۔ ان میں سے دو تو
قتلوں کی سالیان میں۔ ایک ساس اور ایک کوئی اور رشتہ دار
تو کی ممبر کی آؤ وزیر آباد۔ انوس ہے ایک خاصہ پٹیل
میں شام کو نہیں ہو سکتا۔ اس میں بقول آپ کے ایک فاسد عقیدہ
راے مسلمان کے چند اعتراضات کے جواب میں۔ آپ اس کو کسی
بریں اخبار یا رسالہ میں چھپوا دیں۔

تھی۔ ڈاکٹر صاحب کے علاج سے اس بھتہ یابی کی پانی جاتی ہے۔
 تھا۔ میں خبر ہوتے پر سردار جگت سنگھ صاحب دھنی سنگھ وٹیس
 اور سید مصطفیٰ حسین صاحب انہی پر حضرت نصیب نواز اور جو کدالہ
 نصیب نواز اکثر باشندگان فرید آباد کے اسکے مارنے کے واسطے گئے
 یکے اُس کو ایک تڑکے کھیت میں لوگ تلاش کرتے تھے اور سردار
 صاحب بھی اُنکی تلاش میں مصروف تھے تو وہ کجنت خالہم و فغا یا
 بھا میں سے برآمد ہوا اور سید صاحب اور صاحب کی طرف چھپا کر مخدیان
 رحمت سے سردار صاحب کو بال بال پچا لیا۔ دوسری جگہ پر پھر سردار صاحب
 جلا جلا لیا اور سید مصطفیٰ حسین صاحب نے بدوق سے اُس خالہ میں
 وہ دم کی راہ بتائی۔ سردار صاحب اور سید صاحب کی ہمت روانہ قابل و دل
 ع۔ ع۔ عید آباد کو۔ ع۔ عید وڑے عید آباد کو۔ ع۔ عید
 ملک کی وہ و صومہ پوری ہے کہ ہر موقع سے شام تک کوئی دھن نہ
 کے کوہ واز میں تقسیم ہوتے ہیں۔ عید وڑے کا تو کیا دہشت زور عید

سرور کی کو کور انو المیو بنی کی کا انتخاب ہوا سووی امام الزما
 دیوی محبوب عالم ماسٹر خید اللہ لارنس کی نام فریج عینہ و مہربان ہو
 ایک ستر نظیر ہوید و ادنیان ایک مہندہ زیور و عینہ
 روئی کے و عینہ کے اسکے زیورات فاق کر گیا تھا کر گیا اور سیاہوت کا
 مکی تہمت ہو جہاں حوالا تیس ستر کا مہربان کیوں لارنس لوگ تہمت
 ہو و عینہ کی چایا دی کے زیورات کا نہ ہو جائے عینہ کیوں نہیں گئے
 مہربان کے کو کور لعل کو رشت کی خدمت میں ایک سیوریل
 عینہ کے عینہ شاہ کی رشت سے سیوریل کی مہربان سے اس عینہ
 میں عینہ سے ایک بھی نکھایا گیا کہ وہ لارنس وال کے پیراسی کی
 خدمت میں لعل کی عینہ سے روئی کر گیا چو لعل کو رشت تحقیقات کر
 ضلع لارنس کے تاقی ۳۰۰ روئی کو رشت کی عینہ سے
 لعل سے جوئے کرنا کر گئے تھے لعل پر ہائیں ہوئے
 لعل سے جوئے کرنا کر گئے تھے لعل پر ہائیں ہوئے
 لعل سے جوئے کرنا کر گئے تھے لعل پر ہائیں ہوئے
 لعل سے جوئے کرنا کر گئے تھے لعل پر ہائیں ہوئے

نامہ دنگار (کلکتہ) :- کل مورخہ ۲۴ مئی ۱۸۵۷ء کو ایک
گریز عورت میم صاحبہ نے بیلون خرچ کیا اور نہایت سفائی
تہ جیاست کے ساتھ آئیں۔ یہ تاشا علی پور باغ میں ساہو
راج بچے کے بعد کیا گیا۔ مگر پشتر اس کے ایک خاصہ واقعہ بیان
نیس کے ساتھ ثبت وغیرہ لوگوں کے ہجوم کو ادھر آدھ شہادت
تھے جس ترکہ لٹری سپاہی بھی بغیر دی کے تاشین تھے۔ ایک
سارنہ شہید بھیج کر شہادت کے لئے ایک آدمی کو بھیج کر تہ عقلا
کو فائدہ ایک لٹری سپاہی تھا۔ اس سارنہ شہید کا اس کو

یہی اس سے مخلوق ہو رہے ہیں، عین دو کا عرصہ موات ہے کہ جو حصہ وہاں سے
 جی بجایا ہے، درویش کے اندر ایک گھر بصر نشتر تیار کر لیا تھا۔ مگر
 جو خاص ہے اسی میں تماشہ شرعی نہیں ہوا۔ لیکن اس کی ترقی سے شہر
 کے بڑے خیال کے لوگ نہایت ہی کشیدہ خاطر ہیں۔ عین دو کا وہاں پہلے
 وجود عدم توجہ سے رکھا نظر رکھی، شہر خالی نہیں جانتے کہ سیاسی ماحول
 ہو دے وہ ایک اسلام پر مشتمل نہوتے ہوں۔ ایکے مروجہ منصفیاتی
 تعلیم ایک مدرسہ کے دو صوبے سرانہ کے کسور ہو رہے ہیں تو کی بھڑک رہے
 ہیں۔ مگر جو خائف نہ کہ ایک اسلام منصفیاتی کے مروجہ ماحول میں

پیشہ اخبار

لاہور یومِ دو شنبہ ۲۲ فروری ۱۹۹۲ء

جو قنا کو باہر سے آتا ہے اس کا ٹھیکہ انگریزوں کے ہاتھ میں رہتا ہے۔ مگر اگر کسی لوگ مطمئن ہوئے تو شاہ کو قینبی انگریزوں کو جانہ دیکر ٹھیکہ منسوخ کرنا پڑا۔ یہی اخبار اس پر خوش ہو رہے ہیں۔ انگریزوں کو ایران میں ننگ ملی۔

سلطان اعظم نے جو فرمان جدید فیوض کے تقرر عہدہ کے لئے عطا کیا ہے اس کا مسودہ تیار ہے۔ وہ بینہ نہیں الفاذا میں ہے جو فیوض سابق توفیق پاشا کے لئے دیا گیا تھا۔ غالباً چاکر پاشا یہ فرمان قاهرہ کو بھیجا ہوگا۔

افغانستان و سرحد

ایک اور غلہ خان افغان ٹھیکہ دار نواب ہو گیا ہے۔ شاہ محمد غلہ نے جو پیش ملائی کا نام ہے اس پر صاحب سے بعض ۱۲۰۰ روپے سالانہ کے ایک ٹھیکہ لیا ہوا تھا۔ اس میں سے کچھ رقم اس نے خود رکھ لی۔ لیکن جب اس پر صاحب نے اس کی طلبی کا حکم دیا تو وہ اپنے گھنے کو دیکر دواغ حلال آباد میں جو شہزادی علاقہ ہے اس میں بھاگ گیا۔ اس پر صاحب نے غیر منقولہ جائیداد ضبط کر لی۔

نور احمد خاں سردار درہ نیازان جو کہ خود قنا ایک شہزادی علاقہ ہے حال میں حسب طلب غلام حیدر خاں کے جو کچھ سرے کے میں کہاں رہے گیا ہے۔ نور احمد خاں کے ماتحت بہت بڑی شہزادی جمعیت ہے اور وہ ہمیشہ سے اس پر صاحب کی طرف منتقل رہا ہے اس کو خیر غلام حیدر خاں اس سے چاہتا ہے کہ ہم باجوڑ میں درکار خاں جنرل غلام حیدر خاں کا اثر کثیف افواج افغانستان میں اس بار چمک کر ناپاکیاں نہ لگے مگر خاں کو وہاں سے نکال دے کہ جس نے خود اس عہدہ پر رہا ہے اس علاقہ سے اس کو جان خاں کو نکال دیا تھا کہ جس کی عہدہ اس پر صاحب کے لئے منسوب ہے۔ اس کے بعد جنرل بگور باجوڑ ریاست کا ارادہ رکھتا ہے لیکن باجوڑ ریاست کریم پور پر اس پر صاحب کی افواج کو سیاہ پوش کافروں پر بھی حملہ کرنا ہوگا۔ قابل سے حکم آیا کہ علاقہ تفرنی سے بھی برآمد علاقہ سرد و کجا کچھ (موت کی خبریں)

منشی نجیب الدین صاحب میر نسی ریاست کورواں نے عین عالم شباب میں انتقال کیا۔ شادی کو ابھی ۵ ماہ گزرے تھے۔ وہ بلی کے خلیہ خاندان کی ایک بھاری مرزا سلیمان تختہ نے۔ زوری کو بنارس میں کہ جہاں وہ فطر بنہ تھے انتقال کیا۔ ۲۰ جہادی الاول یوم اتوار کو افضل النساء کی ہمیشہ نواب سرخورد شیدہ جہاد اور نواب وقار الامام باور کا انتقال ہو گیا۔

موقع اسلام آباد: اس نام کا ایک ۱۰ صفحہ کا رسالہ ۲۰۰۰ روپے کی تقیہ پر قلمی المطابع لاہور میں چھپا ہوا ہمارے پاس پہنچا۔ کہ جس کو مولوی فیروز الدین صاحب ہتم پنجاب پیچ لاہور سے تقیہ کر کے سر ہائیس نواب صادق محمد خاں صاحب والی ماہی پور کے ڈیوٹی کے لئے لیا ہے۔ موقع اسلام آباد میں حالی کی طرز پر ایک سڑک سے جس میں سلام کی آیت لکھی حالت اور اس کی ترقی و ترقی کی اصلی تصویر کھینچی گئی ہے۔ جہاں پر یاد توفیق بند نہیں کرتے لیکن انشا اللہ جہاں ہوگا حالی صاحب کے مدرس کے جو موقع اسلام آباد جہاں مدرس ہے جہاں صاحب اس کو صفت صاحب کا کارخانہ پیشہ بناسوہہ پر مبنی ہوگا کہ اس کا مطالعہ کر کے اپنا دام چھے صرف میں منہ ہو کر تصور کر سکیں۔

ہم اس کے سوائے اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ و ما علینا الا البلاغ۔ اس قدر کہ دینا بھی نامناسب ہوگا کہ ہم ہرگز مرزا صاحب کے متقدم میں سے نہیں؟

اہل ایران کی آزادی: ہم کو اخبارات کے ذریعہ سے بتایا جاتا ہے کہ اہل ایران ہندوستانوں کی طرح آزاد نہیں۔ اور ان پر بے کی لاشی سے حکومت کی جاتی ہے۔ ہوگا۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ کیا تو ایرانی حکومت کی تابعداری کو ایسی فرمانبرداری کے ساتھ آمادہ نہیں اور یا ان کی کورنت ان کی ناز برداری کرتی ہے۔ کیونکہ کچھ دنوں میں جبکہ ایک انگریزی تجارتوں کی کمپنی نے ایران میں ہما کو کا ٹھیکہ لیا تھا۔ تو وہاں کی رعایا اس قدر ناراض ہو گئی تھی کہ لوگوں نے شاہی محل کے سامنے آکر شور مچانا شروع کیا۔ اور جاکجا ملک میں شورش برپا ہو گئی۔ اس پر شاہ ایران نے ٹھیکہ منسوخ کر دیا۔ بھلا ممکن ہے کسی ضروری سے ضروری محلے کے کسی ہندوستان میں آجی مشن کیا جاوے کہ امرامیانی ہو۔ ہم مثال کے طور پر برآمد غلہ ہی کا مسئلہ پیش کرتے ہیں مگر کون سنتا ہے؟

جو سلی ٹھیکہ دار: لاہور میں گزشتہ ہفتے سے جو سلی ٹھیکہ دار تھے وہ کھلا رہا ہے ہم بڑی خوشی سے کہہ سکتے ہیں کہ اس کے تماشوں میں عمر و حقیقہ سید کر کے بہت کو شش کیجانی ہے۔ ہمارے زمانہ کے ایک نئے صفت کا قول ہے کہ شیخ داناگ (کمپٹ ڈسٹرکٹ اور پریس اخبارات) ہی بین مقامات تعلیم کے لئے ہیں مگر افسوس ہے کہ ہمارے ملک میں جتنے تماشے آج تک کئے گئے اور کئے جاتے ہیں وہ سب عشقہ کی چاشنی سے رنگ کر مخرب اخلاق صورت میں پیش کئے جاتے ہیں۔ جو جو انوں کے حق میں برا اثر رکھتے ہیں جو سلی ٹھیکہ دار کا مقصد ہی یہ ہے کہ اپنے تماشوں سے اہل ملک کے اخلاق اور عادات درست کئے جائیں کہ جو عہدہ سوشل اور مارل پیچ رکھتے ہوں اور ملک کی عام خرابیاں ان کی مثال سے سدھر جائیں۔ یہ ٹھیکہ ہے کہ بھی اس پہلو میں یہ تماشہ گاہ بورا ستان نہیں۔ ایسے لائق اکیٹر کہاں سے مل سکتے ہیں۔ جو تماشہ کھلا کر لوگوں کو پارسا بناسکے مگر تاہم جیسے کچھ اکیٹر موجود ہیں وہ بہت ہی جھکا کام کرتے ہیں۔ ان میں ایک شخص بہت ہوشیار ہے جو عاشق تقدیر کے ڈراما میں عاشق تقدیر کا پلٹ کر تاپ ہے۔ افسوس ہے کہ وہ علم و ادب تو بچائے خود ہے بچے بڑے لوگ بھی سب عشقہ تماشوں پر مرتے ہیں۔ تاہم اہل لاہور سے توقع ہے کہ وہ کمپنی کا جو صلہ رکھا کر اس کو ایسے ہی ایسے اخلاقی کھیل دکھائے پر آمادہ کریں گے؟

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لاہور میں: مرزا صاحب دو ہفتوں سے لاہور میں تشریف رکھتے تھے۔ اور لاہور کی خاص و عام طلباء کو اپنی طرف متوجہ کر رہے تھے کسی وجہ سے سیاحت کو چلے گئے ہیں۔ ہر شخص گھر میں۔ دوکان پر۔ بازار میں۔ دفتر میں مرزا صاحب اور ان کے دعوت و محاکمات مسیح کا ذکر کرتا ہے۔ آج تک اخبارات نے کالم کے کالم اور دروڑوں کے درتے مرزا صاحب کے حالات اور عقاید کی ترویج یا تائید میں لکھ ڈالے ہیں۔ مگر ہم نے عہدہ اس بحث کو نہیں چھیڑا۔ جس کی بڑی وجہ یہ ہے پیشہ اخبار کوئی مذہبی اخبار نہیں۔ مگر اب چونکہ حاضر عام اندر مسیح کا ہو گیا ہے۔ اور کئی صاحبوں نے پیشہ اخبار کی رائے مرزا صاحب کے عقائد اور عام حالات کی مذمت دریافت کی ہے۔ اس لئے ہم مختصر طور پر ایک دو باتیں ظاہر کرتے ہیں۔ مرزا صاحب کے حق میں جو کچھ کافروں نے دیا گیا ہے ہم کو اس سے سخت افسوس ہوا ہے۔ کوئی مسلمان زنا کرے۔ چوری کرے۔ الحاد کا قائل ہو۔ شراب پیے اور کوئی کبیر گناہ کرے کبھی غلامی اسلام اس کی تکفیر پر آمادہ نہیں سمجھتے گے۔ مگر ایک باخدا اموی کو جو قال اللہ و قال الرسول کی تابعداری کرتا ہے بعض جزوی اختلافات کی وجہ سے کافر گردانا جاتا ہے۔

گر مسلمانی میں است کہ واعظ وار دے گزرا پس امر و زور و فردا کے ہم یہ نہیں کہتے کہ ہر شخص مرزا صاحب کی ہر ایک بات کو تسلیم کرے۔ لیکن یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے مولوی صاحبان اپنی اصل لیاقت اور بہت کو غیر مسلموں کے مقابلے میں صرف کریں جو اب مرزا صاحب کے مقابلے میں صرف ہو رہی ہے۔ ہر گز از دست فیروز نالہ کند۔ سعدی از دست خوشن فریاد اہل اسلام مطمئن رہیں کہ مرزا صاحب اسلام کو کبھی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اور یہ بات ہمارے عقیدے کے مطابق ان کے اختیار سے بھی باہر ہے۔ اگر اہل ہندو خصوصاً آریہ لوگ اور عیسائی لوگ مرزا صاحب کی مخالفت میں زور و شور سے کھڑے ہو جاتے تو ایسا بجا نہیں تھا۔ مرزا صاحب کی تمام کوششیں آریہ اور عیسائیوں کی مخالفت میں اور مسلمانوں کی تائید میں صرف ہوئی ہیں جیسا کہ ان کی مشہور تصنیفات میں احمدیہ۔ سرمہ چشم۔ آریہ اور بعد کے رسائل سے واضح ہیں۔

راولپنڈی میں رفاه عام کام
ڈیر ایڈمنسٹریٹر اخبار لاہور
سرور شجاع خان صاحب ریس راولپنڈی نے رفاه عام کے لیے
چونکر کانات تعمیر کرائے۔ انگریزوں کے واسطے ناکٹ بنوایا۔ شہر میں
ایک ماہ تک تعمیرات بنوایا۔ اس کے بعد ایک گھنٹہ میں تمام تعمیرات مکمل ہو گئیں۔

ہندوستان میں گرانی اور خطی خیریں

گرانی (حیدر آباد کن میں) روز بروز ترقی رہتے ہیں۔
 الہ آباد کا ایک تارہ - زوری کا تجربہ ہے۔ اصلاح
 موجود ہے جاکچو۔ پورے کے حصص میں خط کے باعث تھوڑے
 تھوڑے امدادی کام بافضل جاری کر کے ضرورت ظاہر ہوئی ہے
 دیگر بڑے کام اصلاح کیا منظر پور۔ دھند میں ماہ مارچ کے
 شروع میں کھولے جائیں گے۔
 کشتیرانی سختی غریبوں کو رعایتی دالوں پر شالی چنے
 کا انتظام سپرنٹنڈنٹ جاکچو اسکے ہوا ہے۔
 راجپوتانہ کے خط میں دولاکھ سے زیادہ رقم بطور امداد
 گورنمنٹ سے لوگوں کو مل چکی ہے۔
 صوبہ مدراس کے ضلع ارکاٹ کے ڈپٹی کمشنر صاحب
 نے حساب لکھا ہے کہ اس سال وہاں نو چھپنے کے حصہ میں دو
 لاکھ کائیں خط سے مرگئی ہیں۔ (دیکھ المند)
 خط زدہ اصلاح مدراس میں جب سے دستور العمل
 خط کا عمل درآمد ہوا ہے ستر لاکھ سو تین ممبر مال کشتہ مقرر
 ہوئے ہیں۔

افسر محکمہ زراعت بنگال نے رپورٹ کی ہے کہ اس
 سال بنگال میں ضرور خط پڑا لگا۔ (دیکھ)
 چند روز پہلے آپٹیل سب مجسٹریٹ جنگل پٹ نے
 ایک مجرم کو قاتل اقدام خودکشی کی علت میں جھڑپا قیدی نزا
 دی تھی۔ مجرم قاتل کے مارے بہت مضطرب ہو گیا تھا۔ چار ماہ
 پہلے اس نے اپنا کانا کانا جب دیکھا کہ گلا گھٹنے سے دم نہ کٹا
 تو وہ کنوں میں جھانڈا کہ کنوں میں ہی بانی کم تھا اور نہ دیا۔
 جب دوبارہ اس طرح ناکامی ہوئی تو کنوں کے اندر تالیاں
 بجا لیں اور ایک راگیک کے ذریعہ کنوں سے نکال کر اسپتال لایا گیا
 شوالا پٹیس خط سال کے مصائب بڑھتے جاتے
 ہیں۔ ہزاروں بوشی بوجہ چارہ بانی کے مر رہے ہیں۔ ناکان بوشی
 نے چھپیاں باندھ مانڈا کر اپنی بوشی چھوڑ دی ہیں اگر گرفت کیا
 جاسے تو کوئی ایک سیل ایک بے کوچی نہیں لینا۔ ستموں لوگوں نے
 خط زدہ لوگوں کی پرورش کی غرض سے امدادی فنڈ جاری کیا ہے۔
 گورنمنٹ نے پانچ ہزار روپیہ امدادی کاموں کے لئے منظور فرمایا ہے
 اور لوکل بورڈ نے اس ہزار روپیہ صرف کرنا چاہا ہے۔

ایک شخص سنٹرل میل جاکچو میں کسی جرم میں قید ہوا تھا۔
 جب قید سے رہائی ہوئی تو شخص مذکور تلاش روٹنگار سرگردان رہا۔
 جب ہر طرح سے نامساعدی کی صورت نظر آئی۔ اور فاقہ سخت
 عاجز کیا۔ تو ایک شب کو اس نے ایک رسالہ لیکر جیل خانہ کی
 کمر آہنی سے اس سے چھپا کر جیل خانہ کے اندر ترپڑا۔ اور
 وقت تقسیم طعام قیدیوں کے ذمہ میں داخل ہو گیا۔ لوگوں
 نے اسے پہچانا۔ اور سب بوجھا اس نے بیان کیا کہ فاقہ سے
 بر حال ہوں۔ موت جگائی چھٹی ہے۔ چونکہ جیل خانہ میں روٹنگا
 ہوں۔ اب کانا ان جیل کی غالی رہتی ہے۔ واقف ہوں کہ مجھ کو
 کو بھی مرے نہیں دیتے۔ مگر انوس اس میں کو جیل خانہ میں نظر بند کیا گیا
 لکھنؤ میں جہے جہے کہ مجسٹریٹ سخت کوہن دیا کہ اس میں کو جیل خانہ

اشتہارات

ہر قسم کے اشتہارات شہر کے ایک ہی پورے اخبار سے بڑھ کر کوئی
 اور مفید ذریعہ نہیں۔ کیونکہ یہی اردو اخبار ہے جسکو تمام ہندوستان
 کے اردو اخبارات سے زیادہ اشاعت رکھنے کا دعویٰ ہے جو
 ہمیشہ اس کے پیچھے کی پہلی سطر سے ثابت ہے۔ بیشتر چیز
 کی شہرت جس قدر اس کے ذریعہ سے ہو سکتی ہے اسی اوجھا
 کے ذریعہ ہو سکتی نہیں کہ ہر قسم کے ترغیب اشتہارات طلب و
 کر ملاحظہ فرمائے۔ اور تجھے ہر قسم اشتہارات مرے انفرادی
 کام کے حساب و احباب کے ہر اہمیت کے جلتے ہیں۔ منجھ

ایک تندرستی ہزار نعمت لے ہزار غریبوں کے لئے لاکھ نعمت

سب جانتے ہیں کہ بیماری میں کیا کیا آفات و تکالیف در
 پیش آتی ہیں۔ خاص کر جبکہ مریض اور اس کے متعلق
 غریب ہوں۔ میں ہم نے یہاں کے ڈاکٹروں سے
 لیکر چند کثیر الوقوع امراض کے موجب نسخے تیار کیے
 ہیں۔ اور ان کی قیمت رفاہ عام کی غرض سے بہت
 ہی کم رکھی ہے۔ تاکہ ہر شخص اس سے فائدہ حاصل
 کر سکے۔ علاوہ محمولہ ایک مندرجہ ذیل قیمت پر اس
 مقدار میں دوا مل سکتی ہے کہ مرض کے دفعیہ کے
 لئے کافی ہو۔

سوزاک کی دوا:- ۱۰ روپے دوا:- ۱۰ روپے
 سوزاک کی پوٹیاں:- ۸ روپے دوا:- ۸ روپے
 تکی کی گولیاں:- ۱۲ روپے دوا:- ۱۲ روپے
 ضعف و باغی کی دوا:- ۱۰ روپے دوا:- ۱۰ روپے
 واد کی پوٹیاں:- ۲ روپے دوا:- ۲ روپے

المعتبرا
 بلدیہ دوا اس اینڈ کمپنی۔ وکٹر میڈیکل ہال اگرہ

بواسیر کے لئے کسیر

بواسیر کی ہلک ہلک مرض کے بیمار دوا دہی فیس یا فین
 ڈس ٹو اسماء نام دوائی اس مرض کو جڑ سے دور کرنے
 میں کسیر اعظم ثابت ہو چکی ہے۔ یہ لاثانی دوائی ہر ایک
 قسم کی بواسیر کے واسطے یکساں مفید ہے۔ بواسیر کسی ہی
 سخت۔ چروانی۔ خطرناک بخونی یا بادی کیوں ہو اس کا دور
 کرنا چھری دوائی کا کام ہے۔ بخونی ہے تو دوا کے استعمال
 سے سخت کٹی حاصل ہوگی بادی ہو تو اس کا نام دوشان لکھی
 ہوگا۔ ہزاروں کو اس سے شفا ہو چکی ہے قیمت رفاہ عام کی غرض سے
 بہت ہی کم رکھی ہے۔ ہر طرف استعمال دوائی کے ہمراہ ہے علاوہ
 بیس روپے کی انگریزی دوائی رفاہی اثرات قیمت پر مل سکتی ہے۔
 کا خاندانہ اخبار سے طلب کرنے پر مل سکتی ہے

اشتہار نیلام

اراضی بجز سرکار برب نہر جناب

۱۔ بذریعہ اشتہار ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ
 دس ہزار ایکڑ اراضی بجز سرکار جس کی آب پاشی
 نہر جناب سے ہو سکتی ہے۔ واقعہ ماہ مارچ ۱۹۷۷ء کو
 بوقت دو پہر پھر ہی صاحب ڈپٹی کمشنر کوہنوالہ
 میں نیلام لکھی اسے گی۔
 ۲۔ زمین مذکور قطعات میں نیلام کیا جائے گی۔
 اور ہر ایک قطعہ مع لکڑی موجودہ کے قریباً ۱۶۷
 ایکڑ لینے چھ مربع کا ہوگا۔
 ۳۔ ہر ایک قطعہ کے واسطے سرکاری قیمت مقرر
 ہوگی۔ لیکن اگر اعلیٰ ترین بولی قیمت مذکور سے کم
 ہوگی تو تعداد قیمت مذکور ظاہر نہیں کیا جائیگی۔
 ۴۔ خریدار کو کل حقوق ملکیت اراضی میں حاصل
 ہوں گے۔ اور اس کا معاملہ سرکاری اور آبپاشی
 و دیگر جائز مطالبہ جات ادا کرنے ہوں گے۔
 ۵۔ امید ہے کہ ہر ایک قطعہ کے کل رقبہ
 آبپاشی کا نصف ہر سال نہر سے آب پاش ہو
 سکے گا۔ لینے نصف کا پختہ خریف میں اور
 پختہ سبج میں۔ اور خریف شلتاد سے آب
 پاشی شروع ہوگی۔
 ۶۔ منجھ زر بولی کے مع روپے فی صدی
 ہر وقت نیلام داخل کرنے ہوں گے۔ بصورت نہ داخل
 نہ ہونے اس روپیہ کے قطعہ مذکور بجز نیلام ہر چھ ماہ
 جاوے گا۔ باقی زر نیلام بندہ دان کے اندر
 داخل کرنا ہوگا۔ بصورت نہ داخل کرنے کے مع
 روپے فی صدی کے حساب سے جو روپیہ امانت
 داخل کیا گیا ہو وہ ضبط ہو جائیگا۔
 ۷۔ خریدار کو قطعہ اراضی کا دایا جاوے گا۔ اور
 کل زر نیلام داخل ہو جانے پر اس کو ایک پختہ
 نامہ دیا جاوے گا۔
 ۸۔ جو اشخاص خریدنا چاہیں وہ بذریعہ درخواست
 سختی ہو گی۔ مارچ کی شام تک صاحب افسر مختص
 آبادی کوہنوالہ کی خدمت میں پہنچ جانا چاہئے بولی
 دے سکتے ہیں۔ مگر ان کو مع روپے فی صدی اپنی
 بولی کا ہمراہ درخواست مذکور بھیجنا ہوگا۔ اور نیلام
 سے پہلے ان کو اختیار ہوگا۔ کہ صاحب دواہنوت
 کو درخواست کر کے نیلام ہونے والی اراضیات
 کو بیچ لیں۔
 ۹۔ صاحب انکم فنانشل کسٹریڈیاؤ
 اے۔ ایچ ڈانک صاحب سید
 سیکریٹری صاحب فنانشل کسٹریڈیاؤ

قصہ ہند اور رعایا کی ہمدردی :- اس عنوان پر فروری کے پیشہ اخبار میں جو قصہ ہند کی ایک سچی نقل کی گئی تھی وہ روایت ایک تار بنی کا ترجمہ تھا چنانچہ اس وقت میں گورنمنٹ ہند نے لوکل گورنمنٹ کے بارے میں حضرت علیا قصہ ہند اسی چٹھی کو ہندوستان کے تمام اخبارات میں شائع کیا۔ ۲۵ - شائع کرنا حکم دیا۔ اور لوکل گورنٹ کی طرف سے اس چٹھی کا ترجمہ ہمارے پاس بھی پہنچا ہے۔ مگر ہم اس داستان غم کو مندرجہ صدر اشاعت میں دے چکے ہیں۔ لیکن بغیر احکام گورنمنٹ پر شائع کر دیتے ہیں۔ وہ وہی ہے۔

۴ جنوری ۱۹۲۷ء - مقام اوسوہل (انگلستان) اس سب سے زیادہ غمناک اور اندوہناک واقعہ برطانوی ایک کے چھپے اور میرے اہل عیال پر گزرتا ہے میری سلطنت کے ہر حصہ کی رعایا نے جو رفاہی اور محبت آمیز ہمدردی کا اظہار کیا ہے مجھے کھڑے ہے کہ ایک مرتبہ میں اس بات کو بیان کر لوں کہ ان کا یہ اظہار کس طرح میرے دل نشین ہوا میرا بہت ہی پیارا ہوتا ہے اس کی ذات کے ساتھ آئندہ کے لئے بہت سی امیدیں وابستہ تھیں اور محبت کے قابل شایکہ فراج اور ہمدردی تھا جو اس طرح یکایک اپنی عمر کی ہمارے زمانہ میں دنیا سے چل بسا۔ یہ ایک ایسا صدہ عظیم ہے جس نے خدا کے احکام پیروں از فہم انسانی پر تسلیم کر کے اپنے کو اپنے محبوب دل والدین اور اس کی بیاری نوجوانوں کو اس کی چاہنے والی دای پر ایک ام و شوار کر دیا۔ گورنمنٹ اوسوہل نے جو ہمدردی اپنے موثر اور عیال طور پر ظاہر کی ہے۔ یہ اپنے وقت میں سے لے ایک نہایت تسلی بخش امر ہے۔ اور یہی اظہار ہمدردی میرے اور میرے اہل عیال کے لئے آئندہ ہمارے سرخ و گلاب میں تسکین کا باعث ہوگا اور میری خواہش ہے کہ میں اپنی اور میری اپنی اولاد کی طرف سے خلوص دل سے اس بات کا اقرار کر لوں کہ یہ جوچہ ہمدردی اور میرے اس پیار سے ہونے کے ساتھ قدر دانی کا اظہار کر گیا ہے جس کو میں پیشگی طرح بیا کرتی تھی۔ اور جس کی محبت میرے ساتھ بیٹے سے کم نہ تھی۔ ان سب کے لئے میں دل سے ممنون ہوں۔

پچھلے تیس برسوں میں میرے پیاروں کی مفاہرت کی وجہ سے جو جو سببیں مجھ پر گزری ہیں وہ واقعی نہایت عظیم ہیں۔ ہر چند کہ اشتغال و ترویات سلطنت اور ذمہ داریاں جو میرے حالات اور مرتبات کے ساتھ وابستہ ہیں بہت بڑی ہیں۔ تاہم خدا سے میری دلی وابستگی کو دیکھتے ہوئے میری محنت اور توفیق عطا کرتا ہے کہ سنگ زندگی و فراق کے میں اپنے وطن مالوں اور سلطنت کے فلاح اعلیٰ رہوں۔

۱۲ جنوری ۱۹۲۷ء - ہمارے لوکل گورنمنٹ ہند کے صدر یلو کو واقعہ پیشہ شہر کو اور ۴ جنوری ۱۹۲۷ء اخبار مذکور کو حضور ہند نے ملاحظہ فرمایا کہ ایڈیٹر ہند نے غلط رجحان کیا ہے اور جو کہ کتاب ہندوستان پر شائع کیا گیا ہے وہ لوکل گورنٹ کے جانیے ہو اور یہ غلط قرار دیا گیا ہے اور اب راجہ ہند کو اس راجہ فرماتے ہیں کہ ایڈیٹر ہند کو اس راجہ کیا جاوے۔ (دانا لیک ہند)

گذشتہ اکاڑہ سنگھریو کاٹو

بخدمت ایڈیٹر صاحب پیشہ اخبار لاہور چونکہ کوئی ایک سبب سے آئینہ اندوہناک اور گمراہ کرنے والے حالات اس صوبہ کے بعض دیہی زبانوں کے اخبارات میں نارتھ ویلن ریلوے کے اس نصاب کے متعلق جو اہل و سہم گذشتہ میں اکاڑہ کے متصل واقعہ میں آیا تھا صاحب لغت گورنمنٹ ہند نے ہدایت کی ہے کہ مندرجہ ذیل بیان ان واقعات کا جو پیش اس کے تھے ان اخبارات کے لئے بھیجا جاوے۔ کیونکہ ان اخبارات میں ایسے غلط بیانات کو جو ان کے اخبارات میں درج ہوئے تھے درست کرنا چاہتے ہونگے۔

اسب انکم انچ۔ ماڈ (دو خط) قائم مقام جوڈیسر ٹری گورنمنٹ ہند

۵ - ڈسٹرکٹ مل میں نارتھ ویلن ریلوے کے ملان لائن پر اکاڑہ اور سنگھریو کے ٹیشنوں پر جو ریلوے حادثہ میں آیا تھا۔ اس کی نسبت اور ان لوگوں کی لاشوں کی شناخت کے بارے میں جو مرگئے تھے صاحب ڈیٹی کٹر ضلع منٹگری۔ بیٹو نارتھ ویلن ریلوے صاحب سپرنٹنڈنگ انجنیئر حلقہ سوہم پناج اور دیگر سرکاری افسروں کے جو سب سے اول موقع پر پہنچے تھے جو پولیس موصول ہوئی ہیں ان کا خلاصہ ذیل میں درج ہے۔

واقعہ حادثہ کے وقت جو حالتیں ضلع ہوئیں ان کی تعداد ۲۰ تھی۔ لاشیں وہاں سے اٹھا کر درستی کے ساتھ ریلوے لائن کے سامنے والے میدان پر رکھ دی گئیں۔ پھر فوراً حسب احکم و عہد صاحب منٹگری نارتھ ویلن ریلوے اور ایڈیٹر صاحب ڈیٹی کٹر کے فرمانے کے بموجب ان کی ایک قبر تیار کی گئی۔ قبرستان میں ہر ایک لاش کی خارجی مگر نقدی اور زیور جو اس کے پاس سے برآمد ہو اچھ کیا گیا۔ اور حقیقت تمام امور سے پوری پوری اسکا ہی حاصل کرنے کے واسطے ایسے کوششیں کی گئیں کہ جن سے آئندہ شناخت کی تصدیق ہو۔ اور مردوں کے مذہب و ریاضت کرنے میں خاص توجہ دی گئی کہ ہندو اور مسلمان اپنی اپنی مناسب نہی رسوم کے مطابق جلانے اور دفنانے جائیں۔ ہندو مردوں کے جلانے کا کام مشرکاب چند صاحب بہرمن وکیل منٹگری کی طرف سے دیا گیا جنہوں نے ان میں صاحب ڈیٹی کٹر کی خدمت میں رپورٹ کی کہ جلانے کا انتظام مناسب ہو کر کیا گیا تھا اور مسلمانوں کی لاشیں کما حقہ طور پر دفنانی گئی تھیں۔

لیکن منجملہ ۳۵ لاشوں کے سبب کو ان کے وارث لے گئے تھے۔ ان میں سے ابھی ۱۹ کی شناخت ہو چکی ہے۔ نقدی اور دیگر اشیاء جو ان کے پاس سے برآمد ہوئیں ان کے وارث کے حوالے کر دی گئیں۔ تحقیقات سے جو ابھی جاری ہے پیش بینی ہو سکتی ہے کہ اور بھی شناخت ہوگی۔

یہ بھی بیان کیا جاوے کہ جناب نواب لغت گورنمنٹ ہند کو نظمیں بطور رزائت ہو گئیں کہ ان دنوں راجہ ہند میں تھا جیسا کہ بعض اخبارات نے غلط طور پر بیان کیا ہے۔

پناج میں ایک جدید حلقہ ہندو کا قائم ہو گا کیونکہ حلقہ انارثت خدہ گیلپ اور ضلع گورنمنٹ میں ایک نئی تحصیل شاہ کوٹ کی قائم ہوگی کہ جہاں تو آبادی کی جو بڑی ہو رہی ہے۔

بخدمت مستطاب ایڈیٹر ہرچند لائل صاحب ہندو کے سی۔ ایس۔ آئی۔ سی۔ آئی۔ ڈی۔ ایڈیٹر لغت گورنمنٹ پنجاب و غیرہ ہندگان عالی

ہم ہمدردان ہیں ایسی ہی ایشیائی پنجاب کو افسوس ہے کہ اب یہ حصہ کے سایہ عاطفت سے محروم ہو گیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی ہر نہایت خوش میں کہ ہندوستان میں جو کاروائی اس ملک پنجاب میں ہو رہی ہے وہ تمام کام کیلئے ہندوستان کی سچی اور سچے لے باعث خود اس ہندوستان ہے۔ ہمارا اس طرح ہندوستان اور ہندوستان کے غمناک غرض پر نہیں ہے حضور خود دانتے ہیں کہ اخباروں کی باندازی اس وقت ہوئی جو جب ملک میں کسی طرح کا فتنہ یا تباہی ہو سکے ہم حضور کو یقین دلایا جاتا ہے کہ ہم حضور کے ہمدردی اخباروں کی باندازی کے لئے کوئی خاص موقع اس تمام کام میں ہوا۔ تاہم ملک کے ہندوستان اور اہل ملک کے لئے اطمینان کا باعث ہونے سے ہم جانتے ہیں کہ ہم چند اشخاص جو اس وقت مقصد خدمت ہوئے ہیں۔ کوئی ذاتی جاعتی حق اس میں نہیں ہے پیش کرنا نہیں دیتے۔ الایہ کہ باشندگان ملک حضور کی کاروائیوں سے خوش ہو کر حضور کے دعا گو ہیں اور ہندو اخبارات کے ان کی طرف سے ہم یہاں آئے ہیں ہندوستان کے اور شہر میں لیکن ہمارا یہاں خاص ہونا ایک خاص مناسبت تھا۔ یہ حضور ہی کے حسن انتظام اور خوبی انصرام کی طفیل ہے کہ پنجاب ایسی ہی ایشیائی کا وجود ملو میں آیا کوئی زمانہ تھا خداوند دل دیکھا کہ جب آپس کے تباہیوں سے اور عقوبت کے باعث اس قسم کی کا قیام نہ ہوا تھا حضور نے اپنی ہی سے پنجابیوں کے ساتھ ہندوستان میں رکھا۔ اور اب ہندوستان پنجاب کے ان باج سالوں میں اور ملت کے ساتھ جو عزائم اور ہمدردی خاص فرمائی ہے۔ اس کا ہم کہ اب وہ سرخ اور باہری شش کہیں نظر نہیں آتی۔ اب جو شہر اشتعال کے تمام فوٹوں میں موجود ہے۔ اس کی مثال ہندوستان حضور صاحب ہندوستان ہے۔ حضور ہی کے کیلئے انصاف کا نتیجہ ہے۔ کہ سب قومیں اور شیر و شکر اور ایک شیرازہ محبت میں مربوط ہیں۔

حضور نے ہمارا ایسی ہی ایشیائی کے قواعد اور ضوابط معلوم کر کے ہم لوگوں کے اتفاق اور اتحاد کی بنا کی ہے۔ یہ وہ خورشید ہے سب کے دل میں جوش زن ہے۔ اور جس کا تقاضا یہ ہے کہ ہندو کو سرکار کا غمناک اور جاننا۔ ہم موجودہ برطانوی سرکار کے احسانوں شناس اور عنایات آئندہ کا زیادہ مستحق بنائیں۔

ہم نے اس ایسی ہی ایشیائی کے لئے جو دستور العمل مقرر کیا ہے۔ کہ وہ ہمارے کمروں کے لئے ہندوستان ہندوستان کا ہم کو امید ہے کہ ہمدردی ہر طرح انداز فرمائی۔ یہ ہندو سرکاری خبریں ایسی ہی ایشیائی سے ہندوستان کی جو ہمدردی کہیں مل سکتی ہیں۔ ہم اپنی اتفاق اور ہمدردی سے اخبار نویس کے ان پہلوؤں کو بھی ترقی دینگے۔ جن میں کہ ہم ہیں۔ کہ ملکی اخبارات خاصہ کا قصہ ہیں۔ ہم کو امید ہے۔ کہ ان اخبارات

فقیر عالم کے لئے شمار اور اعلا

ایک اس کو بیوی کے لئے کہ وہ اسے کاہل سے آؤ۔ وہ
ایک کٹورہ ایک بازار میں تیل کے سیال کے کٹورہ اتناڑ نہیں
تھا کہ اس میں دو آنے کا تیل سا سنا ہوا اس سے کھینچو اس
تیل کٹورے سے بھر دو۔ وہ کڈھارے کہا اس کو کہ ان ڈالیں
سیال حقائق اب اسے کٹورے کو اس کے کہا میں سے میں
ڈال دو۔ یہ سب حقیقتیں کٹورے میں تھا سب گر گیا۔ جب
کھڑے ہوئے تو بیوی کو کہہ تیل سے یاہوں۔ اور کٹورے کا پتہ
دکھلایا۔ وہ حیران ہو کر پوچھنے لگی۔ کہ کیا اتنا ہی تیل اسے
کا لائے ہو؟ اس نے کٹورے کو سہرا کر کے کہا میں اس
بھی تو بہت۔ اور اس حرکت سے وہ کراہنے لگی کہ کیا یہ

لکھو کہے تو آپ آصف تلوار بہا کر کی سرکاز میں ایک شخص
 دولت نامی ملازم تھا۔ کسی وجہ سے تو آپ صاحب نے اس کو
 برخاست کر دیا۔ دوسرے روز وہ پیچھا دیا، حیران ہو کر دروازہ
 میں بیٹھ رہا۔ تو آپ صاحب گذرے تو عرض کی کہ حضور پھر
 دولت چلی جا رہے۔ تو آپ صاحب نے کہا کہ دولت پھر
 جاوے۔ ابھی کسی نے دولت کو بھی جواب دیا ہے۔ عرض
 کیاں دولت کار و کار پھر بن گیا ہے؟

میں سفید پوش مفت خود سے کسی شہر میں پہنچے اور مصلح
 شہرہ کر کے ایک نامانی کی دوکان پر کھانا کھانے بیٹھ گئے
 خانے سے فارغ ہو کر ان میں سے ایک کو بلوایا۔ نامانی نے
 بیٹھ کر اس سے جواب دیا کہ میں تو پہلے پیسے نہ کر دیکھتے
 تھے کھانا کھا لیا تھا۔ نامانی نے انکار کیا۔ اس پر انکار ہوئے
 لوگ جمع ہو گئے۔ نامانی نے کہا تم نے کہا مجھے پیسے دی
 مفت خود سے نے اپنے دوسرے رفیق کی طرف اشارہ کر کے
 جب اس بھلے انس نے دیکھتے تھے۔ نامانی نے حیران ہو کر
 اس نے تو ابھی دیکھی ہی نہیں۔ لوگ بھی حیران ہوئے کہ
 مفت کیا ہے۔ ہاتھ میں تیسرے کی طرف دیکھا کہ وہ اپنے
 دل نے وجہ بھی تو بتلایا کہ جب یہ نامانی ان دو بھلے انسوں
 پیسے لیکر نکل چکا ہے۔ کہیں مجھ سے بھی ایسا سلوک نہ کر جو
 لوگوں نے اس نامانی کو جھوٹا کیا۔ اور مفت خود سے
 خوب شکم سیر کیا کہ صاف نکل گئے ۛ

ایک صاحبِ خودست کو رقص میں لکھا "سینچی (گھڑی) غل کر دے
 (سکر) دایس (پتھر) - خودست (خوش) پوشیدنی نیست -
 بزمِ خودتجد (نہیں آتا ہے)"

عورت اور مرد کے قد میں تناسب :- خیال عام تھا کہ عورت کا قد عورت کے جسم کا وہ حصہ جو کہ سے نیکر شاہو تک ہے مرد کی نسبت عورت میں لمبا ہوتا ہے۔ مگر حال میں اضلاع متحدہ امریکہ کے ایک فاضل پروفیسر نے اس خیال کی تردید کی ہے۔ اور ثابت کیا ہے کہ گھوڑوں کا دھڑاں کے جسم کے باقی اعضا کے تناسب سے لمبا ہوتا ہے اور مردوں کے جسم کے اعضا سے بھی اس نسبت سے لمبا ہوتا ہے کہ اس سے ان کے باقی اعضا بڑھتے ہیں۔ ورنہ اصل میں عورتوں کا دھڑاں مردوں کے دھڑے سے لمبا نہیں ہوتا۔ ان پروفیسر صاحب کو اپنی یونیورسٹی کے وائس چانسلر ہزارڈن و مرڈن کا ایک قد پانچ سے بڑھتا ہوا ہے کہ گواوسط قد کے مرد اوسط قد کی عورت سے ۶۔۷ فی صدی کے حساب سے بڑے ہوتے ہیں لیکن دھڑاں کی لمبائی میں مرد عورت سے صرف ۱۱۔۱۲ فی صدی بڑے ہیں مگر جسم اسفل یعنی ٹانگوں وغیرہ کے مقام میں پھر مرد کے حصہ عورت سے بڑے ہوتے ہیں۔ البتہ سر اور گردن کی لمبائی میں عورتیں مردوں سے گویہ نسبت بچاؤ میں ہیں۔

نامہ خراب رسالتاب صلحہ :- وائس شہر عالم السنہ مشرقی پروفیسر کارابانک نے وائس کی تعلیم کا دعوام کے پچھلے جلسہ میں ایک عجیب بات بیان کی جسوں سلطان اعظم کے مکتب خانہ میں ایک خط ہے جس کو لوگ حضرت رسول قبول کی طرف منسوب کرتے ہیں یہ قسم میں ایک خطی صورت میں اس پر لکھا تھا اور سلطان عبدالعزیز خاں طالب شاہ نے اس کو دیکھ کر پراسر فرمایا تھا۔ تمام سلطان اس کو سچا خط سمجھ کر اس طرف سے لکھا ہوا خط اور ایک مشترک خط سمجھ کر اس کی تعظیم کرتے تھے لیکن پروفیسر صاحب کو اس کے اصلی خط ہونے میں شبہ ہے بلکہ وہ اس کو جعلی تصور کرتے ہیں۔

گولی کا واقعہ :- مشیر نگاروں نے لکھا ہے کہ ایک ڈاکٹر نے عجیب واقعہ کا حال بیان کیا ہے کہ ایک لڑکا پیچھنی گولی سے زخمی ہوا۔ بائیں آنکھ کے اوپریشانی پر گولی گئی تھی۔ زخمیہر گیا۔ ڈاکٹر نے عملی ڈال گولی لاش کو بہنیں سے اور فوری دست و پا میں حرکت کی۔ سیروں کے کوشش آیا مسکواؤنیں سے لڑکا کا چھاپا گیا۔ جلنے پھر لنگے جو لوگ کو پھر کشتیاں کھنکھایا اور صابن بھی کیا فواریش تھا۔ اس سے پھر ڈھانکھا۔ جرات پڑ گئی تھی۔ ۹۔۱۰ میں زندہ رہا۔ گولی اور

میں دوسری جانب کھونسا کہ مراہ

[illegible]

اس سلسلہ سے بعوضہ ثانی کی کتابیں اسلام کی تباہی و
ہیں۔ اسلام کی پہلی کتاب میں تمام مسائل عقائد و فطائع میں سو
تیسری اور چوتھی میں کل مسائل معاملات و عبادات ہیں۔ پانچویں
میں غزوات عرب و شام و یمن و خطوط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
گرام ہیں۔ چھٹی میں اذکار ہیں۔ ساتویں میں اٹھویں اور
دہویں میں مسائل و عقائد غریب و تریب ہیں۔ بیسویں کتاب میں
اسلام کے تمام فروع و اصول کو نشان اور حاوی ہیں۔ اسی
بھی صحیح اور عمدہ ہیں۔ اور تصنیف کی ان کتابوں میں ہر
تک نہیں۔ اور قدیم الاسلام میں کتب احادیث و فقہ کے
طرز پر لکھی گئی ہیں۔ پس ہر طرح سے یہ سچوں کے لئے مفید اور
ہیں۔ دین کی مہارت پیدا کرنے کے لئے اس سے کوئی بہتر اور
طریق نہیں۔ پس اہل اسلام پر واجب ہے کہ اس سلسلہ کے
قد کر لیں اور اپنے سچوں کو ان کے مطابق سمجھیں اور
دینی تعلیم کے فرض سے سبک دہیں۔ اس سے کمال ہیبت و غلہ ہے
اسلام کی پہلی کتاب ۱۔ ۲۔ اسلام کی دوسری کتاب ۳۔ اسلام
کی تیسری کتاب ۴۔ ۵۔ اسلام کی چوتھی کتاب ۶۔ ۷۔ اسلام
کی پانچویں کتاب ۸۔ ۹۔ اسلام کی چھٹی کتاب ۱۰۔ ۱۱۔ اسلام
کی ساتویں کتاب ۱۲۔ ۱۳۔ اسلام کی اٹھویں کتاب ۱۴۔ ۱۵۔ اسلام
کی نویں کتاب ۱۶۔ ۱۷۔ محمود لکھنؤ و فیض علی پور کے اہل علم و
درخواستیں مختلفہ تہمت یا بدیہ و بدیہ کے اہل بنام پہنچا دی جاتی
مک ایجنسی کارخانہ پبلیکیشن لاہور کی چابی ہیں۔

ہندوستان کے محض زود ملنے والے سے درونک اچھ میں
کہہ رہے ہیں کہ ہر چیز حال زار چارہا ہے آئینہ
ابھی تک آپ کے دل میں مقبالت ہے
جو حاکم قانون کی پابندی کو اپنے ظلم کی آڑ لے کر جبر کرتے
میں ان سے کہہ دیجئے کہ ہمارے بغیر دہشت و فساد بامانہ
صناعت غم و سوئے بازید و ہمارا مانہ ساخت ہے

ہا سے بھی وہ جو ریلن فکزار
نہی ہو وہی فکزار ہے وہ
مجدول نہ رہا گئے نہ بولے فکزار
نفسا تے میں ہر طر اب خار
جلدیت ہائے البرٹ وکٹر
وینکے وکس سب کے وہ دلیر
مچ گیا کیوں حرمان میں سرام
نہ نہ کہ میں سبھی خواص عموم

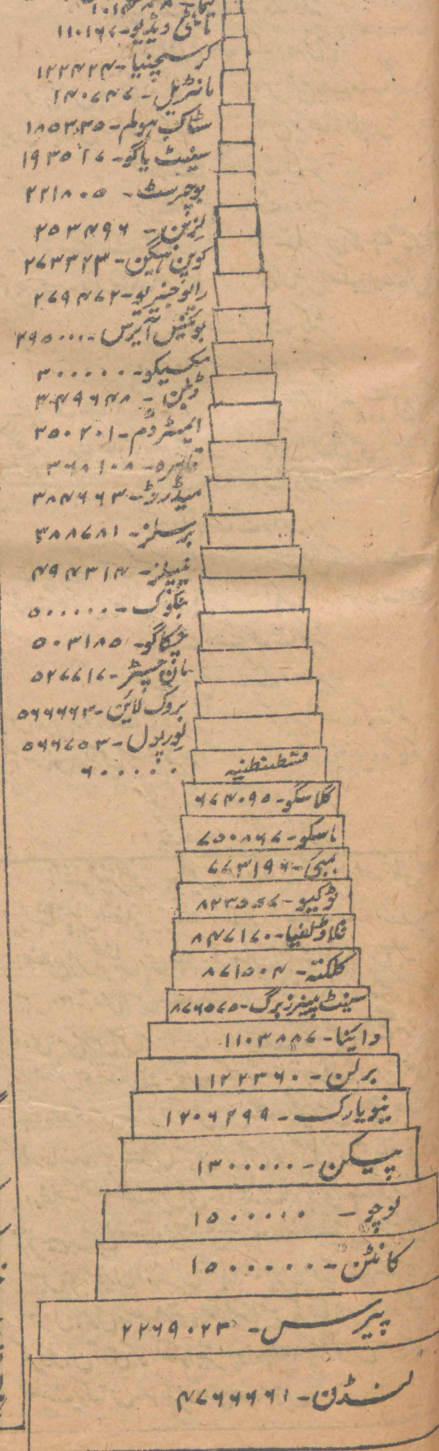
ہر پیر میں وسوادی مولیٰ پر بارہ روز صبر کر کے ہر پیر
 نہیں جو۔ سویر اور بچوں کے بادشاہوں اور شہزادوں کے امیر
 معقول مال کی یہ سب بخش افلا نیز میں کرتا میں۔ امریکہ میں
 کروڑوں آدمی کو افلا نیز لہوا ہے۔ چاکاگو میں دس ہزار
 سلیٹ یوگ میں ۲۰ ہزار آدمی مرے ہیں۔

پہلیہ اخبار

نمبر 5. یوم دوشنبہ - ۸ - فروری ۱۲۹۲

Monday, February 8, 1892. جلد ۱۷. Vol. VII.

واقفیت علیہ کے لکھنؤ اور اعداد و نیا کے بڑے بڑے شہروں کی نسبت آبادی :-



مذاق

ایک نادان خوش اعتقاد کسان نے اپنے پروردگار سے اس طرح دعا مانگنی شروع کی :- اے میرے اچھے خدا میں عقدا رکھتا ہوں کہ تیرا کوئی سا بھی نہیں مجھ پر کم کرے پھر سے ہو کے ملائے ہیں کہ تو توئی ہے قدیر ہے مجھ سے میں ان پچھار باتوں کو کچھ نہیں سمجھ سکتا مگر اتنا جانتا ہوں کہ لوٹ صاحب سے بھی بڑا ہے عالم لوگ کہتے ہیں کہ تو پر ذرہ عالم کا نظم ہے میں اپنے چھوٹے سے کمزور خیال کو اتنے جھک نہیں دے سکتا کہ پر ذرہ پر نظر دوڑا کر تیری قدرت کی کاروائیوں کا مشاہدہ کر لوں مگر یہ جانتا ہوں کہ حاکم بندوبست نے غیر تیری مرضی کے بغیر جمع نہیں بڑھائی اب میرے داتا چچے پر رحم کر جب تو پر ذرہ کا نظم ہے تو میرے کھیتوں میں بہت سا غلہ کیوں نہیں پیدا ہوتا کہ اس کو بیچ کر باقی بچے اس سے بال بچوں کو پالیں اے اے اے تو جگہ ہے مگر شاید اس موضع میں تو نے گندہ نہیں کیا نہ اور اگر کر گیا تو میری آخری حالت کو دیکھ کر مجھ کو اپنا بندہ سمجھا اور اگر بندہ سمجھا تو ہنگامہ کیا یا اسی وجہ سے مجھ پر جمع نہ ہوا دی اے اللہ میرے گناہ معاف کر وہ گناہ بچہ بہت بڑا نہیں ہے میں نے نیل والے صاحب کی ایک بھینس چرائی تھی مگر اس کے لئے دو مہینے کی قید بھی جگت لی اس نے میرے کھیت کا نقصان کیا تھا میں نے اس کو باندھ رکھا تھا اس کے سوا اور کوئی گناہ بھی نہیں کیا نہ کسی کی نہیں وہابی نہ مال چھین لیا یا خدا اس مجھ پر اپنا فضل کر اور میری اس دعا کو بدلی کے تقاضا میں لپیٹ کر تیرے درجہ کی کے ہاتھ صاحب کو لوں گے پاس بھیج دے اور جو دیکھے کہ کھنکی بھر عیب کسانوں پر مالگداری کے واسطے ذرا سختی کر لیں

ایک سردار صاحب کے پاس ایک مراسی خدمت گزار تھا وہ جب بھی کچھ انعام مانگتا تو سردار صاحب کدیتے تھے کہ انعام اس وقت ملیگا جب ہماری موج خوشی آئے گی اور پھر اس روز کے بعد یہ دتیر اختیار کیا کہ جب سر شام لڑی گھر کو چلا جاتا تو سردار صاحب کدیتے کہ اسے بہت قسمت جو تو اس وقت ہوتا تو جہنم سے مانگتا جھکو ملتا اور صبح کو مراسی کو کہتے کہ اگر کسی مرتبہ موج آتی ہے مگر تو اس وقت پاس نہیں ہوتا مراسی جھکتا تھا کہ یہ سب مذہبیہ کا ہانسی ایک روز وہ چپکے چپکے سردار صاحب کے خلوت میں مکر چار پائی کے نیچے چھپ کر لپٹ گیا جب معمول سردار صاحب کی جرات کو کسی وقت آنکھ کھلی تو انکسار نہایت بڑا ہوا کہ اس وقت تو خود توجہ مانگتا مراسی جھکتے چار پائی کے نیچے سے نکلا کہنے لگا میں تو صاحب پر سردار صاحب جھکتا کہہا چپکے سرانزدی تو نہ ہوا موج ہی جھکتا تھا

عجب عجب باتیں

گناہ گزری کشتی و سنا تو ہوں کہتے تھے کہ سدا سدا کاغذ کی ہوتی نہیں مگر انیس تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ اصل کاغذ امریکہ میں بجری فوجی خدمت میں ایک کشتی خالص کاغذ کی بنی ہوئی ہے

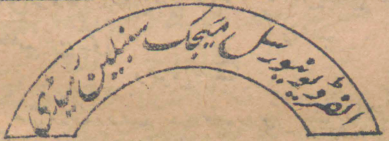
ایک جرمن کا عجیب اندازہ :- جرمنی کے ایک پویشیار اور نامی شخص نے جرمنی کے بار سے میں حسب ذیل عام حالات بیان کئے ہیں - زندگی کی اوسط دیر ۲۶ برس ہے ۲۵ - فیصدی ۱۰ برس کی عمر کے پہلے فوت ہو جاتے ہیں ہزار آدمیوں میں صرف ایک شخص ۱۰۰ برس کی عمر کو اور پچھتھ شخص ۹۵ برس کی عمر کو پہنچتے ہیں ہر سال ۲۵ - لاکھ ۲۱ ہزار ۴ سو آدمی مرتے ہیں یعنی ہر روز ۹۶ ہزار ۴ سو آدمی اور ہر گھنٹے میں ۲۰ - اور ہر منٹ میں ۴۶ فوت ہوتے ہیں کچھ اب نسبت نا اچھا ہے کہ زیادہ زندہ رہتے ہیں - بے قدر والے بہ نسبت پست قدر والے اچھی عمر پاتے ہیں - مردوں کی بہ نسبت عورتیں ۵۰ - کی عمر کے قبل زندگی کے اچھے مواقع پاتی ہیں لیکن ۵۰ برس کے بعد مردوں کی بہ نسبت ان کو ناموافق مواقع ملتے ہیں - کچھ اگر کہہ دیں تو نا اچھا سنتوں - جو لوگ سو سو سال میں پیدا ہوئے ہیں وہ بہ نسبت ان کو لوگوں کے جو آدمیوں میں پیدا ہوئے ہیں زیادہ طاقتور ہوتے ہیں - موت اور پیدائش رات کے وقت بہ نسبت دن کے زیادہ کثرت سے ہوتی ہے

روئے والے جانور :- ایک ڈاکٹر نے جاوا میں سندیا کے گولی ماری زخمی ہو کر درخت سے بچے اپنے بچے کھپتا ہو کر بچے کھپنے سے قبل روزی تھی ڈاکٹر نے قہقہہ کھانی کہ ایسی حالت میں بھی شکار نہ کرے گا منہ بولے ایک جرات کھی جو زندگی سے مار گیا تھا روتے ہوئے دیکھا - انہی سلاح کا بیان ہے کہ ایک باغی کو مرتے وقت روتے دیکھا اسے بڑے آسودہ جانتے تھے - ایک بوڑھی بی بی اپنے بچے کو دوسرے دیکھ کر روتی تھی بوڑھوں کے دروازے پر دیوچی جانوروں کے آغوش لگتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں - بے شمار تشکیلیں ہیں کہ جانور بھی آدمی کی طرح روتے ہیں

ایک نظر ضرور دیکھ لیجئے

تقریبی الفاظ جموں کے اشتہار دینے والوں نے سب ہتھمال کر ڈالے
راستباز کارخانوں کو اپنی ادویات کے خواص بیان کرنا بھی شواہد
ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جہاں سے پاس مصلحت ذیل امراض کے خوب
تسلی موجود ہیں بشرط اس قدر تعریف کافی ہے کہ اگر آرام و تندرستی
لیلو بشرطیکہ جب ہر ایک عمل کیا جاوے۔ اور مریض اپنے مرض کو بخوبی
بیان کر دے۔ مگر جواب خط یا فہرست مفصل ادویات کے کچھ نکات
روانہ کرنا چاہو جواب آتشک بخاری نہیں۔ سفوف باہر فی کس
درغون ظلال بخاری شیشی۔ سفوف سوزاک مہر فی کس خضاب مہر
فی شیشی مہر آمل بخاری خوشبودار بابل کا مفید تیل مہر فی شیشی۔ جواب
کھانسی آملی کس۔ جواب تاپ تلی ۱۲ آملی کس ۱۲
المشترک شش چھوٹا۔ پودہ پاپیر سیٹینی میڈیکل آل۔ وچھوڑا لاہور

راہیت سے ولایت میں تیار ہوئی ہے۔ امیروں اور شاہی قوتوں
کے مکر کے سواوت کے لئے ایک ناوہ زور ہے۔ یہی اختیار
لاہور کے ایک کارخانہ سے اب بھی پانچ روپیہ کو فروخت ہو
رہی ہے۔ اور ہمارے ہاں آج تک تین روپیہ کو فروخت ہوئی
رہی ہے۔ لیکن اب ہر مقرر کو دی گئی ہے۔ درخوہشیں طلبا دیں
المشترک مہر کارخانہ پیشہ اخبار لاہور



ہماری بھاری محنت اور غرق دہری کا نتیجہ جو بہت سی بناتی
پیشوں سے مرکب ہے۔ اور ان پیچیدہ مریضوں کے واسطے جو
تندرستی سے ناپس ہو چکے ہیں ایک خداداد جینہ چاہتے
علاوہ علاج کی یہ دو ایٹم کی ہوا۔ نفع۔ ترشہ۔ معدہ۔ یونہی
قبض اور تمام امراض معدہ کو دور فرماتی ہے۔ ہمیں ضرورت
نہیں ہے کہ ہم خود اپنی خوبوں کا نقارہ بجائیں۔ ہمارا مالوک
جو اس سے مضیاب ہوئے ہیں شہادت دیتے کہ تیار ہیں۔
ناظرین خود آزمائش کر کے دیکھیں
شک است کو خود پوچھو کہ یہ کس طرح ہو گیا۔ ہر ایک خانہ
میں ایک شیشی ضرور ہونی چاہئے۔ سامان چسپے رہنے سے
خراب نہیں ہوتی
المشترک ڈاکٹر اور شش منجر الفروڈ اینڈ کو مقل عجایب گھڑا مو



رسالہ زمیندار باغبان و مریط

جو کہ ہندوستان بھر میں مضامین زراعت۔ باغبانی۔
علاج الواشی۔ صنعت و حرفت و تجارت وغیرہ مضامین
کا اکیلا ماہوار باقیوہر اور رسالہ ہے۔ قیمت عام سال
۱۲۔ ۱۲ ماہ سے ۱۲۔ حکام و دہلیان ریاست سے
۱۲۔ نمونہ کی کاپی ۱۲ روپیہ کی سکتی ہے۔ ہر ایک ہندوستان
کے غیر خواہ کا فرض ہے کہ اس ناوہ رسالہ کی ادرا کرے
اور اس فرض سے تسکین و شہ ہو
المشترک مہر پیشہ اخبار لاہور

تحقیق قیمت مضامین معطرہ قیصر ہندی عالیشان شہنشاہی تصویروں

سواگر لیبی اور ایک گز پوری
یہ قیصر ہندی خاص طور پر ولایت سے تیار ہو کر آئی ہیں۔ جو خاص
ان کی خریداری کے شائق ہیں جلد مطلع فرما دیں۔ ہمارے
پاس اس قیصر ہندی کے مقدور کاپیاں ہیں جن کے فروخت ہو جائیں گی
جلدی امیہ ہے۔ لہذا اطلاع خریداری میں قدر جلد دے ہنر
ہے۔ یہ تصویر بہت عمدہ اور عالیشان ہے۔ اور خاص کاپی

ڈاکٹر مکن خان وٹسٹ

دانتوں کا علاج کرنے اور نئے دانت لگانے ہیں
لاہور۔ انارکلی۔ مقبل دیو سراج

زیارات اہل اسلام کی عکسی تصاویر

دعائے معطرہ اور کتبہ اللہ۔ ۴۰ جلد اف کعبہ۔ (رس)
مدینہ منورہ۔ دوم۔ روضہ مبارک آل حضرت صلی علیہ وسلم
عید الفصحی کے روز کوہ عرفات پر حج کا قیام
بزرگان اہل اسلام اپنے مکانات میں تصاویر کا
آویزاں کرنا پسند نہیں کرتے۔ مگر اس ترقی کے زمانہ میں
ان کے مکانات کی آرائش کے لئے بہت سامان
ہو رہا ہے۔ چنانچہ لاہور کے ایک کارخانہ ساز نے ان
بالا پانچ مقدس مقاموں کے عکسی نقشے تیار کئے اور
۱۲۔ ۱۲ پورے کارخانہ ساز ہیں۔ ہر ایک نقشہ کی قیمت معطرہ
اب اس امر کی تعریف کرنا کہ عکسی اور خوبصورتی ان نقشوں
کی عکسی ہے عکس ہے کیونکہ عکسی ہیں۔ اور مقامات کی حریت
اور عزت کی تعریف کسی کے بیان کے تحت ہی نہیں۔ اس
کے طلبہ اگر مولوں کو کھمبولٹاں وغیرہ عکس۔ اس موقع پر
سو گز نہیں اور جلد ہی عکس کیل طلبہ فرمائیں
المشترک مہر کارخانہ پیشہ اخبار لاہور



مسائل

بقیہ ریو کو صحت نامے اندو اج نمبر ۳
 برکن سیکر کے لئے اس امر خاص کی تحقیق میں بہت سے تجارب ملے۔ اس لئے ایک جانوروں کے خرم غریب میں شہرہ شکی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کئی سالوں تک صرع منتقل ہوتی ہوئی ملتی تھی۔ پھر کئی جانوروں کے اس سے شبانک غدد کاٹ ڈالے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی اولاد کے پاؤں میں انگوٹھے نہ رہ سکے۔ اس کے علاوہ ہزاروں حالت میں جو تجارب کئے گئے ہیں ان سے بھی یہ ثابت ہوا ہے کہ ضرور ماں باپ کے حالات اور نشاۃ الیہ میں پرہیز جوڑا ہے۔ پھر ہم روزمرہ دیکھتے ہیں کہ کئی ایک امراض ایسے ہیں جو اولاد میں وراثتاً منتقل کرتے ہیں۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اگر اصول حفظ صحت و ذرا بوجی سے کام لیا جائے تو بچوں کی تندرستی اور خوبصورتی پر بہت کچھ اثر پڑتا ہے۔ ڈاکٹر اکبر علی صاحب نے جو اصول اور ضوابط اس امر کے لئے بیان کیے ہیں وہ بالکل صحیح اور مستحسن ہیں۔ اور خود ڈاکٹر اور اس کے ہم خیال جو اس اعتراف سے بے باقی ہیں۔ ان ہدایات کے موید ہیں۔

ہم کو نہایت انوس میں کہ ہم ان مشماروں میں کا جرح سے کتاب ملاحظہ فرمائیے اور یہ بھی نہیں دیکھ سکتے۔ مگر خود سے طبی علم کے کچھ حصے اس سے اس قدر روشن ہو گیا ہوگا کہ یہ کتاب بہت مفید اور دلچسپ ہے۔ ہم سفارش کرتے ہیں کہ لاہور کے رہنے والے اور دیگرین کے جو کچھ ہم نے لکھا ہے اس سے اس کتاب کی اس خوبیاں کس قدر روشن ہوں گی۔

عشق نامہ جلال باریک بینی سے

مراقبہ فرمائیے اور یہ بھی لکھا ہے شاید لاہور
 کریم علی صاحب کا نام صاحب زو عیال شکم
 السلام شکم و رحمۃ اللہ علیہ ہوگا۔ اس کتاب نامہ کے ساتھ آپ کو کچھ کچھ کی نظر ملاحظہ فرمائیں گے جو پنجاب اور کشمیر کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ ان میں سے درخواست کی تھی کہ پنجاب کے مکمل مسائل میں تیسرے نمبر پر ان میں سے کچھ چاہا کریں اور نوٹس جاری ہو جائے۔ ایک سطر جاری کر کے۔ جو نہایت عالیہ کے مال ہو جائی اور عیاں پروری سے اس درخواست کو منظور فرمایا ہے۔ آپ کی خدمت میں اس غرض سے ارسال کی جاتی ہے کہ آپ اسے اپنے لئے یا اور بہانہ پر یا اخبار میں جگہ دیں۔ اور ساتھ ہی گوشت بھی شکر۔ اور نامیں۔ اور صاحب اور نوٹس الفضل میں اہل اسلام کو بھی اس بار علی کی طرف توجہ دلائیں۔ انہیں آپ کی ہمدردی کی از میں شکر گزار ہوگی۔ والسلام

شیخ صاحب صاحب ہا و قائم مقام چیف سیکریٹری نوٹس پنجاب ویسٹ طرف سے جلد صاحبان مکشہ و دیگر کثرت بخاری کی خدمت میں۔ لاہور۔ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۳۲۷ء
 جناب من حضور ذاب غشت گور صاحب ہا و کی بہت کے مطابق منہ ذیل امر کی طرف میں آپ کو توجہ دلاؤں کہ

لاہور میں انہیں حمایت اسلام کے زیر سایہ ایک میٹھا خانہ قائم کیا گیا ہے جس کے منتظم نادار مسلمان بیویوں کو جو ان کے پاس بیٹھے جا میں مفت دیتے۔ پرورش کئے اور تعلیم دلانے کے واسطے تیار ہیں۔ یہ میٹھا خانہ ایک مستقل عرصہ سے جاری ہے۔ اور اس کی حالت روز بروز اس قدر ترقی ہو رہی ہے کہ یقین کیا جا سکتا ہے کہ وہ خاطر خواہ مستقل بنیاد پر قائم ہو جائے۔ اگرچہ یہ وقت اس کا قیام صرف عطیات اور جہدیں پر مبنی ہے۔

سکول متعلقہ میٹھا خانہ کے معائنہ ڈاکٹر شمس ناگل صاحب ہا و انسپکٹر مدارس حلقہ لاہور نے اور میٹھا خانہ کا ملاحظہ صاحب نوٹس مکشہ ہا و لاہور نے فرمایا ہے۔ دونوں افسرین کی تعلیم اور پرورش کے متعلقہ انتظاموں کی بہت توجہ کرتے ہیں۔

باضل ۲۸ بجے میٹھا خانہ کے درجن میں روح میں اور صاحب نوٹس مکشہ ہا و لاہور کی رائے میں اس قدر اوسے دیکھ بھول کی رہائش کے واسطے حکم موجود ہے۔ اگر میٹھا خانہ میں کسی بچے کا بھیجا تو یہ۔ تو میٹھا خانہ کے منتظموں کو پہلے اطلاع ہونی چاہیے ہے تاکہ معلوم کر لیں کہ آیا اس کے لئے ضروری رہائش اور دیگر ایجنجہ حقیقت موجود ہیں۔ میٹھا خانہ کے منتظمین کو اور دریافت کر کے بھول۔ اس کے لئے نشی نشی شمس الدین صاحب سیکریٹری انجمن حمایت اسلام سے خط و کتابت کرنی چاہئے۔

میں ہوں آپ کا تالیدار
 ایک ہی فیض قائم مقام چیف سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب ڈپٹی ڈائریکٹر پیشہ اخبار لاہور
 تسلیم مضامین مندرجہ پیشہ اخبار بابت قضا ملک مدرس کے پڑھنے سے دل کو نہایت درجہ کا تردد ہوتا ہے لیکن آگے ساتھ ان چند سطور کا جو عملی مخصوص حالات واقعی ضلع شمالی رکات ہیں ہر ذہن ناظرین اخبار عالی ہو جائے خالی از لطف ہوگا۔

جناب من۔ ہمدردی سے عرض دراز ہے ملک مدرس کی حالت اختیار کی ہے۔ مگر کبھی اس ملک میں فضل اچھے ہوتے نہیں سنے۔ ہمیشہ یہی سنا کہ فلاں ضلع میں بارش ہوئی مگر چن تعلقات خشک ہی رہے۔

نے الحال ضلع شمالی رکات بحر میں گرانی آج کی حالت ہے کہ ایک روپیہ میں چار سیر چاول کا مناسی ہوا ہے۔ اور گھاس لینے پرال کے مفقود ہو جانے سے چار پائیوں کی حالت بالکل زبون ہے۔

آپ کا فیض خواہ غشی محمد حیدر خان مقیم ملیر ضلع شمالی رکات

معلوم ہوا کہ ہزار دست سرگرمی سے ملک تار و قضا
 بلوچستان کو توجہ لگتی ہوئی کیا جا گیا۔ انہی ترقیوں میں اہل ان کے سرور میں ان کو کٹھن آئے جو پھول شمس الدین صاحب کے کام پر سفیرین میں حال میں شمس الدین صاحب کے ابیں تین اور سواستو درہ ہزار کے دریافت کر کے راؤ لکھنوی پتھر میں۔ یہ لوگوں کو درہ ہزار ملے ہیں مگر آمدورفت کے لئے اور جرات سے ان کو ترجیح ہوتی ہے جبکہ ان میں شمس الدین صاحب بنائی جا رہے۔

ہندو اور ناکر کے باشندوں سے جو خیار ملے گئے ہیں ان میں ہندو نہیں تلواریں اور تیرکان جو جو ہیں کہ جن میں سے آخری اذرا سے وہ لوگ بہت محبت کرتے ہیں۔

استہار نیلا

ارضی بخر سرکار برب نہر خیاب

۱۔ بذریعہ اشتہار ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ ایک ارضی بخر سرکار جس کی آبپاشی نہر خیاب سکتی ہے۔ واقعہ۔ مارچ ۱۳۲۷ء کو بوقت بکھری صاحب ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ میں نیلا جاوے گی۔

۲۔ زمین مذکور قطعات میں نیلام کی اور ہر ایک قطعہ موکڑی موجود کے قریب ایک لینے چھ مربع کا ہوگا۔

۳۔ ہر ایک قطعہ کے واسطے سرکاری قید ہوگی۔ لیکن اگر اعلیٰ ترین بولی قیمت مذکور ہوگی تو تعداد قیمت مذکور خاص نہیں کی جائے گی۔

۴۔ خریدار کو کل حقوق ملکیت ارضی حاصل ہونے اور اس کو معاملہ سرکاری اور دیگر جائز مطالبہ جات ادا کرنے ہونگے۔

۵۔ امید ہے کہ ہر ایک قطعہ کے کل آبپاشی کا نصف ہر سال نہر سے آب یا ش کے کا لینے نصف کا پے حصہ خریف میں پے حصہ بیج میں۔ اور خریف کشتہ سے شروع ہوگی۔

۶۔ مغلہ زر بولی کے سے روپے فی بروقت نیلام داخل کرنے ہونگے۔ بصورت ہونے اس روپیہ کے قطعہ مذکور پھر نیلام جاوے گا۔ باقی زر نیلام پندرہ دن کے داخل کرنا ہوگا۔ بصورت داخل کرنے کے روپے فی صدی کے حساب سے جو روپیہ داخل کیا گیا ہو وہ ضبط ہو جائیگا۔

۷۔ خریدار کو قبضہ ارضی کا دلایا جاوے گا۔ کل زر نیلام داخل ہو جانے پر اس کو اب دیا جاوے گا۔

۸۔ جو اشخاص خریدنا چاہیں۔ وہ بذریعہ تحریری جو ۲۷ مارچ کی شام تک صاحب افسر آبادی گوجرانوالہ کی خدمت میں پہنچ جانا چاہئے۔ مگر ان کو سے روپے فی صدی اپنی بولی کا ہمراہ درخواست مذکور بھیجنا ہوگا۔

۹۔ نیلام سے پہلے ان کو اختیار ہوگا کہ صاحب کو درخواست کر کے نیلام ہونے والی ارضیاں دیکھ لیں۔

حب الحکم صاحب فائش کشر ہا

۱۔ سچ ڈانگ صاحب سینہ سیکریٹری صاحب فائش کشر پنجاب

۲۔ سچ ڈانگ صاحب سینہ سیکریٹری صاحب فائش کشر پنجاب

لکھ دیا جاتا ہے۔ سوائے گورے کی تمیز سے
 امت پر چھٹی ہے۔ یا رعایا کی بعض تکلیفوں سے
 چھٹتا ہے مگر یہ سب باتیں تکلیف کی اس واسطے
 آتی ہیں کہ ہم کو اس سے بھی اعلیٰ معیار حکومت
 دکھلایا گیا ہے۔ اگر ہم صرف روس کے طرز حکومت
 واقف ہوتے تو اپنی حالت پر بالکل قانع ہوتے
 یہ امر بھی خلاف قانون فطرت ہے، مگر ہم نے
 ہستان۔ امریکہ اور فرانس کی حکومت کی طرز پر غور
 کیا ہے اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ بہت جلد ہندوستان
 حکومت بھی اسی درجہ تک پہنچ جاوے۔ کیونکہ
 مال کے باشندوں نے گوتھوڑی مدت میں ترقی
 ہے۔ لیکن چونکہ ان کو ترقی دی گئی ہے یہ بہت
 اس لائق ہو گئے ہیں کہ جس لائق مساکین
 پر زیادہ مدت تک خود ترقی تلاش کر کے نہیں
 سکتے تھے۔

مذہب کے معاملہ میں بھی ہندوستان میں بہت آزادی دی گئی ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ آزادی نہ ہونے کی صورت میں سلطنت مستقل ہو سکتی۔ مگر بعض ملک ایسے بھی ہیں جو گو یورپ کے سر زمین پر واقع ہیں مگر مذہبی آزادی میں ہم پہنچتے ہیں۔ مثلاً آئینور شامیہ کے اخبار لندن کے نام میں ہم ملک پرنسٹن کی ایک عجیب مراسلت دیکھتے ہیں۔ اور اس کو دیکھ کر شکر بخا لاتے ہیں کہ ان نصیبی سے ہم اس حالت میں گرفتار نہیں۔ اور بالفضل اسی مراسلت کے خلاصہ پر اس آرٹیکل ختم کرتے ہیں۔ وہو ہذا۔

۱۲۔ اکتوبر ۱۵۵۸ء کے اخبار لندن ٹائمز میں ایک
مذمت کسی شخص کی طرف سے لکھی ہے جس میں خواہر
ایکا ہے کہ پرنسٹن میں پرنسٹن عقیقہ کے عیسائی
اس قدر ظلم و زیادتی ہوئی ہے۔ وہاں کے شہر ایورٹ
میں ایک شخص فرانسیسی سبائو رہتا ہے۔ اس کو ایک
بیس مجرم میں ۱۲ ماہ کی قید اور دو پونڈ جہانہ ورنہ تین
اور قید کی سزا دی گئی ہے۔ مجرم جو اسپر ایک عدالت
ہواری میں لگایا گیا ہے یہ ہے کہ اس نے ایک ضلیب
کھانے جو ایک جنازہ کے ہمراہ لیجائی جا رہی تھی ٹپپی
کر کر تعظیم کرنے سے انکار کیا۔ عدالت اس نے اس
بار عدالت ماتحت کا فیصلہ خارج کر دیا کہ اس نے نا
انصافی نہیں اتاری ورنہ عمار اس سے بادشاہ کے
اسب کی خلاف ورزی سرزد نہیں ہوئی۔ غریب ثانی میں
اس استطاعت موجود تھی۔ انہوں نے اس سے بھی

بڑی عدالت میں اپیل کی کہ جس سے پھر مجرم کی سزا
 بحال کی گئی۔ وجہ یہ کہ حکومت کا مذہبی رویہ کھٹاک
 ہے۔ اور اگر کوئی شخص اس کی پابندی سے صاحب
 کی ٹوٹی اتار کر تعظیم نہیں کرتا تو وہ گویا سرکار کی
 توہین کرتا ہے۔ چارے رائے میں یہ سخت لغو اور
 بے فائدہ ہے۔

راجپوتانہ ریلوے پر نقصان دوم :- اہی ملتان لائن پر ریلوے کے ٹکرائے کا حادثہ تا نہ ہی تھا کہ راجپوتانہ ریلوے پر اجیر کے متصل (جیسا کہ ہم پہلے اشاعت میں لکھ چکے ہیں) دو گاڑیاں ٹکرائیں جن میں سے ایک ڈاک گاڑی تھی۔ اس موقع پر گوگاڑہ سنگھ والا نمونہ مختبر پرانیس ہوا مگر تاہم سخت حادثہ ہو گیا۔ کئی جاہیں گئیں اور بیسیس نفی ہوئے۔ سرینو اہوں میں ایک بجن ڈرائیور پر مین تھا۔ کئی گاڑیاں چور پور ہو گئیں اور ایک لاکھ روپیہ کے قریب نقصان کا امرازہ ہوا۔ اہی اسباب وقوع کے مفصل کیفیت تو معلوم نہیں ہوئی مگر جو کچھ پتہ لگتا ہے اس سے وہی ایک ویسی شیش مارٹر کے لائن کلیر دینے کی غلطی ثابت ہوتی ہے۔ حقیقت میں یہ ریل کے انتظام میں سخت نا لایقگی کی حرکت ہے کہ سائز گاڑیاں دسینٹوں کے باہر پوری رفتار سے چلتی ہوئی ٹکرائیں اور اس کے پاداش میں ایک آدمہ بابو کو تھوڑی بہت سزا دیکر اپنے آپ کو بری الذمہ کر لیا جاوے۔ گورنمنٹ ہند کو ایسی لائنوں کے امیروں کے خوب گوشمالی کرنی چاہئے۔ کیا ہم اس وقت تک کسی بہتر انتظام کے ہونے کی امید نہ کہیں جب تک کہ کسی عیب کا کوڑ یا کوئی ممبر آف کونسل کسی ایسے صدر میں قابو نہ آئی۔

قیصر ہند اور رعایا کی ہمدردی :- ایک خاص
گڑٹ میں قیصر ہند کا ایک فنانس ہوم سکریٹری کے نام
شائع ہوا ہے جو کہ نہایت رقت آمیز اور دردناک
ہے۔ جو اپنے مطلب کو پوری طور پر واضح کر سنے
کے لئے مجتہد ورج ہونا ضروری ہے :-
”سلطنت کے برحقہ میں جو جبری رعایا نے اس
نہایت ہی دردناک اور اندھ بھین دسوائے ایک کے
موقوفہ پر الھار محبت آمیز ہمدردی اور مدد داری کا

کیونکہ سچے جو شہیت ایزدی کے سلسلے میں نہیں مار سکے
سخت رنج و اہم پرہیزگار بنی ہوئی ہے۔ لاکھوں ہمشدوں
کے ہمدردی جو ایسی درو سے ظاہر کی گئی ہے نہایت
اطمینان بخشتی ہے۔ اور میں ان سب کا جو جو اس
اظہار ہمدردی اور ہماقتوں کے قدردانی میرے ہوتے
کی دکر میں کی محبت جیسے میرے بیٹوں کی طرح تھی،
جو میرے لئے اس وقت بطور مدد اور دھبی کے ہیں
ولی شکر یہ اور کرتی ہوں۔ گذشتہ تیس سال میں میرے
 عزیزوں کے نقصانات بہت بہار ہی ہوئے ہیں۔
مگر میری محنت ذمہ داری اور کاوش ہی نہایت
گراں ہیں۔ میری خلوص نیت کے ساتھ دعا ہے کہ
کہ خداوند تعالیٰ میری مدد کرے اور ہرچیز خالصتہ سے
کہ میں تا دمِ دلیلیں اپنے عزیز ملک کی خدمت کرنی چاہوں

راجپوت کالج :- پنجاب میں قوم راجپوت کی ایک
 بہت زیادہ ہے۔ ہندوؤں اور مسلمانوں میں کئی خانوں
 کے راجپوت جا بجا پائے جاتے ہیں۔ اس وقت
 پنجاب کے کئی وایان ریاست ہی راجپوت ذات
 کے ہیں مگر اس قوم میں تعلیم کی آج تک ہیستہ
 کی رہی ہے۔ وہی سلج پتھر (راجپوت) جو کسی زمانہ
 میں ملک کا زیور تھے آج بوجہ اپنے افلاس اور جہالت
 کی تاریکی کے گڑبے میں پڑے ہوئے ہیں لیکن
 حال میں اس قوم کے چند بہادر آدمیوں نے جو
 تعلیم کی روشنی سے بہرہ ور ہو چکے ہیں دیگر اقوام
 کے کالجوں کو دیکھ کر راجپوت کالج کے بناد رکھنے کا
 ارادہ کیا ہے۔ چنانچہ پنجاب کے پانچ چار مشہور
 شہروں کے لوگوں کو متوجہ کر کے اور جا بجا جلسے
 کر کے لاہور میں ۹ جنوری کو نون حال میں ایک
 جلسہ کیا۔ اور تجویز کی حیدہ جمع کر کے راجپوت کالج
 کی بنیاد ڈالی جاوے کہ جس سے اس فی زمانہ غریب
 قوم کے بچوں کو ازاں خرچ پر تعلیم ہم بھیجی جاوے
 ہم امید کرتے ہیں بہادر راجپوت اس لیے بہار راجپوت
 جو اس وقت ہی پنجاب میں کئی گڈیوں کی نیت میں
 اس کام میں قوم کی امداد کریں گے جیسی کہ خالصہ کالج
 کے لئے خاندان پوکیاس کے بہاراجوں نے ابھی کرے
 گھلائی ہے۔

۲۰۔ جو وہی کو سنتی مند و بخش صاحب دہلیہ ریاست مارا
نے چوبیس مصلحت مزاج اور ایک آدمی تو دیوارضہ فاجہ انتقال کیا گیا
دیو بس چوبیس باقی کے رہے صاحب کے چوتھے اور صاحب دیوار
بہتے۔ جو وہی کو چند روز پہلے کو انتقال کیا۔ ولیعہد امیر کوئی نہیں

ذباب صاحب راست پتلا زردی دہری کی آبی سے دھو جوئی کہ ہم کل اقل کیا یہ جستجی نہ آئی اور متذریح مسلمان ہے۔

والیان مصر کا ایرانی حال

راقم و جبہ سکندری کے ایک شفیق ارقام فرماتے ہیں کہ میں خاندان میں آج حکومت مصریہ ہے ان کا پہلا حکمران محمد علی پاشا ہے۔ اسی نامور شخص نے خاندان والیان مصر قائم کیا محمد علی پاشا نے اس وقت ملک جس قدر ایران ملک مصر ہوئے ان کا مختصر بیان یہ ہے۔

محمد علی پاشا شش دہائی میں ملک یونان میں پیدا ہوئے اور شش دہائی میں سلطان سلیم خاں ثالث والی دولت عثمانیہ مصر فتح کر کے شال قلم و سلطنت عثمانیہ کیا۔ شش دہائی میں سبب شہنشاہ فرانس نے مصر کو لینا چاہا تو سلطان غازی محمود خاں ثانی والی دولت عثمانیہ نے فرانس کے فرانس کو کھتر دی اور بالاسطقال محمد علی پاشا کو والی مصر قرار دیا۔ محمد علی پاشا دولت عثمانیہ کے نہایت خیر خواہ رہے اور بڑے بڑی محروکوں میں انہوں نے اپنے تئیں دولت عثمانیہ کا خیر خواہ و فادار ثابت کیا اور مقامات متبرکہ کا معنی کہ معظمہ و مدینہ منورہ وغیرہ کو جو قدر باہر کے قبضہ و اقتدار میں آگئے تھے بھین لیا اور غلبہ انداز میں مصر و دار فرقه و پایہ کو اسیر کر کے تسلط طبع دیا۔ ۱۹ نومبر ۱۸۰۵ء کو سلطان غازی محمود خاں والی دولت عثمانیہ نے عبداللہ بن سعود کو قتل کیا۔ اور یہ آتش تو بہت

جو تمام عرب میں پھیل گئی تھی سرد ہوئی۔ محمد علی پاشا نے ۱۸۰۶ء میں عہدہ طور سے حکومت کی اور قاعدہ مضبوط فرمایا کہ کینہ کو خاندان والیان مصر میں جو بزرگ ہو و تخت نشین کیا جائے چنانچہ اسی قاعدہ کے بموجب ان کے فرزند ابراہیم پاشا کے بعد مقر ہوئے۔ شش دہائی میں محمد علی پاشا والی مصر نے قضا کی ابراہیم پاشا میں محمد علی پاشا۔ یہ دوسرے والی مصر میں شش دہائی میں آپ پیدا ہوئے اور اپنے والد محمد علی پاشا کے ہمراہ جو بڑے بڑے محروکوں میں دولت عثمانیہ کے خیر خواہ رہے۔ مگر انھوں نے تخت مصر پر چننا نہ ممکن رہا کہ باوجود شش دہائی میں عازم ملک بقا ہوئے اور بجائے ان کے عباس پاشا مقر ہوئے۔

عباس پاشا میں ابراہیم پاشا۔ یہ تیسرے والی مصر میں شش دہائی میں آپ پیدا ہوئے جبکہ ابراہیم پاشا آپ کے والد بزرگوار نے قضا کی تو خاندان میں ہی بزرگ تھے بجائے ان کے یہی شش دہائی میں تخت نشین مصر کے گئے۔ نو برس عہدہ طور سے حکومت کر کے شش دہائی میں ملک بقا کو مراحت کی اور بجائے ان کے چاچا سعید پاشا مقر ہوئے۔

سعید پاشا میں محمد علی پاشا۔ یہ چوتھے والی مصر تھے شش دہائی میں پیدا ہوئے۔ بعد ۲۴ سال کہ اس وقت میں خاندان میں ہی بزرگ تھے شش دہائی میں جلوس و جشن سلطنت مصر میں تخت نشین آئے برس حکمرانی کر کے ملک جاودانی کو کچ فرمایا اور بجائے ان کے اسماعیل پاشا مقر ہوئے۔

اسماعیل پاشا میں ابراہیم پاشا میں محمد علی پاشا۔ یہ پانچواں والی مصر میں۔ ۱۸۶۰ء و ستمبر شش دہائی کو آپ قاہرہ میں تولد ہوئے مگر اور ۱۸۶۱ء جنوری شش دہائی کو بموجب قانون محمد علی پاشا کے کہ اس

اسماعیل پاشا میں ابراہیم پاشا میں محمد علی پاشا۔ یہ پانچواں والی مصر میں۔ ۱۸۶۰ء و ستمبر شش دہائی کو آپ قاہرہ میں تولد ہوئے مگر اور ۱۸۶۱ء جنوری شش دہائی کو بموجب قانون محمد علی پاشا کے کہ اس

اسماعیل پاشا میں ابراہیم پاشا میں محمد علی پاشا۔ یہ پانچواں والی مصر میں۔ ۱۸۶۰ء و ستمبر شش دہائی کو آپ قاہرہ میں تولد ہوئے مگر اور ۱۸۶۱ء جنوری شش دہائی کو بموجب قانون محمد علی پاشا کے کہ اس

وقت ہی بزرگ و مقرر خاندان کے تخت مصر پر چھائے گئے چند عرصہ کے بعد اسماعیل پاشا نے حضرت سلطان روم سے کمال انکسار فرمایا اس وقت میں حضرت سلطان عبدالعزیز خاں والی دولت عثمانیہ حکمران تھے حضرت سلطان روم نے ہجرات خسروانہ آپ کی اطاعت و ارتباط پر قدر والی فرما کر ان کا اعزاز فرمایا۔ اول حدیث کا خطاب دیا۔ شہر یو کے حق ارباب تخت یوں ارقام فرماتے ہیں از حدیث یوسف اول و کمال و بے جھول بیکہ خد او نذر از کشف و در سو نہ و مارا کمر بھیم و نیز در بر یون و جہا نگیری کہ میر تین بیکہ بادشاہ و خد او نذر و بیکہ خفان نوشتہ اند کہ خدیو یوسف اول تخت خدیو نہ کہ امامہ خد او نذر است و بیکہ گفتہ اند کہ امامہ خد او نذر است چوں الف بقاعدہ امامہ پاشا۔ اجتماع دیا کہ قیاس است لازم آید یا کے دوم را ب او بدل کرد خدیو یوسف۔ دوم سلطان عبدالعزیز خاں نے شش دہائی میں ترقی یافتہ تھی تقریبہ محمد علی پاشا موقوف فرما کر سلطان عبدالعزیز پاشا کے بعد بیجا جانشین ہو

اقتصر اسماعیل پاشا شش دہائی میں حکومت میں بہت حد اپنے تئیں لائق حکمران ثابت کیا اور تمام سلاطین عظام کی نظروں میں معتز و موقر قرار دئے گئے۔ شش دہائی میں اپنی تخت نشینی کے بعد سال میں تقریباً ترقی ملک ہوئی رعایا میں سوز و گداز کیا تا جو بزرگ و حضرت سلطان روم کی منظوری سے مصر کثیر تھجرات برس میں بن کر تیار ہوئی۔ اور شش دہائی میں نرسوین کا اقتلح ہوا اس کا تاریخی بیان راقم پھر بھی نذر ناظرین کرے گا۔

۱۸۶۱ء میں اسماعیل پاشا نے عہدہ طور سے حکومت کی لیکن آخر کو بصاحت ملکی تاریخ ۲۶ جون شش دہائی حضرت سلطان فقط محمد عبدالعزیز خاں والی دولت عثمانیہ نے جو اس وقت تخت نشین میں اسماعیل پاشا خدیو مصر کو مژدہ کر کے ان کے فرزند اکبر شہزادہ محمد توفیق پاشا کو خدیو مصر مقرر کیا۔ اور ان کے فرزند خور و شہزادہ حسن پاشا کو عساکر سلطانی میں قلی عہدہ مقرر فرمایا۔ مگر انھوں نے اس وقت میں اسماعیل پاشا ہنوز قسطنطنیہ میں زندہ موجود ہیں اور ان کے دونوں فرزند یعنی توفیق پاشا خدیو مصر اور حسن پاشا ان کے رب و رب العالمین اس دار پایا کی است و دار القرا کو سفر کر گئے۔

محمد توفیق پاشا خدیو مصر میں اسماعیل پاشا۔ یہ چھٹے خدیو مصر تھے۔ ۱۹ نومبر شش دہائی کو آپ قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ عربی۔ ترکی۔ فرانسیسی زبان کی مصر میں انھیں پائی پھر کثرت میں جا کر علوم و فنون مختلفہ حاصل کئے۔ ۱۸۸۰ء جنوری شش دہائی کو آپ کی شادی ہوئی۔ ۱۸۸۰ء جولائی شش دہائی کو ان کا فرزند اکبر شہزادہ محمد عباس پیدا ہوا۔ ۱۸۸۰ء جون شش دہائی کو حکم سلطانی اسماعیل پاشا مقرر ہوئے۔ بجائے ان کے محمد توفیق پاشا فرزند اکبر تخت نشین کئے گئے۔ اور ان کی بیعت و ان پر جو بھروسہ تھا واپس لیا۔ انہوں نے بہت ہی جلد ہی اپنی قابلیت کا اظہار کیا اور سلاطین عظام کو بوجہی ثابت ہو گیا کہ یہ اپنے عہد حکومت میں اپنی ذہنیہ آپ ہوئے۔ مگر حکم

اسماعیل پاشا میں ابراہیم پاشا میں محمد علی پاشا۔ یہ پانچواں والی مصر میں۔ ۱۸۶۰ء و ستمبر شش دہائی کو آپ قاہرہ میں تولد ہوئے مگر اور ۱۸۶۱ء جنوری شش دہائی کو بموجب قانون محمد علی پاشا کے کہ اس

اور احمد عربی پاشا کے سبب سے ان کو ابتدا میں بہت سی وقوف کا سامنا ہوا۔ محمد توفیق پاشا کے راہ عانت اندیشی میں ان کو کثرت سے غریب امانت چاہی اور کثرت اندیشی میں باہمی حسد تھا۔ بالآخر شش دہائی میں قبل اس کے کہ حکومت پر استقال ہو فوجی غدر عربی پاشا کی سرغنائی سے ہوا۔ یہ کہ فرزند کو سو تو خدا کرے جو مجبور ہوئے اور قوی جلسہ مقرر کیا۔ مگر قوی جلسہ کے تقریبے مالی نگرانی کو نقد ان میں جوا انگلستان اور فرانس نے مقرر کی تھی۔ اس کے سبب انگلستان کی مداخلت لازم ہوئی اور فوجی امانت سے مصر کی حکومت کو مستحکم کیا۔ اور فرانس تمام فرما دیا۔ دست کش ہوا جس کا آج تک فرانس کو کثرت اسوس ہے۔ اور برٹش مداخلت سے برٹش قیہ جان و غیرہ کا جو نقصان کثیر ہوا وہ الیان ہے۔ اور وہ احسانات بشمارا میں شش دہائی میں مصر میں تھی۔ خیر فرمایا اور برٹش فوج نے اس میں بقا کیا۔ شش دہائی میں ۱۱ فروری برٹش زندہ غائب ہو گئی اور برٹش جہاز مصر میں کام آئے محمد توفیق پاشا خدیو مصر برٹش اصناف کو بڑی قدر سے دیکھے تھے۔ اور جناب ملک مقبرہ میں کے دل و سوسن تھے۔ جناب عہدہ کے بھی ان کی اہلیت کی وجہ سے نہایت کمال کا عطا فرمایا تھا۔ مگر انھوں نے ان کی موت سے فحشہ کی اور کمال ایک غریبی شش دہائی کو پختہ کئے۔ ان بعد از انھیں ان کے برائے ملک بقا ہوئے۔ دوسرے روز محمد کو دفنانے کے۔ دو لاکھ آدمی ان کے جنازہ میں شریک تھے اور ان کے فرزند اکبر شہزادہ محمد عباس جو دینا دار السلطنت آسٹریا میں تعلیم پا رہے تھے فوراً طلب ہوئے اور بجائے ان کے خدیو مقرر کئے گئے۔

محمد عباس پاشا میں محمد توفیق پاشا۔ یہ ساتویں خدیو مصر میں جو ۱۸۷۱ء جولائی شش دہائی کو قاہرہ دارالصدر مصر میں پیدا ہوئے۔ آسٹریا میں تعلیم پا رہے تھے۔ ۱۸۷۱ء جنوری شش دہائی کو آپ اسکندریہ میں داخل ہوئے بہت دھوم دھام سے استقبال ہوا۔ حضرت سلطان عبدالعزیز خاں والی دولت عثمانیہ نے آپ کو خدیو مصر تسلیم فرمایا۔ ۱۸۷۱ء جنوری کو آپ نے فرانس سلطانی جس میں اختیارات خدیویت دئے جانے کے حکم تھا چڑھا گیا۔ اس وقت عام سے مسرت کا اظہار کیا اور برائش و مصری افواج نے باظہار خوشی بہت بڑی قیادت کی جو کہ ابھی عباس پاشا ثانی فرسوسال میں اس کے جوہر سکھایا تھا۔ یہ وہی الا تھا وہ چن عرصہ کو ملتی رہیگا۔

بقیہ خطبات سال نوہ۔ اطلاع مغربی شمالی کے یوں لوگوں کو کہ جن کو دل کا وعدہ خطاب دلا گیا ہو چکا تھا کہ کسی وقت کی شرف سال میں کو یوں ہونا چاہتا تھا کہ جب ذیل خطبات دئے گئے خان بہادر شمس بن احمد بن قلی علی علیہ السلام کو شرف سال علامہ ضلع دہلی باو علیہ السلام نے خطبات دئے۔ مگر کوئی نسل رعایا سیاست میں نہایت مسرت و شرف و تکریم کس سبب سے ہو گیا۔ اس کے بعد اور نہ لالہ سری رام علیہ السلام آپ پاشا شمس بن محمد ناٹھ او محمد کالون سپرنٹنڈنٹ الہ آباد لالہ شلال آری کی پیمبر شریف میرٹھ۔

پہلے اخبار

نمبر 4 No یوم دوشنبہ یکم فروری ۱۸۹۲ Monday, February 1, 1892. جلد VI. Vol. VI.

واقفیت نامہ کے لکھنؤ شمارہ اول

گوشت منسک کے داخل مخرج بد شروع اپریل ۱۸۹۱ء سے آخر ستمبر ۱۸۹۱ء تک عرصہ ۵ ماہ میں گوشت منسک کی آمدنی کل ۲۸ کروڑ ۲۵ لاکھ ۳۰ ہزار ۲۰ سو روپیہ تھی اور اسی عرصہ میں مخرج کی تعداد ۲۸ کروڑ ۲۵ لاکھ ۳۰ ہزار ایک سو روپیہ تھی۔ مدت آمدنی میں رقم ذیل نمایاں ہیں:-

- محاصل اراضی ۱۰۹۰۸۸۰۰ فیون
- ۴۵۵۲۰۰ ملک ۲۲۲۵۳۰۰ شامب ۲۲۱۴۰۰۰
- آبکاری ۲۵۱۴۱۰۰ پراونشل ریش ۱۰۲۳۳۰۰۰ چوگی
- ۶۸۸۰۰۰ ٹیکس ۸۶۶۰۰۰ جنگلات ۵۲۲۰۰۰ شہری
- ۲۱۵۹۰۰ محاصل ریاستہائے دیسی ۲۲۵۹۰۰ پوسٹ
- آفس ۴۹۳۰۰ تار برقی ۲۲۲۹۰۰ قانون عدالت
- ۱۸۹۹۰۰ جیلخانہ خجائت ۱۱۰۰۰ پولیس ۱۸۱۲۰۰ تسلیم
- ۹۸۲۰۰ مکسال ۵۹۲۰۰ سٹیٹ ریلوے ۶۸۵۲۸۰۰
- گارنٹڈ ریلوے ۲۲۲۸۲۰۰ وغیرہ۔ مدت اخراجات ہیں
- رقوم ذیل نمایاں ہیں:- اراضی ۱۶۶۶۲۰۰ فون ۱۲۲۰۰۰
- ملک ۲۹۲۰۰۰ جنگلات ۲۲۲۳۰۰ رہبر شری ۱۰۶۰۰۰
- سود و قرضہ وغیرہ ۱۱۰۰۰ پوسٹ آفس ۶۲۹۲۰۰ تار برقی
- ۲۶۵۲۰۰ عام حکومت ۶۸۰۰۰۰ عدالتوں کی خجائت
- ۱۸۸۹۰۰ پولیس ۱۸۳۸۸۰۰۰ تعلیم ۶۱۳۰۰۰
- ۶۱۶۲۰۰ پولیسٹیکل ۲۱۰۸۰۰ پولیسٹیکل کورٹ ۲۵۰۸۰۰
- سٹیٹ ریلوے ۲۲۲۸۲۰۰ گارنٹڈ ریلوے ۶۱۶۰۰۰
- اخراجات ولایت ایک کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ
- عمورتوں کے سر کے بال:- بہت تھوڑی مدد پارہ
- نارنگ لہام خانوؤں کو معلوم ہوگا کہ وہ اپنے سر ولایت میں
- دھیل تک اپنے بال اٹھاتے پھرتے ہیں۔ بلکہ جن پہلوئوں کے
- بال زیادہ لمبے ہوتے ہیں ان کو تو یہ میل کستی بالوں
- کی کھچنی پڑتی ہے۔
- انگریزی بولنے والے:- چونکہ اصلان متحدہ امریکہ
- کیفیت اور اسٹریٹیا بھی انگلستان کی خوش نصیبی سے انگریزی
- بھی بولتے ہیں اس لئے انگریزی زبان کے بولنے و لکھنے اس
- کثرت سے دنیا میں موجود ہیں کہ وہی فرانسیسی اور جرمنی
- بولنے والے سب ملکر ان کے برابر ہیں۔
- زمین کا ایک ٹکڑا ایک ایک:- نیویارک کے ڈاکٹر
- ڈاؤڈ نے معلوم کیا ہے کہ مٹی کے ہر ٹکڑے میں ۱۰۰ لاکھ
- ہزار (۱۰۰۰۰۰) سو سارے بائیس لاکھ (۲۵۰۰۰۰) ذرات
- ہوتے ہیں۔
- سنگر صاحب کی سلائی کی سویاں:- سنگر صاحب کے
- پینے کے ساچے کے سوجنے سے ۸۰ لاکھ پونڈ کھائے۔

مذاق

بابا:- دیکھو چیلنی آج تو ہم نے ایک تباہ مارا ہے اگر پھر چھوڑا تو اس کے تو ہم شہ لال کر دیں گے۔

چیلنی:- ہر روز تو اسے "ہمیں کو مار رہے ہیں۔ کل سیر ہی ہو اس جوان آدمی نے کہہ دیا ہے کہ اسے اس کا لاکو چھوڑ دیجئے۔ اس نے آدمی کو کہوں نہیں مارتے۔"

بابا:- "وہ چپ۔ یہ دوستوں نہیں۔"

محبشر شہر (دہلی سے) دیکھو جب تیرہ حملہ ہوا تھا تو کیا موجود تھے؟

دہلی:- "محبشر نور:- میں اسی وقت وہاں پہنچا تھا۔"

ایک دوست نے کیا تم کو سب ہرن سے یہ ظاہر کرنے میں بڑی وقت پیش آئی تھی کہ تم اس پر رفتوں ہو؟

دوسرا دوست:- "نہیں۔ بلکہ ایک مہینہ بھر جھگڑا تھا کہ اسے میں بڑی مشکل پیش آئی تھی کہ میں اسے اس سے اظہار محبت کرنے میں غلطی کی ہے۔"

فرانس کا شاہی خاندان اور پرنس جب شہنشاہ میں وقت سے تار گیا اور سلطنت جمہوری ہو گئی تو ایک فرقہ اصلی وازبان تخت کی حمایت میں اٹھ کھڑا ہوا۔ اور اسکو لوگ پیغمبت عین حقیقی وارثوں کا حامی کہنے لگے۔ ایک امیر جو اس فرقہ میں شامل تھا اصلی وارثوں کی حمایت میں بڑی دھمک مارا کرتا تھا ایک مرتبہ ان لوگوں نے دو کروڑ روپے فریاد جمع کر کے کسی کارروائی شروع کر لی جا رہی۔ اور ایک شخص امداد طلب کر رہا تھا اس امیر کے پاس گیا۔ اس نے کہا:-

"بادشاہ سلامت کی خدمت کے لئے میرا خون تک حاضر ہے۔ مگر۔۔۔"

اس شخص نے بات کاٹ کر کہا:- "مگر ہم خون جمع کر کے ہیں۔ بڑا بھلا کارخانہ تو جاری کرنا نہیں چاہتے۔"

مظہر کا وہیل (دہلی سے) کہہ دیا کہ وہاں میں گزشتہ مئی اور مئی اس پر دیکھ لیا کہ ایک بار دہلی کا ایک عوام دوسری طرف کھڑے تھے اور میری پاسی اور پرنس نے میری خوشنودی کو کاربایا ہوا تھا۔

گواد:- "بشاک۔ شہنشاہ خود چھلکتے۔"

کیٹیل:- "تو تو ہم کو بھلا کر لایا۔ آدمی تیار ہو تھا کہ جو اپنے دو گز سے بڑا نہیں گز لہذا وہ ایک آپسٹ ملزم کی حرکت کوں طرح دیکھ سکتا ہے۔ بلکہ کسی چیز پر سوچا بھی نہیں؟"

گوا:- "مگر اس سوچ سے جو دیوانہ ہیں۔"

عجیب عجیب باتیں

سلطان روم کا پادشہ چنانچہ:- ایک شخص کو پھیلی پہنچانے کا ٹھیکہ ہے جو ہزار آدمیوں کے لئے روزانہ پھیلی پہنچاتا ہے۔ اس کے ماتحت میں آدمی پھیلی خریدنے والے ہیں اور ہر ایک کے ساتھ دو دو ہزار پہنچانے والے ہیں کہ ہر ہفتہ میں دس ہزار پھیلی صرف پاتی ہے۔ اور ہر اس روتی روزانہ خراج ہوتی ہے۔ اور روتی کے توروں میں ملکی پھولی ہوتی۔ شہر میں۔ مزیدار کھانا جاتی ہے۔ خصوصاً رانی کی روتی زیادہ خوش ذائقہ پائی جاتی ہے۔ بار چنانچہ ایوان سلطانی سے دور مقرر کیا ہے۔ آٹا خریدنے اور لانے والوں اور روتی کے والوں کا گروہ جدا ہے۔ سلطان کا خاصہ ایک ہی باورچی کھانا ہے دوسرا چھوٹے کا کھانا ذکر دیکھنے بھی نہیں پاتا تھا۔ چاندی کے برتن میں پکاتا ہے۔ بعد تیار ہونے کے اس قوت کر کے کاغذ سے ہر گھنٹا جاتی ہے۔ عرض کیگی سلطان نے سائے اس ٹھکانہ کو توڑا ہے اور ہر طرف میں سے ایک ایک چمچہ خود کھا لیتا ہے۔ بعد سلطان خوش فرماتے ہیں۔ اور باورچی بعض کھانا سونے کے برتن میں پکاتا ہے اور سونے کی تپانی پر رکھ کر روہر دلاتا ہے اور جو کھانا سونے کے قاب میں ہوتا ہو اس کو ایک ایک علامہ لے کھڑا رہتا ہے۔ سلطان مسند پر بیٹھ کے بدون امداد پھیری وچھچھ کے اپنے ہاتھ سے کھاتا تا کہ نرمی سے اور دیر سے دریا کے بائیں سر کر کے جلتے ہیں پھر سلطان اپنے ہاتھ سے تودہ بنا کے نوش فرماتے ہیں اور خود پانی پھرتے ہیں اور آرام سے لیٹ کے پیتے ہیں۔ پھر قہار کر کے ہیں تمام خاندان کے لوگ آزاد ہیں جہاں چاہیں کھانا سلطان کے بار چنانچہ سے دھکا کرکھائیں۔ تقریباً ایک دن چاہل اور اسی قدر تھوہ روزانہ مقرر ہے اور سٹھائی بیوہ۔ ترکاری وغیرہ کا صرف زیادہ تر ہے۔ کھانا جو صرف سے پہنچ جاتا ہے وہ پھر ان کو تقسیم پاتا ہے۔ سلطان اور ان کے خاندان کے پیٹ کے لئے دو چھوٹوں سے چھوٹا مانتا بائیں سر میں جانب بچھوڑا سو دھکے میں پاتی آتا ہے۔ وہ خوش ذائقہ۔ باضم اور شاک سنا ہوا ہے۔ اور عرض کیگی کے لئے ایک گھوڑا و گاڑی ہر وقت تیار رہتی ہے تاکہ جس وقت جو حکم ملے فوراً اس کی تعمیل کرے۔

جرمنیہ آئیس لینڈ کی آبادی:- آئیس لینڈ ایک جزیرہ ہے جو انگلستان سے بہت دور شمال کی طرف قطب شمالی میں واقع ہے۔ یہاں کی عینیت آٹا سٹاکس رہتا ہے اس کی اتنی لمبی رات رہتی ہے۔ اب یہاں کی آبادی بہت کم ہو گئی جاتی ہے یہاں تک کہ تین سال میں اتنے لوگ ترک وطن کر گئے ہیں کہ

۱۸۹۲ء ۱۸۹۲ء ۱۸۹۲ء

الفرقہ فیہ فیہ میچک سہیلین لہوری

ہماری بھاری محنت اور عرق ریزی کا نتیجہ یہ بیت سی باقی چیزوں سے مرگ ہے۔ اور ان چاروں کے درمیان کے واسطے جو تندرستی سے باخبر ہو چکے ہیں ایک خدا داد چیز سمجھی جاتی ہے۔ علاوہ علاج کی یہ دو اپدیش کی ہر ایک فحش شریعتی معصومہ نقص اور تمام امراض معصومہ کو در دفع کرتی ہے۔ ہر ضرورت نہیں ہے کہ ہم خود اپنی غویلوں کا تقاضہ کیا کریں۔ ہزار ہا لوگ جو اس سے فیضیاب ہوئے ہیں شہادت دیتے کہ تیار ہیں۔

ناظرین خود آزمائیں گے کہ یہیں :
شک آست کہ خوب ہوید کہ عطار گوی کہ سہرا کہ خاندان میں ایک شیشی ضرور ہونی چاہیے۔ سادہ دہشتہ رشتہ سے عزت نہیں ہوتی وہ اشتهار و اکثر مراد کوشش میچک الفرقہ فیہ لہوری



رسالہ زمیندار باغبان برطانوی

جو کہ ہندوستان بھر میں مضامین زراعت - باغبانی علاج امراضی - صنعت و حرفت و تجارت وغیرہ مضامین کا ایک ماہوار - بالخصوص اردو رسالہ ہے۔ قیمت عام سالانہ - آٹھ روپے - حکام و والیان ریاست سے - نمونہ کی کاپی ۴ روپے کو مل سکتی ہے۔ ہر ایک ہندوستان کے خیر خواہ کا فرض ہے کہ اس ماہوار رسالہ کی ادراک سے اور اس فرض سے شبکہ و تشوہ ہو :
المشتر مہتمم پیشہ اخبار لاہور

گلیات مدحیہ فقیر

عاشق رسول شہید زید حاجی الرحمن حضرت مولوی محمد حسین صاحب مخلص فقیر کا فقیر دیوان حضرت رسول کا گلیات اور مدحیہ و مقامات فقیر کے ہیں۔ فقیر اور قابل دید کا نام ہے۔ فقیر کو پیکر دوسری مرتبہ طرح سے قیمت علاوہ محصورہ کا عمر آٹھ سو تھوڑا سا ہے۔ زبانی فقیر خواہر شال پچ محلہ ٹوکریاں

ڈاکٹر کلن خاں ڈسٹسٹ

دانتوں کا علاج کرتے اور سنے دانت لگاتے ہیں :
لاہور - انارکلی - متصل دیو سراج



کتاب فیل میچر پنجاب جنرل ہیکل جنسی متعلق کارخانہ پیشہ اخبار لاہور

طریق دولت و حصہ اول :- جس میں ہر روش کے دنیا داروں کی صفیہ مطلب راہیں و دنیا میں ہر مشیہ سے دولت کسے اور دولت مند ہونے کے متعلق لکھی گئی ہیں۔ ایک ایک کروڑ پتی لوگوں کے تجربات اس بارہ میں درج ہیں۔ بارہم شہادت عمدہ جیسی قطع پر محکمہ :
نوکر محدود :- حضرت حکم حفظ و کوثر ہر قصہ ہند کے عجیب اور متعجب سوانح عمری سے کل حالات تو لکھے آج تک بہت سی انگریزی کتابوں سے مختلف کے لکھے ہیں مگر پھر کیا خیال بھی مدنظر رہے قیمت جلد بالخصوص ۱۲ روپے بجیلہ :
آئینہ سلگندی :- سکندر اعظم شاہ مقدونیہ کے سہایت معیار اور قابل دید سوانح عمری - جو کہ کئی ایک انگریزی اور فرانسیسی تاریخوں کی مدد سے اس اولوالعزم سہار کے حالات تفصیل ظاہر کرتے کے لکھی گئی ہیں۔ بہترین نقادوں کے :
محبوب الامثال :- اس دوسرے صفحہ کی کتاب میں پانچ زبانوں انگریزی - عربی - فارسی - پنجابی اور اردو کی پانچ ہزار سے بھی زیادہ جملے اور ہم مطلب ضرب اشکلیں بالقابل

روح میں ہر ایک نصف نفع شخص سمجھ سکتا ہے کہ صنعت نے کس محنت شقاوت سے ایک زبان کی ضرب اشکلیں کسے اسی کے ہم مطلب ہم معنی باقی چار زبانوں کی اشکلیں تلاش کر کے جمع کی ہوئی ہیں۔ دوسرے زبانوں میں ہم معنی ضرب اشکلیں یا لینا تو آسان کام ہے باوجود اس تمام محنت اور کوشش کے قیمت صرف ۵ روپے :
شائقین کی خاطر ایک مثل بطور نمونہ درج کی جاتی ہے۔ اس آواز لکھا :
Throwing pearls to swine
عربی :- لا نظیر حوالہ دہانی افواہ اکھلاہ : فارسی (۱) :
نارنج بدست بوزنہ : (۲) : آئینہ داری در مجلس کوران : (۳) : باسٹل :
چہ سود گھنٹن و غلط : (۴) : کوشش بیجا بدست و عمدہ بارہم کوثر :
پنجابی :- سوراں آگے پڑیں : (۵) : گشتیاں آگے کھیر : (۶) : آئینا :
انگریزی :- روان آکھیاں دازیاں : (۷) : مردود : (۸) : بندہ کے ہاتھ میں :
نارنج : (۹) : بھینس کے آگے میں : (۱۰) : بلجے بھینس کھڑی کھڑے :
اردو :- انھوں کے آگے روانہ دے دے کھونا :
دعائی انجن کے موجد ہیں : (۱۱) : صاحب کی سرگزشت :
میں میں سمجھ گیا ہے کہ کس طرح ایک عرب اور کافر اور کسے : (۱۲) : دعائی :
انجن کو ایجاد کیا اور کس بہادری اور استقلال سے دنیا میں آمدنی حاصل کی :
تحفہ بے نظیر :- خلاصہ دیوان حافظ کا پنجابی ٹیٹس :
میں نظر نہایت عمدہ ترجمہ - گویا غزل کا دریائے تیسری دفعہ :
بہت عمدہ دیکھی کاغذ پر چھپا ہے :

تصویر عکسی

کی خوبی اور معانی دیکھنی ہو تو ہمارے محلہ مولوی مفتاح علی میں کارخانہ مارٹن ٹوکریاں لاہور میں مشرف لاویں

اشتہارات

ہر قسم کے اشتہار از مشہر کرٹیکس کے پیشہ اخبار سے چھ کر کوئی
 آفر مندرجہ ذریعہ نہیں کیونکہ یہی اردو اخبار ہے جس کو تمام
 ہندوستان کے اردو اخبارات سے زیادہ اشاعت رکھنے کا دعویٰ
 ہو چکا ہے اس کے پیشہ صفحہ کی پہلی سطر سے ثابت ہے۔ مشہور چیز کی
 شہرت جس قدر اسکے ذریعہ سے ہو سکتی ہے کسی اور اخبار کے ذریعہ
 ممکن نہیں کہ جو اسکے درجہ نامہ اشتہارات طلب و کار کا حصہ نہ ہو
 اور پیچھے ہو کر اشتہارات سے ۱۱ فیصدی تک کے حساب سے
 اخبار کے ہر اہل تعلیم کے جلتے ہیں۔ منیجر

اشتہار

میں ان لوگوں کی پیمانی کے واسطے اپنے آپ کو پیش کرتا ہوں جو
 انٹرنیشنل امتحان کے واسطے بہت جلد تیار ہونا چاہتے ہیں۔ میں
 وعدہ کرتا ہوں کہ میں ان مختصر متوسط الذہن اطفال کو ایک سال
 میں انٹرنیشنل کے واسطے تیار کر سکتا ہوں جو چھٹی جماعت پاس کر چکے
 ہیں اور ساتویں جماعت میں پڑھتے ہیں۔ میں عربی و فارسی میں
 بھی مولوی خاصہ اور منشی فاضل کا امتحان بھی اگر کوئی چاہے تو
 اسی سال میں تیار وہ انٹرنیشنل انگریزی کے پاس کر سکتا ہوں۔ مگر
 شرط یہ ہے کہ جس لڑکے کی پانچ روپیہ ماہواری دینے والے جمع
 ہو جائیں۔ اور اگر کوئی رئیس والا نشانہ ذات و احاطہ فرزندوں
 اور بیوی بچوں کے واسطے بندہ کو ممتاز فرمانا چاہے تو علاوہ مکان
 سکونت کے لڑکے روپیہ ماہواری پڑھانا منظور کروانگا اور وعدہ
 کرتا ہوں کہ جس لڑکے میں جامعیت شہرت کی گنجی۔ فارسی کی
 اہلیت ہو جس ایک سال کے تحصیل اس کو انٹرنیشنل انگریزی مولوی
 فاضل و منشی کا امتحان کے پاس ہو سکے گا۔ قابل کر سکتا
 ہوں۔ میں نے اکثر سکولوں کو اس شرط سے پاس کرایا ہے۔
 مرنم جی۔ ایچ۔ مفت منیجر و پریپرر پیشہ اخبار لاہور

ایک نظر ضرور دیجئے

تو بھئی الفاظ چھوٹے اشتہار دینے والوں سے بہت گراؤ اسکے
 راستہ کا رفاؤں کو اپنی ادوات کے خواص بیان کرنا بھی دشوار کر دیا۔
 ہر قسم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہمارے پاس مفصل ذیل امراض کے تجرب
 اسکے موجود میں صرف اس قدر تعریف کہانی ہے کہ اگر آرام ہو تو دام
 واپس لے لو۔ مگر طبیعت حسب ہر اہت عمل کیا جاوے۔ اور مرض اپنے
 مرض کو جوئی بیان کر دے۔ مگر جواب خط یا فہرست مفصل ادویات
 کے لئے کھٹے روانہ کرنا ہوگا۔ جو بہت آتش بخاری کی سبب سفوف بادہ
 فی کس۔ روغن خلافا فی شیشی۔ سفوف سوڈا کہ فی کس۔ حضابہ
 فی شیشی۔ ہر ایک اپنے خوشبودار بالوں کا مفید تیل میر فی شیشی جو بہ
 کھامنی ہر فی کس۔ جو بہ تاپانی ۱۱ فی کس۔
 المشہر کرٹیکس پریپرر پیشہ منشی سید علیال۔ و جیو والی لاہور

۱۲ مارچ ۱۹۰۶ء
 ڈاکٹر بریم دیوی
 سیکرٹری کلینک کی پاس کردہ اسپتال ہسٹنٹ غورق
 اور بچوں کا علاج کرتی ہیں۔ وہ آئندہ مارچ کی لاہور

کارخانہ کرٹیکس سیکوٹ

کو جاری ہوئے تین سال سے زائد عرصہ گزرا ہے۔ اس عرصہ میں
 کارخانہ کی ساخت کی عمدگی اور مضبوطی میں نمایاں ترقی ہوئی ہے۔ ہم
 ملک کے تمام خبر خواہوں سے درخواست کرتے ہیں کہ شہر اسکے کدہ ملائیکہ
 کرٹیکس برٹش منگلو میں ایک دفعہ ضرور ان دیسی بیٹوں کو طلب کر کے ان میں
 اپنی لکسی ساخت کی قدر کرنی ہر ایک آدمی کا فرض ہے۔ یہ کرٹیکس ملائیکہ
 بیٹوں سے کسی بات میں کم نہیں۔ آپ جاری فصل اردو فہرست طلب
 کریں اور ان کی عمدگی کے سارے ٹیکس پڑھ لیں صرف اس خیال سے
 کہ ہر ایک آدمی ان کو تارکے ہم نے یہ بندوبست کیا ہے کہ ہر ایک آدمی
 کی اپنے ایک ایک دفعہ کے لئے نصف قیمت مقرر کی ہے۔ ان
 دیسی کارخانوں کا چلنا ضروری ہے ان کی مدد پر ہے۔ اس کارخانہ
 میں کس بیٹوں سے وہ چیزیں ہوتی ہیں۔ مگر وہ جاری فصل انگریزی
 فہرست طلب کیجئے تفصیل اسباب۔ یہ کرٹیکس تمام کمین ہینڈل و اسٹے پیچ
 فی عرصہ کرٹیکس بیٹوں میں ہینڈل فی روزانہ مسئلہ کمین ہینڈل کی مدد
 سے ہر کسٹم یعنی شیشی بیٹوں کی مدد دی۔ وہ کرٹیکس ہینڈل کی بیٹوں سے
 پیچ والی لکھ کرٹیکس بال نہایت مضبوطی و درجن عدد
 المشہر کرٹیکس و جیو والی کارخانہ کرٹیکس سیکوٹ

مجموعہ الشعبدہ دیو طلسمات کاظمیہ

اس کتاب میں نگاہ کے پھول کو چرچا بنا کر طنائین لکھ کر
 کا صدوق کے اندر سے کبھی غائب اور کبھی حاضر ہونا نامتنا
 دیکھنے والوں کے لئے ہوئے رومانوں کا مہر ذوق کے خیر ہوتے
 ہی ثابت ہو کر چھلنے پر لٹک جانا۔ انہوں کی ڈالی ہوئی المومنی
 اور تاشا دیکھنے والوں کا جلاہو ارباب ثناء ہو کر ایک ڈال
 روٹی سے نکلتا۔ گڑھی کو نہر کے نور سے چلانا اور بندہ کرنا سیر
 پر کشا سر سبز زبان میں گفتگو کر کے وغیرہ ہر قسم کے عجیب و
 غریب شعبہ کے جن کو انگریز لوگ کر کے ہزاروں روپیہ کماتے ہیں
 سو تصور ہوں کے درج ہیں۔ اس کتاب کے کل شعبہ کے
 ہیں۔ اگر غلط ہوں قیمت واپس کر دوں قیمت موصول ہو۔
 یہ کتاب ہندی۔ و ہونگری میں بھی ہے۔ قیمت ۵ روپیہ۔
 المشہر منیجر و پریپرر پیشہ جیکل کینی جھانسی

اشتہار کتاب علم تصوف مثنوی مراد

۱۳ جزء میں چھپک تیار ہو چکی ہے۔ فی جلد ہر صفحہ ۱۱ لکھتی ہے۔
 المشہر منیجر و پریپرر سب اور سیر سوڈا ان قلعہ سارن

دوای اکسیر بواسیر
 مجرب ای مجرب ای مجرب ای
 قیمت ۵ روپیہ
 کارخانہ پیشہ اخبار لاہور سے ملے گی

اشتہار

مسلمان بچوں کے لئے سلسلہ تعلیم دین
 اس سلسلہ سے بہت فائدہ نکالنے والے مسلمان اسلام کی تیار ہوئی
 ہیں۔ اسلام کی پہلی کتاب میں تمام مسائل عقائد و اخلاق
 ہیں۔ دوسری تیسری اور چوتھی میں اہل مسائل معاملات و
 عبادات ہیں۔ پانچویں میں غزوات عرب و شام و یمن و خطوط
 حضرت صلح و صحابہ کرام ہیں۔ چھٹی میں اذکار ہیں۔ ساتویں
 آیتھوس۔ نویں میں مسائل و عطا ترغیب و ترہیب ہیں۔ دس
 بیو کتابیں اسلام کے تمام ذریعہ و اصول کو شامل اور حاوی
 ہیں۔ اور مسائل بھی صحیح اور عمدہ ہیں۔ اور تصنیف کی ان
 کتابوں میں بڑی کم نہیں۔ اور تعلیم اسلام کے لئے کتاب
 فقہی طرز پر لکھی گئی ہیں۔ اس طرح سے یہ بچوں کے لئے
 مفید اور سہل ہیں۔ دین کی بہت ہر پیدا کرنے کے لئے اس سے
 کوئی بہتر اور سہل طریق نہیں۔ پس اہل اسلام پر واجب ہے کہ
 اس سلسلہ کی ضرور ضرور کریں۔ اور اسے بچوں کو ان کے مطابق
 عجو کر دیں۔ اور ان کی دینی تعلیم کے فرض سے شکر دوش ہوں
 قیمت حسب ذیل ہے:- اسلام کی پہلی کتاب ۱۲ روپیہ۔ اسلام
 کی دوسری کتاب ۲ روپیہ۔ اسلام کی تیسری کتاب ۲ روپیہ۔ اسلام
 کی چوتھی کتاب ۲ روپیہ۔ اسلام کی پانچویں کتاب ۲ روپیہ۔ اسلام
 کی آیتھوس کتاب ۲ روپیہ۔ اسلام کی دسویں کتاب ۲ روپیہ۔ اسلام
 ڈاک و فیس و لیڈر کے ایل ملا دے۔ درخواستیں مع نقد قیمت
 یا بذریعہ دیلوپے ایل تمام پنجاب جنرل بک انجمنی
 کارخانہ پیشہ اخبار لاہور کی چاہیں

تحقیق قیمت! حضور ملکہ معظمہ فقیر ہند کی عالیشان شہنشاہی تصویر

سو اگزی اور ایک گز چوڑی
 یہ تصویریں خاص طور پر ولایت سے تیار ہو کر آئی ہیں۔ جو
 صاحب ان کی خریداری کے شائق ہوں جلد مطلع فرمادیں۔ ہمارے
 پاس اس تصویر کی متعدد کاپیاں ہیں جس کے فروخت ہو جائیں
 جلدی امید ہے۔ لہذا اطلاع خریداری جس قدر جلد آوے بہتر
 ہے۔ یہ تصویر نہایت عمدہ اور عالیشان ہے۔ اور خاص کابی
 رائیٹ سے ولایت میں تیار ہوئی ہے۔ امیروں اور شائقین
 کے کمروں کی سجاوٹ کے لئے ایک نامور زیور ہے۔ یہی تصویر لاہور
 کے ایک کارخانہ سے اب بھی بارہ روپیہ کو فروخت ہو رہی ہے۔
 اور ہمارے ان آج تک تین روپیہ کو فروخت ہوئی رہی ہے۔
 لیکن اب یہ مقرر کر دی گئی ہے۔ درخواستیں جلد آئیں۔
 المشہر منیجر و پریپرر اخبار لاہور

روزیکہ لکاتہ کی ایک عیسوی مذہبی ماہرہ صاحبہ نے یہی پیشگوئی کی تھی جس نے جوری کے ارادہ کا پتہ مل سکتا تھا۔ اب دیوانی جنگ منسوخ ہو چاہے۔ اور اس میں بھی بسم اللہ غلط ہے۔

مراسلات

ڈیرہ پٹنہ تسلیم

آپ کے پیسہ اخبار ۱۲ دسمبر ۱۸۹۱ء میں جو مذاق کے تحت میں نہ تھے تھے وہ بہت عمدہ تھے۔ مگر بعضوں کا جواب بحث طلب ہے۔ یوں جواب دیا جاتا تو اچھا ہوتا۔
۱۱ سوال :- وہ کوئی راستہ ہے جو سیدھا اور صحیح کو جاتا ہے؟
جواب :- بکنارہ۔ اعتراض واضح ملاح، مگر نہ واقعی دوزخ نہیں کر سکتا۔ سہو خطا ہے۔ بندہ چونکہ بڑا اعتبار سے غور و جہد پر درکار چیت۔ ان محتاجوں کو تو نامہ تہنوں عندہ تکلف خلیفہ معیا نکم۔ یہ گناہ بخش دینے کا وعدہ ملتا ہے۔
جواب :- یہ ہو سکتا ہے۔ اس اعلیٰ طاقت سے باغی ہو کر مسک حلال اور حلالوں سے دست بردار ہو جانا یا اس بے مثل سے مثال کا شریک بننا۔
۱۲ سوال :- صاحبک یا موصی۔ جواب :- نہ توات ہے۔ اگر موصی چھوٹا بچہ ہو یا بچہ دسالہ تو پھر وراثت کہاں سے ملے گی۔ جواب :- یہ ہو سکتا ہے۔ زبان :-
۱۳ سوال :- مخزن زرخشاں باید داد جواب :- کان :-
سوال :- تو یہ بے کشتان دونوں کان کہاں ہے۔ کان تک یا کوئی کان اور وہ تیار کاک بھی تیار دینا چاہیے۔ یہ تو ہر کوئی جانتا ہے کہ سونا معنی چیز ہے۔ ہم مخزن زرخشاں سے ہیں۔ آپ کی طبعی توقع وقت ہے۔
راقم۔ ایک مذاق پسند بامعاذ

جناب ایڈیٹر صاحب

حسب شمس کے پیدار اخبار آپ کے انما ہے کہ جا کر اسے فرزند کریں جو اسے تلاش روگا کر گھر گیا تھا۔ م۔ دسمبر ۱۸۹۱ء بروز جمعہ ۱۵ بجے شام کی ریل پر ہوا واپس سے سوار ہوا۔ بہا واپس سے سوار ہونا ثابت ہوتا ہے۔ پھر کوئی خبر نہیں ہے۔ اور وہاں سے گھر کو آتا تھا۔ پھر کوئی خبر نہیں ملتا کہ کہاں گیا۔ حکیہ یہ ہے۔ نام جا کر اسے۔ پاپ کا نام گندال۔ قوم زندہ رہا گھر روپ۔ گندم رنگ۔ قد و بنا عمر ۲۲ سالہ۔ دماغی چھوٹی کتری ہوگی۔ بال سر خشناشی۔ ناک بلند و قریب۔ ایک داغ زخم پرانہ چہرہ و ایک داغ زخم پرانہ نیلا زیر بڑا ہوا لاسے پاک چشم۔ نظریں کوٹ کشیر خاکی اگر بڑی طبعی اور ایک واسٹ روی دار۔ اوپر سے پارچہ خاکی تلے چھت سبز سر بر صاف سفید اور اوپر کھیں۔ سادہ سیوٹی سفید رنگ۔ مکان میں زیور تہ کیاں اور ایک بالاد خور و طلائی۔ اور گھنٹا منٹہ نقد اس کے پاس تھے۔ بہا واپس۔ غلمان و منگرمی میں تلاش کی ہے یہ نہیں ملا۔ بہا واپس سے روانہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اگر آپ ندرت و خط کتابت تلاش فرمائیں تو عین عنایت ہوگی۔ ۲۰ دسمبر ۱۸۹۱ء راقم۔ گندمل ساکن اروپ تحصیل موضع گوجرانو

جناب ایڈیٹر صاحب

تسلیم۔ آپ کے پیسہ اخبار کی ترقی اور مضامین کی چینی کو ہیکر میں بہت خوش ہوں۔ آپ نے چند سال گذشتہ سے بہت کچھ اخبار کو شائستہ بنا دیا ہے۔ جہاں تک مجھ سے ہو سکیا آپ نے پرچہ کے خریداریاں کر لیں گی۔
مجھے آپ کے ۱۲ دسمبر ۱۸۹۱ء کے پرچہ سے معلوم ہوا کہ

ریاست بہاول پور۔ ہم نے سنا ہے کہ نواب صاحب بہا واپس نے شیخ نصیر الدین صاحب وزیر عظم اور مولوی احمد شفیق صاحب پٹنہ کی بعض وجوہات سے ریاست سے علیحدہ کر دیا ہے۔ اگر یہ خبر صحیح ہے تو نواب صاحب نے سخت غلطی کی ہے۔ اور گورنمنٹ انگریزی کی بھی نواب صاحب کی اس کارروائی سے بڑی شکی متصور ہے۔ کہ جو اپنے حیدہ اور سحر بیکار کار گزار اور ضرر دل کو بار بار ریاست بہا واپس کے شیر لگتی ہے۔ اور وہ ان سے کس بدسلوکی سے پیش آتے ہیں۔ اگر گورنمنٹ ہے کہ پھر ایک نیک نام افسر کو بدنام کرنے کے لئے وکیل دیتی ہے۔ نواب صاحب کو چاہیے کہ وہ ایسا تمام معاملات نیکو دیکھ کر اپنی عقل سے بھی کام لیا کریں۔ نہ کہ جو کچھ سید عالم مصطفیٰ شاہ یا سید محمد نور شاہ صاحب بھیادیا کریں یہی دیکھ کر برقی سمجھ لیا ہوا ہے۔ ہم اس خبر کی تصدیق کے بعد کبھی اس نواب صاحب بہا واپس اور مولوی گورنمنٹ کے گوش گزار ہونے سے کچھ نہ کہتے ہیں۔ یہاں تک کچھ چپکے کے بعد ہم کو بہا واپس سے مندرجہ ذیل اطلاع پہنچی۔

جناب شیخ محمد نصیر الدین صاحب وزیر عظم اور مولوی احمد شفیق صاحب پٹنہ کی روایت سے علی کے لئے اور شیخ صاحب کی جگہ وزیر عظم سید محمد نور شاہ صاحب چیف جج مقرر ہوئے۔ اور میر شیخ صاحب کی جگہ لالہ لالہ جی صاحب سید بختی ہوئے۔ یہ نیا انتظام حیدرآباد کے واسطے بنایا جاتا ہے۔ جو عام طور پر آفہ ہے۔ گراہ مارچ کے شروع میں ٹی کے کسٹمر کے صاحب جو مال پر بیٹے پوٹیکل کسٹمر رہ چکے ہیں تشریف لایا ہے اور اپنے ہمراہ مرزا فاجہ صاحب شیر شہنشاہ ریاست لایا کہ وہ سابق وزیر عظم بہا واپس کو جو بطور وزیر عظم بہا واپس کے لایا گیا ہے۔ یہ ریاست کا حال ہے :-

نواب صاحب کے ماحول نواب گل محمد خاں صاحب بیاری منو نیا سے سخت بچا ہے۔ مگر اگر کسٹمر نہ لگتا رہا صاحب کے علاج سے اب آرام ہے :-

اب ہیکر دماغی نواب صاحب کی اس کا کوئی بڑی افسوس ہے اور کبھی ریاست منسوخ نہ ہو سکی کہ وزارت گدی اور وزیروں کی بھرتی کرنے کی نسبت مشہور ہے۔ وہ خود ویسے ہی اپنی ریاست کی یہودی سے بے اعتنائی کرتے ہیں۔ نواب صاحب نے نثار جوری اور افیون کی افراط سے اپنے آپ کو غراب کر دیا ہے۔ ریاست کے بہت سے اہلکار حکم کلکارتوں بننے میں اور طرح اپنی جس میں پرکرتے پرکارتے ہیں :-

آپ ان لوگوں سے جن کو معلوم ہے کہ کاکڑ اور سنگھ کے پاس جو دو گز یوں کے ٹکڑے سے جو لوگ جان بحق ہوئے ہیں وہ باغ کرنا چاہتے ہیں۔ راقم کو بھی دو آدھوں کا پورا پورا راجہ معلوم ہے کہ کرنا ہوں۔ یہ دونوں شخص بوندہ ملک خراسان کے باشندے تھے۔ دونوں بچاڑے امرتسرار تھے۔ کہ کچھ مال خرید کر مندرستہ کو سو دھاری کے لئے سے جائیں اور وہاں سے کچھ کم کر اپنے گھر کے گذارہ کے لئے لائیں۔ ایک کا نام گل اوفان تو مرفوزی وال تھا صاحب راخان کا ہے۔ یہ شخص الدین کا نہایت لاڈلا بچہ تھا۔ تقریباً ۱۰ برس کی عین شباب کی عمر میں اپنے پورے والدین کے خلاف مخالفت کر گیا۔ اس کا والد گل یہاں میرے پاس بیٹھا رہا ہے۔ اس سے پوچھا کہ تمہیں لینے کی لاش ملی یا نہ۔ اس نے جواب دیا کہ مجھے لاش تو لاش اس کا ایک مخصوص جگہ مل گیا خدا جانتا وہ انگریزوں نے کس جگہ ڈالا۔ وہ اس سے انتظامی کا حال ام ملک میں کیا جا کر بیان کر گیا۔ افسوس! افسوس! اور دوسرے نام نور خان تو مرفوزی ملک تھا یہ بھی اس کے چہرہ بیٹھا ہو تھا خدا جانتا دل میں کون سے خیالات ہونگے اور یہی گھر میں روتی ہوگی۔ والدین شکر نہایت اندر دیں ہونگے۔ اب کیا بچہ اور کلکتہ میں باور گھنا تھا وہ اس دن گوبال دوکان سے کوچہ میں بکر۔ والدہ کا دیوالہ لکھ گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ ۶ لاکھ کا دیوالہ لکھا ہے۔ کسی گھر برباد ہوئے :- راقم۔ ایک مسافر

مختل سندھ ساگر ضلع جھکر جی لالہ سار کی مقاضی اکثر ناظرین اخبار علم حریفانہ سے واقف ہو چکے کہ سندھ و سار درمیانی ملک و آباد سندھ ساگر کا ہے۔ مصطفیٰ منہج میں را ویدائی سیراہ نظر گذرے تھے ہیں جو اس میں واقع ہیں۔ مقامات تاریخی تھلہ ایک جو بیاری حضرت س اور قلعہ منیکو جو اس میں واقع ہے۔ یہ دو تھلہ ۱۵ میل۔ عرض ۱۱ میل۔ ۴ میل تک ہے۔ قدرتی تقسیم اس کی خوشاب سے میانہ والی تک جو چٹانی سیدان ہے جیسر ل کی لکیر واقع ہے جو کھم کو دیتی ہے۔ شمالی پھاڑ اور جنوبی حصہ تھل ہے۔ وہ سیر سے شمال کو اور سندھ ساگر اور جنوب کو نور سندھ ساگر کا جاوے تو قرین الفصاف ہے۔ تھل سندھ ساگر درگستان جو تقریباً ۵ میل لمبا اور ۵ میل چوڑا ہوگا علاقہ تھل ذیل پوش تھل ہے۔ تحصیل جھکر تحصیل چھابہ تحصیل سار ہوگا علاقہ تھل ذیل پوش تھل ہے۔ علاقہ نور پوش تھل شاہ پور اور کچھ تحصیل میانہ والی کا۔ اب انوار مساکا ہے کہ سندھ تعلیم پنجاب اس تھل کے اسے علیحدہ ڈسٹرکٹ اسٹیٹس ڈارس مقرر کیا ہے اور تعلیم جھکر مقرر ہو چاہے جس کا صدر مقام اس وقت سب ڈویژن مال ہے۔ صاحبان تعلیم قابل شکر گذرے ہیں کہ انہوں نے بیچارے تھل کی ترقی فرمائی۔ اگر کم سے کم نامدار تھل لاکھ چار ہزار تھل سندھ ساگر موضع مالی قرار دیکر تعلیم عنایت رعایت فرماتے۔ ملازم اسی علاقہ کے ہوتے اور حصول معاش میں خاص رعایت ہوتی۔ شکر و جاہ تبار کو ہوتے۔ تباری تھل کے تعلیم کو نوٹس سے عطا ہوتا ہے تعلیم جھکا جاتی تو آپ کا نام قیامت کا ایک رہتا۔ ورنہ بیس سال تک تمام لوگ مفلح ہو کر وطن چھوڑ جاتے :- راقم بلوچ۔ وہ آپ سندھ ساگر

اس کے بعد آسٹریلیا کو دیکھ کر جاپان چین۔ سنگا پور۔ کولمبو۔ اور۔ بڑے ہوتے ہوئے مصر اور سینٹ پیٹرس برگ۔ ریکھ کر سٹمٹو کے موسم بہار میں انگلستان کا راستہ لیا۔ مختصر میں موصوف نے دنیا کے قریب تمام قابل دید مقامات کو مشاہدہ سے چمکے دیکھ لیا۔ مشاہدہ میں ٹرینی کالج کیلج کے گریجویٹ ہوئے۔ پھر الڈرشوٹ کو لٹن جرنیل کیلج کے لئے فرج کیا۔ اور فی شہر اور قلم میں خاطر خواہ دستگاہ پیدا کر لی۔ ماہ نومبر ۱۳۳۷ء میں آپ ہندوستان کی سیر کو آئے اور خوش و خوشم داپس چلے گئے۔

یہاں سے واپس چلے جانے پر ملکہ معظمہ نے ان کو ٹریک آف کلیرنس اینڈ اوٹیل۔ اور آف آف اٹھلن کا مقرر خطاب دیا۔ اور وہ دوس آف لارڈس میں بیٹھے گئے۔ اور پھر شہزادی میری آف جلی سے کہ جس کو وہ لڑکپن سے چاہتے تھے نسبت قرار پائی۔

جدا کی قدرت کے عجیب کرشمے ہیں۔ وہ فاطمہ کو ہوشیار کرتا ہے کہ کس طرح اسیر اور غریب برادر اس کے یہ قدرت کے تابع ہیں۔ کس طرح دنیا کے ایک خاتون انکافان کو وہ ایک دم میں نیست کر سکتا ہے۔ اس کے منشاء کے قدرت کو روکنے کے لئے نہ دولت نہ عزت اور نہ کسی قسم کی دنیاوی طاقت کام آسکتی ہے۔ اس کا حکم جیسا کہ لکچرٹوں میں زبردست ہے ویسا ہی مخلوق میں بھی ہے۔

ہم نہیں دیکھتے کہ کوئی فرد بشر اس دونوں واقعہ سے متاثر نہ ہوا ہوگا۔ اور اسی لئے ہم بطور وفا دار رہا یا کہ یہ دل سے اپنی قیصرہ کے پیٹ پرستے کے ماتم پر اظہار رنج و الم کرتے ہیں۔ اور یقین رکھتے ہیں کہ تمام وفا دار ہندوستانیوں کا ملک کے ایک سیرے سے نیکر دوسرے سیرے تک یہی حال ہوگا۔ گورنمنٹ ہند نے گزٹ آف انڈیا ایک غیر معمولی پرچے میں اور لوکل گورنمنٹوں نے اپنے اپنے گزٹوں میں نہایت رنج کے ساتھ ایک درد ناک موت کا ذکر کیا ہے اور رہا یا کو اظہار ماتم کا ایسا کیا ہے۔ کلکتہ کے قلعہ فورٹ ولیم کا علم نیچا کیا گیا ہے۔ اور تمام کچریاں۔ دفاتر اور مدرسے اس معنوں خبر کے لئے جانے سے جا بجا بند کئے گئے ہیں۔ خداوند کریم مرحوم کے یں مانڈا کو صبر جمیل عطا فرما دیں۔

دینی اخبارات کی امداد دینی ریاستوں سے ہے۔ اردو کے اکثر اخبارات نے اپنی غلطی سے اپنی بہت کچھ بیوقوفی کر لی ہوئی ہے۔ اردو دینی ریاستوں کا ان کو روپیہ سے مدد دینا گناہ یا جرم نہیں۔ مگر ریاستیں کچھ دینی میں وہ قدر خیال نہیں رکھ رہیں۔ یہ ارادہ نہیں یا اس کے شہر کا بھی نہیں ہونا کہ ملک کے اس حیرانہ اور پتھر فتن اخبار کی حسب ضرورت مدد کیجاوے۔ اردو دینی اخبارات بہت کچھ لائق لوگوں کے ہاتھ میں ہیں کہ جن کی وجہ سے جملہ اخبارات کا سخت ذیل ہو گیا ہے۔ یہ لوگ سر ایک شہر کی روح اور ہر ایک شہر کی دم صرف جلب نفع اور دفع مضار کے لئے نہیں۔ انصاف۔ ایمانداری اور اخبار نویسی کے مقدس اصولوں سے محض ناواقف نہیں۔ اس لئے ہر ایک نااہل اور نا لائق شخص بڑی آسانی سے آئے دن ان کی اقداد کو بڑھا تا رہتا ہے۔ آج سے تیس سال پیشہ پنجاب میں اردو اخبارات دو تین سے زیادہ نہ تھے۔ اور وہ بھی لائق اور واقفکار لوگوں کے ہاتھ میں۔ اس لئے نہ صرف لوکل حکام۔ لوکل گورنمنٹ۔ عوام الناس اور دینی ریاستیں انکا انداز ہی کرتی تھیں بلکہ انکے مخلوق سے ڈرتی بھی تھیں۔ مگر آج وہ شہر کے چمکے کا غلاف گدھے کی پیٹھ پر لٹا گیا ہے۔ سب لوگ اردو دینی رو سا سمجھ گئے ہیں کہ اردو اخبار کس پایہ کے مدبر ہونگے۔ یہیں یا مصالح ہیں۔ اس لئے وہ ان سے کسی طور سے پیش آتے گئے ہیں۔ سنا گیا ہے کہ پٹیا کے ایک وزیر نے کچھ دن گذرے میں ایک اشتہار دیدیا تھا کہ ہمارا جہ کے اولاد فرزند کے جلسہ کی تقریب ہوگی اخبار نویس ریاست میں نہ آوے۔ بہتر ہونا اگر وزیر صاحب اس تنگ ظرفی کے اظہار کی نسبت خاموش رہتے۔ یا سو سے روپیہ لینا سب سے زیادہ ہم معیوب سمجھتے ہیں۔ مگر اس صورت میں کہ اس روپیہ کا اثر اخبار نویس کو ریاست کی جائز کچھ نہیں سے خاموش کرے گا۔ ناجائز توفیق کی طرف مائل کر دے۔

غریب دینی اردو اخبار نویسوں کو سب بڑا اھلکار کہہ سکتے ہیں۔ مگر کسی نے کبھی کسی انگریزی اخبار پر الزام نہیں لگایا۔ انکی وجہ نہیں کہ وہ ریاستوں سے روپیہ نہیں لیتے۔ ہم یقین ہو کہ ضرور دیتے ہیں۔ مگر وہ فرا حکم اور حکمت علی سے لیتے ہیں۔ لیتے بھی ہیں اور دھمکتے بھی ہیں۔ اور چونکہ وہ خاص خاص موقع پر کسی کام کے کر سکے کا اثر اٹھاتے ہیں چھوٹی قوموں کا لینا بھی منطوق نہیں کرتے۔ کلکتہ کے سٹیشن کے مرحوم ایڈیٹر مسٹر ٹائیٹ پر ایک مرتبہ ایک لاکھ روپیہ ایک ریاست سے لینے کا الزام لگایا گیا تھا۔ بھی ابھی حیدر آباد وکن کے اخبار سٹینڈرڈ کے ایڈیٹر کا مقدمہ معذنیات میں سردار دیر الملک کے ساتھ بصورت طرفداری کی ہزار روپیہ کے

معاہدہ کر چکی تھیں عدالت میں پیش کی گئی تھیں۔ ایک مرتبہ لندن ٹائمز صاحب اخبار نے سابقہ مذکورہ حضرت لاکھوں کے وارے نہارے کئے تھے۔ نوکیلا ان سیم جیت اخباروں کو اس لئے برا سمجھا جاتا ہے کہ یہ چھوٹی ریاستیں کیوں منظور کرتے ہیں۔ "مگر کس بقدر تہمت اور مست"۔

معاوضہ۔ گریٹ لندن ٹائمز ریڈیو کمپنی کے ڈائریکٹر نے ایک جنرل میٹنگ میں اس خوفناک حادثہ سے جو اس لائن پر ناگور کے قتل واقع میں آیا تھا انیسویں لاکھ کر کے کئی جانوں کے تلف ہو جانے پر ہر روزی کا اظہار کیا۔ اس جلسہ کے صاحب چیرمین نے کہا کہ اس حادثہ سے کمپنی کو بہت پرہیزی ہوگی۔ کیا اس زبیرانی سے یہ مراد ہے کہ مرئیواں کے واروں کے واروں کو کچھ معاوضہ دینا پڑیگا۔ تو پھر کیا مارکٹ و سٹیشن ریڈیو کے بھی کسی بہت بڑے معاوضہ کا فائدہ کرنا چاہیے۔

سنگھ کے سٹیشن ماسٹر کی سزا۔ لوگوں نے سنگھ کے نائب سٹیشن ماسٹر کی سزا کو جو صرف ایک ماہ قید اور ایک سو روپیہ جرمانہ ہے نہایت حقارت کی نظر سے دیکھا ہے۔ چنانچہ کلکتہ کے اخبار سٹیشن میں نے اسی امر پر بحث کرتے ہوئے کہ ناٹھ و سٹیشن ریڈیو کے افسروں کا قصور خواہ خود ایک نائب سٹیشن ماسٹر پر چھوڑا گیا ہے خوب چھٹی کپی ہے۔ کہ ریل داتے آئندہ بھی کاہنے کو ہوشیار ہونگے۔ سیر۔ بھیتیں روپیے ماہیوں کے ہر وقت کام سے نکلے مانڈے ملازموں سے جب لاکھوں کروڑوں روپے کی قیمت کی جائیں تلف کر دیتے ہیں تو پھر کہہ دیتے ہیں کہ ادو جاو نہ ہو گیا۔ آئندہ احتیاط رہی۔ مگر عملی اعتبار سے کچھ نہیں کرتے اور ٹیکسٹوں پر ملازموں کی اقداد خرج کے بڑے جائیکے خیال سے نہیں بڑھاتے۔ لیکن اگر کوئی کونسل کا ممبر یا کوئی لفٹ گورنمنٹ اس گاڑی میں سوار ہوگا کہ چھوٹی جلی تو اب تک ضرور کچھ انتظام ہو گیا ہوتا۔

امپیریل ڈاکٹ کا مقدمہ۔ ہم نے شروع ہی میں یہ رائے دی تھی کہ حضور نظام نے یہ ہیرا خریدنے میں بڑی غلطی کی اور ان کی بہت بدنامی ہوئی۔ چنانچہ ہم نے مقدمہ کی ہر منزل اور ہر سید میں اپنے اس خیال کو صریح پایا۔ اب سٹر جیک پر جو نوعداری استغاثہ ہوا تھا اور جسے حضور نظام کو کامیابی کا یقین تھا اس میں ہر اسر نہایت ہوئی۔ ان کے قانونی مشیروں کے لئے اس سے زیادہ اور کیا خفت ہو سکتی ہے۔ ریاست کا اس مقدمہ پر روپیہ ہی خرچ نہیں ہوا۔ بلکہ بہت سی نقل اور ایک حصہ وقار کا بھی صرف ہوا ہے۔ اگرچہ ہم نے سٹر جیک کے جیت جائیکے پیشینگوئی نہیں کی۔ مگر ہمارا خیال ہی تھا۔ کیونکہ کچھ

ماہ و مہینہ ملائے عریں پنجاب کے مختلف مقامات سے
حلاف معمول بہت زیادہ تعداد میں و قتل کی چوری گئی ہے۔
گورنمنٹ ہند کا امتحان سکریٹریٹ جو لاہور میں گزشتہ
پیر کو ہوا تھا یہ نمکس کے لئے سوالات موجود نہیں تھے اور
بدریہ تاسہی بنگلہ سے منگوائے گئے۔ اس لئے دوا میدوار تو
سوالیات اٹاکرے ہی میں نکل گئے۔ باقی نو میں سے ایک بنگالی
تھا۔ پنجاب کے لئے صرف آٹھ اسماءیں نو نو نو میں سے
لاہور کی انجمن اسلامیہ نے ۱۴ جنوری کو نواب اور
صاحب کے مکان پر ٹوک آؤٹ کیس کی بیوقت وفات کے لئے ظما
انفوس کا جلسہ کیا۔ اور بھی امید ہے کہ لاہور کی اسلامیہ گنج سہا
آریہ سماج وغیرہ اس موقع پر ائمہ ہدوی کے جلسے کریں گے۔

یعنی ہماری ملک و مظلوم کے سب سے بڑے دوست

جو حال ہی میں داغ دیکھنے میں
ان کی خوبصورت صحیح تصویر دیکھ
کئی رنگوں میں لیت پر ولایت کی چھپی ہوئی۔ ایسے گواہ
قابل۔ ۱۰۔ اچھے عوض۔ ۱۶۔ اچھے طول بیت کی کافی ۱۷۔ محصول لاکھ
المشتر فیہ عریضہ اخبار لاہور

پلیسہ اخبار کی اشاعت اس وقت ۲۲۰۰ سے اوپر ہے۔ اس میں سے ۱۶۰۰ بذر بیج پیشگی محصول ڈاک کے جاتا ہے کہ جس کے لئے رسید لا جو رکے پوسٹ ماسٹر کی ذیل میں درج ہے۔ باقی سات سو میں سے چار سو سے زیادہ لا جو اس بذر بیج ہاؤس کے جھنڈوں کے جھٹکا ہے اور دو سو لا جو رکے ریلوے سٹیشن پر فروخت ہوتا ہے۔ ایک سو لا جو میں مستقل خریداریاں اور اس کے سوا کسی کامیاب بذر بیج ڈاک کے رکے جھنڈوں کے پاس جاتی ہیں کیونکہ ہم نے جھنڈوں کے لئے پورے وغیرہ کے ذریعہ مفہم کا بہت عمدہ انتظام کیا ہوا ہے۔ اس لئے ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ کوئی اور اخبار نہ تو ۱۶۰۰ سو ڈاک میں جاتا ہے۔ اور نہ سات سو کے قریب دستی فروخت ہوتا ہے۔ اور یہی لئے کسی کی اشاعت پلیسہ اخبار سے زیادہ نہیں۔ اگر کوئی شخص دہی سے تودہ جھوٹا ہے :

نسیخہ (۱۱۱) دوسو چالیس روپے واسطے سولہ سو روپے
کاپی بیسہ اخبار مہینہ وار کے ششماہی پہلی سہ ماہی کے بارہ
مہینوں کے لئے وصول پائے گئے اس میں ۱۲۸۰ - فیوریٹین
پانی فی پیچہ محصول کے ہے اور ۲۲۰ جو چھ اخبار فیض تبادولہ
دی تھا اس کا ہے

مستحق و پتی پوسٹا سٹر لاہور خیرل پوسٹ آفس

لاہور۔ یوم دوشنبہ۔ ۱۸۔ جنوری ۱۸۹۲ء

پیش البرٹ وکٹر ڈیوگراف
کلیرش واوانڈیل کی وفات

گر پیر نوؤ سالہ بمیرو مجھے نیست
اس ماتم سخت است کہ گویند جل مر
تیکھے پانچ چار روز سے روزانہ اخباروں میں
جو تار برتیاں مرحوم ڈیوک کی علالت کی خوفناک
حالت کی نسبت چھپ رہی تھیں ان سے یہ
نہیں اسید ہوتی تھی کہ یہ نوجوان شہزادہ عالم
شباب میں اپنے ماں باپ اور بوڑھیا دادی کو یہ
بیوقت رخ دے جائیگا۔ کیونکہ ڈاکٹر ول کی اخیر
وقت تک یہی رائے رہی کہ حالت رومی نہیں ہے
اس لئے خوف کا مقام نہیں۔ مگر جو تار ۱۷۔ جنوری
کو دس بجے صبح کے یہ خوفناک خبر لائی ہے اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ مرحوم کی حالت یکایک بگڑ گئی۔ اور
۹۔ بجے صبح کے ۱۷۔ جنوری کو طائر روح نفس عضوی
سے پرواز کر گیا۔ دم زدن میں یہ بڑی خبر جا بجا
پھیل گئی۔ لندن کے بیس گرجے سینٹ پال مقبول
کے گھنٹے نے ماتمی شور رشین شروع کر دیا۔ شاہی
خاندان میں کھرام مچ گیا۔ تمام سرکاری اور پرائیویٹ
عمارتوں کے جھنڈے نیچے کر لئے گئے۔ دوکانوں میں
ہٹ تال ہو گئی۔ پریس مرحوم کا ماتم ہر طرف سے سنا
جلنے لگا۔ عوام الناس کو اس کے جوانا مرگ اور
اس کے شاہی ماں باپ اور شاہی دادی کے پنج و
الم اور غاصک اس کی جمیع شہزادی میری کی حالت
کو دیکھ کر کہ جس کی ابھی شادی بھی نہیں ہوئی تھی
مگر وہ بیوہ ہو گئی جو رنج و غم ہوتا ہے وہ حد تحریر
میں نہیں آ سکتا۔

ابھی چند روز کا عرصہ گزرا ہے کہ سرکاری طور پر ڈپلک آف کلینر کی ملکی کی شہزادی سمیری سے ملگنی ہوئے کی بہت خوشی ظاہر کی گئی تھی۔ انگلستان کے پبلک پریس اور عام رائے نے بھی اس انتخاب پر شری مسرت اور اطمینان کا اظہار کیا تھا اور فوری کے

اخیر میں ان کی شادی ہوئے والی تھی۔ مگر حیف کہ
قضا نے دولہا کو اٹھالیا۔ اور اس نامراد ولس
کی آرزو میں دل ہی میں رہیں کہ جس کو خوش قسمتی سے
دنیا میں ایک اول نمبر کی سلطنت کا وارث محبت
کرنے والا ملتا تھا۔ شاہی خاندان اور اس میں سے
خاصہ حضور پریش آن ویز اور ان کی بیگم صاحبہ۔
اور ان سے بھی زیادہ شہزادی تیری سے تمام لوگ
گہری چہرہ روی انگلستان کے اس وارث تخت و تاج
کی ناگہانی موت پر ظاہر کر رہے ہیں۔ حضور قیصر
ہند نے شروع سے ہی مرحوم کی تربیت ایسے طور پر
رکھی تھی کہ جیسی کہ انگلستان کے آئینہ بادشاہ کی
ہونی چاہئے۔ چنانچہ ڈیوک آف گلینس کہ جبکہ وہ دو
سال پیش ہمارے ملک کی سیاحت میں پریش پور
وکر کے نام سے مشغول تھے اس وقت یہیہ اخبار میں
دوبارہ شہرہ آفاق کی زندگی کے حالات سب ذیل
لکھے تھے۔

و یہ عالیجاہ عالی تبار شہزادہ ولیم علیہ اللہ تعالیٰ کا
سب سے بڑا بیٹا تھا۔ جنوری ۱۸۵۷ء میں سولہ ہوا۔
اور نام نامی البرٹ اڈورڈ کرسمین رکھا گیا۔ بھوٹی ہی
عمر میں تعلیم و تربیت نہایت باقاعدہ اور صحیح حاصل
کی۔ سات سال کی عمر تک گھر میں تربیت پا کر سولہ سال
میں بھرتی فوج میں بطور فرزند شاہی کے داخل ہوا۔
شاید ہندوستان کے دیکھا تو اس کو بیرجمی سے کم
نہ سمجھیں گے کہ ایک سات سال کا بچہ ناز و نفہ
میں پلا ہوا والدین کی محبت بھری نگاہوں سے
خفا کر کے فوجیوں کی احتیاط میں رکھ دیا جاسے۔ مگر
ایک قوم کے عروج اور عالی پستی کا یہی ثوراز ہے
جو ان کے بچوں کی تعلیم و تربیت میں رکھا جاتا ہے
شہزادہ موصوف دو سال تک ڈار ماؤتھ میں جارا
پرنسپال پر زیر اہتمام و تربیت کیپٹن ہنری فیئرکلس
رہے۔ اس کے بعد یہ چشم و چراغ خاندان اپنے
والد اور دادی صاحبہ کی آنکھوں کے سامنے محل
میں تعلیم پاتے رہے۔ قلعہ میں بیٹک جہاں
پر جہاز پر غریب المند کی طرف سفر کیا۔ پھر ریگوئیڈیر
سینٹ وینٹ۔ مونٹ ویڈو۔ اور جزائر فلکیٹ
سماجے بعد دیگرے سفر کیا۔ کہیں اس کی موت نہ تھی
اور نرم دل نے اپنی رعایا کو شادان و زبان بولتا
اور کہیں اپنی مقبوضہ زمیں کی سیر سے حق میں
آنکھ نے تماشے قدرت کیا۔ عرض این چند
سفروں سے ایک ضخیم قیمتی معلومات کا جمع ہونا

امر نہیں کچھ دنوں جو بھٹ صاحب ڈوٹی گشتہ ہو
جلد کرنے کے جرم میں پکڑ لیا تھا اب تحقیقات طبی سے ثابت ہوا

روسے زمین کی خبریں

روسیوں خاص میں خبر کے واسطے تین سے زیادہ انگریزی، عربی، فارسی اور ہندی، ہنگائی اخبارات سے ترجمہ اور انتخاب کیا جاتی ہیں

(مثال غیر)

خدیوہ جو ہم کی بیاری کے علاج میں اطباء سے بہت بڑی غلطی کا مرتکب ثابت ہوا ہے۔ تحقیقات کے لئے بعد ازاں راجہ پاشا ایک طبی کمیشن بھیجے گی جس میں دو پروفیسرین اور دو طبی ڈاکٹر ہونگے

انگلستان میں افغانو انگریزوں پر زور دیکھ کر ہمارے اوسط اموات بہت بڑھ چکی ہیں۔ صرف انیس لاکھ کا رفاہ سلو سے دو سو ملازم بیمار ہیں

ہسپانیہ میں مخالف سلطنت فریق کی ایک مسلح جماعت شہر زمرین پر ۹ جنوری کو حملہ کیا اور چنانچہ توڑنا جا بولیس اور جنگی فوج کے لئے فکر اُن کو روکا۔ فریقین سے بہت جاغیر تلف ہوئی

انگلستان کے مشہور کارخانہ روڈ کا ایکٹ روس کے محظوظہ اضلاع میں پھرا ہے۔ اس کا بیان ہے کہ مغلوں اور مفلس و محتانوں کی حالت درونک ہے۔ بہت سے لوگ اپنے مکانات کی تختیں جلا کر تپ گئے ہیں۔ اور خیرات کے تھوڑے سے آؤ پڑ گئے اور کہتے ہیں۔ یہ لوگ ٹوکھا پوسے جسے زمینداروں سے ناراض ہیں جن کو وہ سمجھتے ہیں کہ دارے جو ان کی امداد کے لئے فائدہ پہنچاتے وہ ان کو استقال نہیں کرتے دیتے

ڈیوگ آف کلیریش انڈیا پانڈل حضور برنس آف ولز کے بڑے صاحبزادے افغانو انگریز اور ذات اچھوتے ہیں۔ روس کی محظوظہ رعایا کی امداد کے لئے دو گریڈ یوگولینے نارے کے چھوٹے ۹۰۰ ہزار روپے اور دو لکھ روپے سے بہت ناراض ہے اور ان کو ناراضی میں خوار خرق ہے موت بھوکوں میں بہت بڑھ چکی ہے

انگریزی سپاہی اور چہازی جو جنگ کریمیا میں مرے تھے ان کی لاشیں مقام بیکاس (باسفورس) سے اٹھا کر قسطنطنیہ کے قبرستان میں رکھی جائیں گی۔ سلطان اعظم نے اس کام کے لئے فوجی افسروں کی ایک کمیشن مقرر کی ہے جس میں وڈس پاشا اور بلنٹ پاشا شامل ہیں

خزانہ روس سے زاکس گورنمنٹ نے امداد محظوظہ دکان کے لئے سارے چھ کروڑ روپے اور دیا

روس کے سٹاک ہولم کے بجٹ میں ظاہر کیا گیا ہے کہ اس سال کی آمدنی کی سات کروڑ چالیس لاکھ روپے ہوگی

انگلستان نے پرنسنگال سے عہد نامہ کو ایک تبدیلی کرنے سے انکار کر دیا ہے

میں تامل کریں جب تک کہ انگلستان خدیوہ کے بارہ میں شرط نہ مقرر کرے۔ لیکن برن ڈی روڈ وچ سفیر برن نے سلطان کو صلاح دی کہ باب عالی کو شہزادہ عباس کوئی افغانیہ صبر کر کے اپنی سلطنت کے صبر برقی حکومت رکھنے کا ثبوت دینا چاہئے۔ چنانچہ سلطان نے اس رائے کو فی الفور منظور کیا

سرکش میکوک انگریزی سفیر (کاسلر) بغداد۔ ایڈیٹر ٹالمبٹ انگریزی سفیر نو شہر مقرر ہوئے

۴۔ جنوری کو قاہرہ میں خدیوہ جو ہم محظوظہ توفیق پاشا کا جنازہ بڑی دھوم دھام سے نکلا۔ دو لاکھ کے تیر لاکھ جنازہ میں شامل تھے۔ خدیوہ جو ہم کا بڑا بیٹا پرنس عباس کے بس نے وائسٹا میں تعلیم پائی ہے اور وہاں بڑا اہل و عزم ہے۔ اپنے باپ کا جانشین ہوگا۔ وہ بڑا جیت اور محنتی ہے اور حضرت سلطان نے اس کو خدیوہ مصر بنانا منظور کر لیا ہے

صوفیہ ایک امریکی میں ایک کان میں روسی کان کھودنے والے ہو گئے

سر کلیر فریڈرک بھوہر اس انگریزی قسطنطنیہ میں متعین کئے جاتے ہیں۔ لیکن وہ صرف اس وجہ سے اپنی مرضی سے مصر میں رہ گئے ہیں کہ نوجوان شہزادہ عباس پر بھی وہ ایسا ہی رسوخ رکھیں گے جیسا کہ اس کے بزرگ والد پر ہوگا۔ انگریزی کا بنایا ہوا تھا

فرانسیسی اور جرمنی اخبار خدیوہ مصر کے انتقال پر بہت کچھ رائے لکھ رہے ہیں۔ جرمن اخبارات لکھتے ہیں کہ خدیوہ کے مرنے سے لارڈ سالسبری کی محبت آؤ مصر کے خالی نہ کٹے سے اپنی بات نباہ سکیں گے۔ مگر فرانسیسی اخبارات چاہتے ہیں کہ فرانس کے لئی وقت پیدا ہو گیا ہے کہ کل مسئلہ مصر کو از سر نو اٹھایا جاوے

مندرجہ ذیل سال نو کے اعزاز لندن گزٹ نے شہر لکھے ہیں:۔ سر فریڈرک بھوہر۔ ایڈمیرل ڈیڈر۔ سر ولیم ٹامس کو پیرس کا درجہ عنایت کیا گیا ہے۔ لارڈ کا خطاب دیا گیا ہے۔ سر ڈیوڈ بیٹن بٹن ممبر پارلیمنٹ۔ سر آر تھری فاروڈ ممبر پارلیمنٹ۔ پیری کو سنڈر بنائے گئے۔ کونول کوڈیوڈ کو تیرن کا خطاب دیا گیا۔ سیلون کے مسٹر گریٹر اور کنول ایڈورڈ اس کو نائٹ ہو کارہ عطا ہوا۔ سر سیسل کلینبی سمیٹ گورنر سٹریٹس سیلنٹ جی۔ سی۔ ایم۔ جی بنائے گئے۔ سلطان برک اور باگ باگ کے مسٹر فلیمنگ کے۔ سی۔ ایم۔ جی کے گئے۔ لیبوڈان کے مسٹر کریگ۔ ملاک کے مسٹر ہاروے اور سیلون کے مسٹر انٹیوٹو سی۔ ایم۔ جی کے گئے

آسٹریا کے ویداری جو خطروں میں گرفتار تھے اور اب جان بچا کر یورپ میں پہنچ گئے ہیں۔ بتائے ہیں کہ ہمدی کے پیر کوں کو معلوم ہو گیا ہے کہ ہمدی بنی نہیں ہے۔ مگر نامہ رنج قائم رکھنا ضروری سمجھتے ہیں۔ سوہ کہتے ہیں خلیفہ کے نظام و تدبیر سے لوگ نالاں ہیں۔ وہ اپنی طاقت کے وسیع کر چکی اس میں بھی اور انگریزی طاقت سے ڈرتا ہے

ڈولمن کے قلعوں میں بارود آگ لگائی گئی۔ جس سے خزانہ کا مکان آگ لگا۔ بدعاشوں کا مشاخرامی کو نسل کے ممبروں کے

اٹرائیٹ سے تھاجو بال بال بچ گئے

وفات کی خبریں

الہ آباد کے لائٹ اور شہر ممبر انیس پندرہ سالہ صاحب پلیدیٹے نکا باب عارفہ منویا سے انتقال کیا۔ پیش کاغذ کے جائیت جنرل سر ٹری تھے۔ اور ان کی وکالت اول ریڈی کی تھی۔ بڑے دو تندر اور بڑے عقلمند آدمی تھے۔ قوی اور بلی خدمت میں شوق رکھتے تھے۔ ایک انگریزی اخبار بھی لکھتے تھے۔ پیش کاغذ کی طرح تن و صحت سے اس کی اور آخری کے آخری حملہ سے فوت ہوئے۔ بیمار ہو کر ۱۱ جنوری کو ۵۰ سال کی عمر میں گذر گئے۔ لائٹ اور نامور آدمی تھے۔ مذہبی معاملات اہل اسلام فقہ کے مجتہد تھے اور بہت کچھ قند نیاز دیا کرتے تھے

عالمی خانبہ محمد توفیق پاشا خدیوہ مصر نے بارہ ذات انجمن افغانو انگریز ۱۱ جنوری کو نکا باب بہت تھوڑی بیماری کے بعد انتقال کیا۔ ۴۔ جنوری کو ان کے بارہ کے ہمراہ دو لاکھ سے زیادہ آدمی گورن کی زندگی مصر کے کوئی عروج کا زمانہ نہیں تھا۔ لکھنؤ میں جنگوں نے ملک کو تباہ کر دیا لیکن اب حالت مستحضر یہی تھی۔ وہ میں تخت پر بیٹھے ۶۰ سال کی تھی۔ اب ان کے بڑے بیٹے شہزادہ عباس تخت پر بیٹھے ہیں

انفیس کا مقام ہے کہ امریکہ کے فریشن اور سرخ زانک کچھ سندس صاحب ایل ایم ایس سنڈیا فتنہ پنجاب پونیو رشتی عین عالم شباب میں مبارک ہو گیا۔ ۱۱ جنوری کو انتقال کیا

صاحب نے سرکاری ملازمت کو چھوڑ کر امریکہ میں یہ ایوٹ پر مشتمل شروع کی ہوئی تھی۔ ان کی ادویات کی دکان خوب چلی تھی۔ وہ آزادی کی قدر سمجھتے تھے جو ملازمت میں حاصل نہیں ہوتی

حاجی محمد شاہ صاحب کس کشمیر نے ۸ جنوری کو انتقال کیا۔ مبارک کا کنگوہ مسجد میں ہوا جس میں ہزار آدمی تھے۔ یہ صاحب سری لکھی پٹی پٹی کے وائس پریسیڈنٹ تھے۔ ان کی یادگار میر ایک روز دفتر میں پٹی بند رہا

ایسی مفتی وفات کی خبر میں ہم و فریج والہ کے سر برنس البرٹ وکٹر ڈیوگ آف کلیریش اور ایوڈل فرزند کے حضور آؤ ویل ولیم عدل سلطنت برطانیہ کی جوانمرد کی انیس سال کا دیتے ہیں۔ پرنس مصوف نے عین عالم شباب ۲۸ سال کی عمر بجاؤ شہر ۱۸۶۲ جنوری کو انتقال کیا۔ حضور ملک محظوظہ صہبہ ان کے فرزند کے حضور البرٹ ایڈورڈ پرنس کے دلیر بہت دار گویا ہے۔ جو قریب جا چکا۔ مرحوم شہزادہ کی ابھی مگنی ہوئی تھی

۲۶ فروری شادی کی تاریخ قرار پائی تھی۔ مع اس باقی سخت سست کہ گوئید جوں مرد

ہندوستان

ایک اخبار لکھتا ہے انوار ہے کہ ولیم صاحب فرید کوٹ کی اپنے والد بگوارے ایسی اچھی طرح مطلع نہیں تھی اس لئے وہ چھ بیٹا کو چلے گئے

دو اخبار لکھتا ہے کہ رتھ دیشرن دیوٹ نے ولوی صاحب پلیدیہ شہر کو اس صدر کا عہدہ دینا چاہا ہے

برلن کی آبادی :- سائنس دانوں نے برلن کے مشہور شہر اور پرنسٹن
دارالحکومت برلن آج یورپ میں بلحاظ آبادی تیسرے درجہ کا شہر
ہے۔ اول اول سنہ ۱۸۷۰ء میں برلن کی مردم شماری ہوئی۔ آبادی
۱۲۰۰۰۰ تھی۔ بیس سال کی مشہور لڑائی میں اس کے لوگ مارے گئے
۱۰۰۰۰ تھے۔ پھر ۱۹۰۰ء آبادی روگنی گریٹ اکثر کے بعد
دوم شماری ۱۹۰۰ء ہوئی۔ سو فیصد دوسرے عالمی جنگ
پہلے تھی۔ سنہ ۱۹۳۰ء میں آبادی ۱۰۰۰۰۰ تھی۔ اور اب ۱۹۵۰ء
اخبارات یہ خبر ملالک ویا میں تھیں ۱۲۰۰۰۰ ہزار اخبارات
تبع ہوئے ہیں۔ ان میں سے ۱۲۰۰۰ ہزار یورپ میں چھپتے
تھے۔ سب ملالک سے زیادہ ہیں۔ یعنی ۵۵۰۰۰۔ ان میں
فرانس میں ۱۲۰۰۰۰۔ انگلستان میں ۱۰۰۰۰۰۔ امریکا میں
۸۰۰۰۰۔ سوئٹزرلینڈ میں ۴۵۰۰۰۔ جرمنی اور بلغاریہ میں
۳۰۰۰۰۔ اور باقی دوسرے چھوٹے چھوٹے ملکوں
میں ۱۲۰۰۰۰ اخبارات شائع ہوتے ہیں۔ اصطلاح امریکہ میں ۱۲۰۰۰۰ اخبار
کی کینڈا میں ۵۰۰۰۔ آسٹریلیا میں بھی ۵۰۰۰۔ جاپان میں
۱۰۰۰۰۔ اور سو اے ہندوستان کے ایشیا کے باقی مالک
۱۰۰۰۰ اخبار چھپنے کا تخمینہ لگا گیا ہے۔ ہندوستان میں
کے چھوٹے میونس اخبار اور رسالے یعنی تمام وقت اشاعت
پے ایکڑار کے قریب مختلف زبانوں میں چھپتے ہیں۔
فرانس میں شراب کی تیاری سنہ ۱۸۰۰ء کے ویسٹ
فرانس میں سرکاری حکمران کے مطابق انگوری شراب
۱۸۰۰ء میں تیار ہوئی۔ جو کہ سال باسابقہ سے
۱۹۲۲ء کیلین زیادہ ہے۔ اور یہ ۳۵۰۰۰ کیلین فی ایکڑ
میں سے حاصل ہوئی۔ اور قیمت اس کل پیداوار کی حساب
شکل ۴۰ میں فی کیلین کے ۱۶۰۰۰۰ سے پونڈ ہوئی۔
شہر دس سال کی اوسط پیداوار کے مقابلہ میں سنہ ۱۸۰۰ء
دار سے ۱۹۶۴ء کیلین کی کمی ظاہر ہے۔
برآمد کنندہ مہرے کل مقداروں کی جواز پیش کرنی پڑے گی
۱۹۶۴ء کیلین سے ۱۹۶۵ء کیلین میں ۱۹۶۵ء کیلین
۱۹۶۵ء کیلین سے ۱۹۶۶ء کیلین میں ۱۹۶۶ء کیلین
۱۹۶۶ء کیلین سے ۱۹۶۷ء کیلین میں ۱۹۶۷ء کیلین
۱۹۶۷ء کیلین سے ۱۹۶۸ء کیلین میں ۱۹۶۸ء کیلین
۱۹۶۸ء کیلین سے ۱۹۶۹ء کیلین میں ۱۹۶۹ء کیلین
۱۹۶۹ء کیلین سے ۱۹۷۰ء کیلین میں ۱۹۷۰ء کیلین
۱۹۷۰ء کیلین سے ۱۹۷۱ء کیلین میں ۱۹۷۱ء کیلین
۱۹۷۱ء کیلین سے ۱۹۷۲ء کیلین میں ۱۹۷۲ء کیلین
۱۹۷۲ء کیلین سے ۱۹۷۳ء کیلین میں ۱۹۷۳ء کیلین
۱۹۷۳ء کیلین سے ۱۹۷۴ء کیلین میں ۱۹۷۴ء کیلین
۱۹۷۴ء کیلین سے ۱۹۷۵ء کیلین میں ۱۹۷۵ء کیلین
۱۹۷۵ء کیلین سے ۱۹۷۶ء کیلین میں ۱۹۷۶ء کیلین
۱۹۷۶ء کیلین سے ۱۹۷۷ء کیلین میں ۱۹۷۷ء کیلین
۱۹۷۷ء کیلین سے ۱۹۷۸ء کیلین میں ۱۹۷۸ء کیلین
۱۹۷۸ء کیلین سے ۱۹۷۹ء کیلین میں ۱۹۷۹ء کیلین
۱۹۷۹ء کیلین سے ۱۹۸۰ء کیلین میں ۱۹۸۰ء کیلین
۱۹۸۰ء کیلین سے ۱۹۸۱ء کیلین میں ۱۹۸۱ء کیلین
۱۹۸۱ء کیلین سے ۱۹۸۲ء کیلین میں ۱۹۸۲ء کیلین
۱۹۸۲ء کیلین سے ۱۹۸۳ء کیلین میں ۱۹۸۳ء کیلین
۱۹۸۳ء کیلین سے ۱۹۸۴ء کیلین میں ۱۹۸۴ء کیلین
۱۹۸۴ء کیلین سے ۱۹۸۵ء کیلین میں ۱۹۸۵ء کیلین
۱۹۸۵ء کیلین سے ۱۹۸۶ء کیلین میں ۱۹۸۶ء کیلین
۱۹۸۶ء کیلین سے ۱۹۸۷ء کیلین میں ۱۹۸۷ء کیلین
۱۹۸۷ء کیلین سے ۱۹۸۸ء کیلین میں ۱۹۸۸ء کیلین
۱۹۸۸ء کیلین سے ۱۹۸۹ء کیلین میں ۱۹۸۹ء کیلین
۱۹۸۹ء کیلین سے ۱۹۹۰ء کیلین میں ۱۹۹۰ء کیلین
۱۹۹۰ء کیلین سے ۱۹۹۱ء کیلین میں ۱۹۹۱ء کیلین
۱۹۹۱ء کیلین سے ۱۹۹۲ء کیلین میں ۱۹۹۲ء کیلین
۱۹۹۲ء کیلین سے ۱۹۹۳ء کیلین میں ۱۹۹۳ء کیلین
۱۹۹۳ء کیلین سے ۱۹۹۴ء کیلین میں ۱۹۹۴ء کیلین
۱۹۹۴ء کیلین سے ۱۹۹۵ء کیلین میں ۱۹۹۵ء کیلین
۱۹۹۵ء کیلین سے ۱۹۹۶ء کیلین میں ۱۹۹۶ء کیلین
۱۹۹۶ء کیلین سے ۱۹۹۷ء کیلین میں ۱۹۹۷ء کیلین
۱۹۹۷ء کیلین سے ۱۹۹۸ء کیلین میں ۱۹۹۸ء کیلین
۱۹۹۸ء کیلین سے ۱۹۹۹ء کیلین میں ۱۹۹۹ء کیلین
۱۹۹۹ء کیلین سے ۲۰۰۰ء کیلین میں ۲۰۰۰ء کیلین
۲۰۰۰ء کیلین سے ۲۰۰۱ء کیلین میں ۲۰۰۱ء کیلین
۲۰۰۱ء کیلین سے ۲۰۰۲ء کیلین میں ۲۰۰۲ء کیلین
۲۰۰۲ء کیلین سے ۲۰۰۳ء کیلین میں ۲۰۰۳ء کیلین
۲۰۰۳ء کیلین سے ۲۰۰۴ء کیلین میں ۲۰۰۴ء کیلین
۲۰۰۴ء کیلین سے ۲۰۰۵ء کیلین میں ۲۰۰۵ء کیلین
۲۰۰۵ء کیلین سے ۲۰۰۶ء کیلین میں ۲۰۰۶ء کیلین
۲۰۰۶ء کیلین سے ۲۰۰۷ء کیلین میں ۲۰۰۷ء کیلین
۲۰۰۷ء کیلین سے ۲۰۰۸ء کیلین میں ۲۰۰۸ء کیلین
۲۰۰۸ء کیلین سے ۲۰۰۹ء کیلین میں ۲۰۰۹ء کیلین
۲۰۰۹ء کیلین سے ۲۰۱۰ء کیلین میں ۲۰۱۰ء کیلین
۲۰۱۰ء کیلین سے ۲۰۱۱ء کیلین میں ۲۰۱۱ء کیلین
۲۰۱۱ء کیلین سے ۲۰۱۲ء کیلین میں ۲۰۱۲ء کیلین
۲۰۱۲ء کیلین سے ۲۰۱۳ء کیلین میں ۲۰۱۳ء کیلین
۲۰۱۳ء کیلین سے ۲۰۱۴ء کیلین میں ۲۰۱۴ء کیلین
۲۰۱۴ء کیلین سے ۲۰۱۵ء کیلین میں ۲۰۱۵ء کیلین
۲۰۱۵ء کیلین سے ۲۰۱۶ء کیلین میں ۲۰۱۶ء کیلین
۲۰۱۶ء کیلین سے ۲۰۱۷ء کیلین میں ۲۰۱۷ء کیلین
۲۰۱۷ء کیلین سے ۲۰۱۸ء کیلین میں ۲۰۱۸ء کیلین
۲۰۱۸ء کیلین سے ۲۰۱۹ء کیلین میں ۲۰۱۹ء کیلین
۲۰۱۹ء کیلین سے ۲۰۲۰ء کیلین میں ۲۰۲۰ء کیلین
۲۰۲۰ء کیلین سے ۲۰۲۱ء کیلین میں ۲۰۲۱ء کیلین
۲۰۲۱ء کیلین سے ۲۰۲۲ء کیلین میں ۲۰۲۲ء کیلین
۲۰۲۲ء کیلین سے ۲۰۲۳ء کیلین میں ۲۰۲۳ء کیلین
۲۰۲۳ء کیلین سے ۲۰۲۴ء کیلین میں ۲۰۲۴ء کیلین
۲۰۲۴ء کیلین سے ۲۰۲۵ء کیلین میں ۲۰۲۵ء کیلین
۲۰۲۵ء کیلین سے ۲۰۲۶ء کیلین میں ۲۰۲۶ء کیلین
۲۰۲۶ء کیلین سے ۲۰۲۷ء کیلین میں ۲۰۲۷ء کیلین
۲۰۲۷ء کیلین سے ۲۰۲۸ء کیلین میں ۲۰۲۸ء کیلین
۲۰۲۸ء کیلین سے ۲۰۲۹ء کیلین میں ۲۰۲۹ء کیلین
۲۰۲۹ء کیلین سے ۲۰۳۰ء کیلین میں ۲۰۳۰ء کیلین
۲۰۳۰ء کیلین سے ۲۰۳۱ء کیلین میں ۲۰۳۱ء کیلین
۲۰۳۱ء کیلین سے ۲۰۳۲ء کیلین میں ۲۰۳۲ء کیلین
۲۰۳۲ء کیلین سے ۲۰۳۳ء کیلین میں ۲۰۳۳ء کیلین
۲۰۳۳ء کیلین سے ۲۰۳۴ء کیلین میں ۲۰۳۴ء کیلین
۲۰۳۴ء کیلین سے ۲۰۳۵ء کیلین میں ۲۰۳۵ء کیلین
۲۰۳۵ء کیلین سے ۲۰۳۶ء کیلین میں ۲۰۳۶ء کیلین
۲۰۳۶ء کیلین سے ۲۰۳۷ء کیلین میں ۲۰۳۷ء کیلین
۲۰۳۷ء کیلین سے ۲۰۳۸ء کیلین میں ۲۰۳۸ء کیلین
۲۰۳۸ء کیلین سے ۲۰۳۹ء کیلین میں ۲۰۳۹ء کیلین
۲۰۳۹ء کیلین سے ۲۰۴۰ء کیلین میں ۲۰۴۰ء کیلین
۲۰۴۰ء کیلین سے ۲۰

بوسہ کی تعریفیں :- ولایت کے اخبار پیشکش میں
ایک شہنشاہ جیسا خاکہ جو شخص بوسہ کی بہترین تعریف کے لئے
میں کو انعام دینا چاہتا ہے تو کوئی بے اپنے اپنے خیال عام
کے بہترین اور ایسا بوسہ کی یہ بھی گئی تھی :-
بوسہ ایک پھیکا اور بے لذت لقمہ ہے جس قدر اس میں
محبت کی جانتی ہوگی اتنی ہی لذت اور فرشتہ بخش وانیہ ہوگا
باقی ماندہ بوسہ کی تعریفوں کا انتخاب حسب ذیل ہے :-
بوسہ محبت کے درخت کا سب سے شیریں شہل ہے جس
قدرد و میل شہر محبت سے نوزاد جاتے اتنی ہی کثرت سے
سدا ہوتا ہے :-
بوسہ ایک خزاں ہے جس سے محبت کے شے کا پیت بھرا
جاتا ہے :-
بوسہ شادی اور کوڑھ کی مختصر رنگوں میں صلح کا جھنڈا ہے
بوسہ محبت کا نہایت فرخ بخش اظہار اور رنج کی نہایت
سلی بخش پوشیدہ ہے :-
بوسہ ہماری خانگی و سپینہ ری یعنی وادخانہ کا اعلیٰ پتھر
مستقیم ہے :-
بوسہ وہ شہ ہے جس کے لئے مرد و شادی کے قبل اور عزت
نمادی کے بعد جھگڑتی ہے :-
بوسہ ایک چکنی شے ہے جس کے بغیر محبت کی کل میں رنگ
باہاں ہے :-

آقا نوکر سے آج تم موتوں ہوئے؟
 نوکر: کیوں صاحب میں نے کیا کیا؟
 آقا: تم نے کچھ نہیں کیا۔ اسی سے تو تم کو موتوں کرنا ہوں
 عورت مثل سمندر کہے جو اسپر فتح پالنتا ہے اس سے
 میچی رہتی ہے اور جو اس سے ڈرتا ہے۔ اسپر وہ غالب
 بنتی ہے؟

ایک کمر کھانے کے لیے اصرار سے کہہ گئے تھے کی جھپٹی میلی۔
 لے چلا گیا۔ اور چار روز تک نہ آیا۔ اصرار نے سبب دریافت کیا۔
 اس نے جواب دیا کہ میں سعافی کے قابل ہوں کیونکہ یہ آپ
 سے ہیں کہ میں ویتنام میں ہر روز گھسنے کا کام کرتا ہوں اور
 کہہ گئے تھے کی جھپٹی میلی اس سے چار روز تک غیر حاضر رہا ہے۔

یاسین بن زید بن حنیس تکلیف دہ ہوتی ہیں۔ بارش۔ چھان چھٹ

عجیب و مستور :- ملک سو فیروزغندیش دستور یہ کہ اس
دو دو دہائیوں کے زیادہ بچہ اور بچائی سے جو ملاوہ دو
دو دہائیوں کے گائے میں بھی جن داؤد ہی رکھتی ہو ۔ نسبت اس کے جو
تھا ۔ سکتی ہو ۔ یہ اس اصول پر کیا جانتے کہ ایک گائے کو سے بیلوں
سے پیش آئے تھے اس کے دو دہائیوں پر اثر تھا ۔
گھوڑوں کے دماغ :- تحقیقات سے پتہ چلا کہ ایک
کہ جن گھوڑوں کے دماغ پر تھیں وہ نہایت خوش
اور ناپوس تھیں ۔ چنانچہ ایک صاحب نے انگلستان کی ایک
نوجوان کے تمام گھوڑوں کی پیشانیوں کو اپنی بیٹی کے لپٹ کے جن
گھوڑوں کی پیشانیوں پر فوج ہوتی تھی وہ دوسروں کی نسبت بڑی
قواعد بہت حد تک جانتے تھے ۔ اسی طرح ایک اور صاحب نے
اپنے شکاری گھوڑوں کی پیشانیوں پر کچھ لکھ کر ان کی نقل و حرکت
ان کی پیشانی کی فراخ کی نسبت سے پائی جاتی ہے ۔
منگنی کا عجیب و مستور :- ملک افسانہ کے بعض حصوں
میں یہ عجیب و مستور توجہ ہے کہ ایک بیل کو جو ان نقصان
کہ فلاں اس کی پسند کی جاتی ہے تو وہ اپنی محبوبہ کے گھر کے دروازے
پر جا کر ایک دیاسلانی اینٹ پر چڑھ کر لگائے کے لئے آگیا ہے ۔ چھوٹا
ساحل اس لئے کیا جاتا ہے کہ ایک لڑکی کے والدین کو معلوم ہو جاوے
کہ وال میں کچھ لاپتہ ۔ اگر جلد ہی اس کے بعد کسی روز بھی
جوان ایک اور چڑھ کر لگائے کے لئے آئی تو وہ اس دیاسلانی
لگائے کے گھر والوں کو اس کے ارادہ پر متین ہو جاتا ہے ۔ تب وہ
لوگ اس نوجوان کے چال چلن اور اس کے والدین اور گھر کے
حالات معلوم کر لیں گے جو جانتے ہیں ۔ اور جب وہ تیسری مرتبہ
چڑھ کر لگائے کے لئے دیاسلانی آگیا ہے تو وہ ضرور اس کو
پاں یا نہیں کوئی ایک آخری جواب دے کر مسترد کرتے ہیں ۔ اگر وہ
اس کی درخواست کو پسند کرتے ہیں تو تمام اخلاقیات اس کو
گھر کے اندر بلا لیتے ہیں ۔ اور وہاں چڑھ کر لگائے کو دیاسلانی دیتے
ہیں ۔ لیکن اگر اس کی درخواست مسترد کی جائے تو اس کو دیاسلانی
دینے سے انکار کیا جاتا ہے ۔ اور اس کے رویہ کو گھر کا دروازہ بند
کر دیا جاتا ہے ۔ اس حالت میں شکستہ دل طلبگار اپنی جیب سے
ایک دیاسلانی نکال کر اپنا چڑھ کر لگائے کے لئے اپنی شوقی قسمت پر پرت
پڑا جاتا ہے ۔ جس نوجوان کی درخواست مسترد ہو جاتی ہے تب وہ
گھر میں جا کر تنہا دہائیوں کے صاحب خانہ کی کس دختر کی بیٹی اور
کس کو پسند کیا ہے ۔ اس کے بے جلد ہی ہی ان کے ہاتھ ملاوے
جاتے ہیں ۔ اور وہ بیل ہوئی کن جاسٹیں
بجلی اور خان :- مشرق میں شہر میں جو کہتا ہے یہ اس میں
مسند ترقی کوئی کہ آخر وہانی طاقت کے حجاب پر کھڑے ہیں ۔

1

ناول وادی کا عاشق :-
 خانقاہ شہانہ سنہ ۱۲۸۵ ہجری
 گلزار الفیضات :- ہا کل بنا ڈراما
 گلیڈو رضا صاحب کی سیر عجیب شہنشاہت کا بیان ہر دو حصہ
 الف لیلا یا قصیر :-
 الف لیلا یا قصیر :-
 طلسم پوش ربا یا علیہ قول :-
 اجل و دم :-
 راجہ سوم :-
 راجہ چارم :-
 اجلہ تیس :-
 فسانہ عجائب راجہ قلم :-
 راجہ قلم :-
 طلسم چیر :-
 بارغ و بہار :-
 طلسم فصاحت :-
 آرائش محفل :-
 راجستان امیر تیرہ کا کل :-
 چارم سیر شہار یا قصیر :-
 فسانہ آراہی راجہ اول :-
 راجہ دوم :-
 راجہ سوم :-
 راجہ چارم :-
 راجہ پانچواں راجہ کیلک :-
 فسانہ ولینہ :-
 فسانہ جمیل :-
 و امیر عجیب :-
 ایک روسی زینہ کا نقشہ :-
 الف لیلا یا طلسم :-
 گنبد زبانہانی
 محبوب الامثال :- اس دو صفحہ کی کتاب میں پہلے زبانہ
 اگر تیری غری فانی پہچانی اور وہ کی پانچواں پہلی زبانہ میں
 اور یہ خطبہ ضرب ششلیں یا مقابل فرج میں یہ ایک نصف مزاج
 شخص کی سیرت کہ نصف کے کس محنت شرافت ایک زبانہ
 کی ضرب اش کے تھی اسی کے یہ مطلب اور یہ ہے باقی چار زبانہ کی
 ششلیں تلاش کر کے جس کی کوئی کیونکہ دیا میں زبانہ میں یہ صفحہ
 ضرب اش تو یا لینا تو اس کا نام ہے ۔ باوجود اس عام محنت اور
 کوشش کے بہت حرف عدم ہے :-
 The appearance to the swan
 عربی :- لا تفسر حوالہ دہنی افولہ الکتاب
 فارسی :- از نازک دست روز نشو و آمد داری در مجلس کوثر و دھواں

تمام درو استن بنام هتم صاحب مطبع خادم التعليم و کارخانه پسیه اخبار لاهور ہونی چاہیں

صرف آٹھ روپے کو
وینا میں اعلیٰ ترین کامیابی
یونیورسٹی میں حاصل کی گئی
صرف آٹھ روپے کے لئے دو سالہ تعلیم واری

LAHOK

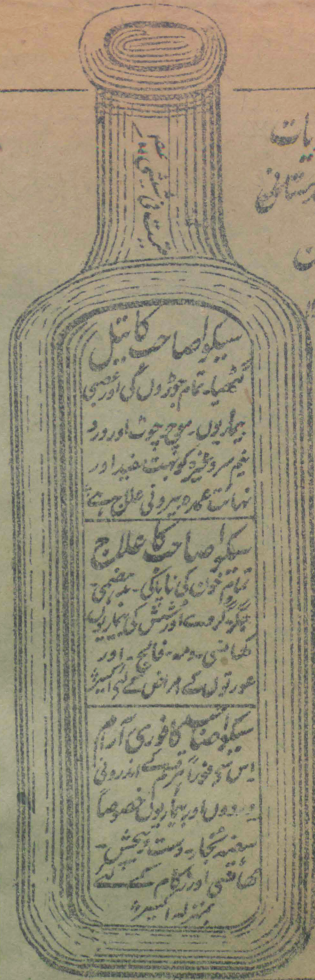
MAX MINGOS & CO



و یا کہ جو شخص میں جاذبوں میں سے کسی میں غلبہ نہ ہو کہ شہوت
کافی ہو وہ سال کی کاٹتی ہے صرف آٹھ یا پندرہ کیسکی۔ اگر ایک اور حصہ اوڑھ تو
ایک نہایت خوبصورت بچل سلا، یہ کمپریاں جو مٹنے کی بجائے

میکیس مزیک کپنی لاهور

و لکھو کہ ہے۔ جسے پستیر پر شہزادی لکھو کہ درخت دریا چاہا ہے، جو پختہ نصف درخت
کھڑا ایں کشت خدیوہ۔ اسے شفت چھوٹے گل سلو، یا عقیقہ میں سونے کی پستیر
خدیوہ کی۔ درخت استیں بنام میسر بنام کے نام لکھو آئی چاہا ہے۔

[illegible]

بیس سال سے میرا پیشہ حکمت ہے۔ مگر بعض عبارت
 سے اپنی ادویات کی ترقی کرنی میری عادت نہیں۔ صرف
 یہ ظاہر کرنا کافی ہے کہ میں یہ سرمہ بہت سالوں سے
 دکان حکمت میں استعمال کر رہا ہوں۔ اور غراہوں آدمیوں
 کو اس کے استعمال سے کتنی صحت حاصل ہوئی ہے۔ جس
 تصدیق مشہور دکانداروں اور غریزہ شخصوں نے کی ہے۔ سرمہ
 میں بخرو اعظم ہے اور اجڑا کی تفصیل دینے کی کچھ ضرورت
 نہیں۔ مگر فرضی میرا اس میں نہیں ہے۔ یہ پیشہ سرمہ نظر کے
 قائم رکھنے اور ابتدائی امراض چشم کے نئے امضوں کا کام دیتا
 ہے۔ امراض ذیل میں از حد مفید ہے۔ مثلاً آنکھوں سے پانی
 کا بہنا، مکرر دھونا، اندرونی پردوں میں کھٹک کا پڑ جانا، بڑا
 غلیظ کا نکلتا۔ عصبہ غبار و خجور جو قیقت حسب ذیل ہے۔
 سرمہ سفیدی کو تھک جائے۔ سرمہ سیاہ کی تولد لگتا۔ معمولی ڈاک علاوہ
 اٹھتر ہند اس ملک میں ٹیکل مال دروازہ شاہ عالمی لاہور
 میں خوشی سے تقبیق کرتا ہوں کہ میں نے تمہارا سرمہ
 آنکھ کی مختلف قسم کی بیماریوں میں استعمال کیا ہے اور میں نے اس
 کو آشوب چشم اور آنکھوں کے پانی جڑانے یا آنکھوں کے بڑھانے
 بہت مفید پایا ہے۔ یہ سطح جمیت راہ حیف ابرو و اثر و بخار
 آنکھوں کے لئے بہت مفید ہے۔ والا کٹر لاہور
 مہر مہاراجہ عیسے انار سے بھی ملتا

رسالہ قرض

طریق دولت حصّہ دوم

علماء و فریق کی جان و ستان ملک سے نجات
 کی تدابیر سے ملک کے اس کتاب میں مفید
 مقصد مطلوب ہدایات و دولت تماشہ
 اور بچانے کے متعلق درج ہیں
 ملک میں غلام رکھنے سے تسلیم
 کر لیا ہے کہ جس طرح کہتے
 کتاب طلاق و دولت کے دو
 حصے تھے جس میں اس
 قسم کی پہلے کوئی کتاب
 آدھیں موجود نہیں
 اور کہ اس سے
 ہندوستان کی
 ادبی دولت
 کی بہت
 مدد ملی
 ہے
 یہت
 ۸

طریق دولت
حصه اول

جس میں ہر دوش کے دینا د اول کی مفید
 مطلب راہیں دینا میں ہر پیشہ سے دولت
 کمانے اور دولتمند ہونے کے متفق ہونے
 گئی ہیں۔ اور کئی ایک کو دینی لوگوں
 کے بہتر بات اس بار میں بوج
 ہیں۔ بار دوم نہایت
 عمدہ حی فطرت پر عمل
 قیمت

طریق

اسٹریٹوں کی کھلیاں

卷之四

میں نے

مدنی
قیمت

تہ ہے

1892

مفصل فهرست کتب - ۱ - ۲ - ۳ - ۴ - ۵ - ۶ - ۷ - ۸ - ۹ - ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ - ۲۱ - ۲۲ - ۲۳ - ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ - ۳۲ - ۳۳ - ۳۴ - ۳۵ - ۳۶ - ۳۷ - ۳۸ - ۳۹ - ۴۰ - ۴۱ - ۴۲ - ۴۳ - ۴۴ - ۴۵ - ۴۶ - ۴۷ - ۴۸ - ۴۹ - ۵۰ - ۵۱ - ۵۲ - ۵۳ - ۵۴ - ۵۵ - ۵۶ - ۵۷ - ۵۸ - ۵۹ - ۶۰ - ۶۱ - ۶۲ - ۶۳ - ۶۴ - ۶۵ - ۶۶ - ۶۷ - ۶۸ - ۶۹ - ۷۰ - ۷۱ - ۷۲ - ۷۳ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۶ - ۷۷ - ۷۸ - ۷۹ - ۸۰ - ۸۱ - ۸۲ - ۸۳ - ۸۴ - ۸۵ - ۸۶ - ۸۷ - ۸۸ - ۸۹ - ۹۰ - ۹۱ - ۹۲ - ۹۳ - ۹۴ - ۹۵ - ۹۶ - ۹۷ - ۹۸ - ۹۹ - ۱۰۰ - ۱۰۱ - ۱۰۲ - ۱۰۳ - ۱۰۴ - ۱۰۵ - ۱۰۶ - ۱۰۷ - ۱۰۸ - ۱۰۹ - ۱۱۰ - ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴ - ۱۱۵ - ۱۱۶ - ۱۱۷ - ۱۱۸ - ۱۱۹ - ۱۲۰ - ۱۲۱ - ۱۲۲ - ۱۲۳ - ۱۲۴ - ۱۲۵ - ۱۲۶ - ۱۲۷ - ۱۲۸ - ۱۲۹ - ۱۳۰ - ۱۳۱ - ۱۳۲ - ۱۳۳ - ۱۳۴ - ۱۳۵ - ۱۳۶ - ۱۳۷ - ۱۳۸ - ۱۳۹ - ۱۴۰ - ۱۴۱ - ۱۴۲ - ۱۴۳ - ۱۴۴ - ۱۴۵ - ۱۴۶ - ۱۴۷ - ۱۴۸ - ۱۴۹ - ۱۵۰ - ۱۵۱ - ۱۵۲ - ۱۵۳ - ۱۵۴ - ۱۵۵ - ۱۵۶ - ۱۵۷ - ۱۵۸ - ۱۵۹ - ۱۶۰ - ۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳ - ۱۶۴ - ۱۶۵ - ۱۶۶ - ۱۶۷ - ۱۶۸ - ۱۶۹ - ۱۷۰ - ۱۷۱ - ۱۷۲ - ۱۷۳ - ۱۷۴ - ۱۷۵ - ۱۷۶ - ۱۷۷ - ۱۷۸ - ۱۷۹ - ۱۸۰ - ۱۸۱ - ۱۸۲ - ۱۸۳ - ۱۸۴ - ۱۸۵ - ۱۸۶ - ۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۸۹ - ۱۹۰ - ۱۹۱ - ۱۹۲ - ۱۹۳ - ۱۹۴ - ۱۹۵ - ۱۹۶ - ۱۹۷ - ۱۹۸ - ۱۹۹ - ۲۰۰ - ۲۰۱ - ۲۰۲ - ۲۰۳ - ۲۰۴ - ۲۰۵ - ۲۰۶ - ۲۰۷ - ۲۰۸ - ۲۰۹ - ۲۱۰ - ۲۱۱ - ۲۱۲ - ۲۱۳ - ۲۱۴ - ۲۱۵ - ۲۱۶ - ۲۱۷ - ۲۱۸ - ۲۱۹ - ۲۲۰ - ۲۲۱ - ۲۲۲ - ۲۲۳ - ۲۲۴ - ۲۲۵ - ۲۲۶ - ۲۲۷ - ۲۲۸ - ۲۲۹ - ۲۳۰ - ۲۳۱ - ۲۳۲ - ۲۳۳ - ۲۳۴ - ۲۳۵ - ۲۳۶ - ۲۳۷ - ۲۳۸ - ۲۳۹ - ۲۴۰ - ۲۴۱ - ۲۴۲ - ۲۴۳ - ۲۴۴ - ۲۴۵ - ۲۴۶ - ۲۴۷ - ۲۴۸ - ۲۴۹ - ۲۵۰ - ۲۵۱ - ۲۵۲ - ۲۵۳ - ۲۵۴ - ۲۵۵ - ۲۵۶ - ۲۵۷ - ۲۵۸ - ۲۵۹ - ۲۶۰ - ۲۶۱ - ۲۶۲ - ۲۶۳ - ۲۶۴ - ۲۶۵ - ۲۶۶ - ۲۶۷ - ۲۶۸ - ۲۶۹ - ۲۷۰ - ۲۷۱ - ۲۷۲ - ۲۷۳ - ۲۷۴ - ۲۷۵ - ۲۷۶ - ۲۷۷ - ۲۷۸ - ۲۷۹ - ۲۸۰ - ۲۸۱ - ۲۸۲ - ۲۸۳ - ۲۸۴ - ۲۸۵ - ۲۸۶ - ۲۸۷ - ۲۸۸ - ۲۸۹ - ۲۹۰ - ۲۹۱ - ۲۹۲ - ۲۹۳ - ۲۹۴ - ۲۹۵ - ۲۹۶ - ۲۹۷ - ۲۹۸ - ۲۹۹ - ۳۰۰ - ۳۰۱ - ۳۰۲ - ۳۰۳ - ۳۰۴ - ۳۰۵ - ۳۰۶ - ۳۰۷ - ۳۰۸ - ۳۰۹ - ۳۱۰ - ۳۱۱ - ۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۱۴ - ۳۱۵ - ۳۱۶ - ۳۱۷ - ۳۱۸ - ۳۱۹ - ۳۲۰ - ۳۲۱ - ۳۲۲ - ۳۲۳ - ۳۲۴ - ۳۲۵ - ۳۲۶ - ۳۲۷ - ۳۲۸ - ۳۲۹ - ۳۳۰ - ۳۳۱ - ۳۳۲ - ۳۳۳ - ۳۳۴ - ۳۳۵ - ۳۳۶ - ۳۳۷ - ۳۳۸ - ۳۳۹ - ۳۴۰ - ۳۴۱ - ۳۴۲ - ۳۴۳ - ۳۴۴ - ۳۴۵ - ۳۴۶ - ۳۴۷ - ۳۴۸ - ۳۴۹ - ۳۵۰ - ۳۵۱ - ۳۵۲ - ۳۵۳ - ۳۵۴ - ۳۵۵ - ۳۵۶ - ۳۵۷ - ۳۵۸ - ۳۵۹ - ۳۶۰ - ۳۶۱ - ۳۶۲ - ۳۶۳ - ۳۶۴ - ۳۶۵ - ۳۶۶ - ۳۶۷ - ۳۶۸ - ۳۶۹ - ۳۷۰ - ۳۷۱ - ۳۷۲ - ۳۷۳ - ۳۷۴ - ۳۷۵ - ۳۷۶ - ۳۷۷ - ۳۷۸ - ۳۷۹ - ۳۸۰ - ۳۸۱ - ۳۸۲ - ۳۸۳ - ۳۸۴ - ۳۸۵ - ۳۸۶ - ۳۸۷ - ۳۸۸ - ۳۸۹ - ۳۹۰ - ۳۹۱ - ۳۹۲ - ۳۹۳ - ۳۹۴ - ۳۹۵ - ۳۹۶ - ۳۹۷ - ۳۹۸ - ۳۹۹ - ۴۰۰ - ۴۰۱ - ۴۰۲ - ۴۰۳ - ۴۰۴ - ۴۰۵ - ۴۰۶ - ۴۰۷ - ۴۰۸ - ۴۰۹ - ۴۱۰ - ۴۱۱ - ۴۱۲ - ۴۱۳ - ۴۱۴ - ۴۱۵ - ۴۱۶ - ۴۱۷ - ۴۱۸ - ۴۱۹ - ۴۲۰ - ۴۲۱ - ۴۲۲ - ۴۲۳ - ۴۲۴ - ۴۲۵ - ۴۲۶ - ۴۲۷ - ۴۲۸ - ۴۲۹ - ۴۳۰ - ۴۳۱ - ۴۳۲ - ۴۳۳ - ۴۳۴ - ۴۳۵ - ۴۳۶ - ۴۳۷ - ۴۳۸ - ۴۳۹ - ۴۴۰ - ۴۴۱ - ۴۴۲ - ۴۴۳ - ۴۴۴ - ۴۴۵ - ۴۴۶ - ۴۴۷ - ۴۴۸ - ۴۴۹ - ۴۵۰ - ۴۵۱ - ۴۵۲ - ۴۵۳ - ۴۵۴ - ۴۵۵ - ۴۵۶ - ۴۵۷ - ۴۵۸ - ۴۵۹ - ۴۶۰ - ۴۶۱ - ۴۶۲ - ۴۶۳ - ۴۶۴ - ۴۶۵ - ۴۶۶ - ۴۶۷ - ۴۶۸ - ۴۶۹ - ۴۷۰ - ۴۷۱ - ۴۷۲ - ۴۷۳ - ۴۷۴ - ۴۷۵ - ۴۷۶ - ۴۷۷ - ۴۷۸ - ۴۷۹ - ۴۸۰ - ۴۸۱ - ۴۸۲ - ۴۸۳ - ۴۸۴ - ۴۸۵ - ۴۸۶ - ۴۸۷ - ۴۸۸ - ۴۸۹ - ۴۹۰ - ۴۹۱ - ۴۹۲ - ۴۹۳ - ۴۹۴ - ۴۹۵ - ۴۹۶ - ۴۹۷ - ۴۹۸ - ۴۹۹ - ۵۰۰ - ۵۰۱ - ۵۰۲ - ۵۰۳ - ۵۰۴ - ۵۰۵ - ۵۰۶ - ۵۰۷ - ۵۰۸ - ۵۰۹ - ۵۱۰ - ۵۱۱ - ۵۱۲ - ۵۱۳ - ۵۱۴ - ۵۱۵ - ۵۱۶ - ۵۱۷ - ۵۱۸ - ۵۱۹ - ۵۲۰ - ۵۲۱ - ۵۲۲ - ۵۲۳ - ۵۲۴ - ۵۲۵ - ۵۲۶ - ۵۲۷ - ۵۲۸ - ۵۲۹ - ۵۳۰ - ۵۳۱ - ۵۳۲ - ۵۳۳ - ۵۳۴ - ۵۳۵ - ۵۳۶ - ۵۳۷ - ۵۳

A detailed black and white illustration of a pocket watch. The watch has a round case with a textured, possibly engraved, border. The face features Roman numerals for the hours. There are two main hands: a shorter hour hand and a longer minute hand. At the 6 o'clock position, there is a small circular sub-dial with its own hand, likely for seconds. The watch is attached to a decorative ring at the top, which is connected to a small, ornate loop or fob. The background is a plain, light-colored surface.

اور وہاں محض ذاتِ معنٰی اربابِ خدمت ہو گئے۔

المشت شيخنا العلامة حكيم الله

مانتوں کا علاج کرتے اور نئے دانت نکلتے ہیں۔

ہندوستان بھر کے تمام اردو اخبارات میں سب سے زیادہ چھپنے والا مشہور و معروف کا مشہور پرچہ

THE PAISA AKHBAR.

LAHORE.

پیسہ اخبار

شرح قیمت	مہر وصول	مہر وصول
سالانہ وصول کاغذ	5	5
سالانہ عوارض کاغذ	5	5
تفصیلی وصول کاغذ	5	5

پیسہ اخبار کی قیمت ہر سال 5 روپے ہے۔
 اگرچہ اس کی قیمت ہر سال 5 روپے ہے۔
 اگرچہ اس کی قیمت ہر سال 5 روپے ہے۔

ضلع علی
 سکاٹ لینڈ

پیسہ اخبار کی مصدقہ اشاعت :- پیسہ اخبار کی اشاعت اس وقت دو ہزار چھ سو ہے۔ اس میں سے 1400 روپے پیشگی وصول شدہ اک کے جانا ہے کہ جس کے لئے یہ
 لاہور کے پوسٹ ماسٹر کی ذیل میں دیا ہے۔ باقی سات سو میں سے چار سو سے زیادہ لاہور میں ہر روز ہمارے آگینوں کے جہازات اور دو سو لاہور کے ریلوے سٹیشن پر فروخت ہو رہے ہیں۔
 ہر روز ہمارے سٹیشن پر فروخت ہو رہے ہیں۔ اس کو ہم دوسرے کہہ سکتے ہیں کہ کوئی اور اخبار تو 1400 روپے میں جاتا ہے اور نہ ہر روز فروخت ہو رہا ہے۔ اور اسی کی شہرت ہے۔
 ہر روز ہمارے سٹیشن پر فروخت ہو رہے ہیں۔ اس کو ہم دوسرے کہہ سکتے ہیں کہ کوئی اور اخبار تو 1400 روپے میں جاتا ہے اور نہ ہر روز فروخت ہو رہا ہے۔ اور اسی کی شہرت ہے۔



پیسہ اخبار کی بات و خبر

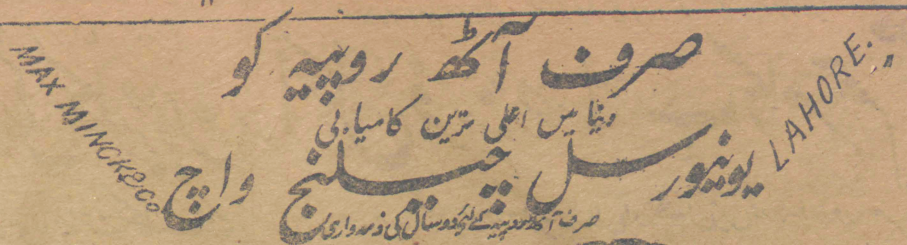
ماہیت 1400 روپے
 ہمارے اخبار کی بات و خبر
 ہمارے اخبار کی بات و خبر
 ہمارے اخبار کی بات و خبر

قیاضی شفا خانہ لاہور کا لویا اور تجرب و آزمودہ و شرطیہ شیرت ماہ الحکم

درد و دل درد و کم کم میں سفر کرنے والے کو شہرت دیتا
 ہمارے اخبار کی بات و خبر
 ہمارے اخبار کی بات و خبر
 ہمارے اخبار کی بات و خبر

پیسہ اخبار کی بات و خبر
 ہمارے اخبار کی بات و خبر
 ہمارے اخبار کی بات و خبر

پیسہ اخبار کی بات و خبر
 ہمارے اخبار کی بات و خبر
 ہمارے اخبار کی بات و خبر



دعا کر کے سے پیشتر ہر گھڑی کا وقت درست کر دیا جاتا ہے۔ جو شخص نصف
درجہ گھڑیاں کیشت غریب سے آستہ وقت چھ کل میلہ یا کہیں پڑیں سوئے کی ہیں
تو ہر گھڑی دروغ تیل یا نام کیس پر یک کہیں یا لا جو تلافی ہو جائیں ۛ

دینا کے ہر حصہ میں یا با کھول سون کو لید سے جس میں بند کرنے کا پریستیشن ہو گا
معدہ دو سال کی گارنٹی کے صرفہ بخور دینے کو ملے گی۔ اگر ایک سو پچاس روپے اور نو ایک

نمائندہ قیمت جو صورت کل سلیور یا کہیں میں سوئے کی نہ بخیر ملے گی ۛ



The image shows a heavily worn and damaged page, possibly a book cover or endpaper. The paper is dark, almost black, with a mottled texture and numerous small, light-colored spots and holes, suggesting significant age and environmental damage. In the center, there is a rectangular area with faint, illegible markings that appear to be remnants of a label or text. Above this central area, there is a large, dark, irregular shape that resembles a stylized flame or a burst of light, with radiating lines extending upwards. The overall appearance is one of extreme age and decay.

[illegible]

ردیف	تفصیل امرات	تعداد	تفصیل امرات	تعداد
۱	پیکر اولاد دوتو	۵	پیکر اولاد دوتو	۵
۲	پیکر اولاد دوتو	۵	پیکر اولاد دوتو	۵
۳	پیکر اولاد دوتو	۵	پیکر اولاد دوتو	۵
۴	پیکر اولاد دوتو	۵	پیکر اولاد دوتو	۵
۵	پیکر اولاد دوتو	۵	پیکر اولاد دوتو	۵
۶	پیکر اولاد دوتو	۵	پیکر اولاد دوتو	۵
۷	پیکر اولاد دوتو	۵	پیکر اولاد دوتو	۵
۸	پیکر اولاد دوتو	۵	پیکر اولاد دوتو	۵
۹	پیکر اولاد دوتو	۵	پیکر اولاد دوتو	۵
۱۰	پیکر اولاد دوتو	۵	پیکر اولاد دوتو	۵
۱۱	پیکر اولاد دوتو	۵	پیکر اولاد دوتو	۵
۱۲	پیکر اولاد دوتو	۵	پیکر اولاد دوتو	۵
۱۳	پیکر اولاد دوتو	۵	پیکر اولاد دوتو	۵

الشیخ نظام الدین علی بن ابی طالب

را یکی دهمداری یکی بایرداری اوروزل قیمت در حدود بیست و
ان بدن زیاده خریداری کا کافی شوت پس منبدستان میں ہر ایک
کھڑی فروش سے ملتی گھڑی پر ایک سو پور کچھ سو نامہ و چاہت و
تقلی ہوگی۔ منبدستان میں چاہت یعنی نیک پائی ہوگی۔
علاوہ اس کے ہر شے کی قیمت بیک سکل کی تالیف میں ہے۔ اور
باحہ ہمارا و ہر دو ہزار و پندرہ سو بیس تین سسلہ سو و گ
دو سو گز اور ہر کسی دکان سے دل کے میں منقل قیمت نسبت
انگریزی و اس روایہ سے کا نام ہے کہ ہر دکان کا اور ہر دو سو
انداز فروشوں میں مختلفا کہیں پھر جس جگہ سے دل چاہت ہوگی

طبع فہرہ التعلیم پنجاب لاہور میں باہتمام کارپروازان مطبع طبع ہو کر شائع ہوا

UNCLE FRIEND'S OINTMENT

اکل فرینڈ صاحب کا مرہم

DR. COLEMAN'S CHLORODYNE

ڈاکٹر کولمین صاحب کی کلورڈین

دروا عصاب گھٹیا۔ درد مکرر جوڑوں اور پٹھوں میں درد۔ اور دوسرے گرمی والے دلے۔ دل۔ غ۔ داو۔ غارشت۔ ہاتھ اور پیر اور ہونٹوں کا چھٹ جانا۔ بچی کا اچھل آنا۔ پھوڑا بھٹسنی۔ زخم۔ ناسور۔ جلن۔ آگ یا گرم پانی سے جلکر آبلہ طبع جانا۔ بواسیر۔ نامردی اور اعضائے تولید میں درد وغیرہ۔ لگانے کے جتنے بیرونی مرہم آجکل رائج ہیں یہ سب سے بہتر۔ عمدہ اور مستحکم ہے۔ اس مرہم کی خوبیاں محتاج بیان نہیں۔ اور اگر خود زیادہ تعریف کیجاوے تو مبالغہ سمجھا جاوے گا۔ مگر ہم ناظرین کو یقین دلاتے ہیں کہ جو کچھ اکل فرینڈ صاحب کی مرہم کی تعریف کیجاتی ہے بلا مبالغہ سچ ہے۔ یہ مرہم وہی خاصیتیں رکھتا ہے جو کتابوں میں مرہم سیمانی کی آپ نے پڑھی ہوگی۔ کسی زہریلی۔ مضر۔ یا خلاف مذہب شے مثل چربی وغیرہ کی اس میں آمیزش نہیں ہے۔ دیر پا۔ اور خوشبودار اور تازہ رہے گا۔ موسم کا اس پر کچھ اثر نہیں ہوگا۔ ناظرین کو لازم ہے کہ مندرجہ بالا شکایتوں میں اکل فرینڈ صاحب کے مرہم کے سوا کئے کوئی اور مرہم نہ خریدیں۔ خواہ کیسی ہی تعریف کے ساتھ دیا جاوے۔ اور مرہموں کے مقابلے میں باوجود اس قدر عمرگی کے قیمت بھی آٹھ آنے فی بوتل مسترد کی گئی ہے۔ ہر شہر میں انگریزی دوا فروشوں سے ملے گا۔ اگر وقت ہو تو تمام ہندوستان کے بھٹ منیلر سن گرامیس

ایند کمپنی نمبر ۳۵۔ کلایو اسٹریٹ کلکتہ سے طلب کرو محصول ڈاک

اور کمیشن ویلیو پے ایل ذمہ مندر دیا ہوگا۔

NAYLOR SON GRIMES & Co. 35 CLIVE STREET CALCUTTA.

نزدیک صدی کا نامور ایجاڈیشن فار مسٹریل سوسائٹی و جماعت کھائے نامی (مجان) کے ملاحظہ میں پیش ہوا۔ اور اس سال پیش ہر قسم سفید۔ اسہان ضیہ و دیگر بیماریاں تپ و لہرہ۔ وجہ مفصل۔ دوسرے درد فوج وغیرہ کے واسطے اس دوا کی تمام مرقبہ دواؤں سے جو ان مرضوں کے واسطے فروخت ہو رہی ہیں عمدہ اور برابرا گیا ہے۔ ڈاکٹر کولمین صاحب کی کلورڈین ایسا جزو است کہ کتبہ۔ مندرجہ بالا صفت ان مرضوں میں نہایت مفید تکیس بخش اور سیرج التا اثر ثابت ہوئے ہیں۔ جو مرض ان بیماریوں سے سخت تکلیف پا کر ڈاکٹر کولمین صاحب کی کلورڈین کی بدولت دوبارہ زندگی پانچے ہیں تمام متفق ہو کر شہادت دیتے ہیں کہ یہ دوا سب سے بہتر اور جو کچھ اس کی تعریف کیجاتی ہے بالکل سچ اور راست ہے جو لوگ اس دوا کو اول مرتبہ استعمال کرتے ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ ڈاکٹر کولمین صاحب کی کلورڈین کی شہرت اور فائدہ پہنچانے کا یہ باعث ہے کہ نہایت صاف اور تازہ دوا آپس اس میں ڈالی جاتی ہیں۔ ایفون۔ سمیات اور خلاف مذہب چیزوں سے پاک ہے۔ اس کی ہندش ایسی کامل ہے کہ زمانہ دراز تک بھی اصلی حالت قائم رہ سکتی ہے۔ بلکہ پڑھانیت کولمین کے دستخط ضرور پڑھو۔ اگر یہ دستخط نہ ہوں تو خواہ کسی شہر زندگی تعریف کے ساتھ کلورڈین پیش کیجاوے لینے سے انکار کرو۔ صرف عام کی سہولیت اور اس دوا کو سب سے سستی اور بہتر دوا رائج اندراجات کرنے کی غرض سے آٹھ آنے فی شیشی مقرر کی گئی ہے۔ فریڈارکھ لیں کہ اس کو بارہ آنے والی شیشی آٹھ آنے کو ملتی ہے۔ ہر شہر میں انگریزی دوا فروشوں سے مل سکتی ہے۔ اگر وقت ہو تو کلکتہ سے طلب کرو۔ پتہ ہے۔ نیلار سن گرامیس ایند کمپنی نمبر ۳۵ کلایو

اسٹریٹ کلکتہ NAYLOR SON GRIMES & Co. 35 CLIVE STREET CALCUTTA.

جس ویلیو نے شیش پر دربار ایند کمپنی انگریزی کتابیں فروخت کرتے ہیں وہاں ڈاکٹر کولمین صاحب کی کلورڈین بھی مل سکتی ہے۔ یہ دوا ملی کارخانہ پیشہ اخبار لاہور سے ملے گی۔

فیروز الدین و اگر

پنجسورہ علی قلم کا اشتہار

بنظر افادہ اہل اسلام معنی کیا نہایت اعلیٰ قدر و خوشخط - صحیح - تباری - ہر در
ترجوں والا و مولیٰ و ملحق اور عمر کا غنہ کا مجید و جید و پاک - ایسا
مجید و صفت تعلیم میں جس کا کہیں نہیں چھپا - حق کا علم نہایت اعلیٰ -
نور اور وسیلہ بیوں میں خوشنویس ہے معنیوں میں تفسیر حینی کا ہر دو سلسل
ترجمہ روح کیا گیا ہے - معنی کا اتنا ہر جیسے ہے حرف شفاف چھپائی حنا
ہمیت بہت کم تیر کا غنہ کہیں فی مجید و عمر - کا غنہ سفید شائندہ بیٹے
طوری عربی زور - دونوں ترجمے گلانی جا شیر بر عمر - کا غنہ سفید و کا غنہ
دای حنا شہدہ ۱۲ سو معنیوں کے خریدار کو کشش و با جا و رنگا جھول
نہ نہ خریدارہ المشہور و اگر مجید و نہایت حال اسک طبع شوق اسلام دہلی

ملک کے پڑے زور سے انکی غمخواری کی ہے۔
 تاروی ضعف متاثر ہو یاغ۔ مود کرت اختتام۔
 جویان بنی و مدد وغیرہ۔ فی جنس ۴۸ گولی
 اکسیر وایسے نام دی۔ کسبستی اعصاب۔ تلقائیس
 ایام جوانی وغیرہ۔ شیشی خیمیا تولد
 لطف میں ہے نفیر میں درج اذراں قفس میں
 فی گولی ۲۲ فی درجن
 خون کے فسادوں کے لئے تریاق۔ ترک کسی درجن
 ہو ورنہ اعتدال ہوگی۔ غماش۔ بھوہو اچھی واپس کے
 دوسرے کے کو واقعی ہے نفیر وانی خوش شیشی نم نکال
 اس موزی مرض کے ایک ہوا دم سے جسے بخانہ کنگو
 لاسول دعو سے یہ کہا جاوے کہ ایک گولی شیشی ۴۸
 درجن صحت پادیں گے۔ فی شیشی
 جلکی کراچیل کو دور کرتی ہے تب ہی کسے اکسیر میں
 قفس میں ہو کر طبیعت آراستہ ہوئی۔ سیسہ اور بھوک
 کھتی ہے فی جنس ۴۸ گولی
 سینہ کی آل امراض جو نہایت خفناک اور زندگی
 کے ایک دس بن ہوئی ہیں مثلاً ورمہ۔ نزلہ۔ زکام۔
 طعانی ترید۔ اجساک ان کے لئے اکسیر بہت خورد
 شیشی ۱۲ گلاں
 بے نفیر اور پیشال دوائی دیکھئے اور اس کے بے نکال
 ہر گھنٹہ کے اندر جان۔ پیس۔ پیسہ کا قطرہ
 قطرہ آمادہ ہو جاتا ہے۔ فی شیشی
 نشہ ایون یا چند۔ جو نوشی چھوٹ جاتا ہے صرف
 نباتات سے تیار کیا ہے۔ کسی قسم کی کوئی شیشی یا
 زہر کی ملاوٹ نہیں۔ فی شیشی
 غری ہو اسیر ہو یا بادی ایک ہفتہ میں بعض اہی
 وور ہو جاتی ہے۔ جنس ۱۱ گولی
 اکسیر برائے پیچھے۔ بعضی۔ اسہال۔ قے۔ پیٹ
 میں درد وغیرہ۔ شیشی
 سفوف واضح رنگ شانہ۔ دوسرے کی نظیر وانی عمر
 صحافہ وندان۔ دواقل کو سب قسم کی امراض سے
 بچاتی ہے۔ ان ادویات سے ملک کو فائدہ پہنچا یا ہے
 اس کی نسبت اہل ملک نے بڑی زیورست و تجارت
 دی ہے۔ ویری خوش مذاق کو پیسندہ یا ہے اگر آپ
 اپنی آنکھ سے اہل ملک کی زیورست نقدی کو ملاحظہ
 فرانا جانتے ہیں تو ایک کارڈ کچھ بھیجئے۔ فہرست
 ادویات و سندات مفت ارسال خدمت ہوگی۔
 فیر وازدین سوداگر حال بازار۔ امرتسر

ہر قسم کی گھڑیاں

کسی چیز کی عمدگی جنگ پر بظاہر کر کے ہے۔ اشتہار سے بڑھ کر
اور کوئی دوسرا نہیں۔ لیکن اشتہار کی کثرت سے ملک میں آج
کل اتنا اثر کرنا شروع کر دیا ہے کہ کوئی جب کسی حقیقت میں سوجھ
بوجھ کی خبر جنگ کو دیتی ہے تو جھٹ وہ چیز یہاں کسی ہی حد پر مشابہ
چیزوں میں لگتی جاتی ہے کیونکہ صرف چینی اشتہار کے حوالہ سے ان
کو پورا اندازہ نہیں۔ لہذا ہم بہت تعریفی الفاظ کو دیکھو کہ صرف اتنی ذمہ
داری کر کے اس قدر اثر کا مقابلہ سے مستعد بن گئے اور جو کچھ دیکھتے ہیں
ایسا ایک واضح نگاہ سے نہ۔ سوال

خاص چاندنی کی معیوہ جلیانی والی
کھل سلور ٹیکس اورینٹینس برنسے قدر کی قسم جنیوا
میلو سے ریگولیر گارائنٹی ۴۰ سال
یہ گھڑیاں نہایت مضبوط - پاکیزہ اور خوبصورت ہیں سو یاں گمانیکو
جو عربی کی نگاہ سے سو یاں مٹی اور سندھ سے جلی ہیں - اور جنس پتہ
کھیلنے کی ہیں - ڈائیں نہایت خوشنما جیسی کا نامہ ہے -

کس سوار کیس
 ورنہ دووم
 ورنہ دووم
 متفرق ٹھہریاں - گارنٹی ۴۰ سال
 مکمل طور - لیور کیس یعنی چابی ساتھ شامل ہے - اپن فین
 پیسٹ کے لئے مہ کی -

یمن وراج قسم لکھو
 یمن وراج جنیوا
 یمن وراج قسم لکھو
 یمن وراج جنیوا

سید گیل پھولی پڑتی ہیں
ریلا تیش ریلو کے ریلو لٹر جنیر
پلین داچ پینے سبادہ علیحدہ چابی والی

ای۔ ایل ایٹلو۔ کل سلور کلبس اور پڑھیں قسم بیوہ
الضیاء
پیشک قسم بیوہ
کلیفٹن قسم بیوہ
قسم بیوہ
قسم بیوہ
قسم بیوہ

بی نامی بیس قبضہ کاٹاؤں کے برابر ہے اور گناہی اس کی دود
سال ہے
الارم والی

آجھ دن لی چانی طاب کارائی ہوسال
درجہ اول چوکنڈہ اور آفٹنڈہ اور الارم بھی کاتاب
درجہ دوم بغیر الارم کے
درجہ سوم صغیر کھنڈہ کاتاب

پاکلی کلاک
الارم والا
مرمت :- ہمارے ان گھڑیوں کی ہر قسم کی مرمت بازار

کی نسبت ارزاں بیخ پر عکسہ اور پاکیزہ ہو سکتی ہے ؟
المشتر وینا نا کھ سوہ اگر واج و کمالک انار کھنی لاہور

ہندوستان بھر کے تمام اردو اخبارات میں سب سے زیادہ پچھنے والا شہر لاہور کا مشہور چرچہ

THE PAISA AKHBAR.

LAFORE.

172

[illegible][illegible]

ضروری
بیچکانوش

ضروری
مینیجر کا نوٹس

ناظرین! میں نے اپنی اس قدر اعلیٰ و رفیع اور ذریعہ اس قدر بڑھ چکی ہے کہ ہر ایک صاحب کمال و شرف و خیر و برکت میں تلاش کرے کہ اس کے لئے بڑی وقت اور محنت صرف کی جاتی ہے۔ اس کے ہر ایک صاحب اپنی ہر قسم کی خط و کتابت میں اپنا حلیہ و رنگ و بھوسہ کے ان کا کچھ نہ چھوڑتا ہے۔ ہر صاحب ضرور سوچ فرمایا کریں۔

Handwritten text in Persian script, likely a title or chapter heading, written diagonally across the page.

Handwritten text in a cursive script, likely Arabic or Persian, on aged paper. The text is partially obscured by a diagonal line and a small rectangular mark.

Handwritten text in Arabic script, likely a continuation of the manuscript's content.

[illegible][illegible]

پیشہ نگار کی بات تصویر نادرجستری
بابت ۱۸۹۲ء
تیار ہو گئی! اتیار ہو گئی! اتیار ہو گئی!!!
ہماری جنتی کی کامیابی ہندوستان میں کمرات سے ہرگز کم نہیں۔ ادنیٰ دلیل اس کی غولی کی یہ ہے کہ کثرت خریداری اور فروغ
تقدروانی سے سال کے اخیر پر ہمارے لئے آتش بھائی بھی مشکل سے پتی ہے۔ جن محاسن ہمارے گذشتہ سالوں کی جنتیوں
وکیجی میں وہ کہہ سکتے ہیں کہ تھے اور طبیعت مضامین کا ذخیرہ ان میں ہر سلسلہ اول و درجہ کی کوشش سے ایسے ہی مضامین بھی دستیاب
جستہ میں بعض سال ہم دعوت سے کہہ سکتے ہیں کہ لاہور جنتی میں ہر سلسلہ اول و درجہ کی کوشش سے ایسے ہی مضامین بھی دستیاب
مشکل سے تھی جو پھر اظہار خود خیال کر سکتے ہیں کہ ہم کس قدر محنت اور صرف ایسے واسطہ پر دست کرنا پڑا ہو گا۔ اس سال بھی جنتی
مضمیمہ اور بلانیمہ تیار ہوئی ہے اور قیمت بھی حسب دستور رہا اور عرصہ حسب دستور ہوئی ہے اور ان کے بیانات موہبت
سے نادر حالات اور ایک نقشہ ہندوستان کے اس سال بھی موجود ہیں۔ جو صاحب جلدی نہ سنگو امیں گے پھر فروخت
ہو گئیں تو بڑی کسبت نہ کریں۔
نکھس پچھ پیسہ اجیب لاہور

اسکی قیمت صرف

مفتاح السرائر

یہ انور کا ایک بہت ہی نادر و نادر نادر کتاب کا ترجمہ ہے جس میں حکیم فیاض خاں نے کئی سوالات زندگی مومن و مومنات کے روح میں ہمارا احوال ہے کہ ان میں آج تک کوئی ایسی کتاب شائع نہیں ہوئی ہے۔ ہم نے شری محنت اور جان و مال سے اس کا ترجمہ کیا ہے اور صرف اس خیال سے کہ ہمارے ملک سے بہتر حکم علم کو نہ معلوم کبھی نہ آئے۔ یہ کتاب جو کہ انور کا ترجمہ ہے اس میں ہر جگہ پر ایک نیا علم ملے گا اور ہر جگہ پر ایک نیا علم ملے گا جو صلیب خدیو میں تو توف فرمائیے کہ نہیں جو طبع انور کے ہے۔

میں نے یہ اخبار سے لکھی

UNIVERSITY OF MISSOURI - COLUMBIA
ELL
AP95.U7 P3 (1892) 6



010-013052723

RESTRICTED LOAN

AP
95
.U7
.P3
6
1892
G33177

